

اَزْ اَوَّلِ بَلَدٍ لِّلّٰهِ حَقٌّ عَلَيْهِمْ مَّرْثِيَةٌ

بعوذ تعالی کتاب مستطاب مجموعہ ملفوظات مسمیٰ بحضرت

جسٹری کردہ شد

سید ابوالکلام آزاد  
میں انصاف و اناسید غم مبارک العلوی الکرمانی المدعو ابوالکلام آزاد صاحب حضرت

ماہ شعبان سن ۱۳۸۵ھ

شایع کردہ بندہ ذوالجمال حبیبی لال مالکن ہنرم طبع محبت فیض بازار دہلی

مَطْبَعُ هُنْدِ هَاقِعٌ وَ نَارُ اطْمَئِنَّا  
دَلِیْلِ حُبِّ هَاقِعٌ وَ فِیضِ هَاقِعٌ

## دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از مدتے آرزویم بود کہ سوانح عمری حضرت محبوب آہی سلطان المشائخ نظام الحق والدین حجتی دہلوی قدس سرہ العزیز بمعرض تحریر آید تا ازاں ہر خاص و عام مستفید شوند بحمد اللہ والمننہ کہ دریں عہد معدلت مہد حضور ملکہ معظمہ کوئین و کمٹوریا قیصرہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کہ سنہ جلوسش چہل و ہفت است بحکم ”جویندہ یا بندہ“ این پچھاں چرخچی لال جینی رئیس قدیم درگاہ حضرت نظام الدین اولیا واقع غیاپور متصل دہلی را یک نسخہ کہنہ و قلمی از سید شاہ طہور علی صاحب قاضی زادہ درگاہ موصوفہ پس از تجسس بسیار بعد اداے ماوجب قابل اعتبار بدست آمد کہ آں گوہر بے بہار مولانا میر خور و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ در سنہ ہشت صد و ہجری تصنیف کردہ بود۔ از آنجا کہ محض آرزوے دلی برائے دستیابی سوانح عمری آنحضرت بود۔ حال اخیرہ مستند شتمل بر سوانح عمری و دیگر حالات تاریخی و ملفوظات پیراں شیخ المشائخ و پیران پیر و خلفائے و یاران و دیگر سادات عظام بمعصرو غیر ہم بدست افتاد و پس دریں صورت کے لازم و واجب آمد کہ حالات چنین بزرگاں دیں باہتمام تمام و مطبع علیحدہ طبع کنم۔ نظر بر آں یک مطبع سے بہ محب ہند و فیض بازار واقع دہلی جاری کردم و سید عبداللطیف صاحب کتاب ساکن سبزی منڈی را بر تحریر این کتاب ملازم گردانیدم و برائے تصحیح و مقابلہ این ڈر تا یاب چند مولویاں و منشیان را یکے بعد دیگرے مقرر کردم۔ و مزید بر آں بسیار وقت خود را در بحث این نسخہ مسطورہ



صرف نمودم اگر چه این نسخه شریفه بسیار صحیح و دیرینه است و از نقل دستخط مولانا شیخ  
فخر الدین نظامی حشتی دہلوی قدس سرہ مزین و موشح است تا ہم دیگر مطالب کہ از  
دیگر مقامہا بعد طبع این نسخہ دستیاب شدہ آنہا را درین نسخہ بر سرچہ علیحدہ طبع  
کنانیدہ جا بجا چسبانیدم۔ و بعضی قسم کہ در عبارت اصل نسخہ یافتہ از جہت الزام الحاح  
و تحریف بعینہ بر غور مبراں گزاشتہ و بیج تغییر و تبدل نکردم۔ بایں ہمہ سعی و کوشش و  
صرف کثیر چند امور ذیل برائے سہولت مضامین ہمیشہ شایقین ایزاہ کردم۔

(۱) بعض عبارت عربی کہ در اصل کتاب غیر مترجم بود درین کتاب ترجمہ کنانیدہ شد  
(۲) معنی بعض الفاظ ادق کہ در اصل کتاب بلا ترجمہ نوشتہ بودند بر حاشیہ این  
کتاب درج کردم (۳) آسامی بزرگان و مقامہا و کتب بقلم جلی نوشتہ شد تا  
شایقین را در مضامین ہمیشہ سہولتے رو نماید (۴) حتی الاسکان یا سہ معروف  
مدورویا سہولتے لہوالاتی نوشتہ شد تا این امر در مضامین ہمیشہ معین مددگار  
شود (۵) در شکم نون غمہ سالم نقطہ ندادہ تا در خواندن نظم سہولتے باشد (۶)  
فہرست مطالب ابواب نکات صفحہ وار محنت و جانفشانی تیار کردہ در شروع این  
کتاب ایزاہ کردم تا شایقین را ذکر ہر یک بزرگ سہولت تمام در یک نظر و یافتہ شود  
علاوہ امور مذکورہ بالا کتاب ہذا بر کاغذ سریرا پیوری قیمتی و سفید و نمیزیر کاغذ  
ولایتی و زنی بخط نستعلیق طبع کردہ شد و بعرصہ ہشت ماہ بعد صرف کثیر ہاتام رسید  
اگر با اینہما ہتام وجد و جہد تمام در این نسخہ سہوے یا خطاے رفتہ باشد این  
عاصی و خاطی را بحکم قطعہ مندرجہ ذیل معذور دارند۔

قاریا بر من مکن قہر و عتاب ✽ گر خطاے رفتہ باشد در کتاب  
از خطاے رفتہ را نصیح کن از کرم و اللہ اعلم بالصواب

## چرخ لال

مقام درگاہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز دہلی۔ مورخہ یکم محرم الحرام ۱۲۸۵ھ

# فہرست کتاب مستطاب سیر الاولیاء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹ -	تلمتہ دوم در بیان مشغولی	۲۹ - ۱	باب اول در فضائل خواجگان چشت
۵۵ - ۲۹	سوم در بیان عزلت و انزوا و کرامات	۵۵ - ۲۹	از حضرت صلعم تا آخر عہد حضرت سلطان المشائخ
۵۷ - ۵۵	چہارم در بیان رحلت کردن		انعام الدین اولیا قدس سرہ الغرین
۹۱ - ۵۷	منہم حضرت شیخ الاسلام شیخ شیوخ العالم	۳۱ - ۳۰	تلمتہ در بیان نعت حضرت صلعم و رسید
	فرید الدین قدس سرہ شمل بر بہشت نکتہ		خرقہ فقرا امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ
۵۹ - ۵۸	تلمتہ اول در بیان حسب و نسب		و از خدمت او بمشایخ کبار و اولیائے ناما
۶۱ - ۵۹	دوم در بیان عزلت و انزوا		قدس سرہم
۷۰ - ۶۱	سوم در بیان مجاہدہ و روش ایشاں	۳۲ -	منہم خواجہ حسن بصری قدس سرہ
۷۲ - ۷۰	چہارم در بیان علم و تجربہ	۳۳ - ۳۲	خواجہ ابو الواحد زید قدس سرہ
۷۷ - ۷۲	پنجم در بیان یافتن خلافت ایشاں	۳۵ - ۳۳	خواجہ فضیل ابن عیاض قدس سرہ
۸۷ - ۷۷	ششم در بیان بعضی مافوظات	۳۸ - ۳۵	خواجہ ابراہیم ادہم قدس سرہ
۸۹ - ۸۷	ہفتم در بیان بعضی کرامات والدہ مکرمہ	۳۹ - ۳۸	خواجہ خلیفۃ الموعظی قدس سرہ
	ایشاں	۳۹ -	خواجہ بمیرۃ البصری قدس سرہ
۹۱ - ۸۹	ہشتم در بیان مرض و رحلت کن ایشاں	۳۹ -	خواجہ منشا د علو دینوری
۱۵۵ - ۹۱	منہم حضرت سلطان المشائخ نظام الحق	۴۰ - ۳۹	خواجہ ابوسعحاق شامی حبشی
	والدین قدس سرہ شمل بر پانزدہ نکتہ	۴۲ - ۴۱	خواجہ ابو یوسف حبشی
۹۹ - ۹۸	تلمتہ اول در بیان حسب نسب	۴۳ - ۴۲	خواجہ محمد سود و حبشی
	دوم در بیان پیا آمدن محبت شیخ	۴۴ - ۴۳	خواجہ حاجی شریف زندی حبشی
۱۰۰ - ۹۹	شیوخ العالم شیخ فرید الدین قدس سرہ	۴۵ - ۴۴	خواجہ عثمان ہارونی رح
۱۰۱ - ۱۰۰	سوم در بیان علم و تجربہ ایشاں	۴۸ - ۴۵	خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین
۱۰۶ - ۱۰۱	چہارم در بیان ذقالت بعضی احادیث		حسن بنجری قدس سرہ الغرین
	کہ سلطان المشائخ تقریر کردہ است	۵۷ - ۴۸	خواجہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ
۱۰۷ - ۱۰۶	پنجم در بیان فتن سلطان المشائخ بخت		قطب الدین بختیار کالی او حبشی
	شیخ فرید الدین قدس سرہ و ارادت		قدس سرہ شمل بر چہار نکتہ است
	آوردن بخدمت او		تلمتہ اول در بیان مجاہدہ
۱۱۲ - ۱۰۸	ششم در بیان سکونت حضرت سلطان المشائخ	۴۹ - ۴۸	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۴-۱۶۳	منہم شیخ بدرالدین غزنوی شمل برود نکاتہ	۱۱۶-۱۱۲	در شہر دہلی و از آنجا آمدن بغیث پور قند
۱۶۵-	تکلمتہ اول در بیان آمدن شیخ بدرالدین غزنوی	۱۱۶-۱۱۷	تکلمتہ ہفتم در بیان مجاہدہ و ادانہ کل حال
۱۶۳-۱۶۵	از لاہور و رد دہلی و ارادت آوردن او	۱۱۷-۱۱۶	ہشتم در بیان یافتن خلافت و نعمت
۱۶۵-۱۶۳	دوم در بیان کرامت او		دینی و دنیوی
۱۶۴-۱۶۹	منہم شیخ نجیب الدین متوکل	۱۲۳-۱۲۴	نہم در بیان مجاہدہ ہائے سلطان المشائخ
۱۶۹-۱۶۸	منہم مولانا بدرالدین اسحاق شمل برود نکاتہ		در آخر عمر و روش آل بادشاہ دین تقیر
۱۶۹-۱۶۸	تکلمتہ اول در بیان پیوستن مولانا بدرالدین	۱۳۲-۱۳۱	دہم در بیان فتح و فتوح و آمدن بادشاہ
۱۶۹-۱۶۸	اسحاق بن خدمت شیخ شیعوبخ العالم		و بادشاہ عزادہ ہا بنجا کیوسہی حضرت
۱۶۸-۱۶۵	دوم در بیان کرامات او		سلطان المشائخ قدس سرہ
۱۶۸-۱۸۳	منہم شیخ جمال الدین ہانسوی قدس سرہ	۱۳۵-۱۳۴	یازدہم در بیان آنکہ در باب سلطان المشائخ
۱۸۳-۱۸۵	منہم شیخ عارف خلیفہ شیخ شیعوبخ العالم		حاصل آن بنخدمت سلطان علاء الدین خلجی
	فرید الدین قدس سرہ		رسانیدند۔
۱۸۵-۲۲۲	باب بیوم و بریان مناقب فضائل اولاد	۱۳۵-۱۳۴	دوازدهم در بیان ملاقات سلطان المشائخ
	بعضے ہنسگان و نبیرگان شیخ فرید الدین قدس		باشیخ الاسلام رکن الدین قدس سرہ
	سرہ و اقربائے سلطان المشائخ قدس سرہ	۱۴۱-۱۴۰	سیزدہم در بیان بعضے کرامات او
	تکلمتہ اول در بیان کرامات پسران شیخ الاسلام	۱۴۰-۱۵۲	چہار دہم در بیان بعضے کرامات والدہ
	فرید الدین قدس سرہ		بزرگوار ایشان۔
۱۸۶-	منہم خواجہ نصیر الدین نصر السدرج	۱۵۲-۱۵۵	پانزدہم در بیان حالے کہ سلطان المشائخ
۱۸۶-۱۸۸	مولانا شہاب الدین قدس سرہ		را پیہ اشارہ و ہاں حال رحلت فرمود
۱۸۸-۱۸۹	شیخ بدرالدین سلیمان قدس سرہ	۱۵۵-۱۸۵	باب دوم و بریان مناقب و فضائل و
۱۸۹-۱۹۰	خواجہ نظام الدین قدس سرہ		کرامات خلفائے شیخ الاسلام معین الدین
۱۹۰-۱۹۱	خواجہ یعقوب قدس سرہ		سنجری۔ و فضائل شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
۱۹۱-۱۹۳	تکلمتہ دوم در بیان کرامات و خیرات شیخ		کاکلی اوشی خانقاہ شیخ شیعوبخ العالم فرید الحقین الدین
	فرید الدین قدس سرہ	۱۵۹-۱۶۴	منہم شیخ حمید الدین سہولی خلیفہ شیخ الاسلام
۱۹۳-	سوم و فضائل بعضے نبیرگان شیخ		معین الدین حسن سنجری شمل برستہ نکاتہ است
	فرید الدین قدس سرہ	۱۵۹-۱۵۶	تکلمتہ اول در بیان راہ و روش او
۱۹۳-۱۹۴	منہم شیخ علاء الدین قدس سرہ	۱۵۶-۱۵۹	دوم در بیان بعضے کرامات او
۱۹۴-	خواجہ عزیز الدین قدس سرہ	۱۵۹-۱۶۴	سوم در بیان اسولہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۶-۲۳۷	تکمّلہ چہارم در بیان کرامات و نشین	۱۹۸-۱۹۹	منہج شیعہ کمال الدین قدس سرہ
	سماع و رحلت کردن ایشان	۱۹۹-۱۹۹	خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابراہیم فخر
۲۳۷-۲۳۸	منہج شیعہ نصیہ الملنۃ والدین محمود طیب العبد	۱۹۹-	تکمّلہ چہارم در بیان فضائل نمیرگان
	مضبوعہ مشتمل بر چہار تکمّلہ		ابن سنان اشعری فی الدین قدس سرہ
۲۳۸-۲۳۹	تکمّلہ اول در بیان مہمّت و پرورش	۲۰۱-۱۹۹	منہج خواجہ محمد رح
	سلطان المشایخ در باب ایشان	۲۰۲-۲۰۱	خواجہ موسی رح
۲۳۹-۲۴۰	دوم در بیان مجاہدہ ہائے ایشان	۲۰۳-۲۰۲	خواجہ عزیز الدین صوفی شیعہ کمال الدین
	سوم در بیان اشارت کہ شیعہ نصیہ الدین	۲۰۳-	تکمّلہ پنجم در فضائل قربائے سلطان المشایخ
۲۴۰-۲۴۱	محمود قلع نفس کتب حروف را فرمودہ		نظام الحنفی والدین قدس سرہ
۲۴۱-۲۴۲	چہارم در بیان بعضی کرامات ایشان	۲۰۳-	منہج خواجہ رفیع الدین ہارون
۲۴۲-۲۴۳	منہج شیعہ سوم شیعہ قطب لدین منور نور الدین	۲۰۴-۲۰۳	خواجہ نقی الدین نوح
	مشتمل بر پنج تکمّلہ	۲۰۵-۲۰۴	خواجہ ابوبکر مصلی دار
۲۴۳-۲۴۴	تکمّلہ اول در بیان اوصاف و کثرت بکا و ذوق	۲۰۶-۲۰۵	مولانا قاسم
۲۴۴-۲۴۵	دوم در بیان یافتن خلافت او	۲۰۷-۲۰۶	خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابوبکر مصلی دار
۲۴۵-۲۴۶	سوم در بیان بعضی کرامات او	۲۰۸-۲۰۷	تکمّلہ ششم در فضائل سادات کرام جد و پدر و اعمام
۲۴۶-۲۴۷	چہارم در بیان ملاقات شیعہ قطب لدین		صاحب کتاب سیر الاولیاء
	بأساطین محمد تعلیق	۲۱۰-۲۰۸	منہج سید محمد محمود کرمانی
۲۴۷-۲۴۸	منہج چہارم مولانا حسام الدین ملتانی مشتمل	۲۱۱-۲۱۰	سید نور الدین مبارک
	برستہ ثانیہ	۲۱۲-۲۱۱	سید کمال الدین امیر احمد
۲۴۸-۲۴۹	تکمّلہ اول در بیان عظمت او و مہمّت ہائے	۲۱۳-۲۱۲	خواجہ سید حسین کرمانی
	سلطان المشایخ در باب او	۲۱۴-۲۱۳	خواجہ سید خاموش
۲۴۹-۲۵۰	دوم در بیان ملاقات میان مولانا	۲۱۵-۲۱۴	باب چہارم در بیان فضائل خلفاء حق
	حسام الدین ملتانی و مولانا شمس لدین	۲۱۶-۲۱۵	سلطان المشایخ نظام الدین قدس سرہ
۲۵۰-۲۵۱	یحییٰ و مولانا علاؤ الدین غلی قسطنطنیہ	۲۱۷-۲۱۶	منہج مولانا شمس لدین یحییٰ قدس سرہ مشتمل
	سوم در بیان خلافت یافتن او	۲۱۸-۲۱۷	بر چہار تکمّلہ
۲۵۱-۲۵۲	منہج پنجم مولانا فخر الدین زراعی قدس سرہ	۲۱۹-۲۱۸	تکمّلہ اول در بیان آوردن ارادت او
	مشتمل بر شش تکمّلہ	۲۲۰-۲۱۹	دوم در بیان عظمت و روش او
۲۵۲-۲۵۳	تکمّلہ اول در بیان ارادت آوردن او	۲۲۱-۲۲۰	سوم در بیان علم و تبحر او



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹۹-۲۹۸	منہم چہارم مولانا فخر الدین مروزی	۲۶۵-۲۶۶	تکلمتہ دوم در بیان مجاہدہ ۱۵
۳۰۱-۲۹۹	پنجم مولانا فصیح الدین رح	۲۶۰-۲۶۶	سوم در بیان علم و تجراو
۳۰۵-۳۰۱	ششم امیر خسرو و طوطی ہند رح	۲۶۱-۲۶۰	چہارم در بیان شنیدن سماع دبی
-۳۰۵	ہفتم مولانا جمال الدین	۲۶۳-۲۶۱	پنجم در بیان ملاقات مولانا فخر الدین نزار
۳۰۶-۳۰۵	ہشتم مولانا جلال الدین اودھی		قدس سرور با سلطان محمد تغلق - دبی
۳۰۸-۳۰۶	نہم خواجہ کریم الدین سمرقندی المدعو	۲۶۵-۲۶۳	ششم در بیان رفتن مولانا فخر الدین نزار
	بہ بیانہ		بزیرات خانہ کعبہ غرق شدن جہاز محبت
۳۰۹-۳۰۸	دہم قاضی شرف الدین فیروز		حق پیوستن او
-۳۰۹	یازدہم مولانا بہاؤ الدین ادہی	۲۶۸-۲۶۵	منہم ششم مولانا علاؤ الدین تپلی رح
۳۱۰-۳۰۹	دوازدہم شیخ سہارک کوپا مٹووی	۲۸۲-۲۶۸	ہفتم مولانا برہان الدین غریب رح
-۳۱۱	سیزدہم خواجہ مولود الدین کریمی		مشکل بردونکتہ
۳۱۲-۳۱۱	چہار دہم خواجہ تاج الدین داری	۲۶۹-۲۶۸	تکلمتہ اول در بیان محبت اعتقاد او
۳۱۳-۳۱۲	پانزدہم خواجہ ضیاء الدین برنی	۲۸۲-۲۶۹	دوم در بیان کوفتہ کشتن بازخوشندو
۳۱۴-۳۱۳	شانزدہم خواجہ مولود الدین انصاری		شدن سلطان المشائخ از مولانا
۳۱۵-۳۱۴	ہفزدہم خواجہ شمس الدین		برہان الدین غریب
-۳۱۵	ہشتدہم مولانا نظام الدین شہ ازلی	۲۸۸-۲۸۲	منہم ہشتم مولانا وجیہ الدین یوسف کلاکری
۳۱۶-۳۱۵	نوزدہم خواجہ سالار نہین		مشکل برستہ نکتہ
۳۲۰-۳۱۶	بستم زیر این منہم ذکر نوزدہم یا حضرت	۲۸۴-۲۸۲	تکلمتہ اول در بیان محبت عشق و کمال عتقاد
	سلطان المشائخ مذکور و محراب	۲۸۶-۲۸۴	دوم در بیان یافتن او انفاکس نیک
۳۲۰-۳۱۶	باب ششم در بیان ارادت و مرید و مراد		نعمت آسے سلطان المشائخ
	خلافت مشائخ قریب لہار و اہم	۲۸۸-۲۸۶	سوم در بیان خلافت یافتن
-۳۲۱	تکلمتہ در بیان ارادت	۲۹۰-۲۸۸	منہم نہم مولانا سراج الدین عثمان
۳۲۶-۳۲۱	در بیان مرید	۲۹۲-۲۹۰	منہم دہم مولانا شہاب الدین امام
۳۲۸-۳۲۶	در بیان آنکہ مشائخ و پیغمبر معیت کن	۳۰۰-۲۹۲	باب پنجم در بیان فضائل بعضی یاران علی
	بعدہ بامشائخ و پیغمبر و دیگر معیت		حضرت سلطان المشائخ نظام الدین قدس سر
۳۳۳-۳۲۸	در بیان توبہ و استقامت آن	۲۹۴-۲۹۲	منہم اول خواجہ ابو بکر مندہ رح
۳۳۵-۳۳۳	در بیان حکم کردن پیرو قبول کردن	۲۹۶-۲۹۴	دوم قاضی محی الدین کاشانی
	مرید حکم پیرو	۲۹۸-۲۹۶	سوم مولانا وجیہ الدین پالکی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲۰-۴۲۲	مکتبہ در بیان کسوت اہل تصوف	۳۳۵-۳۳۱	مکتبہ در بیان اعتقاد مرید بخدمت پیر
۴۲۲-۴۲۴	در بیان ادعیہ ثورہ کہ از شیخ شینج اہل	۳۳۱-۳۲۲	در بیان اصل خرقہ و بخشش آن
۴۲۴-۴۲۵	فرید الحق والدین قدس سرہ منقول است	۳۲۲-۳۱۹	در بیان خلافت مشائخ قدس سرہم
۴۲۵-۴۲۶	در بیان ادعیہ ثورہ کہ از حضرت	۳۱۹-۳۱۵	در بیان حال شیخ
۴۲۶-۴۲۷	سلطان المشائخ قدس سرہ منقول است	۳۱۵-۳۱۰	در بیان ولی و ولایت و ولایت
۴۲۷-۴۲۸	در بیان فضیلت قرات قرآن شریف	۳۱۰-۳۰۵	در بیان کرامت
۴۲۸-۴۲۹	در بیان و روئے کہ فوت شود	۳۰۵-۳۰۴	در بیان ستر کرامت
۴۲۹-۴۳۰	در بیان مشغولی طاهر و باطن و مراقبہ	۳۰۴-۳۰۳	در بیان یقین شدن اسم از زبان مبارک
۴۳۰-۴۳۱	و ذکر خفی	۳۰۳-۳۰۲	سلطان المشائخ و ارادت آوردن
۴۳۱-۴۳۲	باب ہشتم در بیان محبت و شوق و عشق	۳۰۲-۳۰۱	مصنف سیر الاولیا
۴۳۲-۴۳۳	و رویت باری تعالی و تقدس	۳۰۱-۲۹۹	در بیان طایفہ کہ خود را باہل تصوف
۴۳۳-۴۳۴	مکتبہ در بیان محبت و خواص آن	۲۹۹-۲۹۸	نسبت کنند و معاملہ ایشان ندارند و
۴۳۴-۴۳۵	در بیان اشتیاق و شوق	۲۹۸-۲۹۷	بغیر از پیر دست بیعت دہند
۴۳۵-۴۳۶	در بیان عشق	۲۹۷-۲۹۶	باب ہفتم در بیان طہارت و آداب آن
۴۳۶-۴۳۷	در بیان ولولہ عشق	۲۹۶-۲۹۵	و ادعیہ ثورہ و اوراد مقبولہ کہ منقول است
۴۳۷-۴۳۸	در بیان حقیقت عشق	۲۹۵-۲۹۴	از حضرت شیخ الشیخ شینج فرید الدین و از
۴۳۸-۴۳۹	در بیان ترغیب و عشق و معذرت بیزار	۲۹۴-۲۹۳	حضرت سلطان المشائخ نظام الدین قدس سرہم
۴۳۹-۴۴۰	در بیان رویت باری تعالی و تقدس	۲۹۳-۲۹۲	مکتبہ در بیان طہارت و آداب آن
۴۴۰-۴۴۱	باب ہفتم در سماع و وجد و رقص غیر ذلک	۲۹۲-۲۹۱	در بیان اوراد
۴۴۱-۴۴۲	مکتبہ در بیان سماع	۲۹۱-۲۹۰	در بیان اوراد ہفتہ و سالیانہ
۴۴۲-۴۴۳	در بیان آداب سماع	۲۹۰-۲۸۹	در بیان صلوٰۃ
۴۴۳-۴۴۴	در بیان تجمیل الفاظ کہ میان شعرا مصطلح	۲۸۹-۲۸۸	در بیان صلوٰۃ نفل
۴۴۴-۴۴۵	شدہ و در اوصاف معشوق	۲۸۸-۲۸۷	در بیان صوم
۴۴۵-۴۴۶	در بیان وجد اہل سماع	۲۸۷-۲۸۶	در بیان زکوٰۃ و صدقہ
۴۴۶-۴۴۷	در بیان احوال کہ در سماع پیدا می شود	۲۸۶-۲۸۵	در بیان فضیلت ضیافت
۴۴۷-۴۴۸	در بیان رقص و تخریق ثوب	۲۸۵-۲۸۴	در بیان آداب خوردن
۴۴۸-۴۴۹	در بیان استماع سماع و بکا و رقص	۲۸۴-۲۸۳	در بیان آداب مائدہ کشیدن
۴۴۹-۴۵۰	در بیان بعضی نجاسات سماع	۲۸۳-۲۸۲	در بیان فوائد قلت طعام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۶۱-۵۶۱	مکملہ در بیان قبول فتوح و رد اکی	۵۶۵-۵۶۹	مکملہ در بیان فوائد بعضی مجالس
۵۶۲-۵۶۱	در بیان ہمت	۵۶۲-۵۶۵	در بیان محضہ سماع و بحث آک با حضرت
۵۶۲-۵۶۲	در بیان عدل و ظلم		سلطان المشائخ قدس سرہ
۵۶۵-۵۶۲	در بیان روح و نفس	۵۶۲-۵۶۲	در بیان استماع سماع
۵۶۴-۵۶۵	در بیان الہام و وسوسہ در بیان	۵۶۲-۵۶۲	باب دہم در بیان بعضی ملفوظات و مکتوبات
	خطرہ و غیبت و در مجرہ بودن و		حضرت سلطان المشائخ
	متاہل شدن	۵۶۲-۵۶۲	مکملہ در بیان علم و علما
۵۶۲-۵۶۴	در بیان فضیلت مکان بر مکان	۵۶۱-۵۶۱	در بیان شب معراج حضرت صلعم
	و زمان بر زمان و حقیقت زمان	۵۶۱	در بیان وفات حضرت صلعم
	و مکان	۵۶۱-۵۶۱	در بیان عقل
۵۶۵-۵۶۲	در بیان لطافت	۵۶۵-۵۶۳	در بیان دنیا و ترک دنیا
۵۶۶-۵۶۵	در بیان بزرگی حیدر زاویہ	۵۶۴-۵۶۵	در بیان فقر و غنا و فضیلت فقر و غنا
۵۶۶-۵۶۶	در بیان بزرگی بی بی فاطمہ سامرح	۵۶۸-۵۶۴	در بیان طبقات
۵۶۸-۵۶۴	در بیان شفقت و نیت	۵۶۸	در بیان نیت
۵۶۸	در بیان امر او خلفائے خوب اعتقاد	۵۶۸-۵۶۸	در بیان صبر و رضا
۵۸۱-۵۶۸	در بیان تغیر مزاج مالوک	۵۶۸-۵۶۸	در بیان ریا
۵۹۲-۵۸۱	در بیان مردانے کہ ایشان مستغرق	۵۶۲-۵۶۱	در بیان اتوکل
	باشند و از خواب و خورایشان رایا و	۵۶۶-۵۶۲	در بیان حلم و عفو و غضب و حیا
	نہا شد	۵۶۹-۵۶۶	در بیان صحبت
۵۹۴-۵۹۳	در بیان یافتن نسخہ سیر الاولیاء قلمی و کہنہ	۵۶۹-۵۶۹	در بیان محاسن اخلاص

تکامل شد

رَبِّ سَیِّرِ      بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ      تَحْمِیْمٌ بِالنَّحْرِ

حمد متواتر و شکر متکاثر مرضہ اے را کہ مکرم گردانید اولیائے خود را بزم درد دنیا  
تا بارائش آں التفات نمایر و مصنف گردانید از آنکہ غیر حضرت اور ملاحظہ نمایند پس  
ضعیف گوید بیت التفات لِعُشَّاقِ سُوئے حضرت تست \* جان مشتاق اسیر نظر  
رحمت تست \* و ہدایت بخشید سُوئے حقایق تا بانوار معرفت و منور گردند پس ضعیف گوید  
ابنیا بخشید ہدایت سُوئے خویش \* فرمود عنایت بدرویش \* پرورد دلم نور عرفان  
خوں گرد ز عشق این دل ریش \* و گدازش دادہ دلہائے ایشان را بسبب شوق  
بقائے خود تا در بوتہ غم بآتش شوق بگداختند و لہ اہیات گدازش یافت لہائے  
غریزان \* ز شوق آن جمال لایزالی \* جمال لایزالی راست پس شوق \*  
برقص آمد دلم از شوق حالی \* و سبحات جہ کشف گرد تا بآتش محبت بسوختند  
پس ضعیف گوید بیت عشق تو آتشے بدل و جان ما بزم \* اینک بسوختیم ز عشقت  
بسوختیم \* بزرگے خوش گوید بیت کرا جمال نظر بر جمال میمون \* بدین صفت کہ  
تو دل لے بری و اے حجاب \* بزرگے خوش گوید بیت حیرت اند حیرت است  
و بستگی در بستگی \* کہ گماں گرد و یقین و کہ یقین گرد و گماں \* پس ہر گاہ کہ خواہند  
و صحرائے عظمت اجمال بشتابند عقل خود را مستغرق و شست یا بند این ضعیف  
گوید بیت جمال لم یزل لایزال را ز جلال \* ازین دو ویدہ خون ریز احتیاج نمود \*



## دیباچہ

چو دید دیدہ ما غرقِ خونِ زشوقِ جمال \* ہزار حیرت و دہشت و گریہاں افرود \*  
 و چوں خواہند کہ از غلبہٗ دہشتِ روئے بگردانند از سرِ اوقاتِ جمالِ تداکبوش ہوش  
 ایشان رسانند کہ نومیں نشوید و صبر را پیرایہٗ خود سازید و عجلت را کار مضربائی کہ شایا  
 جمالِ ذوالجلال ماہمین شمائید این ضعیف گوید رباعی شایانِ جلالِ ماشمائید \* در  
 عشق چہ کاہلی نمائید \* اگر رویت ذوالجلالِ خواہید \* در مذہب عاشقانِ درآئید \*  
 پس بدیں بشارت باز بر سرِ حرف بایستند و میاں رد و قبول و مفاقت و وصول غرق  
 در یاسے معرفت و سوختہ آتشِ محبت بمانند این ضعیف گوید قطعہ غرق در یاسے  
 معرفت گشتیم \* چوں کغم چوں کرانہ پیدا نیست \* سوختن شد نصیب جان و دلم \*  
 ساختن کارِ جانِ شیدا نیست \* و زمامِ اختیاری بید قدرت جلّ جلالہ دہند و سر  
 بر آستانہٗ رضا نہند این ضعیف گوید بیت بر آستانِ رضا سر نہادہ ام اینک \*  
 کہ نزد اہل دلائل دین صادقان نیست \* براہِ عشق تو جاں را بخور و بچہم پیم نیست  
 کار من و کارِ عاشقانِ اینست \*

## نعت

و صلواتہ بے پایاں و تحیات فراوان بر نبی او و حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
 وسلم صلی اللہ علیہ وسلم یحیف کہ سرورِ محباں و پیشواے مرسلان و خاتمِ پیغمبرانست باد  
 صلواتہ اللہ و سلامہ علیہم جمعین بزرگے خوش گویش شعر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یحیف کہ  
 وَالْأَوَّلُونَ عَلَى النَّبِيِّ الْأَوَّلِينَ \* مَا أَنْ مَدَّحْتُ مُحَمَّدًا مَقَالَتِي \* لَكِنْ كُلُّ حَقٍّ  
 مَقَالَتِي بِحَمْدِ اِيں ضعیف خوش گوید نظم قمر منیر دایمہ الاشرافی \* قَامَتْ  
 عَالَمُهُ قِيَامَتُ الْعُسْطَاثِي \* بَدَلْتُ تَمَنِّي النَّاطِرُونَ كَوْنَهُ \* مَا بَيَّنَّاهُمْ مِثْرَتِي عَلَى  
 الْاِخْرَاقِي \* و بر عترت و یاران او کہ پیشوایانِ خلق اند و راہ نمایانِ حق چنانکہ حضرت

لا رحمت خدا تعالی باد و انا لکہ کرد عرض اویند - رحمت پاکان حق باد بر نبی چچونی کہ بزرگ است نیست انیک  
 روح کغم من محمد صلی اللہ علیہ وسلم را بقول خود میکنم من قول خود را بحد کردن محمد علیہ السلام -  
 سہ ماہتا بے است روشن کہ دایم است روشنائی او - برپاشدہ است بروئے بر خاست  
 عاشقان - ماہ چہار دہم است کہ آرزو میکند بینندگان کا شے آں بدر و در میان  
 ما باں خرام کند بر سوختن -

رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحق ایشان فرمودہ است اصحابی کالجورم یا یہم  
 اقد نیتہم اھتد یہم بزگوش گوید عھد النبیاء الحسن من آل محمد وھم باعسوة  
 طایعین الذی الشجر علیہم سلوہ اللہ ما آح طائرہ وما لاح للسیارین  
 فی الظلم القصر علی انھوں برامیلہ المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کہ بعد از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاضلترین ہمت بود و خلیفہ رسول  
 رب العالمین و سید اہل تجرید و بادشاہ ارباب تفرید بود و کرامات او مشہور  
 و آیات و دلائل برکن ظاہر و مشائخ او را مقدم ارباب مشاہدہ میدارند سبقت  
 روایات و حکایات از کلمات اوست دَارَ نَافَیْنِیْہُ وَاَمْوَالُهَا عَارِیَۃٌ وَاَنْفَاسُهَا  
 مَعَهُ وُدَّہُ وَاَسَلْنَا مَوْجُودَہُ و زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت میکند چون امیر المؤمنین  
 ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت بیعت کردند بر منبہ شدہ خطبہ کرد و ارشاد خطبہ  
 گفت و اللہ ما کنت جہی یصا علی الامارۃ یوما واکلیکۃ قط واکنت فیہا  
 راعبا و لاسالکما اللہ قط فی سائرۃ و عدا نیتہ و مالی مع الامارۃ من  
 احیہ بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نشہ دیدہ ام  
 قال الذی لا یبکر فی اللہ تعالیٰ عنہ انت خلیفۃ رسول اللہ قال  
 لا تاخذ فی بعدہ و در حکایت آمدہ است کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ در عہد خلافت خود نے از زمان امیر المؤمنین ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ را در جہاں  
 خود آوردہ بود و در خلوت اس پر سید کہ از معاملہ امیر المؤمنین ابو بکر و مشغولیاں او چیز و بگوئاسن  
 اتباع اس کہیم آن سن گفت کہ من اینقد میدانم کہ بیشتر شب مشغول بحت بود و چون وقت سحر

سایران سن بچو ستارگان نہ بیکدام کہ پیروی خواہید کرد و بایت پذیر خواہند شد ایشان اندا شرفان غریب  
 نزیں از فرمان محمد و ایشان بیعت میکنند با حضرت سادہ و ناخائے کہ خواہش کنند کان و رغبت کنند گاہند  
 اندیزد و رخت برایشان سلام خدا با و تاوتے کہ برانندہ ہستند پر برندہ و تا و قیقکہ روشنی کنند براسے سیر  
 کنند گان و تاریکی بہتاب سال خانہ مایان فانیست و بالہائے مال فانیست و نفسہائے مایان  
 شمرہ و چندے ہست چہستی ماور فرمان برداری و عبادت او موجود ہست قسم خداست  
 بنوم من حریص برامیلہون روزے و نہ شبی ہرگز و بنوم سواداں امارت رغبت کنندہ و نخواہد  
 سن اس امارت را از خداے تعالیٰ ہرگز و باطن و نہ و ظاہر و بیچہ ہست مایا مایہ بودن از رحمت اس آرا  
 و گفت بدوے دلی بفرستی با خدا تعالیٰ ایشان تو غنیتر منزل عند علی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنی گفت  
 ای بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من خلیفہ من نقات و ہم بعدہ

درآمدی از سینه مبارک خود نفسے بر آوردی ازال نفس بویے جگر سوخته آمدے امیر المومنین  
 عمر رضی اللہ عنہ چوں ایں سخن بشنید بگریست و گفت کہ من در ہمہ چیز اتباع  
 او در مشغولیا تو انم کرد فاما بویے جگر سوخته از کجا تو انم آورد و ہم از نیجا بود  
 کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق بدیں بشارت مخصوص شایان اللہ یَجْعَلُكَ خَلِيفَةً  
 عَامَّةً وَاِیَّیْ بِکُمْ خَاصَّةً و ہم بدیں سبب بود کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کرات گفتے یَا اَلَيْتَنِي كُنْتُ شِيعَةً فَاِنْ صَدَرَ اِلَيَّ بِكُمُ كَا شَكِّی کہ عمر یک سو  
 بودے از موہبایے کہ بر سینه مبارک امیر المومنین ابو بکر صدیق بود رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ بعد از ان امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زن را کہ در حبالہ خود آورده بود طلبید  
 و گفت کہ مقصود من از تو تفحص این معانی بوده والا غرض دیگر در میان نبوت و  
 بدو داد و او را بگذشت بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ  
 العزیز نوشتہ دیدہ ام لَقَّبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْعَتِيقِ قِيلَ بِحَالِهِ وَقِيلَ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 اَنْتَ حَقِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ لِابْنِ قُصَّافَةَ ثَلَاثٌ وَكَلَّ عَتِيقٌ وَمُعْتِقٌ  
 وَمُعْتِقٌ و در آخر عمر مدت پانزده روز رحمت مزاحم ذات پاک او شد و در سال  
 ثلث عشر من الهجرة بر حمت حق پیوستہ و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ  
 قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ دیدہ ام لَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ قَامَ عَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى  
 الْبَابِ الَّذِي هُوَ مُسْتَحْيٍ فِيْهِ فَقَالَ كُنْتُ وَاللّٰهِ لَلَّذِيْنَ يَعْصُوْنَ اَوْ لَا حِيْنَ  
 يَفِضُ النَّاسُ عَنْهُ وَاٰخَرُ حِيْنَ فَشَلُّوْا كُنْتُ كَالْجَبَلِ لَا شَرْكَ لَهُ الْعَوَاصِفُ وَاَوْ  
 تَرَيْتُمُ النَّقْوَ اَصِفُ الْيَعْسُقُ فَحَلَّ الْحَلَّ لِاَنَّهُ سَابَقَ فِيمَا اخْتَلَفَتْ اَرَاَهُمْ

سے بدستی کہ اللہ تعالیٰ تجلی میکند در خلق را از دوسے عموم و جمالی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ را خصوصیت  
 سے کا شکے ہے بودم موسے و سید ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو آزاد کردہ خداے از انش  
 و وزخ گفت عایشہ بودم ابی بکر را سے فرزند یکے عتیق نام دوم معتق نام سیم معتق سے ہر گاہ  
 کہ وفات یافت ابو بکر استاد شد علی رضی اللہ عنہ تعالیٰ از ایشان برد و ازہ کہ خدا را  
 بیایگی یاد دے کہ در اں دروازہ پس گفت قسم خداست بودم مردین راست استوار در  
 او اہل وقتیکہ سے کہ بخند مردم از ان دین و در آخر وقتیکہ سے ترسیدند بودی تو مانند کوسے  
 کہ و حرکت نیارد باد تند و نہ دور کند اور آباد ہاے سخت +

فی قتال ما فی الزکوۃ العاصف الذی یخرج الکاسۃ خواجہ حکیم سنائی در مرح ۵  
ایں خلیفہ گوید۔

قصیدہ

<p>تانی اشین اذہما فی الغار چوں بنی مشفق چو کعبہ عتیق او نبوت پیغمبری کردہ از پے درد او بحلقہ دیں درد او مجہول و جگرش حور و غلماں ز جعد و گیسورہ زاں ز چشم عوام پنہاں بود رافضی قدر او محب داند ہمہ را بچو خوشتن بیند نہ زرقض و ہوا و کین خیزد چہ شناسد کہ مردایماں کیست کے علی را بجاں زباں خواہد ورنہ صدقش خلافتے بودے باز جید رچہ گو نہ بردے ملک یا چنین دشمنے نباشد دوست تو چہ سال و ماہ برجہ دی تو زبان فضول کن کوتاہ برا بوبکر باد و شیر خداے</p>	<p>در سراے سرور موس و یار از زباں صادق و زجاں صلیق عالمے قصہ کافر می کردہ گشتہ پشیمہ پوش روح امیں صدر او نقش بند زیب فرش پیش او رفتہ اند تا در گاہ صورت و سیرتش ہمہ جاں بود حور صد رقیامتش خواندہ آنکہ ابلیس و ارتن بیند چشم بوبکر میں زوین خیزد او چہ داند کہ تابش جاں چیت آنکہ جاں بہر خاندان خواہد گر نجاش لطافتے بودے مصطفیٰ کے برو سپردے ملک مرتضیٰ گو کشد ز اعدا پوست مصلحت بود انچہ کرد علی بود بوبکر با علی ہمراہ آفرین خداے بے ہمتائے</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

و برامیر المؤمنین عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ امام اہل تحقیق و اندر  
بحر محبت غریق بود و بکرامات و فراسات مشہور بصلابت و فراست مخصوص



و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است الْحَقُّ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَزْ كَلِمَاتِ اَوْت كَلَمْ لَمْ تَرَ حَاحَةً مِنْ خُلَطَاءِ الشُّعْرِ وَنِزْ كَفَنَانْد  
 الدُّنْيَا اَرَأَيْتَ سَلَسْت عَلَى الْبُلُوَا حَيَوُهُ الدُّنْيَا اَبُو بَلُوَا مُحَالٌ وَجِبْرِيْلُ صَلَاةُ اللَّهِ  
 عَلَيْهِ وَابْتَدَا سَلَامُ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ آله  
 وَسَلَّمَ اَمَدُ وَكُفْتُ يَا مُحَمَّدُ قَوْلًا سَتَلَبَّثُ اَهْلُ السَّمَاءِ الْيَوْمَ بِاِسْلَامِ عُمَرَ قَاتِلِ اِ  
 نَّا رِفْعَةُ اَهْلِ التَّصَوُّفِ بَلَكْسِ مُمَاقِعِ وَصَلَاتِ الْمَدْرِيْسِ بِدَوَسْتِ وَانْهَابَتْ دُرَّةُ  
 عَدَلِ اَوْكَارِ جِهَانِ رَسَتْ يَابِسَتْ اَوْعَجِبْ دُرَّةُ كِهْ اَزْ مَدِيْنَةِ سِرْ جَا قَانِ رُومِ رَا دِرُومِ كِهْ  
 يَانْصَدُ فَرْسَنَگِ رَاہِ بَاشْدِ وَبَرْتَخْتِ بَا دِشَاهِي نَشَسْتِ وَجَمْعِ حَلْقِ بَا دِاخْتِ وَخَوْرَمِيَا  
 اَوْرُوزِ جَمْعِهِ بِرِسْرْمِبَرِ دُرْعِيْنِ اِدَا سَلِ خُطْبَةِ كِهْ كُفْتُ يَا سَارِيَّةُ الْجَبَلِ الْجَبَلِ كَبُوشِ سَايَةِ  
 سِرْ شَرْكِرِ كِهْ دِرْ نِهَا وَنَدُ بُوْدُ دُرْعِيْنِ حَرْبِ رَسِيْدِ تَا اَنْ سِرْ شَرْكَرِ اَزْ خُذِيْعَتِ كُفَارِ كِهْ نِجُو اسْتَنْدِ  
 كِهْ اَزْ رَاہِ دُرَّةُ كُوهِ بِيروِيْ اَيْنْدِ وَبَرْشْ كِرْ سَلَامِ زَنْدِ دِرْ يَافْتِ وَبُوشِيَا رَشْدِ وَ رَاہِ  
 اَنْ دُرَّةُ كُفْتُ تَا كُفَارِ كِهْ كَمِيْسِ كُرْدِ بُوْدُ دِيَا يُوْسُ كَشْنْدِ اِيْسِ فَتَحِ بَرْگِ اَزْ كِرَامَتِ  
 امِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَرَامُ دَوَقْتِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دِرْ نَوَا سَلِ  
 مَدِيْنَةِ خُشْتِ مِيْرُ اَقْتَابِ بَرْ شَسْتِ مَبَارَكِ اَوْ سَخْتِ بَتَا فْتِ كُرْمِيْ اَقْتَابِ اَنْزْ كُرْدِ بِنْظَرِ  
 غَضْبِ جَانِبِ اَقْتَابِ دِيْدِ بَصْرَانِ حَضْرَتِ عَمْرَتِ نُوْرِ اَزْ اَقْتَابِ بَسْتَنْدِ جِهَانِ تَا تَرْ  
 شَدُ وَ غُلْظَةِ رَدِيْنَةِ اَفْتَادِ كِهْ مَكْرِ قِيَا سَتِ تَا نِجْمِ شَدُ وَ بَعْدِ امِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ بِنْظَرِ رَضَا جَانِبِ اَقْتَابِ دِيْدِ اَنْ نُوْرِ دُوْبَا زَنْخْشِيْدِ نُوْرَتِ خِلَافَتِ اَوْدِ سَالِ  
 وَ شَشْمَاہِ وَ نِجْمِ وَ زُوْدِ وَ بِنْخَطَابِ امِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ خَطَابِ شَدُ وَ دَرْ سَنَةِ ثَلَاثِ وَ عَشْرِيْنِ  
 بِرْ دَسْتِ ابْنِ لُوْ لُوشِ شِهَادَتِ يَافْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَوَاجِ سَنَائِيْ وَ حَقِّ حِ اِيْسِ خَلِيْفَةِ كُوْ

### مثنوی

اَنكَلَمْ طَهْرَتِش دَاوَدَ | اَوَانَا يَسِيْنَ مَارْتَش دَاوَدَ | دِيْدِہ اَزْ طَهْرَتِہ طَهْرَتِہَا

اَللّٰهُ حَقُّ تَعَالٰی كُوِيَا حِي كَنْدِ بَرْزَا بَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَا دِخْدَا سَلِ اَزْ سَلِ كُوشِ كُفْتُ بَرْجَتِ اَسْتِ  
 اَزْ مِيْزَنْدِ كَانِ بِدِ سَلِ دِيْنَا غَا مِيْ اَسْتِ كِهْ بِنْيَا دِنْمَا دِ شَدِہ اَسْتِ بَرْ سَخْتِيْ اَوْرِ بِنْجَا زَنْدِ كَا نِيْ دِيْنَا بِ سَخْتِ  
 وَ خُشْتِيْ نِيَا دِ شَدِہ اَسْتِ اَوْرِ نِجْمِ خُشْتِيْقِ شَا دِ شَدِہ اَنْدَا بَشْدِ كَانِ اَسْمَانِ اَمْرُ دِ مُسْلِمَانِ شَدْنِ عُمَرِ

کرده از نامہ امارتہا	شاہ حق روائش در خفتن	نائب حق زبانش در گفتن
از پی دیو در زمانہ او	سایہ اوسلاح خانہ او	بہتر از ہر زمان زمانہ او
سر ابلیس در آستانہ او	روح کردہ راح مستش	امرق دادہ درہ بردش
ز احتسابش در اعتدال بہا	کل پیادہ ماند و باد سوار	روحی چوں سوختن سگ در
کل چوئل پاچہ در کاب آرد	از پیہ حکم نافذش بشتاب	نامہ او بخواندہ داد جواب

و بر امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہ گنج حیا و اعیان اہل صفا و متعلق در کما  
 رضا بود و بہ نسبت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم منسوب بدو دختر داماد  
 پیغمبر و بن النضال بخطاب ذی النورین مشرف گشت جامع قرآن و شیعہ جمعیان  
 و مرتب جیش اہل ایمان بود و بانواع کرم و لطف نعم مخصوص و بلباس حلم و بونور علم  
 موصوف و از غایت حلم و شرم و ہایت پیغمبر بود کہ بر منبر سخن مبارک اویستہ شد  
 و فضائل او پیدا است مناقب او ظاہر عید اللہالی رباعہ و الی قتادہ رضی اللہ عنہا  
 روایت کردہ اند کہ روز جمعہ صرب لدا را نزد یک امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بودیم  
 چون غوغا بدگاہ او رسید غلامان اوسلاح برداشتند امیر المومنین گفت ہر کہ سلام  
 بزنم دوزخ من آرد و ما از پیش او از ترش جان خود بیرون آمدیم امیر المومنین  
 امام حسن رضی اللہ عنہ بدسراے آمد با او باز گشتیم و بنزدیک امیر المومنین عثمان  
 آمدیم امیر المومنین حسن علی رضی اللہ عنہ سلام کرد و گفت یا امیر المومنین من بے  
 فرمان تو با مسلمانان شمشیر تو انعم کشید تو امام بر حق مرا فرماں دہ تا بلائے اس  
 قوم از تو دفع کنم امیر المومنین عثمان گفت یا ابن ابی ارحی ارجع و اجلس فی بیتک  
 حتی یأتی اللہ یا فہر فلا حاجۃ لنا فی اہراق الدماء و میان اہل سلوک اس  
 مقام رضاست آں را رعایت کرد و مدت خلافت او دہ سال کم و ہر روز بود  
 و مدت عمر او ہشتاد و ہشت سال و بعضی گفتہ اند نو سال و بوقت شہادت  
 مصحف بر کنار او بود و روز چہار شنبہ بردست مینا رخیاض شہید شد رضی اللہ عنہ

۱۷ اے فرزند برادر من باز گرد و پیشین در خانہ خود تا آنکہ سایہ خفتنعالے با حلم خود  
 پس نیست حاجت ما را در بختن خون -

چنانچه حکیم سنائی در مدح این خلیفه راست گوید:

قصیده

آنکه بر جانی مصطفیٰ نشست آن ز لگنت نبود بود از شرم عین ایمان که بود جز عثمان دست مشاطه پسندیده هم از اسلاف بهتر آمد او دل او بانبی موافق بود فتنه را که خاست در قبش آن نزد بود فتنه و کینه خلق و عالم هر آنکه نیک بداند او همه نیک بود نیکی یافت زانچنان چونکه خشمش از دست	بریش سهم راه خطبه به بست زانکه دانست جانش را از م محبت این که احسان الایمان کحل شرمش کشیده در دیده در کنار شرف بر آمد او نور جانش چون صبح صادق بود ذوالارحام بود در غصبش زشت زنگی بود نه آئینه همه در جستن هوای خود اند سوی یاران خوشتن بشت فَسَيَكْفِيكَهُمْ خُلُوتِي سَا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

و بر امیرالمومنین اسد الغالب علی ابن ابیطالب کرم الله وجهه که برادر مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم و غریق بحر بلا و حریق نار و لا و مقتدای اولیا پیشوا و بصفا بود و باوصاف بزل و خطا و رزم و دعا و فقر و صفایان صحابه کرام ممتاز شد بقوت و شوکت از حضرت غرت بخطاب اسد الغالب مخاطب گشته و بکثرت علم از جمله صحابه رضوان الله علیهم جمعین بقول رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اَمَّا مَكَانَةُ الْعُلُوِّ وَ عِلِّيَّاتُهَا فَخُصُّوا گشت و لِهَذَا اَقَالَ عُمَرُو لَوْ لَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ و خلعت خرقه فقر که از حضرت بحضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در شب معراج رسیده بود میان خلفاء اربع مشرف او گشت لاجرم تا روز قیامت نسبت سنته الباس خرقه مشایخ قدس اسد سر هم العزیز از و مانده و این کاری

پس نزدیک است که کفایت کنیزان اسد تعالی **ع** انتم شهر علم و علی در آنست **ع** اگر نبوده علی هر آنکه ملاک شده عمر

استقامت از گرفت و او را در تصرف مقام رفیع است و نشان عظیم جہد  
 رحمۃ اللہ علیہ کوید شہنشاہ فی الاصول والبدن علی المرتضیٰ و از سوال آورد  
 کہ بہترین کار چیست فرمود غناء القلب یا اللہ یعنی ہر کار بخدا تعالیٰ توکل  
 باشد بیشی دنیا و او را در پیش نکند و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ  
 الغریب نشہ دیدہ ام قال علی یونہ الخیر انا الذی سمعنی اُمی حیدرۃ کلثمت  
 غائب کرمۃ الماخراہ اوفیتهم بالصاع کلیل السندۃ سُمیتہ امہ اسدا  
 باسمہا وھی فاطمہ بنت اسد و ابو طالب غائب فلما قدم کسہا  
 وسماہ علیا الحیدر من اسماء الاسد السندۃ مکیا لہ لکبریٰ اقلوہم قالا  
 واسعا قالت عائشہ رضی اللہ عنہا یومہ کمل حین اذنی من ہود کجہا  
 ثم کملہا بکلام املکت فاستحجبت معہا از بعین امر اہ حتی قد قامت  
 المدیئۃ شعر فردی اوانی نوابہ فقد یملک المملک لکبریا لیس فی و مدت عمر  
 او شصت و سہ سال بود و عبد الرحمن نجم کہ جانب معاویہ شدہ بود و ذاکر ستاد  
 تاد نمازا میرالمومنین علی رضی اللہ عنہ را بہ بیخ زہرا کو زخمی زد سہ روز زیست  
 روز اومیدہ ہفتم ماہ رمضان سنہ ثلثین من ہجرہ شہادت یافت خواہہ سنائی  
 در مرح ایں خلیفہ برحق گوید۔

قصیدہ

لے سنالی بقوت ایمان | روح حیدر بگو پس از عثمان | باد بخت مایع مطلق

لے شیخ مادر اصل وابتدا علی مرتضیٰ است کرم اللہ وجہہ علیہ السلام لے من انعم کہ نام نہادہ است  
 مرا مادہ من حیدر مانند شیر کہ در رفتن بعب تندی و شجاعت راہ را در نظر نیارد غلبہ میکند آن  
 شیر بر سیر بگردگان تمام میکنم بر سن حق ایشان را بہ بیانہ بزرگے نام نہاد علی را مادرا و باسمہ  
 خود و او را آن علی فاطمہ و دختر اسد است و ابو طالب حاضر فرمود پس ہر گاہ کہ آمد مکر وہ پیدا شست  
 این نام را و خود نام نہاد علی حیدر کیے از نامہا کے شیر است و نام پیر فاطمہ مادر علیست  
 و سذرہ پیمانہ رنگ را گوید میکنم من کافراں را کشتن بسیار گفت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ خدائے تعالیٰ  
 راں روز جمل و قتیقہ قریب شد علی کجا و ہ عائشہ پس نز کلام کرد علی با عائشہ کلام بسیار  
 یا تو باد شاہ گشتہ پس علیہ کرد آن علی پس فرستاد علی با عائشہ چہل ن را تا آنکہ تحقیق سکونت گرفت آن  
 ایشہ و دیدہ۔



زهی الباطل است جا بختی	آن فضل آفت سر قنول	آن علم دار و علم دار رسول
هم تنبی را و صهی و هم داماد	چشم پیغمبر از جالش شاد	آما ز سدره جبهه ایل ایس
لافتی کرد مرد را تلقیس	شرف ملک دایه دیس او	صدف در آل یاسین او
آل یاسین شرف بدو دید	ایزد او را بعلم بگزیده	بهر او گفت مصطفی به اله
که خداوند اول من والا ه	راز دار خدا و پیغمبر	راز دار پیمبر آن حدر
کاتب نقش نامه تزیل	خازن گنج نامه تاویل	لفظ قرآن چو دید و روشیش
خویشمن جلوه کرد پیش	عشق را بحر بود دل را ک	شرح را دیده بود و روشن اجاب
که خدای زمانه چاکر او	خواجده روزگار قنبر او	از پی سائلی بیک تیغ
سوره بل اتے و التشریف	مرتضای که کرده یزدانش	همره جان مصطفی جانش
هر دو یک کعبه خروشاں دو	هر دو یک روح و کالیدشان	هر دو یک در و یک صند بودند
هر دو پیرایه شرف بودند	دور و نده چو اختر و گردون	و برادر جو موسی و هارون
دل او عالم معانی بود	لفظ ادا آب زندگانی بود	عقد او با قبول ماسلوئے
بود در زیر سایه طوبی	و بر امیر المومنین حسن ابن علی ابن طالب رضی الله	

تعالی عنه که جلگوشه مصطفی و فرزند زهر بود و از همه خلق بمصطفی مانده نزد  
از فرق ثنائ و امیر المومنین حسین رضی الله تعالی عنه که از نافع تا قدم مانایان  
کان کرم و محض لطف و شفقت و لیت بود و امیر المومنین حسن دو سال و ده ماه  
از امیر المومنین حسین بهتر بود و در کشف محبوب آورده است که وقتی اعرابی از نادیه  
در آمد و امیر المومنین حسن در گوشه پیش در خانه بنشینده بودند آن اعرابی شناس  
مادر و پدر امیر المومنین حسن را و او آن گرفت امیر المومنین حسن گفت یا اعرابی که  
گر سنه شده و یا نشنه کشته ترا چه شده است و او بچنان دشناها میاد  
امیر المومنین حسن غلام را فرمود که درون خانه برو و آن بدره دنیا را و زیر پیر  
و بدین اعرابی بدو چوں اعرابی این سخن بشنید گفت اشهد انک ابن رسول  
الله صلی الله علیه و آله و سلم و ثنا با و دعا ها گفتن گرفت بعد گفت که من اینچنین

حکم تو آمدہ ام الغرض ایں معنی صفت تحقیقاً باشد کہ ماس و دم نزدیک ایشال  
یکساں باشد و بجفا گفتن متغیر نشوند و بدینار و درم مکافات واجب بند و از  
کلمات اوست فی حال الوصیۃ علیکم بحفظ السیرۃ ابرفان اللہ مطلع علی  
الضمائر و در علم حقایق و ہول بدرجۃ بود کہ حسن بصری با کلمات دریں علم توجہ برداشت  
و مدت خلافت او ہشتاد و پانزودہ روز بود و مدت عمر چھل و ہفت سال زن امیر المومنین  
حسن جعدہ بنت الاشعث الکندی یا نگینہ معاویہ بطریقہ کہ دست داد امیر المومنین حسن  
را زہر داد و راہ بریغ الاول سنہ صبح و اربعین بدایتا خرامید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکیم سنائی

### قصیدہ

بو علی آنکہ در شام دلی	آید از کیسوانش بوے علی
در سیادت بی مویہ اوست	در رسالت رسول و سید اوست
نامہ دوست یاک دل اوست	دوست راجست بہ نامہ دوست
قرۃ العین مصطفیٰ او بود	سید قوم اولیاء او بود
جگر و جاں علی و زہرا را	دیدہ و دل حبیب علی را
منہج صدق در دلائل او	ہتری رہت در محافل او
بود مانند جد بخلق عظیم	پاک عرق نفیس و خلق کریم

و بر امیر المومنین حسین بن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہما کہ شمع آل محمد و از جملہ علایق  
مجد و شہید دشت کربلا و بادشاہ عالم و لا بود رضی اللہ عنہ و اتفاق ہمہ خلافت است  
تا حق ظاہر بود او متابع حق بود چوں حق پوشیدہ شدہ او شمشیر بر کشید و تا جان  
غریز فداے حق تعالیٰ نکرد دنیا را مید و از کلمات اوست اَشْفِقَ الْاَخْوَانِ بِمَنَّاكَ  
عَلَيْكَ و در کشف محبوب آورده است کہ روزی مردے نزدیک او آمد و گفت  
اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ آلم و سلم من مردے دروشیم و اطفال فارم  
مرا از تو مرو ز قوت مشی باید امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ او گفت

اے مرے ترس ہم ہر او راں لازم بگرد دین خود را ملے در حال وصیت لازم بگردیدہ نگاہ در شش را زہد  
نہایتی حد انتہا۔ کہ خبر دار جمعیت ہا و تہا نہایت۔

بنشیں مارا رزق در راہ است تا برسد یا سے بر نیامد کہ تیج صرہ دینار ہا ز رزق ستا  
 معاویہ آوردند امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ از سر بیج صرہ زربدان در پیش  
 داد و ازوے عذر خواہست کہ دیر یاندی و اگر سیدہ انستم کہ این مقدار بہت من تر منتظر  
 نمیداشتم ہمارا معذور دار کہ اہل بلائیم و از ہمہ راحتہا دنیا باز ماندہ و مراد ہا کم کردہ و بر  
 مراد ہاے دیگران زندگانی باید کرد و چوں امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 بنہیں کہلا سیدہ بوجھے کہ آن غار فریو گزند منزل کردہ آنروز پنجشنبہ بود دوم روز سنہ احدی و تین بود و در  
 آدینہ عبد اللہ زیاد با چہار ہزار سوار بدو برسید تا آدینہ دیگر چنانکہ در میان ایشان  
 جنگ قائم بود و دینہت آب ز اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم باز  
 گرفتند و با امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ نوزدہ تن اہل بیت مصطفیٰ بودند روز  
 آدینہ دہم ماہ محرم سنہ احدی و تین با ہفت کس از فرزندان امیر المومنین علی  
 و ستہ تن از فرزندان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما و از یاران او ہشتاد  
 و ہشت تن شہادۃ یافتند مدت عمر او پنجاہ و ہشت سال بود رضی اللہ عنہ خواجہ  
 حکیم ثنائی در مدح گوید۔

قصیدہ

پسر مرتضیٰ امیر حسین	بچہ او مے نبود در کونین	مصطفیٰ مروار کشید و شش
مرتضیٰ پروریدہ در آغوش	و سر اے فنا و کشور دین	بود در صد رملک کو نزدیکین
شاخ او چمن شاخ مصطفوی	در آد عقد حقہ بنوی	دشمنان قصہ جان او کر و
تا دما از شمش بر آوردند	عمر عاص از فساد را جزو	شرع باز و دہشت باخو و
بازید پلید بیعت کرد	تا کہ از خاندان برآرد گرد	کہ بلا چوں مقام او منزل است
تا کہ آل زیادہ روی باخت	جدا کر بلا و آں تعطیم	کز ہشت آورد بخلق نسیم
و ان تن سمر سیدہ در گل و جان	و ان عمرو بن ابی تیغ دہا چاک	و ان گرین ہمہ جہاں کشتہ
در گل خون تنش باخستہ	حرمست دین خاندان رسول	جملہ برداشتند جہل فضول
یتہا علکون ز خون حسین	چہ بود در جہاں تبریز کشین	زخم شمشیر و نیزہ و پیکاں

سات

ہوں نگہ میکنم نمازہ بسی

مگر ایس پنج روز درامی

لم یزل علیہ من رطلت من ذواتہا تحت

در عالم تحیر افتادم کہ این چه واقعه صعبی است کہ بیچ دست آویزے آنچنان ندارم  
کہ دلیل راہ این گمراہ شود و در اثناے آنکہ در دریاے تحیر غرق بودم عنایت  
ازلی قرین حال این بیچارہ شد و توفیق ایزدی رفیق این شکستہ گشت محبت  
حضرت سلطان المشائخ و سنگیری کرد پیت دست من گیر کہ بیچارگی از حد بگذرد  
سر من دار کہ دریاے تو بزم جاں را از عالم غیب در دل این بیچارہ القا  
کردند کہ اے سرگشتہ عالم تحیر یاے و دامن قرار کش اگر چه این جاہ قرابت  
این ضعیف گوید پیت قرار می طلبی در جہاں زسے غافل بہ ترا قرار نباشد مگر  
بدر قرار بہ بہید پیران خویش بر دل پیران خود بخشا و اوقات منہ کہ ایشان  
شہیع حال پریشان خویش ساز تا مگر بہد و محبت سلطان المشائخ در دل دجان  
تو چشمہ از دریاے محبت رب العالمین بکشاید تا بیاں نجات نفس بد کردار تو  
باشد و اسباب حصول این دولت ہمیں پیش نیست کہ مناقب مشائخ شجرہ  
معظم خواجگان چشت کہ عاشقان در گاہ مینہ یارے و شیا جان عالم محبت  
خداے بودند و خلق خداے را از غفلتیکہ نفس غوغا ہوا خلاص دہانند بزرگے  
خوش گوید پیت **وَكَا نُؤِي الدِّينَ اللّٰهَ حِصْنًا مُّوَكَّلًا ۝ وَ سَنَّةً مِّن سَمِيَّةً**

خَيْرَ سَلِيٍّ ۞ فَيَا رَبِّ اَكْرِمْهُمْ بِمِنْ فَحِ وَّرَحْمَةٍ ۞ وَاَنْزِلْ لَهُم بِالْفَضْلِ فِي خَيْرٍ  
مَنْزِلًا ۞ از فضائل و کرامات ایشان و از کلمات روح افزای و مفعولات  
دلکشای و راه و روش و مولد و منشأ ایشان و بیان ارادت خویش بحضرت  
سلطان المشائخ و اتصالی آباء و اجداد خود بدلائل و رکاع معظم مشرح بنو لسی  
بیت ہر لحظہ را ز دل بچہد بر سر زبان ۞ دل مے طید کہ عمر بشد ناکہاں بگوئے  
تا بمطالعہ آں چشم را نوری و سینہ را سرور سے حاصل شود و خاطر پریشان جمع گردد  
و نجات آخرت دریا بی این ضعیف کو یہ بیت نجات آخرت حاصل تو اس  
کرد ۞ اگر درد اسن مردان زنی دست ۞ شیخ سعدی خوش گوید بیت دست  
درد اسن مردان زن و اندیشہ کن ۞ ہر کہ بانوح نشیند چہ غم از طوفانش ۞ بنا برین  
مقدمہ اوقات شریفہ خواجگان چشت ۞ شفیع حال خویش آوردم و بجزو زاری  
از حضرت سلطان المشائخ درخواست نمودم تا این مجموعہ کہ مستطیع لیسر لا و لیا  
فی حجت الحق جیل و علامت بکرم اللہ و عونہ باتمام برسد چوں این بندہ بمعونت  
پیراں در کتابت این کتاب شروع کرد و بعدد محبت سلطان المشائخ توفیق  
اتمام یافت امیر حسن شاعر گوید بیت مورسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد ۞  
دست بریلے کیو ترزد و ناکہ برسید ۞ حق علام و علیم است کہ باعث کتابت  
این کتاب محبت سلطان المشائخ است این ضعیف خوش گوید بیت  
و گر نہ من کیا ام آنکہ جاں را ۞ دہم از دیدہ دل نیکو اں را ۞ بعشق روئے  
شاں کردم ہوسناک ۞ کغم دل را ز غمہا چاک در چاک ۞ و نام ہر یکے از مشائخ  
کبار کہ مناقب ایشان مذکور است بعلا مت منہم معلوم است و درین علامت  
اشباع شیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ کہ در سالہ خود و شیخ علی بجویری رحمۃ  
علیہ در کشف المحجوب ذکر کردہ اند کردم و باہام ربانی بخطاب سلطان المشائخ  
یعنے شیخ شیمخ العالم نظام الحق و الشرع و الدین ملہم ششم اس خطاب معظما

بلکہ بودند انہم مدین خدا را قلعہ استوار و بودند انہم منقلعہ اتوار است کسی را کہ ہم نہادہ تو متوسل  
بہم بران اسے بروردہ کار من ہوا پریشان را بہ بوی خوش و برجت خوش و جائے ۞ ایشان از فضائل  
خویش بہترین جائے ایشان

درین کتاب رعایت کردم و بیشتر نقل روایات و حکایات و لطائف و غرائب  
از سلطان المشايخ آوردم از فوائدی که یاراں اعلیٰ از ملفوظات جانتخش  
سلطان المشايخ روایت کرده اند جمع کردم و آنچه از عزیزانی که بر قول و قلم  
و بیانت و صیانت ایشان اعتماد کلی است شنیده ام و آنچه از والد مخدوم خود  
و عثمان بزرگوار که مقریان سلطان المشايخ بوده اند و در نظر مبارک او پرورش  
یافته شنیده روایت کردم خواهی شنیدی حکیم خوش گوید قنوی الطیف او هر چه و حقوق  
نهاد روح بر دید مقبول نهاد و از هر جا که نظمی و بیت و قطعه و در نظر آمد مناسب  
کلام افتاد درین کتاب و مردم کوس محبت سلطان المشايخ میزند و شعاع آتش  
محبت از چاقی دلها به عاشقان بیرون می آید و صاحب شوق را آتش  
در میزند چنانکه بزرگے خوش گوید بیت آتش عشق تو از هر جا بجاست و آخر این  
آتش از جای خاستست و نام شعراست که این لطایف غیبی که سبب خرد  
محبت و عشق است از ایشان زاده است بر سر آن نظم ثبت کردم و آنچه که نام  
شعرا معلوم نیست بلفظ بزرگی بنشتم و آنچه از سلطان المشايخ فردیست هم از سلطان  
المشايخ روایت کردم و نظمی که از آسانی شعر خالیست و از معانی ایشان بر  
این خاصه کاتب صرف است که از قعر دایه محبت سلطان المشايخ دور  
و گوهر نفیس بیرون آوردم و بنوک قلم بر روی کاغذ در سلک سطو  
منسلک گردانیدم شیخ سعدی گوید بیت نالیدن در دناک سعدی و بر  
دعوی دوستی بیان است و آتش نه قلم در انداخت و این خیمه که میر  
دخان است و اول و میان و آخرین کتاب بذکر سلطان المشايخ زیب  
وزینت داد تا بر دلها اهل دلاں عالم جلوه گری و قبول تمام یابد زیرا چه  
سلطان المشايخ می فرماید ذلک الشیخ فی الکلام کالمسلح فی الطعام أو  
کالروح فی الجسام بزرگے خوش گوید بیت گریچ مانند کس که نبش نام

در شیخ سعدی

و ذکر شیخ و کلام مانند نمک در طعام است یا مانند روح در بدن هست -



تا نام توے گوید من مے شغوم و وایں کتاب محبوب است بدہ باب و ہر بابی  
 ازاں ابواب کتابت علیہ و مشحونست بہ نکتہ دلکشای و لطائف دلرباکہ تحت  
 بہ نکتہ رموز عالم حقیقت مکشوف میگردد و چنانچہ در فہرست ایں کتاب مسطور  
 است ملتئم آنکہ کاتب حروف را بدعا ایمان نمایند و بغایت فراموش نگردانند از  
 ضعیف گوید رباعی از خاطر حق پذیراں یک فاتحہ التماس دارم بہ تا کار شکستہ  
 بر آید و اس نشان نمیکذارم بہ نکتہ عرض میدارد کاتب حروف بر راس  
 میدان خوب اعتقاد برانجملہ کہ مشایخ شجرہ معظمہ بندگی خواجگان چشت قدس اللہ  
 سرجم العزیز ہر یکے در محبت حق جل و علی آفتابہا بودہ اند تا باں و باتباع حضرت  
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از مقام محبت ترقی کردہ اند و بدرجہ محبوبیت  
 رسیدہ **قَالَ اللَّيْثُ عَوْنِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ** و ہر کس در عصر خویش در عبادت باری تعالی  
 و در ترک دنیا غدار ہم بیکیا رساوی مشایخ کبار گشتہ فامادر عالم محبت از  
 ہمہ ممتاز این ضعیف گوید مثنوی در عبادت یامہ توفیق و بادشاہاں عالم  
 تحقیق و ہر یکے در زمان خود ممتاز و در محبت میان اہل نیاز و علی الخصوص  
 خواجہ بندہ نواز سلطان المشایخ دار الملک راز نظام الحق و الشرع والدین پر  
 ضعیف گوید بیت ز عشق حق مجسم بود و آتش و جہانے بندہ آں ذات پاکش  
 نکتہ ہر دم از انفاس متبرکہ او محبت رب العالین فانی میگشت و ازاں بوی  
 بمشام جان طالبان حق تو الے میرسد و جہان را معطر میگردد و انیس شمع سعادی  
 خوش گوید بیت عالم معطر مے شود چون ناف آہوئے ختن و گویا کہ  
 نوروز از برش بوی بھجر امیزند و عارفان و عاشقان بریں بوی  
 روئے بنجاک بوس آنحضرت مے نہادند خواجہ حکیم سنائی خوش گوید بیت  
 عاشقان سوئے حضرتش سست و عقل در استین و جاں بردست پشتر  
 روان و دہوش و حیراں مے آمدند و سہ بر آستین محبت آں سرور عا

مے بہا ندور سے بر خاک آں درگاہ مے مالیدند امیر حسن خوش گوید  
 بیت نمیر فتم بلا شد بوئے زلفش ۛ خراب اندر پئے آں بوئے رقیم ۛ بوئے  
 محبت حقتالے بواسطہ محبت این بادشا اہل محبت در مشام جان خود حصار  
 میگردن ذایں ضعیف گوید رباعی از بوئے تو بوئے یار خود می یابم ۛ از روئے  
 تو سیر کار خود می یابم ۛ تا جاں ندہم فدایا بجم جان ۛ جاں میدہم و حکار  
 خود می یابم ۛ و حقتالے این بوئے را از بوستان محبت خویش در ذات محبوبان  
 خود نہادہ است تا بمشام جان ہر بیچارہ و سوختہ کہ آں بوئے رسد شایان  
 محبت باریتعالے گرد دو جاں بریں بوئے دہد این ضعیف گوید قطعہ  
 اے عارفان عاشقان جاں میدہم جاں میدہم ۛ بر آستان دوستان  
 جاں میدہم جاں میدہم ۛ گفتی اگر خواہی بقا جاں را بدہ بر بوئے ما ۛ اینک  
 بہوئے دستاں جاں میدہم جاں میدہم ۛ سلطان المشائخ میفرمود در  
 نقلے کہ اصحاب قلوب جمع شدہ باشند بعد بر خاستن ایشان زمانے  
 بوئے خوش در آتھم باقی مے باشد آں بوئے خارج نیست در ہر  
 ذاتی نافہ بہت فاما بوئے بعضے ظاہر بیاشد ۛ بوئے بعضے پوشیدہ و  
 در ہر ذاتے بوئے دیگر مے باشد در کسی بوئے کا فور و در کسی بوئے  
 عنبر و از مولانا ظہیر الدین کو تو ال مندرہ کہ حافظ کلام ربانی بود روایت  
 میکنند کہ وقتے بخدمت سلطان المشائخ نشستہ بودم آنجا بوئے عود می  
 آمد نظر چپ راست کردن گرفت مگر جائے عود میسوزند جائے مذید  
 مگر درون حجرہ عود مے سوزند خادم بمصلحتے در حجرہ باز کرد و درون حجرہ ہم  
 نگاہ کرد دید کہ نیست بعدہ سلطان المشائخ اورا جواب گفت کہ مولانا این  
 بوئے عود نیست این بوئے دیگر چیز است امیر حسن گوید بیت عطار  
 بہ بند کا نرا کہ من زد دست ۛ بوئے کشیدہ ام کہ بمشک پیوستہ نیست ۛ و  
 روایت مے آرند کہ وقتے سلطان المشائخ گھلمے کہ بساس قدم مبارک

آں بادشاہ دین مشرف گشتہ بود بقاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ  
 وازیں گلیم بوئے مے آمد کہ رشک بوئے بہشت بود حضرت قاضی تعظیم و تکریم  
 آں گلیم را بر کمر دیده کردہ در خانہ آوردہ و بجایے جاں نگاہشت و بعد چند گاہ  
 بیروں مے آور و تقبیل میکرد و ازاں برکت ہا و سعادت ہا میگرفت و از بوٹو  
 آں گلیم مشام جان خود معطر یافت و شیخ سعدی گوید بیت این بوئے عبیر  
 آشنا می باشد از ساخته یار ہر بان است بگمان خدمت قاضی آنکہ این بوٹو  
 عارضی است چوں مدتے بریں بگذشتہ و ذرہ از آں بوٹو خوش کم نشو این  
 دولت را بنظر تجارب معاینہ کرد آں گلیم را بدست مبارک خود تمام بشت آں  
 بوٹو از آں گلیم بیشتر آمدن گرفت حیرت قاضی زیادہ تر شد خدمت قاضی کیفیت  
 بوٹو گلیم بخدمت آں خوشبوئے عالم عرضداشت و ماجرا تمامی باز گفت سلطان  
 المشائخ بجزو شنیدن حکایت بوٹو گلیم بگریست مناسب مقام این ضعیف  
 گوید بیت بگریست چو ابر در بہاراں خندید چو گل بروئے یاراں و فرمود کہ  
 قاضی این بوٹو محبت است کہ در ذات محبان باری تعالی تعبیر کردہ اند شیخ  
 سعدی خوش گوید ۱۵ این بوٹو نہ بوٹو بستان است ۱۶ این بوٹو  
 ز کوئے دوستان است نکلتہ و درونہ او کہ دریائے محبت  
 رب العالمین بود موج میزد و در آبدار از گریہ بسیار براہ چشم کہ چشمہ محبت  
 بود بیروں میریخت و از میان آب آتش مے انگیخت بیت چشم تو کہ از چشمہ دریا  
 ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

متعلق صفحہ ۱۸ - بعد سطر ۱۸ - ترجمہ عربی

اگر نباشد اشک ہائے عشاق و سوختگی ہائے ایشاں ہر آئینہ ظاہر مے شد در موم  
 بر قید گہاے آب و آتش پس بر آتش کہ ہست پس از نقش ہائے ایشاں پیدا  
 مے شود و بر آب کہ ہست پس از چشمہ ہائے ایشاں جاریست -

و تشنگان عالم محبت را از شراب شوق خود میراب مست گردانید این ضعیف گوید

کسی کز جوئے عشقت جبرئہ یافت : بماند تا قیامت مست مدہوش : در آن مجالس بخشی  
جام عشقت : نگرانی محمد ز فراموش : باز ای دل مشتاق گوید پیت ز دریاے  
جمالت چوں شوم سیراب اے ساقی : کہ ہرچہ بیشتر بنیم تنہا بیشتر باشد : و گشتگان  
بیاباں عشق حقیقت را براہ نمونے محبت باریتعالے را سہری میکرد بمنزل مقصود  
میرسانید ایں ضعیف گوید پیت میرسانید مقصود و منازل ہمہ : لطف او ورنہ  
کہ باشم کہ ہم دل بردوست تکتہ و از جنایا لجاہ او آفتاب معرفت لالچ میشد و دلہا  
ظلمت گرفته یچارگان و گرفتاران ہوا را نورے بخشید قابل منظور نظر حق جل و علی  
میکرد ایند ایں ضعیف گوید پیت زدرگہ تیراں آفتاب عشق بتافت : براں دے  
کہ ز دنیا و دیں مبرا یافت : ز روشنائی عشقت جہاں منور شد : مگر قریب  
کراں روشنی نصیب نیافت : و گریازدگان معاصی و سوجتگان ہوا نفس امارہ را  
در سایہ مرحمت خویش پرورش میں ادر شیخ سعدی گوید پیت خدایا برحمت نظر کردہ  
کہ ایں سایہ بر خلق گسترده : ایں ضعیف گوید قطعہ آلودہ دامنہاں کہ نظر بر تو افکنند  
صافی شوند و پاک چو صوفی با صفا : اے آفتاب حسن ازاں چشتہ حیات : آہ بخش  
تا نشوم بعد ازیں فنا : ایں ضعیف گوید قطعہ اے مایہ حسن و کان نعمت : اینک  
بدرت امین اراں : جاں بر کف دست کردہ ازل : شکل خوش تو جان پاراں : تکتہ  
و ذات مبارک حضرت سلطان المشائخ متابع دل دریاوش او شد و دل حق پذیرا و  
متابع روح مطہر و گشت روح مطہر او از کمالیت خویش قلبا جذب کرد و قلب  
بحکم اتحاد روح قالب جذبے پس بریں قضیہ ذات مبارک سلطان المشائخ ہمہ روح  
باشد امیر خیر و خوش گوید پیت جو دو خواجہ از آب گل گشتہ تب : کہ جان خضر و سجا  
بہم شدہ است مرکب : پس حکم موت خوشت روحانی شدہ یحییٰ ذات کہ مجسم از ارواح است  
لائق تماشا و تہ چشم آلودہ نباشد مگر تکتہ پشتم معرفت از دیکہ جاں نظر کند خواجہ سنائی  
گوید پیت از در دل بمنظر جان : بہ تماشا می باغ جاناں : و بزرگے را ز بندگان دس  
سوال کردند خواہی تا دوست بپیشی گفت پرسید چرا گفت آنکہ ذاک الجمال عن نظر مثلی :

سوال کرد و ہم آں جمال مانده بدین ماندن مدستی کہ من ہر آنکہ حسد میکنم بزندہ السوء و تا آنجا کہ چشم

اِلٰی كَمَسَدًا ظَهَرَ عَلَيْنَا حَتّٰی نَحْضِلَ اَذْلَکَ لَیْکَا وَ اَرَاکَ یَخْطُرُ فِی سَمَائِلِکَ الْاُنٰی فِی فَنَسْتِی  
 فَاَغَا اَمِنْکَ عَلَیْکَا فہرست ابواب کتاب سیر الاولیاء فی محبت الحق جل  
 و علی باب اول و بریان مناقب فضائل و کرامات مشایخ شجرہ  
 طبقہ خواجگان چشت از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم تا آخر  
 عہد ولت حضرت سلطان المشایخ نظام الحق اشرف والدین قد  
 اللہ سرہ العزیز نکتہ و بریان نعت سید المرسلین رسول العالمین محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم و پوشید آمدن خرقہ فقر از جناب نبوت  
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جناب میر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ  
 و جہہ از خدمت او بمشایخ کبار و اولیاء نامدار با عظمت قدس اللہ سرہم  
 العزیز نکتہ منہم خواجہ حسن بصری قدس سرہ نکتہ منہم خواجہ عبدالواحد ابن زید قدس  
 سرہ نکتہ منہم خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ نکتہ منہم خواجہ ابراہیم بن ادریس  
 قدس سرہ نکتہ منہم خواجہ خلیفۃ المرعشی قدس سرہ نکتہ منہم خواجہ بہر البصری  
 قدس سرہ نکتہ منہم خواجہ مہمشتاد علودینوری قدس سرہ نکتہ منہم خواجہ ابوسحاق  
 شامی چشتی قدس سرہ نکتہ منہم خواجہ ابواحمد چشتی قدس سرہ العزیز نکتہ منہم  
 خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہ اللہ سرہ العزیز نکتہ منہم خواجہ ابویوسف چشتی قدس اللہ  
 سرہ العزیز نکتہ منہم حضرت خواجہ خواجگان خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز  
 نکتہ منہم خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ منہم حضرت  
 خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ منہم حضرت خواجہ خواجگان سرار  
 اہل عرفان نائب رسول اللہ صلعم فی الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجر  
 قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ منہم خواجہ قطب الاقطاب سرور عشاق حضرت خواجہ

قطب الحق والشرع والدین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشمی پتشی  
 ذرا بزرگ مشتمل بر چہار نکتہ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ اول در بیان مجاہد  
 شریف نکتہ در بیان مشغولی نکتہ در بیان عزلت و انزاد کرامات نکتہ در بیان حلت  
 کردن نکتہ منہم حضرت شیخ الاسلام شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والشرع والدین  
 قدس اللہ تعالیٰ سر العزیز ذرا بزرگ بادشاہ دین و دنیا متکلم بر پشت نکتہ  
 نکتہ اول در بیان حسب نسب نکتہ دوم در بیان عزلت و انزاد نکتہ در بیان  
 مجاہدہ و روش شیخ شیبوخ العالم نکتہ در بیان علم و تجربہ نکتہ در میان یافتن خلافت  
 شیخ شیبوخ العالم از جانب حضرت شیخ الاسلام معین الحق والشرع والدین و شیخ  
 الاسلام حضرت خواجہ قطب الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہما العزیز نکتہ  
 در بیان بعضی ملفوظات نکتہ در بیان بعضی کرامات والدہ بزرگوار شیخ شیبوخ  
 نکتہ در بیان مرض رحلت شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والشرع والدین قدس  
 اللہ سرہ العزیز منہم حضرت سلطان المشائخ نظام الحق والدین طالب ثراہ  
 ذرا بزرگ بادشاہ دین مشتمل بر انزادہ نکتہ نکتہ در بیان حسب نسب حضرت سلطان  
 المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان پیدا آمدن محبت  
 سلطان المشائخ رض بخد مت حضرت شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والدین  
 قدس سرہ نکتہ در بیان علم و تجربہ سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ  
 در بیان دقایق بعضی احادیث کہ سلطان المشائخ تقریر کردہ است نکتہ  
 در بیان رقتن سلطان المشائخ بخد مت شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والدین  
 و ارادت آوردن بخد مت او نکتہ در بیان سکونت حضرت سلطان المشائخ  
 در شہر دہلی و از انجا آمدن بغیاث پور قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہد  
 سلطان المشائخ در اوائل حال قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان یافتن  
 خلافت و نعمت دینی و دنیوی سلطان المشائخ از حضرت شیخ شیبوخ العالم  
 فرید الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہدہ سلطان المشائخ

در آخر عمر و روشن این یادشاه دین و دنیا و راه ایشان قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ  
 در بیان فتح و فتوح و آمدن بادشاہ و بادشاہزادہ ہانجا کبوسی حضرت سلطان المشائخ  
 قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان آنکہ حاسدان از سلطان المشائخ بسطان  
 علاؤ الدین سخنانے رسانیدند کہ لایق مجلس سلطان المشائخ نباشد قدس اللہ  
 سرہ العزیز نکتہ در بیان ملاقات سلطان المشائخ بابشخ الاسلام شیخ رکن الدین  
 بنیرہ شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان بعضے کرامات سلطان  
 المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان بعضے کرامات والدہ بزرگوار سلطان  
 المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان حالے کہ سلطان المشائخ را پیدا  
 یاں حال از دار دنیا بدر عقبہ رحلت فرمود قدس اللہ سرہ العزیز باب دوم  
 در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفاء شیخ الاسلام معین الدین  
 سجری و خلفاء شیخ الاسلام قطب الدین بختیار خاں و شیخ  
 شیوخ الاسلام فرید الحق الدین قدس اللہ سرہ العزیز منہم شیخ حمید الدین  
 سوالے کہ خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن سجری بود ذکر این بزرگ مشتمل  
 نکتہ است قدس سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہدہ و راہ و روش شیخ حمید الدین  
 سوالی قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان بعضے کرامات شیخ حمید الدین و مراسلات  
 کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ بہاؤ الدین زکریا بود نکتہ در بیان اُصولہ کہ صحابہ ک  
 از مشکل این راہ حقیقت از شیخ حمید الدین راست کردہ اند و جواباں بزرگ قدس  
 اللہ سرہ العزیز منہم شیخ بد الدین غزنوی کہ خلیفہ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار  
 بود و ذکر این بزرگ مشتمل بر نکتہ است قدس سرہ نکتہ در بیان آمدن شیخ بد الدین  
 غزنوی از لاہور در دہلی و آوردن ارادت بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین قدس  
 اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان عظمت کرامات مولانا بد الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ  
 منہم شیخ بختیار الدین منقول کہ ہم بلاد و ہم خلیفہ شیخ الاسلام فرید الحق و الدین



قدس الله سره العزيز و ذکرا این بزرگ مشتاق عظمی کرامات اوست منهم مولانا بدرالدین  
اسحاق که بهم دلا و بهم خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین ذکرا این بزرگ  
مشاعر و نکته است قدس الله سره العزيز نکته در بیان پیوستن مولانا بدرالدین  
اسحاق بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و کثرت بکا و تجتبه او در عالم  
پا فته قدس الله سره العزيز نکته در بیان عظمی کرامات خدمت مولانا بدرالدین  
اسحاق قدس الله سره العزيز منهم شیخ جمال الملة والدین هانومی که خلیفه شیخ  
شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس الله سره العزيز ذکرا این بزرگ  
ملاوت از عظمی کرامات و ذکر مولانا برهان الدین صوفی که پسر شیخ جمال الملة  
والدین بود و او نیز خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس الله سره العزيز  
منهم مولانا عارف که خلیفه شیخ الاسلام فرید الحق والدین بود و در غایت عظمی و  
صاحب کرامات بود قدس الله سره العزيز و ضمن این احوال ذکر حضرت شیخ  
علی صابریم مذکور است قدس الله سره العزيز باب سلیم در بیان مناقب  
و فضائل کرامات اولاد بعضی بنیه کان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
و اقربا و سلطان المشائخ و سادات کرام جد آبا و برادران کاتب حر  
که مخصوص بوده اند بهتصاص شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
و سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس الله سره العزيز و اینها  
مشمول بر شش نکته نکته در بیان مناقب و فضائل کرامات  
پسران شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس الله سره العزيز منهم  
خواجه نصیر الدین نصر الله از همه پسران شیخ شیوخ العالم بهتر بود منهم مولانا شهاب الدین  
قدس الله سره العزيز منهم شیخ بدر الملة الدین سلیمان که صاحب سجاده شیخ شیوخ  
العالم بوده قدس الله سره العزيز منهم خواجه نظام الملة الدین قدس الله سره العزيز منهم خواجه یعقوب

کہ از ہمہ سپران شیخ شیوخ العالم کہتہ بود نکتہ در بیان مناقب فضائل و کرامات  
 مستوران و دختران شیخ شیوخ العالم فزید الحق والدین قدس اللہ سرہ نکتہ در بیان  
 فضائل و کرامات بعضی بنیرہ گان شیخ شیوخ العالم فزید الحق والدین منہم شیخ  
 علاء الملئہ الدین ابن شیخ بدر الدین سیلمان قدس سرہ منہم خواجہ عزیز الملئہ الدین  
 ابن خواجہ یعقوب قدس سرہ منہم شیخ کمال الملئہ الدین ابن شیخ خزانہ بایزید  
 ابن شیخ نصیر الدین نصر اللہ منہم خواجہ عزیز الملئہ والدین ابن خواجہ ابراہیم ابن  
 خواجہ ابراہیم ابن خواجہ نظام الدین نکتہ در بیان مناقب فضائل بعضی بنیرہ گان  
 شیخ شیوخ العالم فزید الحق والدین قدس سرہ منہم خواجہ محمد ابن مولانا بدر الدین  
 اسحاق منہم خواجہ موسیٰ ابن مولانا بدر الدین اسحاق منہم خواجہ عزیز الملئہ والدین  
 کہ یاد داریں دختر شیخ شیوخ العالم بود نکتہ در بیان مناقب فضائل اقرباء حضرت  
 سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ عزیز منہم خواجہ فریح الملئہ الدین  
 ہارون کہ سیر خواہر زادہ سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ است  
 منہم خواجہ تقی الملئہ الدین نوح کہ برادر حقیقی خواجہ فریح الدین ہارون بود منہم خواجہ  
 ابو بکر مصلا دار خاص کہ بشرف قرابت حضرت سلطان المشائخ مشرف بود منہم  
 مولانا خواجہ قاسم کیے از خواہر زادہ گان سلطان المشائخ خواجہ قاسم ابن عمر برادر  
 زادہ خواجہ ابی بکر مصلا دار خاص بود قدس سرہ عزیز منہم خواجہ عزیز الملئہ الدین ابن خواجہ  
 ابو بکر مصلا دار خاص نکتہ در بیان مناقب فضائل کرامات سادات اکرام کہ مخصوص بہتصاص شیخ  
 شیوخ العالم و سلطان المشائخ از آباء و اجداد کاتبین بودہ اند محمد جد کاتب حرم قدس سرہ منہم  
 از الملئہ والدین مبارک سید محمد کرمانی والد کاتب حرم منہم سید محمد کرمانی  
 کہ عم بزرگ کاتب حرم بودہ قدس سرہ عزیز منہم حسین ابن سید محمد کرمانی کہ عم میانگی کاتب حرم بودہ قدس سرہ  
 عزیز منہم غیبی بوش ابن سید محمد کرمانی کہ عم خود کاتب حرم بودہ قدس سرہ عزیز باب چہارم در  
 بیان مناقب فضائل و کرامات خلفاء حضرت سلطان المشائخ  
 نظام الحق والدین بیان یافتن خلافت خلفاء مذکور است از حضرت

با عظمیٰ سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز منہم مولانا شمس الملتہ  
 والدین محمد یحییٰ ذکر این بزرگ مشتمل بر چہار نکتہ قدس اللہ سرہ نکتہ در بیان آوردن  
 ارادت مولانا شمس الدین یحییٰ بحضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نکتہ در بیان  
 عظمت و روش مولانا شمس الدین محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان علم و تحفیر  
 مولانا شمس الدین محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان کرامات و شنیدن سماع  
 مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ رحلت کردن ایشان از دنیا بہ عقبے منہم  
 شیخ نصیر الدین محمود و وارث النعمۃ ذکر این بزرگ مشتمل بر چہار نکتہ قدس اللہ  
 سرہ العزیز نکتہ در بیان مرحمت و پرورش از جناب حضرت سلطان المشائخ  
 در باب شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان مجاہدہ کہ حضرت سلطان المشائخ  
 شیخ نصیر الدین محمود را تفتیق کردہ است مجاہدہ ہائے شیخ نصیر الدین قدس سرہ العزیز نکتہ در  
 بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین محمود در قلہ نفس کا تب حق افروہ است قدس سرہ نکتہ در بیان بعضی  
 کرامات شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ منہم شیخ قطب الدین منوہا نسوی قدس اللہ سرہ العزیز ذکر  
 این بزرگ مشتمل بر پنج نکتہ نکتہ در بیان اوصاف کثرت بکاء و ذوق درونی شیخ  
 قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان یافتن خلافت شیخ قطب الدین  
 منور و شیخ نصیر الدین محمود از حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز  
 نکتہ در بیان بعضی کرامات شیخ قطب الدین منور قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ  
 در بیان ملاقات شیخ قطب الدین منور با سلطان محمد تغلق قدس اللہ سرہ العزیز  
 نکتہ در بیان سماع شنیدن شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا  
 حسام الملتہ والدین ملتانی ذکر این بزرگ مشتمل بر سہ نکتہ نکتہ در بیان عظمت  
 مرتبت او و مرحمت ہاے سلطان المشائخ در باب او قدس سرہ نکتہ در بیان ملاقات  
 میان مولانا حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا علاؤ الدین نیلی قدس  
 سرہ العزیز نکتہ در بیان خلافت یافتن مولانا حسام الدین ملتانی از حضرت سلطان

المشايخ قدس الله سره الغرر منهم مولانا مخدومنا فخر الملة والدين زراوى که است  
 کاتب حروف بود ذکر این بزرگ مشتمل بر شصت و یک نکتة قدس الله سره الغرر نکتة در بیان  
 ارادت آوردن مولانا فخر الملة والدين زراوى بجناب حضرت شيخ المشايخ قدس  
 الله سرهما الغرر نکتة در بیان حجاب مولانا فخر الدين زراوى مشغول بودن  
 باطن اورحمة الله عليه نکتة در بیان علم و تجر مولانا فخر الدين زراوى نکتة  
 در بیان شنیدن سماع خدمت مولانا فخر الدين زراوى نکتة در بیان ملاقات  
 مولانا فخر الدين زراوى قدس الله سره الغرر با سلطان محمد تغلق نکتة در بیان  
 رفتن مولانا فخر الملة والدين زراوى بنجانه کعبه غرق شدن چهار و بر حمت حق  
 پیوستن منهم مولانا علما والدين تيلي ذکر این بزرگ ملو از عظمت کرامات و علم  
 و تجرا و دست رحمة الله عليه منهم مولانا برهان الدين غريفي کر این بزرگ مشتمل  
 بر دوازده نکتة رحمة الله عليه نکتة در بیان محبت و اعتقاد که مولانا برهان الدين غريب با  
 حضرت سلطان المشايخ داشت نکتة در بیان کونته شرع و خوش گشتن  
 حضرت سلطان المشايخ از مولانا برهان الدين غريب يافتن خلافت منهم  
 مولانا يوسف کلاهرى عرف چذيرى ذکر این بزرگ مشتمل بر شصت و یک نکتة رحمة الله  
 عليه نکتة در بیان محبت و عشق و کمال اعتقاد مولانا وجهه الدين يوسف که  
 با حضرت سلطان المشايخ داشت قدس سره نکتة در بیان يافتن مولانا  
 وجهه الدين يوسف انفاست نيك انواع نعمتها از حضرت سلطان المشايخ  
 نکتة در بیان خلافت يافتن خدمت مولانا وجهه الدين يوسف از سلطان  
 المشايخ قدس الله سرهما الغرر منهم مولانا سراج الملة والدين ذکر این  
 بزرگ ملو از عظمت کرامت و دست رحمة الله عليه منهم مولانا شهاب الدين امام  
 سلطان المشايخ ذکر این بزرگ ملو از عظمت و کرامت و دست رحمة الله عليه  
 باب پنجم در بیان مناقب فضائل و کرامات بعضی از این اعلی که بشیر  
 ارادت و قربت سلطان المشايخ مخصوص بوده اند از فلک اعلی

تا تحت شری و نظر تصرف ایشان بود و ہم کلام اخبار قدس سرہم  
 سرہم الغریز منہم خواجہ ابوبکر منہدہ ذکر این بزرگ مملو از عظمت کرامات  
 اوست رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا محی الدین کاشانی ذکر این بزرگ مملو از عظمت  
 و کرامات اوست رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا وجہہ الدین پائی ذکر این بزرگ  
 مملو از عظمت کرامات اوست منہم مولانا فخر الملتہ والدین مروزی ذکر این بزرگ  
 مملو از عظمت و کرامات اوست رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا فصیح الملتہ الدین  
 ذکر این بزرگ مملو است از عظمت و کرامات اوست قدس سرہ منہم امیر سر  
 دہوی ذکر این بزرگ مملو است از عظمت کرامات اوست قدس سرہ منہم  
 مولانا جلال الملتہ والدین ذکر این بزرگ مملو از عظمت و کرامات اوست  
 رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا جلال الملتہ والدین اودھی قدس سرہ منہم  
 خواجہ کریم الملتہ والدین سمرقندی قدس سرہ منہم امیر حسن علای سنجری  
 مصنف فوائد الفوائد ملفوظ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ الغریز منہم  
 قاضی شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا بہا الملتہ والدین اذھمی  
 منہم شیخ مبارک کوپاسوی رحمت اللہ علیہ منہم خواجہ موید الدین کریمی قدس  
 سرہ منہم خواجہ حاج الملتہ والدین دادری قدس سرہ منہم خواجہ ضیاء الملتہ  
 والدین برقی رحمۃ اللہ علیہ منہم خواجہ موید الملتہ والدین انصاری قدس  
 سرہ الغریز منہم خواجہ شمس الدین خواجہ زادہ امیر حسن علای سنجری منہم مولانا نظام الملتہ  
 والدین شیرازی منہم خواجہ سالار تہین قدس سرہ منہم مولانا فخر الدین میرٹھی  
 رحمۃ اللہ علیہ باب ششم در بیان ارادت و خلافت مشائخ قدس سرہ  
 سرہم الغریز و این باب مشتمل بر بیان زوہ نکتہ است نکتہ در بیان ارادت  
 نکتہ در بیان مرید نکتہ در بیان آنکہ بایہ بیت کند و بعد با دیگرے بیعت  
 کند نکتہ در بیان توبہ و استقامت نکتہ در بیان علم کردن پیرو قبول کردن پیر  
 نکتہ در بیان تجدد بیعت نکتہ در بیان اعتقاد مرید نکتہ در بیان اصل

خرقہ و بخشش آن نکتہ در بیان خلافت مشائخ نکتہ در بیان حال شیخ نکتہ  
 در بیان ولی و ولایت نکتہ در بیان کرامت نکتہ در بیان ستر کرامت نکتہ در بیان  
 تعیین شدن اسم از زبان سلطان المشائخ و ارادت آوردن نکتہ در بیان  
 طایفہ کہ خود را بایل تصوف نسبت کنند و معاملہ ایشان ندارد و غیر اذن پیر مرید  
 گیرند باب ہفتم در بیان ادعیہ ماثورہ و او را مقبولہ کہ منقول است  
 از شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و از سلطان المشائخ  
 نظام الحق والدین این باب مشتمل بر سیزدہ نکتہ است نکتہ  
 در بیان مہارت نکتہ در بیان اوردن نکتہ در بیان اور و ہفتہ سال  
 نکتہ در بیان صلوة نکتہ در بیان صلوة نقل نکتہ در بیان صوم نکتہ در بیان  
 زکوۃ و صدقہ نکتہ در بیان حج نکتہ در بیان فضیلت ضیافت نکتہ در بیان  
 آداب طعام خوردن نکتہ در بیان آداب مائدہ کشیدن نکتہ در بیان قواید  
 قلت طعام نکتہ در بیان کسوت تصوف نکتہ در بیان ادعیہ ماثورہ کہ از  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق منقول است نکتہ در بیان ادعیہ ماثورہ کہ از حضرت  
 سلطان المشائخ قدس السمرہ العزیز منقول است نکتہ در بیان فضیلت  
 قرات قرآن نکتہ در بیان ورودے کہ فوت شود نکتہ در بیان مشغولی ظاہر و باطن  
 و ذکر خفی باب ہشتم در بیان محبت ثنوت و رویت باری تعالی  
 و تقدس و این باب مشتمل بر ہفت نکتہ است نکتہ در بیان محبت و غمض  
 آن نکتہ در بیان اشتیاق و شوق حضرت سلطان المشائخ نکتہ در بیان  
 عشق سلطان المشائخ نکتہ در بیان ولولہ عشق حضرت سلطان المشائخ  
 کہ در باطن این ضعیف است نکتہ در بیان حقیقت عشق نکتہ در بیان غیب  
 در عشق و معذرت بے درد آن نکتہ در بیان رویت باری تعالی باب نہم  
 در بیان سماع و وحید و رقص و غیر ذلک این باب مشتمل



است بر بارز و نکتہ در بیان سماع نکتہ در بیان آداب سماع نکتہ در بیان  
تخمیل الفاظی که میان شعرا مصطلح شده نکتہ در بیان وجد ایل سماع نکتہ در بیان  
حوالے که در سماع پیدا میشوند نکتہ در بیان قص و تخریق ثوب نکتہ در بیان استماع  
سماع و بجا و قص سلطان المشائخ نکتہ در بیان بعضی مجالس که سلطان المشائخ  
سماع شنیده است نکتہ در بیان فوائد که در بعضی مجالس سلطان المشائخ در باب  
سماع فرموده است نکتہ در بیان محضر سماع و بحث آن که بر سلطان المشائخ واقع  
شده نکتہ در بیان استماع سماع اهل زمانه باب هم در بیان بعضی طریقات  
و مکتوبات سلطان المشائخ که در ابواب تقدیم تخریر یافته و این باب  
هشتاد و شصت و شصت نکتہ است نکتہ در بیان علم و علم نکتہ در بیان شب  
معراج نکتہ در بیان وفات حضرت رسالت صلی الله علیه آله و سلم نکتہ در بیان  
عقل نکتہ در بیان دنیا و ترک آن نکتہ در بیان فقر و غنا نکتہ در بیان طبقات  
نکتہ در بیان نیت حضرت سلطان المشائخ نکتہ در بیان صبر و رضا نکتہ در بیان  
خوف و رجا نکتہ در بیان ریا نکتہ در بیان توکل سلطان المشائخ نکتہ در بیان  
حلم و عفو نکتہ در بیان صحبت نکتہ در بیان محاسن اخلاق نکتہ در بیان قبول توبه  
و رد آن نکتہ در بیان همت نکتہ در بیان عدل و ظلم نکتہ در بیان روح و نفس  
نکتہ در بیان الهام و وسوسه نکتہ در بیان فضیلت مکان بر مکان نکتہ در بیان  
لطافت شیخ نکتہ در بیان بزرگی جید زاده نکتہ در بیان بزرگی بی بی فاطمه  
سم نکتہ در بیان شفقت و نیت نکتہ در بیان امرای و خلفای نکتہ در بیان  
تغییر راج ملوک نکتہ در بیان مردانیکه مستغرق و حدت شده اند باب اول در  
در بیان مناقب فضائل و کمالات شجره طریقه معظمه مکرمه حضرت خوجا  
چشت از حضرت رسالت صلی الله علیه آله و سلم تا آخر عهد دولت حضرت  
سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سره العزیز نکتہ  
در بیان نعت حضرت سید المرسلین رسول رب العالمین محمد رسول الله



باب اول در فضائل حاجگان چشت از حضرت رسالت با عہد حضرت نظام الحق والہدین قدس سرہ

۳۰

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رسیدن خرقہ فقر از حضرت نبوت با امیر المؤمنین  
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ از خدمت بشارت کبار و اولیاء  
نامدار قدس اللہ اسرار ہم آں بادشاہ عالم قوت آں مالک ملک مروت  
آن خورشید سپہ رسالت آں ماہ فلک جلالت آں صاحب قوسین آں پیشوا  
کونین آں صدر جریدہ اصفیاء آں شمع جمع انبیاء بزرگے خوش گوید قطعہ سند انبیاء  
رسل با مقصد ہشت ہفت پر خج و چہار ما آں رسولے کہ بان عقل و خرد پیکر پیش  
بہ بندگی اقرار پدایں ضعیف گوید۔

### نظم

شاہ رسل شہنشہ شان روزگار  
گردوں ندید و نیز نہ بیند بچشم خویش  
جہاوت بلند و مرتبہ عالی بہ نزد حق  
از نور روے تست روشن شدہ آفتاب  
تو بادشاہ ہر دو جہاں من گدایے تو  
شاہا براہ تست فدا دہ میان خاک  
گر قطرہ ز بحر و صالت بد و رب

عالم برائے دوستی تو شد آشکار  
شاہ ہے چو تو میان رسل شاہ نامدار  
نامت بنام خویش قریں کرد کردگار  
از رنگ لبت تست کہ شہا چنین است  
چارہ ہمیں بود کہ نعم جان خود نثار  
بیچارہ ضعیف فدا دہ محمد امید وار  
شادی کنایں بچشم بر آید بروے یا

این بادشاہ مرسلان در باب عظمت و کرامات اولیاء بیان نبوت بیان میفرماید  
عَنْ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَنْسَامًا هُمْ لَا نَبِيَّاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغِيظُهُمُ الْوَيْلِيُّاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَقُولُ الْقَائِلُ  
بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَا أَعْمَلُ لَهُمْ قَوْلُ الْوَيْلِيِّاءُ قَالَ قَوْمٌ يَحْبَوْنَ  
يُدْرُجُ اللَّهُ مِنْ غَيْرِ آرْحَامٍ يَنْتَقِطُونَ لَهَا بَيْتُهُمْ وَاللَّهُ أَنْ وَجَّهَهُمْ أَنْقُرُ

سہ ترجمہ حدیث گفت عمر رضی اللہ عنہ کہ گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدستی کہ مردمان از بندہ ہاے خدا گشتند از ایشان  
انبیاء و شہداء را ناخوش میکنند ایشان را از انبیاء و شہداء بسبب مرتبہ کہ نزد حق تعالی است ایشان را دور  
و رفقا نیست پس گوید و سے از ایشان جو بدو علم ہاے ایشان کہ بسبب آن علم ہا بدین مرتبہ رسیدہ اند بدستی کہ  
ایمان میدہند دوست میدہند ایشان را گفت پیغمبر خدا ایشان قومی اند کہ بدستی میدہند در دنیا برائے خدا از خود انکہ  
خویش را مکرر باشند و در میان ایشان معاملات داد و ستد باشد کہ بسبب آن داد و ستد محبت باشند قسم  
خدا بدستی کہ روی ہا ایشان روشن

۴۱  
فَانْتَهَوْا عَنْ مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ وَلَا يَخَافُونَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَخْرُؤُونَ اِذَا حَزَنَ النَّاسُ ثُمَّ  
قُرْءَ الْاَوَّلِيَاءُ لِلَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ هُوَ مُصَافِيهِ الدُّجَى  
وَيَتَابِعُ الرُّشْدَ وَالْحُجَى خَصْلُ خَفِ الْاَوْخِصَاصِ وَالْتَقَى مِنَ التَّصَنُّعِ بِالْاِخْوَانِ  
الْحَنِيفِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَدْ سَلَّمَ اللَّهُ سَمَاءَهُ الْعَزِيزِ شَعْرَتُهُ بِأَنَاسٍ فِي الْغُيُوبِ فَلَوْ بَهْمُ  
وَجَاؤُا بِقُرْبِ الْمَسَاجِدِ الْمُتَفَضِّلِ ۞ وَنَالُوا مِنَ الْجَبَّارِ عَطْفًا وَرَأْفَةً وَقَصْدًا  
وَإِحْسَانًا وَبَرًّا مُجَلًّا ۞ أُولَئِكَ تَحْوِي الْعَرْشَ هَامَتَ فُلُوقُ بِهِمْ ۞ وَفِي مَمْلُوكَتِ  
الْعَزَمَ مَا وَى وَمَنْزِلٍ ۞ وَاسِ مَدَحٍ وَثَنًا وَبَابِ اُولِيَاءِ سِ اس از بركت آن بود سرور انبیا  
در شب معراج بجلالت خرقه فقر مشرف گشت و آن خرقه از پیش تخت فرقا فرسائی  
معلی و فرقه سلطانی انبیا بنجم الخلفاء الرشیدین و وصی رسول العالمین امیرالمومنین  
قطب الاولیا منبع بحقایق توحید و من الواعی تقریر اس الله الغالب علی ابن ابی طالب  
کرم الله وجهه رب ریاضه کفایت او شرح منقول است از سلطان المشائخ در باب  
ارادت و زکات صل خرقه و بخشش آن تحریر یافته است بزرگ خوش گوید شعر  
جَعَلَ لِدَوْلِهِ مُحَمَّدًا تَمَسَّ الْهَدَى ۞ بِضِيَاءِهِ يَهْدِي جَمِيعَ عِبَادِهِ ۞ مِنْهُ اِسْتِصَاءُ  
وَصِيَّةٌ وَوَلِيَّةٌ ۞ فَاَزَارَ مِثْلَ الْبَدْرِ رُكْنًا ۞ اَعْنَى عَلِيًّا سَيِّدَ الزَّهَّادِ  
بِذَلِكَ ۞ اَوَّلُ بَدَالٍ وَآوَدَ مِنْ عِبَادِهِ ۞ و از حضرت امیرالمومنین علی رضی الله عنه

ص تر خوا بود پس بدستی که ایشان هر آینه بر ایندی خواهند بود و از نورخواهند تر سید ایشان و قتیله خواهند تر رسید  
مردان نه غلین خواهند بود ایشان و قتیله غلین خواهند بود مردان پس تر خواهند رسول خدا این ایت را آگاه باشند بدستی  
که دوستان هاد نیست نرس ایشان را و نیست ایشان را غلینی ایشان چرخ تاریکی اندوخته شده اند و خاص کرده شده اند  
از ایشان از جهت باریکی اختصاص و از جهت آنکه پیر می کنند از زیاده و اخلاص ۱۲ سیر که در مملکت در عالم  
غیبی دلهای ایشان و جلال کرده اند به قرب مسجد های بزرگ و رسیدند آنها انجبا حقیقی جهانی را و مقصود  
لا و ما و کاری و نیکو کاره را زود وی آن جماعت بیوسه عرش حیران شدند دلهای ایشان و در مملکت  
بزرگ جاس ماندن و فرو و آمدن ۱۳ کردانید الله تعالی محمد را خوشید هدایت بروشنی آن آفتاب دنیا  
می کند جمیع بندگان خود را از آن محمد گرفت روشنی و وصی آن محمد و ولی آن محمد پسین گردانید مانند بدو و آن  
شهرهای خداست تعالی مراد می دارم علی را بهترین نواهدان خبردار باشی بایں و ابدال و اوتاد و زینت  
های خدا -

عن غنا باولیا و نامدار و مشائخ کبار یہ ابید و اصلا متواصلا شد چنانچہ تحریر می یابد  
 انشا اللہ العزیز منہم آں پرودہ نبوت آں کان فوت آں سحر علم آں گنج عمل  
 و حلم آں رئیس التابعلین آں امام المتقین آں متفق علیہ بصاحب صدری  
 خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ منقول است کہ این بزرگ خرقہ ارادت از امیر  
 علی کرم اللہ وجہہ پوشیدہ و این بزرگ را فضائل بسیار و مناقب بیشمار است  
 و ما و خواجہ حسن بصری از موالی ام سلمہ حرم محترم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم بود خواجہ حسن شیر خوار بود کہ مادر او بکار مشغول بود و خواجہ بگریستہ ام  
 سلمہ رضی اللہ عنہا سینہ مبارک خود در دهن او نہادے قطرہ چند شیر پدید آمد یں ہم  
 برکات و کرامات از اں بود ام سلمہ پیوستہ عاکرے خاوند این مقتدا خلق کرد او را تا صد سی و شصت  
 در پیاضون اللہ علیہم جمعین منقول است در امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ در بصرہ  
 آمد و مذکر اں را منع کرد و فرمود تا بجلہ منبر نایب شکست و مجلس خواجہ حسن بصری آمد  
 سوال کرد کہ تو عالمی یا متعلم گفت من بیچ نیم ہر یہ از پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بن رسیدہ است آں را بخلق میرسانم مرتضی علی رضی اللہ عنہ گفت این جوان  
 شائستہ سخن است چوں خواجہ از منبر فردا آمد در پیے امیر المؤمنین رواں شدہ  
 و دانش گرفت و گفت از بہر خداے مرا وضو ساختن بیا موز و در مقامے کہ  
 آں را باب طشت گویند طشت آوردند خواجہ حسن را وضو ساختن بیا موز  
 منقول است کہ خون و بکارتق تعالی خواجہ حسن را بسیار بود قدس اللہ  
 سرہ و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشائخ نبشتہ دیدہ است آواز  
 آمدہ شب فات خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ <sup>لہ</sup> اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰ اٰدَمَ و نُوْحًا  
 وَاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَاٰلَ اَحْمَسَ و بزرگے آں شب کہ وفات خواجہ حسن بود در خواب  
 دید کہ در مایے آسمان کشادہ بودہ و سادی میکردند کہ خواجہ بخداے خویش  
 رسیدہ از و خدای خوشنود است رحمۃ اللہ علیہ منہم آن شیخ شیوخ  
 العصر آں علامتہ الہیہ قطب العالم خواجہ عبد الواحد زید کہ صاحب کرامات عالیہ و

۲۲

۲۲

سلسلہ کا کہنے والا یہاں بندہ تا آنکہ داکند چیز را کہ فرض کرده است اللہ تعالیٰ برآں بندہ تا آنکہ بر میر کند  
چیز را کہ فرض کرده است اللہ تعالیٰ برآں بندہ تا آنکہ راضی شود بچیزیکہ قسمت کرده است حقیقتاً ہے برای او پس  
انسان بہتر شد باوجود آنکه راضی بقضائے حق و راضی بقضائے سبیل کامل نکند یا راضی را کہ قبول نکند خدا تعالیٰ نیز  
بہ عمل را از او پس دفع کند دست سید را و خدا تعالیٰ بندہ را زیادہ میکند غم اورا پس وقتیکہ دشمن سید  
بندہ را زیادہ کئے کہ برآں دنیا را پس اگر عرض کرده شود بر من دنیا بصورت دریا سے کہ گرانہ و دریا فیکہ  
حساب گرفتہ نشوم مال دنیا بہر آئینہ با من کہ کجس پندارم سن آرا چنانکہ کجس سے بندہ او دیکرا شمار دے

باب ۱۰ و فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت تا عہد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

۳۴

أَحْسِبُ بِهَا لَكُنْتُ أَتَقَدَّرُ لَهَا لَمَّا يَنْتَقِلُ رَأْسُ أَحَدٍ لَكُمْ الْحَقِيقَةُ وَأَيْسَ نَزَقُولُ أَسْتَوْثَرُ  
تَرَكَ أَلْعَمَلُ لَا جَلَّ النَّاسِ هُوَ السَّيِّئُ الْعَمَلُ لَا جَلَّ النَّاسِ الشَّرُّ وَأَبُو عَلِيٍّ رَازِي  
روایت میکند کہ سنی سال با خواجہ فضیل عیاض صحبت کردم بچوقت دہشتم ندیم مگر  
در روزے کہ سپرا و علی ابن الفضیل کہ بہر تہ ولیا بود نقل کرد از او پرسیدند کہ بچوقت  
تہسم کردہ امروز چیست کہ تہسم میکنی فرمود بدوستی کہ خدا تعالی کارے را دوست  
میدارد من نیز آن کار را دوست میباشم منقول است کہ درابتداء حال  
راہ زنی کردے وقتے راہ باز رگاں فرو گرفته بود قاری در آن قافله میں آیت خواند  
اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ فَقَالَ الْفَضِيلُ يَا رَبِّ قَدْ  
اَنَّ الْفَضِيلَ رَاقِطَةً پیداشد از آن حضرت توبہ کرد و خصمانہ از خشنود گردانید از آنجا بگوفہ  
آمد با امام ابو حنیفہ صحبت کرد و ولیا بسیار را دریافت و فضیل ربیع وزیر مارون  
رشید روایت میکند کہ من با مارون رشید در مکہ رفتم جوچ بجا آوردیم مارون  
پرسید کہ اینجامرے باشد از مردان خداے کہ سعادت قد مبوس او دریافتیم گفتیم  
عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بخیر است اور سیم بعد مکالمہ مارون بہر  
اشارت کرد کہ او را پرس کہ بیچ و ام دادنی داری او قبول کرد آسے مارون گفت  
تا وام بگذارند باز مارون گفت اسے فضیل ہنوز دلم تقاضاے مردے دیگرے  
کنہ گفتیم سفیان بن عقبہ اینجا است چوں بخیر است اور سیم بعد مکالمہ بسیار ہمار  
سخن گفت کہ مرد چہرے وام دادنی دارد سفیان گفت آسے مارون گفت  
تا وام بگذارند باز گفت اسے فضیل دلم را تقاضاے مرد دیگر بہت فضیل را  
یاد آمد فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ اینجا بہت نزدیک او رفتند او دوحجرہ بود مشغول  
بتلاوت قرآن اس آیت میخواند اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ

لے ترک کردن عمل نیک برائے مردم ہمیں ریاست کار نیک کردن برائے نمودن مردم ہمیں  
شرک است لے آیا نرسیدہ بہت برائی اس کا نیکہ ایمان آوردہ اند اینکہ بہر سد ہای ایشان از  
ذکر خدا تعالی پس گفت فضیل اسے پروردگار سن تحقیق رسیدہ بہت آنوقت لے آمانداشتہ آنا کہ  
کسب میکنند بدیہارا اینکہ بگوئیم ما انہار ما نند ان کا نیکہ ایمان آوردہ اند عمل نیک میکنند۔

کَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ چون ایں آیت در گوش ہارون رسید گفت ای  
 فضیل ہمیں آیت یہ بہت فضیل و حجرہ بزرگفت کیست گفتم امیر المومنین است  
 مَالِي وَلَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ گفتم بہت شفاعت نفس خود آید ام و اطاعت او  
 واجبست انگاہ چرخ بہ کشت و دہکشا و در زاویہ بایستاد ہارون درآمد اورا  
 میطلبید تا دستش فضیل آید فضیل فرمود کہ آہ دستے ازین نرم ندیدہ ام اگر از آتش  
 دوزخ خلاص یابد ہارون در گریہ شدید اداں بگریست کہ یہ ہوش شد چون بہوش  
 باز آمد ہارون گفت اے خواجہ مرا بندے بدہ گفت اے امیر المومنین پدرت  
 کہ عم مصطفیٰ بود از پیغمبر صلی اللہ علیہ الہ وسلم امارت قومی درخواست کرد مصطفیٰ  
 فرمود صلی اللہ علیہ الہ وسلم کہ اے عم یکنفس تو در طاعت خدا بہتر از ہزار سالہ  
 طاعت خلق مرتزلا لَآ اِلٰهَ اِلَّا مَارَتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَدَامَ ہارون گفت نصیحت  
 زیادہ کن فضیل قدس اللہ سرہ العزیز گفت مے ترسم یا امیر المومنین کہ ایں روے  
 خوب تو آتش دوزخ گرفتار شود از خدا ترس و حق او بہتر ازین بگذا رعبہ ہارون  
 گفت کہ چیزے وام دادنی داری گفت کہ آرسے وام خداوندہست کہ در داد او  
 اس مشغولم حق تعالیٰ دوختہ گرداناد انگاہ ہارون صرہ ہزار دینار زر پیش فضیل  
 نہاد فضیل رحمۃ اللہ علیہ گفت اے امیر المومنین ایں پند ہا مے من ترا ہیج  
 سود داشت کہ من ترا ہنجات میخوانم و تو مرا در بلا مے اندازی ہارون گریاں بہتر  
 او بیروں آید فضیل ایں ربیع را گفت کہ ملک بحقیقت خواجہ فضیل عیاض است  
 منقولست کہ ہم در مکہ وفات یافت و رامہ محرم سنہ سبع و ثمانین متحکم اس سلطان  
 اس الکن ایں مقرب حضرت رب العالمین اس تارک مملکت الدنیا اس حسب  
 سلطنت العقبہ ظل اللہ فی العالم خواجہ ابراہیم ادم قدس اللہ سرہ العزیز کہ  
 در انواع معاملات و اصنافات حقایق مشاہدات خطے تمام داشت مقبول  
 ہمہ عالم بود و بیشترے مشایخ کبار را دریافتہ بود و خرقة ارادت از خدمت خواجہ



باب در فضائل خواجگان پیش از حضرت برسانت تا بعد حضرت نظام الحق و الهی قدس الله سره العزیز

فضیل حیاض پوشید بود بر گز خوش گوید تذکر ابن آدم هم ملایک و منزهان  
لفضیل متابع المعادیه تذکر الحق ابن و الحقیق دعاه الله و قام ساعده مقاه  
وساده و با امام ابو حنیفه صحبت کرد و قول امام عظیم است سیدنا ابیهم اذ هم  
قدس الله سره اصحاب گفتند و سیادت بچه یافت ابو حنیفه رحمت الله علیه  
او دایم در خدمت خداوند تعالی مشغولست با بکارهای دیگر مشغولیم و خواج  
حنیف قدس سره که سر قوم اولیا است می فرماید مفاخر العالیین و انما هم  
اذ هم یعنی کلید علما و این طایفه ابراهیم ادهم است و سبب نبی به او بعد که مشهور است  
محتاج کتابت این محل نیست قول اوست ان التصون التکریم و التکریم  
و التلطیف و نیز قول اوست و اتخذ الله صاحباً و دج الذاکم جابراً  
و نیز قول اوست کثرت النظائر الباطل بین هک معنی من الحق من القلب و نیز  
قول اوست فلیت الحق و الطمحه یولیث الصدق و الواع و اکثر من الحق و الصدق  
یکثر الغی و الجحش و نیز قول اوست قد رزینا من اعمالنا بالمعانی و من کلمنا الله  
بالنواکی و من العیش الباقی یا العیش لثانی و قول اوست اطلب مطعمک و لا  
علیک ان تقوّم اللیل و تصوم النهار منقولست که خواج ابراهیم ادهم مردی  
در بادیه دید اسم عظم اولی تعلیم کرد از برکت خواندن آن اسم هتر خضر را دریافت مهر  
خضر فرمود که بر ادهم هتر الیاس اسم عظیم تر تعلیم کرده است اینهمه برکات از دست  
و بیشتر دعا و خواج ابراهیم ادهم این بوده اللهم انقلبی من ذل معصیتک الی غیر ذلک  
منقولست که خواج ابراهیم ادهم قدس الله سره العزیز بر جعفر منصو که دو هم خلیفه  
بود از آل عباس رضی الله عنه درآمد خلیفه رسید که چگونه است کار شما یا ایاسی

الله گذشت ابن ادهم ملک منزل خود را پس آمد آن ابن ادهم فضیل را و بجای که پس روزی  
از جهت فاضل کردن میعاد ترک کرد و فرزند را پس قائم ساخت باز و سه خود را و تمام و  
ساده سر و اما ابراهیم بن ادهم است الله بدستی که تضرع و دشمن است همه مخلوقات را و حال کردن خود را  
بخدا بر خط نظر دشمن بسوی خدا هرمانی کردن بنده با الله بگریه خدا را و بگذرد و مان را و یکبار کنایه  
بسیار و این بسوی اهل معرفت حق را ازل ۵۶ اندک کردن حرص طبع میرساند صدق را و بهر بیگاری برادر را  
حرص و طبع زیاده میکند غم و جرم را ۵۷ ای بار خدا یا نقل کن مرا از خواری گناه خود بسوی عطا عت خود



بانی و فضائل خواجگان چشت از حضرت سادات احمد حضرت نظام الحق و الدین قدس سره و غیر

خواجہ ابراہیم ادرہم گفت یا اسیر المؤمنین شعر ترفع دینا نا بتمیق دینا کافلا و دینا بقی  
و کما ترفع منقول است کہ لباس اودر زیستان پلاس بودے کہ در زیر او  
پیراہن نبودے و در تابستان دوشقہ کہ بہاے آں چہار درم باشد یکے ازاں  
قوطہ بجای ازار بستے دوم ردا ساختے و در سفر و حضر صایم بودے و شبہا بیدار  
و دائم فکر بودے و قوت ازار جہ حصا و کرد کہ چوں از فردوری حصا و فارغ  
آمدے یا رے را بر صاحب کشت فرستادے تا بعد حسابا جہ حصا و آوردے آں  
اجر را بدست خود نگرفتے و صاحب خود را دادے کہ انچہ مطلوب تھا باشد بیارید و بکار  
برید و اگر اجر حصا و نیفتادے اجر حفظ بسا تین قبول کردے منقول است کہ روز  
بر کوہ قبیس نشستے بود و باصحاب خودے فرمود اگر ولجے از اولیاے خدا کوہ را  
بگوید کہ رواں شود و حال رواں شود و بچہ گفتن این سخن کوہ بجنبید بعدہ  
پایے مبارک خود بر کوہ زد و فرمود کہ ساکن باش کہ من تہ شیلے میکشم بخیمت  
یا ان خویش منقول است کہ خواجہ ابراہیم ادرہم در سفر و سیار جہاز سوار  
بود و خود را بیکجے پیچیدہ و سر در مراقبہ آوردہ در اثناے آں حال بادے سخت  
برخاست چنانکہ خوف غرق جہاز شد اہل جہاز ہمہ بخیمت او آمدند و گفتند چکوہ  
است و معرض تلف افتادیم و تو در خواہی خواجہ ابراہیم سر از گلیم مراقبہ بر کوہ  
گفت خداوند قدرت کاملہ ترا دیدیم کنوں بکرم خویش غلو بنما فی الحال باید تا  
و جہاز قرار گرفت منقول است کہ مے فرمود من باذن اللہ در باد یہ میرفتم  
چوں بذات العرق رسیدم ہفتاد مرتبہ پوش را دیدم جاں دادہ و خون ازیشا  
رواں شدہ گرد آں قوم بر آمد مکیے را دیکے ماندہ بود پر رسیدم کہ اسے جواں  
مرداں چہ حال است گفت یا ابن ادرہم علیک بالماء و الخلاب و در دور مرد مجبور  
کردی و نزدیک نزد یکے میا کہ بخور گردی مبادا کہسے بر سلاطین گستاخی  
کند و بترس از دوستے کہ حاجیاں را چوں کافران روم میکشد و با حاجیاں  
سلا بند کردیم دینا خود را بمقتضای کرون دین خود پس نین ما باقی ماندہ دماغہ چیز کہ ماندہ کردیم بر

غیر اینکند بید آنکہ قوے بودیم صوفی و قدم بر توکل در بادیہ نہادیم و عزم کردیم کہ کنز  
 نگویم و بجز از خداے تعالی اندیشہ نکنیم و بغیر او التفات نہائیم چوں با حرام گاہ رسیدیم  
 خضر ہمارسید سلام کردیم و سلام را علیک داد و شاد شدیم گفتیم الحمد للہ کہ سید ہمارے  
 مامشو آمد و طالب بمطلوب پیوست کہ خضر سہ تقبال مدد مانفے بجانب ہمارے ماندا  
 کرد اے کذاباں و اے مدعیان قول ہمارے و عہد ہمارے شما یاں این بود کہ  
 فراموش کردید بغیر ما مشغول گشتید بر وید بغرامت جان شما بغارت بر ہم و متاخوان  
 شما بریزیم با شما صلح نکنیم این جو انمرداں کہ مے بینی ہمہ شہیدان حضرت اند اے  
 ابراہیم اگر تو نیز سہراں داری پاسے درنہ والا از میاں دوشو بزرگے خوش  
 گوید مٹنوی خونریز بود ہمیشہ در کشوما جاں خود بود ہمیشہ در مجہد داری سہرا و گنہ  
 دوزار بریادہ ما دوست کشیم تو نداری سہرا خواجہ ابراہیم متحیر شد و گفت ترا چہ را  
 کرد ند گفت ای شاں بختہ بودند مرا گفتند تو ہنوز خانی جان میکن تا تو نیز بختہ شوی  
 انگاہ از پے در آئی این بگفت ماں داد منقول است کہ آخر خواجہ ابراہیم  
 اہم ناپید شد چنانکہ کسے نداند کہ کجا خفتہ است از خوف شہرت بعضے گویند در  
 بغداد است و بعضے گویند در شام است بسیا خلق راوی اند کہ اگر بختہ است  
 آنجا کہ خاک ہتھ لوط علیہ السلام است غار است وفات کردہ است چوں وفات  
 او رسید آواز آمد اَلَا اِنِّ اِمَانَ الْاَرْضِ قَدْ مَاتَ ہمہ خلق متحیر شد کہ ایں چہ  
 آواز است تا خبر آمد کہ ابراہیم اہم رحمۃ اللہ علیہ وفات یافتہ است متحیر آں وافر  
 الفضل والا حسان آں اکرم اہل ایمان آں ملک الاولیاءے امام الفقہ آں  
 شیخ العصر آں علامۃ الدہر آں سرست جام بے غشی خواجہ خذیفہ المرعشی  
 خصۃ اللہ بالعفو والرضوان کہ از کبار مشائخ روزگار و سرنامدار بود و خرقة ارادت  
 از خدمت خواجہ ابراہیم اہم پوشید و سالہا بخدمت در سفر و حضر ملازم حضرت او  
 بود و اعمال خیر او در نظر مبارک آں بزرگ بیچ و زنی نہشت و قول او دست  
 سلہ آگاہ باشند بدستی کہ پناہ زمین کہ بود تحقیق مرد

باب فی فضائل خواجگان چشتی حضرت تاج العارفین حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

۳۹

لَوْ جَاءَ فِي رَجُلٍ وَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي فِي يَدَيْهِ الْأُولَىٰ إِنَّ خَلْقًا مَّاعْمَلًا كَفَلَ عَمَلِيَّ  
يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ قَوْلَ لَهُ يَا هَذَا لَا تَكْفُرْ عَنْ بَيْمَانِكَ فَإِنَّكَ لَا تَحْدُثُ  
وَقَوْلِ أَوْسْتِ يَا لَكُمْ وَهَذَا يَا لِفَجَارٍ وَالسَّفَهَاءِ فَإِنَّكُمْ إِذَا اقْتَتَمْتُمْ هَا أَطْنُوتُمْ بِأَلْسِنَتِكُمْ  
رَضِيتُمْ بِعُقُوبَتِهِمْ مِنْهُمْ آلِ إِمَامِ الْأَبْيَاسِ مُقْتَدَاةِ الْأَمَةِ أَنَّ نَاصِرَ الشَّرْعِ  
آلِ اسْتَادِ الطَّرِيقَةِ آلِ تَاجِ الْعَارِفِينَ آلِ مَنبَهِجِ السَّالِكِينَ خَوَاجَةِ هِمْرَةِ  
الْبَصْرَى كَخَرْقَةِ ارَادَتِ از خَاصِتِ خَوَاجَةِ خَافِقَةِ الْمَرْعَشِيِّ پُوشِيدِهِ بُوَوَايِسِ بَزْرُگِ  
مُقْتَدَاةِ عِلْمَا وَاوَلِيَاةِ وَقْتِ بُودِ وِدُودِ مَعْرِفَتِ حَقِّ جَلِّ عَلِيِّ مِيَانِ مَشَايِخِ  
كِبَارِ سُرُوفِ وَشَهُورِ وِدَرِجَاتِ رَفِيعِ وَمَقَامَاتِ عَالِي دَهْشَتِ قُدُسِ الشَّهِيدِ الْخَوَاجَةِ  
مِنْهُمْ آلِ مَسْأَلَةِ الْفَقْرِ آلِ بَدْرِ الْاِتْقِيَاءِ آلِ شَيْخِ الْاَصْفِيَاءِ الْوَقْتُ آلِ حَصَا  
الْكَشَفِ وَالْكَرَامَتِ آلِ پَسَنَدِيدِهِ وَرِذَاتِ صِفَاتِ آلِ يَافِتِهِ خَلْعَتِ سِرِّهِ  
حَضْرَتِ خَوَاجَةِ مَشَاوِدِ عِلْمِ دُنْيَوِيهِ نُوْرِ الشَّهِيدِ مَرْقَدِهِ بَانُوْرِ الْقُدُسِ وَآلِ بَزْرُگِ  
خَرْقَةِ ارَادَتِ از خَوَاجَةِ هِمْرَةِ الْبَصْرِيِّ پُوشِيدِهِ وَوِدَجَاهَتِ مَحَلِّ رَفِيعِ وَوِدَرِ مَشَاهِدِ  
مَقَامَاتِ عَالِي دَهْشَتِ اِیْسِ بَزْرُگِ دُرُودِ وَرِجْوَةِ خُودِ دُرُودِ رُزِ حَیْرَةِ نَخُورِ دُنْيَا  
شَاوِدِ چُورِ اِیْسِ بَزْرُگِ تُولَدِ شَبِّ شَیْرِ نَخُورِ دُورِ وَچُورِ صَبْحِ بَدْمِیدِی تَا شَبِّ  
شَیْرِ دُرُودِ مِیَانِ مِیَارِ کُفَرِ نَفْسِ دُرُودِ مَتِ عَمْرِ غَزِزِ خُودِ دُصَامُ بُوَدِ تَا اِقْطَارِ رُحِ لِقَا  
رَبِّ الْعَالَمِينَ كَنْدِ شَعْرِ هُوَ الَّذِي قَدْ صَامَ فِي أَيَّامِهِ مِنْ هَذَا زَمَانِ رَقَا  
دِهْ مِنْهُمْ آلِ تَاجِ الْاَوَلِيَاةِ آلِ سِرَاجِ الْاَصْفِيَاءِ اِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ بَعَاثِ آلِ  
مُقْتَدَاةِ الْوَقْتِ خَوَاجَةِ الْبُورِ اِسْمِ حَقِّ چِشْتِی كِه بَا دِشَاهِ عَالِمِ نِیَا ز بُودِ سُلْطَانِ  
دَارِ الْمُلْكِ رَا ز وَاِیْسِ بَزْرُگِ خَرْقَةِ ارَادَتِ از خَوَاجَةِ مَشَاوِدِ عِلْمِ دُنْيَوِيهِ پُوشِيدِهِ

۱۰ اگر بسیار مراد دے بگویم آن مرد قسم آن غنی دایمی که نیست مزار او پرستش مگر  
او اے خدایه نیست عمل تو مانند عمل کسی که ایمان ے آرد آنکس و ز حسابش تو غنی گفت ۱۰ و در داری نفس  
۱۰ خود را از به کارا و از به عقلا پس بدستی شما یان و قتی که رو آوردید شما بایشا بدکارا  
و بے عقلا گمان خواہد برد آہا باینکه شما یان راضی شدید بکردار آن بدکارا و بے عقلا  
۱۰ آن کسی است که تحقیق روزہ داشت او در تمامی عمر خود از ایام گمراہ تازان خواہد بود و در روز

و نزر گے در باب او گوید شعر و بہ افتد محارمین اہل چشت شنیق خیمہ کل ولی  
 اللہ فی میلادہ منہم ابو اسحق الکر و شیخہم طو سماء من شیخ اطق ادہ  
 اشقی ہذا اللہ النین یستبعونہ لا یعلو بون اللہیم فی معتادہ و ایں بزرگ  
 در عانت ستر عالم مکاشفات کوشیدہ و صورت صحو را پیرایہ خود ساخت منہم  
 آل عمدۃ الابراک قدوۃ الاخیار آل ملک الاولیا آل سلطان الاصفیا آل  
 برمان الاتقیاء در غم سعد اسعد خواجہ ابوالحسن چشتی طاب ثراہ و ایں بزرگ  
 خرقہ ارادت از خدمت خواجہ ابوالحسن چشتی پوشیدہ بود قدس اللہ سرہ  
 العزیز و ایں بزرگ بادشاہ مالک ملک مکاشفات و سلطان دارالملک مشاہدات  
 بود بیخ سرے از اسرار دوست بیرون ندادہ و در عالم فوق دروئی بادشاہی  
 باراندہ رحمۃ اللہ علیہ منہم آل قطب مشائخ و الفقرا آل ملک الاممہ و العلما آل  
 لیار الاوتاد آل مفخر العباد خواجہ محمد چشتی طیب اللہ مرقدہ و نور اللہ مشیدہ  
 کہ بانواع کرامات و اصناف درجات مشاہدات آراستہ بود و ایں بزرگ خرقہ  
 ارادت از خدمت ابوالحسن چشتی پوشیدہ بود منقول است کہ خواجہ ابوالحسن چشتی  
 اغلب حال در عالم تحیر بود و ساہا پہلوے مبارک ایشان بزمیں نرسد  
 بود و در غایت مجاہدہ و در غلبات شوق نماز معکوس گذاردے در خانہ خلیفہ  
 چاہے داشت در آنجاہ خود را سرنگوں آویختہ خداے تعالیٰ را عبادت کرد  
 منقول است کہ روزے بر سر دجلہ نشستہ بود و خرقہ مبارک خود را بخیمہ  
 سیز در اثناے ایں حال پسر خلیفہ بخدمت اور رسید باکو کبہ خلافت از اسب  
 فرو آمد و روے بر زمین آورد شست خدمت خواجہ فرمود کہ حضرت ریش  
 صلے اللہ علیہ آلہ وسلم میفرماید اگر پیرزنے در بلاد مملکت شبے بفاقہ بخشد  
 روز قیامت امنا و صدقنا دامن والی خود بگیرد بعدہ پسر خلیفہ خدمتہا از چہر چش

سہ و باوقادہ کردہ اندازاہل چشت ہمہ شیخان ہمہ نزدیکان خدا در میلاد او ہستند از ان  
 شیوخ ابوالسحاق کلانتر این است روشن است راہ نمایان ریش پیروی میکنند آل ابوالسحاق

۴۱ پیش آوردن خواجہ تبسم فرمود و گفت از خواجگان ما اینہا کسے قبول نکردہ است  
 دیدار حاجتہ نذاریم بعدہ روے مبارک خود سوے آسمان کرد و گفت الہی  
 انجہ بندگان خود را سے نمائی این را نیز ہماں بنماے در حال ما ہیماں و جملہ  
 دینار ماے زرد رہن کردہ بالا آمدند بعدہ خواجہ فرمود کہ حق جل و علے بر بندگان  
 خود و خیرینہ غیب کشادہ است و دست تصرف دادہ بدیں آوردہ شما احتیاج  
 نذاریم متحکم آن اعظم علما آن سید الاولیا آن سید الاذکیا آن پیشوا و اہل  
 تصوف ناصر المملکۃ والدین خواجہ ابو یوسف چشتی کہ جمال طریقت و کمال  
 حقیقت بود و این بزرگ را کرامات ظاہر و برابریں پدید است، نور اللہ رؤفہ  
 و زود تریبہ و خرقة ارادت از خدمت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہ العزیز  
 دشت منقول است کہ وقتے خواجہ ابو یوسف چشتی در راس مہریت  
 دید کہ مسجدے عمارت می کنند و تیرے بہت سقف مسجد بالا می بند و آن تیر  
 از موازنہ عمارت کوتہ مے آید دریں حیرت بودند کہ چہ کنند و را نشانے پر  
 خدمت خواجہ بر سر وقت ایشان رسید و ازاں حال استطلاع نمود چوں  
 قصہ این حال خواجہ را روشن شد از اسب فرود آمد بالا دیوار مسجد  
 برآمد و یک سرچوب بدست مبارک خویش گرفت و گفت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 چندی چوں آن تیر بالا سے عمارت آوردن از عمارت مسجد یک گز از جانبے  
 کہ خواجہ گرفته بود زیادہ آمد تا این غایت آن تیر کرامت بدیں عمارت مسجد یک  
 گزیروں آمد و بر قرار است کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد  
 کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ مے فرمود آن مسجد را دیدہ ام در میان  
 چشت و ہر یو در کنار ہر یو الرود است منقول است کہ خواجہ ابو یوسف  
 چشتی را قدس سرہ کلام اللہ یاد نبود بدین سبب مترد بود تا شے  
 در آن تردد پیر خود خواجہ محمد چشتی را قدس سرہ العزیز در خواب دید کہ میفرماید  
 چہ حال است کہ در غایت تردد مے بینم خواجہ ابو یوسف گفت کہ سبب کلام اللہ

کہ یاد دارم فرمود کہ صد بار سورہ فاتحہ بخوان از برکت آں کلام اللہ محفوظ خواہد شد خواجہ یوسف چشتی چوں بیدار شد پیچیاں کرد بفضل و کرم حق سبحانہ تعالیٰ از برکت سورہ فاتحہ تمامی کلام اللہ خواجہ یوسف را محفوظ شد چنانکہ ہر روز پنج ختم کردں گرفت منجم آں سرور مشایخ کبار آں بادشاہ اولیائے نامدار آں ظل اللہ فی الخلق ان سیف اللہ الناطق با حق خواجہ قطب الحق والدین المخصوص بعنایت رب العالمین خاتم الفقراء والمساکین ملک لاولیا سلطان الانس و الجن خواجہ مودود و چشتی کہ جملہ مشایخ کبار وقت محکوم و منقاد حکم او بودند در غایت تعظیم و در نہایت تکریم او میگوشتند و ایں بزرگ خرقہ ارادت از خدمت خواجہ ناصر الدین یوسف چشتی پوشیدہ کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام شیخ ابو العباس قصاب چهار سہ اولیا را بنظر فنا کردہ بود چوں خواجہ مودود چشتی شیخ عثمان اوستاد مردان را بہ نیشاپور ولایت داد نظر او بدل کرد چوں از خانہ علیہ منقول است ہر وقت کہ خواجہ مودود چشتی را اشتیاق زیارت خانہ کعبہ غائبے فرشتگان را حکم شدے تا خانہ کعبہ رانے آوردند و نظر خواجہ میداشتند خواجہ طواف کردے نماز کہ آنجا آمدہ ست بگذاردے بعدہ خانہ کعبہ رانے بردند منقول است بزرگ زادہ بدخشاں بخدمت خواجہ مودود چشتی آمد و ارادت آورد و کلاہ درخواست کرد خدمت خواجہ بنور باطن دریافتہ بود کہ در جریدہ معصیت لویش دنیا باقی است التماس او قبول نمیکرد تا بیشترے بزرگاں را آں بزرگ زادہ شفیع آورد خواجہ او را کلاہ فرمود و گفت اسے جوان چوں کلام سہائی نگاہداشت آں کبنی والایش یمان شوی چوں آں بزرگ زادہ کلاہ بست و در بدخشاں آمد بعد چند گاہ بدینا و بدینچہ مطلوب نفس او بود مشغول شد ایں خبر بخدمت خواجہ رسانیدند خواجہ فرمود چگونہ است کہ آں کلاہ کار او نمیکند بعدہ بسے بر نیامد کہ او را با تہائے بگرفتند و چشمہاے جہاں بین او کشیدند منقول است کہ چند روز ذات ملک صفات خواجہ مودود



باب اول در فضائل خواجگان چشتی حضرت سیدنا تاج محمد حضرت نظام الحق والدین قادر سرور

پیشتر راقدس اللہ سرور العزیز زحمت مزاحم شد در اثنا سے آں زحمت مردی  
بابیست بیامد حریر پاره نبشته بدست مبارک خواجہ داد خواجہ مطالعہ کرد آں  
حریر پاره چشم مبارک خود نہاد و جان عزیز بخت تسلیم کرد ہزار ہند در عالم افتاد کہ  
خواجہ مودود چشتی در دنیا نام نہ بعد تجہیز و تکفین فوت شد کہ جنازہ خواجہ بردارند  
بیچکس نتوانستند کہ برگیرند ہمہ رحیرت ماند بعد زمانے آواز صحت آمد خلق  
دور شد مردان غیب بیامد و نماز جنازہ خواجہ بگذاردند بعدہ خلق بگذاردند  
و پس بفرمان خداے تعالیٰ جنازہ خواجہ در ہوا شدہ میرفت و خلق دنبال  
جنازہ میرفتند تا بموضع کہ حضرت قبول کردہ بودند جویں ایں کرامت معاہدہ شد  
چندین ہزار کافراں در آں روز مسلماناں شدند متہم آں علم علی آں قدر وہ  
اولیا خواجہ حاجی شریف زندنی کہ بکلمات حقایق حقیقت میاں مشائخ  
کبار زمانہ ندیم المثال بود و توجہ علما و فضلا و اہل حقیقت بدو بود و خرقة ارادت  
از خدمت خواجہ قطب المائتہ والدین مودود چشتی پوشیدہ بود قدس سرہ  
سرور العزیز منقول است کہ خواجہ حاجی شریف زندنی چہل سال از خلق  
عزلت گرفت و خرابہ اختیار کرد و برگ در قمان و میوہ کہ از جنگل خیر و قوت خست  
و اگر کسے بخد مت او آمدے خادم گفتے زینہار ذکر دنیا و حکایت آں ننگنی کہ از  
سعادت زیارت محروم گردی منقول است روزے مردے بخد مت  
خواجہ چہرے نقدانہ آورد خواجہ فرمود کہ باد رویشاں چہ عداوت  
داشتی کہ دشمن گرفته خداے را بیاوردی ایں سخن گفت فرمود کہ نہاں  
صحرا بہیں آں مردے بین کہ جوئے زرد صحرا رواں شدہ است بعدہ  
خواجہ فرمود کہے را کہ در خزانہ غیب انچنین نصرے باشد و نظر بمال شما ننگند  
منقول است کہ سلطان سنجر را در خواب دیدند از و پرسیدند کہ خدای  
تعالیٰ با توجہ کرد گفت معاملہ مرا کہ در عالم کردہ بودم از نیک و بد و نظر من  
داشتند و فرشتگان عذاب فرماں شد کہ ایں را جانب دوزخ بریدیم در

در خدمت خواجہ

در خدمت خواجہ



اثناے ایں فرماں رسید کہ فلاں روز در مسجد دمشق سعادت قدموس  
 خواجہ حاجی شریف زندنی حاصل کرده بود از برکت آں بیا مزیدیم  
 منہم آں صاحب کشف و کرامات آں بادشاہ عالم مشاہدات آں خلیفہ  
 حاجی شریف زندنی خواجہ عثمان مارونی کہ در علم شریعت و طریقت  
 و حقیقت اعلیٰ وقت بود و مقتداے او تا دوا بدل و خرقة ارادت از خدمت  
 خواجہ حاجی شریف زندنی پوشیدہ قدس السدرہ العزیز منقولست کہ  
 شیخ الاسلام خواجہ معین الدین حسن سجری طیب اللہ مضجعه میفرمود کہ وقتے  
 من برابر خواجہ عثمان مارونی در سفر بودم در کنارہ و جلہ رسیدم کشتی بنود  
 خواجہ عثمان قدس السدرہ العزیز فرمود کہ چشم پیش کن چشم پیش کردم خواجہ  
 را خود را در گذارے و جلہ دیدم از خواجہ عثمان قدس السدرہ العزیز پرسیدم  
 کہ شما ایں چه کردید فرمود کہ پنج بار سورہ فاتحہ بخواندم منقول است وقتے  
 پیرے بخدمت خواجہ عثمان قدس السدرہ العزیز بغایت پریشان خاطر آمد  
 خواجہ از او پرسید کہ چه حال است کہ خاطر بر جان داری گفت مدت چهل سال  
 باشد کہ پسرے از من غایب شدہ است از حیوات و موت او خبر ندارم بخدمت  
 خواجہ آمدہ ام تا فاتحہ در خواست کنم مگر پسر بمن رسد خواجہ در مراقبہ شد چوں  
 زمانے بگذشت حاضران مجلس را فرمود کہ فاتحہ بخوانیم بہ نیت آنکہ پسر ایں پیر  
 بدو رسد چوں فاتحہ خوانند فرمود بر و پست در خانہ آمدہ باشد چوں پیر در خانہ  
 آمد آیندہ بیا مذ و گفت مبارکباد پست آمد چوں پیر را با پسر ملاقات شد پد و پسر  
 بخدمت خواجہ آمدند و ہر دو سعادت پایموس حاصل کردند خواجہ از او پرسید  
 کہ کجا بودی گفت در جزیرہ از جزائر دیواں گرفته بودند و زنجیر کردہ امروز  
 دراں مقام بودم درویشے ہم بطریق شہادت در زنجیر کرد و مرا نزدیک خلیفہ  
 بایستایند زنجیر از من بیفتاد بعدہ گفت پایے بر پایے سن نہ بچناں کردم  
 فرمود چشم پیش کن چوں چشم پیش کردم خود را برد و خویش دیدم منقول است

که شیخ الاسلام معین الدین سجری قدس السدره العزیز فرمود که مرا همی  
 بود از میدان خواجه عثمان هارونی او نقل کرد من برابر جنازه او رفتم چوں او را  
 در گورنهادن خلق بازگشت من ساعتی بر سر قبر آن دست مشغول بودم دیدم  
 فرشتگان عذاب حاضر شدند در میان خواجه عثمان هارونی رسید  
 و گفت نینهار این را عذاب مکنید که این از میدان من است فرشتگان را فرما  
 شد او را بگوئید این برخلاف تو بود خواجه قدس السدره العزیز فرمود که آری  
 این برخلاف من بود فاما خود را در پایه من بسته بود فرما شد که ای فرشتگان  
 دست از میدان خواجه عثمان بردارید که ما او را بدو بخشیدیم منهم آن شیخ شیوخ طریقت  
 آن اصل الاصول بحقیقت آن صاحب سر راهی و آن باوصاف صحیحی  
 وارث النبای و المرسلین نایب سول الله فی الهند حضرت خواجه معین الحق  
 و الشرع والدین خواجه معین الدین حسن سجری قدس السدره العزیز که  
 بجمیع اوصاف مشایخ موصوف بود و با انواع کرامات علو درجات مشهور و این  
 بادشاه اهل اسلام خلیفه خواجه عثمان هارونی بود منقولست که شیخ الاسلام  
 معین الدین قدس السدره العزیز فرمود که چوں من بخدایت خواجه  
 عثمان هارونی پیوستم و بشرف ارادت آن بزرگ مشرف شدم بیست سال  
 ملازم خدمت ایشان بودم چنانکه یک ساعت نفس را از خدمت آن بزرگ  
 راحت ندادم و در سفر و حضر جامه خواب خواجه من می بردم چوں رسوخ  
 خدمت من با اعتقاد تمام معانیه کرد انگاه نعمتی که از کمال خواجه اقتضا کرد  
 در حق من کرم فرمود و خواجه معین الدین و الحق میفرمود که علامت شناختن  
 حق تعالی اگر بختن از خلق است و خاموش بودن در معرفت میفرمود که چوں  
 ما را از پوست بیروں آدمیم و نگاه کردیم عاشق و معشوق و عشق کیے دیدیم یعنی  
 در عالم توحید همی کیست و می فرمود که حاجیان بقالب گرد خانه کعبه طواف  
 کنند فاما عارفان بقلوب گرد عرش و حجاز عظمت طواف کنند و لقا خواهند

و میفرمود مدتی گرد خانه کعبه طواف کردم فاما این زمان خاتمه کعبه گرد من طواف  
 نمی کند و میفرمود مدتی مستحق اسم فروعی گرد که در عالم فانی باقی بماند پرسیدند فرمود  
 که گرد و فرمود آن زمان که فرشته ذلت بیست سال بروی حج گناہے نویسد و میفرمود  
 که نشان اہل محبت چیست آنکہ مطیع باشی و تر سے نیاید کہ برانند و میفرمود کہ علامت  
 شقاوت چیست آنکہ معصیت کنی و امیداری کہ مقبول خواہم شد و میفرمود چوں  
 روز قیامت در رستحق تعالیٰ فرشتگان را فرماں دہتا دوزخ را از دہان مار  
 بیرون آرند آنگاہ دوزخ را بتابند چنانکہ یک دم بزند جملہ حشر قیامت پرود و کند  
 ہر کہ خواہد از عقبات آں روز ایمین گرد و طاعتی کند کہ نزدیک خدا سے تعالیٰ بہتر  
 از آں طاعتی نباشد پرسیدند کہ آں طاعت چیست فرمود کہ در ماندگان را  
 فریاد رسیدن و حاجت پیچا رگاں رواں کردن و گرسنگاں را سیر گردانیدن  
 و میفرمود در ہر کہ این سہ خصلت باشد در حقیقت بدای کہ خدا سے تعالیٰ اوراد و  
 میبار داؤل سخاوتے چوں سخاوت و زیادہم شفقے چوں شفقت آفتاب سلیم  
 تواضعے چوں تواضع زمین و میفرمود ہر کہ نعمت یافت از سخاوت یافت و ہر کہ از  
 متقدمان باشد از صفا باشد و میفرمود کہ متوکل بحقیقت آں است کہ سنج و  
 محنت خود از خلق برگیرد و میفرمود کہ قرار گرفتن درین راہ دو چیز است یکے ابد  
 عیودیت دوم تعظیم حق تعالیٰ حضرت سلطان المشائخ نے فرمود چوں حضرت  
 شیخ معین الدین طاب اللہ مضجعه در اجمیر آہ تہورا رے مملکت ہند در  
 اجمیر بود چوں شیخ در اجمیر سکونت ساخت تہورا را و مقرران اوراد شواربے  
 آمد چوں عظمت کرامت شیخ معاینہ کر دند مجال زدن نبود الغرض مسلمان  
 از پیوستگان شیخ معین الدین قدس اللہ سرہ الغریز بہ تہورا رے بود تہورا  
 آں مسلماناں را سے مضرت رسانیدن گرفت آں مسلماناں لتجا بخدشت شیخ  
 معین الدین کر دشیخ در باب او بہ تہورا بشفاعت سخنے گفت تہورا فرمایان شیخ  
 قبول نکرد و گفت ایں مرد اینجا آمدہ است و شستہ سخنان غیب میگوید چوں ایں

باب ۱۱ فضائل خواجهگان چشت از حضرت سیدنا محمد حضرت نظام الحنفی والدین قدس سره

۴۷

سخن بسع مبارک آل بادشاه اسلام رسانیدند بلفظ مبارک اور رفت کہ پتھورا  
را زندہ گرفتیم و دادیم بپشکر اسلام ہمدراں ایام لشکر سلطان معز الدین  
سام انار اللہ برائے از غرتی رسید و پتھور مقابل لشکر اسلام شد و بدست سلطان  
زندہ افشا و عرض میدارد کہ کاتب حروف بر آنجملہ کہ کدام کرامات علو درجات بالا  
ازیں تواند بود کہ از بزرگانے کہ بدیں بادشاه دیں پیوستند شاہانے خاستند  
کہ بندگان خداے تعالیٰ و تقدس را دستگیری کردند و از غرور دنیا بیرون آوردند  
بسرای سرور عقبی منزل گاہ دادند و تار و ز قیامت کوس غلغلہ عظمت ایں  
بادشاہان دین در گوش ہوش فلک و ملک فرو خواب کوفت و نطق بحجت ایشا  
در عقد صدق جاے خواہند یافت کرامت دیگر آنکہ مملکت ہندوستان  
تاصہ بر آمدن آفتاب ہمہ دیار کفر و کافری و بت و بت پرستی بود و تہمدان ہند  
ہر یکے دعویٰ انا ربکم الاولیٰ نے کردند و خداے راجل و علی شریک محو گفتند  
و سنگ کلوخ و دار و درخت و ستور و گا و و سرگین ایشا ترا سجدہ میکردند و  
بطلمت کفر قفل دل ایشاں و مظلم و محکم بود قطعہ ہمہ غافل از حکم دین و شریعت  
ہمہ بخیر از خدا و پیغمبر نہ ہرگز کسے دیدہ ہنجا رقبہ نہ ہرگز شنیدہ کس اللہ اکبر  
بوصول قدم مبارک آں آفتاب ہل یقینین کہ بحقیقت معین الدین بود بطلمت  
ایں دیار نور اسلام روشن و منور گشت قطعہ از تیغ او بجای صلیب کلیب  
در در کفر مسی و محراب منبرست ہنجا کہ بود نعرہ و فریاد مشرکان ہنکانوں  
خروش نعرہ اللہ اکبر است ہنجا کہ ایں دیار مسلمان شد و تاد و قیامت  
مسلمان خواہد شد و فرزندان ایشاں تا قوالد و اوتان تا کسلوہست مسلمان  
خواہند بود و آل طاکفرا کہ بہ تیغ اسلام از دوا حرب در دیار اسلام خواہند آورد  
الی یوم القیامت مشوبات آں بہ بار گاہ باہاہ شیخ الاسلام معین الدین حسن  
سنجری قدس اللہ سرہ الغریز متابع حضرت او واصل و متواصل خواہند بود  
ان اللہ الغریز منقول است در آن شب کہ شیخ الاسلام معین الدین

سجری قدس السمره العزیز نقل خواهند کرد چند بزرگ حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ آله وسلم را در خواب دیدند کہ میفرمود دوست خدا معین الدین سجری خواب  
 آمد با استقبال او آمده ایم چون خوابه نقل کرد و پیشانی مبارک خوابه بنشته پیدا آمد  
 کہ حَبِيبُ اللّٰهِ مَا تَیْ حَبِ اللّٰهِ وَنَقَلَ خوابه روضه متبرکہ ہم در اجمیر است  
 و خاک پاک مزار این بزرگ دوا سے دل در دندان سعادت زیارت میسر باد  
 منهم آں شیخ علی الاطلاق آں قطب باتفاق آں منبع اسرار آں مطلع انوار آں  
 شیخ عالم آں بادشاہ نبی آدم آں شیخ الاسلام نامدار قطب الحق والدین بختیار  
 اوشی قدس السمره العزیز خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن سجری بود و از  
 اکابر اولیاء و اجداد صفیاء بود و در عصر او ہمہ منقاد و معتقد او بودند و قبول عظیم  
 داشت و نفس گیر او شغل لی مع اللہ مخصوص تبرک تجرید موصوف ایں بزرگ  
 در ماہ مبارک رجب ربیع قدرہ شہور ۲۵۲۸ شنبہ ۱۰۰ و ۲۰ و ۳۰ و ۴۰ و ۵۰ و ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ و ۹۰ و ۱۰۰  
 در سجد امام ابواللیث سمرقندی بحضور شیخ شہاب الدین سہروردی  
 و شیخ اوحہ کرمانی و شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمد صفاہانی بشارت  
 ارادت شیخ الاسلام شیخ معین الدین سجری مشرف گشتند نکتہ اول  
 در بیان مجاہدہ شیخ الاسلام قطب الدین قدس السمره العزیز سلطان المشایخ  
 مے فرمود یارے از شیخ شینوخ العالم فرید الحق والدین قدس السمره العزیز  
 پرسید کہ شیخ الاسلام قطب الدین کانسہ کند وری داشت فرمودند داشت  
 غیش ایشان در عسرت بودے یقائے مسلمانے ہمایہ خواجہ بود خواجہ در  
 اوائل از و ام کردے و او را گفت کہ و ام تو چوں سہ صد دم شود زیادہ از ان  
 ندہی چوں فتوح رسیدے ہم از ان ادا کردے بعدہ خواجہ با خود جرم کرد کہ بعد از این  
 و ام نکم بعدہ افضل خداے عزوجل یک قرص زیر مصلے پیدا شدے ہمہ خانہ  
 را بسندہ بودے بقال دانست مگر خدمت شیخ از سن ناخوش ہست کہ و ام نے  
 ستانہ بخواب خود را بر جرم شیخ فرستاد بہت نفیص حال حرم شیخ خواب داد

فکر ایں بزرگ  
 مشتمل بر چہار  
 نکتہ است

ہر روز یک قرص زیر مصلے شیخ پیدا مے شود ہماں اہل خانہ را کافیت بعد  
ازاں کاک پیدا نشد خدمت شیخ از حرم خود پرسید کہ حکایت پیدا شدن کاک  
پیش کسے گفتہ حرم خواجہ گفت آری پیش زن بقال گفتہ ام سلطان المشایخ  
میفرمود کہ شیخ معین الدین حسن سجری تا پانصد درم شیخ قطب الدین  
را ذن دادہ بود و قرض کند چون کار بحال رسید ازاں نیز دست داشت قدس  
اللہ سرہ العزیز نکتہ دوم در بیان مشغولی شیخ الاسلام قطب الدین بختیار  
قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشایخ مے فرمود کہ شیخ قطب الدین بختیار انجمن  
مشغولی ترک خفتن بظہو آمدہ بود چنانکہ بچکہ بستر راست نکردے در اول عہد بعد  
غلبہ خواب رے بختے و در آخر عمر انہم بہ بیداری بدل شدہ بود و زبان مبارک  
ایشان چنان رفتہ بود اگر وقتے مے خیم زحمت مے منجم حال شغل بحق بجا  
رسیدہ بود چون کسے زیارت ایشاں آمدے زمانے بایستے تا بخود باز آمدے انکا  
بآیندہ مشغول شدے یا از حال خود و یا حال آیندہ چہ بے بگفتن بے بعدہ گفتے  
مرا معذور دارید باز بحق مشغول شدے سلطان المشایخ میفرمود کہ شیخ الاسلام  
قطب الدین را پسرے بود خور و درجتہ اللہ علیہ بر حمت حق پیوست چون خدمت  
شیخ قطب الدین از دفن او باز گشت آواز گریہ مادر خور دک سمع مبارک  
شیخ رسید شیخ تاسف کردن گرفت شیخ بدر الدین غزنوی پرسید کہ ایشاں  
چہست شیخ فرمود مرا ایں زماں یاد مے آید کہ من چہ از حق بقا پسرخواستم  
اگر مے خواستم مے یافتہ سلطان المشایخ میفرمود و نگریداستغراق ایشاں در یاد  
دوست بچہ غایت بود کہ از حیات مہمات پسریاد دنیا نکتہ سیدوم در بیان عظمت  
و کرامات شیخ الاسلام قطب الدین نور اللہ مرقدہ سلطان المشایخ میفرمود کہ مرد  
بود رئیس نام شبے در خواب دید قبہ و خلق انہوہ در حوالی آں قبہ مردے کوتاہ  
بالاے دید کہ ہر بار در آں قبہ دروں میرو و بیروں مے آید و پیغام خلق را جواب  
مے گوید آں رئیس پرسید کہ دریں قبہ کیست مے آں مرد کوتاہ بالا کہ بیروں مے آید

و میرود کدام است گفتند درین قبة حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 و آن مرد عبد اللہ مسعود است رئیس میگوید نزد یک عبد اللہ رفتم و گفتم کہ بخدا  
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض دار کہ من میخواهم کہ ترا بہ بنیم عبد اللہ مسعود درو  
 رفت و بیرون آمد و گفت رسول خدا من ترا ہنوز اہمیت آن نشدہ است  
 کہ مرا بتوانی دیدا ما برو سلام من بخت یار کاکی را برسان و بگو ہر شب تحفہ کہ بر من  
 میفرستی میرسد شب است کہ نمیرسد مانع آن بخیر باد این رئیس میگوید من  
 بیدار شدم و بخدمت شیخ قطب الدین بخت یار آمدم نور اللہ مضجعہ و گفتم کہ  
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شما را سلام رسانیدہ است بایستاد  
 و گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ گفتہ است گفتم بچنین فرمودہ است تحفہ کہ ہر  
 بر من مے فرستی میرسد مگر شب است کہ نرسیدہ است شیخ قطب الدین  
 ہمان زمان زنی کہ خواستہ بود پیش طلبیدہ و مہر او برو تسلیم کرد و او را بگذاشت  
 و آنچنان بود مگر شب در تزویج مشغول بود کہ آن تحفہ نرسیدہ بود بعد ازاں  
 سلطان المشایخ فرمود قدس سرہ العزیز تحفہ این بود کہ ہر شب سہ ہزار بار  
 صلوٰۃ گفتہ آگاہ حقے سلطان المشایخ میفرمود کہ وقتی شیخ قطب الدین بخت  
 یار و شیخ بہا والدین زکریا و شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہ العزیز  
 در ملتان بودند لشکر کا وزیر پاسبان حصار ملتان آمد والی ملتان قباہیک بود  
 بہمت دفع ملا عین بخدمت این بزرگان آمد و عرض داشت کہ شیخ قطب الدین  
 بخت یار تیرے بدست قباہیکہ داد و فرمود این را عینیا جانب لشکر کا فرست  
 قباہیکہ بچنان کرد چوں روز شد بچلّس از کا فرماندہ بود سلطان المشایخ میفر  
 کہ من بزیارت شیخ الاسلام قطب الدین بخت یار قدس سرہ العزیز رفتہ  
 بودم در خاطر من گذشت این کس کہ بزیارت بزرگان مے آید ایشان را  
 از آمدن این کس خبر مے باشد یا نہ اینغنی در خاطر گذرانیدم و نزدیک وضو  
 مشغول شدم در اثنا مے این مشغولی از روضہ متبرکہ این بیت شنیدم



۵۱ بیت مرزنده پندار چوں خویش من آیم بجاں گرتو آئی بہ تن بہ سلطان  
 المشائخ میفرمود کہ شیخ قطب الدین بختیار در مبداء حال در آوش بود  
 و در آن شہر مسجد بہت خراب و آں یک مسجد منارہ بہت کہ آنرا ہفت منارہ  
 میگویند مگر بخیرست ایشان دعائے رسیدہ بود کہ آں یک دعا بود آں  
 ہفت دعا گفتندے ہر کہ آں دعاے بالاے آں منارہ بنواد باہتر خضر  
 اور ملاقات شود الغرض شیخ قطب الدین را ہشتیاق غالب شدہ کہ با  
 بہتر خضر ملاقات کند شبے از شہار ماہ رمضان در آں مسجد ہفت و دو گانہ  
 بگذارد و بر آں منارہ برآمد و این دعا بنواد و فرود آمد چوں قدم از مسجد بیرون  
 نہاد مردے را دید ایستادہ بانگ بر شیخ قطب الدین زد کہ دریں بنگاہان  
 تو اینجا چکنی شیخ گفت من اینجا آمدہ بودم تا ملاقات بہتر خضر حاصل کنم این دو  
 میسر نشد باز بخانہ میژم آں مرد گفت خضر را چہ خواہی کرد او یکے سرگردان است  
 ہچو تو از دیدن آں چہ شود و دہنمیان پرسید دیناے طلبی شیخ گفت خیر  
 و اے دادنی داری شیخ گفت خیر بعد ازاں آں مرد گفت خضر را چہ نے بینی  
 بعد ازاں گفت دریں شہر یک مرد بہت کہ خضر دوازده بار بردار و رفتہ است  
 و بار نیافتہ ایشان دریں محاورہ بودند کہ مردے نورانی جاہا پاکیزہ پوشیدہ  
 پیدا شد این مرد تعظیم تمام پیش او باز رفت و در دست و پایے او افتاد  
 قطب الدین قدس سرہ العزیز فرمود کہ آں مرد چوں نزدیک من رسید  
 روے سوے آں مرد پیشینہ کرد و گفت کہ این درویش وامی دادنی ندارد  
 و دنیا نے طلبہ آرزوے ملاقات تو دارد شیخ فرمود ہم دہنمیان بانگ  
 برآمد از ہر طرف درویشان و صوفیاں پیدا شدند جماعتے شد تکبیر گفتند یو  
 پیش رفت و نماز بگذارد و در تراویح دوازده سیارہ بنواد و دل من گذشت  
 اگر پیشتر خواند بہتر باشد چوں نماز تمام شد ہر کسے طرہ فے گرفت من بجایے خود آمدم  
 سلطان المشائخ میفرمود کہ وقتے جمال الدین تبریزی در خانہ شیخ

قطب الدین قدس سرہ العزیز خواست آمد شیخ قطب الدین نور اللہ مرقدہ  
اور استقبال کرد از خانہ خود بیرون آمد خانہ بر سر چند و گھر بود از آنجا کہ بیرون آمد  
در کوچہ شارع زلفت در کوچہ باریک رفت شیخ جلال الدین کہ مے آمد در شارع  
بنیادیم دریں کوچہ باریک مے آمد و بیاہم دیگر ملاقی شدند قدس سرہ بہار کثرت  
دیگر در مسجد ملک غزال دین کہ ہم پیش گرامیہ اوست آں ہر دو بزرگ یکجا شدہ اند  
سلطان المشائخ میفرمود وقتے بخدمت شیخ قطب الدین قدس سرہ  
العزیز مردے از بنیوای شکایت کرد شیخ فرمود اگر بگویم نظر من در عرش  
خدا مے افتد استوار داری گفت آری بلکہ بیشتر ہم گفت نیکوست چون  
این مقدار میدانی بارے آں ہشتاد تنکہ نقرہ کہ در خانہ ہنارہ بخور بعد از آن  
شکایت کن آخر دشر منہ شد روے بر زمین آورد و باز گشت منقول است  
کہ شیخ قطب الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز میفرمود  
کہ وقتے من وقاضی حمید الدین ناگوری مسافر بویم چو کرانہ در یار سیدیم گرسنگی  
در من اثر کرد یک مان بگذشت گوسفندے دونان جوین در دہن کرد پید  
شد بیا مد پیش ماہنہا دوبار گشت ما از اتنا ول کردیم و با خود گفتیم کہ ایں گوسفند  
از غیب بود ہم در اتنا و اینحال یک گز دے نزدیک نزدیک در یار سید خود را  
در آب انداخت گذار شد تا داخل شدیم و گفتیم دریں زیر حکمتے ہست بیا ہمیز  
دنبال او برویم دست بد عابر دیم بفرمان خداے تعالی در یاد شوق شد وزین  
خشک پیداشد ما بگذاشتیم زیر درختے مردے را خفتہ دیدیم و مارے در آمدہ  
تا او را ہلاک کرد اند ایں گز دم از جاے برجست آں مار را ہلاک کرد و از پیش  
ما ناپید شد ما نزدیک شدیم کہ آخر در در یاریم کہ خبر گے کسے خواہد بود دیدیم  
مستے خراب قے کردہ افتادہ ہست ما شرمندہ شدیم کہ ایں مرد انچنین بے  
فرمان و از خداے تعالی انچنین نکاہداشت ہا تھے آواز داداے عزیزاں  
اگر ما ہمیں مصلحا نرا و پارسایا نرا نکاہدیم مفسدان و گناہ کاران را کہ نکاہدند

بهدرین بودیم آنقدر میداد که کیفیت بروی تقیم شمرنده گشت ازاں فعل تو به کز  
و یکے از و اصلا گشت انگاه شیخ الاسلام قطب الدین بر لفظ مبارک  
لاند که اے درویش چوں وقت در آید نسیم لطف زیدن گیر و صد بهر از خرابائی  
را صاحب سجاده گرداند و اگر مباد نسیم قهری و زو صد بهر از سجاده نشین را  
بر اند و بخرابات افکند منقول است که ملک اختیار الدین ایبک  
حاجب چیزے نقدانه یا سم خدمتی بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین  
آورد شیخ الاسلام قبول نکرد بعد ازاں برآں بوریائے که نشسته بودند آنرا  
برداشت ملک اختیار الدین را نمود که زیر بوریا جوئے تنگهای زیر میرو  
و فرموده برای آوردن شما حاجت ندارم باز بر منقول است که فرزندان  
شیخ الاسلام شیخ معین الدین بخبری را در حدود اجمیر دیدیم احمائی بود  
مقطعان بجهت مقرر داشت مزاحمت مینمودند فرزندان شیخ را برآں آوردند  
که در شهر بروند و از پادشاه مراد داشت بیارند و بضرورت خواصه از اجمیر  
دلی آمد و بر شیخ قطب الدین قس السمره العزیز فرود آمد شیخ قطب الدین  
گفت شما را حاجت نیست که بروید شما بدولت در خانه باشید من بروم و مقرر  
داشت بیارم شیخ الاسلام قطب الدین قس السمره العزیز بر سلطان  
شمس الدین رفت سلطان شمس الدین و تعجب شد چوں وقت بر سلطان  
نزفت بود و کرات سلطان بجهت ملاقات التماس میکرد و اجازت نمے یافت  
چوں ملاقات شد هم در مجلس فرمان مقرر داشت با صرة تنگهای زیر پیش آورد  
و در آن مجلس رکن الدین حلوائی حاکم خطا و ده بالا و شیخ بنشست سلطان انجمنی موافق نیفت  
شیخ قطب الدین تغیر فرامی ساخت و بر باطن دریا و کشتن و فرمود چوں حلوائی و کاک و کاک و کاک  
نشد اگر حلوائی بالا و کاک نشیند چه تفاوت کنی الغرض چوں شیخ قطب الدین فرمان مقرر داشت بافتوح بخد  
شیخ معین الدین آورد و شیخ معین الدین شهرت اعتقاد خلق در حق شیخ قطب الدین معاینه کردند و فرمود  
که این چه کرده پهل بزلت بودن بهتر شیخ قطب الدین غصه کرد که از طرف بنده چیزے نیست

و از سلطان المشايخ روايت ميکنند چو شيخ معين الدين از اجمير در دہلی آمد و شيخ نجم الدين صغرا شيخ الاسلام حضرت دہلی بود میان شيخ معين الدين و شيخ نجم الدين محبت بود شيخ معين الدين بدین شيخ نجم الدين رفت آورد و چون چو تره عمارت می کنانید چو نظر مبارک شيخ معين الدين برو افتاد و بطريق سرگرم پیش نیامد شيخ فرمود شاید شيخ الاسلامی دماغ ترا بر هم ساخته است شيخ نجم الدين در جواب گفت که من ہاں مخلص و معتقد ماما شمامردے را در شہر گذاشتمه اید کہ شيخ الاسلامی مرا کسے بجوئے شمار و خدمت شيخ معين الدين بتسم کرد فرمود کہ بابا قطب الدين را من ہمراہ خود می برم تو مشوش مباش در آن ایام حکیت کلمات شيخ قطب الدين بسیار قوی شدہ بود و ہمہ اہل شہر رخ بخدست او آوردہ چو شيخ معين الدين در خانہ آمد فرمود کہ بابا بختیار ہم یک بار چنین مشہور شدی کہ خلق از دست تو شکایت کردن گرفت از اینجا بخیز و در اجمیر بیا و بنشین من پیش تو بایستم شيخ قطب الدين فرمود کہ مخدوم مرا چہ محل آں باشد کہ پیش مخدوم تو انیم ایستاد فلیک کہ نشیتیم پس در آن مرتبہ شيخ قطب الدين ہمراہ شيخ روانہ اجمیر گردید ازین مقدمہ در تمام شہر دہلی شور و افتادہمہ اہل شہر مع سلطان شمس الدين دنبال برآمدند و ہر جا شيخ قطب الدين قدم میگذاشت خلایق خاک آن زمین بہ تبرک بر میداشت و نہایت اضطراب و زاری مینمودند شيخ معين الدين اینحال را معاینہ کرد فرمود بابا بختیار ہمین

نسخہ داوردی بگردانید خدمت شيخ طرف دیگر رفت و دست او گرفت شيخ نجم الدين آغاز کرد بختیار را بر ما چہ گماشتہ کہ او را منع کنی شيخ معين الدين فرمود کہ منع خواہم کرد و در آن وقت صیبت شہر شيخ قطب الدين قدس سرہ العزیز در شہر قوی شدہ بود و ہمہ شہر رخ بخدست او آوردہ شيخ معين الدين چو در خانہ آمد فرمود کہ بختیار ہم یکبار چنین مشہور شدی کہ خلق از دست تو شکایت کردن گرفت از اینجا برخیز در اجمیر بیا و بنشین من پیش تو بایستم شيخ قطب الدين فرمود کہ مخدوم مرا چہ محل آں باشد کہ پیش خواہم بنہانم ایستادہ بلکہ در پاسے مخدوم بظلم و بیفتم فلیک کہ تنشینم الغرض ہمچنین روايت کردہ اند کہ شيخ معين الدين قدس سرہ العزیز در سوئے اجمیر روايت نمودند شيخ معين الدين در اجمیر نزیدہ بود کہ شيخ قطب الدين بختیار در شہر بر حمت حق پیوست ۱۲

مقام باش که خلائق از بیرون آمدن تو در اضطراب و خراب است رواندارم که  
چندین دلهای خراب کباب باشند بر و این شهر را در پناه تو گذاریم پس سلطان  
شمس الدین سعادت قدم بوس شیخ را دریافت همه را شیخ قطب الدین بشاد  
تمام متوجه شهر گردید و شیخ معین الدین بطرف اجمیر روانه گشتند نکته چهارم  
در بیان نقل شیخ الاسلام قطب الدین بختیار از دار دنیا بدار عقیقه قطب الدین  
مضجوه سلطان المشایخ میفرمودند روز عید بود شیخ قطب الدین از نمازگاه بازگشت  
آنجا آمد که این زمان روضه متبرکه اوست آنجا زمین صحرای کوچکی بود و گنبدی  
نبود شیخ آنجا بیامد و بایستاد و رتائل شد عزیزی را که برابر بود عرض داشت کردند  
که امروز روز عید است و خلق منتظر آنکه محرم در خانه بیاید و طعاعی بخورد شما  
اینجا درنگ چه می کنید شیخ فرمود که مرا این زمین بوس دلهای آید و زمان خصم  
آن زمین را طلبید و از خاصه مال خود بهای خرید خود را بدین هماغه فرمود بدین حرف  
سلطان المشایخ چشم پر آب کرد و فرمود در دست شیخ آنکه من فرمود اینجا بود  
دلهای آید به بنید که اینجا کجا خفته اند و میفرمود که شیخ الاسلام قطب الدین قدس  
السر العزیز را چهار شبان روز تحمیر بود و در وقت نقل و آنچنان بود که در خانقاه  
شیخ علی سکرتمی رحمة الله علیه سمع بود شیخ قطب الدین نور الله مرقدہ در آن جمع  
حاضر بود و ذوال این قصیده میخواند کشتگان خنجر تسلیم را هر زمان از  
غیب جان دیگر است شیخ قطب الدین را قدس السر العزیز این بیت  
و گرفت از آن مقام بخانه آمد مدحش و تحمیر بودند و میفرمودند که ایس بیت بگو  
ایس میگفتند و آنچنان در تحمیر بود الا آنکه چون وقت نماز در آن نماز میگذاشتند  
و باز ایس بیت میگویانید و ایس میگفتند و آنچنان در تحمیر بود و حایه و میرتے  
پیدای شد چهار شبانه روز ایس حال بود شب پنجم رات فرمود شیخ بدین  
غزلوی رحمة الله علیه میگوید که من آن شب حاضر بودم چون وقت نقل شیخ  
نزدیک شد مرا اندک غنودنی بود در آن خوابیدم شیخ گوئی از مقام خود برآمد





نہیں جو استند کہ چنناں کنند چوں وصیت قاضی بود بضرورت دفن کردند فاما چوتہ  
بلند تر از روضہ منبر کہ شیخ الاسلام قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز عمارت کنند  
بعده قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ فرزند ان خود را در خواب نمود و  
گفت کہ شما چوتہ چرا بلند کردید و مرا از روی مبارک شیخ الاسلام قطب الدین  
قدس اللہ سرہ العزیز بدیں سبب بغایت شرمندہ گردانید سلطان المشائخ  
فرمود کہ من بارہا در میان این دو تربت در پایان شیخ الاسلام قطب الدین و سر  
آن قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز نماز کردہ ام و ذوق و راحت  
بسیار یافتہ ام بعدہ فرمود کہ مکان را چہ اثر است اما اثر آن دو بزرگ است  
کہ یک طرف شاہی تختہ است و طرف دیگر شاہی قدس سرہ العزیز منہم آن سلطان  
العارفین آن برہان العاشقین و المحققین آن پیشواے اصحاب دین آن  
مقتداے ارباب یقین آن کنج عالم عزت آن گنجینہ سراے دولت آن سرور  
اقلیم عظم آن قطب قطاب عالم یعنی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین لمجاہد الفقہ  
والمساکین مسعود بن سلیمان کہ بسعادت ابدی دید دولت سرمدی رسیدہ بود  
و در علم تقوی و ورع و ترک و تجرید و عشق و بکار و ذوق کلام محبت و اشارات  
و رموزات بے نظیر زمانہ و در عہد دولت خود یگانہ بود و گوے سبقت از  
میدان کراست و از سروران عالم دیں بردہ و این بادشاہ خلیفہ شیخ الاسلام  
قطب الدین بختیاراوشی بود و از حضرت با عظمت او مجاز مطلق گشتہ زہے علو  
ہمت و رفعت و درجت کہ بہرچ چیز از نعم دنیوی و اخروی جز عشق ذات باری  
تعالی میل نکرد و را چنناں عہدے کہ بوجود ذات مبارک او کہ عالم بچو بوستان  
ارم آراستہ بودند و در انچینیں شیرے یعنی شہر دہلی کہ قتبہ الاسلام گیتی است  
و بندگان خداے تعالی از مشائخ در مقامات و کرامات مے زدند و میکشادند  
و علماء و خواص معانی باریک استنباط مے کردند و او ساط خلق بترنیہ حال  
و تر حسیب آل خوش مے گشتند چنانکہ بہرچ نوع بہرچ ضنیے را از خلائیق در آن زمانہ

باب اول فضائل خود رجگان چنانچه حضرت سالت تا عہد حضرت نظام الحق والدین قدس

راحت جز خوش خوی و خوشدلی هیچ کار سے نبود ایں بادشاہ عالم حقیقت در آئینہ  
روزگار باختیار از ہمہ انقطاع کرد و شکل رو سے بدوست آوردہ و ترک اینچنین شہر  
گرفتہ و بیابان و جنگل را بچو شیران دیں پیشہ ساختہ و بنان درویشانہ و جامہ فقیر  
قانع گشتہ ہر چند کہ خود را مستور میداشت لاجرم صیت حسن معاملہ آں بادشاہ  
در کونین میرسانیدند و تا روز قیامت غلغلہ آں صیت چنانکہ در میان ملا و اعلیٰ  
دریجہاں خواہد بود و عالم بنام او بوجود فرزند ان او کہ ہر یک در دریائے کرامت  
واز دو دمان رحمت اند و بندگان او کہ بشرف اتصال آنحضرت متصل اند اقام  
قیامت روشن و منور خواہد بود و بزرگے خوش گوید شعر البدر لیلکم من فریید جہنم  
و الشمس تغرب فی شقائق حدہ ۛ ملک الجبال یاسرہ فکما تمنا جئسن البریۃ کلہ من  
عند شوی اے سرور اولیائے عالم ۛ اے قبلہ اصفیائے اکرم ۛ روئے تو  
کہ آفتاب حسن است ۛ پیدا شد از وضیاء عالم ۛ ہر چند ایں بیچارہ در دریائے  
اوصاف او غوطہ بخورد پایاں نماند بزرگے خوش گوید مصرع بدریائے  
در افتادم کہ پایانش نمہ بنیم ۛ ایں گداز چہ محل آں باشد کہ بیان اوصاف جمال  
ولایت ایں بادشاہ اہل یقین کند ۛ وصف جمال چوں توئی نیست حد  
بیان من ۛ من چہ صفت کنم ترا اے تو چنانکہ ہم توئی ۛ چارہ جز ایں نیست  
کہ دعائے بکنم و بگذرم ایں ضعیف گوید ریاضی جہاں تا قیامت بنام تو باد ۛ  
فلک بامہ و خور غلام تو باد ۛ بکام دل و جان عشاق تو ۛ شراب محبت ز جام  
تو باد نکتہ اول در بیان حسب نسب شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
قدس اللہ سرہ العزیز مقرر صاحب دلائل عالم باد ایں بادشاہ اہل دین از دو دمان  
شاہ کاہل فرخ شاہ عادل بود و در آں عہد زمام مملکت دنیا بردست فرخ شاہ  
بود و جملہ بادشاہان اقالیم مطیع حضرت او بودند و مملکت کابل بیش از مملکت  
غزنوی بود چوں مملکت کابل بجاو داشت روزگار خلل پذیرفت بدست بادشاہان  
غزنین افتاد و فرزندان فرخ شاہ ہم در دیار کابل با ملاک اسباب خویش مشغول

ذکر ایں بزرگ  
عجے حضرت شیخ  
شیوخ العالم  
فرید الحق الملک  
والشرع والدین  
حضرت فرید الدین  
شکرا بارسو شکر  
اجودہی جیتی  
قدس سرہ  
العزیز مثل  
ہشت مملکت

یہ ماہ چار و ہجرت نمایان ہے خود ارکانہ پشانی او آفتاب چہاں می شود در روشنی رضاء او بادشاہ حسن است

بانی در فضائل خواجهگان چشت حضرت سید محمد حضرت نظام الحق والدین قدس سره

۵۹ ماندند تا غایتی که چنگیز خاں خروج کرد و ملک ایران و توران بزرگ شیخ آرد  
و تاراج نهاد و شکر بجانب مملکت غزنین کشید چون در کابل رسید آن دیار را نیز  
بگرفت و خراب کرد و جد بزرگوار شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره  
سره العزیز در حرب کفار شهادت یافت بعده جد بزرگوار شیخ شیوخ العالم  
قاضی شعیب با سلسله پیروی خلیل و تبار دیار لاهور تشریف آوردند و در  
قبضه قسور نزول فرمودند قاضی قسو که در عدل و انصاف و مروت و مروت  
فخر قضات عصر بود ذکر بزرگی و عظمت خاندان شیخ شیوخ العالم پیش ازین  
شنیده بود چون این بزرگان را بدید صد چندان که شنیده بود مشاهده کرد  
سنانی خوش گوید بیت آنچه گوش از کمال خواهی شنید چشم از و صد هزار  
چندان دیدم این آیندگان را سعادت و دانست و تعظیم بسیار پیش  
آمد و ضیافتهاے شگرت کرد و ذکر رسیدن این بزرگان که بکمال علم و بکمال  
حلم آراسته بودند و عظمت و کرامت خاندان ایشان بر باد شاه عهد نبوت  
بادشاه فرمانی تعظیم و تکریم بسیار بخدمت این بزرگان فرستاد و مضمون  
آنکه این بزرگان را اختیار افتد از هر علم و دنیاوی و دینی از جهت من رضا  
است مصرع رضاے دوست مقدم بر اختیار من است بعده جد شیخ شیوخ  
العالم فرید الحق والدین فرمود که ما از علم و دنیا هیچ مطلوب نیست چیزی که  
از ما رفت و نیال آن نشویم بعده قضای کسوال که از ملتان نزدیک است  
بقاضی شعیب جد شیخ شیوخ العالم مغفوض شد و آنجا سکونت کرد حق تعالی  
از دو دمان این بزرگ بادشاهے را پیدا آورد یعنی شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والشرع والدین قدس سره العزیز تا خلافت مملکت هندوستان را که در دریا  
خلعت و معاصی غرق بودند دستگیری کرد و بیرون آورد و نکته دوم در بیان  
غزلت گرفتن و انزوا گزیدن و بحق مشغول گشتن شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین دیوستان این بزرگ بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین نجفی

قدس سرہ العزیز منقول است کہ شیوخ العالم فرید الحق والدین طیب اللہ مضجعہم از غنفوان جوانی کہ قوت کامرانیست بعبادت و محبت باری تعالی مشغول گشت و ترکی بیکباری پیش گرفت و از خویش و پیوند جدا شد بیت ہر کس را بجاں خویشی و پیوندی ہست و غم تو خویش من و غم تو پیوند من است و امیر خسرو نیز گوید بیت اگر تو با غم یابی بر بخت خویشی داری و چون مجنوں فرد باید شد ہم از خویش و ہم از بیگانگان و چون نیت صادق بود و حق تعالی تقدیر کردہ جہانے تا قیامت در سایہ دولت او بیا سایند و در آخرت بجا ابدی یا بند سعادت ملاقات و دولت دست بوس شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز و رزقنا شفاعتہما روزے کرد و چنانکہ شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ فرمود و در انجیہ شیوخ العالم والدین طیب مضجعہم تعلیم مشغول بود و وصیت تعلم و تجرد و تقبہ شیخ شیوخ العالم در عالم منتشر شد و ایں آوازہ بسبح مبارک شیخ الاسلام بہا والدین زکریا تو اسد مقدس و روضہ رسیدہ و شیخ الاسلام بہا والدین را مطلوب آں بود کہ با شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز ملاقات کند ہمدریخاں شیخ شیوخ العالم فرید الدین بچہ تعلیم در ملتان رفت و دریں ایام ملتان قبتہ الاسلام عالم بود فحول علما انجا حاضر بودند شیخ شیوخ العالم فرید الدین در مسجدے فرو و آمد روزی در آں مسجد مستقبل قبلہ سبق کتاب نافع بردست کرد و مشغول نشستہ بود در اثناے اینحال شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز از او ش در ملتان رسیدہ و ہمدریں مسجد کہ شیخ شیوخ العالم کبیر بود و آمد شیخ شیوخ العالم کبیر در سماعے شیخ قطب الدین نظر کرد و ماچہ دید تعلیم بسیار کرد و بر ہیئت ادب تہشتہ چون شیخ الاسلام قطب الدین دو گانہ تحیت مسجد بگذازد و جانب شیخ شیوخ العالم دید فرمود کہ مسعود تو چہ سخوانی گفت کتاب نافع گفت میدانی کہ نفع تو ازین نافع خواہد بود شیخ شیوخ العالم گفت نفع من از کیمیا سعادت

بخش شما خواهد شد و شیوخ العالم بر فور بر خاست سعادت قدم بوس شیخ  
 الاسلام قطب الدین دریافت مقرر قدم شیخ الاسلام قطب الدین آورد و  
 بخدمت ایشان پیوست ہمدین خال شیخ الاسلام بہاؤ الدین براسے دیدن  
 شیخ الاسلام قطب الدین بر حکم آقا کرم اللہ ازار ہمدین مسجد کہ شیخ الاسلام قطب الدین  
 و شیخ شیوخ العالم فرید الدین بودند آمد قدس سرہ بہاؤ الدین ملاقات کردند  
 بوقت برخاستن شیخ الاسلام بہاؤ الدین قدس سرہ نعلین شیخ الاسلام  
 قطب الدین بدست مبارک خود راست کرد و این تعریف است میان مشایخ  
 کبار اگر کسی را خواهند کہ معذرت کنند نعلین آنکس را راست کنند بہاؤ الدین ساعت  
 شیخ الاسلام قطب الدین قدس سرہ الغریز غیمت شہر دہلی کرد شیخ شیوخ  
 العالم فرید الدین برابر شیخ الاسلام قطب الدین در شہر آمد و بدولت بیعت شیخ  
 قطب الدین بختیاریا مشرف گشت قدس سرہ بہاؤ الدین منقول است  
 در آن مجلس کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الغریز بخدمت  
 شیخ الاسلام قطب الدین بختیاریا بیعت کردہ است این بزرگان حاضر  
 بودند قاضی حمید الدین ناگوری و مولانا علاء الدین کرمانی و سید  
 نور الدین مبارک غزنوی و شیخ نظام الدین ابوالموئذ و مولانا شمس ک  
 و خواجہ محمود موئنہ دوز و عزیزان دیگر کہ ہر یک از عرش تا تحت الثریٰ در نظر  
 مبارک ایشان بود قدس سرہ و اہم شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 سرہ الغریز بعد آوردن ارادت ہم بخدمت شیخ قطب الدین در شہر ماند و حق  
 مشغول شد چنانکہ سلطان المشایخ میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 طیب اللہ مرقدہ بخدمت پیر خود شیخ الاسلام قطب الدین بعد دو ہفتہ بر فتنہ بجلال  
 شیخ بدر الدین غزنوی و عزیزان دیگر کہ ملازم آنحضرت مے بودند و خلاصہ  
 این سخن این مصرع است کہ دین باب بر زبان مبارک سلطان المشایخ  
 گذشتہ است مصرع بیرون درون بہ کہ درون بیرون نکتہ سیوم در بیان

مجاہدہ و روش شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین از ابتدا تا انتہا، عجم غریز  
 ایں بادشاہ دین قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ میفرمودند انجیر شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز و شہرے بود در تذکرہ شیخ  
 بدر الدین غزنوی حاضر شدے یکروز بر سر منبر شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 راجہ کرد حاضران نہ استند کہ کرامت می کند زیرا چہ جامہ شیخ شیوخ العالم  
 نیک پارہ بود بعد فراغ تذکیر بیرون آمد مردے پیران پیش آورد شیخ شیوخ  
 العالم آن را پوشیدہ در حال تکبیر و شیخ نجیب الدین متوکل را داد و  
 فرمود من ذوقے کہ در آنجامہ پارہ د آئتم در نیجامہ نو نیا فتم الغرض بعد آنکہ بخلا  
 شیخ الاسلام قطب الدین مخصوص شد و خلق هجوم کرد و مطلوب ستر بود از  
 شہر بیرون آمد و در کاشی رفت آنجا ساکن شد و مجاہدہ و مشغولی ظاہر و باطن  
 مشغول گشت و خود را مستور میداشت و نمیخواست کہ هیچ آفریدہ بر حال و مطلع  
 شود تا روزے مولانا نور ترک و علماء حضرت اورا بتعصب ناپسندید و مرے  
 میگفت وادازاں پاک بود و در غایت تقوی و بزرگ چنانچہ سلطان المشائخ  
 در باب بزرگی او کرات سخن راندہ و امیر حسن آزاد در فوائد الفوائد آورده الغرض  
 ایں بزرگ را بنی سید و تذکرہ شیخ شیوخ العالم در مجلس حاضر شد و جاہاد شیخ شیوخ العالم یکبارہ  
 بود بیکندہ نظر مولانا نور ترک بر حال لایت شیخ شیوخ العالم افتاد گفت اکسلماناں صراحتاً سید  
 بعدہ و چو چنانکہ بادشاہانرا کند چوں در بنی عظمت و کرامت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر  
 خلق را روشن شد از نیجامیز طرف کہتوا لا رفت کہ وطن قدیم آبا و اجداد ایں شاہ  
 دین بود و مد تے آنجا مشغول بود سلطان المشائخ مے فرمود در آں ایام  
 کہ شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز از ملتان در شہرے آمد  
 چوں در کہتوا لا رسید پر سید کہ اینجا کسے بہت از درویشان کہ ادرا بہ بنیم گفتند  
 قاضی بچہ بہت از مریدان شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز  
 پس پشت نماز گاہ کہتوا لا مشغول می باشد شیخ جلال الدین قصد ملاقات شیخ



شیوخ العالم فرید الدین کرد وراثت سے راہ مرد سے یک انار بخدمت شیخ جلال  
 الدین آورد شیخ جلال الدین ہماں را دست کردہ بخدمت شیخ شیوخ العالم  
 فرید الدین آمد بعد ملاقات بنشستند شیخ جلال الدین تبریزی آں انار پارہ کرد  
 و خوردن گرفت شیخ شیوخ العالم فرید الدین صائم بود افطار نکرد و سہرا و تیل  
 شیخ شیوخ العالم پارہ بود وراثت سے ایں حال و مکالمہ احوال ہر بار یاد  
 میزد و شیخ شیوخ العالم فرید الدین بدامن محل از انار پارہ می پوشید شیخ  
 جلال الدین دریافت فرمود کہ درویشی بود در بخارا بتعلیم مشغول ہفت سال  
 از اردو رتہ نداشت و فوطہ داشت خاطر مبارک جمعہ ارچہ شود سلطان المشائخ  
 میفرمودند شیخ جلال الدین را ازیں درویشی مراد نفس خود داشت الغرض  
 چون شیخ جلال الدین آں آنا بخورد و شیخ فرید الدین افطار نکرد شیخ جلال الدین  
 برخواست و برفت شیخ فرید الدین در تاسف شد کہ من چرا افطار نکردم یکدانہ انار  
 از بقیہ آں آنا در زمین افتاد، بود بستہ و در کرہ دستار چہ بست بہ نیت آنکہ  
 شب بدال افطار کنند چون شب شد بدال افطار کرد یک رو شنائی در دل  
 پیدا شد در خاطر کرد کہ چرا زیادہ نخوردم چون شیخ شیوخ العالم فرید الدین  
 قدس السمرہ العزیز در شہر آمد بخدمت شیخ قطب الدین پوست فرمود کہ مسو  
 آں دانہ انار کہ مقصود بود بتورسید خاطر جمعہ الغرض چون نام و آوازہ  
 شیخ شیوخ العالم فرید الدین جہانگیر شد و وضع و شریف روی بجا کبوس  
 حضرت شیخ شیوخ العالم نہادند و موضع کہتوال کہ از ملتان نزدیک بود خلق  
 ملتان توجہ بہ آنحضرت کرد و از آنجا در اجودہن آمد کہ مقامی بھول بود بروایتی  
 شانزادہ سال و بروایتی بیست و چہار سال تا آخر عمر در اجودہن ماندہ و آنمقام  
 بوجہ مبارک او قبلاً ہندوستان و خراساں شد و تا روز قیامت  
 لمجاہ پیر گاں و مسکیناں و ملوک و بادشاہاں گشت سلطان المشائخ میفرمود  
 کہ شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس السمرہ العزیز یک چند سے

درمانشی بود چوں علم وافر داشت بعل مقرون گردانید امثال آن بدار زیا  
شد انجا مشهور گشت از انجا نقل کرد و در کتب و ال که معاش کمتر باشد و مقام  
جهول است ساکن گشت چوں آن مقام از زمان نزدیک است انجا مستور نماند بارها  
خواستنی که از انجا هم برود در لاهور که خراب است و آب روان دارد سکونت  
سازد فی الجمله آخر عمر در اجودین گذرانید مقصود از این حکایت آن است که خود را  
مستور داشت و در شتبار نکوشید و بارها بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم  
فریدالدین طیب اللہ مضجعه ایس بیت رفتی بیت هر که در بند نام و آوازه است  
خانه او بروی و روازه هست به سلطان المشایخ میفرمود شیخ علی  
در خط میریت بود و خاک او بها نخواست او در مانسی بر سید و در آن ایام  
شیخ شیوخ العالم فریدالدین قدس اللہ سره العزیز را روزه داؤدی بود روز  
افطار خود شیخ علی را همان داشت و در اثنا ای آن هر دو بزرگ هلمقه شدند  
بناظر شیخ علی گذشت که چه نیکو بودی که شیخ شیوخ العالم را صوم دوام بودی  
شیخ شیوخ العالم با شراق باطن دانست بفرودست از طعام داشت و گفت  
انچه بر خاطر خا صکان حق گذشت تکفل کردم صوم دهر از پیش او برداشت  
از سلطان المشایخ پرسیدند که شیخ الاسلام قطب الدین را صوم دهر بود و فرزند  
تحقیق نیست اگر بودی شیخ شیوخ العالم فریدالدین صوم دهر بر متابعت ایشان  
کردی و سلطان المشایخ فرمود در محله که ذکر شیخ پدر الدین غزنوی افتاده بود  
که کار شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس اللہ سره العزیز دیگر بود او ترک  
خلق گرفت و دشت بیابان اختیار کرد یعنی در اجودین ساکن گشت  
بنان درویشان بچیزهای که در آن دیار خیزد چوں پیلو و مانند آن قانع  
گشت با آنهمه از آمد و شد خلق حایر بود در خانه بقیاس نیم شب کم و بیش میبستند  
یعنی پیوسته در باز بودی و طعام و نعمت موجود از کرم خدا ای آینه  
درونده را از آن نصیب شدی بچکس بخدمت ایشان نیامدی که او را

چیزے نصیب نکرد و عجب قوتے و عجب زندگانی کہ بیچ کس را از نبی آدم میسر  
نشود اگر کسی بخدمت او بیامدے کہ ہرگز نیامدہ بودے و دیگر شکمہ نیز حاضر بودے  
و آشنائے چندیس سالہ بودے در محاورہ با او برابر بودے و در توجہ باہر و متساوی  
بعد از ازاں فرمود کہ من از مولانا بدرالدین اسحق شنیدہ ام کہ من خادم بودم و  
مخدوم ہر ہر بودے با من گفتے و مرا بکار یکہ برارہ کردے در خلا و ملایک سخن بودے  
بہیچگاہ در خلا سخن گفتے و کارے فرمودے کہ ملائین آن گفتہ یعنی طائران  
یک روش داشتے ایں از عجایب روزگار است و سلطان المشایخ میفرمودے  
کہ بیشتر افطار شیوخ العالم فی الدین قدس سرہ الغریز بشریت بودے  
یکقدحے در انجا شربت بیاورندے و قدرے مویز گہے در آں کردہ ازاں شربت  
بمقدار نصف بلکہ ثلثانے ہر جملہ حاضرانے کہ مے یورند قسمت کردندے و مقدار  
ثلثے کہ ماندے خود بکار بردے و از بقیہ آں ہمہ کس را کہ خواستے نصیب کردے تا آں  
دولت کرا بودے بعدہ پیش از نماز دو نان بر بخن چرب کردے و بیاورندے آں  
دو نان کم از یک آٹا بودے یک نان پارہ کردے بجا حاضران رسانیدے و یک  
نان دیگر خود خوردے و از ایں نان خاص ہم کسے را کہ خاستی ہم نصیب کردے  
بعد از اداے نماز شام مشغول شدے مشغولی شدنی تمام بعد از ازاں ماندہ پیش  
او آورندے و طعام از ہر لون بودے چوں طعام خرچ شدے بیش طعام دیگر خوردے  
مگر باز بوقت افطار روز دیگر بعد از ازاں فرمود کہ یک شب بوقت استراحت من  
بخدمت حاضر بودم کہے جنگلی راست کردند ہماں گلیم کہ بر آں روز بختی ہماں  
بالاے کہٹ انداختندے چنانچہ آں گلیم تاپایاں نمیرسید آنجا کہ موضع یاسے  
مبارک ایشاں بود شقہ آورندے و نہادندے کہ اگر آں شقہ بالا کشیدے آنموضع  
از بستر خالی ماندے و یک عصاے بود کہ از شیخ قطب الدین قدس سرہ اخیر  
یافتہ بود آں را می آورند و بجانب سر آں کہٹ میداشتند شیخ شیوخ عالم  
بداں متکا کردے و استراحت فرمودے و بداں دست فردا آوردی و قبیل کردے

ایہاں غلام خواجه کا پیشکش ہے حضرت نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز

سلطان المشائخ میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الدین نورانی مرقہ بیشتران  
نہیں جو جسے البتہ وقت افطار ایک دو پر کالہ نان نیکل بیش بودے وقتے کہ درخانہ  
خواجه دہار نہیں کشتی بیشتر یاراں را در روز نان نیکل بودے شب درآمدہ خواہ  
کشدندے منقول است وقتے باسے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
قدس اللہ سرہ العزیز خادم یک دانگ نانک وام کر دیوں بوقت افطار طعام پیش  
شیخ شیوخ العالم نور باطن دریافت فرمود دریں طعام بوے تصرف می آید  
نام عرضداشت کرد درخانہ نمک نبود وام کردہ شد فرمود تصرف کردی ہم برآں  
بسنده میگرددی روانباشد کہ من این طعام بخورم سلطان المشائخ میفرمود شیخ  
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز را در آخر عمر عیش تنگ شدہ بود  
در آن نزدیکی بار بار تقارحلت خواہن کرد تا بعدے کہ ماہ رمضان من آنجا بودم  
انک طعام آوردندے چنانکہ حاضر اثر اس نکتے بچ شے من در آن ایام طعام  
سبب خوردہ بودم دانچہ اسباب معاش منتظم بود معاینہ افتادہ است کہ ہم سہل چیز  
بودہ است و میفرمود در آنچہ از اجود ہن مراد اع شد شیخ شیوخ العالم یک سلطان  
مرا خرج فرمود ہم در آن روز مولانا بابر الدین اسحاق فرمان شیخ شیوخ العالم  
پسبانی کہ امر وزبانشید فردا رواں شود چوں وقت افطار شد درخانہ خدمت  
شیخ چہیزے موجود نبود کہ از آن افطار شود چوں اینحال معاینہ کردم ہاں سلطان  
را کہ من خرج یافتہ بودم و نظر شیخ شیوخ العالم بر دم و عرضداشت کردم از صدقہ  
شیخ شیوخ العالم یک سلطانی مرا خرج رسیدہ است فرمان شود تا ازین چیز  
بیارند شیخ شیوخ العالم از نیچکایت بمعنی بغایت خوش شد و دعا ہا کرد چنانکہ بقیہ  
نیچکایت در ذکر سلطان المشائخ در کتب فتح فتوح تحریر یافتہ است شیخ نصیر الدین  
محمد رحمۃ اللہ علیہ از سلطان المشائخ روایت می کند کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین قدس اللہ سرہ العزیز را ہم بسیار بود خادم حرم ایشان بیامے میگفتے  
خواہم روز قلاں پسر ایک فاقہ بہت یا قلاں دختر را دو فاقہ خواہ چہاں مستغفر

حق بودے کہ سخنان ایشان همچو باد بودے یعنی گفتہ ایشان را بخود راه نہادے  
و قتی نیز حرم ایشان بنجامت شیخ آمد و گفت خواجہ امروں فلاں سپہ سالار سبب  
گر سنگی در معرض ہلاکت شدہ است شیخ شیوخ العالم سراز مشغولی بہ اور دندو  
فرمودند مسعود بندہ یہ کن اگر تقدیر حق در آید و از جہان سفر کن رہنے و ریاضے  
او بندی و بیرون بفرگنی و بیائی بعدہ سلطان المشائخ فرمودند خواجہ کہ خوشتر فرم  
و خوش خسپہ و دعوی محبت خدا کند دروغ گفتہ باش منقول است چوں  
شیخ شیوخ العالم فرید الدین خواست کہ مجاہدہ پیش گیریں باب بنجامت  
شیخ قطب الدین تاجت یار نور اللہ مرقدہ عرضداشت کہ در شیخ فرمود کہ طے  
بکن شیخ شیوخ العالم طے کر دو سہ روز چیزے نخورد سیکوم روز وقت افطار کرد  
چند نان آورد شیخ شیوخ العالم دانست کہ از غیب است بیاں افطار کرد  
بعد از ازاں دید کہ زانغے پر کالہ رود ہا سہ مردارے در دہن کردہ بالاسے خست  
نشستہ است ہمیں کہ نظر شیخ شیوخ العالم بر آں افتاد و رونہ مبارک او را کرتے  
حاصل شد و رونہ بخوشی آں ناہا کہ وقت افطار تناول کردہ بود تمام بیرون اندا  
و معدہ پاک ایشان خالی شد این معنی بنجامت شیخ قطب الدین قدس اللہ  
سرہ العزیز گزرا نیدہ شیخ فرمود کہ مسعود بعد سیکوم روز از طعام خاری افطار کر وی  
فاما غایت باری تعالی در باب تو بود کہ این طعام در معدہ تو جاسے نیافت  
ہلا برو سہ روز دیگر طے کن و انچہ از غیب ہے سہ از ازاں افطار کنی سہ روز دیگر  
طے کر دچانمہ شش روز بوے طعام بدیشان نہ رسید ضعف بغایت غلبہ کرد  
چوں وقت افطار شد بیچ طعامے پیدا شد تا یکپاس شب گذشت ضعف  
غالب تر شد و نفس از حرارت گر سنگی سوختن گرفت دست مبارک جانب  
زیں فراز کرد و چن سنگ ریزہ کہ از زمین برداشت در دمان مبارک خود  
انداخت آں سنگ ریزہ از برکت دہن مبارک او شکر شد حکیم سنائی  
خوش گوید ہیئت سنگ در دست تہ کہ ہر روز و نہر در کام تو مشاکرہ کرد

چون این کرامت معاینه کرد باخویش گفت که این معنی نباید که از مکر باشد آن سنگریزه  
 که در کام مبارک شکار گشته بود بیرون انداخت باز همچنان مشغول حق شد تا نیم  
 شب گذشت ضعف غالب تر گشت باز شیخ شیوخ العالم چند سنگریزه دیگر  
 از زمین برداشت در دهن انداخت آن سنگریزه نیز شکر شد همان معنی  
 مکر در خاطر مبارک ایشان گذشت این شکار نیز از دهن بیرون انداخت  
 همچنان مشغول حق بود تا آخر شب شد باخویش گفت نباید که از غایت ضعف  
 از طاعت بارانم باز چند سنگریزه بست در دهن انداخت شکر شد این بار در  
 خاطر مبارک گذرانید که این از حق است که سیوم بار روزی می شود و آنکه  
 شیخ فرموده بود که آنچه از غیب بید باں افطار کنی همین خواهد بود و بعد از آن سنگریزه  
 شکر بخورد چون روز شد بخدست شیخ الاسلام قطب الدین رفت شیخ فرمود که نیکو کردی  
 باں افطار گردی هر چه از غیب است نیکوست بر تو چو شاکر شیرین خواهی بود شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز را از اینجا پیرشکر بار و پنجشکر  
 خواند بعد از شیخ شیوخ العالم بخت از و یاد مجاهده باز بخدست شیخ قطب الدین  
 نور الله مرقه عرض داشت کرد که اگر فرمان شیخ باشد جمله بدم این معنی موافق  
 مراجع شیخ نیفتاد فرمود که حاجت نیست از این چیزها شهرت حاصل آید شیخ  
 شیوخ العالم جواب گفت وقت شیخ حاضر است که بنده را مطلوب شهرت  
 نیست بعد از شیخ شیوخ العالم فرمود که من در یقین عمر خود از این سخن ایشانها  
 خوردم که چرا جوابی دادم که نه موافق مراجع ایشان بوده است الغرض بعد از  
 شیخ الاسلام قطب الدین قدس سره العزیز فرمود که ما بر وجهی معکوس بردا  
 و شیخ شیوخ العالم را معلوم نبود که جمله معکوس چه باشد شیخ شیوخ العالم شیخ  
 بدالدین غزنوی را گفت که خدمت شیخ مرا جمله معکوس فرموده است و  
 من از دها بت شیخ نه پرسیدم که جمله معکوس چه باشد شما ترمیت کنی یا نه یعنی  
 از خدمت شیخ استکشاف نماید شیخ بدالدین از خدمت شیخ قطب الدین



۶۹ کیفیت چہلہ معکوس پر سید شیخ فرمود کہ چہلہ معکوس آں باشد کہ چہل روز یا چہل شب پائے خود بر شتہ بہ بندہ و در چاہے سرنگوں خدائے تعالیٰ را عبادت کنند چوں ایمیعی شیخ شیوخ العالم را تحقیق شد عزیمت چہلہ معکوس مصمم فرمود لیکن بنوعی کہ اینمعنی مستور ماند بعدہ در طلب مقامے شد کہ آنجا مسجد کے باشد و درون آں مسجد چاہے و نزدیک آں چاہ درختے کہ شاخ آں درخت بر سر آں چاہ رسیدہ باشد و در آں مسجدی موزنے باشد متدین لایق صحبت درویشاں باشد و صاحب سرایشاں شیخ شیوخ العالم بنچینس مقامے و شہر تفحص کردند نیافت در مائشی رفت و مدتی آنجا بود ہم انطیعی میسر نشد چنانکہ در ہر قصبہ و خطہ پیر خلوت می طلبید تا آنکہ در خطہ اچہ رسید آنجا مسجد کے یافت بغایت مروج کہ آنرا مسجد حاج گویند و در آں مسجد چاہے و نزدیک آں چاہ دختے و موزنے کہ نام او خواجہ رشید الدین مینا می گفتندے و اواز مائشی بود و بخدمت شیخ شیوخ العالم صدق ارادتے داشت شیخ شیوخ العالم چند روز در آں مسجد بماند چوں تجدید بر صدق محبت محافظت اسرار او ثوقے یافت بر او ایس بکشا و بشرطیکہ کشف نکرد و الغرض آں موزن را فرمود تا بعد اداے نماز خفتن چوں خلق باز گرد در سننے بیار دچوں موزن سن بیاورد و شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس الدہ سرہ العزیز بعد وضو تمام بیک سر شتہ پائے مبارک خود را کہ تاج سر او لیاست بست دوم سر شتہ بدان شاخ درخت کہ بر سر چاہ بود بست نظامی خوش گوید ہیئت دارد و دوسرایں رشتہ یکے عجز زد و گرانازہ زیں سو ہم عجز آمد و زال سو ہمہ ناز + بعدہ سرنگون خود را درینچاہ آویخت مشغول شد امیر حسن خوش گوید ہر دل کہ در و ہر تو آویختہ شد + آویختہ شد ماقبت از کنگرہ عشق + و آں موزن را فرمود کہ شامپیش از طلوع صبح بیاید شیخ شیوخ العالم قدس الدہ سرہ العزیز بچناں در چاہ نماز معکوس مشغول شد چوں پیش از صبح موزن بیا مد دید کہ شیخ شیوخ العالم بچناں مشغولست گفت مخدوم اشارت

چیت فرمود که صحیح میدهمست موزن گفت نزدیک است که بدفرمود که ایس  
رشته را بالا کش شیوخ العالم از چاه بیرون آمد و در مسجد مستقبل قبله بنشست  
مشغول شد بم بریں جملہ چهل شب چلمه معکوس داشت و فرمان پیر را بنوع  
بنفاذ رسانید که ناشی را ازیں سر معلوم نشد و آن مسجدی بنور در او چہ برقرار است  
و آن مقام تبرکہ حاجت رواے خالق گشته است بچنین گویند شیخ الدین  
میناخی کہ موزن بود بخیرست شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد کہ من مردے  
در و شیم و ابوالبنات در حق من خواہد کرم کند کہ نفسہ ہمراہ من کند تا بیاں دستے  
حاصل شود شیخ شیوخ العالم فرمود کہ بروند کہ کن موزن گفت من چیزے نخواہد ام شیخ  
شیوخ العالم فرمود کہ پایے بر منبر نہادن از تو کرم از حق تبارک جل علا و ار کرے کرد و علم کرامت بود  
کہ مذکرے گیرے سخن شد و سستی و مناک و را حاصل گشت سلطان المشایخ فرمود شیخ  
ابوسعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ گفتے آنچه بمن رسید انصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بکرم  
تا انگاه کہ معلوم کردم و حقے حضرت سالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز معکوس گذارده است  
بر فہم پایے خود بر شتہ بر شتم خود و در سہ رنگوں در چاہے انا ختم نکتہ چهارم در بیان  
علم و تجربہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز سلطان  
المشایخ فی فرمود کہ دانشمندے بود ضیاء الدین لقب در زیر منارہ در  
کردے از شنیدم کہ وقتے من بخیرست شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین نور اللہ  
مرقدہ رفقہ و من از فقه و نحو و علوم دیگر ہیچ چیزے نہ آتم ہمیں علم خلاقی آمونہ  
بودم و در خاطر من بود اگر شیخ شیوخ العالم از فقه و علوم دیگر پرسا چه جواب گویم  
این اندیشہ در دل من بود تا بخیرست شیخ رفقہ و شتم روے سوے من کرد و  
گفت متقی مناظرہ باشد من خوش شدم در بیان آن شروع کردم و نفی داشتم  
کہ در آن معنی آمدہ است بمراد رفقہ بعدہ سلطان المشایخ فرمود از کمال کشفے کہ  
شیخ را بود ہم از علم او پرسید و میفرمود بخیرست شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد  
کہ من بخواہم کلام اللہ پیش شما بخوانم فرمود بخواہ بعد از آن روز جمعہ و یار و دیگر

۷۱ کہ فرصت بودے چیزے میخواندم چنانکہ شش سیپارہ پیش شیخ شیوخ العالم  
خواندم چوں من خواندن آغاز کردم مرا فرمود کہ اکھد بخواں چوں بخواندم و در و الا  
لین رسیدم فرمود ضا و بچنین بخواں کہ من میخوانم ہر چند کہ خواستم بچیناں نیامد  
انگاہ سلطان المشائخ فرمود کہ آں چہ فصاحت و بلاغت بود شیخ شیوخ العالم  
ضاد بنوع خواندے کہ بچکس را میسر نشود بعدہ فرمود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم لفظ یا در کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
الضاد و میفرمود کہ مولانا پدر الدین اسحاق را و مراد رخنہ شہید شد  
چوں بخندست شیخ شیوخ العالم فقیم بایستادیم فرمود کہ چرا ایستادہ اے فقیم  
نمیدانیم در شرعہ زریک است یا سیرک شیخ شیوخ العالم فرمود و نظیر آور و اشتی  
سیرک من زریک اے نگاہ دار سر خود را از گوے کریاں خود یعنی او را  
ہم مگوے و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فریاد الحق والدین قدس سرہ العزیز  
می فرمود و فقیر صابر بر غنی است کہ رجحان دارد زرا کہ غنی شا کر بر شکر را و عدہ  
چیت مزید نعمت لبین شکرتمہ کا زید لکم و فقیر ادر صبر ثارت چیت  
نعمت معیت انا اللہ مع الصابرین میان این مرتبہ و آں بہ ہیں فرق از  
کجا تا کجاست دریں حال قاضی محی الدین کاشانی از سلطان المشائخ  
سوال کرد کہ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْتَمًا اَنْتُمْ عَامٌّ هُوَ وَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ظاہر  
است میان عام و خاص در صورت تفاوت چیت جواب فرمودند  
عام را محذور معیت است یعنی عیلم و یری و خاص را معیت با عنایت است  
یعنی یحیی و یزید یعنی شیخ نصیر الدین محمود رحمتہ اللہ علیہ می فرمود کہ بخندست  
شیخ شیوخ العالم فریاد الحق والدین مردے عرضداشت کرد کہ بجانب  
سلطان غیاث الدین بلبن رقعہ در قلم آرید شیخ شیوخ العالم بدیں طریق

۱۰ اے نازل کردہ شد بر آں حضرت ضاد حق آں ضاد جم او ادا کردہ است برا کینہ اگر  
شکر کند شمار کینہ زیادہ کنم رحمت را بر شمامہ بدستی کہ اللہ تعالیٰ با صابرانست کہ حق تعالیٰ با فاشست  
ہر جا باشد و بدستی کہ اللہ تعالیٰ است با صابران دوست میدارد و راضیت۔

وَقُلْ أَوْ رَفَعْتَ قِصَّةَهُ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ إِلَيْكَ فَإِنْ أَعْطَيْنَا شَيْئًا فَمَا مُعْطَيْنِي هُوَ اللَّهُ  
وَأَنْتَ الْمَشْكُورُ وَإِنْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا فَمَا لَمْ يَخُفْ هُوَ اللَّهُ وَأَنْتَ الْمُعَذَّبُ وَرَفَعْتَ نَحْمَ  
وَرَبَّانِ نَعْمَتِ يَافَتْنِ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ فَرِيدِ الْحَقِّ وَالِدِينَ أَرْشِيخِ الْإِسْلَامِ  
مَعِينِ الدِّينِ سَجَرِي وَارْشِيخِ الْإِسْلَامِ قُطْبِ الدِّينِ بَخْتِيَارِ رَاشِي قَدَسِ  
الْمَدِيرِ الْعَزِيزِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ حَمِي فَرَمُودِ كَشَيْخِ الْإِسْلَامِ مَعِينِ الدِّينِ سَجَرِي  
وَشَيْخِ الْإِسْلَامِ قُطْبِ الدِّينِ بَخْتِيَارِ رَاشِي قَدَسِ الْمَدِيرِ الْعَزِيزِ وَشَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ  
فَرِيدِ الْحَقِّ وَالِدِينَ قَدَسِ الْمَدِيرِ وَرَيْكَ حَجَرِهِ حَاضِرِ بَدَنِ شَيْخِ مَعِينِ الدِّينِ  
شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ كَفْتِ كَبَخْتِيَارِ بِي جَوَانِ رَاجِدِ زَمَجَاهِدِ خَوَاهِي سُوخْتِ بِي  
بَخْتِشِ كُنْ شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ عَرْضِ كَرَمِ رَاجِدِ بَحَلِ اِيْسِ بَاشِدِ كَرَمِ نَظَرِ مَبَارَكِ  
شَمَانِ شَيْخِ كُنْ شَيْخِ مَعِينِ الدِّينِ فَرَمُودِ كَبَخْتِ تَبُودِ اِدَا نِگَاهِ شَيْخِ مَعِينِ الدِّينِ  
بَايْتَادِ وَكَفْتِ بِيَا تَا هَرِ دُو بَخْتِشِ كُنْ شَيْخِ مَعِينِ الدِّينِ بَايْتَادِ وَبِيَا  
شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ مِيَا نِ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ فَرِيدِ الْحَقِّ وَالِدِينَ رَا بَايْتَانِدِ وَ  
بَخْتِشِ كَرْدِ نَايْسِ ضَعِيفِ كَوِيْدِ قُطْعَةِ بَخْتِشِ كُونِيْتِ اَرْشِيخِيْنِ شَدِ دَر بَابِ تَوْبِ  
بَادِشَاهِي يَافَتِي زِيْنِ بَادِشَاهِي زَمَانِ بَدَلْ مَلَكْتِ دُنْيَا وَدِيْنِ گَشْتِ مُسْلِمِ مَرْتَرِ  
عَالَمِ كُنْ گَشْتِ اقْطَاعِ تَوَا سِ شَاهِ جِهَانِ بَدَلْ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ مِي فَرَمُودِ جَوَانِ  
نَقْلِ شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ نَزْدِيكِ شَدِ بَزْرْگِ رَا نَامِ گَرَفْتِ كَرَمِ اَوْدِ رَايَا نِ شَيْخِ  
قُطْبِ الدِّينِ خَفْتِ اسْتِ اَوْرَا تَمْنَاءِ آلِ بُوْدِ كَبَعْدِ اَرْشِيخِ دَر مَقَامِ شَيْخِ نَشِيْدِ  
وَشَيْخِ يَدِ الدِّينِ غَرَنُومِي رَا هِمِ اَمَادَا سَمَاعِ كَبَعْدِ شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ نَقْلِ خَوَاهِرِ  
فَرَمُودِ اِيْسِ جَامِرِ مَنِ وَعَصَا مَنِ وَنَعْلِيْنِ چَوِيْنِ مَنِ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ فَرِيدِ الْحَقِّ  
وَالِدِينَ قَدَسِ الْمَدِيرِ الْعَزِيزِ بَدِيدِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ حَمِي فَرَمُودِ كَبَعْدِ اَرْشِيخِ  
دِيْدِ بُوْدِ مَدِ دَوَا سِ بُوْدِ سُوْرَتِي اَنْشَبِ كَبَعْدِ شَيْخِ قُطْبِ الدِّينِ بُوْدِ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ  
فَرِيدِ الدِّينِ دَر مَانِشِي بُوْدِ هَا نِ شَبِ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالَمِ پَرِ خُوْدِ رَا دِ خَوَابِ دِيْدِ

له پس کردم من اول خود را به خود تو پس اگر عطا کنی او را چیزی پس بخشش کند حق تعالی است تو  
شکر کرده شده و اگر نه بخیر می تو او را چیزی پس باز دارنده الله تعالی است و تو معاف هستی -

که اورا بحضرت میخوانند چون روز شد شیخ از هاشمی رواں شد چهارم روز در شهر رسید  
قاضی حمید الدین ناگوری رحمه الله علیه آں جامه نجاست شیخ شیوخ العالم  
فرید الدین آوردند قدس الله سرهما العزیز و آں جامه را شیخ شیوخ العالم بعد و گوا  
گذارند بموشید و در خانه که شیخ قطب الدین بود بیدار و شست بروایتی که  
بود که سمر بنگا نام یکے بود از هاشمی آمده مگر دست و پا راں خانه آمده بود و در آن  
دروں را نکر دیکے روز شیخ شیوخ از خانه بیرون آمدن سمر بنگا که منظر بود در آن  
شیخ شیوخ العالم افتاد و گریستن گرفت و گفت که شما در هاشمی بودید من شمارا آنگ  
میدیدم این ساعت دیدن شما دشوار شده است شیخ هماں ساعت یارا را  
گفت که من در هاشمی خواهم رفت حاضران گفتند که شیخ قطب الدین شمارا  
این مقام داده است شما چرا جاعے دیگر میفرمود که نعمتے مرا پیر رواں کرده  
است در شهر هماں است و در بیابان هماں منقول است که شیخ شیوخ العالم  
فرید الدین میفرمود و قتی بنجاست شیخ قطب الدین قدس الله سرهما  
نشسته بودم برخاستم بر نیت آنکه جانب هاشمی رواں شوم نظر مبارک  
شیخ قطب الدین بر من افتاد چشم پر آب کرد و فرمود که مولانا فرید الدین دهم  
رواں خواهی شد گفتیم هر چه فرمان شود فرمودید و تلقه یر بریں رفته است  
که در وقت سفر آخرت تو بر ما نباشی بعد از روے سوے حاضران کرد و فرمود  
برای فرید نعمت دین و دنیا و فقر این درویش فاتحه و سورہ اخلاص بخوانیم  
هر همه بخوانند و دعای نیز کرم کردند آنگاه مصلے خاص دعا گوارا بصاحب عطا  
فرمود و گفت من امانت شمارا یعنی سجاده و خرقة و دستار و تعلیل بقاضی  
حمید الدین ناگوری خواهم داد بعد از نیم روز بشما خواهد رسانید آنرا گرد آرید  
مقام ما مقام شماست همینکه شیخ قطب الدین این سخن بگفت لغره از  
مجلس نجاست و هر همه دعا کردند و حضرت سلطان المشایخ میفرمود شیخ  
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله سرهما العزیز درویشے عاصبد

دید بشناخت بر فرود در خانه آمد در خانه بجز قدس سره جوار سے چیزے دیگر نبود  
 آنرا خود اس کرد و بروین زد و ناله خود بخت و مسجد جمعه که آن درویش  
 فرود آمده بود آورد آن درویش گفت از حال آنکه در خانه بجز این چیزے دیگر  
 نبود و توجیه نوع این را اس کردی و بختی معاینه می کردم بلا چه میخواهی بخواه شیخ  
 شیوخ العالم مطلوبے که داشت بخواست بعایت اللہ تعالی از بخشش آن  
 درویش بدار مطلوب رسید بعد تقریر انجکایت سلطان المشائخ می فرمود  
 آن فتناب شیخ کبیرا بعد تحمل مشقت و تنگی حال بسیار بود بعد سلطان  
 المشائخ فرمود چون درویشے از سر صفام درویشے را چیزے بد هر طریق  
 درویش نیست که آن درویش هم بر سبیل مکافات بقدر وسع خود خدمتے  
 کند نکته پنجم در بیان بعضی ملفوظات شیخ شیوخ العالم فرید الحق قدس سره  
 سیر الغریز سلطان المشائخ قدس سره الغریز بخط مبارک خود در قلم آورده  
 که شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرموده است چهار چیز از هفت صدیر طبقات  
 کردند به یک جواب فرمودند مَنْ أَعْقَلَ النَّاسِ تَارِكُ الدُّنْيَا وَمَنْ أَيْسَرَ النَّاسِ  
 الَّذِي لَا يَغْتَرُّ بِشَيْءٍ وَمَنْ أَغْنَى النَّاسِ الْقَانِعُ وَمَنْ أَفْقَرُ النَّاسِ تَارِكُ الْقَنَاعَةِ  
 وَفَرَمُوهُ اللَّهُ يَسْتَحْيِي مِنَ الْعَبْدِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ يَدَهُ وَيَرُدُّهُمَا خَائِبَيْنِ وَفَرَمُوهُ  
 اگر هست غم نیست و اگر نیست غم نیست و فرمود روزنامه را دی شب معراج  
 مر داشت و فرمود امام شافعی گفته است ده سال شاگردی صوفیاں  
 کردم تا معلوم شد که وقت چه باشد و فرمود کار کردم خود را بسخن سرد مردماں  
 نباید گذاشت و فرمود بهیت بقدر رنج یا بی سروری را به شب بیدار  
 بودن هتتری را به و فرمود الصَّوْفِيُّ يَصْفُو بِهِ كُلَّ شَيْءٍ وَلَا يَكُنْ رُشِيخًا وَفَرَمُوهُ

۱۰ کیست «نا ترین مردماں آنکه تارک دنیا است و کیست بزرگ ترین مردماں آنکه متغیر نشود بجزیرے کیست  
 ۱۱ نیاز ترین مردماں آنکه قناعت کند و کیست محتاج ترین مردماں آنکه ترک کند قناعت را ۱۲ حق تعالی حیا  
 ۱۳ کند از بنده خویش که بلند کند آن بنده بسوے خدا مرود دست خود را در دکنده حق تعالی مرود دست  
 بنده را نا امید ۱۴ صوفی آنست که صفا پذیرد به برکت آن همه اشیاء و تیر نماز و آں صوفی را پنج شے



قال شيخ الاسلام جلال الدين نور الله مقده **الكلام** مسكدر القلوب **ان اول**  
**الكلام** واخره **ان كان الله فتكلمه وال** فانسكت و فرمود چوں فقير حابه نو  
 پوشد چنان پندارد كه گفت مى پوشد و فرمود **والنبياء** احياء في القبور و فرمود  
 شعر تو كان هذا العلم يدرك بالمنى ما كان يتقى في البرية جاهل  
 فاجهد ولا تكتسل ولا تلبس عافيه فلما امة العقلي لمن يتكاسل و فرمود  
 حكمايتا عن الله كنت كنزا مخفيا فاحببت ان اعرف فخالقت الخلق لا تعرف  
 و فرمود **انما** باشى ورنه باز تا ميدت چنانكه باشى و فرمود **جد به من جد**  
**بات الحق** خيره من عباد ذرة الثقلين و فرمود **قال عليه السلام** طوبى لمن  
 شغله عيبه عن عيوب الناس و فرمود شعر **رضينا قسمة الجبار فبنا لنا**  
**علم** و **لجبال مال** و فرمود **الصوفى** يصفق به كل شئ ولا يكره ان يردته بلوغ  
**درجه الكبار** فعليكم بعد **الانبياء** الملقى **رابع** شوية  
 شبنم دل خرچم گرفت و اندیشه يار نازنم گرفت و گفتم بسزويد و روم  
 برد تو و اشكم بدويد و آستينم گرفت و فرمود **المباحة بين المؤمنين** و خيره من  
 تذكر السنين بيت اسعى بدعوى چدين سخن دليرى يك حرف را  
 ز معنى ته صد جواب باشد و فرمود **آلافه** في

سها بيارى كلام غاص ميكند دل ما بدرستی اول كلام و آخر كلام اگر باشد براى خدا پس سخن گوید  
 خاموش شوم انبيا زنده اند در قبرهاست اگر بودى ايس علم كه دريانت كرده ميشد بخوابش بنودى  
 اينكه باقى ماند و خلق نادانى پس كوشش يكن و كاظمي مورد مشو غافل پس پشيمانى و آخرت كسى را خواهم  
 بود كه كاظمي خود كرد در يافتى كه حكمايت كنده هست از خدا بودم من كنج پنهان پس دوست داشتم  
 ايس را كه شناخته شوم پس پيدا كردم من خلق را تا شناخته شوم من **ر** بودنى از بودنيهاى  
 خدا بهتر است از پرسيدن جن و انس مرقى **ر** گفت پيغمبر خدا صلى الله عليه وآله وسلم خوشى  
 مرگى است كه باز دارد او را عيب و را ندين عيب مردان **ر** راضى شديم قسمت پروردگار  
 را كه در بيان كرده است بزرگ عالم هست و براى جاهلان مال هست **ر** صوفى آنست كه حفا پذيرد و برگرداند  
 بهر شيا و بهره سازد و آب صوفى را بچشند اگر بخوبى شمار سين مرتبه بزرگان را پس لازم لميز شهادت كردن  
 استقامت بسوزنمان با دشمنان **ر** بحث كردن و كسى بايكه مير بهتر است از كسى كه برون تنهاى دول است

النَّارِ بِنُورِ السَّلَامِ فِي السَّيْلِ وَفَرَمُو الْعُلَمَاءُ أَشْرَافُ النَّاسِ وَالْفُقَرَاءُ  
 أَشْرَافُ الْوُجْهَاءِ وَفَرَمُو الْفُقَرَاءُ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ كَالْبَيْدِ بَيْنَ الْكَلْبِ الْكَلْبُ السَّمَاءُ  
 وَفَرَمُو إِنَّ أَرْكَلَ النَّاسِ مَنْ اشْتَغَلَ بِالْأَكْلِ وَاللِّبَاسِ مَنْقُولٌ اسْت  
 بزرگے از ملفوظات شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الخیر  
 یا نسد کلمہ جمع کردہ است از اس چند کلمہ ما آورده شد و آن اینست با خدا  
 تعالیٰ باید ساخت کہ ہمہ بتانند۔ او بدید۔ چون او بدید۔ کس نتانند۔  
 گنجین از خود رسیدن بحق شمر چتن را مراد مدہ۔ کہ بسیار خواهد بود۔ نادان  
 زندہ دلاں۔ از نادان دانا نما حد کن۔ راستی کہ بدروغ ماندگو۔ مفتر  
 آنچه نخرند۔ از برای جہ و مال مخاطره مکن۔ نان ہر کس مخور۔ ولیکن نان  
 ہمہ مدہ۔ اجل را دریغ جا فراموش مکن۔ سخن را در قیاس مگوی۔ بل را  
 نتیجہ ہوا داں۔ از گناہ لاف مزن۔ دل را باز سچہ دیو مساز۔ پنهان خویش  
 بہتر از آشکارا دار۔ در آرایش مکوش۔ نفس را از برای جہ بقر مکن۔  
 از عاجز و نوکیہ وام مکن۔ حرمت خاندان قدیم نگاہ دار۔ ہر روز و طلب  
 دولت نویباش۔ تا بتوانی مستورا نرا از خوئے کردن بدشتام باز دار۔ قہمت  
 مزاج و خم شمر۔ منت پندار۔ و منت بر کس منہ۔ بجائے ہر یکے ہر کہ نیکی کردہ  
 باجو خویش داں۔ ہر چہ کہ دل بدئی آں گواہی دہد زود از سراں برخیز۔  
 بندہ کہ فروختن خواهد مدار۔ بر نیکی کردن بہانہ جوی۔ جنگ تمام مکن۔  
 بعضے صلح بگذار۔ سبکساری و درستی ضعیفی شمر۔ از سچ دشمن اگر چہ از تو خوشتر  
 ایمن مباش۔ تر کہ از تو ترسد از تو ترس۔ بر توانائی تکیہ مکن۔ بوقت شہوت  
 خوشتن داری از ہمہ وقت زیادہ کن۔ چون با اہل دولت نشینی دیں را فراموش

تدبیر است و محفوظ ماندن از نقصان در سپردن کار و بار خود است بہ خداے عزوجل  
 علماں بہترین مرد مانند و رویاں بہترین بہتر ایں ترجمہ ایں قول نیست کہ درویش در میان  
 دانیان مانند ماہ چہار دہم است در میان ستارگان آسمان بدستی کہ حقیر ترین مرد ماں  
 کسے است کہ مشغول باشد بخوردن و پوشیدن۔

مکن پخت و حشمت در عدل و انصاف داں • بوقت تو نگری بزرگ همت  
 باش • دیں رایج بدل دلاں • وقت رایج بدل شناس پستخاوت را برآ  
 تو لے بدہ پر گردن کشان تکبر واجب ہیں • باہمانان طریق تکلف مو  
 توشہ ازدانش و تجربہ دلساز • چوں رحمت خدا سے غرور کمل رو سے بتو دارد  
 از و مگر نیز • درویش کہ بامید تو نگری باش • عریض داں • ملک بوزیر خدا  
 ترس ضبط کن • دشمن را بشورت برانداز • دوست را بتواضع بند کن •  
 بلا سے ناگہاں جہاں پرستی داں • بقیع خویش بینا باش • تو نگری بدام  
 خرسندی گیر تا بماند • ہنر بخاری بدست آر • سخن تلخ دشمن از جاے مشو  
 از خصم سپر بفلک • اگر خواہی کہ رسوا نشوی • تجاج مکن اگر ہمہ خلق را دشمن  
 خواہی • متکبر باش • نیک و بد خویش را • پنہاں دار • دیں بعلم نگاہ دار •  
 بلند می خواہی • باشکستگان نشیں • آسودگی خواہی • حد کن • آزار بہدیہ  
 بر گیر • در آن کوش کہ برگ زندہ شوی • سلطان المشائخ می فرمود کہ  
 سجدت شیوخ العالم فرید الدین آمد و گفت کہ من چندانہ پیش خجشکا  
 انداختم روز دیگر مین گنم و یک تنکہ رایج بمن رسید شیوخ العالم  
 قدس سرہ العزیز فرمود بیت خورش و بکنجشک و کبک و ہمام •  
 کہ ناگہ ہما می درافت بدام • از ثقات منقول است • وقتے از خدمت  
 شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا سجدت شیوخ العالم فرید الدین قدس  
 سرہ العزیز شیخے رسانیدہ بودند کہ موافق مجلس شیخ شیوخ العالم نبود  
 معذرت آن سخن شیخ الاسلام بہاؤ الدین سجدت شیوخ العالم فرید الدین  
 کا غزے نوشت سخن این بود کہ میان ما و شما عشق بازی است جواب این  
 معذرت شیخ شیوخ العالم نبشت میان ما و شما عشق ہست و بازی  
 نیست واللہ علم نکتہ ششم در بیان بعضے کرامات شیخ شیوخ العالم و ابدا حق  
 والدین والدہ بزرگوار و قدس سرہما العزیز سلطان المشائخ قدس سرہ

سره العزیز فی فرمود که وقتی بخدمت شیخ شیوخ العالم عرض داشت کردم  
درخواستی هست اگر خدمت شیخ بخشش فرماید فرمود که چیست گفتم تارک  
از محاسن مبارک جدا شده است اگر فرماں باشد من بجای تعویذ نگاہ دارم  
فرمود که بچنان کن من آن تار را با غزل بگرفتم در جامه پیچیدم برابر خود در شهر آوردم  
سلطان المشایخ در نیکیات چشم پر آب کرد و فرمود تا چه اثر دیدم از آن  
یک موی بعد از آن فرمود که هر دردمندے و رنجورے که بیامد از من  
تعویذ خواسته من آن موی بامیدادم آن زحمت زائل میشد تا مرادوست  
بود او را تاج الدین مینائی نام بود خودک ادر زحمت شد بر من آمد  
آن تعویذ بخواست جا نیکه نهاده بودم هر چند طلبیدم نیافتم چنانکه سپرک  
آن دوست در آن زحمت نقل کردم در آن طاق که نهاده بودم در نظر  
یعنی چون سپرک آمد دست رفتنی بود آن تعویذ غایب شده بود سلطان المشایخ  
فی فرمود بزرگے بود در دلی اتیم نام مسجدے عمارت کرد و امامت آن  
مسجد شیخ نجیب الدین متوکل را داد آن بزرگ دختر خود را شادی عروس  
کرد یک لک جیتل در کار خیر او خرج کرد وقتی شیخ نجیب الدین متوکل در محاور  
با او گفت که مومن تمام آنکس باشد که اولاد دوستی حق بردوستی اولاد غایب  
آید اگر و چند آن که در حق فرزند خود خرج کرده در راه حق خرج کنی انگاه تو  
بچنانا باشی ترک ازین سخن بنجید امامت شیخ نجیب الدین بستد شیخ  
نجیب الدین در اجود من رقت و بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین  
قدس سره العزیز صورت حال باز نمود خدمت شیخ شیوخ العالم قدس سره  
العزیز فرمود مَا تَنْتَسِبُ مِنْ آيَةٍ أَوْ تَنْتَسِبُ مِنْ آيَةٍ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا بَعْدَهُ بِلَفْظِ  
مبارک را نذا گرا تیری رفت ایتکری را پیدا آر دم در آن روزگار ایتکرا نام  
ملکے در آن دیار رسید آن خانواده کریم را خدمتھا کرد و بخدمت گاری

آن خاندان منسوب شد سلطان المشائخ می فرمود در آنچه سلطان ناصر الدین  
جانب او چه دو ملتان رفت جملہ شکر و سبے زیارت شیخ شیوخ العالم  
فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز نہادند تا آن مقام بود کہ از نبوسے خلق خراب  
شد انگاہ آستین شیخ شیوخ العالم را از بامے جانب کو چہ بیا و بختند خلق می آمد  
و می بوسیدند و می رفتند تا آنچہ پارہ پارہ شد انگاہ در سجدہ درآمد مریدان را  
فرمود شکر و بر گردن باشید تا خلق درون حلقہ نیاید ہم از دور سلام کنند  
و باز گردند مریدان میچنان کردند تا یکے فراتر پیے بیاید و از دایرہ مریداں  
بگذشت و در پائے شیخ افتاد و پائے شیخ بگرفت و بخشید و بوسید بگفت  
شیخ فرید تنگ می آئی شکر نعمت خداے تعالی بہ ازیں بگذار چوں ایں شیخ  
شیوخ العالم بشنی نعرہ بزد انگاہ فراش را بنوخت و معذرت بسیار کرد و کا  
حروف از والد خود سید محمد مبارک کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ می  
فرمود ہمدیں شکر کے چوں سلطان ناصر الدین نزدیک نہر والہ رسید بخواست  
کہ میان اجودہن برود و سعادت قدم بوس شیخ شیوخ العالم حاصل کن سلطان  
غیاث الدین کو آن ایام الغخان بود و نائب مملکتہ و خسرو سلطان گفت  
کہ شکر بسیار است و در راہ اجودہن بے آبست اگر فرماں شود بخدمت  
شیخ شیوخ العالم من بروم و بدیہ و فتوح ببرم و از بہت خداوند عالم معذرت  
کنم و سلطان غیاث الدین را در ایں ایام در خاطر ہوس سلطنت جہانگیری  
بود با خاطر اندیشید اگر ایں کا نصیب منست و تخت سلطنت بمن خواہد  
رسید نفسے در قیاب شیخ شیوخ العالم بمن خواہد را ند ایں معنی در خاطر گرفت  
و بفرمان سلطان با مبلغ سیم و مثال چہار دیہ بخدمت شیخ شیوخ العالم آورد  
و سعادت قدم بوس حاصل کرد و آن سیم با مثال چہار دیہ پیش شیخ شیوخ العالم  
نہاد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ایں چیست الغخان گفت کہ ایں سیم است و ایں مال  
چہار دیہ خاص برائے شما شیخ شیوخ العالم تبسم کرد و گفت کہ نقد را بگاہدہ با درویشا

خرج خواهم کرد و مثال دیدم بار که طالبان این پیشتر اند بعد کشف المعنی که  
 انخاں را در خاطر بود از حضرت شیخ شیوخ العالم در دل خلیفان گرفت بر فور  
 شیخ شیوخ العالم بر لفظ مبارک راند فریدون فرخ فرشته نبود و زود  
 ز غنیمت سرشته نبود و زود او و پیش یافت آن نیکوئی و توداد و پیش کن فریدون  
 توئی و همچنین این نفس بسع مبارک انخاں رسید در گره دستار چه بست  
 و زمین بوس کرد و خوشدل بر خاست بعد هم در آن چند گاه انخاں باو  
 شد و امور مملکت هند و ستان در ضبط سلطنت او آمد بزرگ خوش گویند  
 سرے که شود و بر زمین بخدمت تو یک قبول تو تا حشر تا جدار شود و  
 سلطان المشایخ میفرمود که شیخ شیوخ العالم فریدان حق والدین قدس سره  
 العزیز نماز بامداد کرده بود و مشغول شده و بر زمین نهاده و مستغرق شغل بریں  
 هیأت بسیار بود الغرض همدان شکل سر بر زمین نهاده و مشغول شده  
 و هوای زمستان بود و پوشتی بیاوردند بر وجود مبارک او انداختند هیچ  
 خدمتکارے اینجا نبود و همیں من بودم و پس درینیاں یکے بیامد و باو از بلند  
 سلام گفت چنانکه شیخ شیوخ العالم را از وقت برود شیخ اینجاں سر بر زمین نهاده  
 بود و پوشتی درو پوشانیده گفت اینجا کسے هست گفت منم بعد فرمود این کس  
 که آمده است تنگے هست میانہ بالا زرد گول من دران مرد دیدم همان هیئت  
 بود جواب دادم آری بعد از ان فرمود در بنجر در میان دارد در و دیدم اینجا  
 بود گفت آری دارد باز فرمود که در گوش چیزے دارد من در و دیدم اینجا  
 بود گفت آری دارد در اینجا در و دیدم جواب باز میدادم و متغیر میشد این  
 بار که گفت آری حلقه در گوش دارد شیخ فرمود او را بگو که بر پیش از آنکه نصیحت  
 نشد چون این بار جانب او دیدم او خود رفته بود و منقول است وقت  
 شیخ شیوخ العالم فریدان حق والدین قدس سره العزیز را بر انگشت مسجاری  
 بزور پیچ علامے نکرده و بحق مشغول گشتند در غلبه مشغولی عرق از اندام مبارک



۸۱  
ایشان رواں شد زہر اثر نکر و سلطان المشایخ میفرمود کہ ما در اجودہن مقیم  
در محراب ہر سی ما را گر نید مردے کہ در صحبت او میرفتیم آنجا بر بست زہر فرشتہ  
و نیکو شد چوں در اجودہن رسیدیم بر گاہ بود دروازہ ہابستہ بودند یاران گفتند  
حصار بگیم و برویم دیدیم در حصار ہر طرفی را بسے شد القصہ یاران ہمہ بالا رفتند  
و من سے ترسیم دست من گرفتند و بالا بردند چوں با ما شد بخد مت شیخ  
شیوخ العالم رقیم ہمہ را پر رسید و مرا بچ گفت یکزماں شد فرمود کہ ما گر زیدن بابے  
است حصار بستن کجا آمدہ است فاما از خدمت شیخ نصیر الدین محمود  
رحمتہ اللہ علیہ وایت میکنند کہ بعد گزیدن ما در وجود و سہری بنور باطن شیخ  
شیوخ العالم را روشن شد شیخ شیوخ العالم بر سہیل تجیل کردن فرستاد تا سلطان  
المشایخ را سوار کنند و بیارند بچماں کردند لینے در گردون سوار کردند و آوردند  
سلطان المشایخ فرمود شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الغزیر  
را مرضی حادث شد خواست کہ گاہے چند بڑھکا بگیرد رواں شد چند گاہ رفت بڑھکا از دست  
با انداخت چنانچہ اثر پیشانی دریشانی مبارک ایشان معاینہ شد پرسید ندچہ بود کہ خواجہ  
عصا زنت با نداشت فرمودند کہ ما را عتاب کردند کہ نگیمہ بر غیر ما کردی سلطان المشایخ  
مے فرمود کہ یوسف ہانسوی از یاران سابق بود و قتی او را وجہ آمد شیخ شیوخ العالم  
پر رسید کیاں را دیدی گفت فلاں کس چنین چنین مشغول است فلاں کس  
چنین متعب است شیخ شیوخ العالم را رغبت شد کہ ایشانرا بہ بند بہانہ وضو  
ساختن برخاست دیر تر آمد درون مسجد بالا و فرو تفحص کردند شیخ شیوخ العالم  
را یافتند بعد از مانے خواجہ پیدا شد یوسف پرسید کہ خدمت خواجہ  
کجا بود فرمود کہ چنداں خلق اوچہ را صفت کردے کہ ما را رغبت  
شد بملاقات ایشان در اوچہ بودم ہمہ را دیدیم دوکانہا کردہ اند و  
نشستہ آندہ پزی میکنند منقول است و مجلس سلطان المشایخ  
یارے آغاز کرد کہ بہا والدین خالد میگفت کہ در اجودہن بخت

ابن فضل خواجگان جنتی حضرت امجد حضرت نظام الحق والدین قدس السمرہ العزیز

شیخ شیوخ العالم فتم در جمیع پیش محراب مشتم بخندست خواجہ مرار نامی کرد مذور  
محراب شگافے بود یارہ کا غذے آنجا افتاد چوں آن کا غذا بکشد دم در آن  
کا غذا بنشسته اند کہ خالہ از فرید سلام خواند این کہتر حیراں ماندہ بعدہ بندگی شیخ  
شیوخ العالم فتم و این معنی تقریر کریم یارے از سلطان المشائخ پرسید کہ این  
کا غذا کسے نے نویسد و یا از طرف حضرت عزت صادر میشود سلطان المشائخ فرمود  
ملکے است طعم نام آن نقش در دل او مے نویسد الہام پیدا مے شود و آن  
مرد گفت مگر کا غذا ہموں نے نویسد سلطان المشائخ فرمود کہ در مذبحہ فرمود کہ  
این را طعمے گویند آن سہ چیز است کہ از آن جانب پیدا مے شود یکے آنکہ  
در دل چیزے میگذراند دیگر پالتف او از میدہد دیگر آنکہ کا غذا نوشته پیدا مے  
شود و اولیاء نقش مے بیند نقاش نہ بیند یا نقاش چہیند و نقاش را ہم بیند  
این زمان کہ نقش پیدا میشود اگر در دل نورے پیدا شد آن رحمانی است  
کہ آن ملک مینویسد و اگر ظلمت پیدا شد آن شیطانیت کہ شیطان در دل القا  
مے کند بعدہ فرمود ملک بچارہ دریں ملک چکار دارد و شیطان چکن بہر چہ  
پیدا شود از انطرف پیدا مے شود کاتب حروف از خدمت سید السادات  
سید حسین عم خود رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ وقتے شیخ شیوخ العالم  
فرید الحق والدین قدس السمرہ العزیز مے خواست کہ کا غذا بجان  
شیخ الاسلام بہا والدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ نبوی کا غذا و قلم بردست  
مبارک گرفت در تامل شد کہ خطاب شیخ الاسلام بہا والدین چہ نویسد در خاطر  
مبارک گذرانیدہ خطابے کہ خدمت ایشان از دل و لوح محفوظ بنشسته اذان نبویم  
در خیال سیر مبارک خود بالا کرد جانب آسمان دید نظر در لوح محفوظ کرد و دید کہ  
نوشته اند شیخ الاسلام بہا والدین زکریا بعد سہیں خطاب مکرم و آن کا غذا  
کتابت فرمود قال واحد من الاولیاء شعر قلوب العالیٰ فین لہا عینون

لہ دہائے عارفان را پس برائے انہا چشم ہاست۔

تروی ما لایراہ الناظرینا + ماجنبہ تظاہر بغیر رئیس + الی ملکوت  
 رب العالمنا سلطان المشائخ میفرمود محمد نام یارے بوداں یار بر بعض  
 اسرار شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس سرہ العزیز واقع بوداں روز  
 جمعہ در مسجد آں یار و عقب شیخ شیوخ العالم نشستہ بود زمانے، ہوشاشت  
 شیخ ازو پرسید کہ حال تو چہ بود باز بر لفظ شیخ شیوخ العالم رفت آنراں در  
 نماز مرا معراج بود ترا ہم از نعمت درویشاں نصیب شد عرض میدارد کا  
 حروف بر آنجملہ کہ حالے و تحیرے کہ سلطان المشائخ را بعد تحریر میہ نماز جمعہ  
 پیدا شدہ بود تا روز نقل ہم بر آں حال بود چنانکہ در ذکر سلطان المشائخ در  
 نکتہ مرض موت تحریر یافتہ است بمعراجے ماند کہ شیخ شیوخ العالم را در نماز  
 جمعہ پیدا شدہ بود چنانکہ در صدر این حکایت مسطور است سلطان المشائخ  
 نے فرمود کہ یوں من محلو قرار شدہ از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین  
 قدس سرہ العزیز در ہلی آمدم خرقہ گلیمے کہ از شیخ شیوخ العالم یافتہ بودم  
 پوشیدہ در مسجد جامع میر تقی میر شرف الدین قیامی را طلبید من کیفیت محبت  
 و یافتن خلعت با او گفتم استماع حال من شیخ شیوخ العالم را دو کرت  
 چنانچہ نہ لائق حال باشد ذکر کرد و مراد ہی گفت با آنکہ قوت جواب داشتہ  
 تحمل کردم شیخ سعدی خوش گوید بیت بخدا و بسر و پا سے تو کز دوستیت بہر  
 از دشمن و اندیشہ دشنام نیست + چون باز بخد مت شیخ شیوخ العالم رفقہ  
 آں ماجرا باز فرمود شیخ شیوخ العالم ہاے ہاے بگیت و مرادیاں تحمل تحسنا  
 فرمود در غلبہ آنحال چنان بزبان مبارک را نہ کہ من دستم شیخ شرف الدین  
 رفت چون باز ہلی رسیدم شرف الدین قیامی نمازہ بود از شیخ نصیر الدین  
 محمود روایت میکنند کہ مردے بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس  
 سرہ العزیز کہ شیخ فرمود طعام پیش او آرنما و گفت چندین گاہ باشد  
 سلا کہ میری نہ آں چہ ہچیز کہ نے بیند آں چیز را پیغمبر ہاے طہران سے کنندہ باز آو  
 انیر پر سوے عالم ملکوت پر در کا ر عالمیان -

کہ طعام گذاشتہم شیخ شیوخ العالم فرمود چرا گذاشتہ گفت من درویشی  
ساکن بودم مسلماً ناظر اسبب تمردان دینہ تا ختنہ اتفاق افتاد فرزندان من  
اقربائے دیگر را اسیر کردند عورتے داشتہم کہ دل و جان من متعلق او بود و او نیز در انمیا  
اسیر شد بسبب او دل من نئے آرید دل بر مردن نہادم شیخ شیوخ العالم فرمود  
کہ طعام بخوردینمیاں مردے رسید از اہل کتبہ با تحت بند او را پیش خواہ آورد  
شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ترا تخلص خواہ شد اما آن مرد کنیز کے بدی او قبول  
کرد آخر گفت کنیز کہ چہ خواہم کرد برابر او نمیرفت آن نویسنده گفت تخلص من  
متعلق بشرط دادن کنیز کہ است ضرورت کسان را برو گماشت تا او را برابر کردہ  
بر اسپیار کردہ مے برند چون این نویسنده بر ملکہ کہ او را بندہ کردہ بود رسید بچہ  
ملاقات او تخلص فرمود و کنیز کے کہ او را زناخت پیدا شدہ بود فرمود بدو بدہند  
چون کنیز کہ بدو دادند نویسنده آن کنیز کہ را بدان مرد داد و آخر بدو دید بقدر اللہ  
ہماں عورت او بود خاطر او جمع گشت سلطان المشائخ فرمود در میجام اجودہن کسی از جتہ قاضی خطیب  
و نماز جمعہ خطا ندیکے از زبان شیخ شیوخ العالم اورا گفت نماز عادت کن ہمہ طوق نماز را گردانید قاضی  
عبد اللہ کہ قاضی اجودہن بدہافتن گرفت آن قاضی عبد اللہ را قاضی محمد ابو الفضل گفتہ  
او نیک بندہ جو بود گفت کہ مشتے کار از گرختگان از جا بجایا آمدہ اند بعدہ چون  
شیخ شیوخ العالم در خانہ آمد یا یاران گفت اگر کسے بر کسے تہور راند و آنکس گچل  
کند و اگر او ہم از آن خود براند روا باشد ہمینکہ این سخن بر زبان مبارک رفت قاضی  
عبد اللہ را فالج زد روی کتر شد قاضی عبد اللہ بخدمت شیخ شیوخ العالم یک سہ  
شکر آورد و گو سپند آورد و در پیائے شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ  
الغیر افتاد شیخ شیوخ العالم فرمود عبد اللہ در مدت ہفتہ سال ہر کسے از تو خیرے  
بن میرسانید اکنون ہر چہ در فال مصحف بیرون آید حکم ہماں باشد چون مصحف  
بکشاوند قصہ ہمتہ نوح علی بنیناد علیہ الصلوۃ والسلام بیرون آمد قال یا نوح

۸۵ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَاحِبٍ شیخ شیوخ العالم فرمود ہمیں حکم ہوا  
 ہر چند قاضی عبداللہ جہد کر دیس نہ۔ و آورده آورده گرد قاضی در خانہ رفت انقلد  
 سلطان المشائخ نے فرمود وقتے دراجو دہن مردے نجدست شیخ شیوخ العالم  
 آمد آں مرد در گوش باہستگی گفت کہ در دہلی من و تو ہر دو بمسبق بودیم تا آں تھا  
 کہ در شہر قاضی مفتی بیٹا سی شیخ شیوخ العالم انیمنی بنوریاطن دریانت و کشف کرد  
 کہ اے بیچارہ اگر خواندن برائے جہل است نخواست و بخلق ایذاے مرساں  
 و اگر برائے عمل است ہینقدر کافی است کہ بخواند و عمل میکند مقصود از  
 خواندن علم شریعت برائے عملست نہ از برائے ایذاے خلق سلطان المشائخ  
 میفرمود مردے از دہلی رواں شد تا دراجو دہن نجدست شیخ شیوخ العالم  
 تائب شود در اثناے راہ مطربہ پریشاں قدمے چند با او ہمراہ شد و ایں مطربہ  
 بسیار خواست و در بند آں مے بود کہ بآں مرد تعلقے کنایں مرونیثوق  
 داشت بچہ داں زانیہ میلے نکر دتا در منترے در یک گردوں سوار شد ندانیم طر  
 بیامد نزدیک آن نشست چنانکہ میان ایشان حجابے نماذ مکر در خیال  
 اندک مایہ دل آنمرد میل کرد تا سخنے گفت یادستے و از کرد و رآخال آنمرد مرد  
 را دید کہ بیامد و طبانچہ بر رو آنمرد زد و گفت نجدست فلاں بزرگے میروی  
 بر نیت توبہ ایں چیست آنمرد بر فور متنبہ شد القصہ چوں نجدست شیخ شیوخ العالم  
 رسید اول سخن شیخ شیوخ العالم با آنمرد ایں بود کہ خداے تعالیٰ ترا آنروز  
 قوی نگاہ داشت سلطان المشائخ نے فرمود کہ یارے بود از مردان شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قاس اللہ سرہ العزیز او را محمد شہ غوری گفتے  
 مریدے صادق و معتقد را سخ بود نجدست شیخ شیوخ العالم آمد مضطرب حیران  
 فرمود کہ چہ حال است گفت برادرے دارم رنجور و درم چنانکہ رقتے بیش  
 نماذہ است ایں ساعت کہ من نجدست آمدہ ام چہ عجب کہ تمام شدہ باشد

بسبب آن در ہم روز بروز بریم شیخ شیوخ العالم فرمود چنانکہ تاویں ساعت سستی  
 من ہمہ عمر پنچین ام دلتے باکسے نمیکویم انگاہ اور اکفت برادر تو صحت خواہ  
 یافت محمد شہ چوں در خانہ آمد دید کہ برادر شستہ است و طعام میخور و سلطان  
 المشایخ میفرمود کہ وقتے پنج درویش بخد مت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر رسیدند  
 درویشانے درشت مزاج فراخ سخن از پیش شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر برخاستند  
 و گفتند باچندین گشتیم درویشے نیا فتم شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ  
 العزیز فرمود کہ نشینید شمارا درویشے نایم ایشان استبداد کردند و رواں شدند  
 شیخ فرمود چوں میروید باید کہ براہ بیابان مروید ایشان سخن شیخ شیوخ العالم  
 را خلاص کردند راہ پیش گرفتند شیخ شیوخ العالم کسے را و عقب دو انیہ تخص  
 کردند کہ کدام راہ رفتہ خضر کردند کہ راہ بیابان رفتند شیخ شیوخ العالم چوں  
 اینچہ نشنید ہائے ہائے بگریست چنانکہ برانم کسے بگریزد بعدہ خبر آوردند آن  
 ہر پنج تن را باد مسموم زد چہار بر بجائے پلا شدند یکے بر سر آب رسید و آب بسیار  
 خورد ہما بخامد عرض میداد کہ کاتب حروف بر آنجا کہ خواجہ احمد ریوستانی  
 از مریدان سابق شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز بود او  
 مے فرمود کہ من آبے بھت تو ضعی و خسل شیخ شیوخ العالم میرسانیدم روز  
 پشت من در کردن گرفت بھت آب آوردن مرا طلب شد گفتم کہ پشت من  
 درو میکند مشک نمیتوانم آورد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ او را پیش من آرند  
 چوں بخد مت شیخ فتم بشققت نزدیک طلبید و فرمود پشت خم کن من تو واضح  
 پشت خم کردم شیخ شیوخ العالم دست مبارک خویش بر پشت من فرود آورد  
 و فرمود کہ برو آب بیاز آنوقت باز کہ ایام جوانی بود تا این غایت کہ قریب  
 بصد سال رسیدہ است ہرگز پشت من در نکرد و مشکہائے آب با فراہ  
 نے آوردم و ہمین خواجہ احمد میفرمود کہ وقتے شیخ شیوخ العالم مرا جاہا مبارک  
 خود شستن فرمود من آن جاہا کنارہ آب آوردم و بشستم و بخد مت شیخ



شیوخ العالم بر دم فرمود کہ برویکبار دیگر بشو من با خود گفتیم دریں فرماں مقصود  
 نخواهد بود و از من تقصیر سے دریں باب جامہ شستن رفته باشد اندیشیدم یاد آمد  
 کہ من اول جامہ شستم بعدہ و قصو ساختم ادب آں بودے کہ اول و نحو میگردم  
 بعدہ جامہ سے شستم آیں باب اول و نحو کردم و دو گانہ بگذاردم و جامہ احتیاط  
 تمام شستم و بخدمت شیخ شیوخ العالم بر دم دریں کرت نیز شیخ فرمود یک کرت دیگر  
 بشو آیں بار حیرت من زیادہ تر شد اگر چه احتیاط سے کہ در جامہ شستن باشد  
 من بجا آورده بودم فاما چوں فرماں شیخ کبیر برینجمله شدہ است البتہ آیں  
 بار نیز تقصیر سے رفته باشد چوں فکر کردم یاد آمد دریں کرت جامہ شستم و  
 برائے خشک شدن بر شاخہاے درختے انداختہ بودم کہ بالاے آں  
 شاخہاے دیگر بود و بطور بالاے آں نشسته احتمال دارد کہ از آن طیور  
 چیزے جاشدہ باشد و بر آں جامہ افتادہ دریں کرت کہ بشستم بہمتہ  
 خشک کردن در صحرای انداختم چوں آیں بار بخدمت شیخ بر دم قبول افتاد  
 و کاتب حروف آں خواجہ احمد دریافتہ بود و سعادت قدسیوس او مشرف  
 گشتہ و در عہد سلطان تغلق ازاجوہن در غیاثپور آمدہ و بخدمت  
 سلطان المشایخ مدتے بود پیرے عزیزے کہ قریب صد سال عمر او رسید  
 بود و بیچ انحنائے در قامت مبارک او پیدائش شدہ و ہم در آں ایام والد کاتب  
 حروف سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ احمد را در خانہ طلبیہ  
 بود و برادرم امیر داؤد ششماہ بود او را زحمتے حادث شد و چند روز شیر  
 نخورده و چوں او را در نظر مبارک آں بزرگ آورد و کیفیت زحمت او  
 کہ شیر نمیخورد گفت آیں بزرگ انگشت مبارک خود بلعاب خویش تر کردہ  
 بر لبہاے برادرم امیر داؤد مالید فی الحال لبہا جنبانید خواجہ احمد دایہ  
 فرمود کہ شیر بدہ چوں دایہ جائے شیر در دہن او نہاد یکدن گرفت و بہرadox  
 نکتہ مفہم در بیات کرامات والدہ مکرمہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین

باب فیاض الخواجاں حضرت ازہر سائلین تہا محمد حضرت نظام الحق والدین قیس سہو  
 قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ نے فرمود شیخ کبیر را والدہ بود پس بزرگ  
 تاشے دزدے در خانہ درآمد اہل خانہ خفتہ بود و والدہ شیخ شیوخ العالم بیدار بود  
 بحق مشغول چوں دزد آمد کہ ورشد کہ او ازداد اگر دریں خانہ مرد است پدر و برادر  
 منست و اگر عورت است مادر و خواہر منست ہر کہ ہست من از ہابت او  
 کور شد م باید کہ مراد عا کند تا بینا شوم و توبہ کنم والدہ شیخ کبیر دعا کرد و او بینا شد  
 و برقت والدہ شیخ شیوخ العالم این حکایت پیش میچکس نکشاد ساعتی گذشتہ  
 مردے را دیدند سبوسے جفرا ت بر سر کردہ بیامد و اہل بیت او برابر او پرسیدند  
 تو کیستی گفت من امشب بزدی در تہ خانہ آمدہ بودم عورتے بزرگ اینجا پیدا  
 بود من از ہبت او کور شد م و بدعاے او چشمم یافت م و من عہد کردم کہ بعد ازین  
 دزدی نکم اینک این ساعت آمدہ ام با اہل بیت خود تا مسلمان شوم انظر  
 برکت آں ولیہ ہمہ مسلمان شدند سلطان المشائخ نے فرمود در انچہ شیخ شیوخ العالم  
 و اجدوس من سکونت ساخت شیخ نجیب لدین متوکل را فرستاد و والدہ را  
 بیارد شیخ نجیب الدین والدہ ماجدہ را از انجا رواں کرد و در اثنا مے راہ  
 زیر درخت فرو آمد دریں میان آب حاجت شد شیخ نجیب الدین بطلب  
 آب رفت چوں باز آمد والدہ را ندید حیران و متحیر ماند از اں سبب چپ و  
 راست و دید و طلب کرد بیچ اثر والدہ نیافت بخدشت شیخ شیوخ العالم قصہ  
 باز گفت شیخ فرمود طعام ساختند و صدقہ کہ آمدہ است بدادند بعد از مدتے  
 شیخ نجیب لدین را در آنحد و گذر افتاد چوں در زیر آں درخت آمد و دل  
 او گذشت کہ در چپ و راست این موضع بروم کہ نشانے از والدہ بیام  
 ہچناں کرد استخوانے چند یافت از استخوان آدمی با خود گفت باشد کہ  
 استخوان مے والدہ ماست شیرے و دوسے ہلاک کردہ باشد آں  
 استخوانہا را جمع کردہ در خریطہ انداخت و بخدشت شیخ شیوخ العالم  
 فریاد بحق والدین آید و قصہ باز گفت شیخ فرمود کہ آں خریطہ پیش من بیا

چون خریطه بیاورد و پیشانیک استخوان هم پیدایش سلطان المشایخ  
برنجوف چشم پر آب گرد و فرمود که این از عجایب روزگار است نکته هشتم  
و بیان مرض و رحلت کردن شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس سره  
سره العزیز و ارفقا بدار البقا سلطان المشایخ میفرمود که شیخ شیوخ العالم  
فریدالدین از رحمت خلّه شد بدار زحمت رحلت گردناز سلطان المشایخ  
سوال کردند که شمار وقت نقل حاضر بودید چشم پر آب کرد و فرمود که خیر در ماه  
شوال مرا بدلی رواں کرو نقل ایشان نجم ماه محرم بود وقت رحلت از من یاد  
کرد و گفت فلاں در بدلی است این سخن هم گفت که وقت رحلت شیخ  
قطب الدین سن نیز حاضر بودم و در هاشمی بودم سلطان المشایخ این حکایت  
میفرمود و گریه میکرد و چنانکه در همه حاضران اثر کرد و میفرمود شب نجم ماه محرم  
زحمت شیخ شیوخ العالم غالب شد نماز خفتن بجاعت بگذارد و بعد از آن  
پهوش گشت ساعتی شد بهوش باز آمد رسید که نماز خفتن گذارد و ام گفتند  
آرے گفت یکبار دیگر بگذارم که داند چه شود و هم که نماز بگذارد و باز بهوش  
شد این بار بهوش بیشتر شد باز بهوش آمد رسید که من نماز خفتن گذارد و ام  
گفتند دوبار گذارد و اید فرمود که یکبار دیگر بگذارم که داند چه شود و هم که  
هم گذارد و بعد از آن بر رحمت حق پیوست کاتب حروف از والد خود بیکصد  
کرمانی رحمه الله علیه سماع دارد چون شیخ شیوخ العالم بر رحمت حق پیوست  
و در مقام مقصد صریح قرار گرفت غسل دادند و را محل چادر رے  
خواستند تا بالاے جنازه شیخ شیوخ العالم بگذارند والدین بنده  
میگفت که مرا یاد است که میریخته سید محمد کرمانی چادر کاتب حروف  
تعمیل در خانه آمد از والد و والد که جد کاتب حروف باشد چادر رے طلبید  
چادر رے نوپید بسید محمد کرمانی داد و آن چادر بالاے جنازه شیخ شیوخ  
فریدالحق والدین قدس سره العزیز انداختند و اتفاق فرزندانش شیخ شیوخ

این بود که بیرون حصار اجدوین در مقامی که شهدا خفته اند انجا دفن کنند بدین  
 نیت بیرون حصار آوردند و پدید میآید میان خواجہ نظام الدین که پسر محبوب  
 شیخ شیوخ العالم بود رسید و او چاکر بود برابر سلطان غیاث الدین بلبن  
 در قصبه بیالی بود شیخ شیوخ العالم را در خواب دید که بخیمت خود میخواند خواجہ  
 نظام الدین اجازت بستد و جانب اجدوین رواں شد در آن شب که نقل  
 شیخ شیوخ العالم بود در اجدوین رسید فاما دروازه های حصار بسته بودند  
 شب بیرون حصار ماند و در آن شب که شیخ شیوخ العالم رحلت میفرمود  
 میگفت نظام الدین آمد ولیکن چه سو که ملاقات نشد چون بامداد شد خواست  
 که دروں درآید نزدیک دروازه رسید بود که جنازه شیخ شیوخ العالم بیرون  
 آوردند الغرض از برادران رسید که کجا دفن خواهند کرد گفتند بیرون حصار  
 نزدیک شهدای که شیخ شیوخ العالم پیشتر انجا مشغول بودند و مقامی موح  
 است خواجہ نظام الدین گفت اگر شما شیخ شیوخ العالم را بیرون حصار دفن  
 کردید شمارا بیکس اعتبار نکنم هر که زیارت شیخ شیوخ العالم بیاید هم از بیرون  
 زیارت کند و بگذرد بعده نماز جنازه هم بیرون کردند و باتفاق آن شاهزاده  
 باز بیرون حصار آوردند و درین مقام که مدفونست دفن کردند سلطان المشایخ  
 میفرمود مردی بخیمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز  
 آمد و گفت اگر فرمایا باش حجره براس مسکینان که از بیرون آب و هیزم می  
 آرند از خشت بنا کنم شیخ شیوخ العالم فرمود که مدت هفت سال است که مسعود  
 بند دینت کرده است که خشت بر خشت نمند القصه آن مرد و اولاد شیخ را  
 بران داشت که حجره عمارت شود و بچنانا شد فاما بعد نقل شیخ شیوخ العالم  
 که در آنجا خواب کرد و روضه قبر که شیخ شیوخ العالم همانجا بنیاد سلطان  
 انداخته بود که بخیمت شد شیخ شیوخ العالم خشت خام حاجت شدیوں  
 موجودست و در خانه شیخ شیوخ العالم که بنخست خام برآورده بودند از آن

درخت فرود آورد تا در کجہ خرج شد طیب اللہ مرقدہ و جعل خطیرۃ القدس متوا  
پوشیدہ مانند کہ تولد حضرت شیخ شیبوخ فرید الحق والدین مسعود گنبد شکر در ۶۹ ہجری پانصد و  
شصت متولد بود و وفات حضرت ایثار در شش صد و شصت و چہار بود  
عمر حضرت ایثار تو و پنج باشد و اللہ اعلم و ارادت آوردن حضرت نجشکر  
بہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہما عزیز و پانصد و ہشتاد و چہار بود  
بعد از ارادت آوردن ہشتاد سال در عقہ حیات بود طیب اللہ مرقدہ و جعل  
خطیرۃ القدس متواہ از حضرت سلطان المشائخ پر سید مذک کہ عمر شریف  
حضرت شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ عزیز چہار سال  
بود فرمود مذک کہ نو و پنج سال و بوقت نقل این سخن میگفت یا حق یا قیوم  
سلطان المشائخ فرمود کہ اول شیخ سعد الدین حمویہ تھلکہ و بعد از او سبہ سال  
شیخ سیف الدین ماخرزی بعد از او سبہ سال شیخ بہا والدین زکریا بعد از او سبہ  
سال شیخ شیبوخ العالم فرید الدین قدس سرہ عزیز سلطان المشائخ فرمود کہ خوش  
عمری بود کہ پنج بزرگوار در حیات بودند شیخ شیبوخ العالم فرید الحق والدین  
و شیخ ابوالغیث بنی و شیخ سیف الدین ماخرزی و شیخ سعد الدین  
حمویہ و شیخ بہا والدین زکریا قدس اللہ سرہما عزیز این ضعیف گوید قطعہ شیخ اعظم  
فرید مات و دین و شیخ ابوالغیث و شیخ سیف الدین و شیخ سعدی حمویہ شیخ الوقت  
شیخ صاحب نفس بہا والدین و بود ہر پنج پیر در یک عصر و ہر یک بادشاہ دنیا  
و دین و منہم آں سلطان المشائخ و آں برہان الحقائق و آں سرور اولیاء  
دین و آں پیشواے اصفیاء عالم یقین و آں عالم علوم ربانی و آں  
کاشف اسرار رحمانی و آں بظاہر و باطن آراستہ و وجود مبارک خود اُمو  
عالم پیر استہ و آں والدہ صفات حق جل و علی و آں عاشق ذات باری تعالی  
و آں معین کان کرامت و آں صورت لطافت و آں بکثرت بکامیاں  
اولیا معروف و آں بہمہ اوصاف گزیدہ و میان اصفیا موصوف و آئینہ

سلطان المشائخ نظام الحق و حقیقت و اشرف والدین و ارث الانبیاء و المرسلین  
 سید سلطان الاولیاء نظام الدین محمد محبوب آبی بن سید احمد بن سید  
 علی البخاری ایشی الدہلوی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم العزیز ابن ضعیف  
 گوید پیت ذاتے کہ در لطافت طبع و کرامت شش پشش نبود و نیز نباشد و نیز  
 امیر خسرو در مدح سلطان المشائخ چہ خوش گوید قطعہ قطب عالم نظام  
 ملت و دیں کا قباب کمال شد رخ و زنجید و ز شہلی و معروف \*  
 یادگار ہے است ذات فرخ او و شیخ ایشاں اگر چنین بودند ورنہ بودند  
 اینچنین شیخ او و زسے درونہ دریاوش او کہ قدح ہائے مال مال ہر لحظہ و  
 ہر لمحہ از عالم غیب از ساقی و سقا اھم ربہم شراباً طہوراً و ادیکشید بزرگے  
 خوش گوید پیت دریا کشم از کف تو ساقی و نگذارم نجرعہ باقی و ذرہ اسرار  
 دوست بیرون نمیداد چنانچہ بارہا میں مصرعہ بر زبان مبارک او میرفت  
 مصرعہ مردان ہزار دریا خوردند و نشہ رفتند و این چہ قوت و حوصلہ بود  
 کہ تافس آخر ہم بر قاعدہ صحو بودا میں ضعیف گوید قطعہ جنید را کہ را صاحب  
 صحو میگردد و بجنب قدرش او را نبود این مقدار و برفت راہ ہمیر دام پے  
 بر پے و چہار یار نبی را بکشت نجم یار و اکثر درونہ مبارک او از غلبہ عشق  
 موج زدے بقوت صحو موزا اسرار دوست نگاہ داشتے فاما نعم البے دم ہر  
 از سینہ مصطفیٰ بر کوردے و آب دیدہ خون آلودہ گرم از راہ چشم چوں جوے آب  
 بیرون میراندے خواجہ شمس الدین دہیر خوش گوید پیت آہ سربستہ من  
 اشک مراد دل گفت و خیز بارے تو بیرون رو کہ گذریافتے و شیخ  
 سعدی در بنہنی چہ خوش گوید پیت گرفتہ آتش دل در لطر نے آید و گاہ  
 مے کنی آب چشم پیدا و شیخ عطار نیز خوش گوید رباعی عاشقی چیت  
 ترک جاں گفتن است کہ میں بے زباں گفتن و راز ہائے کہ در دل پر نخواست  
 جملہ از چشم خون فشاں گفتن اگر چہ میں بادشاہ از اہل محبت از یاران متاخر



شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز بزرگے خوش گوید قطعہ  
نما قاتی بعد از سہ مراتب آدمے زاد بعد از سہ کتب رسید فرقان گل  
باہر خوری کہ دارد از بعد گیارہ سہبتاں و لیکن محبت و عشق باری تعالیٰ  
کار خود ایلاں اعلیٰ پیش برد و بر شاخ کبار سبقت گرفت این ضعیف گوید  
بیت زمیں را با سمانیت نباشد فلک با عرش کے دارد مساوات و  
کوئے محبت از میان شہسواران دیں ہچو بادشاہان مرداں در یو دایں  
ضعیف گوید بیت تو بادشاہی و بیچارگان اسیر کند تو شہ سوارای و عشق  
خاک پایے سمنہ نکتہ بندہ کیمنہ را چہ زہر و یارے آں باشد کہ وصف بچنین  
بادشاہے بدیں زبان ملوث کند این ضعیف گوید بیت بدیں زبان ملوث  
مرا چہ زہر بود کہ وصف ذات تو گویم من شکستہ گدا در یعنی بزرگے خوش  
گوید بیت آسمان را چہ ثنا گوید بیچارہ زمیں مدح خورشید چہ اند بستر گفت سہا  
حق عظیم است و عالم است آنزماں کہ خیال جمال ولایت این بادشاہ درد  
میگذر و تمجید و مدحش میگردم کہ چہ نویسم و ہچو چہ اوصاف ذات عظیم المثال  
در تحت عبارت و حیر استعارہ نمیکنی بزرگے خوش گوید قطعہ دل خواست  
کہ آرد بہ عبارت وصف رخ او با استعارت شمع رخ او زبانہ زد  
ہم عقل بسوخت ہم عبارت پنج سعدی خوش گوید بیت نشان بیکر  
خوبست نمی توانم داد کہ انزال آں خیرہ شود بصرم و بجز خویش معترف  
یشوم این ضعیف گوید بیت ترا صفت دل بیچارہ کے تواند کرد بجز خوشتر  
آوارہ میکنی ایک بزرگے خوش گوید در یعنی بیت ماکہ در شکل یا حیرانیم  
بتر اوصاف او کجا دیم و با بچوں آتش محبت این سلطان المشایخ  
شمارہ میزد و آئینہ دل را کہ بکشد است بشیرت آدوہ است بانوار محبت رو  
میگذر و طاقت نے ماندا میر میر موی کے کہ برتن این ضعیف است نعرہ  
شنوینہ بجز منسحرانہ و شوق سے زخم تار مٹے است در تمہ امید از

فضل ذوالجلال الایزال متعال آنست که آذر ریای محبت این سرور شرف  
درگاه بے نیازی جرعه در کام این بیچاره که بوی ازاں بدور سیده است  
بچکه مصرع امیر خویاں آخر گدای کوبے توام \* این ضعیف گوید بیت  
زور عشق بے میوه و چمک پُرده اے ساقی \* ازاں دریای عشق آمین تا او  
بجنبر گردد بعشق جال آں بادشاه دیں تالب گور قص کنای برود و شیخ  
سعدی گوید قلمه گریزد از تو بگو شمع که بمیراے سعدی \* تالب گور با عزا و کرا  
بروم \* در بدنام بدر مرگ که حشرم باشت \* از سحر قص کنای تا بقیامت  
بروم \* فاما اعتقاد و محبت آں حضرت صادق صا دقت و یقین و اثق که این  
شکستہ اسماعیل بن گان سلطان المشائخ حشر خواهد بود زیر علم محبت آنحضرت  
جاسے خواہیافت که گفته اند جوینده یا بنده باشد من طلب شینا و جلا و جد  
و ذکر این بادشاه دین شتمل بر پانزده نکته است نکته اول در بیان نسب  
و حسب سلطان المشائخ قدس الله سره العزیز مقرر صا حیدلان عالم با و آبا  
واجد و بزرگ دار سلطان المشائخ از شهر بخاری بود که گنج علم و کان تقوی  
است جد پدرین سلطان المشائخ را خواجه علی بخاری میگفتند و جد ویر  
را خواجه عرب و این سرد و بزرگ مصاحب برادر یکدیگر بوده اند و آنجا را یکجا در  
لاهور آمدند و از لاہور یکجا در بداول آمدند چون در آن ایام قبه الاسلام  
شهر بداول بود همانجا سکونت ساختند و خواجه عرب خواجه مکن بود و مال  
بسیار و بزرگان پیشمار داشت و بندگان او بعضی بکس بعضی بآل او تجارت  
میکردند الغرض خواجه عرب دو فرزند داشت یک دختر و یک پسر خواجه  
عبدالله ابنه خواجه سعید ابنه خواجه عبد الغزیز ابنه خواجه حسن سر چهارپشت  
حضور خواجه مذکور بودند میان این دو بزرگ اتفاق قرابت شد خواجه عرب دختر  
خود آں ولیہ خدا سے آں رابعه عصر بی زلیخا راجحه اندر علیها که خال  
پاک روضه تمبر که او امروز در شهر دہلی در مات اہل در و کعبہ حاجات در ماندگا

است بخواجه احمد بن علی پدر سلطان المشائخ تسلیم کرد و اسباب دنیاوی  
باسم جہیز چنانکہ رسم بزرگان است بدان شفیعہ اہل محمدی داد و حق تعالیٰ ازاں  
صدق پاک ایں دُرکان کرامت و سرمایہ عشق و محبت یعنی سلطان المشائخ  
را پیدا آورد و روشنائی در عالم آزاں آفتاب جہانگیر ظاہر گشت تا بواسطہ  
او جہانیاں در دنیا پرورش و در آخرت خلاص یابند شیخ سعدی گوید  
بیت آفرین خدایے بر پدرے کہ از و مانا یچنین پسرے ۴ بزرگے خوش  
گوید نظم پدرے کہ آچنان خلف است ۴ مادرے را کہ ایچنین پسر است ۴  
اقتابش بر آستین قیامت ۴ ماہتابش بر آستان در است ۴ الغرض سلطان  
المشائخ در عالم صغر بودہ کہ پدر سلطان المشائخ خواجہ احمد علی الحسین البخاری  
را زحمت شاد شبے آنشفیعہ اہل محمدی والدہ سلطان المشائخ خواہدید کہ اورا  
میگویند از دو کس کیے را اختیار کن یا خواجہ احمد را و یا پسرا یعنی سلطان  
المشائخ را آں پاکدامن سلطان المشائخ را اختیار کرد چوں روز شد آں  
خواب با یچکس تکلف و در زحمت خواجہ احمد ترک اتہادی کرد و انجہ مطلوب  
و مطبوع آں بزرگ بود از ماکولات و مشروبات بدور سانیدن گرفت  
تا بعد چن گاہ خواجہ احمد بچمت حق میوست و آں بزرگ ہم در سواد با یوں  
مدفن یافت چنانکہ تا ایں غایت رہند کہ او ہماختاست ماہر المقصود و ساطع  
المشائخ قدرے بزرگ شد والدہ در مکتب دستاورد کلام اللہ بخواند  
و تمام کرد کتابها خواندن گرفت کتابے بزرگ نزد پاک بود کہ تمام کند استاد  
سلطان المشائخ گفت کہ تو کتابے حقیر تمام میکنی ترا دستار آشنیدی  
بر سر مبارک خود می باید بست سلطان المشائخ یک حکایت ہمیشہ والدہ  
خود گفت و آں مخدومہ جہاں کہ جہاںے در کندی حمایت اوست بہرست  
مبارک خود دیر ہماںے برشت و دستارے ازاں با فانیہ چوں ساطع  
المشائخ آں کتاب تمام کرد والدہ بزرگوار تر تہیہ فرمایند و چند نفر

از بزرگان دین و علمائے اہل یقین را طلب کرد و راں مجلس خواجہ علی مرتضیٰ شیخ جمال الدین تبریزی بود کہ نعمت دینی از ویافت و در آن زمان بکرامت مشہور گشتہ بود چوں طعام خرچ شد سلطان المشائخ آن دستار برکت دست مبارک کردہ بمجلس درآمد تا در نظر این بزرگان در سربند و شیخ علی مذکور یک سہر دستار بدست مبارک خود گرفت و دوم سہر دستار بدست سلطان المشائخ داد سلطان المشائخ آن دستار کرامت بر سہر بست اول سہر در قدم خواجہ علی آورد و خواجہ دعا کرد حق تعالی ترا از علمائے دین گرداناد و بختیاء ہمت رساناد بجدہ سہر در قدم اہل مجلس مے آورد و دعا مے آں صادق را خریداری میکرد الغرض آنچوں فقیر نعمت اللہ نوری در کتاب سیر الاولیا دید کہ ذکر شجرہ طیبہ اجداد بزروار حضرت سلطان المشائخ خواجہ علی الحسین البخاری و جد مادرے سلطان المشائخ خواجہ عرب الحسین البخاری کاتب حروف کتاب سیر الاولیا سید محمد بن سید مبارک بن سید محمد علوی حسینی الکرمانی مندرج تاختہ بود و بنا بر اں این شجرہ طیبہ اجداد بزرگوار خود خواجہ عرب و خواجہ علی جد حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہم العزیز مغفنین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ از بزرگان خود بدست شیخ رسیدہ است درین مکتبہ سیر الاولیا با بشارت حضرت سلطان المشائخ تحریر یافته است در نظر صاحبان عالم خواندانت اللہ تعالیٰ ابیات در شجرہ طیبہ

سوائے عبارت  
سیر الاولیا کہ شجرہ  
طیبہ اجداد بزرگوار  
حضرت سلطان  
المشائخ حضرت  
نعمت اللہ نوری  
نوشتر اند و حضرت  
نعمت اللہ نوری  
نیز ہم جد حضرت  
سلطان المشائخ  
چوں مناسب این  
مقام بود در مذکور  
حسب کتاب بخط  
تجربہ آمد و سوائے  
ذکر شجرہ طیبہ نیز  
سوائے از خواجہ  
اولاد حضرت صلعم  
ہم نوشتہ بودند چوں  
غالی از فائدہ بود  
نرسد رشدا  
سوائے از نوشتہ  
مہمندان سیر الاولیا  
لیکن بسبب آنکہ  
حسب الارشاد  
حضرت سلطان  
المشائخ بود با حق  
بقلم آمد۔

### ابیات

بعد حمد خدا و نعمت رسول از امام الحق حسین شاہ دیں در جہاں من بعد او قائم مقام او چوں محل جانب فردوس را ند میوہ ماند از شاخ آن عالی درخت	میکنم ذکرے از اولاد بتول یادگارے بود زین العابدین بود باقر نور چشم آن امام زود بعالہ جعفر الصادق بمقام موسیٰ الکاظم امام نیک بخت
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>۹ بود امام اسلمیں علی الرضا ماند فرزندش محمد نیک نام زو علی الہادی اندر دھرم ماند آمد آنگہ جعفر ازوے در وجود گوہر روشن زکان جعفر است از علی اصغر جو عبد اللہ زاد زو علی آمد دو عالم را سعید وز حسن آمد محمد یادگار بودا و سید حسینی البخاری با خدا سوے باغ خلد او ہم رو نہاد اہل جنت را شدی او مہماں سالک راہ ہدے عبد العزیز احمد ازوے بودا خلق عظیم داشت او شغل بزرگ از حق دآم بودا نادفقیہ روزگار بود صدر الدین ثمر از شاخ او صالح آمد زان نکو فرد وجود نعت اللہ نوری ازوے والسلام</p>	<p>ز ان فروغ مشعل را وہدے کرد اور ملت سوے دار السلام چوں فروغ حق ابھر دوش برساند آسماں سوے بہشتش رو نمود سرور عالم علی الاصفراست گشت عالم خورم و آفاق شاد ہم ز عبد اللہ احمد شد پدید وز علی آمد حسن شرخ تبار ماند ازو خواجہ عرب فرخندہ ہدے آخر ازوے خواجہ عبد اللہ ماند ازو خواجہ سعید اندر جہاں ماند زان صاحب دل اہل تمیز نوحن ماند از حسن عبد الکریم ماند فرزندش بود طاہاش نام ماند عبد القاہر ازوے یادگار روشنی بخش چراغ کاخ او در صلاح و نہد چوں او کس نبود مفضل اللہ زان عالم مقام</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

و اگر سب اہل شجرہ طیبہ حضرت قطب الاقطاب محبوب العالمین سلطان  
المشاہد نظام الحق والشرع والدین سید محمد نظام الدین اولیا  
قدس اندر سرہ العزیز بن سید خواجہ احمد وجہ حضرت ایشاں سید خواجہ  
علی الحسینی البخاری بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید میر علی  
وجہ مادری حضرت سلطان المشائخ سید محمد نظام الدین بن سید خواجہ





داوند از ان سبب حضرت عثمان را فوالنورین میگویند و ذکر ازواج مطہرات آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بہ ترتیب نکاح ایشان اول حضرت خدیجہ بنت خویلد دوم مسو  
بنت ررقہ سوم حضرت عایشہ صدیقہ بنت ام رویاں مہر عایشہ متاعی بود  
کہ بہ نجاہ دم ارتدی برادیتے آنکہ مہر او پانصد درہم بود و رسول علیہ السلام آنرا  
قبض کردہ تسلیم نمود چہارم حفصہ دختر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مادر زینب  
پنجم حیمہ بنت زینب ششم ام سلمہ بنت امیہ ہفتم زینب بنت جحش ششم  
جوریہ بنت حارثہم بینو بنت الحارث و ہم حبیبہ بنت ابی اخطب میفرمود و پیغمبر علیہ  
سہ زن دیگر بودند کہ بعضیہ از ایشان نکاح کردہ و زفاف واقع شدہ و بعضیہ ازینہا را  
خواستگاری کردند نکاح با ایشان اتفاق نیفتاد فاما سہری سہ بودند اول ماتہ  
بنت شہعہ بنت قطیبہ دوم ریحال بنت زید عمر سیوم کنیز کہ زینب بنت  
جحش بان مہر بخشیدہ بود اما دختران دسے زینب بزرگترین بنات آن سہ  
علیہ السلام ولادت اود را جالبیتہ در سال ششم ام از واقعہ فیل ویرا با پسرخالہ اش  
ابو العباس عقد فرمودہ بودند و در روز بد چوں ابو قریش گفت من گواہی  
میدہم خدایکے است و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ و رسول اوست پس  
آنکہ بیرون آمد خود را بہ پیغمبر علیہ السلام رسانید آنسہ و زینب را بہاں نکاح  
اول بوے باز گردانید و رواستے آنکہ تجوید نکاح کرد مجمع الفتاویٰ عینہ -  
سَأَلْتُ الشَّيْخَ الْإِمَامَ حَمِيدَ الدِّينِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ مَنْ لَهُ الْإِذْنُ  
وَأَبَى لَيْسَ سَيِّدٌ هَلْ هُوَ سَيِّدٌ فَقَالَ أَسَادِي شَمْسُ الْوَعْمَةِ الْكُرُورِي  
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ هُوَ سَيِّدٌ وَاسْتَدَلَّ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ عَلِيَّ مِنْ دُونِ سَيِّدٍ  
نُفْحَ وَابْرَأَهُمْ عَلَيْهِ مَا السَّلَامُ حُجَّةُ الْإِمَامِ وَنِلَاقَ فَجَعَلْنَا إِيَّانَا هَذَا الْوَيْلَ  
وَرُويَتْ فِي تَأْوِيلَاتٍ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ أَوْلَادِ أَشْجَاءٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ أَوْلَادِي  
كَمَثَلِ سَفِينَةٍ نُفِجَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ رَكِبِهَا نَجَّى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ فِي  
مَكْتَمَةٍ وَهَمَّ دَرِيَانُ بِإِدْنِ نَجَبَتِ شَيْخِ شَيْخِ الْعَالَمِ فَرِيدِ الْحَقِّ وَالِدِ الدِّينِ قَدِّسَ



سره العزیز سلطان المشائخ را آمدن از یاد اول در شهر دلی بجهت تعلیم سلطان  
 المشائخ میفرمود رانچہ خور و بودم بقدر دوازده سالہ کم یا بیش لغت میخواندم  
 مردے کہ اور ابو بکر خراطہ و ابو بکر قوال ہم گفتند بے بخدست دستاویز آمد  
 لکڑی طرف ملتان آمدہ بود او حکایت کرد کہ من پیش شیخ بہاوالدین زکریا قدس  
 سرہ العزیز سماع گفتہ ام و اس قول میگویم لَقَدْ كَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوَا كَبْدِي  
 مصراع دوم یاد شد شیخ یاد داد بعدہ مناقب شیخ بہاوالدین زکریا گفتن گرفت  
 کہ انجا ذکر چہیں و تعبد چہیں تا کنیز کانے کہ اس میکتد ہمہ ذکر میگویند این و مانند این  
 بسیار گفت یعنی پیچ در دل من نشست بعد از ان حکایت کرد کہ از انجا در  
 اجودہن آمد م شاہ دیدم چہیں و چہیں العرض چوں مناقب شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز در گوش من افتاد و محبتہ ارادے بصدق  
 در دل من درآمد تا بہ شد کہ بعد ہر نمازے دہ و دہ بار میگویم شیخ فرید و دہ دہ بار  
 میگویم مولاناے فرید انکا میگویم پس این محبت بغایت رسید کہ جملہ یاران مرا  
 از ہمینی خبر نہد چنانکہ اگر از من سخن پرسی رسیدندے و خواستندے کہ سو گند  
 و نہ میگویندے سو گند شیخ فرید بخور بعد از ان چوں شانزدہ سالہ شدم غربت  
 و غلی شد پیرے عزیزی عوض نام ہمراہ شد در شانے راہ اگر جائے خوف شیر  
 و یادزد بودے گفتے اے پیر حاضر باش و اے پیر ما دیتا ہ تو میر دم من از تو  
 پر سیدم کہ این پیر کرامیگوئی گفت شیخ شیوخ العالم فرید الدین را در من قلق  
 و اضطراب محب شیخ شیوخ العالم زیادہ تر گشت تا در شہر آمدہ شد قضا را ہم در  
 جوار شیخ نجیب الدین متوکل برادر شیخ شیوخ العالم فرید ایم نکتہ سیوم در  
 بیان علم و تبحر سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز  
 سلطان المشائخ میفرمود چوں در شہر درآمد سہ چہار سال تعلیم و تہجد کردم و  
 ہمدراں ایام کہ تعلیم میکردم اگر چہ صحبت متعلمان و انا بودے فاما کرات گفتے  
 کہ من میان شمانخواہم مادہ چند روز پیش میان شمانہ ام چنانکہ بقیہ این حکایت



گفت این حدیث از غرائب ینماید معنی آن از خواص بیان حدیث استعارت  
 می نمود و میفرمود الشَّهْرُ فِي أَصْلِ الْقَضِیِّ اسْمُ الْيَوْمِ الْأَوَّلِ مِنَ الشَّهْرِ الَّذِي  
 هُوَ الْغَرَّةُ سَمِيَّ بِالشَّهْرِ ثُمَّ اسْتَهْمَرَ الشَّهْرُ كُلُّهُ مُحْكَمٌ عَلَيْهِ الْأَوْسَعُ مَالٌ وَقَدْ أُرِيدَ  
 هَهُنَا الْيَوْمُ الْأَوَّلُ بِكَ لَكِ عَطْفُ الشَّهْرِ عَلَيْهِ وَهُوَ اسْمُ الْيَوْمِ الْأَوَّلِ مِنَ الشَّهْرِ  
 وَمِنْهُ يُقَالُ سِرُّ الشَّهْرِ وَأَخْرَجَهُ وَمِيفَرْمُو كِه حدیث حضرت رسالت صلی الله علیه  
 واله وسلم برنجمله است مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدَ الْيَوْمِ خَرَّ رَاحِيَةً الْجَنَّةِ فَإِنَّ رِيحَهَا يُوقِدُ جَدَّ  
 مِنْ مَنَاقِبِ حَسَنَاتِهِ عَلَيْهِ طَاهِرِينَ حَيْثُ خَالَفَ مَذْهَبَ بِلِ سُنَّتِ وَجَامَعَتِ  
 است اما اینجی پیش را تا ویلے است که کرده اند و آن اینست که پیش از دخول جنّت  
 در مقام حساب بنیات الله تعالی بوی بهشت خواهد و زید تا حساب مومنان آس  
 شود پس کسیکه معاهد را کشته باشد بروے آں بوی خواهد آمد از برای شدّت  
 حساب این بیت بر زبان مبارک رانده است بادے که سحر که ز سر کوے تو آید  
 جانهاش فدا یاد کزو بوی نو آید بعد از در گریه بغایت مغلوب شدند و این سخن  
 بر لفظ مبارک رانده نعمت شیخ که آں بوی درین زمان در مجلس موجود است و  
 درین مجلس قاضی محی الدین کاشانی و عزیزان دیگر حاضر بودند و این حدیث نیز  
 فرمود اَذْأَلْ كُلُّ أَحَدٍ لَكَ طَعَامًا فَكَذَبْتَهُ يَدٌ يَدٌ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا فَرَمُو  
 وَ قَوْلٌ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا بَعْضُ شَرَاهِا نَحْمِلِينَ نَبْشَةً أَنْذِلِقَهَا غَيْرَهُ وَنَهْمِنِي  
 خطاست بگماں آنکه العاق متعديست و همچنین نیست که افعال همین متعدي است  
 فقط بلکه لازم هم آمده است چنانکه اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا

لفظ شهرد اصل وضع نام روز اول از ماه است که آخر غره میگویند نام نهاده شد باین روز اول از برای  
 شهرے آں روز اول پس ترازین مشهور شد ماه تامله ماه باسم شهر بسبب غلبه استعمال و تحقیق اراده کرده شده  
 است اینجا از لفظ شهر روز اول از ماه بواسطه دلالت کرون عطف شهر بر آن شهر آنکه عطف کرده شده شود  
 بر آن لفظ و آن نام روز آخر است از شهر و گفته شده بود سر از شهر آخر شد که یکبارگی کشد شخصی معاهد  
 بوی شرع بوی کند بوی بهشت را پس تحقیق بوی آں بهشت یافته شده شود از فرستادن ساله را و بوی  
 که بخورد بوی از شما طعام را پس نه مالد هر دو دست خود را تا آنکه بوی دست خود را بآں جماعت سنگا راند و در آن  
 زمین بر نور پروردگار خود -

و این شک از راوی است ہر دو لفظ را معنی واحد است از اینجا است کہ در حدیث  
 سماع شرط داشته اند و میفرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است جُبَّتْ  
 إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثُ الطَّيِّبِ وَالنَّسَاءِ ثُمَّ سَأَلْتَنِي فِي الصَّلَاةِ بَعْدَهُ فرمود  
 مقصود از این نسا رعائشہ است سبب آنکہ از ہمہ عمرہا میل رسول صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم جانبش بیشتر بود و مقصود از قُرْبَةٍ أَعْلَنِي فِي الصَّلَاةِ قاطبہ است رضی اللہ  
 عنہا آل ساعت او در نماز بود بعد از ازاں فرمود بعضی گویند مقصود از این نماز  
 است اگر مقصود از این صلوٰۃ بودے صلوٰۃ را مقدم داشتن بریں و وجہ نگاہ  
 فرمود خلفائے راشدین نیز چون ابو بکر صدیق و عمر خطاب عثمان و  
 علی رضی اللہ عنہم بروفق لفظ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ گمان چیز گفتند  
 اینکہ جبرئیل از حضرت عزت فرماں رسانید کہ من نیز سہ چیز دوست میدارم  
 شَايَ تَائِبٌ وَعَيْنٌ بَاكِ وَقَلْبٌ خَائِشٌ و میفرمود کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 بسیار جاعے فرمودہ است کسیکہ چنین کن او فردا با من در بہشت یکجا باشد  
 و در بیان این حدیث اشارت بدو انگشت کردہ انگشت شہادت و انگشت میانہ  
 و فرمود کہ تین بعدہ سلطان المشائخ فرمود یعنی ہچنین درجہ کہ مرا باشد ہچنین  
 درجہ او را دہند زیرا کہ انگشتان خلق کہ ہستہ انگشت میانہ بلند تر از مسبحہ اند  
 اما انگشت میانہ و شہادت از ازاں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو برابر بودند  
 و میفرمودند کہ مرا خواہر زادہ بود او را بشوئے دادند آنمرد در خانہ نیکو نمی بود والدہ  
 ماجدہ من مرا گفت میخواہم میان ایشان حلق کنم گفتم فرماں شماست شب ال در  
 خواب دیدم کہ میگویند شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ می آید و والدہ و  
 گفتم قدرے طعام برای شیخ موجود کنند والدہ فرمود در خانہ طعام کجاست  
 ہمہ رہنمایاں شنیدم کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم با جماعتی می آید رتھم پایے ہوس  
 کردم و گفتم یا رسول اللہ در خانہ من بیایید فرمودند چیر خواہی کرد گفتم طعامے پیش آرم  
 دوست داشتہ شدہ است بطرف من از دنیا سہ چیز یکے خوش بودم عورت خوب سیوم روشنی  
 چیتھ من در نماز یکے جوان تو بکنندہ دوم چیتھ گریان سیوم دل فرو تھی کندہ۔

فرمودند و فرمودند تو طعام کجا است میهن زماں با والد ہر اسے طعام چیرے میگفتی  
شرمندہ شدیم گفتیم یا رسول اللہ! خواہم حدیثی از زبان پاک سید کائنات بشنوم  
پس فرمود صلی اللہ علیہ وسلم قل ایما آتت زوجت زوج و طلبت الفراق فمیتہ  
قبیل منی سندی و یضیف سنۃ فی معلق نہ چون بیدار شدیم تامل کردم واقع  
خواہر زادہ بود باید ادا این قصہ با والدہ گفتیم و گفتیم چند گاہ صبر می باید کرد تا از مدت نکاح  
ایشان دو نیم سال بگذرد بعد صبر کردیم اس داماد نیک موافق طبع شد الغرض اجازت  
نامہ سبق گفتن علم حدیث کہ مولانا کمال الدین زاہد بخط مبارک خود در ذیل اشارت  
کہ سلطان المشائخ ازین بزرگ سماع دارد نبشہ است کاتب حروف نسخاں  
درین کتاب کتابت کردہ است و اینست بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ  
لِمَنْ لَهُ الْاَوْصَادُ وَالْاِعْطَاءُ وَالصَّبَاحُ وَالرَّوَّاحُ وَالَّذِیْ مَحَ لَمِنْ لَهُ الْاَوْلَادُ وَالْمَعَارِفُ  
وَالصَّبَاحُ وَالْمَدَاحُ وَالصَّلَوةُ الْفَصَاحُ عَلٰی ذِی الْعِزِّ وَالسَّمَاءِ وَالْکَلِمَةُ  
وَالْکَلَامُ الْمِفْتَاحُ وَالْمُنَاقِبُ الْعُلَیَا وَالْاَحَادِیثُ الصَّحَاحُ صَلَوةٌ تَدُومُ  
دَوَامُ الصَّبَاحُ وَالرَّوَّاحُ وَیَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَفَقَّ الشَّیْخُ الْاِمَامَ الْعَالِمَ  
النَّاسِکَ السَّالِکَ نَظْمًا لِلَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِیٍّ مَعَ وَفَّقَ رَفِیْضِیْهِ  
فِی الْعِلْمِ وَبُلُوْغِ قُدْرَةِ ذِی وَهِّ الْخَلْمِ مَقْبُولُ الْمَسَائِجِ الْکَلْبَا مِنْظُومُ الْعُلَمَاءِ  
الْاَحْبَارِ وَالْاَوْبَارِ بِأَنْ قَرَأَ هَذَا الْوَضْلَ الْمُسْتَفْضَحُ مِنْ لَاصِحِیْنِ عَلٰی سَاطِی

سہ ہرگز نہ کہ زنی بد مذہب و دلا برد و وطنی جہاں زن جدا می آزاراں مرد پیش از گذشتن نیم سال برکنار ملعون است  
یعنی زانہ شدہ است از رحمت اللہ تبارک و تعالیٰ تبارک و تعالیٰ علم حدیث کہ مولانا کمال الدین زاہد بخط مبارک خود  
در ذیل اشارت کہ سلطان المشائخ ازین بزرگ سماع دارد نبشہ است کاتب حروف نسخاں درین کتاب بعبارت  
عربی کتابت کردہ است بعبارت فارسی بقلم آمد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جَمِیعُ شَاوِسْتَاوِش مَحْضُومُ مَرْکَسِ رَاکِہِ نَہَاوِ  
وَجَمِیْعُ صِفَاتِ سَبْحِ صَبْحِ شَامِ دَرْکَمِ اَوْسْتِ وَسْتَوِیْ مَحْضُومُ مَرْکَسِ رَاکِہِ دَرْکَمِ تَقَرُّنِ اَوْسْتِ جَمِیْعُ  
نَعْمَتَاوِ مَعَ شَمَاوِ مَجْتَمَعَاوِ نَبَاوِتِ بِرَاحِیْبِ کِبَاوِی کَلَاوِ تَرْوِیْرِ صَاوِبِ مَلِکَتِہِ مَاوِ سَمْعِیْنِ کَلِیْدِ بَسْتِیِ ہَاوِ  
وَبِرَاحِیْبِ نَقِیْبِ ہَاوِی بَزِکْتِہِ وَبِرَاحِیْبِ حَیْثِ ہَاوِی مَحْجُورِ صَلَوةِ کِیہِ یَاوِ اِدَارِیِ صَبْحِ دُشَامِ وَبَعْدِ  
تَرَاوِی صَلَوةِ پِیْسِ یَدِیْنِ کہ شَمَاوِ تَوْفِیْقِ دَاوِ بَزِکْتِہِ اِمَامِ وَاوِ دَاوِ بَسَاوِیْرِ پِیْنِ شَمَاوِ خُداوِ رَوْنَدِہِ رَاہِ حَقِّ نَظْمِ لَیْزِ  
مُحَمَّدِ سَیِّدِ عَلِیِّ بَخَاوِی رَاوِا وِجُوْدِ بَسَاوِیْرِ فُضْلِ اَوِ دَرْکَمِ بِلَاغَتِ قُدْرَتِ اَوِ دَرْکَمِ طِبْطِیْبِہِ شَدِہِ شِیْخَانِ  
بَزِکْتِہِ نَوْشِ کَرِ شَدِہِ غَاوِ اَمَانِ نِیْکِ دَنُکُو کَا رَا بَیْکَرِ خَوَانِ دَاوِی صِلِ رَاہِیْنِ اِیْنِ کِتَابِ کِیہِ رَاوِ دَرْکَمِ ہَاوِ





و کمال تقوی و ورع موصوف و مشهور بود از دیانت و صلاحیت و علم و عمل او سلطان  
 عیانت الدین بلین انارند بر ما تہ رسید سلطان را آرزوے آں شد کہ خدمت  
 مولانا را بد کمال الدین را امامت خود فرماید بدین سبب دست مولانا کمال الدین  
 را پیش خود طلبت چوں مولانا پیش سلطان رفت سلطان فرمود کہ ما در کمال علم و  
 دیانت و صیانت شما اعتقاد تمام است اگر با ما موافقت کنی و امامت من قبول  
 کنی محض کرم باشد و ما را قبول نماز خویش بحضرت ذوالجلال و ثوقی تمام حاصل  
 شود خدمت مولانا فرمود کہ در اجز تمار چیزیے دیگر نمادہ است اکنون بادشاہ  
 چہ میخواہد کہ این ہم از ما برو و چوں خدمت مولانا این جوابی صلابت دیں گفت  
 سلطان ساکت شد و دانست کہ این بزرگ قبول کردنی نیست بمعذرت بسیار  
 بار گردانید سلطان المشایخ می فرمود کہ من شش سیارہ کلام اللہ و سہ کتاب دیگر  
 فارسی بودم و د و سماع داشتم و شش بابی عوارف پیش شیخ شیوخ العالم گذراندم  
 و تمہید ابو شکور سالی تمام پیش شیخ شیوخ العالم خواندہ ام چنانکہ نسخہ اجازت  
 سبق گفتن تمہید ابو شکور سالی بلان مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 با خلافت نامہ سلطان المشایخ کہ مولانا بدر الدین اسحاق کتابت کردہ است در  
 مکتبہ بیان خلافت سلطان المشایخ دیں کتاب تحریر یافتہ است بطر صاحب لانا  
 عالم نواید بود انشا اللہ تعالیٰ مکتبہ نجم در بیان فتن سلطان المشایخ در اجودہین  
 دارادت آوردن بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز سلطان  
 المشایخ می فرمود کہ در اثناے تعلّم آرزوے پاسے بوس شیخ شیوخ العالم فرید الدین  
 نور اللہ مرقدہ عاش و در اجودہین رقم زد چہا ر شنبہ بود کہ سعادت پاسے بوس  
 شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر حاصل کردم نخستین سخن کہ از شیخ شنیدم این بود بیت  
 اے آتش فراقت دہا کباب کردہ ہ سیلاب اشتیاق ت جانہا خراب کردہ ہ  
 بعد ازاں خواستم کہ شرح اشتیاق خدمت ایشان باز انم و بہشت حضور حضرت  
 شیخ علیہ کردہیں قدر گفتم کہ اشتیاق پاسے بوس عظیم غالب بود چوں اثر



دہشت درمن دیدیں لفظ بر زبان مبارک را نہ لکلی داخل دہشتہ ہمدیں رو  
 بخدمت شیخ شیوخ العالم بیعت کردم قانیت خلق نہ شتم زیر چاقوق شدہ میان  
 متعلماں بودن مرا شرم آمدے دوم روزاں مے بنہم یکے بخدمت شیخ شیوخ  
 العالم ارادت آوردمولانا بدرالدین اسحاق اورا خلق کردویدم درونورے پیدا  
 شد بعدہ دوستہ کس گیرا ویدم خلق کردہ از دروں بیرون آوردانورے درایشان  
 طاهر شدہ خاطر میل کرد کہ من نیز چاقوق شوم بخدمت مولانا بدرالدین گفتم کہ من  
 بمخو اہم خلق کنم خدمت مولانا بدرالدین بخدمت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر عرضدا  
 من گذرانید ہما تزمان فرماں شد کہ خلق کنن فی الحال خلق کردم بعدہ شیخ شیوخ  
 العالم فرمود کہ بہت این متعلم غریب جماعتخانہ کہٹ راست کنید چود جماعت خانہ  
 کہٹ راست کردن من با خود گفتم من بارے ہرگز بر کہٹ خواہم خفت زیر اچہ  
 چندیں مسافران غریزاں وحافظان کلام ربانی وعاشقان درگاہ رحمانی جو بنہم  
 کہ برخاک مے غلطہ من چگونہ در کہٹ بغلطہ میں خبر بمولانا بدرالدین اسحاق  
 رسانید مذمولانا فرمود کہ اورا لگوئید کہ تو گفستہ خویش خواہی کردو یا فرمان شیخ بجا  
 خواہی آورد گفتم فرمان شیخ بعدہ گفت کہ برو بر کہٹ بخدمت سلطان المشائخ  
 برسید نہ کہ شہاچہ سالہ بودید کہ بدولت ارادت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
 طیب مرقہ مشربید فرمود کہ نیست سالہ بعد از ان بخدمت شیخ شیوخ العالم  
 عرضداشت کردم فرمان شیخ چیست ترک تعلیم گیرم وباورادونوافل مشغول شوم شیخ  
 شیوخ العالم فرمود کہ من کسے را از تعلیم منع نکم آنکہ کن انہم کن تا غالب کہ آید  
 درویشے را قدرے علم باید و میفرمودستہ کرت بخدمت شیخ شیوخ العالم کبیر  
 رفتہ ام ہر سال یکبار بعد از ان کہ نقل فرمود ہفت بار دیگر رفتہ شدہ است یا شہ با  
 اما اغلب گماں اینست کہ ہفت بار رفتہ ام چنانکہ در خاطر بچتین مقرر است کہ  
 در حیات ومات دہ بار رفتہ شدہ است بعد از ان فرمود کہ شیخ جمال الدین  
 ہانسوی ہفت بار رفتہ است از ہاشمی و شیخ نجیب الدین متوکل نوزدہ بار

رفته است چنانکہ در ذکر شیخ نجیب الدین متوکل تحریر یافته است ثلثہ ششم  
 در بیان آنکہ چون سلطان المشائخ بعد آوردن ارادت از شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق والدین قدس السد سرہ الغیزہ در شہر دہلی آمد کجا با سکونت داشت  
 و از شہر و رعایت پور چگونہ آمد کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرانی  
 سملع دارد چند سال کہ سلطان المشائخ در شہرے بود بیچ خانہ ملک نہ داشت  
 و مدتی عمر خود مقلے باختیار خود نگرفت چون از بد اوّل آمد و سراسے میان بازار  
 کہ از سراسے نمک ہم گفتندے فرو داد و والدہ ہمیشہ را با نجا داشت و خود در بارگاہ  
 فلاں قوا س کہ پیش در سراسے مذکور بود ساکن شد و امیر خسرو بہدراں محملہ خانہ  
 داشت بعد چند گاہ خانہ راوت عرض خالی ش پسران او در اقطاع رفتہ بوسیله  
 امیر خسرو کہ راوت عرض جدا دین امیر خسرو بود سلطان المشائخ در آب  
 خانہ رفت قریب سال در آن خانہ بود و این خانہ متصل برج حصار دہلی نزدیک دروا  
 منہ و پل بود چنانکہ برج حصار داخل عمارت خانہ مذکور آمدہ بود و عمارت ہا و رواق  
 بس رفیع داشت سید محمد کرانی جد کاتب حروف را جو دین ماتبع ہم در آن  
 بخدمت سلطان المشائخ آمد و آن خانہ سہ پوشش داشت پوشش فرو د سید محمد  
 کرانی باتباع ہی بود و پوشش میانہ سلطان المشائخ میبود و در پوشش بالا  
 یاراں سے بودند و طعام بہا نجا خرج شدے و خدمت الدیفرمود در آں ایام جز  
 بشر و من کہ خود بودیم از خدمتگاران دیگر کسے نبود ترتیب طعام افطار سلطان المشائخ  
 جدہ کاتب حروف کہ بہ بیعت بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین شرف بود  
 کردے و طعام بوقت افطار سید محمد کرانی جد کاتب حروف کہ تم خرقة سلطان  
 المشائخ بود پیش بردی فاما خدمت خاص از وضو سازانیدن و کلوخ و دستسراج  
 بردن و جراں والدیفرمود کہ من بیکروم الغرض در اثنا دین حال پسران راوت  
 عرض از اقطاع رسیدند و خانہ خالی کنانیدن گرفتند و سلطان المشائخ را آنقدر  
 فرصت نہ دادند کہ مقامے دیگر بگیرد و مراتب ملکی خود را در آوردند سلطان المشائخ

بضرورت از آنخانه برخاست کتا بهای سلطان المشایخ که جزاں رخت دیگر  
 نبود بر سر کردیم در مسجد چیمه در پیش خانه کسراج یقال آوردیم کیش سلطان المشایخ  
 در آن مسجد ماند و سید محمد کرمانی جد کاتب حروف اتباع را در دهلیز چیمه دار فرو داد و آورد  
 دوم روز آن سعد کاغذی که از مریدان شیخ صد رالدین بود این ماجرا شنید  
 بخدست سلطان المشایخ آمد و تقطیم و اسحاق بسیار سلطان المشایخ را  
 در خانه خود برد و بالا بام بارگاه داشت سلطان المشایخ را آنجا فرو داد و  
 و بجهت سید محمد کرمانی مقام دیگر ترتیب کرد سلطان المشایخ یکماه در آن بارگاه  
 بود بعد از مدت سلطان المشایخ از آنجا برخاست و در سراسر رکابدار که متصل  
 پل قیصر بود و در میان آن سراسر خانه بود در آن ساکن شد و سید محمد کرمانی  
 و سراسر مذکور حجه بود اتباع را در آنجا فرو داد و بعد از مدت سلطان  
 المشایخ از آنجا برخاست و در خانه شادی گلانی میان نیال دو کانهای  
 محمد میوه فروش مقام بود آنجا بود و گرفت و بینیاں فرزندان واقربای  
 شمش الدین شریک ایدار معتقدان سلطان المشایخ بودند سلطان المشایخ  
 را بتقطیم تمام در خانه شمش الدین شریک ایدار آوردند ساها سلطان المشایخ در آنخانه  
 بودند و راحت و جمعیت بیشتر در آنخانه روی داد و بیشتر باران از اجود حسن  
 که رسیدند خدمت سلطان المشایخ را در آن خانه یافتند و در آن محبت عزیز  
 بود صاحب نعمت که ادراخواجیه محمد نقیلین دوز گفتند بے پیوست انگشتان  
 مبارک او از رنگ نقیلین رنگین می بودند او را با همتر خضر ملاقات بود الغرض  
 این بزرگ سلطان المشایخ را در خانه خود همان طلبیه و قوسه یار عزیزان دیگر بودند  
 قدری کچھری در صحنک کرده پیش آورد چوں آن را خوردند آغاز کردند که در آن  
 کچھری نمک بسیار بود از یاراں هر کس بدین عنبر پز تخنه طیب آمیز آغاز  
 کرد سلطان المشایخ فرمود که ای یاراں چیرے گوئید این عزیز قدری نمک  
 در خانه داشت همان بخت و پیش شما آورد الغرض بعد از آن که سلطان المشایخ

از خانہ راو عرض در مسجد چھپرہ دار درآمد ہمدراں شب در خانہ راوت عرض آتش  
گرفت تمامی عمارتہاے رفیع و رواقات بے نظیر بزمین پست شد الغرض در ہر خانہ  
کہ سلطان المشائخ ساکن یشہ سید محمد کرمانی جد کاتب حروف با اتبع برابر بنو  
وسلطان المشائخ را در آں ایام اتفاق مآذن شہر بنو دچنانکہ سلطان المشائخ  
مے فرمود کہ در ایام قدیم مراد دل بودن دریں شہر بنو در روزے بر سر حوض قتلخ حال  
بودم در آں ایام قرآن یاد مے گرفت درویشے دیدم بخی مشغول نزدیک او فتم از و  
پرسیام کہ شما ساکن این شہر ید گفت آسے گفتم بطبع خود ساکن ید باشد گفت خیر  
بعد از آں اندر ویش حکایت کرد کہ من وقتے درویش عزیز مے را دیدم از دروازہ  
کمال ہیروں برب خندق ہم نزدیک دروازہ کمال زینے است بلند در  
حظیرہ شہیدان اند الغرض اندر ویش مرا گفت کہ اگر میخواہی ایمان سلامت بری  
ازیں شہر ہیروں شو ہما زماں من غنیمت کردم کہ ازیں شہر ہیروم ولے بموانع ماندہ  
شد مدت بہشت پنجال باشد کہ غنیمت من مقید است لے رفتہ نمے شو و سلطان  
المشائخ مے فرمود چوں من این سخن از آں درویش شنیم با خود مقرر کردم  
کہ دریں شہر ہاشم چند جائے دل من شد کہ ہیروم بختے دل کردم کہ در قصبہ نیپالی  
ہیروم در آں ایام ترک آنجا بود مقصود ازیں ترک امیر خسرو بود باز فرمود کہ یک  
دل کردم کہ در ہستالہ ہیروم کہ موضع نزدیک است الغرض در ہستالہ رفتم  
سہ روز آنجا بودم ہیج خانہ تیا فتم نہ کردی نہ کرای دریں سہ روز ہمان یکے بودم  
چوں از آنجا باز گشتم این اندیشہ در خاطر مے بود تا وقتے جانب حوض را نی د  
باغے کہ آں را باغ جسرت گویند با خداے مناجات کردم وقتے خوش بود گفتم  
خداوند مراے باید کہ ازیں شہر ہیروم جائے با اختیار و دنیو اہم آنجا کہ خواست  
آنجا ہاشم در نیماں آواز آمد کہ غیاث پور دمن ہیچے غیاث پور را ندیدہ بودم  
و ندیدم کہ غیاث پور کجاست چوں این آواز شنیدم ہر دو ستے رفتم اندو  
نقیبے بود نیشاپور کی چوں در خانہ آمد فتم مرا گفتند کہ غیاث پور رفتہ ہست

من بادل خود گفت کہ ایں آں غیاث پوراست الغرض باوتہ در خیانتوں  
آمد امروز آن مقام بچنین آبادان بنود موصوفے مجہول بودیام سکونت کردم تا آنکہ  
کہ کیقباد در کیلو کہری ساکن شد و آں عہد را بنی خلق اینہوہ شد از ملوک و امرا  
و غیر آں آمد و شد خلق و فراحت ایشاں بسیار و خود گفت از اینجا ہم باید رفت  
دریں اندیشہ بودم ہما روز نماز دیگر جوانے درآمد صاحب حسے اما نزار گشتہ  
واللہ اعلم از مردان غیبیہ یا کہ بود الغرض چوں بیامد اول سخن با من ایں گفت  
سے امروز کہ مہ شدی نمیدانستی کہ کنگشت نامے عالمے خواہی شد \* امروز  
کہ زلفت دل خلقے بر بود \* در گوشہ نشنت نمیدارد و سُو \* بعد ازاں ایں سخن  
گفت کہ اول بارے مشہور نباید شد چوں ایں کس مشہور شد باید کہ چنان مشہور  
شود کہ فرداے قیامت از روی رسول صلی اللہ علیہ آ کہ و سلم شرم نہ نما  
انکہاہ ایں سخن گفت آں چہ قوت چہ وصلہ باشد کہ از خلق گوشہ گیرند و بکن مشغول  
باشند یعنی قوت و وصلہ آں باشد کہ با وجود خلق مشغول حق باشند چوں ایں سخنہا  
تمام کردم من قدرے طعام پیش آوردم بخورد من ہماں زماں نیت کردم ہمیں  
جائے خواہم بود چوں ایں نیت کردم قدرے ازاں طعام بخورد و برقت و پیشہ  
ازیں اوران دیدم عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ ہمت منہمت سلطان  
المشاہد پنج پیوستہ بر آں بودے کہ ہیچ آفریدہ را اطلاع بر مشغول ہماں من تبا  
و از خلق بکلی اعراض کند و بحق مشغول باشد و دلیل بدیں سخن آنست کہ می فرمود  
در ایام جوانے کہ مرا با خلق نشست بیخاست بودہ است پیوستہ در دل گراں  
می آمد کہ کے باشد از میان اینہا بروں آیم اگر چہ مردمان متعلماں بودندے  
و مشغولے در بحث ہم بار ما نصرت گرفت چنانکہ کرات با یار ایں میگفتم کہ دین  
چنانکہ خواہم بود من چند روزے ہماں شما ہم بعدہ سوال کردند کہ پیش از آنکہ بخند  
شیخ شیوخ العالم پیوند شود فرمود آرسے و دیگر تبدیل مکانہا بود کہ در کجا استقامت  
نگرفت تا آں غایت کہ از غیب اذن نشنید و در ستر سلوک ایں راہ بحدے

کوشید که میفرمود من در اوائل از آیندگان می شنیدم که شیخ خضر پاره دوز و زیبا  
 خالق است دارد و رویش را خدمت میکند نیت جزم کردم که بروم و غلام  
 بجگان اورا تعلیم بکنم بعد چند گاه آیندگان آمدند و بدست ایشان مکتوبی بمن رسید  
 و در آن اخلاق و مردمیها بسیار پیدا کرد و انتم که او هم مرا بشناخت انجا زوم و  
 فرمود که من در خطیره میروم در اثنا راه بریں چهریهاے خوردنظر من  
 اقترا زوے برم اگر ایسے راهیں مقدار چهری باشد بهتر باشد و میفرمود که  
 در اوائل مرا گاه گاه در دل بودے مخالفت مردان غیب میسر گرد و باز اندیشیم  
 که ایسے چه تمناست و بنال مصلحتی بهتر باید کرد میفرمود که مردان غیب اول  
 آواز میدهند و سخن می شنوند بعد از آن ملاقات کنند بعد از آن موبایند  
 و آخر ایسے حکایت بر لفظ مبارک راند تا بمقام باراحت است آنجا که ایس  
 کس راے بر ندنکته متفهم دریاں مجاہدہ ہاے سلطان المشائخ کہ در اوائل  
 حال بود قدس السدرہ العزیز سلطان المشائخ میفرمود کہ من برابر شیوخ شیوخ  
 العالم فرید الحق والدین قدس السدرہ العزیز در شتی نشسته بودم ہمہ یاراں  
 حاضر و ایام تموز بود و یاراں ہر زماں برے خاستند و سایہ میکردند و بچناں وقت  
 قیلو کہ شد ہمہ فتنند و ایس دعاگو نشسته گس میراند شیوخ شیوخ العالم بیدار  
 فرمود کہ یاراں کجا اند گفت قیلو کہ کردہ اند فرمود بیا ترا چیزے بگویم آغاز کرد و چون  
 در دلی بروی در مجاہدہ باشی بیکار بودن بیج نیست روزہ داشتن نیمہ رست  
 و اعمال دیگر چون نماز و حج نیمہ راہ مولانا بدرالدین اسحاق گفت کہ شیخ  
 شیوخ را ایس سفر براے تو بود یعنی دریں سفر از بخشش شیوخ شیوخ العالم  
 نعمت بردی بعدہ سلطان المشائخ میفرمود در آنحال چناں در ذوق  
 ایس فرماں بود کہ فراہم نیامد کہ ہر سم کہ ام مجاہدہ پیش گیرم بجا یاراں رسیدم  
 و مشورت کردم و بارشاد ایشان صوم و ہر پیش گرفتہ فاما چون از پیش شیوخ  
 بزرگتر نم از انجاست کہ گاہ گاہے در آن غفل میشود سلطان المشائخ میفرمود



در عهد عیالی کہ در آنوقت دو بیتل منے خرپڑہ بود بیشتر از فصل گذشتہ از کہ من خرپڑہ  
 پختیدہ بودم و بر آں خوش مے بودم و آرزو مے بردم اگر باقی فصل ہم خرپڑہ خوردہ نشود  
 نیکو باشد تا در آخر فصل مردے چند خرپڑہ و چند ناں پیش من آور و چوں از غیب  
 ہما نزد آں فصل خودہ شد بعدہ فرمود یک شبار و گذشتہ بود و شب دیگر آمدہ  
 نصف ہم گذشتہ کہ چیزے خوردہ بودم در آں ایام بیک حیتل و سیرت ان مید مید  
 مرا یکہ انگ ہم بنودے تمان ہم بخورم و والدہ ہم شیرہ من و دیگر آدمیان خانہ کہ در وقت  
 من مے بودند ایشان را ہم ہمیں حال بود و اگر دچنین حالے کسے نہاتے و یا شکری  
 و یا جامہ ہمیں بیاوردے اگر چه از فروختن آں غرض جمل شدے غما من پچیس  
 نذر مے ہم بر آں ساختے کہ از غیب سیدے و پیداست کہ از آں گرسنگی نرود  
 و شیخ نصیر الدین محمد رحمۃ اللہ روایت می کند کہ من از سلطان المشایخ شنیدم  
 در آں ایام کہ من در جگہ کہ نزدیک دروازہ مندرہ ایست مے بودم سہ روز گذشتہ  
 بود بر من چیزے نرسیدہ مردے بیاد تخته در بزدی کے لکھتم برو بہ بین برور کیست  
 آنکس رفت در باز کرد مردے کاسہ پر کھجوری آنکس داد و رفت من لکھتم کھر  
 رائے شناسی گفت منے شناسم آں کھجوری خوردیم آں ذوق و آں حلاوت کہ  
 در آں کھجوری خشک یا فقم تا ایں زماں در بیج طعاعے منے یا ہم و ہر نعمتے کہ بدیں  
 ضعیف میرسد طفیل آیندہ خوردہ مے شود و مے فرمود والدہ مرا با من چنان  
 مہبود بود روزے کہ در خانہ مانغہ بنودے مرا گفتے کہ امروز ما ہماں خدایم در  
 ذوق ایں سخن مہبودم بقضار مردے یک تنکہ راغلہ در خانہ ما اور دچند روز متواتر  
 از آں مان مے کردند من تنگ آمدم کہ والدہ کے خواہند گفت کہ ما ہماں خدایم  
 تا آں غلہ کم شد والدہ مرا گفت امروز ما ہماں خدایم یک ذوقے و راحتے دین  
 پیدا شد کہ آنرا صفت نتوان کرد کاتب حروف از والدہ خود سید مبارک محمد  
 گزائی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ مے فرمود پیش ازیں در غیاث پور و خاں سلطان  
 المشایخ ز غیبل میگردد انیدہ نہ بوقت افطار پر کالہ مے نان کہ در آں زنبیل



افتادے پہنچے اور مذاق اطراف سلطان المشائخ وقت حیدر نقرے کے ملازم انحضرت  
 سے بودند ازاں بودے و کاتب حروف از سید السادات سید حسین علی کرمانی حکم کاتب  
 حروف سماع داردے فرمود رویشے بوقت اطراف سلطان المشائخ و را مدویم ازاں  
 پر کالہاے نان نفیل مایہ کشیدہ میخواستند کہ اطراف کنند این درویش دانست  
 طعام خرج کردہ اندایں پر کالہ با بقیہ طعام ماندہ است تمامی آں پر کالہ با پیچیدہ بود  
 گرفت و رواں شد سلطان المشائخ تبسم کرد و فرمود کہ ہنوز در کار ما خیریت بسیار است  
 کہ گرسنہ نے دارند یا خیال بعد و وفاقہ بود کہ آں درویش را از غیب سانسیدند و کجا  
 حروف از والد خود رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ نے فرمود ہمد آں ایام عسرت و فقر  
 وفاقہ کہ سلطان المشائخ را بود و بعضے خدمتگاراں بغایت تنگ آمدہ و یاران علی  
 کہ میدان شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین بودہ اندایشاں را نیز احوال سخت  
 میگذاشتہ وفاقہاے کشیدہ مذکور داشتہ این حال سلطان جلال الدین خلجی  
 چیزے فتوح فرستاد و گفت اگر فرمان سلطان المشائخ باشد من دیہے بہت  
 خدمتگاراں سلطان المشائخ بدیم تا بدل فارغ خدمت توانند کرد و سلطان  
 المشائخ امتناع فرمود و خدمتگاراں بعضے متقدماں کہ بعد از گرسنگی مبتلا بودند نہننی  
 شنیدند بخدمت سلطان المشائخ نیک اتفاق هجوم آوردند و گفتند ہمیں باث کہ  
 سلطان المشائخ از بیوجہ بخود فاما مانے تو انیم حال ما دشوار است سلطان المشائخ  
 در خاطر مبارک گذرانید کہ از خدمتگاراں و بعضے یاراں کہ این سخن میگویند التفاتے ندانم  
 اگر ہمہ بروند غمے نباشد فاما این چند یارا علی کہ ہم خرقہ من اندایشاں را در خواستہ  
 بیاز ما یم کہ ایشان نیز طالب این ہستند یا نہ بنا بریں قضیہ سید محمد کرمانی جد  
 کاتب حروف و بعضے یاران اعلیٰ دیگر را طلبید و در باب سندن دیہے بصلحت مشاوت  
 کراویشاں گفتند کہ مولانا نظام الدین کہ ما وقت و قتی در خانہ توانان نے خوریم  
 اگر بعد ازین دیہے معین شود ما آب ہم بخوریم سلطان المشائخ ازین جواب لکشا  
 بغایت خوش شد و فرمود کہ از دیگر اں التفاتے ندانم مقصود من شما ید خاطر ما بغایت

خوش گردانیدید که در کار دین مدد فرمایند یا لا یجبین میباید و از ثنات منقول  
 است در آنچه سلطان المشائخ بنده مست شیوخ العالم در اجودین بود  
 جاهاے سلطان المشائخ بنایت ریگیں شده بود سبب آنکه جہ صابون بنو  
 که سپید کنند روزے بی بی رانی جہ کاتب حروف سلطان المشائخ را گفت  
 کہ اے برادر جاهاے تو بغایت ریگیں شده و پاره هم گشته اگر بدی من بشویم و  
 پیوند برآں زخم سلطان المشائخ بزبان کرم معذرت میکرد جده علیها الرحمتہ  
 معذور نشد چار خود داد کہ ایں را پوشید تا آن غایت کہ جامہ ہا بشویم  
 سلطان المشائخ بچنان کرد جده کاتب حروف بجا ہا شستن مشغول شد  
 و سلطان المشائخ کتابے بردست داشت و گوشہ رفت بمطالعہ آن مشغول  
 گشت چوں جامہ ہا شستہ شد و خشک گشت بعدہ جده ام دستار چہ از  
 سید محمد کرمانی جہ کاتب حروف طلبید و پشت بر پیراہن سلطان المشائخ  
 کہ از نزدیک گریباں رفتہ بود پیوند کرد و جاها بسطان المشائخ داد سلطان  
 المشائخ بصد معذرت آن جامہ ہا پوشیدہ و تا آخر عمر رعایت اینی با سید محمد  
 کرمانی و فرزندان او کرد و الی یومنا از صدقہ سلطان المشائخ پرورش می یافت  
 و گرد بر گرد روضہ جاسپاری می کنند ایں ضعیف گوید قطعہ آن بخت کو کہ یک  
 قدم آئیم سوے تو ہا آن دولت از کجا کہ بنیم روے تو ہا بوے کل رخت ہشام  
 دلم رسید ہاں میں ہم بر سر کویت بہ بوے تو ہا سلطان المشائخ نے فرمود  
 وقتے من ازید اول دروہلی نے آدم مردے زندہ پوشے گلے سیاہ دڑ  
 و سر بندے ریگیں بر سر و او بچنین بطریق مستان در اثناء راہ آمد سلام کرد  
 گوئی ستے است بیامہ مراد کنار گرفت و سینہ من بوے کرد و سینہ خود بر سینہ  
 من نہا و چشم فراز کرد سوے من دید و گفت اینجا بوے مسلمانے سے آید  
 من در نیافتم کہ کیست کرت و دیگر در جماعت خانہ کند و ری کشیدہ بودند او  
 آمد سلام کرد و را مدہ نشست بچنان بردفت بعد فراغ طعام او را ندیدم از ایشان

باب اول در فضائل خواجگان ہشت انصاریت تاج حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

پرسیدم کہ ایں درویش چیزے خور و گفتن چہار ناں و قدرے شور یا در کاسہ شوی  
انداخت پیش خانقاہ مقابل بلندی بود نشست زمان بخورد و رفت و مارا  
در آنوقت انصاریت سہ گاہ فاقہ مے شد کرت بیوم یاران کلا کہرے آمدند و یاریکہ  
اورامولانا عم گفتندے اوراں درویش در سیرے پیش آمد پرسید کہ کجا میری  
مولانا گفت بخدمت قلاں فرمود کہ آں مسکیں چہ داراں دوازده جتیل  
اوراید بید ازاں روز باز فتح و فتوحے پیدا شدن گرفت روشن شد کہ ہماں مرد  
بود و او خود را پیدا نکرد و مگر در حالت عسرت تکلمہ ہشتم در بیان یافتن سلطان  
المشاخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز خلافت و نعمتہاے دینی  
و دنیاوی از حضرت با عظمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
العزیز سلطان المشاخ قدس سرہ العزیزے فرمود در او اکل کہ بتعلم  
مشغول بودم و استغراق تمام دہشتم شیخ شیوخ العالم فرمود کہ نظام الدین  
ایں دعا یاد داری یاد آیم الفضل علی النبیۃ یا یا سبط الدین یا لعطیۃ و یا صاحب  
المویہب السنیۃ یا دافع البلاء و البلیۃ صل علی محمد و علی آلہ البکرۃ  
النقیۃ و اعظم لنا بالعیشاء و العشیۃ ربنا تقنا مسلمین و الحقنا بالصالحین  
وصل علی جمیع الانبیاء و المرسلین و علی ملائکہ المقربین و سلم تسلیما کثیرا  
کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین گفتیم خیر شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ایں دعا یاد  
گیر و مواظبت نماے تا ترا خلیفہ خود گردانم و بموجب فرمودہ دعا گو در شہر آمد و سہ  
کثرت از وہلی بخدمت شیخ شیوخ العالم رقم بعدہ یکروز خواجہ طلبید سیزدہم  
ماہ رمضان سنہ تسع و تین و تہا یہ بود فرمود کہ نظام یاد داری آنکہ گفتہ بودم  
گفتم آرے فرمود کہ کاغذ بیارید اجازت نامہ بنویسند کاغذ آوردند اجازت نامہ  
بنشاند بعدہ فرمود مولانا جمال الدین را در ہاشمی و قاضی منتجب را و  
وہلی بنامی ذکر شیخ نجیب الدین نکرد و انتم مگر خا طر مبارک ایشان کوفتہ کرد  
باشد چون در وہلی آمد گفتیم ہم ماہ رمضان شیخ نجیب الدین نقل کردہ است

و فرمود آن روز که شیخ شیوخ العالم شیخ لیس مرغلان را و داد و روی سوئے  
 این دعا گو کرد و فرمود خدا آسمان را ترا نیکیست گرداناد <sup>الله</sup> اَسْعَدَكَ اللهُ فِي الدُّنْيَا  
 وَرَزَقَكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُقْبِلًا اِنَّ اَزَّاسَ عَلَيْهِ كَيْدٌ اِيْرَاسَت و فرمود که تو  
 درختی شوی که در سایه تو خلقی برپا شود و فرمود مجاهده می باید کرد بر اے استعداد  
 و چون باز گشتم از حضرت شیخ شیوخ العالم در هاشمی رسیدم شیخ جمال الدین  
 را خلافت نامه نمودم بنیشت و ملاطفت بسیار کرد و این بیت بر زبان  
 مبارک راند بیت خداے جهاں را هزاراں سپاس که گوهر سیرده بگوهر  
 شناس و نسخه خلافت نامه و اجازت نامه سبق گفتن تهیید  
 ابو شکور سلمی که سلطان المشایخ از حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الدین  
 یافته است درین کتاب تحریر یافته و آن اینست بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 الَّذِیْ قَدْ اَمَّ اِحْسَانَهُ عِندَ مَنَّةٍ وَاَخَّرَ شُكْرَهُ عَلٰی نِعْمَتِهِ هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ  
 وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ اَوْ مَوْجِبُ مَا قَدْ مَرَّ وَاَوْقَعٌ مِّمَّا اَخَّرَ وَاَوْفَعِلْنَ بِمَا  
 اَطْنَّ وَاَوْفَعِلْنَ لِمَا اَظْهَرَ وَاَوْفَعِلْنَ لِمَا اَظْهَرَ وَاَوْفَعِلْنَ لِمَا اَظْهَرَ وَاَوْفَعِلْنَ لِمَا اَظْهَرَ  
 اَوْفَعِلْنَ لِمَا اَظْهَرَ وَاَوْفَعِلْنَ لِمَا اَظْهَرَ اَوْفَعِلْنَ لِمَا اَظْهَرَ وَاَوْفَعِلْنَ لِمَا اَظْهَرَ  
 وَبَعْدُ فَاِنَّ الشَّرَّ فَوْعَ فِي الْاَوْصُولِ يُوَسِّعُ دُعَاءَ الشُّهُوِّ دُوَيْبِهَا مِنْ لَيْكِنْ  
 مِنْهَا مُجَارِقُ الْقُوَّةِ عَلَى اَنَّ الطَّرِيقَ مُعَوَّنٌ وَالْعُقْبَةَ كَوْفٌ وَنِعْمَ الْكِتَابُ  
 فِي هَذَا الْقَنْدِ تَهْنِئَةُ الْمُتَدَبِّرِ اِلَى شُكْرِ مَنْ بَرَدَ اللهُ مَضْجَعَهُ وَقَدْ  
 قَرَأَ عِنْدِي الْقَوْلُ الرَّشِيدُ اَلْمَامُ النَّقِيُّ الْعَالِمُ الرَّحْمٰنِ زَيْطَامُ الْمِلَّةِ وَاللَّيْثُ  
 عُمَلُ بْنُ اَحْمَدَ زَيْنُ الْاَمَّةِ وَالْعُلَمَاءُ مُغْنَى الْجِلَّةِ وَالْاَتْقِيَاءُ اَعَانَهُ اللهُ عَلَى  
 اِبْتِغَاءِ مَرَمَاتِهِ وَاَنَالَهُ مُنْتَهَى رَحْمَتِهِ وَاَعْلَى دَرَجَاتِهِ سَبَقًا بَعْدَ سَبَقٍ  
 مِنْ اَوَّلِهِ اِلَى اٰخِرِهِ قِرْلَةً تَكْبُرُ وَاقْبَابٍ وَتَقِظُ وَاقْبَابٍ مُشْتَجِعٍ رَحَابَتِهِ  
 سَنَجٍ وَدِرَايَتِهِ جَنَابٍ وَاَكْمَلَ الْقُوَّةَ عَلَى حُسْنِ اسْتِغْنَاءٍ دِهْ كَلِّ لَكَ وَقُوَّةٍ

تَحْمِلُهُ أَجْرُهُ أَثَّيْدُ رَسْمٌ فِيهِ لِمُتَعَلِّقِينَ بِشَرِّهَا حَائِبَةٌ عَنِ التَّضْيِيفِ وَالْعَلَطِ  
وَالْتَحْنِيبِ وَبَدَلِ الْحَدِّ وَالْإِجْتِنَابِ فِي التَّضْيِيفِ وَالْتَحْنِيبِ عَنِ التَّرَكُّلِ وَعَلَيْهِ الْقَوْلُ  
وَاللَّهُ الْعَالِمُ وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ مِنَ الشَّهْرِ الْمُبَارِكِ رَمَضَانَ عَظَّمَهُ اللَّهُ  
بِرُكْنِهِ بِإِشَارَةِ الْعَالِيَةِ أَدَلَّمَ اللَّهُ عَلَوَهَا وَعَنَ لَحْلُهَا حَمَاهَا تَحَرَّتْ هَذِهِ  
الْوَسْطَةُ بِعَوْنِ اللَّهِ عَلَى يَدِ أَفْضَلِ الْفُقَرَاءِ إِلَى اللَّهِ الْعَلِيِّ إِسْحَاقَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ  
إِسْحَاقَ بْنِ هَلَوَيْي بِمُشَافَهَتِهِ حَامِدًا أَوْ مُصَلِّيًا فَاجْتَرَتْ لَهُ أَيْضًا  
بِأَن يَرْوِيَ عَنِّي جَمِيعَ مَا اسْتَفَادَهُ وَعَوَى وَسَمِعَ ذَلِكَ مِنِّي وَدَعَى وَالسَّلَامُ عَلَى سَنٍ  
أَشْجِ الْهَدَى وَاجْتَرَتْ لَهُ أَيْضًا أَنْ يَلْزِمَ الْخَلْوَةَ فِي سَجْدِ أَفْهَتْ فِيهِ الْجَمَاعَةُ  
وَلَا يَخْلُ بَشَرًا طَهَارَتِي بِهَا حُصُولُ الزِّيَادَةِ وَبِرِفْقِهَا تَكُونُ الْوَقْدُ أَوْ عَاتِلَةً تَأْتِي  
وَذَلِكَ تَجَنُّدُ الْقَامِدِ عَنْ مَفَاسِدِهَا وَتَغْرِيدِ الْهَيْبَةِ حَمَاتُهَا وَبَيَانُ  
ذَلِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ فِي الدُّنْيَا كَانَتْكَ عَرِيْبٌ أَوْ  
كَأَبْرَى سَبِيلٍ وَحَدَّ نَفْسِكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ الْحَدِيثُ هَيْبَتُ ذَلِكَ صَحْرٌ قَصْدُ  
وَاجْتَمَعَ هَيْبَتُهُ وَمَارَتْ لِهَيْبَتِهِ الْمُخْتَلِفَةُ هَمَّةٌ وَاحِدَةٌ فَلَيْدُ خَلِّ الْخَلْوَةِ مُفْتَرِ النَّفْسِ  
مُغْدٍ مَالِ الْخَلْقِ عَلَامَةُ الْعِجْرِ هَمَّ تَارَكَ الدُّنْيَا وَشَرَوَاتِهَا وَاقْفَا عَلَى مَضَارِّهَا  
وَأُمْنِيَّتِهَا وَلَنْ تَكُنْ خَلْقٌ لَهُ مَعْمُولَةٌ بِأَنْوَاعِ الْعَادَاتِ إِذْ سَمَتْ نَفْسُهُ  
عَنْ إِحْتِمَالِ الْأَعْلَى يُبْزِلُهَا إِلَى الدُّنْيَا وَانْجَحَتْ فَلَيْزَتْ لَهَا أَمَا بَعْلُ يَسِيرًا وَ  
بِالنَّوْمِ فَإِنَّ فِيهِ إِحْتِرَازٌ عَنْ هَوَى جِسْرِ النَّفْسِ وَلِيَحْتَرِزَ الْبَطَالَ فَابْنَاهَا تَقْسَمُ  
الْقُلُوبُ وَاللَّهُ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ أَعَانَهُ وَيَحْفَظُهُ عَمَّا شَانَهُ وَرَحِمَتُهُ وَهُوَ  
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَيْضًا إِذَا اسْتَوْفَرَ حَظَّهُ مِنَ الْخَلْوَةِ  
وَأَنْفَتَحَتْ بِهَا عَيْنُ الْحِكْمَةِ وَاجْتَمَعَتْ خُلُواتُهُ بِمَنَارِيَاتِهِ وَصَلَّ إِلَيْهِ مَنْ لَمْ  
تَقْدِرْ رَأْيُ صَوْلِ الْبَيِّنَاتِ إِلَى يَأْهَ فَيَكُونُ الْغُرُزَةُ نَائِيَةً عَنْ يَدَيْهَا وَهُوَ  
مِنْ جُمْلَةِ خُلَفَائِنَا وَالتَّزَامُ حَلِيهِ فِي أَمْرِ الدِّينِ وَالْدُّنْيَا مِنْ جُمْلَةِ تَعْظِيمِنَا  
فَرَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَكْرَمَهُ وَعَظَّمَهُ مَنْ أَكْرَمَنَاهُ وَأَهَانَ مَنْ لَمْ يَحْفَظْ حَقَّ مَنْ حَفِظْنَا

هَئِذَا لَكَ كَلِمَةٌ مِنَ الْفَقِيرِ الْمُسْتَغْوِذِ ثُمَّ لَعَنَ اللَّهُ وَحَسَنَ تَقْوِيهِهِ اللَّهُ أَكْبَرُ بِسْمِ اللَّهِ  
 الرحمن الرحيم. سپاس و ستایش ثابت است مرا الله را آن الله که مقدم کرد  
 احسان خود را بر نعمت خود و موخر کرد و شکر خود را بر نعمت خود اوست اول اوست  
 آخر اوست طاهر اوست باطن نیست پست کننده کسی مریض را که بالا کرد و خداے  
 تعالی و نیست بالا کننده کسی مریض را که پست کرد خداے تعالی و نیست حاضر کننده  
 مریض را که پوشیده کرده است خداے تعالی و نیست نهان کننده کسی  
 مریض را که پیدا کرد خداے تعالی و تردید نمی شود گویای او امین و آخرین  
 بر همیشه خداے تعالی نه از روی اعتبار نه از روی مقابله رحمت کامله نازل  
 یاد بر رسول آن خدا پیچور سولے که برگزیده شده است و نام پاک او محمد است  
 و رحمت کامله نازل یاد بر آن محمد و بر آل آن محمد و بر اصحاب آن محمد و رحمت  
 کامله نازل یاد بر آل دوستی و بر آل برگزیدگی و بعد حمد کردن و صلوة فرستادن  
 پس میگویم من پس بدینسان که ابتدا کردن در علم اصول حدیث کشاده میکند دعا  
 حاضر از او بینا میکند هر کسی را که آب میبهد با آن علم اصول جاها سوختن کل  
 را بنا برین که بدستی راه ترسناک است عاقبت کار پر دشوار و بهترین کتاب  
 در علم اصول تمهید المتهدی ابو رشکو است سر و خوش کند الله تعالی خواجگاه  
 او را تحقیق خواند نزد من فرزند رشید امام پاک دین و پاک راسه دانا و برگزیده  
 آراستگی کرده محمدی و دین محمدی محمد سپهر احمد زیب آوری امامان و عالمان جا  
 فخر بزرگان و متقیان مد کنند او را الله تعالی بر طلب کردن و جستن رضامندی  
 های خود و برساند او را بنهایت رحمت خود و بالاترین مرتبه با عنایت کرده خود  
 خواند تمهید را سبق بعد سبق از اول آن کتاب تا آخر آن کتاب خواندن با فکر  
 و اندیشه بایه شک و بے گمانی خواندن بهشیاری و استواری کرد آرنده  
 نگاشت شنیدن بگوش و دشتن بدل چنانچه حاصل گشت اطلاع بر خوبی استعداد  
 آن نظام الحق بچنین حاصل گشت اطلاع بر بسیاری آراستگی و آراستگی

نوع خلافت  
 نامده اجازت  
 نامده سبق  
 مریض را پوشان  
 ساقی که مریض  
 سلطان المشایخ  
 اجفرت شیخ  
 شیوخ العالم  
 خدیو الحق الدین  
 یافته اند و در  
 کتاب عبارت  
 عربی مستور  
 است ترجمه  
 آن بر سر مقدمه  
 عبارت یاری  
 بعد از نوشتن  
 آن بر سر  
 بعربی تعلیمی  
 آمد که راسه  
 خواندن فای  
 خوانان بکار آید



او و اجازت دادم اور اینکہ سبق این کتاب یدم خواندگان بشرط احتراز کردن از  
خطا گرفتن و از خطا و نوشتن و گردانیدن سخن از محل آں بشرط خرج کردن دستی  
و سخن خرج کردن قوت و درست کردن نسخ و پاکیزه کردن سخن الله تعالی است  
نگهبان از لغزشها و سخن و انبیا و نبایهی در کارهای دین کردن و بوده است  
کتابت این مثال در روز چهارشنبه زماه مبارک رمضان بزرگ گردانده حق تعالی  
برکت آں ماه را بوده است کتابت این مثال باشاره جناب شیخ شیوخ العالم  
همیشه در حق تعالی قدر و منزلت آں اشاره عالیہ را و نگاہ دارد آنرا از خلل نوشته  
شد این سطر بیاورے دادن الله تعالی بردست ناتوان محتاج بسوے الله تعالی  
بے نیاز اسحاق پسر علی پسر اسحاق متوطن دہلی نوشته بحضور آں شیخ  
شیوخ العالم در حالے که حمد کننده است و درود فرستنده است و نیز اجازت  
دادم من مراں ابطام الملت و الدین را اینکہ روایت کند از من ہمہ آں چیز کہ  
استفاده کرده است آنرا و گرد آورده است و شنیده است آنرا از من نگاہ داشته  
است و سلام باد بر کسی کہ پیروی کند راه راست را و نیز اجازت دادم من ا  
را اینکہ لازم گیر و خلوت را در مسجدے کہ بر پا کرده ہے شود دروے جماعت  
و رفته بکنند در شتر ہاے آنخلوت ہیچ شتر ہا کہ باں حصول زیادت است ترقی  
و بہ ترکہ آں خلوت میگردند مقدم ہا بہ بدی شتابندہ و بدی کنندہ و آں شتر ابط  
مجرد کردن است مقصد ہا را از تباہی ہاے آں مقاصد و یکسو کردن ہمت  
است از چیزیکہ غافل کند آں چیز ازاں مقاصد بیان این خلوت چیز است  
کہ گفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم باش در دنیا مانند مسافر یا مانند گذرندہ راہ  
و شمار کن نفس خود را از اصحاب قبور تا آخر حدیث پس نزدیک ادا کردن شتر ابط  
خلوت درست شود قصد خلوت آنخلوت نشین و جمع گردد ہمت آں خلوت  
نشین و گرد ہمت ہاے مختلفہ یک ہمت پس گو کہ داخل شود خلوت را در حالے  
کہ نسبت کنندہ است نقش خود را در حالیکہ معدوم دانندہ است مخلق را

و اناست بنا تو انی ایشاں در حالے که ترک کنندہ است مردنیا را و شوہوت ہائے  
 آن دنیا را در حالے کہ دانا است بر مضرت ہائے آن دنیا و بر آرزوے ہائے آن  
 دنیا کو کہ شوہو خلوت آن خلوت نشین آباداں باقسام عبادات و فلیکہ عاجز شو نفس  
 انصاحب خلوت ز برداشت کردن شغلہائے بر تر و کلاں تر فرو آرداں  
 نفس را بسوے عبادتہائے خورد تر و سبک تر و اگر غلبہ کند بدلیل پس خوش و  
 راضی دہاں آن نفس را یا بعل اندک یا بخواب اندک پس بدستی کہ درین خوش داشتن  
 پرہیز است از شورش ہائے نفس گو کہ پرہیز کند انصاحب خلوت بیکاری را پس  
 بدستی کہ آن بطالت سخت غافل مے کند دلہا را خدا تعالیٰ بر این کار اعانت  
 کند آن نظام الحق والدین را و نگاہ دارد ویرا حقتعالیٰ از چیزیکہ بدستی کہ مہربانی  
 کند او را حق تعالیٰ در آن حالے کہ اللہ تعالیٰ مہربان تراست از ہمہ مہربانان  
 رحمت کامل تر نازل یابد بر محمد و آل محمد نیز وقتے کہ بسیار شود بہرہ آن نظام الحق  
 از خلوت جاری شود بسبب آن خلوتہا چشمہ دانائی و علم و وقتے کہ جمع کنندہ شود  
 خلوت او عبادات نافلہ برسد بسوے او کسے کہ قادر نشود رسیدن را بسوے ما  
 تمام بکنند بسوے آنکس آن نعمت را پس دست بزرگ آن نظام الحق نائب  
 دست ماست و آن نظام الملتہ از جملہ خلیفہ ہائے ماست و لازم از فتن حکم آن  
 نظام الحق در کار دین و در کار دنیا از جملہ تعظیم ماست پس رحم کند حق تعالیٰ  
 کسے را کہ اکرام کند آن نظام الحق را و با بزرگی دارد کسے را کہ من بزرگ داشتہ  
 او را و ہان و خوار دارد کسے را کہ نگاہ ندارد آنکس حق کسے را کہ من نگاہ داشتہ حق  
 آن را صحیح و ثابت است تمامی این مثال از فقیر مسعود تمام شد این مثال بیدار  
 اللہ تعالیٰ بخوبی توفیق دادن آن خدا تعالیٰ اللہ دان تراست بسر انجام کار  
 کاتب حروف از والد خواجہ سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد و  
 در پنجہ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ رحمت داشت کہ یہاں  
 زحمت از دار دنیا بدار عقبہ خواہد خرامید سید محمد کرمانی جد کاتب حروف از

شہر دہلی در اجودہن رسید دید کہ شیخ شیوخ العالم درون حجرہ بالاے کہت غلطیہ است و فرزندان و یاراں پیش در حجرہ نشستہ در مشورت آنکہ بچہت مقام و بجا التماس کنند ہمیں میاں سید محمد کرمانی علیہ الرحمۃ خواست کہ بچہت پایبوس درون حجرہ برود فرزندان مانع شدند کہ وقت نیست سید محمد کرمانی علیہ الرحمۃ را طاقت نمازد و حجرہ باشد و دروں رفت و در پایے شیخ شیوخ العالم افتاد شیخ کبیر چشم مبارک باز کرد و پرسید کہ سید چگونه دے رسیدی سید محمد کرمانی گفت ایں بندہ ہمیں ساعت رسیدہ است بعدہ خواست کہ قدم بوس سلطان المشائخ برساند اندیشید کہ درین محل اگر ابتدا از ذکر سلطان المشائخ خواہم کرد شیخ شیوخ العالم تحقیق در باب مرحمت ہند کرد و اینخی بر مزاج فرزندان شیخ کبیر خوش نخواہد بود اول سلام و پریش از مشائخ کہ در آن ایام در شہر بودند رسانیدن گرفت و شیخ شیوخ العالم بگوش رضا استماع میفرمود چوں ذکر سلطان المشائخ خواست گفت کہ مولانا نظام الدین بند مخوم بندگی و پایبوس رسانیدہ است و اوقات بیاد دزے شیخ شیوخ العالم فر میکند شیخ شیوخ العالم بر نحو در باب سلطان المشائخ مرحمت فرمود و پرسید کہ چگونه است خوش ہست بعدہ گفت کہ انجامہ و مصلے و عصاے بدو و ہید چوں ایں سخن بسبح فرزندان شیخ کبیر رسید بر آشتند و ہر یکے بخصومت و عہدہ پیش آمدند کہ تیں چہ کردی مطلوب ما را بدیگرے دہانیدی سید محمد کرمانی گفت من چکنم مخصوص ذکر ایشان نکردم امانت سلام ہر یکے از مشائخ دہلی میرسانیدم در اثناء آن ذکر ایشان نیز کردہ شد چوں حق تعالی عزوجل بکرم خویش کیے را بداند اندازہ من باشد کہ مانع آن دولت باشم چوں خبر نقل شیخ کبیر سلطان المشائخ رسید سلطان المشائخ غیبت اجودہن کرد چوں بنیارت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر شرف شد مولانا بد الدین اسحاقی جامہ و مصلے و عصا بخدمت شیخ المشائخ حضرت سلطان المشائخ رسانید و ذکر سید محمد کرمانی کرد کہ خدمت سید رعایت حقوق محبت شما در غیبت بواجبی کرد و سلطان المشائخ سید محمد را در کنار

گرفت و عقد محبت میان این دو بزرگ محکم تر شد الحمد للہ علی ذلک و سلطان  
 المشائخ بقلم مبارک خود ثبتہ است کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 سرہ الغریز کہ کاتب حروف را بخواند در روز آدینہ بعد از فراغ نماز بیست و بیجم ماہ  
 جمادی الاول سنہ تسع و ستین و ستامیۃ لعاب از دہن مبارک در دہن کاتب  
 کرد و وصیت فرمود بحفظ کلام اللہ المجید رزقہ اللہ تعالیٰ و شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
 والدین فرمود نظام گفت لبیک خواجہ گفت دین دنیا ترادادہ اند اینجا ہمیشہ بر ملک ہند گیر  
 نظرت منک یکنفی بزرگے خوش گوید بیت بسی لطف تو بتواں ز آتش آب  
 انگشت بد بعون جاہ تو بر چرخ بر تواں آمد و دغہ مبارک شعبان سنہ تسع  
 و ستین و ستامیۃ از حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ الغریز التماس نمودہ  
 آمد شیخ شیوخ العالم با جابت و مدد فاتحہ مقرون فرمود از برائے آنکہ کتاب  
 در بدر خلق نکرد و سلطان المشائخ میفرمود در آنچه شیخ شیوخ العالم بنی اللہ  
 مضجعہ رحمت داشت مرا با چند یار زیارت شہدائے کہ آنجا بودند فرستادہ بود  
 چوں با بخدمت پیوستم فرمود کہ دعائے شہائے اثر نکرد مرا بیچ جواب فراہم نہاید یک  
 بود او را علی بہاری گفتندے او دور تر ایستادہ بود او گفت مانا قصانیم و ذات  
 مبارک شیخ کامل دعائے ناقصاں در حق کاملان کے مستجاب شود ایں سخن  
 بسع مبارک شیخ شیوخ العالم نرسیدہ من عین آن بسع مبارک رسانیدم مرا  
 فرمود کہ من از خدا خواستہ ام کہ ہر چہ تو از خدا سے بخوای بیابی بعد ازاں آن  
 روز عصا بمن داد و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
 سرہ الغریز در حجرہ سر بر نہ کردہ و بشوہ متغیر کردہ میگشت و ایں بیت میگفت  
 بیت خواہم کہ ہمیشہ در وفائے تو زیم و خاکے شوم و وزیر پائے تو زیم و مقصود  
 من خستہ ز کونین توئی از بہر تو میرم از برائے تو زیم چوں بیت تمام کرد سر بسجہ  
 نہا و جن کرت من مثل ایں دیدم در حجرہ در رفعم و سر دقم شیخ شیوخ العالم  
 نہادم شیخ کہ فرمود خواہ چہ بخوای من چیزے دینی خواستم شیخ مرا بخشد بعدہ

پیشاں شدم که چرا خواستم که در سماع بمیرم بعده قاضی فحی الدین کاشانی پرسید  
 آن چه بود سلطان المشایخ فرمود استقامت خواستم شیخ مرا بخشد و میفرمود که روز  
 نظام الدین پسر شیخ شیوخ العالم و این ضعیف هر دو پیش شیخ شیوخ العالم  
 بوده ایم بر لفظ مبارک راند شما هر دو فرزند اید سوے او اشارت کرد که تو نانی و سوے  
 بنده اشارت کرد که تو جانی و میفرمود که شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین میفر  
 که یکے بود با من پیوند کرده بود چون از من برفت چند گاه مزاج او برقرار بود باز  
 از آن قرار گشت و یکے دیگر بود که از من دور تر رفت و دیرے بهمانجا بود تا دیکے  
 مزاج برقرار بود بعد از دیرے او هم گشت انگاه سوے سوے با من کرد که این  
 مرد تا بن پیوسته است هم برکن مزاج است و هیچ نکشته است سلطان المشایخ  
 چون بر نحر رسید بگریست و هم در گریه بر لفظ مبارک راند تا امروز محبت ایشان  
 برقرار است بلکه بر مزید الحمد لله علی ذلک نکته نهم در بیان مجاهده ہے سلطان  
 المشایخ در آخر عمر و روش آن بادشاه دین قدس الله سره العزیز کاتب حروف  
 از والد خود سید مبارک محمد کرمانی سماع دارد که مدت نسی سال در ایام جوانی  
 سلطان المشایخ را مجاہدات سخت بود چنانکه شمه از آن هم دریں کتاب تحریر یافته  
 است و مدت نسی سال دیگر تا آخر عمر مجاهده با سخت تر از آن بر ذات ملک صفات  
 خود نهاد با وجود فتوحات و اقبال دنیا به بندگی بندگان او آواز انجمله میرا بود  
 الغرض چون عمر عزیز سلطان المشایخ بهشتا و سال کشید چو وقت نماز بخت  
 جماعت از بالای بام جماعت خانه که عمارتے بس رفیع است فرود آمدے و  
 با و رویشاں و غزراں که در آن جمع ملکوت حاضر میشدند نماز گذاروے ایشان  
 بواسطه سلطان المشایخ مستوجب بهشت میگشتن با این کبر سن صوم  
 دوام بود روزہ افطار کم میکردند و بوقت افطار سهل چیزے از طعام میخوردند یک  
 نانے و یا نیم نانے برابر سبزی و یا تلخ کرلیله و یا قدرے برنج این هم بسبب  
 موافقت عزیزاں و درویشاں و مسافراں و تا آن غایت که بدولت درماید

نے بودند ہم در ایشانے بودند در باب ہر کہ شفقت بودے بصحبتک خاص و بنوالہ تعالیٰ  
مخصوص میگرددانیدند تا آن سعادت کرا روزی بودے از مولانا قاسم الدین  
نحو روایت میکنند کہ فرمود کہ من وقتے در ماندہ سلطان المشائخ حاضر بودم وقت  
افطار نظر من جانب سلطان المشائخ بود و دیدم کہ آغاز طعام خوردن سلطان  
المشائخ کہ دست مبارک در کاسہ بہجت لقمہ دراز کرد و پچھاں دراز کردہ و کاسہ بود  
کہ وقت برداشتن ماندہ شد الغرض بعد از افطار بالا کہ مقام سکونت بود و میرفتند  
یاران و عزیزان کہ از شہر و اطراف آمدہ نے بودند میان نماز شام و نماز خفتن بالا  
طلب شدے تا ساعتے سعادت حجابست و بشارت جمال ولایت سلطان  
المشائخ مشرف و منور گردند بزرگے خوش گوید شعر طوقی لا عین قوہ انت  
بینہم + فہن من نفعہ من وجہک الحسن + بعدہ از ہر جنس میوہاے ترو خشک و  
ماکولات و مشروبات لطیف لذیذ پیشے آوردند و آن عزیزاں تناول میکردند  
و ایشان را دلداری میفرمود و از عالم ہر کیے پیش میگردتا کہ گمان آن نبرد کہ  
سلطان المشائخ ازاں نعمتہاے دنیا خطے میگرفت فاما این الوان نعم از برا  
آنے آوردند تا آن عزیزان غریب و شہریرا دل دریا بدو چوں سلطان المشائخ  
بدولت نماز خفتن بجماعت گذاردے باز بالا رفتے ساعتے نیکو مشغول بودے  
بعدہ چوں بہجت استراحت در کہکبہ نشستے در آن وقت تسبیحے آوردند و  
بر دست مبارک او میدادند و بدان وقت بچکس را از یاراں محل آن بنو دے  
کہ پیش برو و جزا میخسرو کہ حکایت ہاے ہر جنس پیش نشستہ کردے سلطان  
المشائخ براے خاطر امیر خسرو و ہر مبارک برضا جنبا نیدے و وقت از وقت  
فرمودے کہ ترک خبر ہاچیت امیر خسرو و بر حکم این فرماں میداں فراخ یافتے اگر  
نکتہ پرسیدندے فصلے فرو خواندے درین محل از خوردگاں قزلباشاں و بعضے  
مولا زادگاں کہ محل داشتند پیش میرفتند قدمہاے مبارک بسر و دیدہ میمالیدند  
امیر خسرو گوید بیت نغف خسرو مسکین ازین ہوس شہبا کہ دیدہ برکت  
لہ خوشی بہت مرچشم ہاے قوے لاکہ تو در میان ایشان ہستی پس ایشان بالغت اندازدین ہر کی نیکو



پایت نهند بخواب شود + بعد چوں امیر خسرو و خوردگان از پیش تخت فرقه سائی  
 سلطان المشائخ بیرون آمدے اقبال خادم بیادے و چند آفتابہ پر آب  
 بہت توشی سلطان المشائخ داشتے و خود بیرون آمدے بعدہ سلطان  
 المشائخ خود ریختے و در رانجیر کر دے و در آن محل جرحی کسے دیگر نبودے  
 خداوند کہ تمام شب چہ راز را و چہ نیانہ و چہ ذوقها و چہ شوقها با خداے تعالی  
 بو دے چنانکہ در اینمغنی اس بیت بارہا بر زبان مبارک سلطان المشائخ  
 گذشتہ است بیت عشقے کہ ز تو دارم اے شمع چگل + دل داند من دامن و  
 من دامن و دل + و بخط سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ ام قطعہ تنہا من و شب  
 و چراغے + مونس شدہ تا بگاہ روزم + کاش ز آہ سرد بچشم + گاہ از تفت سیدہ  
 بر فروزم + و نیز ای بیت بر زبان مبارک برگذشتہ است بیت بارے  
 تماشای من و شمع بیا + کز من دے نمازد ازوے دودے + شیخ سعدی  
 خوش گوید بیت شبہا من و شمع میگدازیم + اینست کہ سوز من نہاں است +  
 وقتے مولانا بہرام کہ از بنیرگان شیخ نجیب الدین متوکل بود و بصلاحیت و ویت  
 و مردنی موصوف او میگفت کہ وقتے سلطان المشائخ را بنیارت شیخ الاسلام  
 قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز دریافتہ فاما در غایت مشغولی دیدم  
 بعد ملاقات سلطان الاولیا سلطان المشائخ فرمود کہ مرا مشب نمودہ اند کہ  
 نظام ہر کہ ترا دیدہ است از مومن من اورا بیا مزیدم و کاتب حروف بخط مبارک  
 سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ است کہ اِنِّیْ بَلَّغْتُ هَذِهِ الْبَلَّةَ اَرْبَعِیْنَ  
 سَنَةً فَاسْتَحْيَتْ مِنْ سَبِّ ذِکْرِ نَبِیِّ دُبَاکَا و لکان کاتب حروف اینست کہ آں  
 شب کہ سلطان المشائخ را بیداں کرامت مخصوص گردانیدہ اند چنانکہ ذکر  
 رفتہ است ہمیں شب است کہ سلطان المشائخ بقم مبارک خود قصہ  
 آں شب در تحت عبارت عربی آورده است و آں شب سلطان المشائخ  
 سن بدستی کہ رسیدم من دریں شب چهل سال را پس شرم سے اید مرا چیل سالگی بخود و قلیکہ  
 یادے اند کہ حق تعالی مرا بقدر برسیں۔

بدین کرامت مشرف گشته بود و بدین درجہ اعلیٰ کہ بدین او آمرزیدہ شوند مکرّم شدہ از جهت  
سلطان المشائخ ہمیں جواب آید کہ من شرم دارم ازین عمر خویش کہ در آن حضرت بہرگز  
یا کنند اگرچہ ہر شب از اس سلطان المشائخ شب قدرے بود چنانکہ روایت کنند  
شب سلطان المشائخ بمطالعہ کتب اسرار الہی مشغول بود و بقلم مبارک خود  
اں معانی کہ از عالم غیب لہر میشتہ قی میگرد و در اثنا سے ایں مطالعہ کتاب موزنات  
غیبی قلم از دست مبارک سلطان المشائخ بچشت سر نوک خود بر زمین ہنہا  
و بایستاد و خدا تعالیٰ و تقدس را سجدہ کرد و سلطان المشائخ بدین علامت  
شب قدر دریافت بزرگے گوید بیت امشب شب قدرت بشتاب و قدر  
شب قدر خویش دریاب و از خواجہ سالار زمین کہ ذکر او در کتب مناقب یاراں  
تحریر یافتہ است روایت میکنند کہ سلطان المشائخ نے فرمود ہمینکہ آخر  
شب نے شود بیتے از عالم غیب در دل من فرودے آید بر آن خوش میباشم  
شیخ سعدی خوش گوید بیت چندان بشنیم کہ بر آید نفس صبح و کا وقت بدل  
میرسد از دست پیامے و امیر خسرو در مدح ایں بادشاہ خوش گوید قطعہ  
نے زابرار دیدہ کس عیش نے زابدال یافتہ باش و ہر شیش زاوج عالم ہر راہ  
صبح دولت دیدہ در شب تار و چنانکہ امشب در دل من ایں بیت فرود خوانند  
بیت و رہنمایم غدر بامیزیر و اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ است و گریہ بانیم زندہ  
بردوزیم و دانے کز فراق چاک شدہ است و چون دوم بار ایں بیت آغاز کرد  
آگاہ عورتے را دیدیم کہ برین آمد بجز تمام آغاز کرد کہ شمارنا شاید کہ ایں بیت  
بخواند سلطان المشائخ روے سوئے حاضران کرد نہ کہ تعبیر ایں چہ باشد  
قاضی شرف الدین یار کہ اورا فیروز گے ہم گفتن سے عرضہ اشت کرد  
مخدوم انیمنی در واقعہ بود و یاد و خواب سلطان المشائخ فرمود کہ خیر چنانکہ  
من و تو نشستہ ایم یعنی در بیداری بود بعدہ قاضی شرف الدین عرضہ اشت  
کرد کہ ایں دنیا است بخواب کہ از شمار برد و سلطان المشائخ قول اورا تحسین

کرد آمدیم بر سر حریف چوں وقت سحر شدے خادم بیامدے و از جانب بیرون تختہ  
 بزدے سلطان المشایخ دیار کردے طعام سحر از ہر جنس پیش میبزد سہلے از  
 تناول کردے باقی فرمودے بجهت خوردگان نگاہارید و از خواجہ عبد الرحیم  
 کہ سحر بزدن عہدہ او بود روایت میکنند کہ بیشتر حال آن بودے کہ سلطان المشایخ  
 سحر خوردے عبد الرحیم میگفت من عرضداشت میگردم کہ مخدوم وقت افطار طعام  
 کمتر بخورد اگر طعام سحر ہم اندکے تناول کنکمال چشود و ضعف قوت گیرد پس محل بگریته گفتے  
 کہ جن میں مسکینان و درویشان در کجہاے مساجد و دوکانہا گرسنہ و فاقہ زدہ  
 افتادہ اندایں طعام در حلق من چگونہ فرو رود ہمچیاں طعام از پیش بر میداشتے  
 چوں روز شدے ہر کرانظر بر جمال مبارک سلطان المشایخ افتادے تصور  
 کردے مگر مستے طلوع است و چشمہاے مبارک سرخ بودے از بیداری شب  
 ایں ضعیف گوید مشنوی شکر چشیم تو جانہا بیکبار \* اسیر زلف تو دلہا بہر تار \*  
 خیال زلف تو خواب از سرم برد \* دو چشم مست تو خون دلم خورد \* و چندین مجاہدہ  
 ہاکہ سلطان المشایخ اختیار کردہ کہ در موضع ضعیفی بر وجود مبارک او طہر شد و از سبتے  
 کہ داشت نکشت و ہرگز کسے نگفت کہ سلطان المشایخ چہار صد یا پانصد لغت  
 خانہ گزاری و یا چندین تسبیح میگوید مگر آنکہ عمر عزیز او مشغولی ہاے باطن کہ جز حقیقتاً  
 براں مطلع نبود و دریافت دلہا مصروف شد چنانچہ میفرمود کہ مراد واقعہ کتابے داد  
 دراک مسطور بود تا توانی راحتے بدے مے رساں کہ دل مومن محل اسرار ربوبیت  
 است بزرگے خوش گوید بیت میکوش کہ راحتے بجائے برسد \* یادست شکستہ  
 بنائے برسد \* و میفرمود در بازار قیامت ہیچ کالائے رانچناں رونخ نخواہد  
 بود کہ دریافت دلہا را العرض چوں روز شدے تمام روزاں بادشاہ دیں بر سجاد  
 مشایخ کبار مستقبل قبلا مشغول باطن متفق جہا الی اللہ کا کہ فی نظر الیہ نشستہ  
 بودے و از آیندگان ہر کہ آمدے از طوائف مختلف از علما و مشایخ و صدور  
 اکابر و فصیح و شریف بر اندازہ علم و مرتبہ ہر کسیکہ آن شخص در آن فن بودے



مشغول گشتے و در عبادات و سلوک این راه و محبت حق تبارک و تعالیٰ راه نمونی کرد  
و فحول علما و زهاد و عباد که بخدمت در آن مجلس حاضر می بودند کسی را مجال آن  
نبود که سر بالا کند و روی مبارک سلطان المشایخ به منبذ اجرت آنگه  
که بایستی حق تعالی بر سلطان المشایخ آفریده بود و هر چه سلطان المشایخ فرمود  
سر بر زمین می نهادند و قبول میکردند مولا اناس الدین یکنی رحمتہ اللہ علیہ  
مے فرمود آن زمان که در مجلس سلطان المشایخ مے بودیم ما را مجال نبود مے  
که سر بالا کنیم و روی سلطان المشایخ به بنیم سر و دانداخته بد آنچه فرمان شد  
روئے بر زمین مے آوردیم امیر خسرو گوید بیت خواب باده خوردن من  
جرعه خوار ایشاں به هر جرعه که خورد سر بر زمین نهاد به و اگر در علم سخنی افتاد  
و یا مشکلی بود مے حاضران مجلس انبورا بطن از علم من لدنی جوابها مے شافی فرمود  
بحسن تقریر مے که ایشاں متحیر مے ماندند و با خود میگفتند که این جوابها مے کتابی  
نیست و این بجز علم الهام ربانی و من لدنی نباشد هم از این سبب فحول علما  
شهر که بتعصب تغذ اهل تصوف مشهور بودند بنده این حضرت گشتند و رعوت  
و سروری از سرور کردند و سر برین آستانه نهادند نکته و هم در بیان فتح و  
فتوح و اسباب آن و آمدن بادشاهان وقت بگدائی برد در سلطان المشایخ  
نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز امیر خسرو در مدح این بادشاه  
دیس گوید شمنوی در حجره فقر بادشاهی در عالم دل جہاں پناہی به شاهنشہ  
بے سر و بے تاج به شاهنشہ بجا کیای محتاج به بزرگے خوش گوید بیت  
شدہ پیش در کاہش اندر زینش به مغاک از لب تاجداران کشور به کاتب صوف  
از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد چوں در فتوح  
از عالم غیب بر سلطان المشایخ بکشاوند و دنیا از هر چهار طرف به بندگان

سلطان المشایخ نهاد و سلطان المشایخ از آنجمله مبارک بود و در و نه مبارک  
 اورا محبت باری تعالی چنان فرو گرفته که پروا سے هیچ چیز نداشت شیخ سعدی  
 رحمتہ اللہ علیہ خوش گوید بیت چنان بر وی متواشفتہ ام یہ بوے تو مست  
 کہ فیستم خبر از مر کہ درد و عالم هست بہ و از بہت اقبال دنیا کہ خاطر حق پذیرا و از آن  
 بجای مقصود بود و گریہ بودے و اگر وقتے فتوحے گراں رسیدے گریہ بیشتر کردے  
 و جہد بیشتر فرمودے کہ زود تر تفرقہ کنید و ساعتہ فضاۃ کساں میفرستاد  
 کہ تفرقہ کرد و چوں مے شنید کہ در حال قسمت کردند و بختا جان رسانیدند  
 خاطر مبارک قرار گرفتے و در ہر جمعہ تجرید فرمودے و حجرہ ہا و انبار خانہا خالی  
 کنانیدے چنانکہ جارب میدادند بعدہ در مسجد جمعہ رفتے و اگر از بادشاہاں  
 و بادشاہزادگاں بر در سلطان المشایخ مے آمدند و فتوحات مے آوردند  
 و آواز دبدبہ آمدن ایشان ناگاہ بگوش مبارک اور رسیدے نفسہ سردار  
 سیدہ مصفا برآوردے کہ آہ کجائے آیند وقت درویشے غارت کردند امیر  
 خسرو خوش گوید بیت تو کہ برد تو کم شد سرد تاج بادشاہاں بہ چہ خیال  
 فاسد است اینکہ من گدات جویم بہ وقتے چشم مبارک پرآب کردہ بود میفرمود  
 کہ اینہما از انجا است در آنچہ خواستم از حضرت شیخ شیعوخ العالم باز کردم  
 بوقت وداع شیخ کبیر مرا یکد و کانے عیالی خرج راہ فرمود باز فرمان رسانید  
 کہ امروز بباش فردا رواں شوی چوں وقت افطار شیخ کبیر نزدیک شد  
 پیچ موجود بنود من عرض داشت کردم صدقہ مخدوم یکد و کانے مرا خرج را  
 رسیدہ است اگر فرمان باشد از آن وجہ طعائے بکنند شیخ شیعوخ العالم  
 بغایت خوش شد و دعائے خیر ازانی داشت چنانکہ این حکایت مشہور  
 در نکتہ مجاہدہ شیخ شیعوخ العالم تحریر یافتہ است بعد شیخ شیعوخ العالم



العالم فرمود کہ من براے تو قرارے دنیا از خدا خواستم کہ چونکہ شیخ شیعخ  
العالم فرمود بلزیدم کہ آہ چندی بزرگاں سبب دنیا در فتنہ افتاده اند حال  
من چہ خواہد شد بجز و آنکہ این معنی در خاطر گذشت شیخ شیعخ العالم بر فور فرمود  
کہ ترا فتنہ نخواہد شد خاطر خود جمع دار بدین نفس مبارک خوش شدم و من فرمود  
شبہ بوقت آخر شب من پیغم عورتی در صحن جماعت خانہ جاروب میدہد  
پرسیدم تو کیستی گفت من دنیا ام جاروب زنی خانہ مخدوم میکنم گفت من  
فتانہ ترا در خانہ من چکار از خانہ من بروں روم چند کہ من گفتم بیروں  
نیرفت بعدہ انگشت بر قفاے او نهادم و از در خانہ بیروں کردم و در میان  
کوچہ را نمودم الغرض ہم بمقدار آنکہ انگشت بر قفاے او رسید آن نارمانہ  
روے داد و میفرمود در آنچہ خورد و بودم پیش مولانا علاؤ الدین اصولی  
در پید اول میخیزادم روزے در مسجد خلوت بود و تکرار میکردم در شنای  
آن دیدم کہ مار ہاے زریں باہک گناں میروند من بنظر تجارب دیدن  
گرفتم آخرین ہمد ماراں مارے خورد دیدم میرفت گفتم بارے دریابم کہ این  
چیت دستار چہ برآں مار خورد انداختم دیدم کہ در زیر آں دستار چہ تودہ  
تنگہ ہائے زراست من دستار چہ برداشتم تنگہاے زراست را افتادہ گذارم  
تکلمتہ یا زوہم در بیان آنکہ در باب سلطان المشائخ نظام الحق الدین  
قدس سرہ الغریزہ جاسدان بخیمت سلطان علاؤ الدین خلجی  
انارامہ بر ہائے سخنانے رسانیدند کہ لایق مجلس حضرت سلطان المشائخ  
نباشد و القا کردن و مقہور گشتن دشمنان و الہ کاتب حروف سید  
مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ میفرمود و آں آیام کہ حق تعالی سلطان  
المشائخ را جہوہ عالمیان جلوہ گری داد و کوس عظمت و کرامت او در

۱۳۴  
گوش فلک ملک رسید و خلقی از علما و مشائخ و امرا و ملوک بنده آنحضرت گشتند  
ایں ضعیف گوید ششمی قباہ خسرواں روے زمیں و ہفت کشتو ہمیشہ زیریں  
تاج شاہاں ز خاک در گہ توہ سرواں خاک گشتہ در رہ توہ در گہ تست کماں  
و گرہ ماہ و خورشید پاسباش نگرہ حاسد از افراسد در دل خلیدن گرفت  
بگوش بادشاہ عہد سلطان علاؤ الدین رسانیدند کہ سلطان المشائخ  
مقتداے عالم شدہ است و بیچ خلقی از خلق نیست کہ خاک در او تاج سر  
نمیدارند حکیم سنائی چہ خوش بیت ہر کہ او خاک نیست بر دل و گر و خشتہ  
است خاک بر سر او و الوان نعم مایہ سلطان المشائخ رشک الوان  
بہشت است مثل این کیفیت ہا بر بادشاہ عہد گفتند و در ضمیر او نشانند  
نباید کہ خلل ملکت بادشاہ از آنحضرت زاید زیر اچہ خلل ملک بعضی بادشاہان  
سلف ازین طائفہ شدہ است چون این معنی بسیار رسانیدند و این طائفہ  
غیور بود بیک خیال ملکی جہانے از یر تیغ مے آورد و خلیانہ مایہ انداخت  
الغرض این بادشاہ غیور در خاطر گذرانید کہ احتمال دارد انہ معنی رست  
باشد زیر اچہ مقربان و لوازم و جوانب تخت من و سایر خلق بنده و مرید  
او شدہ اند بزرگے خوش گوید بیت متابعند ترا چون سپہ خور و بزرگ  
مسخراند ترا چون زمانہ پیرواں و جیلہ باید ایگفت تا از ضمیر مبارک او چیزے  
ما را روشن شود کہ میل بدیں چیز ہا در دیا بادشاہ دانا بود تذکرہ در پرداخت  
امور بادشاہی متضمن بچند حدیث نویسانید یک حدیث بدیضمون بود چون  
سلطان المشائخ مخدوم عالمیاں است و در دین و دنیا ہر گرا حاجت نیست  
از آنحضرت برے آید حق تعالی زمام ملکت دنیا بدست این بندہ  
دادہ است بندہ را شاید کہ ہر کارے و مصلحتے کہ در ملکت پیش آید بندہ

سلطان المشایخ عرضدار و تابدانچہ از آنحضرت خیریت مملکت و خلاص  
 جاں این بندہ باشد فرمان شود تا این بندہ با مثال آن بکوشد و خلاص جاں  
 و مملکت خویش از آن داند و بزرگے خوش گوید ملت تا مکر خدمت بر نہ بست \*  
 چرخ بخورشید نشد تا جور \* بنا بریں مقدمہ چند حدیثے دریں بانیجہ عرض  
 افتادہ است بقلم مبارک خویش انچہ خیریت کار مملکت در آن باشد زیر پر حدیثے  
 بنشین فرماید تا بندہ آنرا بد پرواخت رساند بزرگے خوش گوید شعر و آری الی  
 مؤثر المشکلات تَمَرَتْ قَتَّ \* ظَلَمْتُهَا عَنْ دَائِلِ الْمُسْتَوْقِدِ \* و بزرگے  
 خوش گوید ملت آسائش خلافت و آدائش جہاں \* و طلعت مبارک و راک  
 متیں تست \* چون این تذکرہ مرتب کنانید خضر خاں را کہ از پسران محبوب  
 او و مرید سلطان المشایخ بود طلبید و آن تذکرہ بردست او داد و او را گفت  
 کہ این کاغذ بمروزیں بوس برساں و بردست سلطان المشایخ بدو خضر خاں  
 راقصہ این حال معلوم بنود چون خضر خاں بخدمت سلطان المشایخ  
 رسید بعد قدم بوس آن کاغذ را بردست کرد و مطالعہ فرمود و حاضران مجلس را گفت کہ  
 فاتحہ بخوانیم بعدہ فرمود کہ درویشاں را با کار بادشاہاں چہ کار من در دیشم از شہر  
 گوشہ گرفته ام و بدعا گوئی بادشاہ و مسلمانان مشغولم اگر بسبب این معنی بادشاہ بعد  
 ازین چیزے مرا بگوید من از اینجا ہم بروم اَرْضُ اللّٰهِ و اَسْعَدُہُ چون جو خضر خاں  
 بسطان علاء الدین رسانید بادشاہ بغایت خوش شد و گفت من  
 میدانستم کہ این معنی بحضرت سلطان المشایخ نسبتے ندارد و فاما دشمنان من بخوانند  
 کہ ما بامردان خدا در اندازند و این معنی بسبب خرابی ملک گردید بعدہ بادشاہ  
 بندگان جناب قدس سلطان المشایخ را معذرتہا کرد و گفته فرستاد کہ  
 ای بزرگوار من کار ماے مشکلات را دورے شود تا بیکہاے آن مشکلات از عقل روشن آن  
 زمین خدا کثرت دہ است۔

من از معقدا ان محمد و محمد جراتے کردہ ام بخشیدہ باشند و اجازت  
 کنند تا من بیایم و سعادت پائے بوس حاصل کنم سلطان المشایخ گفت  
 آمدن حاجت نیست من بدعاے غیبت مشغولم و دعاے غیبت را اثر است  
 سلطان علماء الدین باز بجهت ملاقات اسحاق بسیار کرد سلطان المشایخ  
 فرمود کہ خانہ این ضعیف دودار و اگر از یک در درآید من از در دیگر بیرون  
 روم و نیز والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمود کہ سلطان جلال لید  
 انار اسد برمانہ و بعد دولت خود خواست کہ بخدمت سلطان المشایخ بیاید  
 بہ چند دریں باب التماس میکرد میسر نمیشد تا غایتی کہ با امیر خسرو شاعر کہ  
 مصحف دارا بود اتفاق کرد کہ بغیر اجازت بخدمت سلطان المشایخ بروم  
 امیر خسرو مناسب ہمیں دانست کہ این معنی بخدمت مرشد خود عرض میباید  
 و اگر بخدمت سلطان المشایخ عرض نذارم تحقیق از من برنجد کہ ترا معلوم  
 بود مرا خبر نکردی اگر چه بادشاہ امیر خسرو سرے گفته بود فاما از سر جان خود  
 برخاست و بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت کرد کہ فردا سلطان بخدمت  
 خواہد آمد بجزو یکہ سلطان المشایخ این معنی شنید ہماں ساعت غنیمت  
 اجود ہن کرد و زیارت اشخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ  
 سرہ العزیز رواں شد چون این معنی بادشاہ شنید از امیر خسرو پرسید کہ تو  
 سرما کشف کردی و از سعادت پائے بوس سلطان المشایخ محروم گردانیدی  
 امیر خسرو گفت از بخش بادشاہ ہمیں خوف جاں باشد فاما از بخش سلطان  
 المشایخ خوف سلب ایماں باشد بادشاہ دانا بود این جواب را استحساں فرمود  
 نکتہ دوازدم در بیان ملاقات سلطان المشایخ نظام الحق والدین باشخ  
 الاسلام رکن الحق والدین بشخ الاسلام بہا والدین زکریا قدس اللہ

سره العزیز کاتب حروف از سید مبارک محمد کرمانی رحمة الله علیه سماع دارد  
که کرات سلطان المشایخ را با شیخ رکن الدین قدس الله سره ملاقات  
شده است کرات اول در عهد سلطان قطب الدین پسر سلطان  
علاء الدین شیخ رکن الدین رحمة الله علیه از ملتان در شهر دلی  
چون نزدیک رسید سلطان المشایخ استقبال کرد و شیخ رکن الدین  
را بر گذر حوض خاص علای سرای است بوقت فرض مامداد انجاد ریافت  
بتعظیم بسیار ملاقات کرد فاما ملاقاتی سبکی و فی الحال باز گشت چون شیخ  
رکن الدین بسلاطین قطب الدین پیوست سلطان پرسید که از بزرگان  
ایں شهر اول شما را که بر سید شیخ گفت آنکس بهترین اهل شهر بود یعنی سلطان  
المشایخ قدس الله سره العزیز کرات دوم شیخ رکن الدین چون شنید که  
سلطان المشایخ نماز جمعه در مسجد کیلو کهری میگذازد در روز جمعه در مسجد  
کیلو کهری بجمت نماز جمعه حاضر شد و نزدیک در شمال که سمت الیها است  
بنشست و سلطان المشایخ هم در مقام مهوود نزدیک در جنوب بوقت  
در آمدن چنان نشسته بود سلطان المشایخ را خبر کردند که شیخ رکن الدین  
درین مسجد حاضر شده است و میاں ایں دو در مسجد میخند و وسیع و مسافتی  
بعی است چون سلطان المشایخ از ادائے نماز جمعه فارغ شد بر ساحت  
در مقامی که شیخ رکن الدین نشسته بود بیاید و شیخ رکن الدین بنابر  
مشغول بود سلطان المشایخ پس پشت شیخ رکن الدین بنشست  
تا آن غایت که شیخ رکن الدین از مشغولی خود فارغ شد بعد هر دو بزرگ  
ملاقات کردند و مصافحه و معانقعه بجا آوردند و از هر دو جانب بیچ تقصیر از مر و میها  
بنمود شیخ رکن الدین از آنجا که کمال او بود و سیدک حضرت سلطان المشایخ

۱۳۷  
گرفت حکایت کناس سمت دجنوب کہ مقام مہود سلطان المشائخ بود رواں  
شد و دولہ شیخ رکن الدین نیز بریں آوردند چوں ہر دو بزرگ براستانہ میں در  
رسیدند شیخ رکن الدین تعظیم سلطان المشائخ را گفت کہ اول شہادہ دولہ سوا  
شوید و سلطان المشائخ نیز بہ تعظیم شیخ رکن الدین را فرمود کہ اول شہاسوار  
شوید تا بریں اسلوب کہ اول شیخ رکن الدین سوار شد کرت تیوم ملک السادات سید  
کمال الدین احمد محمد کرمانی عم کاتب حروف در در سراسے بادشاہ بود چوں  
از آنجا باز گشت دید کہ شیخ رکن الدین سمت غیاث پور سے آید بفرست درخت  
کہ بخدمت سلطان المشائخ میروا سپا تعجل براند و خطیرہ سلطان المشائخ  
رسید تا خبر کند سلطان المشائخ در آن روز خطیرہ بود در مقام مہودہ بارگاہے  
بود بالا سے حوض خانہ و صفہ کہ منسوب بعمارت خواجہ جہاں احمد ایاز است  
در محلے کہ درینوقت شیخ حسن سر برہنہ عمارت کنانیہ ہا است در آن بارگاہ نشستہ  
بود چوں خبر آمدن شیخ رکن الدین شنید اینمخی بخود راہ نداد و فرمود کہ میں سمت  
اندر پت ہم ہست احتمال دارد کہ وزیرت بزرگان میں حوالے برو د فاما  
اقبال خادم استعداد ما یدہ و ہدو ہدایا سے شکر گرفت گرد آورد چوں شیخ  
رکن الدین از راہ اندر پت منحرف شد و جانب خطیرہ سلطان المشائخ  
میل کرد چنانکہ دولہ شیخ رکن الدین در گنبد دہلیز میا گئی کہ نزدیک چوتہ مقابل  
یاراں است رسید سلطان المشائخ از بالا سے بام بعبادت فرود آمد و در میان  
صفہ ستون میں ہر دو بزرگ ملاقات شد دولہ شیخ رکن الدین ہم دروں  
صفہ ستون مذکور فرود آوردند و شیخ رکن الدین را در آن ایام در پائے مبارک  
آزار سے رسیدہ بود بدایاں سبب نمیتوانست کہ از دولہ فرود آید ہم چند جہد کرد و فرمود  
کہ مرا فرود آرید از آنجا کہ تواضع و اخلاق سلطان المشائخ بود بہیچ جہد و آمدن  
ندا و شیخ رکن الدین ہم در دولہ نشست و متصل دولہ شیخ رکن الدین  
مقابل رو سے جانب قبلہ سلطان المشائخ نشست و ساعتے بمکالمہ محاورہ



ابن الفضائل خواجگان حیات از حضرت مولانا عبدالحق نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز

ایک بیکر مشغول چند ندریں میان مولانا عطاء الدین و الدین اسماعیل کہ برادر  
صوری و معنوی شیخ رکن الدین بود قدس سرہما الغریزہ گفت کہ امر و بز وجود  
ایں دو بزرگ مجلسے یا برکت است و خیر المجالس مجلسے است کہ و آں بحث علمی  
باشد این سخن بگفت بعدہ توجہ لسلطان المشائخ کرد سلطان المشائخ سنا  
بود و شیخ رکن الدین نیز سخنے نگفت بعدہ مولانا عطاء الدین سوال کرد کہ حضرت  
رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کہ از مکہ در مدینہ ہجرت فرمود حکمت چہ بود شیخ رکن الدین  
توجہ لسلطان المشائخ کرد و جواب تماس کرد و سلطان المشائخ توجہ لشیخ  
رکن الدین کرد و گفت شما بیان فرمائید بعدہ شیخ رکن الدین جواب فرمود درجہ  
و کمالات نبوت کہ بہجت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقدیر کردہ بودند  
موقوف بر آں داشتہ چون حضرت رسالت صلعم باصحاب صفہ کہ در مدینہ بودند بر  
کمالات و درجات مکمل گرد و چون شیخ رکن الدین ایں جواب فرمود سلطان المشائخ  
گفت کہ ایں ضعیف را نیز چہ در خاطر مے گذرد فاما در ہیچ تفسیرے و کتابے منیدہ  
ام و آں اینست کہ دعوت ارشاد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکیاں رسید  
بود و ایشان یاداں دولت مشرف گشتہ فاما جماعت ناقصان کہ در مدینہ بودند و حضرت  
رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نمیتوانستند رسید حضرت رسالت راضی اللہ علیہ  
وسلم فرماں شد کہ از مکہ در مدینہ ہجرت کن تا از کمالات تو بدین ناقصاں چیزے  
برسد و ایشان از دولت تو مکمل گردند عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ در  
جوابہائے کہ ایں دو بزرگ دیں فرمودند در تحت ہر جوابے عظمت و کمال ہر دو  
بزرگ معلوم مے شود کہ یکدیگر را بدین عبارات لطیف تعظیم کردہ اند الغرض چوں  
خواستند کہ مایئدہ پیش آرند رخ جانب الہ کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ آوردند کہ  
ایں کار شماست کہ از میان ما کسے را نہرہ آں نباشد کہ پیش ایں دو بزرگ  
مایئدہ تواند کشید و الیہ فرمود رحمۃ اللہ علیہ چوں سن کند و ردی پیش برود  
دیم کہ بالائے دولہ شیخ رکن الدین کاغذ ہائے عریض محتاجاں بسیار است

باب اول در فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت تاج محمد حضرت نظام الحق والدین خدایند سر العزیز

۱۳۹

آں کا غذایہ کجانب میگردم تا بجای نهدان نان باشد درین محل شیخ رکن الدین  
 قدس سره العزیز روسته سوسے سلطان المشایخ کرد و گفت شما ایند که  
 این کا غذایہ چیست بعدہ فرمود این عریض مسکینان این زمان کہ من برباد شدم  
 میروم خلق محتاج عریض میدهند تا ہمت ایشان بکفایت رسد و امر وزانشا  
 را معلوم نبود کہ من برباد شاہ دین میروم سلطان المشایخ بحسن عبارت الطفا  
 و اخلاق بسیار معذرت گنج کرد چوں طعام ترتیب کردہ شد و سکورہ سرکہ انگور دوتر  
 بود شیخ رکن الدین جانب من اشارت کرد کہ این سکورہ پیش من بیار درین  
 محل سلطان المشایخ فرمود کہ ہم شہرست شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ  
 فرمود ترش ہم از اں است سلطان المشایخ فرمود کہ عزیز ہم از اں است  
 الغرض چو طعام برداشتند اقبال خادم چند قطوہ جامہ مہین از جہتلی و شام  
 یافت و یک گرہ صبتنگہ زرد جامہ باریک بستہ چنانکہ شعلہ علی تنکھا از اں  
 گرہ بیرون میزد پیش شیخ رکن الدین آوردند چوں نظر شیخ رکن الدین  
 بر آن گرہ تنکھا زرد افتاد فرمود کہ اُسٹر ذہبک سلطان المشایخ فرمود اُسٹر  
 ذَہَبَکَ وَ ذَہَابَکَ وَ مَذْہَبَکَ و ازین حرف مستنبط غوامض سلوک  
 کریم الدین بیانہ داما خواجہ محمد بدر الدین اسحق کہ نبیرہ شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق والدین قدس سرہ معنی استنباط کردہ اینست کہ انجہ شیخ الاسلام  
 شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ اُسٹر ذہبک مفہوم این معلوم و ظاہر  
 است و انجہ سلطان المشایخ فرمود کہ اُسٹر ذَہَبَکَ وَ ذَہَابَکَ  
 وَ مَذْہَبَکَ مراد این دو لفظ دیگر ذَہَابَکَ وَ مَذْہَبَکَ درین محل چیست  
 مقرر باد کہ ستر معاملہ سلوک این راہ واجب است بلکہ فرض تا این معاملہ  
 دینی منظور نظر خلق نگردد کہ نظر خلق آفتہ قویست و دفع این آفت ہمیں است  
 کہ خدا سے تعالیٰ در باب یکے کرم کند از مقام محبت بدرجہ محبوبیت رساند و نخواہد  
 کہ بر معاملہ محبوب خدا کسے را اطلاع دہد پس نامزد حال او چیزے گرداند کہ خلق

شیخ رکن الدین  
 فرمودند  
 خود را

ظاہر ہیں رائظہ آں چیز افتد وخلق درگفت وگوئے آں چیز بمانند و معاملہ آں محبوب  
 درپردہ ستر باشد چنانکہ دوستی از دوستان خدای تعالیٰ را دنیا اقبال کند و آواز آنجلہ  
 مبر را باشد و باطن مبارک ابوحبت باری تعالیٰ چنان مستغرق کہ پروا کسی چ چیزے  
 نباشد و میل بکونین نکند و نظر خلق بر آں اقبال دنیا باشد و او بجا طرح جمع بر سجادہ محبت  
 باری تعالیٰ راسخ و مستقیم بیت تاذوق دروغم خبرے میدہ از دوست بہ از طعنه دشمن  
 بخدا اگر خبر ستم بہ بسبب معاملہ اینچنین و لیئے بدیں سبب نظر اغیار مصنون و محروس بماند  
 و در عالم مشاہدہ و قرب ہر روز بلکہ ہر ساعت بر فریاد پس این دو لفظ ذہا یلک و  
 مدھبک و جواب اُسٹڈ ذہبک درست آید باز ایم بر سر حرف آں جامہ  
 و تنکہ ہائے زرشخ رکن الدین قبول نمیکردند بعدہ آں جامہ ہا با گرہ تنکہ ہائیں  
 مولانا عہد الدین اسماعیل کہ براد زرشخ رکن الدین بود بردند و خدمت مولانا  
 عہد الدین نیز سبب موافقت زرشخ رکن الدین قبول نمیکرد و دریں محل زرشخ  
 رکن الدین جانب مولانا عہد الدین اشارت کرد کہ تو بتاں بعدہ مولانا  
 عہد الدین کہ بوفور علم فضل و تقویٰ آراستہ بود و حکم اشارت زرشخ خود قبول کرد کہ  
 چہارم سلطان المشایخ را زحمت بود زرشخ رکن الدین قدس سرہ العزیز بیعت  
 سلطان المشایخ آمد و عشرہ ذی الحجہ بود چوں ملاقات شد زرشخ رکن الدین  
 فرمود کہ عشرہ ذی الحجہ بہت و ہر کس بہت دریافت سعادت حج سعی مے کند فاما من  
 سعی کردہ ام تا زیارت سلطان المشایخ در یام تا ثواب حج حاصل آید سلطان  
 المشایخ قدس سرہ العزیز چشم برآب کرد و بانواع کرم معذرت میفرمود کہ کرت پنجم  
 چوں زحمت سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز غالب شد عجب زحمت کہ از  
 غلبہ محبت و عشق چند کرت ہر روز غایب میشد و چند کرت حاضر در این چنین حالے  
 زرشخ رکن الدین بیعت آمد زرشخ سعی خوش گوید بہت خنک آں رنج کہ یام  
 بیعت بسر کردہ و در منداں بجز این دوست ندارد دید و آراہ سلطان المشایخ  
 بر کبشت نشستہ بود قدرت فرود آمدن از کبشت ممکن نبود بعد ملاقات سلطان المشایخ

شیخ رکن الدین را بر کبھٹ مے نشانہ نمے شست پچھاں کرسی آوردند شیخ  
 رکن الدین برگری نشسته و یاراں تحیر بودند کہ سلطان المشائخ در عالم تحیر  
 مکالمہ محاورہ چگونہ خواهد بود فاما سلطان المشائخ از کمالے کہ داشتند بحال خود  
 باز آمدند و با شیخ رکن الدین مشغول شد بعدہ شیخ رکن الدین فرمود رحمۃ اللہ  
 علیہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُخَيِّرُونَ عِنْدَ الْمَوَاتِ** چنانچہ در حدیث است **مَا مِنْ بَنِي إِيمَانٍ**  
**إِلَّا وَتُخَيِّرُونَ** اولیا خلف ایشان انداولیا را نیز تحیر است خواہ باشد خواہ برود و چو  
 قصہ برینجامست سلطان المشائخ را حیات خود کہ حیات عالمیان متضمن آنست  
 از حضرت رب العالمین چند گاہ مے باید خواست تا ناقصا از کمالے حاصل شود  
 سلطان المشائخ چشم پر آب کرد و فرمود کہ من حضرت رسالت راصلی اللہ علیہ  
 و سلم را در خواب دیدہ ام کہ میفرمود نظام اشتیاق تو ما را بسیار راست شیخ رکن الدین  
 رحمۃ اللہ علیہ حاضران بریں حرف در گریہ شدند بعد زمانے شیخ رکن الدین  
 باز گشت عرض میدارد کاتب میروں برا نجلہ کہ ایں بندہ سعادت قدم بوس شیخ  
 رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ عہد تعلق در شہر دہلی برا بر جد مادرین خود مولانا  
 شمس الدین دامغانی دریافتہ بود و حق نمک مایہ ایشاں در زمرہ ایں بندہ تھا  
 شد نکتہ سیزدہم در بیان بعضے کرامات سلطان المشائخ نظام الحق والشرع  
 والدین قدس سرہ العزیز سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جمعی  
 حاضر بودند و خواجہ محمد پوٹو کہ از مریداں شیخ شیوخ العالم فرید الدین اونیرواں  
 مجلس حاضر میگفت کہ من اول حال در خواب صورتہاے لطیف و صاحب  
 جمال میدیدم ازین جنس بسیار میگفت بعدہ سلطان المشائخ فرمود این مے  
 بسیار میباشد و قتی من در کبھٹ نشسته بودم فرشتہ بصورت ماہ بیاد نزدیک  
 کبھٹ من بایستاد و مرا گفت درویشے پیش در ایستادہ است بعدہ فرمود نوروز  
 روز چهارشنبه وقت است و افرو مے آید تا روز شنبہ مے باشد ہمیں کہ آفتاب  
 بر مے آید آں نور بالامے رود و قتی مردے بخدست سلطان المشائخ طعاعے  
 انہا اختیار دادہ نے شوند نزد موت خواہد ہمیشہ در دنیا ماند خواهند نزدیک مے روند نیست  
 بنی کہ بسیر دآں بنی مگر انیکا اختیار دادہ مے شود آں بنی ۱۷

مے برد و راشائے راہ در خاطر او گذشت اگر سلطان المشائخ بدست مبارک خود نوالہ در کام من نہد کامرانی کنم چوں بخدمت رسیدم مایہ برداشت کردہ بود سلطان المشائخ تنبول میخورد تنبول از دهن مبارک خود بکشید و بدست مبارک خود کردہ در کام من نہاد و فرمود کہ بتاں ازاں بہتر وقتے چند یار عزیزا اتفاق آں شد کہ بخدمت سلطان المشائخ بروند و میان ایشان یکے دانشمند بود ہر کسے ازیں یاراں بوجہ خدمتے شیرینی مختلف بہا خریدند ایں دانشمند گفت کہ ایں ہدایاے مختلف یکجا پیش سلطان المشائخ خواہید نہاد خادم برخواہد داشت و او قدرے خاک از راہ برداشت و در کاغذے پیچید چوں بخدمت سلطان المشائخ رسید ہر کسے چیزے پیش نہاد و دانشمند آں پُری کاغذ پیش نہاد خادم آں ہدایا برداشتن گرفت خواست کہ آں پُری کاغذ ہم بردارد سلطان المشائخ فرمود کہ ایں را ہمیں جا بگذار کہ ایں سرمہ بشیریت خاص چشم ماست آں دانشمند تاب شد سلطان المشائخ اورا بشیریت خاص مشرف گردانید و اورا مستطہر کرد اگر دارے ویانے ترا حاجت باشد مارا بگوئی از قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ روایت میکنہ کہ او میفرمود کہ من از خانہ وضو کردہ بودم و بخدمت سلطان المشائخ آدم و خاطر مشوش بود کہ تجدید وضو نگرفت سلطان المشائخ بنور باطن دریافت و فرمود کہ وقتے سپر سید اجل بر من آمدہ بود ہر چند کہ با او من سخن میگفتم اورا حاضر نے یا فتم گفتم سید چہ حال است کہ ترا غایب نے بنیم گفت مخدوم من وضو در خانہ ساخته بودم باز تجدید وضو نکردہ ام خاطر من مشوش است من گفتم سید برو وضو کن و خوش بیا فارغ و جمع بنشین خواہہ بریں حروف رسید من برخاستم خدمت کردم کہ مخدوم مرا نیز ہمیں واقعہ است تبسم کردہ فرمود کہ برو وضو کن و بیار روزے دو یار بخدمت سلطان المشائخ یکجا آمدند یکے در وضو چنداں حتیاط نہ کردہ چوں بخدمت سلطان المشائخ آمدند اول سخن سلطان المشائخ پیش آں بود کہ در وضو احتیاط باید کرد کہ اَلْوَضُوءُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ از قاضی محی الدین کاشانی

باب فیضائل نواجگان چشت از حضرت سالت تا عهد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز

رحمۃ اللہ علیہ روایت مے کنند کہ در عهد علمائی بسے موقوف شدہ بودم آں حبس دراز کشید کسے رانج دست سلطان المشایخ فرستادم کہ بیگناہے موقوف ماندہ ام و کسے از من یاد نمیکند حال من چگونه خواہد شد سلطان المشایخ سہ کند وہ بر من فرستاد کہ ہر روز یکے ازین بخورہ پمچناں کردم سیوم روز خلاص یافتم از مولانا وجیہ الدین پائلی علیہ الرحمۃ روایت میکنہ کہ او مے فرمود مرا زحمت دق آغاز شدہ بود طبیبان گفتند در باغے بر سر آب سکونت کن گفتم در باغ سکونت دشوار است و خانہ سلطان المشایخ بر سر آب است آنجا باشم دارو ہائیکہ طبیعہ بودہ بود حاصل کردم چون بخدمت سلطان المشایخ رسیدم دیدم افطار کردہ بود و نایام زمستان بود کسے مندیہا آوردہ بود سلطان المشایخ تناول میکرد مرا فرمود بسم اللہ الرحمن الرحیم در کسے بآنکہ زحمت دق بود و من مے گرم باشد بحکم فرمان سلطان المشایخ خوردہ شد چون از پیش سلطان المشایخ برخاستم صحبت کامل یافتم محتاج بعلاج نشدم مولانا زید الدین یار کہ اورا رفیق ہم گفتند مے مردے صادق القول بود روایت مے کنند کہ من شبے در دہلیز سلطان المشایخ شترے را دیدم از دریکہ پیروں در زیر دریکہ پایستاد سلطان المشایخ بر آں شتر سوار شد و شتر در ہوا میرفت من بخود شدم چون زمانے گذشتہ بخود باز آمدم خواب از سرفرت تا آخر شب شد باز دیدم آں شتر آمد زیر آں دریکہ پایستاد سلطان المشایخ دریکہ باز کرد و دروں رفت شتر باز گشت و کاتب حروف از ثقہ سماع دارد کہ شیخ نجم الدین صفا ہانی شصت سال مجاور خانہ کعبہ بود و خانہ ساختہ بود کہ پیوستہ نظر او را آنجا نشستہ بر خانہ کعبہ افتاد کسے شیخ کامل حال بود روزے حجاوران مکہ اورا رسیدند حکمت چیت کہ سلطان المشایخ امر و مقتداے عالم است و بندگان خداے را بمقصد میرساند چگونہ است زیارت خانہ کعبہ نمے کند و دولت حج در نمے یابد شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ بیشتر حال نماز بباداد در خانہ کعبہ حاضر مے شود و در جماعت با ما مقفست



میلند اچھاں دارد کہ ایں شتر فرشتہ بود کہ از غیب مے آئدہ باشد و سلطان  
 المشائخ را در خانہ کعبہ بر دو خواجہ ابو بکر و راق کہ بشرف قربت و مصلے داری  
 سلطان المشائخ مشرف بود مے فرمود کہ وقتے سلطان المشائخ جبہ خاص  
 بمن بخشید من ترتیب شکرانہ کردن گرفتہ یکے گفت کہ ایں جبہ کراہ بہا خواہد افتاد  
 من ازیں سخن منقص شدم چون شکرانہ بخد مت سلطان المشائخ بر دم  
 خادم را فرمود کہ یک سیر روغن ازیں بستاں فحش من عرض داشت کردم کہ  
 ایں سہل چیز است قبول فرمایند بعدہ ہستم فرمود کہ ترا ایں جبہ بہ بہا خواہد افتاد  
 سلطان المشائخ مے فرمود پیش ازیں کہ من از غیاث پور مسجد کیل کو کہی  
 بہ نامہ جمعہ پیادہ میرفتہ ہوا مے تابستان بود مقدار یک کروہ راہ و من صایم مرا  
 دوران سر آئدہ در دوکانے نشستم در خاطر من گذشت کہ اگر مرا مے بودے  
 و راں سوار میرفتہ بعدہ ایں بیت شیخ سعدی در دل گذشت بیت ماقدم  
 از سر کنیم در طلب ستاں + راہ بجایے بردہ کہ با قدم رفت + ازاں خطرہ  
 توبہ کردم بعد از سہ روز خلیفہ ملک یار پراں رحمۃ اللہ علیہ ماویا نے بر من  
 آورد کہ ایں را قبول کنید من ادا گفتم تو مرد درویشے از تو چگونہ قبول کنم او  
 گفت سیوم شب است کہ شیخ ملک یار پراں رحمۃ اللہ علیہ ملا و خواب فرماید  
 ماویا پیش فلان پیر الغرض من اورا جواب گفتم کہ شیخ تو فرمود اگر شیخ من  
 فرماید انگاہ قبول کنم چون شب شد در خواب دیدم کہ شیخ نیشو خان العالم قدس سرہ  
 مرا مے فرمایند کہ بخاطر ملک یار پراں آں را قبول کن و دوزیکر آورد و دستم کہ فرستاد  
 حق است قبول کردم بعد ازاں اسپ از خانہ من کم نشد بعد از مدتے آں  
 ماویا را بخواجہ محمد خواہر زادہ دادم بعدہ قاضی محی الدین کاشانی  
 دریں محل گفت کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہ تمن عینک اللہ فی الحرات  
 قضی اللہ حق ائجہ بالخطرات و نیز وقتے یارے بوقت افطار در خاطر گذرانید  
 اگر سلطان المشائخ بقیہ آب کہ ہاں افطار خواہد کرد من و بد محض کر است  
 لہ کیکہ پرستہ حقیقتاں در تابستان بر کرد خدائے تعالیٰ حاجتہا مے اورا بخطرات -

باشد ہم در اثنا سے ایں خطرہ سلطان المشائخ فرمود کہ ایں آبا اں یار را بگذر  
 آں یار استغفر شد چون سلطان المشائخ بعد از مائیدہ بالا آمد و در مقام معبود  
 بنشست آں یار را بایاران دیگر طلب شد چون بنشستند بعدہ فرمود کہ خدائے  
 تعالیٰ را بندہ باشد کہ چہل سال است نہ طعام سیر خوردہ است و نہ سلطان  
 المشائخ نے فرمود کہ در مبادی حال با خود جزم کردہ بودم نہ کتابے نبویا نم  
 و نہ بہا بستام ہمدراں آیام مردے اربعین امام غزالی برین آورد مرا خوش  
 آمد با خود گفتم کہ من با خود جزم کردہ ام کتابہا نہ تمام ازاں نتوان گذشت باز دم  
 دل خود را متعلق آن کتاب یا فتم چند روز گذشتہ ہماں کتابش من بطریق  
 ہدیہ آوردن من قبول کردم و تھے مردے بخندست سلطان المشائخ آمد  
 دید کہ احوال درویشاں و خدمتکاراں بنا مرادی میگذاختند بخندست سلطان  
 المشائخ عرض داشت کرد کہ ساختن زر شمارا بیا موزم تا بار تنگی از پیش  
 برخیزد سلطان المشائخ فرمود رنگ آسیری کار ترسایاں است و نہ  
 کردن صفت جہودان است نزدیک محمیاں زر کردن زرد روی  
 است نہ مارا بال میل است و نہ سوے ذہب و ہابے و نہ حاجت من  
 بدنیاست و نہ اقتراح من بعضی حاجت از قاضی الحاجات میخواہم مصرع  
 دنیا بچہ کار آید فردوس چہ باشد چہ عزیزے صادق القول سلطان المشائخ  
 را دید در خواب کہ گوئی در بہشت بر تختہ نشسته است مرغاب بنیدہ را فرمود  
 کہ حق تعالیٰ مرا ہر روز وظیفہ میدہاں مرد از جہابت سلطان المشائخ  
 را نتوانست رسید ایں چہ وظیفہ است سلطان المشائخ خود آغاز کرد کہ حق تعالیٰ  
 در دنیا از من خلق را وظیفہ مے دہانید آں را قبول فرمود و بکرم خویش عوض  
 آں وظیفہ چندین ہزار دوزخی وظیفہ من کردہ است کہ من ہر روز پنجشنبہ  
 عزیزے حکایت کرد کہ من از قصبہ خود قصد زیارت سلطان المشائخ  
 رواں گردیدم گذر من میان قصبہ بوندی افتاد و دل گذشت اینجاد و شے

است که اورا شیخ مومنین گویند با او ملاقات کنم بروم و فتنم پرسید که بجا خواهی رفت گفتیم  
 بنجاست سلطان المشایخ گفت سلطان المشایخ را سلام من رسان  
 و بگوئی که شب جمعه در کعبه ملاقات میکنم تو من بنجاست سلطان المشایخ پیوستم  
 عرض داشت کردم در قصبه بوندی درویشی است سلام رسانیده است این  
 سخن گفته شیخ منقص شد و فرمود که او درویشی عزیز است ولیکن زبان خود بر خود  
 ندارد و خواه منہاج تشقدار که یکے از مردان خوب اعتقاد بود میگفت که مرا اتفاقاً  
 شد که سماع کنم که پیش سلطان المشایخ عرض داشت کردم فرمود نیکو باشد  
 خوش خواهی بود و بنیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدد العزیز  
 و یاران دیگر از غیاث پور طلبیم پیش از آنکه یاران شهر برسند هر کس گفتند  
 قوالان حاضر اند بفرماید تا سماع بگویند باز گفتم بیشتر یاران نرسیده اند و طعام موجود  
 نشده گفتن سماع بفرماید و الامیر ویم در بازار فرستادیم طعام آوردیم و خرج  
 کردند و سماع آغار کردند هیچ ذوق پیدا نشد من مشوش شدم که مجلس بچ ترتیب شد  
 ہمدریں ناخوشی سر فرو کرده بودم ناگاہ سر بر کردم سلطان المشایخ را دیدم  
 کلاه بر سر کرده بر در حوض خانه ایستاده است از دست بے خود شدم چوں  
 بحال باز آمدم سماع سخت اثر کرده بود و یاران شهر هم رسیده چوں بنجاست  
 سلطان المشایخ آمدم و این کیفیت باز نمودم تصدیق داشتند و گفتن جا  
 که یاران این ضعیف باشند این ضعیف را حاضر تصور باید کرد و همچنین اجہ منہاج  
 مذکور میگفت که وقتی شبے در خانه سلطان المشایخ بودم کہت سلطان  
 المشایخ بیرون راست کرده بودند بر بام جامعہ خانه و بالاس کہت جامہ نم گیر  
 گرفته بیشتر شب گذشتہ بود که از بالاس کہت سلطان المشایخ عمود  
 از نور طالع تا آسمان گرفت و صحن جماعت خانه و لب آب هم روشن شد مرا  
 زد گوشه گرفتم و خود را خفته ساختم وقتی شیخ نور الدین فردوسی سہ بار خود را بخت  
 سلطان المشایخ فرستاد کہ من بروم شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین

راجا کے ساخته ام شفقت کنید بیا ئید یکے ازاں سہ نفر گفت اگر سلطان  
المشائخ شیخ است مرا چیزے بدہاں خوردنی و دیگرے گفت کہ مرا جامہ  
بدہ تیوم گفت بزرگان را امتحان نباید کرد بیچ نامذیشید چوں بخدمت سلطان  
المشائخ آمدن فرمود ما نیز طعائے ترتیب کردہ ایم تو انیم آمد لیکن دل من بسو  
شما حوٰی بود بھدیں بود مذمردے یک دیگے جفرا و چہارتنکہ آورد سلطان  
المشائخ خادم را فرمود آں مرد را بدہ جانب آں مرد اشارت کرد کہ چیزے خوردنی  
وسیم اندیشیدہ بودی بعدہ فرمود جامہ بیار آں دوم را بدہ وسیوم را فرمود بچہیں  
باید آمد کہ تو آمدہ و تنکہ و را ہم فرمود عرض میدار دکاتب حروف برا بخلکہ کہ شیخ  
رکن الدین فردوسی را بخدمت سلطان المشائخ چنڈاں اخلاص بنود  
واواز شہر آمدہ بود ہم در کنارہ آجہان در حد کیلو کہرتی مقامے ساخته ست  
و شیخی بنیاد نہادہ و پسران او را کہ جوان نوخاستہ بودند و مردان او را بانہرگان  
سلطان المشائخ تقاریرے بود کرات درشتی سوار و سماع گویاں و قص  
کناں زیرخانہ سلطان المشائخ مے گذشتند و زبے بطریق بعد از نماز  
پیشیں درشتی سوار با جمعیت و سماع و قص کناں از پیش خانہ سلطان  
المشائخ میگذشتند سلطان المشائخ بدولت بر بام جماعت خانہ مشغول  
نشستہ و والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ راں مجلس پیش ایستادہ بود چوں  
بالعبہ شور و سماع کہ درشتی میکردند در نظر مبارک سلطان المشائخ درآمد  
فرمود سبحان اللہ ساہا یکے دریں کار خون میخورد و جان خود فداے ایں راہ  
میکند و دیگران نوخاستہ اند و میگویند تو کیستی کہ مانہ ایم دست مبارک خویشتر  
باستیں مبارک بر آورد و جانب ایشان اشارت کرد کہ حال برو ہمیں کہ کشتے  
پسران شیخ رکن الدین باں غوغا زیرخانہ خود رسید از کشتی فرو درآمد  
خواستند غلے کتہ ہمینکہ برب آب درآمدند و حال غرق شدند بندہ ایں  
حکایت از خدمت سید السادات سیب حسین عم خود و سماع دار و خدمت ایشان

تیر روایت ہم از والد کاتب حروف میگردند رحمتہ اللہ علیہا پیسر صلح بقال طیبی  
 کردے اور مید سلطان المشایخ بود او زیارت سلطان المشایخ رفتے سلطان  
 المشایخ اور در روز باز گردانیدے و شب نداشتے او از رفتن خانه سلطان  
 المشایخ ترک گرفت مولانا علی شاہ جاندار میگوید کہ من او را گفتم نیکو نمے کنی  
 ہر ماہ یکبار برو پایے بوس کن شب در خانہ کسے بباش در بشیرہ او اربعہ ضائی  
 ویم بعد از چند گاہ پایے او درم کرد از درو بیقرار شد مولانا علی شاہ گفت باز  
 او را گفتم کہ اینست از اک سلطان المشایخ است گفت آرے و عجز کردن گرفت  
 میلنے لاجپین مراد داد کہ بخدمت سلطان المشایخ برساں و از حال من عرض  
 داشت کن چون بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت کرد و سلطان  
 المشایخ منقص شد چون من از خدمت سلطان المشایخ باز گشتم آن  
 طبیب نقل کردہ بود کاتب حروف از خواجہ مبارک گوپنوی کہ یکے از ارباب  
 اعلیٰ بود سماع دارد کہ من ہر بار از قصبہ گوپنوی بر سلطان علاء الدین  
 نے آدم جامہ مکلف چنانکہ کسوت ملوک باشد مرا عطا میفرمود و این خلعت  
 معہود من شدہ بود تا وقتے بر سلطان آمدہ شد دریں کرت یکتاے سپید  
 فرمود من بدین سبب منقص گشتم و بخدمت سلطان المشایخ آدم بعد  
 پایے بوس روے مبارک بجانب من کرد و فرمود میت تحفہ شاہ بس عزیز  
 بودہ گرچہ دینار یا پیشیز بودہ بندہ را با سماع این بیت فرختے افزود و التفات  
 خاطر بکلی رفت الحمد للہ علی ذلک وقتے دانشمندے بخدمت سلطان المشایخ  
 آمد و گفت کہ من بیعت خواہم کرد سلطان المشایخ بنو باطن دریافت کہ سبب  
 سبب آمدہ است ہر چند بہمت بیعت الحاح کرد سلطان المشایخ فرمود کہ راست  
 بلکہ کہ بچہ نیت آمدہ بعدہ گفت در ناگور زمینے دارم مقطع آن موضع مرا فرامحت  
 میکند سلطان المشایخ فرمود اگر من رقعہ بنویسم ترا بدیم تو ترک ارادہ بیعت  
 گیری گفت نیک باشد ہمان ساعت بجانب مقطع رقعہ نوشتند و غرض واصل شد

سلطان المشایخ مے فرمود کہ وقتے من از زیارت مولانا رشید قمری  
 باز گشتہ بودم و نزدیک حطیرہ ایشاں کو چہ بود حالے مردے را دیدم تم شکل  
 شکر اں و بے ضبطے آیدم را در دل گذشت کہ داند ایں مرد مرا آیبے رساند  
 من بطرف دیگر رفتم او ہم گشت و ہاں طرف شد کہ من گشتم بسوے من آمد  
 بحق گریختم مرا سلام کرد کنار گرفت و سینہ مرا بوسید و گفت الحمد للہ اینچنین  
 سینہ ہنوز در میان مسلماناں ہست ایں گفت و گذشت چوں سر پس کردم  
 بیچ کسے را ندیدم تا پیدا شد فاما از شیخ نصیر الدین محمود روایت مے کنند کہ  
 سلطان المشایخ مے فرمود وقتے من نزدیک دروازہ پل مے بودم و بقا  
 بر خود ما بوس بودے و با خود گفتے کہ نظام تو کجا و محبت حق کجا بدیں نیت در  
 روضہ شیخ رساں چہلہ گرفتہ چہلہ تمام کردم و در روضہ شیخ رساں درختے  
 بود خشک ہم دریں چہل روز معائنہ کردم اں درخت تر و تازہ گشت پیش روی  
 ایشاں استاد عرض داشت کردم کہ شیخ ایں درخت خشک درس چہل روز  
 از حال خود و گشت من چہل روز آدم بیچ حال من نہ گشت ایں سخن گفتہ جانب  
 خانہ رواں شدم در اثناے راہ مردے را دیدم کہ غلطاں مے آیدم را ایں لہن  
 شد اں مرد شکر انت از و مخوف شدم آنر و میل جانب من کرد باز از و منجر  
 شدم اں مرد جانب من شد با خود گفتہ نظام پس یا شد بخداے گریز قصد جا  
 او کردم نزدیک او رسیدم من ہر دو دوازہ کردم معانقہ کردم از دہن و از سینہ  
 او بوے عطرے آمد تا اینچنین گفت اے صوفی از سینہ تو بوے محبت حق  
 مے آید اینقدر گفت و غایب شد نکتہ چہار و ہم منجملہ یا زودہ نکتہ ذکر حضرت  
 سلطان المشایخ در بیان بعضے کرامات اں فخر النساء فی العالمین  
 رابعۃ العصر بی بی زلیخا صاحبہ والدہ ماجدہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ  
 اسرار ہا حضرت سلطان نظام الحق والدین سلطان المشایخ  
 مے فرمود کہ والدہ مرا با خداے تعالے رسائی بود اگر او را کارے پیش آمدے



اتمام آں کار در خواجہ ابیدے اختیار بدست او پیدا دند و بارہا والدہ من  
پارے سے بدیدے کہتے کہ در تو عالمیت نیکبختی و سعادت مے نیم بزرگے خوش  
گوید بخت وے آیتے کہ آمد در شان کبریا اند جہیں ناصیہ او بین است  
تا تنک عیشے سخت شد با والدہ گفت نفس شہا نیکبختی و سعادت رفتہ است ہیج  
اثر آں نے نیم گفت اثر آں ظاہر خواہ شد فاما وقتے کہ من از جہاں رفتہ نیم  
و ہیچناں بود و ہر حاجتے کہ مرا باشد پیش خاک والدہ خود عرض دارم غالب  
آں باشد کہ ہم در ہفتہ کفایت شود و کم باشد تا مابے بکفایت برس و میفرمود  
اگر والدہ مرا حاجتے بودے یا نہد بار صلوات کہتے و دامنے مبارک خود پیش دانتے  
و حاجت خواستے ہیچناں شدے کہ خواستے سلطان المشایخ مے فرمود وقتے  
کنیز کے آزاں والدہ بگریخت چوں خدمتگارے دیگر بنو ملتفت گو نہ شد با لاک  
بصلہ نشست و دامنے مبارک خویش پیش نہاد و با حق تعالیٰ مناجات کرد  
گرفت در اثناے ایں حال والدہ را دیدم فرمود کہ کنیزک گریختہ است و من  
وام کرده ام و ستد تا کنیزک نیارند من دامنے بر سر نغم من ازین سخن  
در تامل شدم ہمدیں حال شخصے برد روازہ آمد و گفت کنیزک از آں شما  
گریختہ است بیایید ستانید و آں ایام کہ سلطان قطب الدین پسر سلطان علاؤ الدین  
خلجی خواست کہ با سلطان المشایخ منازعت کند و سبب منازعت  
یکے آں بود کہ سلطان قطب الدین مسجد جامع میری عمارت کرد و راول  
جمعہ ہمہ مشایخ را و علما را طلب کرد کہ دریں جمعہ نماز دریں مسجد نو بگذارید سلطان  
المشایخ جواب فرمود کہ ماسی رز دیک داریم و ایں حق است ہمیں جا خواہم  
گذارد در مسجد میری زقت و سبب گیر و غرہ ماہ رسم شدہ بود کہ تمامی ائمہ مشایخ  
و صد و روا کبریہ تہنیت ماہ نو بخت بادشاہ مے رفتند سلطان  
المشایخ نیرفت فاما اقبال خادم میرفت مدعیان و حاسدان را جائے  
در آمدن و القاء عداوت شد سلطان قطب الدین را گفتند کہ

سلطان المشائخ روز جمعہ چنانکہ فرماں بود در مسجد میری حاضر شد و تہنیت  
ماہ نو چنانکہ مشائخ دیگرے آئند اوئے آید یک غلامے میفرستد سلطان قط الدین  
را غور بادشاہی و نخوت سلطنت و بہانہائی و کارآمد گفت اگر در غرہ ماہ آئینہ نیام  
بیاریم چنانکہ دایم چون مخلصان سلطان المشائخ کہ بر آں بادشاہ مقرب بودند  
بخدمت سلطان المشائخ ایں سخن رسانیدند سلطان المشائخ بیچ گفت  
و بزیارت والدہ خود در برفت و گفت کہ ایں بادشاہ در خاطر اندام من دارد اگر تا ماہ  
آئندہ کہ با خود ایدام من رست گرفته است کار او بکفایت نرسد من بزیارت شما نیام  
از راہ نازے و نیازے کہ بخدمت والدہ خود داشت اینغنی بوالدہ خود گذارناید  
و سعادت در خانہ آمد و یاراں و خدمتکاراں از اں سخن بادشاہ منقص میبودند  
ہر چند کہ ماہ نزدیک میر رسید انتفات مخلصان را بیشتر روے میداد و سلطان  
المشائخ خاطر جمع براعتما و آنکہ بخدمت والدہ گذارنیدہ است بر سجادہ کرامت  
نشستہ تا اغیب چہریدامے سود چون شب ماہ شد و خلق منتظر آنکہ فردا غرہ است  
سلطان المشائخ را طلبانے طرف بادشاہ خواہد شد العرض ہمدیں شب ماہ  
بلائے از آسماں بر جان بادشاہ باندیش نازل شد و خسرو خان بلغاک  
کرد و سرازتن سلطان بدخواہ سلطان المشائخ بہ تیغ تیز جدا کرد تن اورا  
از بالائے قصر بیرون انداخت و سوار بالائے نیزہ کرد و بخلق نمود و شایخ  
سعدی خوش گوید بیت اے رو بہک چہرہ نشستی بجایے خویش \* باشیر چہ  
کردی و دیدی سزایے خویش \* و کاتب حروف از عورتے کہ بر صدق قول  
و دیانت او اعتقاد تمام است سماع دارد کہ میگفت کہ من خواب دیدہ ام گوئی  
قیامت قائم شدہ است و خلق حیراں و مدہوش شدہ چپ راست میدووند  
ایں عورت میگوید در دنیاں من ہم تخی گشتہ میروم در اثناے ایحال نے بنیم  
مردے علم بردست کردہ ایستادہ است و مرا میگوید کہ ایں علم بی بی زلیخا است  
والدہ ماجدہ سلطان المشائخ تو در زیر ایں علم بیا من در اں ہجوم و غوغا

زیرا علم جاے یا فتم عرض میدارد کاتب حروف این عورت خواب بیننده و حتر  
عم کاتب حروف است سید احمد محمد کرمانی که در حباله کاتب حروف است  
و در نظر سلطان المشایخ بواسطه شفقت سید السادات سید حسین گذشته  
و نعمت های دینی و دنیاوی از آنحضرت یافته و سلطان المشایخ میفرمود و غرض  
جمادی الاخره روز نقل الدہ من بود شب آن چوں ماه نو دیده شده سرور قدم ایشان  
نہاد و تهنیت ماه نور و فوق مہود بجا آوردم در آنحال بر زبان مبارک ایشان رفت  
کہ غرض ماه آینه سرور قدم کہ خواہی نہاد در یافتم کہ نقل ایشان نزدیک است  
حال من متغیر شد گریہ در من گرفت گفتم اے مخدومہ من غریب بیچارہ را یکہ سے  
سپاری فرمود جواب این بامداد خواہم گفت گفتم چیست در حال جواب نمے گوئید  
ہم در اثناے این حال مرا فرمود برو شب خانہ شیخ نجیب الدین بباش بحکم  
فرمان ایشان آنجا رفتم آخر شب قریب صبح جاریہ دواں آمد کہ مخدومہ شما را میطلبند  
ترسیم و پرسیدم در حیات ہستند گفت آری پوئں بخد مت ایشان پیوستم  
فرمود دوش سخیں پرسیدہ جواب آں وعدہ کردہ بودم این زباں بگویم اکنون  
بشنو فرمود دست راست تو کہ ام است پیش داشتیم گفتم ایست بگرفت و گفت  
خداوند ایں را بتو سپارم ایں بگفت و جاں بحق تسلیم کرد شکر و سپاس بقیاس  
بر خود واجب دیدم و با خود گفتم اگر ایں مخدومہ یک خانہ پر از زر و گوہر ہیں خود  
میراث گذاشتے من اینچنین خوش نمیشم دریں حال نفس خرم ایں کلمہ مایہ  
من گذاشت رحمتہ اللہ علیہا نکتہ پانزدہم در بیاں حالے کہ سلطان المشایخ  
را پیدا شد و بیاں حال ازیں دار فنا بدار بقا رحلت فرمود و وصیت کہ حاضر را  
کرد عرض میدارد کاتب حروف برا نجلہ کہ روز جمعہ بود و سلطان المشایخ  
را حالے پیدا شد و بنور تجلی درونہ مبارک او منور گشت و حق تعالی را در  
اثناے نماز سجدہ ہا کرد و بچنان در عالم تحیر در خانہ آمد و گریہ کہ پیش ازیں بود  
از اں غالب تر شد و ہر روز چند کرت غایب میشد و چن کرت حاضر و ہمیں میفرمود

نکتہ پانزدہم



کہ سرکے بحب عتقا و خویش و حطیرہ سلطان المشائخ کہ حطیرہ القدس عمارتہا  
رفع مکلف کردہ نیت از آنکہ بزیر کیے از ان عمارتہا بیا ساید اگر سلطان المشائخ  
راقتضا در سہ روز زیر کدام عمارت دفن کنند این عرض داشت بکنیت تائین گاز  
بحسب را خود کار سے نکرده باشد چوں مولانا شمس الدین بخدمت سلطان  
المشائخ این عرض داشت کرد فرمود کہ مولانا من زیر عمارت کسے خفتنے نہ ام  
من و صحرا خواہم خفت بحینان کردند اینجا کہ روضہ متبرکہ سلطان المشائخ  
است صحرا بود بقل سلطان المشائخ سلطان محمد بن تغلق بر روضہ  
متبرکہ سلطان المشائخ گنبد عمارت کنانید حتی جل علی برائے سلطان  
المشائخ حطیرہ با عمارت ہائے رفیع بے نظیر و گنبد ہائے ملک رفعت کہ در  
لطافت و صفائی آن در اقتضای عالم کسے نشان نداد از عجب تب گردانید  
در روضہ اینچنین حطیرہ متبرکہ کہ رشک حطیرہ القدس است بزرگے خوش گوید  
رباعی ازین پس من و صحراے صحن او کہ دلم و زبیرہ ہائے بسیط جہاں بجاں پہ  
زیبہ دل بہا شاہ آمدہ بدماں چو ذکر نہت آن بقعہ در زباں آمد و بزرگے  
نیز خوش گوید بیت ز روشنائی صحن ہوائے او در دل و بھی نمایا اسرا خیب

### متعلق صفحہ ۱۵۴ - بعد سطر ۱۴

پوشیدہ نمائند کہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ پانزدہم جب بلرب نہ خمس و خمین  
و ستما تہ بشرن ارادت شیوخ العالم مشرف شدہ اند و در آن وقت بیست سالہ  
بودند پس ولادت حضرت سلطان المشائخ و ششصد و سی و شش باشد و ہر گاہ کہ  
این نشان در مقصد و بیست و پنج باشد سن شریف ایشان ہشتاد و نہ باشد و اللہ اعلم

در آب رواں اندازند و از آن سچ بخورد و بعدہ سید حسین عم کاتب حروف  
عرض شد کہ روز ہاست کہ مخدوم طعام گذاشتہ است حال چہ خواہد فرمود  
سید کیامہ شفاق حضرت رسالت صلی اللہ علیہ کہ وسلم باشد و طعام دنیا چگونہ

چنانکہ ان حکایت و رکعتہ ملاقات شیخ رکن الدین تحریر یافته است العرض در  
چهل روز چنانکہ طعام نمی خورد و سخن ہم کمتر می گفت تا روز چهارشنبه کہ وفات  
سلطان المشایخ بود این حال بود کہ در صدر تحریر افتاد و ہمزہ ہم مام بیع الاخر  
۷۷ نمس و عشرین و سبعایۃ بعد طلوع آفتاب سلطان المشایخ بخوارت  
رب العالمین پیوست و در مقام صدق و صفادیدای تجلی حق جل و علی قرار  
گرفت این ضعیف گوید رباعی مہ بزیر ابراحتیاب نمودہ عاشقان را بدین عبد  
نمودہ پردہ از زلف بست بر رخ خودہ در دوحیرت بدیں خراب نمودہ و اسیر  
رحمتہ اشعلیہ و مرثیہ سلطان المشایخ تاریخ نقل و بیت آوردہ است بیت  
بیچ دوم و ہزہ زمرہ ابر رفت آں مہ زمانہ چوں شہابیت داد و بیچ و ہزہ صدر  
و در نماز جنازہ سلطان المشایخ شیخ الاسلام رکن الدین نمیرہ شیخ الاسلام  
یہا و الدین زکریا قدس سرہ العزیز امامت کرد بعد امامت نماز جنازہ شیخ الاسلام  
رکن الدین بر زبان مبارک را ند کہ امروز مرا تحقیق شد کہ چہار سال کہ مراد شہر  
و علی داشتن مقصود این بود کہ بشرف امامت نماز جنازہ سلطان المشایخ  
مشرق شوم و بوقت نماز پیشین حضرت سلطان المشایخ را ہم در خطبہ سلطان  
المشایخ کہ نسخہ خلد بنیست دفن کردند بزرگے گوید بیت گویا جگر زمین کشانند  
آں دورت خدا درونہا دند و روضہ متبرکہ سلطان المشایخ امروز قبلہ اقلیم  
عالم است خاک پایان روضہ او تریاک عظم است این ضعیف گوید قطعہ خاک  
درت کہ سر مہ اہل نظر شدہ است بہر شفاے دلہا تریاک عظم است بہر  
ز خاک درت نزد عاشقان بہ جانیت بلکہ در جاں سترے عظم است و این  
ضعیف گوید قطعہ مسلمان و ہندو و ترسا و گبر بہ ز خاک درت جملہ افسہ کنند  
چو کا فور و صندل از آں خاک پاک بہ چشم انداز آرد و دائر کنند بہ باب دوم  
در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفائے شیخ الاسلام معین الدین حسن  
بخاری و خلفائے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار خاں شیخ فرید الدین قاسم سرزم





مبارک خود بخند راست کرد و چہیزے بکاشتے تائیں غایت کہ آں برسیدے  
 نیم یکہ دیگر راست کرد و چہیزے بکاشتے و آنچہ ازیں بیکہ حاصل شدے آنرا بقوت  
 لایہائی و مستغفرت ضروری بمصرف رسانیدے چنانکہ یک فوطہ چادر مکر مبارک  
 بسے و پادرد مکر بر سر و جہ مبارک انداختے بدیں طریق دریں دنیاے خدا ر عمر  
 عزیز بسر بردے حکیم سنائی گوید بیت این دوروزہ حیات نزد خرد و چہ خوش و  
 ناخوش چہ نیک چہ بد چون ازیں حال مقطع ناگو را خبر شد چیزے نقدانہ بخت  
 شیخ حمید الدین قدس سرہ العزیز بر د و عرض داشت کہ اگر خدمت شیخ قدرے  
 زمین دیگر قبول کند من تدبیر تخم و عوامل آں بکنم حال را بہتر فراغے باشد شیخ حمید الدین  
 فرمود کہ آنخواجگان باکسے ازیں بابت قبول نکردہ است و این یک بیکہ کہ ملک نیست  
 مرا کافی است مقطع را معذرت کرد و از آوردہ او بیچ قبول نکرد و مقطع از بزرگی شیخ  
 حمید الدین قدس سرہ العزیز در رویشی او بخدمت بادشاہ عہد اعلام داد بادشاہ  
 عہد پانصدہ تکہ نقرہ و فرمان یک دیدہ بنام شیخ بر آں مقطع فرستاد کہ این بخدمت  
 شیخ بہرہ و از قبیل من بہرہ و مسکنست بسیار عرض داشت کن تا قبول کند مقطع بخیر  
 کرد و چاک سیم و فرمان بخدمت شیخ حمید الدین برد شیخ حالے بیچ گفت مقطع فرستہ  
 بگذاشت و بر حرم محترم خود رفت و حرم ایشان در آں حال دانستے بر سر نہاشت و دهن  
 پیراہن مبارک خود بر سر انداختہ بود و شیخ را نیز فوطہ کہ در مکر مبارک داشت کہنہ و پارہ  
 گشتہ العرض شیخ خواست تا آں شاہ زناں را درویشی بیازماید بخدمت آں شیر  
 زن گفت کہ بادشاہ عہد پانصدہ تکہ نقرہ و فرمان یک دیدہ فرستادہ است توجہ  
 مے کہ کی بہنام آں شاہ زناں گفت کہ اسے خواجہ توجہ مے خواہی کہ فقر چندین  
 سالہ خود را باطل کنی تو خاطر جمع دار من دو سیر رسیماں بدست خود در شتہ ام را نامقل  
 جامہ خواہد شد کہ ترا فوطہ و مراد اسے مرتب خواہد شد چون این سخن شیخ حمید الدین  
 از آں فخر زناں شنید بغایت خوش شد و بیرون آمد و مقطع را گفت کہ اسے خواجہ را بدین  
 آوردہ تو حاجت نیست من قبول کردی نہ ام نکتہ دوم در بیان بعضے کرامات

شیخ حمید الدین سہالی و مراسلاتی کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا بود قدس سرہ العزیز نے فرمود ہندوئے بود در ناگورچوں اور در نظر مبارک شیخ حمید الدین بیاد سے شیخ فرمودے کہ میں ویسے خداست و گفتے بوقت مردن اویا ایماں خواہد رفت و ختم کار او بخیر خواہ بود و واقع ہم برآ بخلہ شد کہ ایشان میفرمودند و این نفس دلیل بر علو درجہ و کرامت شیخ حمید الدین سہالی است کہ اور انظر بر عواقب امور و مشغول است در آن عصر کہ نام و آوازہ شیخ حمید الدین سہالی در جہان منتشر شد سو اگرے بود در ناگور کہ کنی از ناگور در ملتان بر دے و از ملتان پنبہ در ناگور آور و سے مراسلاتی کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ الاسلام بہاؤ الدین بود برسانید سے شیخ حمید الدین بخدمت شیخ بہاؤ الدین بنشت کہ من تحقیق میدانم کہ خدمت شیخ از واصلان خداست و اینہم تحقیق است کہ دنیا بسو فیض باری تعالی است چگونہ است کہ اس بزرگ این دشمن خدا را دور نمے کند و شیخ بہاؤ الدین دریں باب جوابہا سے نوشت کہ معلوم است ہم دنیا چیست و این چہ مقدار بر سرین خواہد بود تشبیل کہ در قلت حقارت دنیا کردہ اند جواب سے نوشت و شیخ حمید الدین را دلاسا بخشہ کرات دریں باب شیخ حمید الدین سے بشرت و بدیں سبب ملتفت خاطر سے بود کہ میں برچہ عمل شود کہ خدا این لایحجۃ تعالیٰ الغرض تا میں نہایت کہ شیخ حمید الدین دریں باب غلو کرد کہ اور اس سرایتی از عالم غیب روشن شد فاما میں ستر بر کسے نکشاد مشغول است ہمدراں ایام فرزند از فرزندان شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ العزیز و ناگور رسید شنید کہ شیخ حمید الدین در نماز جمعہ حاضر نمے شود و غوغائے انگشت و چند نفر و اشتمال طاہر ہیں را با خود یار کرد و در خصوصت کشاد و با جمعی ہم بر در شیخ حمید الدین قدس سرہ العزیز آمدہ امر معروف کردن گرفت شیخ سالت بود چوں غلبہ او زیادت شد فرمود کہ غلبہ کن کہ ناگور حکم مصر نہاد و تحت شرعی اورا ملزم کرد فاما چوں شیخ حمید الدین را رنجانیدہ بود و اوقات معمورہ اورا بغوغا مشغول

سلاہ دوقلا  
دیگر کتب و کتب  
اسلام دوقلا



پانچم در فضائل فلک شیعہ الاسلام معین الدین حسن سجوی شیخ قطب الدین بختیار آوینی شیخ فرید الدین عطار گنج شمس  
 شیخ حمید الدین سوادلی رحمۃ اللہ علیہ سوال میگردند و این بزرگ جوابهاے شمس  
 نے فرمود و بعضے اسولہ کہ از خدمت آں بزرگ کرده اند و خدمت ایشان  
 جواب فرموده اند این بنده در کتابی کہ بنظر مبارک سلطان المشائخ  
 گذشتہ است دیدہ بعضے از اں اسولہ و اجوبہ آں سلطان المشائخ بقلم  
 مبارک خود بجلامت حج در حاشیہ اختیار کرده است آں اسولہ و اجوبہ این  
 بنده دریں کتاب آورده تا سالکان راہ حق از مطالعہ آں ذوق و نویندہ  
 امیدوار را مغفرتے حاصل شود انشاء اللہ تعالیٰ سوال پرسیدند کہ وسوسہ شیطانی  
 و اندیشہ نفسانی و القاء مسلک و وحی ربانی در عالم انسانی یک رنگ یک صفت  
 ے آید بچہ تو اں شناخت کہ شیطان کی کدام است و نفس کی کدام و مسلک کی بچہ  
 و رحمانی کی بچہ صفت جواب فرمودند طالبان سہ گروہ اند گروہ طالبان مولے  
 و گروہ ابنائے عقبے و گروہ ابنائے دنیا طالبان دنیا را معرفت خواطر  
 محال است کہ ایشان را جملہ خواطر بیک رنگ نماید لکن تہ اشتغالیہم بالمال  
 و لا کمال و ابنائے عقبے فرق تو اند کرد میان خواطر و نبوی و آخروی لَوْنُ  
 الْخَاطِرِ الَّذِي مُلَوِّنٌ بِنَصِيبِ حَالِيٍّ مُكَلِّدٌ رُبُّكُنْ وَرَآةُ الْحُظِّ الْوَقْتِي وَ  
 الْحَاطِرُ الْاُخْرَوِي فَجَزَّ دُمِنْ الْحُظِّ الْحَالِيٍّ وَمُصَنَّفٌ مِّنَ النَّصِيبِ الْوَقْتِي  
 و طالبان مولے تعالیٰ و تقدس جدا کنندہ خاطر حقیقی و مولوی لَوْنُ الْخَاطِرِ  
 الْعُقُوبِي كَانَ صَافِيًا مِّنَ الْحُظِّ طِ الْحَالِيَّةِ وَفَجَزَّ دُمِنْ النَّصَائِبِ الْمَالِيَّةِ  
 و خاطر مولوی مقدس بود از حظوظ خالی و مطہر بود از نصائب مالی یعنی ابنائے  
 دنیا را خاطر متفرق بود و ابنائے عقبے را خاطر جمع بود و طالبان مولے را خاطر

از برائے بسیاری مشغول ایشان تبصیل مال و باید ہاے دنیاوی۔  
 از برائے اینکه خطر ہاے دنیوی بودہ است بہرہ حال تیرہ کردہ شدہ است بکہ تیرہ  
 بہرہ دنیوی و اندیشہ آخروی کہ خالی کردہ شدہ است از بہرہ ہاے صاف کردہ شدہ  
 است از نصیب دنیاوی۔  
 و خلل کردہ شدہ است از بہرہ ہاے مالی۔

باب دوم و فضائل علقا شیخ الاسلام سعید بن حسن بخاری شیخ قطب الدین بن خلیفہ راشدی و شیخ زید الدین قدس سرہ

۱۶۱

بنو ذریہ کہ خاطر تصور اقتضا کند حق سبحانه و تعالیٰ از تصویب منزه است  
 و از انچه در خاطر عاید مقلدین تعالیٰ اللہ عنک کیلک علق آید ازین معنی  
 است انفقکم خیر گفته اند عبادۃ الفقراء اتقی الخلق اطرا این معنی دلیل واضح  
 است بر ترقی فقر از مقام تصوف اگر اصحاب تصوف مترقی مے بودند از این  
 فقر عبادات ایشان از عبادات فقر ابرتر بود و نیست اگر کسی گوید صوفی بالاتر از فقر است  
 کہ فقیر در مقام عبادت است و صوفی از مقام عبادت ترقی کرده است گویم این مقام و مقام  
 اذ اتی الفقراء است نہ مقام الصوفی فی ابن الوقت سوال میاں فوت و مروت  
 فرق چیست جواب ما قال اهل المعرفۃ المرأة شعيب من المنقوت وهو الغرار  
 عن الکتابین والاربعۃ منہما مرت شلخ شجرہ فوت است کہ در بوستان دل  
 دوستان بر آید و ثمرہ او انکس است تا ندو بدو خود را در آن منزلتے تہند و ثمرہ فوت  
 انکہ ترک داد و ستد گوید و اندیشہ کوفین از دل بشوید و در آن خود را حلق و نصیب بخیر  
 سوال بندہ خاص حق کدام است جواب بندہ خاص حق آنست کہ او لا زافت  
 صحبت عام نگاہ دارد و در دام قبول خاص عام نمی گدازد ہر کہ را دیدی کہ روئے  
 دل او بسوئے خلق بود و یا روئے دل خلق بسوئے او او لا از حلقہ خصوصیت بیرون  
 برو دنیا دام شیطان است و ہوا دام نفس ہر کہ خواہد کہ گرفتار نیاید بروست از دنیا بد  
 و ترک دانبہ یار و خلق را کہ ہوا ج آں دام است بجای بگذارد و ریش این سخن بر این  
 است در عبارت نیکنی قطعہ با خلق نشستہ خدا میطلبی و در شیوہ ناسر ستر میطلبی  
 اینجا کہ توئی ہوا خدا میطلبی و نیکو نگر کنی کہ میطلبی سوال اصحاب دل در اصطلاحات  
 خود خرابات و صومعہ بسیار مے گویند و معنی آن بفہم ما نمیرسد بیاں فرمایند  
 جواب ما از خرابات خانہ آورند لایں و امثال این شنیدہ باشی بشنو کہ زیر  
 روشن تر نشنیدہ باشی خرابات آنست کہ تو بنودی بے توبات و میساختن بلکہ بے توب  
 با خود شطرنج عیش مے باختند از خرابات عدم ترا بصومعہ جو در فرستادند و ترا  
 چینے دادند کہ کس را ندادند و چون تو بصومعہ وجود درآمدی از خرابات عدم درآمدی

بہر آنکہ در مقام عبادت است و صوفی از مقام عبادت ترقی کرده است گویم این مقام و مقام اذ اتی الفقراء است نہ مقام الصوفی فی ابن الوقت سوال میاں فوت و مروت فرق چیست جواب ما قال اهل المعرفۃ المرأة شعيب من المنقوت وهو الغرار عن الکتابین والاربعۃ منہما مرت شلخ شجرہ فوت است کہ در بوستان دل دوستان بر آید و ثمرہ او انکس است تا ندو بدو خود را در آن منزلتے تہند و ثمرہ فوت انکہ ترک داد و ستد گوید و اندیشہ کوفین از دل بشوید و در آن خود را حلق و نصیب بخیر سوال بندہ خاص حق کدام است جواب بندہ خاص حق آنست کہ او لا زافت صحبت عام نگاہ دارد و در دام قبول خاص عام نمی گدازد ہر کہ را دیدی کہ روئے دل او بسوئے خلق بود و یا روئے دل خلق بسوئے او او لا از حلقہ خصوصیت بیرون برو دنیا دام شیطان است و ہوا دام نفس ہر کہ خواہد کہ گرفتار نیاید بروست از دنیا بد و ترک دانبہ یار و خلق را کہ ہوا ج آں دام است بجای بگذارد و ریش این سخن بر این است در عبارت نیکنی قطعہ با خلق نشستہ خدا میطلبی و در شیوہ ناسر ستر میطلبی اینجا کہ توئی ہوا خدا میطلبی و نیکو نگر کنی کہ میطلبی سوال اصحاب دل در اصطلاحات خود خرابات و صومعہ بسیار مے گویند و معنی آن بفہم ما نمیرسد بیاں فرمایند جواب ما از خرابات خانہ آورند لایں و امثال این شنیدہ باشی بشنو کہ زیر روشن تر نشنیدہ باشی خرابات آنست کہ تو بنودی بے توبات و میساختن بلکہ بے توب با خود شطرنج عیش مے باختند از خرابات عدم ترا بصومعہ جو در فرستادند و ترا چینے دادند کہ کس را ندادند و چون تو بصومعہ وجود درآمدی از خرابات عدم درآمدی



باب ۱۲ در فضائل و مناقب شیخ الاسلام سعید بن جریج بن خنجر اوشی شیخ فزید الدین قدس سرہ

۱۲۲

و یا خو چنین گویم کہ چوں از خرابات عدم بدر آمدی در صومعه وجود درآمدی و در صومعه  
وجود شراب مہود نوش کردی و چوں مست شدی عہد خرابات انسٹ بی یگم فراموش  
کردی محبوب اول کہ ترا از فنا سے ابد در وجود آورده است تقاضای ستقاضیاں  
فرستاد و داعیان را نصیب کرد تا ترا از صومعه وجود و خرابات عدم دعوت کنند و خدا  
و فای عہد کہ **وَاللّٰهُ يَدْعُوْكَ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ** رساند چیکے گوید **سَادْعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ**  
**وَدُّ يٰۤاَيُّهَا النَّفْسُ الْمُسْمِنَةُ** و چچی گوید **وَتَبَيَّنَ اِلَيْهِ تَبَيُّنًا اِلٰى اٰخِرِ الْهَدٰى**۔  
اینہم چیست گلخن و صومعه وجود و خود گلشن گرداندا کنوں وقت آنست کہ برخیزید  
وروسے دل خرابات عدم آرید خرابات عدم را با شاز قدیم و انوار دم منور کنید و شراب  
محبت نوش کنید محبوب روز نخست فراموش نکنید شعر **فَاِذَا كُنْتَ حَيْثُ الْهَوٰی**  
**مَا يٰحِبُّ اِلَ الْخَبِيْثِ الْاَوَّلِ** سوال در چیست و صافی کدام است جواب در  
جگر است صافی دل دل و جگر در پہلو سے یکدیگر نہادہ اندام و زمر ایدہ ازاں آورده است  
تا در دہمیں خود کہ صافی خود است مرید طالب است لاجرم در جگر است و در نصیب  
اوست و مراد مطلوب است لاجرم بادل است و صافی نصیب است سوال در کدام  
و دو کدام جواب بادر بیا تا بدو سے بری یعنی بادر دنیا یافت بیا تا دو سے یافت  
بری بادر و شوق بیا تا دو سے ذوق بری بادر و فراق بیا تا دو سے وصال بری  
باقعد دیتی بیا تا دو استی بری بادر و قبا بیا تا دو سے بقا بری بادر و نیاز بیا تا دو سے  
بے نیازی بری سوال معرفت چیست جواب معرفت آنست کہ حق تعالی را  
بگوین **تَعَالٰی فَجِدْ دَاعِنًا اِذَا رَاكَ الْعُقُوْلُ وَاِحْسَاسِ الْاَوْهَامِ** بشناسی کہ اورا

**۱۵** آیا نسیم پروردگار شما **۱۵** خدا سے تم سے خود شمارا بسو سے خانہ سلامتی یعنی بہشت **۱۵** جلدی

کنید بسو سے آفرینش **۱۵** و رجوع کنید بسو سے پروردگار خود **۱۵** تو بہ کنی بسو سے خدا تعالیٰ **۱۵**

اے ہر کدے نفس را مگیرندہ بعبادت حق **۱۵** میرا از دنیا بسو سے خدا گذارشتنی و بریدنی **۱۵** آیا دل تو

از رو سے دوستی دوست نماید مگر دوست اول را **۱۵** در حالیکہ ادخالی کردہ شدہ است

از دریا قنصل **۱۵** از زمین و ہمہ ادخالی **۱۵**

بایدیم در فضائل خلق کمالی که در اسلام معین الیهین حسن بنحوی شیخ طه کبیر بنحوی شیخ فریدالدین گنج شمس <sup>رحم</sup> الله  
 کسے نتواند شناخت زیر که کسے باید که تا اورا بشناسد و در یاد و کسے فی الواقع <sup>لک</sup> الی الله  
 سوال پس معرفت چیست جواب معرفت خود را شناختن است چنانکه هر چه موجود است  
 صلے الله علیه آله وسلم در عبارت خود بدین معنی اشارت فرموده است مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ  
 فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ سوال خود را شناختن چه بود جواب آنکه مجموع خود را شناسی  
 و اجزای خود را شناسی و اجزای خود را از کلیات باز دانی و مقصود هر جزوے معلوم  
 کنی و مراد هر کلی ادراک کنی و خاصیت هر جزوے بدانی چیست طبایع کلیات  
 قبل الترتیب بعد التعریف بشناسی که چه بود و چه خواهد بود و در عالم گذرنی و خود را  
 باز شناسی آنکه اصل تست با نیابی به تعلم بلکه بعمل که عمل توحید دیگر است و راستی  
 میکنی و علم چیز دیگر است و راستی آنکه میدانی و فرع خود را و اضافت روح خود را معلوم  
 کنی نه تعلم بلکه بعمل اگر بوصول بهشت راضی باشی طالبان بهشت و جویندگان درجا  
 نیز درین ایام و درین روزگار اندک نه بسیار صفات ذمیمه فرع دل و اضافات نفس  
 منحوتی که وصول بهشت را این مقدار کفایت است ایں نیز اگر تیسرے شتو از محض  
 عنایت است مرد مختیار باید تا ایں او را اختیار آید و اگر همت عالی است سر بدین فرود  
 نمی آید و سر برت متعالی سر بدین فرود نمی آرد و اوصاف یا پس ها ذمیمه کانت  
 او تحمیل و مانع اضافات الرؤیج در دریای عدم اندازی شناختن اگر باوصاف  
 بشناسی باز خود چه چیز اندازی و با چه چیز در سازی بدانکه اوصاف بر انواع است اوصاف  
 جسمی و اوصاف نفسانی و اوصاف قلبی و اوصاف روحی که بحکم مجاورت اضافات  
 یاری معتبر شده است اگر بنده را سعادت مساعده کند دولت و صلت معلوم کند  
 و همت سلوک دروے طاهر گردد و پیر بخت و راه رفته و شناخته طلب کند اگر دست  
 دهد سر بر قدم او باید نهاد و جان بشکرا نه او باید داد اگر دست مذهب ایں فصول را مقتدا  
 خود باید ساخت **میت** از سخت بدم گز فروشد خورشید به از نور رخت هما چرخ  
 گیرم و هیچ چیز دیگر نباید برداخت که روزگارش بمشغولی آں مشغول شود که  
 نیست در وجود حق تعالی **ط** که یک شناخت ذات خود را پس تحقیق شناخت خود را  
 خود را **ط** کلی صفات بد باشد آن صفات یا نسیک یا نسیک است با روح -

ہا ہم وفضائل خلق شیخ الاسلام عبدالعزیز بن بنوری شیخ قطب الدین بن بختیاراوشی شیخ ذریۃ الدین قدس سرہم

ہرچہ در راہ دل سے آید دین رسالہ بیاید سوال اینہمہ گفتی وگفتی کہ معرفت چیست  
جواب معرفت آنست کہ بدانی کہ مرکب از حسوس و نفوس و قلوب و ارواح ہر یکے  
از ایشان از صفات کم برضد یکدیگر بہت صفات بشناسی ہم بعلم و ہم بعمل کہ اگر بعلم  
بشناسی بعمل نشناسی ہیج سودت نکند و اگر بعلم نشناسی نہ بعمل تو عالم باشی بعمل عارف  
نباشی تا اوصاف محو کنی و یا خود چنین گویم کہ تا چوں صفائی کامل بدست آوری  
انگاہ ترا عارف تو اں گفت سوال محو اوصاف را طریق چیست جواب آنکہ  
اوصاف حسی محو کنی کہ اوصاف نفسانی محو شود تا اوصاف حسی برپاست اوصاف  
نفسانی را از اوصاف حسی مد دست و تا مدد برپاست ولایت برپاست و چون  
حسی محو شد روئے با اوصاف نفسانی آرد و آنرا بدست محو سپارد کہ اگر با وجود اوصاف  
نفسانی روئے بمحو اوصاف قلبی آرد نتواند کہ اوصاف نفسانی را مد دست و تا  
مد محو نشود و ایک سوئے نشود تا صفات قلبی بود استقاط اضافات محال بود و  
بوجدت رسیدن خیال بیت بدیاسے عصمت فرد رفتہ بہ کہ اگر انجا بدیاسے  
وجدت رسی بہ ابتدا سے ایں کار طاوت است و عزلت و فراموشی خود باستغفار  
یا دموئے لعالی

### قصیدہ

بایا خودت یاد خدا شرک بود	تا تو نشوی ز خود جدا شرک بود
آنجا کہ فتاے مطلقیت سے پیدا	تا بہت وجود تو ہبدا شرک بود
آزاد کیست کو خود آزاد است	ہر غم کہ بدور بیدان غم شاد است
محصول دو کونین کہ در بہت او	چوں آب نگویم کہ ہمہ چوں باد است

منہم آں بدر السالکین بہ آں شمس العارفین بہ آں شیر بدشہ محبت بہ آں  
سر پایہ مودت بہ شیخ بدر الدین غزنوی بہ کہ فعال پسندیدہ و احوال  
گزیدہ داشت و در وقت خود میان اہل سماع و عشق محتشم بود و طیف شیخ الاسلام  
قطب الدین بن بختیاراوشی بود و مشایخ روزگار بر بزرگی او معترف و معتقد

ہوہند واوند گیر گفتم سخن گیرادشت خلوق خداے راسخن دلپندیر غبطہ کرد سورا حتی  
 بد لہا سانیہے و بیشتر در اداسے محبت بود و این بزرگوار را دیوانی است کہ دستور  
 عاشقان خداست و ذکر این بزرگ مشتمل بر دو نکتہ است نکتہ اول در بیان آمدن  
 شیخ بدرالدین غزنوی از غرین در لاهور و از لاهور در دہلی کاوردن اواراد  
 بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز حضرت سلطان  
 المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز فرمود کہ شیخ بدرالدین غزنوی میگفت من  
 اول از غرین در لاهور آمدم و در آن ایام لاهور بغایت آبادان بود چند گاہے  
 آنجا بودم بعد از آن غیمت سفر کردم یکدل آن شد کہ بطرف غرین بروم و یکدل  
 آن شد کہ در شہر دہلی بیایم و کشتن خاطر من جانب غرین بسیار بود چہ مادر و پدر  
 و اقرباے و دوستان آنجا نباشتم و در دہلی دامادے پیش نمود دین تر و قال  
 مصحف ندیم اول تینت غرین دیدم آیت عذابا بعدہ بنیت دہلی دیدم آیت  
 رحمت آمد و ذکر بہشت جوے ہاے آن حکم فال جانب دہلی آمد و شخص امام  
 کہ در دہلی چاکر بود رسراے سلطان رفتم این داماد میرزی پرازت تکہاے زرفست  
 کردہ بیروں مے آید چوں مرادید کنار گرفت خوش شد و آن سیم در نظر من آورد بعد  
 ہم در آن چند گاہ از غرین خبر آوردند کہ مغل در آن دیار رسید مادر و پدر و محل اقربا  
 را شہید کردند از سلطان المشایخ پرسیدند کہ شیخ بدرالدین بعد از آنکہ در دہلی  
 رسیدہ بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین ارادت آوردہ و مخلوق شدہ فرمود اے  
 وے فرمود چوں شیخ بدرالدین بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین ارادت آوردہ  
 و مخلوق شدہ تا آن غایب کہ شیخ الاسلام قطب الدین در صد رحیات بود  
 شیخ بدرالدین ملازم خدمت پیر بود نکتہ دوم در بیان کرامت شیخ بدرالدین  
 غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سلطان المشایخ مے فرمود کہ شیخ بدرالدین را باخا  
 خضر ملاقات بود پدید شیخ بدرالدین گفت اگر مرا بنامی نیکو باشد روزے در مسجد  
 در تذکیر حاضر بود جاے بلند نشستہ کہ سے آنجا نتوانستہ نشست شیخ بدرالدین

پدر را بنمود کہ آں خواجہ خضرست پدر شیخ بدر الدین دیدد خاطر کرد ایں زماں اورا  
چیز حسرت ہم بعد از تذکیر خواہم دید چون تذکیر تمام شد خواجہ خضر از آنجا غایب شد  
سلطان المشائخ نے فرمود کہ شیخ بدر الدین سخت بزرگ بود فاما ہر گاہ کہ  
در شہر درآمد و بخلق مشغول شد کار او چگونہ پیش رود و نیز نے فرمود اگر کسی بزرگے  
را بیند و باز غایب شود از نظر ایں قوت ہنر خضر را باشد و نے فرمود از شیخ بدر الدین  
غزنوی شنیدم کہ من در خانہ قاضی حمید الدین ناگوری در کرم دیدم جانبہ سستین  
دادہ است و ہوا سراسر است میرزی در تہ دشت من جویہ آستم نو پیش آوردم در جا  
قبول کرد و پوشید و گفت پدر ترا بر من منت ہاست دریں محل سلطان المشائخ  
فرمود اگر کسی در محل شکنجہ لطفہ و اخلاقی کند اندر ہمہ عمر او بسندہ باشد و کاتب حرب  
از خدمت سید الشہادات سید حسین عم خود سماع دارد کہ مردے محقرے بخدمت  
سلطان المشائخ میآید نے پیش او قیام تمام آوردے و دلاری کردے بخلایا  
یا راں اعلیٰ کہ ایشان را بدار حد تعظیم نے کند و ایں مردشایاں آں نے نماید فرمود  
کہ ایں مرد وقتے مراد رحلت اضطراب یک گز جامہ یاری کردہ است پیش من  
آوردہ حق آں نگاہ میدارم سلطان المشائخ نے فرمود در آخر حجب نمازی  
آمدہ است بچہ درازی عمر کہ شیخ بدر الدین غزنوی بیوستہ آں نماز بگذاردے  
بعد از اں فرمود کہ از نظام الدین پسر شیخ ضیاء الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ شنید  
ام کہ در آں سال کہ فوت شیخ بدر الدین غزنوی بود نماز نگذار و بود او گفتند  
چرا سال آں نماز نگذاردہ اید فرمود مرا از عمر چیز نامزدہ است ہماں سال نقل  
او بود و دفن شیخ بدر الدین غزنوی در یاپان پیراوشیخ الاسلام قطب الدین  
بختیارست قدس سرہ العزیز و سلطان المشائخ نے فرمود من از شیخ  
بدر الدین غزنوی شنیدم میگفت کہ شیخ قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز  
ایں دو بیت بسیار گفتہ رباعی سوداے تو اندر دل دیوانہ ماست ہر چہ نہ حدیث است  
افسانہ ماست بیگانہ کہ از تو گفت او خویش من است ہر خویشے کہ نہ از تو گفت بیگانہ

مہم آں پیشواے اہل شریعت آں مقدس اہل طریقت آں مشہور متوکل  
 آں میان اولیاء و عرچوں گل آں از سر تا قدم ہمہ دل عتی شیخ نجیب الدین  
 متوکل قدس سرہ الغریز برادر و خلیفہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 بود و ایں بزرگ عجب عالم داشت و عجب شے داشت سلطان المشائخ مے فرمود  
 شیخ نجیب الدین متوکل مدت ہفتاد سال در شہر بود و دیہ و ادارے داشت  
 با اتباع و فرزندان متوکل بودے و عیش خوش داشت و مے فرمودن بہت  
 وے دریں شہر ندیدم و مے فرمود کہ او نہ است کہ اعر و کلام روزست و ایں ماہ  
 کلام ماہ است و ایں درم چہ درم است و مے فرمود روز عید بود شیخ نجیب الدین  
 انچہ در خانہ داشت اتفاق کردہ در نماز عید رفت چوں از انجا باز گشت برابر چند  
 نفر باز در خانہ آمدہ پرسیدہ چیرے طعام موجود بہت گفتن کہ شما انچہ در خانہ موجود  
 بود پیش از نماز تمام بخج رسانید و در نماز رقتی ایں زماں چیرے نمازہ است  
 طرف یاراں ملتفت شد و یاراں را معذرتے کرد و خود بالاے بام رفت و حق  
 مشغول شد ہمہ ریں میاں مے ہند مے بالاے بام مے آید و ایں بیت  
 میگوید بیت بادل گفتم دلا خضر اینی بادل گفت اگر مرا نماید نیم و ایں مرد  
 میلنے طعام پیش آورد و گفت کہ کوس توکل تو در عرش میان ملاء اعلیٰ مے  
 و تو بہت اینی ملتفت گشتہ شیخ فرمود حق میدانہ سبب خوب ملتفت نگشتہ ام  
 سببیاں التفاتے روے دادہ بود بلکہ ایں مرد گفت کہ ایں طعام بر فرزندان  
 خود برساں خدمت شیخ نجیب الدین دامن مبارک خود بداراں طعام غیبی پُر کردار  
 بام فرود آمد و بفرزندان خود رسانید چوں از بالاے بام آمد آں مرد را ندید  
 و آں مرد ہتر خضر بود سلطان المشائخ مے فرمود کہ شیخ نجیب الدین متوکل  
 را برادرے بود و در پداؤں ہر سال بدین او استجارفتے تا وقتے برادر  
 بدین شیخ علی بزرگ کہ صاحب نعمت بود و در پداؤں رفتہ شیخ نجیب الدین  
 دوسہ گام پیش از انکہ بویار سد براسے رعایت ادب پافراز کشید چنانکہ نخست



با بوم و فضائل خلق فتح الاسلام عبدالحق بن حسن بنوری شیخ قطب الدین بن بختیار اوشی شیخ فرید الدین قدس سرہ  
 پاسے برز میں ہنوادہ پس اراں پاسے خود بریور یا کہ مصلے است نہاد شیخ برنجید و  
 گفت کہ این بویا مصلے است و ہر دو برادر خشتند و کتابے پیش شیخ علی بود  
 شیخ نجیب الدین پرسید کہ این کہ ام کتاب است چوں آں بخش باقی بود جواب  
 نیافت شیخ نجیب الدین گفت اگر فرماں باشد این کتاب را بنیم اجازت یافت  
 بجزو آنکہ کتاب بکشاودید کہ در آخر زماں اینچنین مشائخ باشند کہ در خلا معصیت کنند  
 و در بلا چوں بر بویاے ایشان کسے پاسے نہاد قیامت قائم کنند عین آں در  
 نظر شیخ علی داشت و گفت کہ کتاب شمارست و بے قصد و نظر آمدہ است شیخ علی  
 پشیمان شد و معذرت بسیار کرد سلطان المشائخ مے فرمود شیخ نجیب الدین  
 را در آں شب کہ فاتحہ بود بی بی فاطمہ سام را کہ در حوالے قصبہ مذرت خفہ  
 است و روضہ اوقبلہ حاجات خالق گشتہ نبویا لمن روشن شدے یک نئے بانیم  
 مے قرص پختے و بخدمت شیخ نجیب الدین متوکل فرستادے و میان بی بی فاطمہ  
 سام و شیخ نجیب الدین متوکل برادر خواندگی و خواہر خواندگی بود چوں آں قرص  
 برسید شیخ نجیب الدین فرمودے چنانکہ بی بی فاطمہ از حال درویشاں  
 آگاہی میشو و اگر بادشاہ وقت را شود چنیرے بابرکت فرستد بعدہ تبسم کردے  
 و گفتے بادشاہاں را این کشف از کجا سلطان المشائخ مے فرمود پیش آں آنکہ  
 من بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز پیوندکنم  
 مجد بودم روزے در مجلس شیخ نجیب الدین متوکل قدس سرہ العزیز برقام  
 و گفتیم یکبار سورہ فاتحہ اخلاص بخوانید بہ نیت آنکہ من قاضی جائے شوم شیخ  
 نجیب الدین اغاض کرد من دستم کہ این التماس سمع مبارک ادر رسید باز  
 گفتیم کہ یک بار سورہ فاتحہ اخلاص بخوانید بہ نیت آنکہ من جائے قاضی شوم  
 دریں کہت تبسم کرد و فرمود کہ تو قاضی مشو چنیرے دیگر شوریں حرف سلطان  
 المشائخ مے فرمود کہ این چہ خداست کار بود از این کار کہ فاتحہ ہم بخواند و میفرمود  
 کہ شیخ نجیب الدین متوکل در باب خرچ کردن دنیا بدیں عبارت فرمودے

باب دوم فیض الایمان علیہ السلام عین الدین حسن بن علی شیخ قطب الدین بختیار خاں شیخ فرید الدین قدس سرہ  
 کہ چوں مے آید بدہ کہ کم نیاید و چوں میزد نگاہ مدار کہ نیاید و مے فرمود شیخ نجیب الدین  
 از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز رسید کہ  
 کہ مرد ماں بچنید مع گویند ایں زماں کہ شما در مناجات یاربے گوئید جواب مے شنوید  
 کہ لَیْسَ لَکَ عَیْدٌ حَیْ فَرَمُوْهُ خَیْرٌ بَعْدَ فَرَسُوْا کَا لَاحِقَاتٍ مُّقْلَ مَتَّہِ الْکُوْنِ باز  
 پر رسید بچنید مے گویند کہ بہتر خضر بر شما مے آید فرمود کہ خیر باز رسید بچنید گویند  
 کہ ابدال الابد بر شما آمد و شد دارند دریں باب حکے فرمود و گفت تو ہم ابدالے  
 مے فرمود کہ شیخ نجیب الدین متوکل ہر سال بخدمت شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز در اجودہن ہر رفتے چوں خواستے کہ باز  
 گرد و بوقت وداع فاتحہ التماس کردے نیت آنکہ چنانکہ ایں بار آمدہ ام بار دیگر  
 نیز بیایم شیخ شیوخ العالم بعد فاتحہ خواندن فرمودے کہ بار ما خواہی آمد تا نوزد  
 کرت بخدمت شیخ شیوخ العالم پیوست چوں نوزد ہم کرت خواست کہ باز  
 گرد و بخدمت شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد کہ بندہ ہر کرت کہ بخدمت آیتہ  
 التماس فاتحہ کردہ نیت آنکہ چنانکہ ایں بار آمدہ ام کرت دیگر ہم بیایم و بر  
 مبارک شیخ شیوخ العالم رفتہ بود کہ بار ما خواہی آمد انکوں تا ایں غایت  
 نوزدہ کرت شد کہ بخدمت رسیدہ ام باز التماس میکنم و فاتحہ رخاست غایم  
 کہ یکبار دیگر بیایم تا بیت بار راست شود شیخ شیوخ العالم فاتحہ تہ خواند و ترنہ  
 کرت کہ در شہر آمد لقل شیخ نجیب الدین بود رحمتہ اللہ علیہ و روضہ متبکہ او بیرون  
 شہر در عازہ مندرہ است قدس سرہ العزیز منہم آں باسط علوم ربانی آں کا  
 خواص معانی غنی مولانا بدراحق والدین اسحاق بن علی بن اسحاق  
 الدہلوی و ایں بزرگ در زہد و ورع و عشق و در و بکابے نظیر و داماد و خادم  
 و خلیفہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس سرہ العزیز و ذکر  
 ایں بزرگ مشتمل بر دو نکتہ است نکتہ اول در بیان پیوستن مولانا بدراحق  
 اسحاق بخدمت شیخ شیوخ العالم و آوردن ارادت و کثرت بکا و تجر او در

در آمدن  
 مولانا بدراحق  
 بخدمت شیخ شیوخ العالم

در آمدن

باب دوم فضائل حاکم شیخ الاسلام معین الدین حسن بن علی شیخ قطب الدین بختیار خاں شیخ فیروز الدین احمد  
 عالم دینی قدس سرہ العزیز منقول است کہ اس بزرگ ہم از شہر حلی بود و علم ہم  
 در شہر کردہ بود و از دانشمندان خوب طبعان شہر در علم و فضل فایز گشتہ چون دانشمند  
 بکمال در شہر حاصل کرد و ہمت بلند داشت خواست تا جمیع علوم را باقصی النایۃ حاوی شود  
 و چنانکہ مشکلی نہ در علم علی بروماندہ بود کہ از فحول علمائے شہر حل نشدند بدین سبب بکاتب  
 بسیار قیمت بخارا کرد چون در اجودہن رسید و در آن ایام صیت کرامات و تبحر  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز در عالم منتشر شدہ بود و خلق  
 خدائے تعالیٰ از اقامتیم روئے بخاک بوس آن حضرت با عظمت نہادہ الغرض خدمت مولانا  
 بدر الدین اسحاق یار سے داشت عزیز او خدمت مولانا را بر آں آورد کہ با خدمت  
 شیخ شیوخ العالم ملاقات کند چون خدمت مولانا بدولت پایے بوشیخ شیوخ  
 العالم رسید شائے دید کہ سید مصطفیٰ و تقریر و لکشاے او از ضمیر آیدہ حکایت میکند و دل  
 از دست مے برد چنانکہ سلطان المشائخ مے فرمود کہ حسن عبارت لطافت تقریر بر  
 شیخ شیوخ العالم بحدے بود چون اسحاق رسید خواستہ کہ انیکس از رعایت ذوق  
 ہماں ساعت بمیر و نیکو باشد الغرض چند مشکلی کہ خدمت مولانا را بود از خدمت شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز و عین بحث علمی و تقریر حکایات  
 دینی حل میشد خدمت مولانا نتیجہ ماند با خود گفت کہ اس بزرگ کتابے نزدیک خود  
 ندارد و جامہائے چادر پوشیدہ از علم من لدنی خبر میدہایں علم کسی نیست ببحث  
 چیزے کہ در بخارا میرقم صد چندان ہمیں جایا فتم نیت بخارا رفتن از خاطر مبارک  
 دور کرد و با اعتقاد صافی بخدا خدمت شیخ شیوخ العالم پیوست و مرید آنحضرت شد  
 شیخ سعدی گوید بیت من کہ در بیج مقالے نزوم خیمہ عشق پیش توخت بیفکنم  
 و سہ نہادم \* شیخ شیوخ العالم نیز چون خدمت مولانا را قابل دید و محبت فرمود  
 و بخادمی و دامادی خویش مشرف گردانید و بحرمیت مخصوص کرد و گاہی بکشد کہ  
 یکے از اصلمان در گاہ بے نیازی گشت بنعمت خلافت شیخ شیوخ العالم  
 رسید و ہم بخدا خدمت شیخ شیوخ العالم مستقیم ماند و از اقرباء و خویش و پیوند کہ در شہر

با وجود فضائل خلق شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بختیار راشی شیخ فرید الدین قدس سرہ

داشت بکلی برید و بادوست یکے شد مصرع دل و جان تن با خیال نہ یکے شد کا ۱۷۱  
حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ خدمت مولانا  
بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بعد سے سیر الیکابود کہ یک ساعت چشم مبارک  
او از آب دیدہ خالی بنودے ایں ضعیف گوید بیت اسے رعفت خانہ عقلم خراب  
مردم چشم زگریہ غرق آب چنانکہ از کثرت گریہ در سر و چشم مبارک او گل افتادہ بود  
بزرگے خوش گوید بیت فرو خواہد زدن سقف و چشم بہ بت آغاز کردہ است این چندان  
وقتہ جدہ پدریں کاتب حروف کہ بیعت بخیرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
داشت خدمت مولانا بدر الدین اسحاق را گفتاے برادر اگر شما ساعته آب دیدہ خود  
نگاہارید من علاج آں بسرہ کنم خدمت مولانا بدر الدین بگریست و فرمود کہ اسے  
خواہر من چکنم کہ آب دیدہ بردست من نیست بزرگے خوش گوید بیت از آب دیدہ  
خانہ چشم خراب شد پس نادیم دیدہ خانہ خراب والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ  
سے فرمود کہ خدمت مولانا بدر الدین اسحاق بعد نقل شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین قدس سرہ العزیز و سببی جمعہ قدیم اجود من بنشستہ و سبب آں بود  
چوں بعد از نقل شیخ شیوخ العالم از فرزندان او شیخ بدر الدین سلیمان  
بر سجادہ شیخ شیوخ العالم بنشست خدمت مولانا بدر الدین اسحاق چنانکہ  
پیش شیخ شیوخ العالم خادمی میکرد پیش مخدوم زادہ خود کہ خدمت بست استاؤ  
بزرگے خویش گوید بیت در خدمت تو اسے ز دل و جاں عزیز تر جاں بریاں  
یہ بندم و صدمہ گئی کہ چوں چند گاہے بریں بگذشتہ البتہ حاسداں میان شیخ  
بدر الدین سلیمان و میان خدمت مولانا بدر الدین اسحاق القاء عداوت  
کرد و خواستند کہ منصبی نمی خود فرو گیرند خاطر مبارک خدمت مولانا بدر الدین  
اسحاق بریں سبب منقص شد و بریں باب با سید محمد کرمانی جد کاتب حروف  
مشورت کرد و سبب محمد کرمانی عزت و احترام مولانا بدر الدین کہ خدمت  
شیخ شیوخ العالم داشت دیدہ بود فرمود کہ مولانا مصرع صحبت کہ بغزت بنود

باب دوم در فضائل خلیفہ شیخ الاسلام سعید الدین حسن بن شیخ قطب الدین بختیار راشی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۲

دوری بہ خدمت مولانا چون اس سخن بشنید و سبب جمع آمدن بخدمت الغرض خدمت والد رحمۃ اللہ علیہ فرمود من و خواجہ یعقوب پسر خورشید شیوخ العالم فرید الحجۃ و شیخ علاؤ الدین نبیرہ شیخ شیوخ العالم قدس سرہ الغریز و چند خود کے دیگر مسجد جمعہ پیش مولانا بدر الدین اسحاق کلام اللہ بخواندیم حاجی مبارک کہ غلام شیوخ العالم بود و خدمت شیخ قدس سرہ الغریز باسم جہازی دختر خود بی فاطمہ را کہ در جبالہ مولانا بدر الدین اسحاق بود و داد و خلیفہ ما بود الغرض والدے فرمود اے زمان کہ خدمت مولانا در نماز چاشت مشغول شدے چند گریستے کہ بوقت سجد و سجود جاے ایشان تمام از آب دیدہ مبارک تر گشتے والدے فرمود کہ مولانا بدر الدین اسحاق قدس سرہ الغریز مشعلہ سوزار بود و زویر بکمال مراد خداے رسیدہ غرض از آمدن اس جہاں مردم کمالات است چون بکمال رسید پیش از بیت نذرند چیز و دہ شیخ شیوخ اسید قدس سرہ الغریز منقول است کہ وقتے در حیات شیخ شیوخ العالم مولانا بدر الدین اسحاق قدس سرہ الغریز این بیت بر زبان مبارک مذکور پیش سیاست بخش و چہ نطق نیتند اے زہرا صحوہ کم پس تو نوا چہ میزنی و موز در ذوق اس بیت در عالم تحیر بود و ہر بار کہ بر زبان مبارک مے آمد بکائے پیدا مے شد چون وقت نماز تمام درآمد شیخ شیوخ العالم خدمت مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ امت فرمود و خدمت مولانا در نماز شروع کرد و تحمید مے و بجائے قرات ہمیں بیت بر زبان مبارک ایشان گذشت بعدہ یہوش شد چون بخود باز آمد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ باز در امت شروع کن و حاضر را دریں کرت نماز تمام کرد و سلطان المشائخ مے فرمود کہ مرا با مولانا بدر الدین اسحاق محبت سخت بود و در کل امور کہ مرا پیش آمدے خدمت مولانا پیش شیوخ العالم مدد ہا کردے و خود نیز تربیت ہا فرمودے تا آن غایت کہ مولانا در صد حیات بود بسبب عظمت احترام او سلطان المشائخ بکے در

باب دوم در فضائل خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن بن سحر قطلیبی بنحیثی اوشی فرید الدین قدس سرہ

بیعت نذا و چون خدمت مولانا در پرده شده بعد از آن دست بیعت داد و آن کر  
وسید محمد کرمانی جد کاتب حروف که محرم آن خاندان کرامت بود در وجود بن فرستاد  
پایسران مولانا بدرالدین خواجہ محمد و خواجہ موسیٰ و والدہ ایشان را کہ دختر شیخ  
شیوخ العالم و حرم محترم خدمت مولانا بود در شهر آورد و بانواع رعایت کرده در باب  
ایشان تربیت اماند و چنانکہ این کیفیت مشرح در ذری بی فاطمہ در نکتہ مناقب  
دختران شیخ شیوخ العالم تحریر یافته است و خدمت مولانا بدرالدین در علم تصنیف  
کتابے منظوم تالیف کرده است کہ بر بلاغت و تجر و فصاحت ایشان دلیل و واضح  
و آن را تصنیف بدری گویند و در آخر آن کتابیں شعر شسته است

وَلَيْسَ سَبِيلُ سَبِيلِ الدُّمُوعِ مِنْ مَائِي  
مِنْ غَفْلَةٍ فِي هَذِهِ الْأَوْرَاقِ  
وَأَجْعَلُهُ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنِي الْبَاقِي  
لَهْوِي إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الْعَشَا فِي  
يَا مَنْ سَتَرْتَ مَعَايِبَ الْأَفَا فِي  
فَرَحًا مِنَ الطَّيْسِ لَا مَنَ رَأَى  
وَأَرَى النِّفَاقَ مَوْضِعَ الْخُلُوفِ  
وَعَلَيْهِ قَسْ حَالِ الْعُدُوِّ وَالْعَاقِي

أَنِّي بَسَطْتُ يَدِي إِلَيْكَ إِلَهِي  
فَارْحَمْ بَكَائِي وَأَعْفَ عَمَّا قَدْ حَوَى  
وَأَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ ثَلَاثَةً فِي نُظْمِي  
وَأُصَلِّبُ عَلَيْهِ مِنْ قُبُورِكَ جُرْعَةً  
وَأَنْظُرُ شَوْاعِلَ خَاطِرِي وَكُنْدًا لِي  
فَقَدْ ابْتَلَيْتُ بَلِيَّةً لَمْ أَرَحْهَا  
الَّذِينَ فِيهَا أَرَاهِلٌ أَوْ تَارِدٌ  
وَالْحَلُّ فِيهَا كَأَنَّهُ مَتْنٌ بِسْ

ترجمہ اشعار تصنیف کہ حضرت بدرالدین اسحاق تصنیف فرمادہ

رواں مے شود و اشک از گوش چشم من  
از غفلت و دریں در قہر + + +  
و بگوواں این نظم را بی موت از من باقی یادگارے  
تا فرود آید بسوئے نظم گردن پاسے خوشاقاں  
اسے کہیکہ پوشیدہ عیب ہاسے عالم را  
بدہ تو بخبات از تباری ہلاکت نیست سزاؤ و علاج  
مے نیم من نفاق را در جاہے اخلاق  
و بریں قیاس کن حال تمنائ و دوستان این ملک را

پس بزرگ من کشادہ کردم سرود و خود را بسوئے  
پس رحم کن بر گریستن من بخوش از پیوستہ کہ گرد آورده است  
و دور کن بفضل خود جیسے کہ دریں نظم واقع شود  
سے بریں بزرگ نظم از قبول خود جسر ع  
ہے میں شغلہاے خاطر مرا و سختی ہاسے مرا  
پس تحقیق از مودہ شدم من سختی کہ این نظم من از سختی  
دین دریں ایام رفتہ است یا کم است  
فرود آمدن عبادتیں لایم و منی نہان خصوصاً شکار است



وایں دم و فضائل خلق شیخ الاسلام عیسیٰ بن حسن بن علی بن نجیب را و شیخ فرید الدین قدس سرہ

وَالْعِيشُ فِيهِ مِنْ تَرْثُ نَدَقَ عَامِلًا الْعَادِلِينَ أَوْ كِلَيْنِ حَسْبِي مَقْصُومٌ وَأَرَى السَّمَانَ عَزَّيْزِ الْأَوْطَانِ وَأَرْحَمُ مِنْ يَسْلُو وَيَدْعُو عَبْدَكَ	وَالْيَوْمُ يَوْمُ الْفُسْقِ وَالْفُسْكَافِ يَتِمَّازُ عَوْتُ تَمَانِجِ الْأَوْتَاقِ أَدْهَى الْبِلَادِ وَالسَّوْجِ الْأَوْحَاثِ الْأَوْسَعُاقِ ابْنِ عَلِيٍّ الْأَوْسَحَاقِ
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

و نیز مولانا بدرالدین اسحاق رحمة الله علیه در تتمه تصرف مذکور بقلم مبارک خود  
بالتاس سلطان المشايخ بنیشت بود شمع منی و قرأ هذا النظم العزیز  
الذی مأمور المجاهد العالم نظام الملک والذین محمد بن محمد بن احمد ذو الخصائل  
الرضیة و الشمازل السنیة تکملت شمایله و انارہ و عمت فصائله و انوارہ  
و ای وان کنت قلیل المضاعفة فی هذه الصناعة و لیکن اتفاق هذا  
النظم کان کامر من هو واجب الیتمار کسیت الملکة بین یدعی سلیمان  
وهو دام فضله التمس منی هذه الأسطر مع کثرة قدره فکتبت لای  
امتیثا و لا مرفا و نا اضعف الفقراء الی الله الغنی اسحاق بن علی  
الذی هلی یخطی رجاء ان یدلک فی اصالح دعا ید حامدا و مصليا

و راحت بودن فی وقت حال تم کسے را کہ بدینی اختیار عالمان عادلان این زمانه خوردگان شمشیر دانند و بی بیم من زمانه را کمیا فت زیر کاں انرا رحم کن مر کسے را کہ بخواند این قصید را و دعا کند بر بنده	امروز روز بد کاری و بد کاران است بارہ بارہ کردہ بخورد مانند بارہ کردہ خوردن مرغیان شیخی ہائے بلا و از ترس ہائے سوزانند اسحاق ابن علی ابن اسحاق
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شدید از من و خواہد این نظم را رحمت و پیشوائے خلق بسیار کوشش کنندہ در کار دین دانا بحقایق اگر است  
کرده و دین نجری نجیب سر صاحب خصلتہا ہے پندیدہ صاحب دتہا ہے استوار فرات ہے بہت خصلت ہے  
نیکی و اوجہ را و دیگرہ بہت ہر نشان ہے خوب ہے او بسیار بہت بزرگہا ہے و انوار بدستی کہ من و اگرچہ  
بودم من کم یا بدکار و شعور لیکن اتفاق افتاد این نظم بود بہت از بہت فرمودن کسے کہ انکس لازم  
است قبول کردن فرمان نظم کردن مانند ویدن و شتاب کردن مور بہت در حضور سلیمان اک نظام نجی  
ہمیشہ با و زنگی اودر خواست کرد از من این چند سطر نوشتن را بسیارے بزرگی و منزلت خود پس نوشتم  
من این چند سطر را بر اسے فرمان برداری فرمان اود من ناتوان ترس تحتاجاں بسوے اللہ توانا وے نیاز  
استحقا پس علی باشندہ ملی نوشتم چند سطر را بچند خود و امیدانکہ یا و کد آں نظام اسحق  
پہ شکیو و کد عالمے خود در وقت عین ز خود در حالیکہ شت کنندہ خدام و درود  
فرستندہ مصلحتی ام بر جنتک یا ارحم الراحمین و

یادیم و فیاض کل خلق شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بختیار خاں شیخ فرید الدین قدس سرہ

تکلمتہ دوم در بیان عظمت کرامات مولانا بدرالملک والہ الدین اسحاق قدس اللہ  
سرہ العزیز و نقیہ او از دار دنیا بدار عقبہ منقول است کہ ملک شرف الدین  
کبریا قطع و یو پالپور بود و اتفاق آں شد کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والہ الدین قدس اللہ سرہ العزیز ارادت آرد بدین نیت دولت قدسوس شیخ شیوخ  
العالم چل کرد و بیعت التماس نمود شیخ شیوخ العالم اشارت بجانب لانا بدر الدین  
اسحق کرد کہ ایں را تو دست بیعت بده خدمت مولانا بدر الدین بحکم فرمان شیخ  
شیوخ العالم او را دست بیعت داد و بعد چند گاہ بحکم فرمان بادشاہ عہدا و را بند کردہ  
از یو پالپور بجانب شہر رواں کردند ملک شرف الدین عرض داشتہ  
دریں باب بخدمت مولانا بدر الدین اسحق نوشت و کسان خود را گفت چوں  
در اجودہن بر رسید فصل خرپوزہ است قدرے خورپزہ بخرید و برابر عرض داشت  
بخدمت مولانا بدر الدین کہ مخدوم منست بہرید چوں کسان ایں عرض داشت  
با خورپزہ بخدمت مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ آوردند جمیع از عزیزان بخدمت  
آں بزرگ نشستہ بودند قاضی صدر الدین حاکم اجودہن خادمی مولانا نے کرد  
او را فرمود کہ صدر الدین ایں را قیمت کن قاضی صدر الدین خورپزہ قیمت  
کرد چوں بخدمت مولانا رسید نصیب خدمت مولانا بدر الدین پیش نہادہ خدمت  
مولانا بدر الدین فرمود نصیب شرف الدین کبرے ہم نزدیک من بہنہ چوں  
خرپوزہ قیمت شد خدمت مولانا دستار مبارک خود از سر فرو آورد و نزدیک  
خرپوزہ کہ نصیب شرف الدین کبرا بود نہاد و فرمود کہ مایں خورپزہ راستہ فرم  
دایں دستار بر سر نہ بنیم تا آں زمان کہ شرف الدین کبری نیاید چوں  
او رسید با و ایں خورپزہ بخوریم ایں چوں بگفت و حکایات مشارع و مناقب بزرگا  
با حاضران مجلس مشغول شد ساعتی گذشت شرف الدین کبری رسید خدمت  
مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ دستار مبارک بر سر خود نہاد و بخورپزہ خورد  
اشغول شدند دریں میان شرف الدین کبرے حکایت تخلص خود بخدمت

۱۷۵  
جنت



باب دوم و فضائل غلام شیخ الاسلام معین الدین حسن بنجوری شیخ قطب الدین بن محمد راشدی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۷  
ہست کہ فرو و شود و بعدہ خدمت مولانا فرمود تا امر و ز آفتاب را بگویم تا صفحہ تمام نشود  
فرو و زود چوں صفحہ تمام شد خواجہ فرمود کہ آفتاب یہ بیند چوں یک کس بالا رفت دید  
کہ آفتاب برقرار است خواجہ حکیم سنائی درج امیر المومنین کرم اللہ وجہہ  
خوش گوید شعر قوت حسرتش ز قوت نمازہ داشتہ چرخ را ز گشتن بازہ و سلطان  
المشاہد مے فرمود کہ مولانا بدر الدین اسحاق چنان خادمی شیخ شیوخ العالم  
قدس مدسره العزیز کردے کہ از دہ تن چہاں خدمت نیاید با آن بہم مستغرق  
و مشغول حق بودے تا بجدے کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم نشستہ مستغرق  
حق تعالی بودے کہ از خود تہیز داشتہ و خدمت مولانا سخت بزرگ بود و صاحب  
نعمت تاروزے من بالایشان گفتیم کہ من در حالت تنگیہا اول شیخ شیوخ العالم  
را با و میکنم پس از ان شمارہ حضرت عزت شفیق مے آرم جواب گفت کہ من نعمتے  
داشتم از من سلب شدہ است و در عزیت آنم بعدہ سلطان المشاہد فرمود سبحان  
اللہ پیش از ان خود چہ نعمت بودہ است کہ این زمان کہ بدیں حد است آنچنان  
بود کہ روزے شیخ شیوخ العالم مولانا بدر الدین اسحاق را عتاب کرد و بہ  
آنکہ وقتے خدمت شیخ شیوخ العالم مولانا بدر الدین را آواز دادہ بود ہمانا مولانا  
بدر الدین اسحاق از غلبہ کار جوابے نگفت شیخ شیوخ العالم از و بنحید و بہ  
نفس شیخ رفت کار از سر گیر پیشینہ رفت و جبٹ شد سلطان المشاہد مے فرمود  
بزرگے بود از خلفائے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدسره العزیز  
وقت نقل او بر وقت او حاضر شدم چوں من بخدمت شیخ کبیر شیخ شیوخ العالم  
رسیدم و از حال نقل آں بزرگ بخدمت شیخ شیوخ العالم باز نمودم شیخ  
شیوخ العالم چشم مبارک پُر آب کرد و فرمود کہ حال نماز چہ بود گفتیم سہ روز نماز  
نوت شد شیخ شیوخ العالم بیچ گفت مولانا بدر الدین اسحاق درین  
محل گفت کہ این نیکو رفت من با خود گفتیم شیخ شیوخ العالم درین باب بہ نفع  
حراشد کہ مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ زین ما گوید تا وقتیکہ نقل مولانا بدر الدین اسحاق

ما بعد م و قد قال الشيخ الاسلام عیالین حسن بخیری شیخ قطب الدین بن نجیاریاوشی و شیخ فرید الدین قدس سرهم

بود رحمة الله علیه نماز یاد و بجا سعت بگذارد و او را تمام کرد و پرسید وقت اشراق شده است  
اشراق نیز بگذارد و او را مشغول شد باز پرسید وقت چاشت شده است چاشت نیز بگذارد  
مستخرج و نهاد و بجهت حق تعالی پیوست رحمة الله علیه بعد سلطان المشایخ فرمود  
من یا خود گفتیم که او را رسد که این سخن بگوید و دفن این بزرگ هم در مسجد جمعه قایم اجودین  
کوشته مال انجیر مشغول بود و بده عرس داشت میدارد کاتب حروف بر آن جمله یک  
مردان حاضر است تعالی تائب گور بر عبادت باری تعالی توفیق استقامت یافتند  
و بشایخ خود بدین حسن معامله رسیدند هر آینه نام و آوازه ایشان تا دور قیامت  
باقی ماند مصرح بایم که در هیچ حساب نایم و بزرگ خوش گوید بیست مردان جهان  
گوئی زمین را بر ندید آنسے ننگ زناں حدیث مردان چکنی متهم آن شیخ باکرا  
و خاطر عاظم از غیر حق سلامت آن از رسوم و تکلف بری یعنی آن شیخ جمال الملة  
والدین بانسوی انخطیب کمال اهل حقیقت و قدوة اهل طریقت بود و بعلم و تقوی و  
لطافت طبع و درویشی مخصوص و نظم او که دستور عاشقان خواست دلیل بر کمال عشق  
اوئی کند و این بزرگ خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرهم  
الغریز بود و بمرتبه مشایخ کبار رسید و شیخ شیوخ العالم دوازده سال محبت او در  
مانسوی ساکن بود و در باب شیخ شیوخ العالم کراک فرمود که جمال جمال  
ماست و گاهی فرموده است که جمال میخواهم که گرد سر تو بگردم و این سخن دلیل صبح  
است بر عظمت آن بزرگ قرب منزلت آن بزرگ نزدیک شیخ شیوخ العالم  
شخصه را خلافت نامه داده بود و او را فرموده که چون در مانسی برسی جمال ما را بنما  
چون آن شخص در مانسی آمد و خلافت نامه که از شیخ شیوخ العالم یافته بود مستند  
شیخ جمال الملة والدین نمود شیخ جمال الدین آن خلافت نامه را باره کرده  
غیر بود و تو شایان خلافت ناما که آن شخص با التماس و مزارعت شیخ شیوخ العالم  
خلافت نامه یافته بود و الغرض آن شخص در مانسی در اجودین باز آمد و خلافت نامه  
که شیخ جمال الدین باره کرده بود بخدایت شیخ شیوخ العالم نمود شیخ شیوخ العالم

۹۸

مع  
طریق  
دست

مستم

فرمود کہ پارہ کردہ جمال را مانوا نینم دوخت نیز عظمیٰ بجی بود کہ سلطان المشائخ  
 قدس سرہ العزیز نے فرمود کہ آں زمان کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
 قدس سرہ العزیز مراد دولت خلافت خود رسانیدہ فرمود کہ ایں خلافت نامہ در  
 مانسی مولانا جمال الدین را بنامی چنانکہ ایں کیفیت مشرح در ذکر سلطان  
 المشائخ تحریر یافتہ است سلطان المشائخ نے فرمود کہ پیش از خلافت و قتیکہ  
 مہن بخدمت شیخ جمال الدین میرقم مرا تعظیم کردے و قیام آوردے چوں بعد از  
 خلافت یکروز بروز رفتہ شد نشستہ ماند مرا در خاطر گذشت مگر انیمنی موافق ایشا  
 نیست بر فور فرمود مولانا نظام الدین تا تو بدانی کہ من پیش تو نہ ایستادہ ام  
 سبب چیز دیگر است خامہر گاہ کہ محبت در میان آمدن و تو کیے شہیدیم پیش خود  
 بر خاستن چگونه روا باشد شیخ سعدی گوید بیت قیام خواست گرد عقل  
 مے گوید مکن کہ شرط ادب نیست پیش سو قیام سلطان المشائخ نے فرمود  
 مرا شیخ جمال الدین مانسوی و خواجہ شمس الدین دبیر و جامعے ازیاراں و  
 عزیزاں را یکجا اتفاق مراجعت شد از حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
 قدس سرہ العزیز در وقت دواخ شیخ جمال الدین وصیتہ درخواست کرد  
 و آداب اہل ارادت ایں است چوں بر غم سفرے شیخ را دواخ کنن وصیتہ خواہد  
 اگر شیخ پیش از سوال وصیتہ کرد فهو المراد و الامر یدان درخواست کنن شیخ شیوخ  
 العالم نور الدین مرقدہ فرمود کہ وصیت ما ہمین است کہ فلاں را و اشارت بجانب  
 من کرد دریں معماجت مے باید کہ خوش دار مصرع مقصود توئی دگر بہانہ است  
 شیخ جمال الدین بحکم وصیت لطفھا مے فرمود و خواجہ شمس الدین دبیر کہ معن  
 لطافت و کان ظرافت بوذ نیز تعظیم و تکریم مے نمود تا نزدیک گروہ رسیدیم از  
 دوستان شیخ جمال الدین عزیزے میاں نام فرماندہ آں موضع بود قدم  
 یاراں سعادتے دانست استقبال کرد و شیخ جمال الدین با جمیع یاراں در منزل  
 خود بروز بہا اگر ایں پیش آورد شیخ جمال الدین فرمود کہ میزبانی شکرست کردی



باب ہم و فضائل مقلد شیخ الاسلام معین الدین حسن بھڑی شیخ قطب الدین بختیار اوٹی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۸۰

انہوں نے امارت کے اجازت میں تارواں شومیم گفت انگاہ اجازت کفتم کہ باران بہ بار درآ  
ایام امساک باران بود و خلق بہ بلائے قحط مبتلا شیخ جمال الدین نگران گشت  
و بیچ گفت بمعاملہ از باطن توجہ نمود و شب ہنوز نگذشتہ بود کہ باران سخت بارید و چون  
آں ولایت سیراب گردید اداں ہریک شاداں پیش آمدند و برائے شیخ جمال الدین  
ویاراں دیگہ سپاں بارگیر آوردند چنانچہ از انجا تا ہانسی سوار آمدند اسپے کہ بارگیر من  
بود و نگام و سرکش فتاد و یاراں پیش رفتند و من تنہا ماندم مشقت بسیار کشیدم  
بے طاقت شدم از اسپ فرو دام صفر غالب شد ہیوش شدم و درین حال یہ  
شیخ شیوخ العالم بنڈیاں من سے گذشت چوں بخود باز آمدم مرا بخود و ثوئے  
شد کہ در آخر نفس نیز بر یاد ایشاں خواہم رفت مصرع خوشک ں رفتن کہ بریادت  
رود جانم سلطان المشائخ سے فرمود من در احوال من میرقم در ہانسی  
رسیدم شیخ جمال الدین مرا گفت از من بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین قدس سرہ الغیر عرض داشت کہنی کہ در خرچ عمرتے سے باشد  
شیخ شیوخ العالم دعائے در حق من کند چوں بخدمت شیخ شیوخ العالم  
رسیدم پیغام ایشاں کفتم فرمود اورا بگو سے چوں ولایت یکسے دادہ شود اورا  
واجب است استمالت آں ولایت از شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سال  
گرد کہ استمالت ولایت ملوک دنیا معلوم ست فاما استمالت ملوک آخرت چیست  
فرمود کہ استمالت ملوک آخرت توجہ القلب الے اللہ من کل لوجہ سائل زیادہ  
کرد کہ مشغولی و کرامت شیخ جمال الدین مشہور فرمود کہ آری بچنین ست  
فاما معصوم ہمیں انبیا پیش اند و الا ہمیں پیغام آں بزرگ و جواب شیخ شیوخ  
العالم دلیل سے کند منقول ست شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ  
علیہ کنیز کے بود خادمہ بغایت صاحبہ عریض شیخ جمال الدین از ہانسی  
بخدمت شیخ شیوخ العالم اور سے شیخ شیوخ العالم اور مادر مومناں  
خواندے روزے شیخ شیوخ العالم فرمود کہ مادر مومناں جمال ماچہ سے کند ماو

مومنان عرض داشت کرد کہ خواجہ ازاں روز باز کہ بندگی شیخ شیوخ العالم پیوند  
 کردہ است دیہ ہا و سبای شغل خطابت بجائی ترک دادہ و گر سنگی ہا و بلا ہا سخت  
 میکشد شیخ شیوخ العالم از شنیدن این حکایت خوش شد و فرمود کہ احمد بندہ  
 خوش مے باشد سلطان المشایخ مے فرمود وقتے مدہوای زمستان من  
 بخدمت شیخ جمال الدین ہانسوی نشستہ بودم دریں میان شیخ جمال الدین  
 ایں نظم بر زبان مبارک اندیخت بارغن گاہا و اندین روز نمک و نیکو باشد  
 ہر سہ نان تنک من گفتم ذکر الغایب غیبہ بعدہ تمیم کرد و فرمود کہ اول آن را  
 موجود کردہ ام انگاہ مے گویم بعدہ انچہ فرمودہ بود و مجلس حاضر آرد و منقول است  
 کہ شیخ جمال الدین ہانسوی را شیخ ابوبکر طوسی حیدری کہ در کنارہ آب جون  
 متصل اندر پست خانقاہے چوں بہشت دارد او ہما نجا آسودہ است و  
 او درویشے عزیز بود و معاملہ ابوحیدریان نسبتے نماخت الغرض میان شیخ  
 جمال الدین و میان شیخ ابوبکر طوسی رحمۃ اللہ علیہما محبت بودہ و مسئلہ محبت  
 مولانا حسام الدین اندر تہی شیخ القضاۃ و الخطباء بود و ایں لانا حسام الدین  
 ارادت بخدمت شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ داشت و در آن ایام کہ شیخ  
 جمال الدین باریات شیخ الاسلام قطب الدین بن نجیہ قدس سرہ در شہر  
 آمدے با شیخ ابوبکر طوسی ملاقات کردے و مولانا حسام الدین قدس سرہ  
 شیخ جمال الدین را غنیمت شمردے و ضیافت ہاے شکر کردے سلطان  
 المشایخ دماں ضیافت ہا حاضر بودے الغرض وقتے شیخ جمال الدین  
 از ہانشی مے آمد مولانا حسام الدین استقبال کرد و بوقت استقبال کردن  
 شیخ ابوبکر طوسی مولانا حسام الدین را گفت کہ شیخ جمال الدین را بگوئے کہ من  
 در حج میروم الغرض چوں مولانا حسام الدین در کنارہ آب ہنوز موضع کلکو کہری رسید  
 بر آن کنارہ شیخ جمال الدین رسیدہ بود و بریں کنارہ مولانا حسام الدین  
 و آب و ہنوز در میان بود شیخ جمال الدین از مولانا حسام الدین با و از بلند

باب دوم دفعہ اول غلط فہم شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بن خبثی الاشعری شیخ فرید الدین گنج شمس

۱۸۴

پرسید کہ آں باریسید ماچگونہ است یعنی شیخ ابو بکر طوسی مولانا حسام الدین  
کہ او در حج میرے شیخ جمال الدین ہم از کنار آب مولانا حسام الدین را گفت کہ  
تو ہم را اینجا برایشان برو و این بیت بگو متعاقب ما ہم میرسیم بیت این است  
بیت میراے ترا سہم نثارا دے ترے یک سہر چہ بود ہزار سہرا دے ترے در غار  
وطن ساز چو بکر از آنکہ ابو بکر محمدی بغارا دے ترے از شیخ قطب الدین  
منو زبکے سپرین شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ مے  
فرمودند از ان روز باز کہ این حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدر  
روضۃ من ریاض الجنۃ و حفرة من حفرة النیر ان بسبع مبارک شیخ  
جمال الدین رسید بغایت ملتفت مے بود و از ہیبت این وعید بیقرار چو  
خدمت ایشان بجاو رحمت رب پیوست یا راں و عزیزاں نیز سبب این معنی  
در قلق و اضطراب مے بود نہ کہ حال ایشان در گور چگونہ خواہد بود و انقضی بعد  
چند گاہ خواستند تا بر قبر مبارک ایشان گنبدے عمارت کنند بنیاد گنبد کاویدن  
گرفتند چون نزدیک آمد رسیدند و ندو غرقہ پیش روے مبارک ایشان جانب  
قبلہ پیاشد کہ از ان بوے بہشت مے آمد ہماں ساعت از اتحاد و رشد ندو ان  
موضع را سہما کردند سلطان المشائخ مے فرمود مولانا جمال الدین ہانسوی  
را بعد نقل در خواب دیدند فرمود چوں مراد گور فرود آوردند و فرشتہ عذاب فرود  
آمدند باز فرشتہ ہو گیسے در پے ایشان آمد و فرماں رسانید کہ ما اورا بدو رکعت  
صلوۃ البروج کہ متصل سنت نماز شام میگذازد و آیۃ الکرسی کہ متصل ہر جن  
میخواند بخشیم منقول است چوں شیخ جمال الدین نقل کرد ما ہر مومنان  
کہ خادمہ شیخ جمال الدین بود رحمۃ اللہ علیہا مصلے و عصا شیخ جمال الدین  
کہ از شیخ شیعہ العالم افتہ بود مولانا برطان الدین صوفی پسر خورشید شیخ  
جمال الدین کہ ہر شیخ قطب الدین منور بود در عالم صغیر بود بخدمت شیخ  
شیوخ العالم بر شیخ شیعہ العالم بہرمت مولانا برطان الدین مذکور تعظیم

سلا  
گو رہا ہے  
از ان جناس  
بہشت  
چشم شمس  
از بیقرانی  
دو رخ ۱۲

باب نمائش فی سلسلہ شیعہ الاسلام عین الدین بن سبزی شیعہ فطی بن بخشیاروشی شیعہ فرید الدین قاسم

۱۸۳

و تکریم نمود و بشرف ارادت بیعت خود مشرف گردانید و چند روز بر خود داشت  
و بوقت مراجعت خلافت نامه قاسم مصطفیٰ و عنایت نامه که مولانا شیعہ جمال الدین  
رواں کرده بود بمولانا برهان الدین صوفی بخشید و فرمود چنانچه جمال الدین  
از جهت حاجاری بود تو ہم مجازی و این ہم فرمود باید که چند گنج در صحبت  
مولانا نظام الدین باشی یعنی سلطان المشائخ دریں محل مادر مومن  
بخدست شیعہ شیوخ العالم عرض داشت کرد بزبان ہندی کہ توجہ بایران  
الدین بالاسپہ یعنی خورداست این بار گراں رطاقت نتواند آورد شیعہ  
شیوخ العالم قاسم سہروردی عزیز فرمود بزبان ہندی کہ مادر مومن (پنوں  
کا چاند بھی بالا ہوتا ہے) یعنی ماہ شب چہار دم در اول شب خوردے یا شد  
کہ بتدریج بہ کمال میرسد خواجہ بنامی گوید مصرع برگ توت است  
کہ گشتہ بہت بتدریج طلسم و شیعہ شیوخ العالم مولانا برهان الدین راوداع  
کرد و مولانا برهان الدین بر حکم فرمان شیعہ شیوخ العالم بخدست حضرت  
سلطان المشائخ ہر سال آمدے و ترتیب یافتے الغرض چوں مولانا برهان  
الدین بمرتبہ کمال رسید و اوصاف مشائخ کبار از برکت نظر شیعہ شیوخ  
العالم و صحبت سلطان المشائخ در جمع شد یک مرید ہم نگرفت و اگر کسی  
از جهت ارادت آمدے دید و توجہ کردے و مزاحم شدے فرمودے کہ با وجود بد  
سلطان المشائخ شیعہ زمانہ حضرت سید نظام الدین محمد بچوئے را  
کلام ارادت داد و بیعت گرفت و روایت و این یعنی بسبب مبارک سلطان  
المشائخ رسیدہ بود چوں مولانا برهان الدین بخدست سلطان المشائخ  
آمد سلطان المشائخ فرمود کہ مولانا چنانچہ این ضعیف از شیعہ شیوخ العالم  
حجاز است شما ہم مجازید چرا کلام ارادت نئے دہید مولانا ہاں سخن گفت  
کہ با وجود بچوئے شما می بچوئے را روایت کہ کلام ارادت بدد و مولانا برهان  
الدین با اعتقاد صافی از دل محبت سلطان المشائخ آغازید و ہر سال

کہ بخدمت سلطان المشائخ از ہانسی در شہرے آمد سلطان المشائخ  
 مے فرمود بجمہت اود در جماعت خانہ کہٹ راست کنیہ چوں اوصاف تواضع و انکسار  
 خاصہ اود بود بسبب ترک ادب در جماعت خانہ در کہٹ نے غلطید و ہر وقت کہ خواستہ  
 بخدمت سلطان المشائخ برود اول جامہ ہاسے پاکیزہ خود را بعود و عطریات دیگر  
 معطر مے گردانید انکسار بخدمت سلطان المشائخ میرفت اگرچہ کرات در یک روز  
 طلب شدے و حکمت اینمعنی ازاں بزرگ پرسیدند فرمود چوں بخدمت بزرگے  
 بروند خوشبو شدہ باید رفت و ایں بزرگ را جمال با کمال بود و ظاہری آراستہ و باطنی  
 معمور داشت و سلطان المشائخ مے فرمود جمال الدین ہانسی را پس مے  
 بود بزرگ دانشمند دیوانہ شدہ بود گاہ گاہ بہوش آمدے و ہوشیارانہ سخن گفتے  
 اگرچہ دیوانہ شدہ بود فاما از ہزار ہوشیار نشنیدیم کہ او شنیدیم میگفت العلم حجاب  
 الاکبر دانشم کہ ایں دیوانہ معنوی است بیان ایں سخن از او پرسیدیم جواب گفت  
 علم دون حق است و ہرچہ دون حق است حجاب حق است منہم آں عارف ربانی  
 آں زاہد سبحانی شیخ عارف کہ خلیفہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 اللہ سرہ العزیز بود سلطان المشائخ مے فرمود کہ ایں عارف لشیخ شیوخ العالم  
 قدس اللہ سرہ العزیز جانب سیوسنتال آنحدو فرستادہ بود و اورا اجازت بیعت  
 دادہ بود و آنچناں بود کہ ملکہ بود طرف اچھے و ملتان و ایں عارف بر آں ملک  
 امامت داشت یا تعلقے باہم دیگر الغرض وقتے آں ملک صد تنکہ بدست ایں عارف  
 بخدمت شیخ شیوخ العالم فرستاد و ازاں پنجاہ تنکہ برفودنگا داشت پنجاہ تنکہ  
 بخدمت شیخ شیوخ العالم آورد شیخ شیوخ العالم بشم کرد و گفت عارف قسمت  
 برادر و ار کردی ایں عارف شرمندہ شد برفور آں پنجاہ تنکہ آورد ہ پیش داشت  
 و ازاں خود ہم چیزے آورد و بجز بسیار کرد و ارادت الناس نمود شیخ شیوخ العالم  
 دست بیعت بدو داد و او مخلوق شد بعد ازاں چناں در خدمت راسخ شد کہ شفاقتے  
 چہل کرد تا آنکہ آخر الامر شیخ شیوخ العالم اورا اجازت بیعت داد و ہم طرف سیوسنتال

فرستاد فاما پچیس جم گوین کہ مولانا عارف خلافت نامہ خود بخدست شیخ شیوخ  
العالم آورد و عرض داشت کرد ایں کارنازک است اندازہ من بیچارہ نیست و من  
عہدہ دار ایں کار و شغل مشائخ کبار نتوانم شد ہم بر شفقت و مرحمت مخدوم عالمیاں  
کہ در نظر مبارک خود در آورده است ببنده کرده ام بعد رسانیدن خلافت نامہ حکم  
اجازت شیخ شیوخ العالم در کعبہ رفت و پیش از انجا باز نگشت رحمۃ اللہ علیہ عرض  
میدارد کاتب صوف محمد مبارک علوی المدعو بامیر خور در آنجا ایں بنده از خدمت  
والد خود رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ درویشے بود بزرگ صاحب نعمت کہ اورا  
شیخ علی صابر گفتندے در درویشی قدمے ثابت و نفسے گیر داشت و ساکن قصبہ  
ڈیکری بودے و پیوند بخدست شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ  
سرہ العزیز داشت اورا از حضرت شیخ شیوخ العالم اجازت بیعت بود الغرض در آنچہ  
بعضے یاراں بزرگ کہ بدولت خلافت شیخ شیوخ العالم مشرف شدہ بودند ہر یکے  
را وداع مے شد و بوجیتے مخصوص مے گردانید و نفسے ہمراہ او میکرد و دریں سیاں  
شیخ علی صابر عرض داشت کرد کہ در باب بندہ چہ فرماں مے شود شیخ شیوخ  
العالم در باب او فرمود کہ اے صابر برو بہو کہا خواہی کرد یعنی ترا عیش خوش  
خواب گذشت الغرض تا آخر عمر شیخ علی صابر را عیشے خوش گذشت و او مردے  
خوش باش و کشادہ ابرو بود و علیہ الرحمۃ باب سیوم در بیان مناقب فضائل  
و کرامات اولاد بعضے بنسبگان و نبیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
اللہ سرہ العزیز و اقربا سے سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس اللہ سرہ  
العزیز و سادات کرام کہ مخصوص بودہ اند باخصاص شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین و سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس اللہ سرہ العزیز عرض  
میدارد کاتب صوف محمد مبارک علوی المدعو بامیر خور در اے مریدان خوب  
اعتقاد پوشیدہ نماذبراںجا کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین را پنج پسر و ملکہ  
دختر بودہ اند فاما بنسبگان و نبیرگان شیخ شیوخ العالم اکثر شہق و غریب عالم



گرفتہ اندوہ طرفے را از اطراف گیتی بقدم مبارک خود منور گردانیده اند و در حمایت خویش داشته فاما بعضی فرزندان و بنسگانی و بنیہ گان کہ مناقب کرامات ایشان مشہورست و بعضی کہ در نظر مبارک سلطان المشائخ پرورش یافته اند و کاتب حروف خدمت ایشان را در یافته دریں کتاب تحریر یافته تا از برکت ایشان ایں کتاب در دہاے اہل دلائل عالم جاے گیرد و نویسنده امیدوار است و مغفرت باشد انشا اللہ تعالیٰ مکتہ در بیان مناقب فضائل و کرامات پسران شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز منہم آں شیخ زادہ معظم آں فخر بنی آدم کہ از ہمہ پسران شیخ شیوخ العالم ہتہ بود و خواجہ نصیر الدین نصرہ اللہ کہ باوصاف ستیہ و اخلاق مرغیہ موصوف بود و در و نگار بعبادت باری تعالیٰ و بزراحت و حرارت کہ لقمہ حلال است گذرانیدہ و خداے تعالیٰ را در خلا و ملاطاعت کرد و عمر عزیز در رضای باری تعالیٰ بسر برد و رحمتہ اللہ علیہ منہم آں بجر علم آں کان حلم آں بقوے آراستہ و بوجہ پیاستہ اعنی مولانا شہاب الماتہ والدین کہ بو فور علم و فضائل بسیار مشہور بود و بیشتر حال بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین حاضر بودے و اگر دخیلس شیخ شیوخ العالم بختے در علم افتادے در اں باب شروع کردے و آں بحث را بتقریر خوب آم کردے چنانکہ دلاساے شیخ شیوخ العالم بودے سلطان المشائخ مے فرمود کہ میان من و میان مولانا شہاب الدین طریقہ محبت مساوک بود و مے فرمود کہ وقتے مراجراتے رفت بخد مت شیخ شیوخ العالم بے قصد من و آنچه آن بود کہ روزے نسخہ کعوارف بخد مت شیخ شیوخ العالم بودہ است ازاں فوائد مے فرمود ہمان نسخہ بود و بخط باریک بنشتہ و یا ستم گونہ شیخ شیوخ العالم را در بیان آں اندکے کہسے بودہ است من نسخہ دیگر بخد مت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ یدہ بودم مرازاں یاد آمد گفتم شیخ نجیب الدین نسخہ صحیح دارد مگر آں سخن برخاطر گرامی ایشان گراں نمود و ساختے شد بر لفظ مبارک را ندینے در ویش طاقت تصحیح نسخہ استقیم نیست یکے بار ایں لفظ بزربان مبارک را ند و مراجع بردل نیست کہ در منی کہ

تکریم

باب سوم و فضائل بعضی دیگران شیوخ العالم فرید الدین افراسی سلطان المشائخ و مساوات کرام قدس سرہم

۱۸۷

مے فرمایا اگر من قاصد او عامداً گفتہ باشم انگاہ بر خود گماں برم چوں دوستدار این بگفت  
مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مرا گفت کہ شیخ این سخن در باقی مے گوید من  
بر خاستم سر بر نہ کروم در پای شیخ افتادم گفتم لغو ذباست کہ مرا مقصود ازین سخن نسخہ  
کتابخانہ اخذ و مہاشد من نسخہ دیدہ بودم از اں حکایت کردم مرا اصلاً چیزی سے در خاطر  
چیز سے دیگر نبودم چند معذرت کردم اثر بے رضای ہیچناں در شیخ شیوخ العالم  
میدیدم چوں از انجا خاستم ندانستم کہ چکنم مباد ایچکس را آنچناں غم کہ مرا آں روز بود و گریہ  
در من افتاد مضطر و حیراں بیرون آمدم تا برسیدم بر سر چاہے خواستم کہ خود را در آں  
چاہ اندازم باز تامل کردم و با خود گفتم کدائے مردہ گیر اما این بدنامی مباد ایکہ باز گرد  
در صخرت حیرت سرا سیمہ شکستم و با خود گریہ زاری میکردم خدا سے داندا تا این کس  
را در آں ساعت چہ احوال بود الغرض شیخ شیوخ العالم را پس سے بود کہ اورا  
مولانا شہاب الدین گفتہ بے میان من و میان او طریق مودت مسلوک بود  
اورا ازین حال خبر شد بخندست شیخ شیوخ العالم رفت از حال من بطریق بہتر  
گفت شیخ شیوخ العالم محم خور و را بطلب من فرستاد بیامدم و سرور قدم آوردم  
انگاہ خوشنود شد دوم روزاں مرا پیش طلبید و مرحمت و شفقت بسیار فرمود و گفت  
ایں ہمہ برائے کمال حال تو کردم این لفظ آں روز از خدمت ایشان شنیدم  
کہ پیر مشاطہ مرید است انگاہ مرا خلعت فرمود و بکسوت خاص مشرف گردانید سلطان  
المشائخ مے فرمود کہ وقتے پیر سے بخدست شیخ شیوخ العالم آمد و گفت من  
بخدست شیخ قطب الدین طیب الشراہ بودم و شمالا آنجا دیدہ ام شیخ اورا نے شنید  
چوں تعریف کرد بشناخت الغرض یکے جو آنکے برابر خود آورده بود و آں پسراں  
سخن در علم افتاد آں پسر کہ بے ادب و در بحث درآمد و گستاخ و ادب با شیخ  
بحث کردن گرفت چنانکہ سخن بلند شد شیخ ہم سخن بلند کرد و مولانا شہاب الدین  
بیرون در نشستہ بودیم چوں غلبہ تہ شد دروں درآمدیم آں پسر ہیچاں بے ادب  
سخن مے گفت مولانا شہاب الدین درآمد آں پسر را سبلی بازون گرفت تیرہ شد

خواست کہ بر مولانا بسفاہمت و رافتہ من دست آں پسرک گرفتہ مدرس میاں  
 شیوخ العالم قدس سرہ العزیز فرمود کہ صفا کنی مولانا شہاب الدین  
 یک چای کے لغز و بلغم سیم بیاورد و بیاں پدرو سپردا دہم دو بازگشتند و رسم شیخ  
 شیوخ العالم میں بود کہ ہر شعبہ از افطار مرایش طلبیدے و مولانا رکن الدین  
 سمرقندی را ہم مولانا شہاب الدین گہے بودے و گہے نبودے الغرض مارا  
 بطلبیدے حکایت آں روز باز پرسید حکایت آمدن آں پیروادب کردن مولانا  
 شہاب الدین آں پسرک را تقریر افتاد شیخ شیوخ العالم نے خذید و مدرس میاں  
 من عرض داشت کردم کہ در انچه آں جوان خواست کہ با مولانا شہاب الدین  
 و رافتہ میں این قدر کردم کہ دست او گرفتہ شیخ شیوخ العالم بخذید و فرمود کہ نیکو  
 کردی شیخ سعدی خوش گوید بیت ایے دیدنت آسایش و خذیدنت آفت +  
 گوے از ہمہ خواباں بر بودی بلطافت منہم کہ شیخ المشائخ طریقت و آں آفتاب عالم  
 حقیقت اتنی شیخ بدرالملک والدین سلیمان کہ بعلم و تقوے مشہور و باوصاف مشائخ  
 کہا مرصوف بود و بعد وفات شیخ شیوخ العالم بر سجادہ شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق والدین پدرو خود با اتفاق برادران و اہل ارادت کہ حاضر بودند نشست  
 و آں مقام را بنو حضور بر جادہ طریقت منور گردانید کہ الولد سرلابیہ و کاتب حروف  
 از والد خود سید محمد مبارک کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ شیخ بدرالدین سلیمان  
 مخلوق نبود و فرق کردے بر طریقتہ مشائخ چشت قدس سرہ العزیز زیرا چہ دست خلافت  
 از خلفائے چشت داشت و انچنان بود کہ چوں خواستند کہ خواجہ قطب الدین  
 چشتی را قدس سرہ العزیز بر سجادہ پدرو چشت بنشانند و خواجہ قطب الدین  
 در عالم صغیر بود بزرگان چشت و اقربا سے دیگر رضامند آمدند و خواجہ علی چشتی  
 عمر او و عہد سلطان غیاث الدین بلبن در شہر دہلی آمدہ بود بزرگان چشت  
 دو خلیفہ بزرگ صاحب را از خلفائے حاذان چشت یکے خواجہ زور کہ بوقت شنید  
 نام مبارک او تکبیر گویند اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر و اللہ الحمد و دوم خواجہ

کہ بوقت شنیدن نام مبارک او تسمیہ گویند بسم اللہ الرحمن الرحیم بھت ایں مصلحت  
و باز نمودن کیفیت سجادہ خاندان چشت کہ خواجہ قطب الدین سید ہند بخدمت  
خواجہ علی رواں کرند چنانچہ ایں حکایت مشرح در کتبہ سادات در ذکر والد کتاب  
حروف تحریر یافتہ است الغرض ایں دو خلیفہ صاحب نعمت چون نزدیک اجود ہن  
رسیدند شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الغریز را خبر شد کہ ایں  
دو بزرگ از خاندان چشت میرسند شیخ شیعہ العالم استقبال کرد و ایں دو  
بزرگ را بتعلیم و راجود ہن فرود آورد و ضیافت ہے شگرف کعبہ مولانا  
شہاب الدین و شیخ بدرالدین سلیمان را در نظر مبارک ایشاں آورد و گفت  
کہ ایں ہا را شما کلاہ ارادت پوشانید آں بزرگاں گفتند ما را چہ مجال آں باشد  
کہ در نظر چون تو شہ کلاہ بدیم شیخ شیعہ العالم فرمود کہ ما ایں نعمت ہم از  
خاندان شما داریم مطلوب من ایں ست کہ کلاہ ارادت از دست شما پوشند بعد  
آں بزرگاں گفتند چون مخدوم معذونمیدار اشارت شود و کلاہ از جامہ دار خا  
مخدوم بیارند و مخدوم بدست مبارک خود کلاہ راست کند ما را دہ انگاہ ما کلاہ  
پوشانیم مولانا بدرالدین اسحاق بحکم اشارت شیخ شیعہ العالم دو کلاہ آورد شیخ  
شیوخ العالم بدست مبارک راست کردہ بیدال بزرگاں داد آں بزرگاں در  
نظر مبارک شیخ شیعہ العالم مولانا شہاب الدین و شیخ بدرالدین سلیمان  
را کلاہ پوشانید تا از برکت آں میان ہمہ فرزنداں کیے عالم باعمل دوم دار  
سجادہ شیخ شیعہ العالم گشت الغرض چون بیشتر مشائخ چشت را قدس سرہ  
سرہ الغریز فرق بود شیخ بدرالدین نیز ہماں معنی رعایت کرد چون شیخ بدرالدین  
سلیمان وفات یافت درون کتب شیخ شیعہ العالم مدفون یافت قدس سرہ  
سرہما العزیز منہم آں موصوف باوصاف مردان دین آں مشہور بقوسہ یقین  
اعنی خواجہ نظام الملئہ والدین سلطان المشائخ مے فرمود کہ خواجہ نظام الدین  
را شیخ شیعہ العالم از جملہ پسران دوست تر داشتے و او شکرے بود و بخدمت

شیخ نسیخ العالم عظم کستخ بود ہر چہ گفتہ شیخ نسیخ العالم از غایت آن کہ اورا دوست داشتہ سبب رضا بشنیدے و نسیم کردے و از انچہ او گفتہ نرنجیدے منقولست کہ در مردی و جوانی حیدر ثانی بود و کیاستہ ظاہر داشت و فراستے صادق چنانکہ ذکر کراست و فراست او در نکتہ وفات شیخ نسیخ العالم تحریر یافتہ است الغرض چوں بعد نقل شیخ نسیخ العالم کفار در دیار جودین رسیدند خواجہ نظام الدین از بہت مردی و غایت لاوری بحر کفایہ پیوست بعد قتال بسیار شہادت یافت چوں در میاں کشتگان تفحص کردند ہیچ اثر آن بزرگ زادہ عالم نیاقتند رحمۃ اللہ علیہ منہم آن سیرت خوب نزد اہل دلائل مجبوب غنی خواجہ یعقوب کہ از ہمہ سپر ان کمتر بود و بزدل و ایثار مشہور و نفسے گیر داشت و کراستے ہویدا و طریقہ اہل ملاست رفتے و بعکس آنکہ بخلاق نمودے با حق بودے و طبعی قیاض و لطافتے تمام داشت کاتب حروف از والد خود سپید محمد مبارک کرمانی سماع دارد کہ مے فرمود بیشترے حال در سفر و حضر صاحب شیخ زادہ عالم صاحب دہ دارین خواجہ یعقوب بودم و قتبے برابر او در خطہ او رفتم چوں در او و رسیدم در سراسر فرود آمدیم شیخ زادہ مرا در وثاق گذاشت و خود بتاشائے شہر ہیروں آمد چنانکہ یکپاس شب بگذشت در وثاق نیامد و جائے بعیش مشغول شدیم در آن شب مقطع او وہ کہ خانے معلوم بود او را در و شکم گرفت بحدے کہ یک ساعت از درد سخت قرار نمود ہر چند کہ علاج کردند شفا میسر نشد کار بتعود وادعیہ کشید دریں میاں مردے گفت شیخ زادہ خواجہ یعقوب فرزند حضرت شیخ نسیخ العالم را دیدم بوقت نماز دیگر در شہر او وہ درآمدہ اگر او را دریابند امید باشد کہ از برکت دعا کئے آن شیخ زادہ عالم این رحمت بصوت بدل شود فی الحال مقطع و آن نیم شب ہر طرف کساں بطلب شیخ زادہ فرستاد طلبکنان در سراسرے آمدند کہ فرود آمدہ بوجہ گفتہ شیخ زادہ کجا است کہ خان مے طلبہ گفتیم بوقت نماز دیگر از من جدا شدہ در میان شہر جائے خواب بود و تفحص و متبع کردند در مقامے یافتند کہ بعشرت مشغول بود دیدند کہ در خواب است آہستہ

۱۹۱  
میدار کردند از خواب ژولیده برخاست گفتند شمارا خان من طلب تسبیح کرد و گفت  
خرچ مالم شده بود من و آن تفکر خفته بودم که شمار بر وقت من رسیدید همچنان  
برخواست و رواں شد چون بنجان رسیدید که از غایت دشمنی از کبک بر زمین از زمین  
بر کبک من غلط و نزدیک بهلاک رسیدید است نزدیک کبک خان نشست  
و دو انگشت مبارک خود بر شکم خان نهاد و چیز بخواهاند فی الحال در دشمنی موقوف  
ماند خان برخاست و در پای شیخ زاده عالم افتاد و فرمود تا یک بده سیم و جاجان  
همین بخندست شیخ زاده آوردند و شیخ زاده با آن سیم و جاجان باز گشت و مبلغ از آن  
سیم بجایان پیده داران خان عطا فرمود و در سراسر آن که فرو داده بودیم در آن  
نیم شب آبی آخر الامر در اثنای راه قصیده انبهر و همه آن بزرگ زاده را مردان غیب  
بر بودند و غایب کردند رحمة الله علیه نکته در بیان فضایل و صلاحیت کرامات  
دختران شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره الغریز کاتب حرف  
از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمة الله علیه سماع دارد که شیخ شیوخ العالم را  
سکه دختر بود و هتایشان بی بی مستوره که تافس آخر پرده ستر و صلاح و عفت کرامت  
بود و دوم بی بی شریفه که بشرف عبادت و طاعت مشرف بود رحمة الله علیها و  
ایں بزرگ زادی و عنقوان جوانی میوه شده بود و طالب گوشه و بهر مشغول  
گشته بهینکه میوه شد چنان بحق مشغول شد که شیخ شیوخ العالم فرمود اگر  
عورات را خلافت و سجاد و مشائخ دادن روا بود بی بی شریفه میاد  
و لو کان الناس کمثل هذا الفضل النساء علی الرجال شیخ سعدی خوش گوید  
بیت در سر پرده عصمت بعبادت مشغول و نام در عالم و خود کف ستر خدای  
سیوم بی بی فاطمه که در جالبه مولانا بدرالدین اسحاق رحمة الله علیها بود چون  
مولانا بدرالدین اسحاق در اجود هن بر حمت حق پیوست فرزندان صغیر  
گذشت چنانچه خواجہ محمد امام و خواجہ موسی سلطان المشائخ را بدین  
سبب بطنی سخت پیش آمد زیرا که سلطان المشائخ را با بدرالدین اسحاق



فرط محبت بود چنانچہ در کرمولانا بدرالدین اسحق تحریر یافته است سلطان المشائخ  
دریں اندیشہ نے بود اگر خرچے پیدا شود بی بی فاطمہ را با فرزندوں از اجودہن بیانیہ  
ماحق محبت مولانا بدرالدین اسحق بنوعی ادا کردہ باشد الغرض دریں باب بخدمت  
سید محمد کرماتی جہا کاتب حروف مشورت کرد سید گفت ماہمہ واجب است کہ رعایت  
فرزندوں مولانا بدرالدین اسحق بکنیم کہ در باب ہر کیے از امداد خدمت شیخ شیعہ العارف  
مدد ما کردہ است ہم در اثنا سے ایں حال کہ مشورت کردند مردے بود سوداگر ملتانی  
ہمسایہ سلطان المشائخ مگر از بجائے سودا آوردہ بود و تنگہ زیر پیش خدمت  
سلطان المشائخ فتوح آورد سلطان المشائخ اُس دو تنگہ زیر پیش سید محمد  
کرماتی نہاد و فرمود کہ یک تنگہ زرشمار خانہ خود خرچ بدہید و دوم تنگہ زیر بخت آوردن  
اتباع و فرزندان مولانا بدرالدین اسحق با خود در اجودہن خرچ بہریدہ زیر اچہ  
شما محمد امں خاندان با کرامت اید خدمت سید محمد امں قبول کرد و دوم روز ظرف  
اجودہن روانہ شہر بی بی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا را با فرزندوں دہشہر آورد  
الغرض چوں چند گاہے از رسیدن بی بی فاطمہ و فرزندان عزیز او در شہر گذشت  
از خویش بیگانہ ہر کسے گمانے بردند مگر سلطان المشائخ در خاطر دارد کہ بی بی  
فاطمہ ادرجالہ خود آورد چنانکہ ایں سخن کہ نہ لایق حال سلطان المشائخ بود  
در گوش خاص عام افتاد و شبے خلوتے بود سید محمد کرماتی ایں حکایت بخدمت  
سلطان المشائخ گفت کہ خلق در باب آوردن بی بی فاطمہ سخن میگویند  
بگماں آنکہ خدمت شمایی بی بی فاطمہ آرایندہ آید مقصود دیگر است چنانکہ در صد  
کتابت رفته است سلطان المشائخ بشنیدن ایں معنی انگشت تحمیر را بندان  
تفکر گرفت و دست مبارک خود بر روی و محاسن مصفا خود فرو داد و گفت  
کہ استعداد غیبت اجودہن کنید دوم روزاں بزیارت شیخ شیعہ العارف روانہ  
چوں از اجودہن باز گشت پیش از آنکہ دہشہر برسد سہ روز بی بی فاطمہ در  
غیبت سلطان المشائخ نقل کردہ بود و در روضہ شیخ نجیب الدین منوکل رحمۃ اللہ

ماہنامہ و فضائل بعضیہ فیہ گان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات کرام قس سریم

۱۹

علیہ بیرون دروازہ مندرہ دفن شدہ چون روز نیکوم بود خلق حاضر گشت مسطح  
المشائخ از اجودہن بہرہاں روز در روضہ شیخ نجیب الدین متوکل رسید  
سیوم روز بی بی فاطمہ دریافت خواجہ محمد خواجہ موسی کہ در عالم صغریہ و ذالیان  
را در نظر مبارک خویش پرورش داد و خواجہ احمد نشاوری را کہ مرید شیخ شیوخ  
العالم بود اتفاق او تا یکی ایشان فرمود رحمۃ اللہ علیہم نکتہ در بیان فضائل  
و کرامات بنیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس اللہ سرہم العزیز منہم  
آن فضل مشائخ طریقت آن اکرم اولیا و حقیقت کہ در علو درجات رفعت مقامات  
و شدت مجاہدات و ذوق مشاہدات در عصر خویش مثل نہ داشت و در بذل ایثار  
بے نظیر بود و در مبالغت طہارت ظاہر و باطن در میان مشائخ وقت بے مثل  
بود اعی شیخ علاء الملتہ والین ابن شیخ بدر الدین سلیمان و این بزرگ  
شانزدہ سالہ بود کہ بر سر سجادہ شیخ شیوخ العالم بجای پدشہست پیجہ و  
چہار سال حق آن سجادہ کما ہو حقہ بگذار و چنانکہ صیت عظمت کرامت اہم در  
حیات غزوا و میان عالم منتشر شد و اسم مبارک او میان آسامی اولیا و مذکور ہو  
گشت چنانکہ در دیار اجودہن و دیہا لپور و جہالی کہ سمت کشمیر است خلق  
آن دیار از غایت محبت اعتقاد مقامہا ساختہ اند و قبر را کردہ و بنام روضہ  
متبر کہ اوتھمن و تبرک مے گیرند و در آن موضع صدقات و ختمات مے کنند و کتاب  
حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ میفرم  
شیخ علاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز ہم شیر من بود و میان من شیخ  
علاء الدین حق رضاع ثابت گشتہ و شیر مادر من خوردہ و پیشینہ لانا بدر الدین  
اسحق کلام السید کجا خواندہ چنانکہ کیفیت مشرح در ذکر مولانا بدر الدین اسحق  
تہویر یافتہ است و خدمت والد مے فرمود روزی در عالم صغریہ و شیخ  
علاء الدین بخدمت شیخ شیوخ العالم حاضر بودیم شیخ شیوخ العالم  
بدولت بر کہت نشستہ بود و ما ہر دو پی کہت گرفته ایستادہ بودیم دریں

محل شیخ شیوخ العالم تنبول سیرین مبارک داشت از راه شفقت فرزند پوری  
 تنبول از دهن مبارک خود دیرست مبارک در کام شیخ علاء الدین نهاده و بقیه اک  
 تنبول در کام من نهاده بعد از که بجهت توفی فرو آمد و بر کرسی بنشست عیسی  
 نام درویش بود که در خلوت خدمت کرد و حرے را که نوبت او بود بخدمت  
 شیخ شیوخ العالم فرستاد و نوبت این شغل نگاہ داشته تا عدل درین کار  
 مرعی ماند الغرض این خواجہ عیسی شیخ شیوخ العالم را وضو سازید و سجاده راست کرده  
 بودند تا بعد از وضو شیخ شیوخ العالم بر سجاده نشستند و در شانای این شیخ شیوخ  
 العالم بوضو مشغول بود و شیخ علاء الدین بازی کناں رفت بر سجاده بنشست و شیخ  
 عیسی جانب شیخ علاء الدین دید و انگشت بدان گرفت درین حال شیخ شیوخ  
 العالم جانب خواجہ عیسی دید بعد از نظر بجانب شیخ علاء الدین کرد که بر سجاده نشسته  
 است شیخ شیوخ العالم تبسم کرد و گفت عیسی متیخ تہ بھی زبان آک دبار یعنی  
 بگذران بنشین از برکت نفس مبارک شیخ شیوخ العالم قرینا قرن شیخ علاء الدین  
 بر سجاده شیخ شیوخ العالم بنشست چنانکه هیچ وجه پادے مبارک خبر در جید جمعو جائے  
 دیگر رفت اگر بادشاہان وقت مے آمدند از مقام خود پیچ و جہنم بند پادے و خلق را  
 همچو شک شتر دانستے و اگر کسے بجهت ارادت آمدے حوالہ بروضہ شیخ شیوخ العالم  
 کردے و فرمودے کہ ایں را در پائیاں یا با برید و کلام بدید و صوم تمام خاصہ اک  
 بزرگ بود و چکس اک بزرگ را در روز طعام خوردن ناید تا لب گوہر جزو عیدین و ایام  
 تشریف و کھچ و جہنم پادے پیروز انظار نکرد و افطار خدمت ایشان بوقت یکپا شش  
 بودے چند نان بدوغن مے پختند چنانکہ از سیرے ہشت گان از ان دونان بہر  
 جیل باقد رے شیر موازنہ یک سیر کار بر دے و بوقت افطار جزا میں طعام طواے  
 بسیار با نانہا پیش مے بردند از ان پیچ تناول نکردے محکم ہاسے طوا ایدان وقت  
 کہ خلق خفتہ مے بودند برسانیکہ خاطر مبارک او اقتضا کردے بفرستادے خارج  
 کند و ری درویشاں کہ دو وقت در جماعت خانہ مے کشیدند و خاص و عام را از ان

۱۹۵ نصیحت ہے و اگر ان عمل غلو ت در روضہ شیخ شیعہ العالم آئے اندر ویشاں  
و محتاجاں بہت بڈل اینا شیخ صفت زدہ ایستادہ ہے بودند از سر صفت کہ ایشان  
آغا کردے ہر یکہ اسلئے سیم فرمودے وئے گذشتے و اگر یکہ بد و چیزے رسیدہ بود  
از مقام خود جدا شدئے و محل میکیم در میاں صفت بایستادے و ازاں حال حد  
شیخ را خبرے کردند کہ ایں مرد یکبار رسیدہ است اوراد و چنداں دہانیہ  
کہ پیش زان رسیدہ بودے اگر چہ کرات ایں حرکت کردے برو نکرتے و زجری نفرین  
منقولہ شیخ ایں بود کہ مَنَّا عَالَمُ الْخَيْرِ نَشُودُ وَ سَانِيكَ نَحْيُوتُ حَاصُ شَيْخِ مَشْغُولِ  
مے بودند و طایفہ کہ آب وضوئے رسانیدند و قوئے کہ جاہاے مبارک شیخ میدو  
وے شستند و آفریدہ را مجال نبودے کہ آسید خجیش بدیشاں رساند و اگر ریشاں  
دستے و یا آسیدے سے رسانیدے اور از خانقاہ بیروں میکروند و در طہارت نظر  
بدریں حد کوشیدے منقولست در انجہ شیخ رکن الدین نبش شیخ الاسلام بہاؤ الد  
زکریا رحمۃ اللہ علیہ ز شہر دہلی در ملتان میرفت بزیارت شیخ شیعہ العالم  
فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ الغیر رفت چوں از روضہ منبر کہ بیرون آمد  
باشیخ علاؤ الدین قدس اللہ سرہ الغیر ملاقات کرد شیخ رکن الدین بہت  
مصافحہ و معانقہ بیشتر شد و شیخ علاؤ الدین را در کنار گرفت و گفت کہ خداے  
تعالے شمار استقامتے بخشیدہ است ہر آئینہ کسے نمیتواند کہ از جا بجنباند فاما اسبب  
چند فقرات کہ تعلق بدینہا دارند کشاں مے برند ایں سخن فرمود یکے یگر اوراد  
کردند چوں شیخ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ مقام خود آمد فی الحال آں جامہ ہا  
بکشید و غسلے تازہ کرد و جاہاے دیگر پوشید و بر سجادہ شستہ ایں معنی  
بخدمت شیخ رکن الدین رسانیدند و گفتند کہ ایں چہ بزرگی و کتبہ است کہ سبب  
معانقہ ہجو شما پاک پاک زادہ انجمنین کند شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ  
شما قدر مولانا علاؤ الدین چہ دانید اوراے رسد کہ انجمنین کند زیرا چہ از ما  
بوسہ و نیاسہ آید و او ازاں مبرا شدہ زندگانی مے کند آدمیم بر سر حرف و اگر

مایه سوم در فضایل بعضی بزرگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین آفریغی سلطان المثنی و سادات کرام قدس سریم  
 کسے از بہت ظلم ظالمان و متعبدیان در جماعت خانہ روضہ مقبرہ کرم شیخ شیوخ العالم  
 درآمدے مجال نبودے کہ کسے آں مظلوم را بزور و تعدی از حرم روضہ مقبرہ  
 بیرون آر و اگر جہاں بادشاہ وقت بودے از نہایت ایں بادشاہ دیں و دنیا تیر سیک  
 و چوں شیخ علاؤ الدین بر حمت حق پیوست ہم در بوار روضہ شیخ شیوخ العالم  
 قدس سرہ العزیز مدفن ایں بزرگ شد و بر روضہ مقبرہ او گنبد عالی سلطان  
 محمد تغلق کہ مرید و معتقد خدمت شیخ علاؤ الدین بود عمارت کنانیدہ است  
 از خدمت شیخ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ و پسر ماند صاحب عظمت و کرامت  
 یکے شیخ زادہ معظم و مجمل و مکرم در علم و کرامت ہماہست مستثنی بودہ کہ در سیمے  
 مبارک او بدیدے تحقیق دانستے کہ از دودمان کرامت و بزرگیست اعنی شیخ  
 معز الحق الدین کہ در علم تلمذ پیش مولانا و جہاں الدین پائی کردہ بود و در دین  
 و دیانت خطے کامل داشت و بجایے پدر در مقام شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
 والدین نشست و در بدل ایشان بزرگان خدا بشاد بعد چنگاہ سلطان  
 محمد تغلق در شہر دہلی طلب فرمود و تعظیم و تکریم او بواجبی نگاہ داشت و فرمود تا نظر  
 مبارک او امور مملکت را برداشت رسانند کہ آلیٰ یٰن و الملک تو آما ین بعدہ رک  
 آں بادشاہ ایں اقتضا کرد کہ دیار گجرات حوالہ بندگان او کرد شیخ معز الدین  
 رحمۃ اللہ علیہ در گجرات رفت تا آخر کار و تقدیر اسد از دست ظالمان و  
 باغیان بدرجہ شہادت رسید امروز آں دیار از بیکت روضہ مقبرہ او متور است  
 و خاک پایان او دواے درد حاجتمندان آں دیار بہت و دوم شیخ سادہ  
 علی الاطلاق و آں مقبول اہل عالم باتفاق کہ در جمیع اوصاف سنیہ شل شد  
 اعنی شیخ علم الحق والدین کہ ظاہراً و باطناً آراستہ بود و در سماع ذوق تمام  
 داشت و گریہ جگر سوز و حافظ کلام ربانی بود و سلطان محمد در غایت احترام  
 و اکرام او کوشیدہ و شیخ الاسلام مملکت ہندوستان گردانید و لکھنہ ماہ بندگان  
 او داد و جمیع مشایخ روزگار منقاد و محکوم او گشتند و در دین و دنیا بغایت سچیل مکر

سلام  
 دین و ملک  
 او را بیک  
 شیخ عالم

باسم و فضل اعلیٰ عنہ شیخ شیعہ العالم فرید الدین واقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۱۹۷

بود چوں این شیخ شیعہ الاسلام برحمت حق پیوست دروں گنبد و فضل شیخ  
علاء الدین متصل پدر دفن یافت و این دو بزرگ دو پسر گذاشتند هر کدام یکار  
پسر شیخ معز الدین رحمۃ اللہ علیہ شیخ زادہ معظم الفضل لدین فضیل کہ المرد  
بجای پدر و جہان خویش در مقام شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین بنحو  
کرامت نشسته است و بصورت سیرت آباد و اجداد در غایت آن سجادہ معظمہ  
طریق سلف خود میکند و در غایت مشغولی و نہایت ترک و تجرید کوشیدہ و مقبول  
دلہا گشته و در بدل و ایثار کشادہ و معتقدان آن خاندان کرامت امیدوار اند  
تا حق تعالیٰ آن شیخ زادہ عالم را بر سجادہ کرامت مستقیم دارد و شیخ شیعہ الاسلام  
علم الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ شیخ زادہ خوبصورت و پسندیدہ سیرت کہ  
مختصر علوم دینی است اعنی شیخ زادہ راستین منظر الحق والدین کہ بعد از پدر  
شغل شیخ الاسلامی سلطان محمد غلق انار اسد بریانہ با عز و اکرام تمام بدر مفوض  
گردانید و در تعلیم و تکریم این شیخ زادہ با قصہ الغایت کوشید و تا این غایت مجتہد  
معظم و مکرم است و اوقات او مجموع حق تعالیٰ ذات ملک صفات او را در کامرانی  
دین و دنیا دایم دارد منہم آن شیخ زادہ بایدل و ایثار کہ در مروت و مردمی در شہ  
مشار الیہ بود اعنی شیخ زادہ عالم خواجہ عزیز الملتہ والدین ابن خواجہ یعقوب  
نفسہ گیر داشت صاحب فتوح بود و فعل باذگونہ زدے دیار دیوگیر و تلنگ ہمہ  
معتقدان و بندہ او بودند کاتب حروف این بزرگ زادہ را در دیوگیر دریافتہ  
بود بیتے زیبا و فرے وافر داشت و برادر حقیقی او خواجہ قاضی بنایت خوب  
اخلاق و سادہ باطن بود و این ہر دو برادر کہ شیخ زادگان عالم بودند در نظر  
مبارک سلطان المشائخ بسیار بودند و از آنحضرت پرورش یافتہ شیخ زادہ  
عزیز الدین ہم در دیوگیر شہادت یافت مدفون و آنجا شد و خواجہ قاضی ہم  
و حقیقہ سلطان المشائخ در سہ چوترہ یاراں مدفون یافت رحمۃ اللہ علیہما  
منہم آن کمال طریقت آن جمال حقیقت اعنی شیخ زادہ کمال الحق والدین



باب سوم در فضائل بعضی نگاران شیخ شیخ العالم فزید الدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات اکرام قدس سرهم  
 ابن شیخ زاده مایرید ابن شیخ زاده نصر الدین اباس تحلف بکلی عاری بود در بدل و ایثار  
 بے نظیر و انہما بخت و بخلق و ادب و از طعام ہائے لذیذ احتراز نمودے و اگر غنیمت میفرمود  
 گردوں ہائے پڑیاں برابر بودے و در آنچه این بزرگ در عہد دولت سلطان محمد تغلق  
 در شہر دہلی از دہار کہ مقام سکونت او بود آمد کاتب حروف بخدمت ایں بزرگ  
 بسبب عایت حقوق خاندان معظم ایشاں کہ با آبا و اجداد کاتب حروف داشتند  
 رفته بود و شیخ دروں حجرہ بالائے کہن شستہ چوں کاتب حروف را دید از دروں  
 حجرہ دیکے بردست مبارک کردہ بیرون آمد و چونکے گلیں بخدمت ام آوردند و دست  
 مبارک ہر پیہ از اں دیکے بیرون آورد و بجایے روغن ستور روغن کنجد انداخت  
 و قدرے حلوانیز بر آں ہر پیہ افروزد و فرمود بر غبت بخور کہ من نان ہائے دست  
 پختہ جَدہ پدیں بزرگوں را تو بسیار خوردہ ام کاتب حروف آں ہر پیہ تناول میکرد  
 ولذت فراوان مے یافت و ایں شیخ زادہ صاحب کرامت در او اکل و مطبخ  
 حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز دیکے شوئی کردے اینہم  
 نعمت کرامت از اں بود و در آنچه شیخ زادہ کمال الدین و شیخ زادہ عزیز الدین  
 یعقوب خاں متذکرہ ہر دو جائے سفر کنند بوقت وداع سلطان المشائخ یک  
 جلائے بدست شیخ کمال الدین یک جلائے بدست شیخ زادہ عزیز الدین و  
 و شیخ زادہ کمال الدین را فرماں شد کہ تو در مالوہ باش و شیخ زادہ عزیز الدین  
 را فرماں شد کہ تو در ولایت دیوگیر باش چوں از خدمت سلطان المشائخ  
 بیرون آمدند و شیخ زادہ عزیز الدین گفت از ایں جلائی چہ غرض حاصل  
 خواہد شد شیخ زادہ کمال الدین گفت خاطر جمع دار سلطان المشائخ  
 ما را جلائے دادہ است یعنی بزرگی و آخر الامر ہر دو بزرگ زادہ حیا خوش متبع  
 و باکرامات بسیار تا آخر عمر یافتند و روضہ متبرکہ کہ ایں بزرگ زادہ کمال الدین  
 دوائے ہمہ درد ہاست حاجت رواے خلق گشتہ رحمتہ اللہ علیہ منہم  
 اں بصورت سیرت سلف خلف اہنی خواجہ عزیز الماتہ و الدین ابن خجہ ابراہیم

ابن خواجہ نظام الدین مادر بزرگوار و سیدہ بودہ عمہ کاتب حروف و گمان کاتب  
حروف و اکثر اہل ارادت کہ اس شیخ زادہ رہتیں را در یافتہ بودندا است کہ شیخ  
صغیرہ از اس شیخ زادہ عالم و وجود نیامدہ باشد و باطنی معبود و ظاہری تہشم  
و اخلاق پاکیزہ آراستہ داشت درویش مبارک او با حق تعالی ہمراہی و ذکر خفی  
منور اینہمہ از برکت آں بود کہ در نظر مبارک سلطان المشائخ پرورش یافت  
و بوقت مایہ پیوستہ حاضر بودے و اگر وقتہ خواجہ محمد و خواجہ موسی کہ خواند  
دعا مایہ عمہ ایشاں بود حاضر نمے بودنداں بزرگ زادہ دعاے مایہ خواند  
وتاں غایت کہ اس شیخ زادہ را تیں درد عاخواندن مشغول بود سلطان  
المشائخ فرمودے رحمت باد رحمت باد این مرحمت مخصوص حق او بودے  
و اس شیخ زادہ سلطان المشائخ را در مشغولی و عالم مشاہدہ دریافتہ بود  
چنانکہ در باب او را در نکتہ مشغولی تحریر یافتہ است اس شیخ زادہ معظم مے فرمود  
کہ وقتے من در قبضہ کہربہ کار خیر خواہ زادہ رفتہ بودم چون آرا بخا بار گشتم اول  
بخدمت سلطان المشائخ آمدم و سعادت قدم بوس حاصل کردم مرحمت  
و شفقت فرمودن گرفت کہ کار خیر چگونہ گذشت سماعہا چگونہ بود تہشم مے فرمود  
و باز پرس مے کرد بعدہ فرمود کہ والدہ خود را دیدی عرض داشت کردم کہ خیر  
اول سعادت پایے بوس مخدوم حاصل کردم بعدہ بدان سعادت برسم دعا  
خیر از زانی داشت و فرمود کہ برو آں سعادت را ہم در باب آخر الامر چند روز  
ذات مبارک اس شیخ زادہ صاحب کرامت را رحمت فرما ہم شد در دوستہ  
روز کہ رحمت بود یک ساعت لب مبارک از ملاوت کلام اللہ بیکار نامندہ ہمیں  
و رحمت بر رحمت حق پیوست در پایان سلطان المشائخ مقابل روضہ قبری کہ  
سلطان المشائخ مدفون یافت رحمت اللہ علیہ تکلمہ در بیان فضایل و مناقب  
و بزرگی و کمالات نبیرگان حضرت شیخ نبیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
اللہ سرہ العزیز شہم آں سہ دفترہ نبیرگان شیخ نبیوخ العالم شیخ زادہ معظم

ایسی ہم و فضل و بیعت بزرگ شیخ عالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و عبادات کرام قدس سرہ

۲۰۰

و ملکہ خواجہ محمد حسین مولانا بدر الدین اسحق کہ مادر او دختر شیخ شیوخ العالم  
بود این شیخ زادہ معظم ہم او صفا سنیہ موصوف بود و در علوم دینی و تقوی و فطرت  
طبیعی موفوف و ذوق سماع و گریہ جگر سوز و بذل و ایثار مشہور و مذکور و از عالم صغر  
تا کبر سن ہم در نظر مبارک سلطان المشائخ پرورش یافته و حافظ کلام کتابی  
گشتہ و علوم و اخلاق و عشقہ کامل حاصل کردہ چنانکہ ہم در حیات سلطان المشائخ  
بمرتبہ خلافت سلطان المشائخ رسید و خلق خایرا ہم در حیات سلطان  
المشائخ دست بیعت دادن گرفت این شیخ زادہ معظم باامت سلطان  
المشائخ مخصوص بود و الے یومنا او را خواجہ محمد رام گویند و در اامت او  
سلطان المشائخ رارقتے و ذوقے حاصل میشد و بعد اامت بکسو تھاے خاص  
مخصوص ے گشت و در مجالس بالاتر از نزدیک سلطان المشائخ کسے  
نشستے و در قص با سلطان المشائخ موافقت نمودے و در مجلس سلطان  
المشائخ بحکم شارت سلطان المشائخ صاحب سماع شدے و ہیکسے را  
از نفیرگان و یارای اعلیٰ را این محل نبود و از ملفوظات جاں بخش سلطان  
المشائخ کتابے بنشتہ است و انوار المجالس نام کردہ ہست بیشتر عمر عزیز او  
در عبادت باری تعالیٰ و ذوق سماع کہ در آن باب غلو تمام داشت مصرعہ  
گشتہ از ہر جنس قوالان کامل از پارسی و ہندی گوے بخدمت او حاضرے بودند  
و علم موسیقی را وضعی بود کہ مثل آں نشان نتواں داد و در بیاں معانی آں  
علم مورد اشارت نکات و تحمیل آں بر حقیقت آیتے بود کاتب حروف کرات  
این بزرگ ندوہ عالم را چہ در سماع و چہ در غیر سماع دیدہ ہست چشم ہاے مبارک  
ایشان بدام انکمال ذوق در میان آب غلطاں بودے و گریہ و نعرہ او در  
سماع جگر ہاے اہل دلاں را سوراخ کردے و وقتے سلطان المشائخ  
را در خانقاہ شیخ ابو بکر طوسی کہ حوالی اند پرت ہست استند عاگردند و در آن  
مجلس و ایشان صاحت حاضر بودند چندانکہ سماع میگفتند بیج اثر پیدا نے شد

سلطان المشایخ فرمود که سماع را بدارند و بحکایات و مآثر بزرگان بخیل شوند و راستی  
 این حال ذوق پیدا شد درین معرض شیخ علی زنبیلی روس بجانب شیخ نظام الدین  
 پانی پتی که خلیفه شیخ بدرالدین غزنوی بود در منظرے خوب حالے و افروختانے  
 خوش داشت و گفت که ما از شما سماع مطلوب داریم که بشنویم الغرض شیخ  
 نظام الدین پانی پتی میان مجلس بجایے قوالان نشست چون او تنہا بود  
 سلطان المشایخ بجانب خواجہ محمد کہ ذکرش بخیر یاد اشارت کرد کہ شما یاری  
 دهید خواجہ محمد از مقام خویش برخواست برابر شیخ نظام الدین پانی پتی  
 نشست این ہر دو بزرگ اول غزلے آغاز کردند بعدہ صوتے برگرفتند چون  
 بدین بیت رسیدند بیت بہر بخرو ی کہ پنی اشبت ۳ از سن ہمہ در کنار  
 تاروز ۴ سلطان المشایخ را بگرفت و در جملہ جمع افزود الغرض بآں  
 فضائل کہ حق تعالی ایشان دادہ بود انکسار و تواضع تمام ہم بخشیدہ نادیدنیان  
 جمع پیش آمد نشست سماع گفت آری چون از مقبولان حضرت الہ بودہ  
 اند از ایشان ہمہ حرکات و سکنات پسندیدگان آنحضرت مے آمد و ایشان ہر روز  
 در علم حکمت نصیبے وافر داشت این ضعیف گوید بیت بعلم حکمت جائے  
 رسیدہ کہ زرشک ۵ میان گو کند شو بو علی سینا ۶ منہم آں مشہو بعلم  
 آں مذکور حکم کہ زہد و تقوے موصوف بود اعنی خواجہ موسی ابن مولانا  
 بدرالدین <sup>سلطان</sup> حق کہ برادر حقیقی خواجہ محمد امام بود و این بزرگ زاوہ نیز در نظر  
 مبارک سلطان المشایخ پرورش یافتہ و در جمیع علوم کمالے داشت و  
 ذوقنون روزگار گشتہ و در علم اصول فقہ بزودی پیش مولانا وصیہ الدین  
 پانگی گذرانندہ و حافظ کلام ربانی بود و در تحقیق سخن کوشیدے و طبعے فیاض  
 و لطافتے بسیار داشت و در نظم و اشعار عربی و پارسی کامل بود و غزلے پر سواد  
 گفتے و در علم موسیقی طایفہ کہ ہارت داشتند لطافت دلربائی آں علم از نقاش  
 روح افزاے این بزرگ مے بردند و در جمیع علوم دستے داشت و در علم

حکمت کمالے یافته بود آن را تجارب مقرون گردانیده و در غیبت خواجہ محمد ابراهیم  
 بزرگ خود امامت سلطان المشایخ کردے و بغایت خوش خواندے و بخلعتها  
 فاخر از حضرت سلطان المشایخ مشرف گشتے آخر الامر مرد بزرگ و بزرگ زادہ  
 و خطیرہ سلطان المشایخ مدفن یافتند رحمۃ اللہ علیہا منہم آن شیخ زادہ و دلکش  
 و ایلی و ولایات والا اعنی خواجہ عزیز الملک والدین صوفی کہ والدہ بزرگوار او بی بی  
 مستورہ دختر شیخ شیوخ العالم فرید الدین بود قدس اللہ سرہ العزیز و این شیخ را  
 فضائل بسیار داشت معانی و لطایف بشمار و از ملفوظات روح افزاے حضرت  
 سلطان المشایخ کتابے نبث تہست سبے مجمعہ الا برار کرامت الاخیار  
 و ازین نسخہ پیشترے در نظر مبارک حضرت سلطان المشایخ گذرانیدہ وقتے  
 دمایندہ سلطان المشایخ مولانا و جیمہ الدین پاملی بالاترین شیخ زادہ نبشت  
 چون سلطان المشایخ دید فرمود کہ مولانا چنانکہ من نخواہم کہ پیچ مجھے بے بالاتر  
 متعجب نشیند این ہم نخواہم کہ پیچ متعجب بالاتر مخدوم زادگان من بنشیند اگر چه مخدوم زادہ  
 مجھ باشد و مولانا و جیمہ الدین شیخ عزیز الدین را در نیافت کہ نبیوہ شیخ شیوخ  
 العالم ہست چون مجھ دید دانست کہ شخصے دیگر ہست فی الحال مولانا و جیمہ الدین  
 روے بزمین آورد و بمعذت بایستاد کہ من ندانستم کہ این شیخ زادہ عالم ہست  
 والا ہرگز این جرات نمی کردم و این بزرگ زادہ بحکم فرمان سلطان المشایخ  
 بخدست قاضی محمد الدین کاشانی تلمذ کردہ بود و در کتابت خط بہتر و باریک مثل  
 زمانہ بود و در جہاں نظیر در نیافتے کہ ہیچکس عالم بدان لطافت نتواند نبشت  
 کتابت کردے وقتے آن شیخ زادہ معظم در خانہ کاتب حروف بوسیالہ محبت آبا و  
 اجداد آمدہ بود و این شکستہ را بزرگی دادہ و را شنائے فوایدے کہ مے فرمود و کہ  
 مبارک جانب کاتب حروف کرد و این بیت گفت بیت گردقت خوشت ہست  
 غنیمت میدار کہال را چونانما قضاتوان کرد و وازین بزرگ خلفے ماندہ  
 بصورت سیرت سلف اعنی شیخ زادہ معظم قطب الملک والدین حسن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبَلَّغَهُ مَبْلَغَ السَّجَالِ کہ در زہد و ورع و تقویٰ و بذل و ایثار و تحمل گوئے سبقت از ہم سران خود بوده است و بشری غلام شیخ نصیر الدین محمد شرف گشت و بخط مبارک شیخ نصیر الدین محمد و اجازت نامه بردست وارد و خلعت خدا را دست بیعت میدہد و دواہ ازوئے آساید حق تعالی بر جادہ طریقت مستقیم دارد و نگہداریان فضائل و مناقب و بزرگی اقربائے سلطان المشائخ نظام الحق و الدین قدس اللہ سرہ العزیز منہم آں بکارم اخلاق و مواعظ را تہذیب و تعظیم نمود و معروف و معروف اعوانہ اہل رفعہ

متعلق صفحہ ۲۰۳ و سطر پنجم

نکاتہ در بیان فضائل شیخ زادہ دہے باصفا آئینہ محبت و وفا یعنی شیخ کبیر الملک و الدین برادر کبیر شیخ عزیز الدین کہ از آوان جوانی تائب گوئی نظر مبارک حضرت سلطان المشائخ پرورش یافتہ و مقام سکونت در دیوار خانقاہ تعیین شد و اگر آں بزرگوار بوقت ماندہ خاص بود بزرگمیزان عید الرحیم سحر پنجش بزرگوار در خانہ میرسانیدے روزے آں بزرگوار پیش سلطان المشائخ نشستہ بود و درے چند قرص کاک پیش آورد سلطان المشائخ اقبال خادم را طلبید و فرمود قسمت کن اقبال بریکے راست کرد و ہر یکے بخورند آں بزرگوار حصہ خود نگہداشت فرمان شد بخورید بچہات تمیز چیرے کہ در خاطر شماست و دین کاک نیست حضرت سلطان المشائخ بزرگوار در بارستہ کرت فرمودند اگر صوفی است در زہد و تقویٰ مخدوم زادہ کبیر الدین بن خاتیت محبت سلطان المشائخ محبت عزیز الدین برادر بہتر ترک کردہ بود و ہم در مقام معین عمر عزیز خویش بمصرف رسانید چوں وفات یافت در سران چو تہذیب یاراں دفن یافت رحمۃ اللہ علیہ

این بہر با معین فرمودے ما حاضر مبارک این بزرگوار موسیٰ سودوس معاف این بزرگوار کہ یادگار سلطان المشائخ است بر جادہ طریقت مستقیم و بر اصحاب روضہ مقیم باشد آمین منہم آں موصوف بعلم آں منسوب بحکم آں منہج



فرشتہ صفات اُس پسندیدہ ذات اعنی خواجہ تقی الملک والدین نوح کہ بشرت  
 قرابت حضرت سلطان المشائخ مشرف و برادر کثیر خواجہ رفیع الدین ماروان  
 بود و بنظر خاص سلطان المشائخ مخصوص گشته و ہم در آوان جوانی باوصاف بزرگوار  
 رسیده کاتب حروف مناقب ماثر او چہ تواند نوشت جائے کہ سلطان المشائخ  
 در باب این بزرگ فرمودہ کہ یاراں این را عزیز دارید کہ این نیکو کسے است قرآن  
 یاد دارد و ہر شرب آدینہ ختم مے کند و در تعلم ہوسے تمام دارد و حاصل بسیار و باہج  
 کسے کارے ندارد نہ بدوستے و نہ دشمنے بغایت صلاح است تا روزے من از و  
 پر سیدم کہ چندین طاعت و عبادت کہ مے کنی مقصود تو چیست گفت  
 مقصود من حیات شماسے سلطان المشائخ مے فرمود کہ این سخن اورا کہ  
 آموخت یعنی این سخن دلیل سعادت اوست منقول است اُس روز کہ محمد  
 سلطان المشائخ را رحمت بود پیش از رحمت موت خواجہ نوح را پیش خود  
 طلبید چند نفر درویش عزیز رسیده بودند ایشان را نیز طلبید و بحضور یاراں درویشاں  
 خواجہ نوح را خلافت داد پس نصیحت فرمود باید کہ ہر چہ بر تو رسد نگاہ نداری و  
 اُس را بخرج رسائی اگر بر تو چیزے نباشد بیچ دل خود را نگراں نداری کہ خدا ترا خواہد  
 داد و بیچکے را بدخواہی و از خدا ہم یکے را بدخواہی و جفا را بعباد بدل کنی و دیہ وادارستان  
 کہ درویش قرار داد و اوار خوار نباشد اگر تو چنین باشی بادشاہان بردار تو آیند الغرض  
 خواجہ نوح را ہم در حیات سلطان المشائخ و در عنفوان جوانی رحمت دق فرام  
 ذات مبارک اوشد و ہم در اُس رحمت بر رحمت حق پیوست و ہم در حظیرہ سلطان  
 المشائخ در سر آں چونترہ یاراں مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں زاہد یگانہ  
 آں عابد زمانہ آں مخصوص گردانیدہ حق آں بشرف اختصاص مطلق اعنی  
 خواجہ ابو بکر مصلے دار خاص کہ بشرف قرابت سلطان المشائخ مشرف بود  
 و در خلا و ملا خدمت سلطان المشائخ کردے و با چندین خدمت ایشان را  
 صوم دوم بودے بلکہ روز ما گذشتہ افطار نکردے چنانکہ شکم مبارک انوشاست

منقول است

منہم

چشتیہ بودے و در غایت مشغولی و در نہایت مجاہدہ بودے روز جمعہ مصلے  
 سلطان المشائخ بعد اداے نماز با ملا و در مسجد جمعہ گیلو کہری بردے جمعہ  
 سلطان المشائخ مے فرمود کہ خواجہ ابو بکر مصلے مرا در مسجد جمعہ بردہ است  
 و مشغول شدہ و در سماع ذوق و افروغی و غلو تمام داشت وقتے بود کہ در سماع از  
 غایت ذوق و ایثار دستار و پیرہن بقوال دادے و میرزمی بر کتف مبارک  
 او حامل بستہ الہی اورا آں میزد در قص چہ زیب دادے و از غایت شوق  
 نعرہ دل دوز و جگر سوز زدے و قوالاں را بگرفتے و کینہ بانیدے و از ذوق  
 او حاضر از ذوق تمام مہل شدے و اینہما از برکت نفس سلطان المشائخ  
 بود کہ خواجہ ابو بکر را فرمودہ بود کہ در حال سماع بوقت استہزار و قص نزدیک سن  
 شدہ محافظت کنان بُرمے و بعد از نقل سلطان المشائخ بعضے یاران  
 بوظیفہ و سیہ وزینے مشغول شمنہا میں بزرگ ہیچ چیز تعلق نکرد و از برکت  
 سلطان المشائخ با اتباع انبوء حیاتے خوش گذرانید تا آخر الامر چند روز  
 زحمت ملازم ذات پاک او شد از دار فنا بار بقار حلت کرد و در پایان سلطان  
 المشائخ مدفن یافت منہم مولانا قاسم یکے از خواہر زادگان سلطان المشائخ  
 قدس سدرہ العریز خواجہ قاسم ابن عمر برادر زادہ خواجہ ابو بکر است کہ حسب  
 لطایف التفسیر است در دیباچہ تفسیر مے فرماید کہ بندہ امیدوار بحضرت و برحمت  
 پروردگار قاسم بن خواہر زادہ حقیقی سید السالکین برہان العاشقین نظام  
 الحق والدین طیب الشہرہ جعل الختہ مشواہ چوں ایں عنایت سابقہ کرد  
 ایں بیچارہ را از کتم عدم در عالم وجود آورد و بانواع کرم ہا مخصوص گردانید بعضے  
 برکتہ داناس و سخن فہماں پوشیدہ نامند کہ در سیر الاولیا لفظ خواہر زادہ چند جا واقع شدہ است  
 بمعنی مختلف در کتب اقربا در مناقب خواجہ رفیع الدین ہارون مے نوید کہ پسر خواہر زادہ  
 حقیقی و در کتب بعضے کرامات حضرت سلطان المشائخ مے نویسد اسپ مادیان را بعد از مد  
 بخواجہ محمد صالح خواہر زادہ لقم و در کتب بیان بعضے وقایع و احادیث مے نوید کہ مرا خواہر زادہ  
 بود او را بشوہر دادند آں مرد در خانہ نیکو نبود و در کتب اقربا در مناقب مولانا ابوالقاسم مے نوید مولانا

کہ موجب سعادت دارین است آنست کہ بنظر ایں سلطان المشایخ قطب  
الاقطاب علم ملحوظ گردانید و با انواع انفاس از باطن خویش کہ معدن غیب  
مقر علوم لاریب است بزیاتے کہ ماطق است بحق ارزانی داشت اعلیٰ از ازل  
ایں بود کہ ایں شکستہ چہار سالہ و چہار ماہ و چہار روزہ شد و الدایں مسکین  
تَعَمَّدَ اللّٰهُ بِالْحَمْدِ وَالرِّضْوَانِ بحضرت آن سرور عاشقان و پیشوا مشتاقان  
برد تا بام ایشاں بکتاب فرستاد آنحضرت از راہ تلطف و بندہ نوازی تختہ اولیٰ  
بقلمے کہ آن حاکی است از قلم وحی بدستے کہ آن موصل است بدست حضرت  
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بر اُعن کا بر نوشت ایں ضعیف را کہ  
در حالت نوشتن تختہ ایستادہ کردہ بودند بنشست اقبال کہ خادم ایں بادشاہ  
معنی بود ایستادہ کرد باز ایں ضعیف بنشست باز اقبال خواست کہ ایستادہ  
کند آن مخدوم علمیاں و بلجاہ ہائیاں بنفسے کہ حکم متین است گفت کہ بگذر  
ایں نشستہ خواہد خواند بعد نوشتن ہچنہاں نشستہ بزبان مبارک خود از کمال  
شفقت یکدو کرت تکفین کرد بعدہ بلفظ مبارک فرمود حق جل و علے ایں  
کودک را کبر سن رساند و بکمال علم مشرف گردانند چون ایں ضعیف دو از وہ سالہ  
شد حق جل و علے بحفظ کلام مجید و فراق حمید مشرف گردانید بعدہ بحق جل  
و علے سُلْطَانُ الْاَیْمَةِ وَالْعِلْمِ الْاَوْجَلِ وَالْفَضْلِ الْمَلِکِ وَالْاَیْمَةِ الْعَالِمِ  
اَعْلٰی اَمَّا اللّٰهُ لَوِ اِعْجَلٰہِ وَرَزَقْنَا طَلَّ لَوِ اِعْجَلٰہِ رَسَائِدِ ایں بزرگوار دین پرور

سلطان  
پیشوا  
خداے  
فنا  
پر  
حمت  
و  
اکرم  
ز  
ش

سلطان بادشاہ امام ہا و عالمان کلاں و بادشاہ فضل از بزرگی کردہ مسلماناں و بزرگے دین دین داران  
عالم بر دراز کند حق تعالیٰ نشان بزرگی اور او نصیب کند سایہ نیکو او۔

۴ قاسم ابن عمر ہار زادہ خواجہ بابا بکر و در ہمیں نکتہ عبارت لطایف التفسیر کہ تصنیف ہمیں  
مولانا ابوالقاسم است نقل کردہ قاسم بن خواہر زادہ حقیقی آریں عبارت با ہمیدہ  
مے شود کہ لفظ خواہر زادہ عام است پسر خواہر زادہ و پسر خواہر را ہم مے گویند و دختر خواہر  
و دختر خواہر را ہم مے گویند و آریں عبارت با ایں ہم معلوم مے شود کہ خواہر محمد  
پسر خواہر حضرت سلطان المشایخ و نام پدر ایشاں صالح است و خواجہ بابا بکر خواہر خواہر  
ہر دو پسران خواہر حقیقی حضرت سلطان المشایخ اند

بنظر خویش مشرف گردانید و قریب پنجاه سال در خدمت این سرور علمائے زیور ضعیف ۴۰  
 تلمذ کرد و از مبادی علوم تا نہایت آں بقرات خویش تمام کرد و بشرف اجازت کفۃ ہدیہ  
 و پزدوی و کشف و مشارق و مصابیح مشرف گرد پس از ایں ضعیف در تفاسیر  
 عربی و پارسی نظر کرد و ہر یکے را مخصوص یافت بعبارتے لطیف و معانی و الفاظ  
 غریب است تا مجموعہ نویس کہ متضمن معانی غریب شامل لطائف عامہ تفاسیر شد  
 تا منافع بخاص عام رسد و بمطالع آں براسرار قرآن و وقایق فترقاں مطلع گردند  
 و نام ایں تفسیر لطایف تفسیر کردہ منہم آں فخر زاد و آں جمال عباد کہ در علم و تقوی  
 و رع در ایام خود مثل ندارد عنی خواجہ عزیز الملتہ والدین ابن خواجہ ابو بکر مصلی  
 دار خاص کہ بشرف قرابت سلطان المشایخ مشرف بود و ایں بزرگ چند  
 ملفوظات سلطان المشایخ را یکجا ترتیب بایوان جمع کردہ است و آنرا  
 بمجموع الفواید نام نہادہ و نام خود و عبد العزیز ابن ابو بکر خواہر زادہ سلطان  
 المشایخ بنشتہ است سبحان اللہ ساہبا باشد کہ ایں عزیز الوجود بر جادہ طریقت  
 مستقیم می رود و از عالم صغیر تا کبر سن تکبیر اولے در ہرچ فرصے از وقوت نشد و مساجد  
 گشتے تا تکبیر اولے در نیافتے تحمید نیستے چوں بعنوان جوانی رسید و در تعلم علو کرد و ہرچ  
 تعلم میکرد و بعمل مقرون مے گردانید و ہر شب جمعہ ختم مے کند و در جماعت خانہ  
 سلطان المشایخ ساہبا باشد کہ بوقت دآں مقام قسیر کہ امامت مے کند  
 و خلق خدا مے را دست توبہ میدہد و بدآنچہ دست میدہد آیندہ و روندہ را بخیرے  
 پیش مے آید و ہرچ معینے ندارد و بر ہرچ کس آمد و شد نہ با اتباع انبوء خوش مے گذارند  
 حق تعالی اورا صبر جمیل بخشیدہ است چتے ایں بزرگ بوقت قیلو لہ بخدمت  
 سلطان المشایخ رفت خادم بخدمت سلطان المشایخ ذکر کرد خواجہ عزیز  
 ہر شنبہ ختم مے کند سلطان المشایخ فرمود کہ بلند مے خواند یا ساکن ایں  
 بزرگ گفت ساکن ایں جواب بر حراج سلطان المشایخ موافق افتاد و ہمین  
 فرمود و کرت دیگر نور الدین پسر خواجہ بیٹم کہ مخصوص بشفقت سلطان المشایخ

ہو دایں بزرگ لاپیش بردو گفت مخدوم عزت مرید شماس فرمود کہ آری سے مدد است  
 و مرا بایں فرزند فخر است مستیع اللہ المسلمین بطول بقایہ لکتمہ در بیان فضل  
 و مناقب سادات کرام جد و پدر و اعمام کاتب حروف کہ مخصوص بقررت و محبت و  
 شفقت و مرحمت سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس سدرہ العزیز  
 بوده اند و اتصال ایشان بحضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین و بحضرت  
 سلطان المشایخ قدس سدرہ العزیز بدرجہ اقصیٰ منہم آں سید آل رسول  
 آں افضل اولاد قبول آں جگر گوشہ مصطفیٰ آں نور دیدہ مرا تفسیٰ و زہرا  
 اعنی سید محمد محمود کرمانی جد پدریں کاتب حروف کہ سرور سادات کرمان بوده  
 آبا و اجداد ایں سید پاک را در کرمان اسباب نیای از قریات و باغات ازہی  
 بسیار بوده و یک عم ایں سید بزرگوار سید حمد کرمانی در ملتان عہدہ سیکہ  
 دار الضرب داشت العرض سید محمد کرمانی تجارت از کرمان بہ لاہور و شہر  
 آریے چون باز گشتے بیان اجود ہمن شدے و سعادت قدسوس شیخ شیوخ  
 العالم فرید الحق والدین حاصل کردے و در ملتان بخد متعم خود آریے  
 و از انجا کہ کرمان رفتے و ارٹناے ایں آموشد و دریافت سعادت پائے پس  
 شیخ شیوخ العالم دولت محبت اعتقاد شیخ شیوخ العالم در سویدے دل  
 سید محمد کرمانی جاے داد تا بخد مت شیخ شیوخ العالم ارادت آورد و ایں  
 محبت بحدے کشید کہ اسباب الماک کرمان بکلی ترک داد و در ملتان بحد  
 سید احمد عم خود آمد سید احمد دختر خود بی بی رانی جدہ کاتب حروف بنکاح  
 تسلیم سید محمد کرمانی برادر زادہ خود کرد و بغیت آنکہ سید محمد را ہم در ملتان بدر  
 مر چند سید احمد اسباب نیای عرض کرد و زغیب دل شغل خود نمود چون محبت  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سدرہ العزیز دامن گیر دل و دویہ  
 شدہ بود سکونت در ملتان میسر نشد تا آنکہ سید احمد گفت کہ محبت شیخ الاسلام  
 بہا والدین زکریا قدس سدرہ العزیز ہم عزیز است سید محمد کرمانی گفت محبت

ازینہا نے شود شیخ سعدی گوید بیت خار سوداے تو آویختہ در دامن دل +  
 یمن باشد کہ با طراف گلستاں نگریم + بعدہ بی بی رانی اتباع خود را در اجودہن  
 آورد و باختیار ترک اسباب الملک و وطن قدیم داد و بفقر و فاقہ در اجودہن  
 قناعت کرد و بمرصئت شفقت بنظر لطیف شیخ شیوخ العالم مخصوص شد بی بی  
 رانی و اتباع او نیز بشرف و نبیعت شیخ شیوخ العالم مشرف گشت اگر قوتے یاران  
 اعلیٰ بہت مطہج شیخ شیوخ العالم گل کریل چیدن در حرمے رفتند سید محمد  
 نیز بر قوتے ہر کسے گل کریل بیشترے آوردند سید محمد اندک آوردے سبب آنکہ  
 دستہاے مبارک او نازک بود و خار ہاے کریل مجروحے گردانید چوں ایں  
 قصہ شیخ شیوخ العالم را روشن شد فرمود کہ سیر حاجت نیست کہ برود و ماثر  
 قبول کردیم الغرض بشوہ سال در نظر مبارک شیخ شیوخ العالم بود و دوازہ  
 سال در رادت از سلطان المشائخ سابق و سید محمد کرمانی را با سلطان  
 المشائخ بواسطہ آنکہ در اجودہن ہر دو غریب بودند فرط محبت بود چوں محبت  
 ایں دو بزرگ شیخ شیوخ العالم را تحقیق شد فرمود کہ در صحبت یکدیگر باشند  
 و میاں شما مواخات باشد تا بدار محبت سید محمد با فرزندان بخدمت سلطان  
 المشائخ آمد و عمر گذرانید و ایں روایت مشہورست کہ وقتے سید محمد کرمانی  
 را با سلطان المشائخ سببے تغیر مزاج شد سید محمد در آمدہ حاضر نے شد تا شبے  
 سلطان المشائخ در خواب دید کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 در قبۃ نشستہ است و سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بر در آن قبۃ ایستادہ و سلطان  
 المشائخ نے فرماید کہ من از ایں حال معاینہ نے کنم و در خاطر نے گذرد کہ  
 خدمت سید محمد را با من تغیر مزاج است کہ داند مرادوں قبۃ بہ بردیانہ من  
 و را نشان ایں خطرہ سید محمد رحمۃ اللہ علیہ را آورد کہ اے مولانا نظام الدین  
 بیجا چوں من رقم دست من گرفت و دروں قبۃ بخدمت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم برد و پایے بوس دہانید حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



باب سوم و فضائل بیست و نیکان شیخ شیعہ العالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہم

فرمود کہ مولانا نظام الدین محمد تو از فرزندان مانعی بالنسب صحیح و سید محمد بنیر  
از فرزندان من است چوں روز شد سلطان المشائخ در خانہ سید محمد آمد سید محمد  
را خبر کرد و فرمود تا سلطان المشائخ را نفرستادند بر ما نیامد سید محمد استقبال  
کرد در صحن خانہ کرم کناس و بشارت گویاں در پاسے یکدیگر افتادند و ششصد شیخ  
سعدی خوش گوید بیست و پنج خوش بود و دلارام دست در گردن بہم نشستن و  
حلوے آشتی خوردن بہ آخر لام چند روز سید محمد را زحمت فراہم شد از دار فنا  
بدار بقاشب جمعہ نہادہ و عشر و سبعمائتہ رحلت کرد و در حقیرہ سلطان  
المشائخ در سراں چو ترہ یاراں دفن یافت این سید بزرگوار چہا سپر گذشت  
سید نور الدین مبارک و سید کمال الدین احمد و سید قطب الدین حسین  
و سید خاموش چنانکہ مناقب ایشان تخریر سے بہرہ بہم آں سید تارک دنیا  
باختیار و آں باوصاف سینہ نرفیک عالم و خاص غنائک مقبول اولیا آں  
محبوب صفیا آں مشہور بالحقام طعام آں مذکور کن کلام اعنی سید السادات  
نور الماتہ والدین مبارک ابن سید محمد کرمانی پادشاہ حروف کہ از مسیح  
فرزندان سید محمد بہر بود و نہادہ سید پاک ہم در حیات شیخ شیعہ العالم  
در اجودہن بود و کینہت او ایوان شام تعین کردہ ہر یک شیخ شیعہ العالم فرید الدین  
والدین قدس السدسہ العزیز فاما سلطان المشائخ ابن سید پاک را سید  
گفتے و اغلب خلق ہم بدین اسم خواندے و ایں بزرگ فضائل بسیار و لطافت طبع  
آراستہ و محبت درویشان بسیار و ریافتہ و راہ و روشن ایشان نیکو دانستہ سبحان  
اللہ در مدت نو و سال کہ عمر عزیز آں سید پاک بود بہر نوع میل بدنیا و ابتلا  
دنیا نکرد و بہر معنی مشغول نگشت و بفضل حق جل و علاہ ایم حیات با اتباع انہو  
خوش گذرانید و محبت بر آں داشت کہ با ہمہ ماں مراعت بسیار کند و طعام ہما  
مکلف پیش آرد و اہل دنیا در آرزوے لذت طعام ایں سید پاک بودندے  
و علما و فقرا را سخت دوست داشتے و در تعلم و خدمت کردن درویشان

۲۱۱ و صحبت اهل عشق فرزندان خود را ترغیب نمود و علی الخصوص کاتب خود را در تعلیم کاتب حروف بسیار مبالغت نمود و وزیر و مال ایشان را استادان کاتب حروف کرد چنانچه این کیفیت در ذکر مولانا و استادان فخر الماسه و الدین زکادی که خلیفه سلطان المشایخ بود تحریر یافته است و عمر عزیز این سید پاک و نظر مبارک مرحمت سلطان المشایخ گذشت با آنکه ارادت بخانواده حقیقت بخواجه قطب الدین چشتی داشت و دو کثرت در چشمتی رفته بود چوں کثرت دوم بخواجه قطب الدین چشتی رسید چنانکه گاه آن خانواده کریم را خدمت کرد و خواجه قطب الدین را تحقیق شد که این سید پاک خاص براسه زیارت خواجگان چشتی می آید مشرف بنجلافت خود گردانید و بخرقه خلافت و اجازت نامه بنشان مبارک مخصوص کرد و یک اسب گیت مغلی که خاصه سواری خواجه بود و بنشیند و وصیت فرمود که با وضو باشی و طعام تنها بخوری و با عزاز تمام باز گردانید و این همه از برکت آن بود که سید پاک در نظر شیخ شیوخ العالم گذشته بود و بقبول از دهن مبارک خود در کام این سید پاک نهاده و کلام الله بر این شیخ علاء الدین قدس سره پیش مولانا بدالدین انشوخ خوانده چنانکه در ذکر شیخ علاء الدین تحریر یافته الغرض این سید پاک می فرمود در سال که من انچشت باز گشتم براسه که خواجه قطب الدین داده بود و سواری می آمدم و آن اسب باغ پائے گاه خاصه خواجه داشت و لشکرهای کفار در آن سال از لشکر منصوشهر و منی در عهد دولت سلطان علاء الدین خلجی انالله برمانه شکسته باز گشته بودند هزارگان و دوی هزارگان متفرق می رفتند و در آن راه خراسان چند کثرت مرا پیش آمدند و خواستند که اسب بقچه جامه ها که در آن خرقة خواجه بود از من ببرند بهمین که داغ پائے گاه خاص خواجه در آن اسب می دیدند گفتم آن اسب بپوشیدند و می گفتند که از برکت خواجه قطب الدین چشتی سلامت خواهید رفت خدمت الدی فرمود رحمه الله علیه خواجه قطب الدین

چستی در عالم صغری بود و خواستند که بر سجاده چشت بجای پدربنشان بزرگان چشت  
 و اقرباے دیگر گفتند که این صغیر است و خواجہ علی چشتی عم خواجہ قطب الدین که  
 در دہلی است و وارث سجاده اوست او را علم دہیم تا او چه فرمایا بکھت این  
 مصلحت بود خلیفہ بزرگ صاحب نعمت خلفائے خاندان چشت بخدمت خواجہ علی چشتی  
 در شہر دہلی رواں کردند چنانکہ شہ ازین حکایت در ذکر شیخ بدر الدین سلیمان  
 پس شیخ شیوخ العالم تحریر یافته است الغرض چوں این دو خلیفہ در شہر دہلی  
 بخدمت خواجہ علی چشتی رسیدند و عرایض بزرگان چشت رسانیدند و عهد  
 دولت سلطان غیاث الدین بلبن بود شیخ علی خواست کہ عزیمت چشت  
 کند سلطان غیاث الدین شنید در پائے خواجہ علی افتاد و سوگند خورد  
 اگر خواجہ عزیمت چشت کند من ترک مملکت گیرم و در رکاب خواجہ در حبش بیایم  
 خواجہ فرمود تو عهد رعایت بندگان خداے تغایے تکفل کردہ و عالمے در  
 کنف حمایت تو آسوده اند اگر تو بیای آشوب در عالم افتد و تو مواخذ باشی  
 سلطان گفت ہر چہ میشود گویشو من از رکاب خواجہ دور شدنی نہ ام چوں خواجہ  
 علی در صدق اعتقاد و ثوق یافت بضرورت در شہر دہلی ماند و مکتوبات بجانب  
 اقرباے و بزرگان چشت ملک شمس الدین کتے ملک ہر یو کہ مرید و بندہ  
 آں خاندان بود در قلم آورد کہ من ہر نعمتی کہ از مشایخ چشت و والد عثمان  
 خود یافته بودم بخواجہ قطب الدین برادر زادہ خود بخشیدم و مقام سجادہ چشت  
 حوالہ او کردم باید کہ ہمہ التجاہد و کند چوں این دو خلیفہ در چشت رسیدند و مکتوبات  
 بزرگان چشت ملک شمس الدین را رسانیدند اقربا بازنمازعت آغاز کردند  
 دریں معرض ملک شمس الدین کتے گفت کہ شما ہر ہمہ از دودمان گرامی  
 اید مرا یک سخن فرماہم آید اگر قبعل کنید بگویم ہمہ بیاں رضادادند ملک شمس  
 الدین گفت کہ سجاده و عصاے پیران چشت و رون حجرہ ایست کہ پیشتر  
 در آں نشستہ اید و در آں حجرہ مقفل است ہر کہ انہ شما دست بیاں قفل زندو

باب سوم و فضائل بعضی نمبرگان شیوخ العالم فید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۲۱۳

بے کلیہ آں قفل از برکت دست او بکشاید این سجاده و مقام اور با بشا ہر قبول  
کردن بعد ہر یکے دست بر آں قفل نہادہ مے خواندند و مے جنبانیدند قفل باز  
نمے شد چوں نوبت خواجہ قطب الدین چشتی رسید خادم خواجہ را در کنار گرفت و  
تزدیک در آں حجرہ آورد و بگردے کہ دست خواجہ بر آں قفل نہادہ قفل بکشا  
و طبقہاے در حجرہ باز شد و غلغلہ در میان چشت خراسان ازیں کرامت  
افتاد بعدہ خادم خواجہ را در کنار کردہ درون حجرہ برد و بر سجادہ مشائخ چشت  
بنشاند خواجہ ابی محمد چشتی پسر خواجہ ابی احمد شینست خرقہ ارادت و خلافت از پدر  
خود یافتہ و در سنہ سبت چہار سالگی بر جادہ پدر خود بفرمودہ او بنشست و  
خواجہ ابی یوسف چشتی پسر خواجہ ابو محمد چشتی است و مرید و تربیت یافتہ پدر است  
و خرقہ خلافت ہم از پدر بزرگوار خود پوشیدہ حضرت خواجہ قطب الدین مودودی چشتی  
پسر خواجہ ابی یوسف چشتی است خرقہ ارادت خلافت از پدر بزرگوار خود یافتہ  
الغرض مناقب کرامت خواجہ قطب الدین چشتی بحدیست کہ قلم از رقم آں  
عاجز آید و خواجہ یوسف پسر خواجہ محمد چشتی بن پسر خواجہ قطب الدین  
امروز بر سجادہ چشت است و رعایت کرامت عظمت الغرض چوں خدمت اللہ  
رحمت اللہ علیہ از چشت با آں اعزاز و اکرام در شہر دہلی رسید تا آخر عمر ہیچ مرید  
نگرفت و ہیچ وقت نگفت کہ من خلیفہ ام و ہمہ مسافران لنگر دار وقت این سید  
پاک را بنجد دست خواجہ قطب الدین و چشت دیدہ بودند و نظر رحمت و شفقت  
خواجہ در باب این سید پاک معاینہ کردہ ہر کسے از اں مسافران در ویشاں  
در شہر دہلی بنگرے و دیہے تعلق کردہ مگر خدمت والد رحمۃ اللہ علیہ کہ ہمہ بر خدمت  
و محبت سلطان المشائخ بندہ کردہ و تا آخر عمر از اں قاعدہ نکشت و  
بیشتر حکایات و نقل و روایات کہ دریں کتاب تحریر یافتہ است منقول از  
خدمت والد است رحمۃ اللہ علیہ کہ راہ و روش این خاندان با عظمت کرامت  
بہتر از خدمت ایشان کسے ندانستہ و ہر کہ را در تحقیق راہ و روش این خاندان

باب سوم فضایل بعضی نیرنگان شیوخ العالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشایخ و سادات کرام قدس سرہ

یا کرامت سخنے و یا شبہ بودے از خدمت ایشان می پرسیدند از احوال و ذات ملک  
صفات را چند روز زحمت مراحم شد روز نهم بوقت چاشت پانزدہم ماہ صفر  
سنہ تسع و اربعین سبعمائے بر حمت حق پیوست و در حیطہ سلطان المشایخ  
نزدیک سید محمد کرمانی در سراں چو ترہ یاراں دفن یافت رحمۃ اللہ علیہ و ازین  
سید پاک سنہ پسرماند یکے کاتب حروف دوم سید لقمان و سیوم سید داؤد  
و جد مادری کاتب حروف مولانا شمس الدین دامغانی در باب سید داؤد  
خوش گفتہ است پیت میر داؤد گو سیلما نیت و بردل دوستاں بہ ازجا  
نیت پنہم آن سید با وقار آن سرور سادات روزگار اعنی سید کمال الدین  
امیر احمد ابن سید محمد کرمانی کہ عم بزرگ کاتب حروف بود و در مردی و جوانی  
مردی حیدر ثانی و صدقے و افرو فراستے کامل داشت و در ویشاں دست کمال  
فقیرا تنکہ زرو نقرہ دادے اگر چہ ایں بزرگ صاحب اقطلاع و طبل و علم بود و فایا بہم  
اوصاف تصوف موصوف بود و عقلے کامل داشت و کارہا بمقتضای عقل  
تمام کرد امیر خسرو خوش گوید پیت کارے نکرد جز بحالات علم و عقل و گوئی  
کہ صد عامہ بزرگ گاہ داشت و عجیب قوتے داشت کہ جز صدق بزرایاں مبارک  
او سخنے نہفتے و ایں ہمہ فضایل ثمرہ آن بود کہ در نظر سلطان المشایخ پرورش  
یافتہ بود و مادر و پدر ایں سید پاک از و را ضعی بودند و بہمہ حال در رضاے ایشان  
کوشیدے و انچہ حاصل او بودے در نظر ایشان آوردے و باز پرس آن حکمران  
و کاتب حروف از والد خود در حمت اللہ علیہ سماع دارد کہ برادرم امیر احمد در  
در جل بود و من برابر پدر یعنی سید محمد کرمانی از بیرون در خانہ می آمدیم دیوانہ  
صاحب نعمت پیش آمد و گفت سید محمد در خانہ تو پسرے خواهد آمد و را امیر احمد  
نام نہی ہمیں کہ در خانہ آمدیم برادرم امیر احمد تولد شد و قتی ایں سید پاک سلطان  
محمد تغلق در عہد خانے در شکرتنگ بسبب سعی ساعتے در پند خانہ بجا کسی  
کہ نزدیک ویو گیرست بفرستاد و بند سخت فرمود و اک بندہی خانہ تا ایں وقت

منہم

بہی بیہی

ماہنامہ در فضائل بعضی نبیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات کرام علیہم السلام

۲۱۵ مشہور ہیں است ہر کہ را در آں بندی خانہ بند کنند او زندہ نمازند بسبب ماراں  
و موراں و موشان گر بہ صفت چند گاہ کہ ایں سید پاک در آں بندی خانہ  
بود و مودیان مذکور پہنچ اید اے نتوانستند رسانید و شبہا بندہ اے ایں سید  
پاک بغایت اللہ از یکدیگر جداے شدند و مے افتادند ایں سید پاک طایفہ  
بندی و انان راے طلبیدے و بندہ باز شدہ نمودے و گفتے کہ من بچہ  
ایں بندہ را در و نکر دہ ام بکرم اللہ تعالیٰ خود جداے شوند چوں چند روز  
ایں حال معائنہ کردند بچہ بہت سلطان عرض داشت نہشتند سلطان  
فرمان فرستاد کہ او را مخلص کنید و بر من فرستید و ایں سید بزرگوار در آں ایام  
یک جمعہ کردے و قبا پوشیدے چوں خواست کہ پیش سلطان رود و وجود  
کرد و خرقة صوفیانہ پوشید پیش رفت سلطان گفت کہ ایں چہ کردی جواب  
گفت کہ در ماہمیں اتباع صوری ماندہ بود و بفرزدان حضرت رسالت صلی اللہ  
علیہ وسلم چوں آزاہم ترک دادیم سزاے خود دیدم سلطان گفت تو از ما بدین  
بہانہ مے خواہی گریز کنی و ما مے خواہیم کہ پرداخت امور مملکت بمشورت شما  
کنیم بعدہ ہم بر آں لباس گذاشت و ملکہ معظمہ گردانید محل مشورت داد و قتی  
ایں سید پاک از رحمت بود و در مقامے بالاے کہٹ غلطیدہ و کسے نزدیک  
نہ مردے اے بیند از غرقہ کہ در آں مقام بود از جانب بیرون سردرون  
غرقہ کردہ سوے ایں سید پاک مے بیند ایں سید بزرگوار پرسید کہ تو کیستی  
اں مرد گفت کہ من امیر المؤمنین علی ام رضی اللہ عنہ ایں سخن گفت و  
غایب ہماں ساعت ایں سید پاک از رحمت نیکو شد و در آخر کار در لشکر  
لاہور شہور سنہ ثمان و عشرین و سبعمائہ ہجرت بواسیر در غرہ ماہ جمادی  
الآخر ہجرت حق پیوست از آنجا تا بوت کردہ آورند در حظیرہ سلطان المشائخ  
نزدیک پدر و سزاں چو ترہ یاراں مدفون یافت رحمۃ اللہ علیہ ایں سید  
بزرگوار دو سپہر گذاشت یکے سید السادات منبع السعادات عماد الحق الدین



امیر صالح در علم و درج و تقویٰ بے مثل بود طاہری آراستہ بجمال محمدی  
و باطنی پیر استہ بذکر خفی دوم سید نور الدین نورالدین قلبہ بنوالمعرفت منہم  
آں سید با صفا آں جگر گوشہ مصطفیٰ آں کان حسن ملاحظت آں مایہ لطافت  
معائن طرافت آں دُر دریاے پیغامبری و آں گوہر شب چراغ حیدری  
سید السادات نبیرہ سید المرسلین قطب الحق والدین سید حسین ابن  
سید محمد کرمانی کہ عم میاںکی کاتب حروف بود و در علم و فضل و بذل و ایثار و لطافت  
ظاہر و باطن لطافت طبع بے نظیر زمانہ بود و عقل کامل داشت فراست تمام  
و دریں دنیاے خدا مجردانہ زیست و از تزویج و تعلق اتباع مبرا بود و علوم  
دینی بخیرت مولانا فخر الدین زرا دی خلیفہ سلطانات المشائخ بحث  
کرده و دے باز داشت ہر کہ خواستہ در خانہ او در آید ہیچ مانع نبودے از  
غریب و شہرے و حاجتمند یک سر در خانہ او و جائے کہ مقام خلوت اس  
سید پاک بودے میرفتند و بدانچہ مطلوب ایشان بودے بوفارس آئید  
و مسرور القلب باز گردانیدے این معنی ہیچ کس را از وضع و تشریف میسر نشد  
مگر اس سید پاک و پاک زادہ و پاک باز را و اس فضایل شمرہ آں بود کہ از  
عالم صغیر تا کبر سن در نظر مبارک حضرت سلطانات المشائخ پرورش یافتہ  
بود و بشرف پسر خواندگی سلطانات المشائخ مشرف و مشہور گشتہ چنانکہ  
ملک المذکرین کریم الدین نبیرہ کہ مالک نظم و شعر بود در مدح اس سید پاک  
نے نوید بیت صفات ذات وے اندر جہاں ہمیں نہ بس است کہ شیخ  
خواندش فرزند و خواجہ را نبستہ است و اس سید پاک را جمال با کمال بود  
ہر کہ را نظر بر جمال او افتادے اگر چہ مغموم بودے بالخاصیت مسرور القلب  
گشتہ شیخ سعدی خوش گوید بیت اے روے تو راحت دل من چشم  
تو چراغ منزل من و اس ضعیف گوید نظم اے سید پاک و پاک زادہ و  
در عالم حسن داد دادہ و در حسن لطافت و طرافت و خوباں ہمہ پیش تو پیادہ

در پیش قد لطافت تو + سر و چین است ایستاده + از روئے تو کا قباب حسن است  
 شویست دریں جہاں فدا دہ + آ رہے سر زلف گیسوانت + بوئے بہ نسیم  
 صبح دادہ + وقتے سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز را قبضے بود غلے  
 تازہ کرد و جامہ ہائے مبارک گردانید و خواست کہ طرف باغے رود دریں حال  
 آں سید پاک با صفا راطلب کرد چوں سید السادات بخدمت سلطان المشایخ  
 آمد سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود کہ ما را قبضے بودے خواہم در باغے رویم در  
 ستر ما فرو خواندند کہ سیاحین را بطلب بعد از نماز پیشین مہمود بود کہ ہر روز بخدمت  
 سلطان المشایخ طلب شدے تا نماز دیگر بخدمت سلطان المشایخ بودے  
 و بدولت مجاہدست ممالکت اسرار و انوار مشرف گشتے در موز و لطائف بسیار  
 در میان بودے و از علما و مشایخ و امرا و ملوک و خاناں بعد آنکہ پا بوس  
 سلطان المشایخ کردے در خانہ آں سید پاک بواسطہ شفقت سلطان  
 المشایخ کہ مشاہدے کر دندے آمدند کہ فرقتی برچیں مبارک اولامع بود  
 و جمال یوسفی از برکت نظر سلطان المشایخ بر روی جہاں آ رہے او پیدا  
 شیخ سعدی گوید بیت دیباچہ صورت بدیعت + عنوان کمال حسن ذات  
 است + و این ضعیف گوید رباعی راحت لہا است دیدن سوئے تو + فرحت  
 جاں ہاست جاناں روئے تو + بند زلفیں از دو گیسو باز کن + تا جہاں  
 خوشبو شود از بوئے تو + گرد کویت اہل ل گرداں مدام + خانہ اہل ل لاں شد کو تو  
 و ہمچنین گویند کہ کمال لطافت مرد این چنینست کہ نادرہ در کسے باشد قبول عامہ  
 و نیز جامہ نوک خامہ این ہر سہ خاصہ این سید پاک بود این ضعیف گوید قطعہ

درب جامہ چنانکہ مے با ید	نوک خامہ شرامتلم شد
در لطافت قبول عامہ شد ہی	ذات پاکت بدیں مکرم شد *

و بیشتر کسوت این سید پاک صوفیانہ صوف ہائے رنگازنگ کحباب چینی و مقطاع  
 ہمیں بود ہر بار کہ از جنس جامہ ہائے چیزے پوشیدے آں را کرت دیگر

نیوشید سے وہہر کہ خاطر مبارک او آفتضاکر دے عطا فرمودے دطعا نہاے  
 سکلف گرم درغایت لطافت یاراں وغیراں راخو راندے دیکساعت از  
 تنبول دہن مبارک خالی بنودے یعنی متواتر تنبول خورے اگر چہ یک برگ بدہ  
 تنکہ رسید و خلفاے سلطان المشائخ بجا نقل سلطان المشائخ درغایت احترام  
 ایں سید پاک مے کوشیدند و بچہت ملاقات ایں سید پاک بر قانون قدیم درخانہ او  
 مے آمدند زیرا چہ محل مرتبہ او بخدمت سلطان المشائخ مدو ما فرمودہ بود چنانکہ  
 درباب خلافت خلفاے سلطان المشائخ تحریر یافتہ است آخر الامر عبدالعزیز سلطان محمد  
 انامہ صدر زمانہ درشہر سداشنے و ثلثین و بیسماکہ مسند وزارت مملکت ہندستان کمال  
 جہاں آراے خواجہ جہاں احمد یازم جو مزین زینت گرفت و طرف دیو گرفت  
 و آں ایام بواسطہ محبت قدر کہ ایں سید پاک را خواجہ جہاں مرحوم در نظر  
 مبارک سلطان المشائخ معظم و مکرم دیدہ بود خواست کہ بر خود آرد ایں اقتراح  
 را اں سید پاک قبول نہ کر دفا ماچوں دید کہ نباید کہ بحکم فرمان سلطان محمد  
 بر خود بار دیا خواجہ جہاں مرحوم گفت کہ بدو شرط و صحت کشما با شیم اول آنکہ کیا  
 سیادت اہل تصوف بر من مقرر باشد دوم آنکہ نہیچ شغلے معین مشغول نہاں  
 زیرا چہ سلطان محمد ایں ہر دو صفت از سادات اہل تصوف مے گردانید و در کار  
 دنیا مشغول مے کرد ایں ہر دو صفت خواجہ جہاں مرحوم قبول کر و تائب  
 گور بو فارسانہ در تعظیم و تکریم ایں سید پاک با قصہ الغایت کوشید فاما آں  
 عظمت و جاہ راحت و شوق و ذوق کہ پیش از تعلق خواجہ جہاں داشت  
 در حیات سلطان المشائخ بعدہ آں طریقہ میسر نہ شد تا در آخر عمر زحمات  
 فاج کہ بیشتر ایں زحمت دوستان خدا مے تعالی را شود مبتلا شد و کرات  
 شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ الغریب کثرت خواجہ جہاں مرحوم  
 بعیادت درخانہ ایں سید پاک بیامند بعدہ در بیست و یکم ماہ شعبان سنہ ۸۵۸  
 و تحسین سبعاۃ رحمت حق پیوست روز پنجشنبہ بوقت نماز باراد بزرگی خوش

ماہ گشت  
 سفر ۱۲

بیت سروے زیوستان معانی فروشکست و برجے ز آسمان معانی خراب  
شد و منہم آں شرف سادات کرام آں خلاصہ زبدہ انام آں مقبول خاص و عام  
اعنی سید السادات منبع البرکات شمس المائتہ والدین سید خاموش ابن سید  
محمد کرمانی عم خورد کاتب حروف کہ در علم و فضل و بذل لطافت طبع و اعطای طعام  
بمخاص عام بے مثل زمانہ بود و پرورش نظر سلطان المشایخ یافتہ و در مجلس  
خلوت خمسہ نظامی بخدمت سلطان المشایخ خواندے و بنظر خاص سلطان  
المشایخ مخصوص گشتہ جمال بے اندازہ لطافت بے حد داشت این ضعیف گوئی قطعہ

در ذات مبارک تو پیداست	ہر جا کہ لطافتی است اے جاں
وصف تو حد بیان من نیست	حسن تو بس است دلیل مبراں

ویاراں و عزیزاں کہ از شہر بخدمت سلطان المشایخ مے آمدند شبہا  
در خانہ این سید پاک مے بودند چنانکہ قاضی محی الدین کاشانی کہ این سید  
پاک تلمذ پیش او کردہ بود و مجمع البحرین ہدایہ فقہ بخدمت او بحث کردہ و مولانا  
حجت الدین ملتانی و مولانا بدر الدین یار و مولانا شرف الدین یار و مولانا  
شمس الدین یحییٰ و مولانا حسام الدین و یاران او و خدمت شیخ  
نصیر الدین محمود و مولانا علاؤ الدین بٹلی و عزیزان دیگر و طعام از ہر جنس موجود  
و قوالان بہمت این عزیزاں چاکر گرفتہ بود و حاضر میداشت و پیوستہ در خانہ  
او باز بودے و اہل دنیا از مرا و ملوک و اہل کتب و شغل داران دیگر بواسطہ  
لطافت طبع او راہ و روش پاکیزہ و اسیب محبت او مے بودند و ہجرت مسلمانان  
بیکل شارت او با تمام مہرسانیدند و دوست نفر آدمی از درویشاں و غریباں  
و زندہ پوشاں خارج او میان خانہ و یاران خاص و در خانہ او طعام میخوریدند  
این سید پاک در یوگیہ بوقت آخر شب کاتب حروف را طلبید و فرستاد چوں  
بخدمت او رسیدیم دیدیم تسبیح بر دست کردہ و مستقبل قبلہ مشغول است کاتب  
حروف را گفت کہ دیروز شیخ کمال گئی در مجلس با من معارض شدہ است

و از راه حسد و فضول مرا گفت که تو سید نه کنوں من مشغول شده ام و برادر ارادگان  
 دیگر را هم گفته ام که مشغول شوند و تو هم مشغول شو اگر نسبت بحضرت رسالت  
 صلی الله علیه و آله و سلم درست است حق تعالی این حاسد را مقهور گرداند  
 چون نماز یا دعا و بگذاذیم یکے گفت شیخ کمال کنی دستار گردن کرده بادوست  
 نفر دیگر پوشین ایستاده است چون دروں طلبیم همچنان دستار گردن کرده آمد  
 و در پائے آں سید پاک افتاد و گفت دی روز سخنی گفته ام آں نه لایق حال  
 بندگان خاندان باشد از آن پشیمان شدم و مستغفر گشته بخدمت آمده ام آں  
 سید پاک بعد تا مکل بسیار سر و از پائے خود برداشت فرمود اگر تو زود بر سر حضرت  
 نه شدی سزای خود در دین دنیا می دیدی آخر عمر چند گاه در حقان جوانی  
 در عین کامرانی مبطول گشت بیست و پنجم ماه در شب یکشنبه نه اثنی و ثلثین  
 و سبعمائة در جوار رحمت رب العالمین پیوست و هم در یوگیر زیر مقام خواجہ خضر  
 مدفون یافت روضه متبرکه او حاجت روائے خلق آں دیار است رحمة الله علیه  
 باب چهارم در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفای سلطان المشایخ  
 نظام النجف و الشریع والدین قدس الله سره العزیز و بیان یافتن خلافت خلفا  
 مذکور از حضرت با عظمت سلطان المشایخ طیب الله ثراه و جعل البجته متواه  
 و این باب مشتمل است بر ده منہم و بیست و پنج نکته عرض می دارد و کاتب حروف  
 محمد مبارک علوی کرمانی المدح و بحو با میر خور و بر آنجمله که این بنده سلع دارد  
 و از والد عثمان خود در رحمة الله علیهم که باختصاص سلطان المشایخ مخصوص  
 بوده اند چون در آخر عمر عنصر بیا یوں و ذات خدایمنوں سلطان المشایخ را  
 زحمت فراموش شد بعضی یاران اعلی و خد متگاران که ملازم حضرت سلطان  
 المشایخ بوده اند چنانکه سید السادات سید حسین و شیخ نصیر الدین محمود  
 که در آن ایام بخدمت سلطان المشایخ بودند مولانا فخر الدین زریادی و خوا  
 جہ متبرکه که خدمتگار قدیم بودند و خواجہ اقبال خادم این عزیزان اتفاق کردند بجهت

یعنی صاحب سبیل

باب چهارم

خلافت سلطان المشايخ سی و دو نفر از یاران اعلیٰ کہ بہ علم و زہد و دوح و بذل عشق و ذوق شغل بلنی مشہور بودہ اند بخط امیر خسرو تذکرہ کنانیدند و بخت سلطان المشايخ گذرانیدند سلطان المشايخ فرمود چندین چہ نشہ ایدچوں اثر بے رضائی بدیں سبب مشاہدہ کردند از ان تذکرہ الاولیاء چہ نفر اختیار کردند چوں در دوم تذکرہ منتخب کردہ پیش بردند بشرط مبالغہ سلطان المشايخ مشرف شد در بابیکہ ازیں بزرگاں اعنی مولانا خلی سراج الدین فرمود کہ اول درجہ دریں کار علم است چنانکہ این کیفیت مشرح در ذکر ایں بزرگ تحریر یافتہ است الغرض چوں ایں بزرگاں در خاطر مبارک سلطان المشايخ جائے دادند سید اسادات سیب حسین را فرمان شد کہ بجهت ایں عزیزان خلافت نامہ مابنویس لانا فخر الدین نرغادی از کمال علم و فصاحت و بلاغت کہ درو بود خلافت نامہ ہائے ایں عزیزان سواد کرد و سید اسادات حسین مرحوم بخط مبارک خود بیاض کرد چوں خلافت نامہ ہائے مبارک کتابت بنجست سلطان المشايخ گذرانیدند باز سیب حسین را فرماں شد کہ تو کتبہ خود دین کاغذ مابکن دریں محل سلطان المشايخ سبب کتابت فرمودن کتبہ مذکور حکایت فرمود کہ در آنچہ بجهت خلافت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سدرہ العزیز بعضے عزیزان را اختیار کردند مولانا بدر الدین احقاق را فرمان شد کہ بجهت ایں عزیزان خلافت نامہ مابنویس دریں محل یارے بود قدیم او گفت شنو آغاز کرد کہ سالہا من دریں کار خون خورده ام و در ارادت ازیں عزیزان سابقم چہ اشد یکہ بمن خلافت نرسد چہ شود اگر شیخ مرا خلافت خود ندہد من مے توانم کہ اینچنین کاغذے بہ بردازم و بدیں کار مشغول شوم چوں ایں سخن بسبب مبارک شیخ شیوخ العالم رسید مولانا بدر الدین الحق را فرمان شد کہ در خلافت نامہ ہائے ایں عزیزان کہ کتاب کردہ کتبہ خود بکن تا پیچ حریصے را دریں کار متداخل نہ



بعده سید بن بقران سلطان المشایخ در خلافت نامہ کے ایں بزرگاں  
 لکند خود میں عبارت کرد و حضرت هَذَا الْأَشْطَرُ بِالْإِشَارَةِ الْعَالِيَةِ آمَنَ اللَّهُ  
 عَلَاهَا وَمَنَ عَنْ كُلِّ أَقْبَى وَحَمَاهَا بِحُطِّ الْعَبْدِ الضَّعِيفِ الرَّاحِلِ الْفَضْلِ  
 الرَّحْمَنِ ابْنِ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيِّ الْحُسَيْنِيِّ الْكِرْمَانِيِّ بَعْدَهُ سُلْطَانُ  
 المشایخ بخدمت مبارک خویش مزین گردانید ندیدیں عبارت مِّنَ الْفَقِيرِ مُحَمَّدِ  
 بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلَدَاوِيِّ الْبُخَارِيِّ وَازیں بزرگاں ہر جا کہ حاضر بود در  
 مجالس مختلفہ خلافت نامہ مائے ایشاں با خلعت خلافت در نظر سعادت و بخش  
 سلطان المشایخ بدست مبارک ایشاں دادند و سلطان المشایخ ہر یک را  
 ازیں بزرگاں نعمت و وصیت مکرّم گردانید چنانکہ در ذکر ہر یکے ازیں بزرگاں  
 تحریر خواہد یافت انشاء اللہ تعالیٰ خدمت مولانا شمس الدین سیحی مولانا علاؤ الدین  
 ہنسی تہاں آیام و خطہ او وہ بود بیکم فواں سلطان المشایخ خلافت نامہ مائے ایں  
 ہر دو برگ با خلعت خلافت بدست مبارک شیخ نصیر الدین محمود دادند تا ایں  
 ایامت دینی بدیشان برساند و کتابت ایں خلافت نامہ ہا مرقع بود بتاریخ  
 فِي الْيَوْمِ الْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ اَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعًا اَلْفَ وَفَقَلَ  
 سلطان المشایخ مؤرخ است بتاریخ ہر دہم ماہ ربیع الاخر سنہ خمس و عشرين  
 و سبعمائید و آنکہ بعضے نے گویند و یاد کرتاب خود خودے نویسند کہ از کتابت  
 خلافت نامہ کے ایں بزرگاں کہ دست مبارک سلطان المشایخ را غلبہ  
 زحمت بود خبر نداشت دست سلطان المشایخ نے گرفتند و نشان نے کنایند  
 این معنی سچیں نمود سلطان المشایخ را غلبہ تحمیر پیش ز نقل سلطان المشایخ  
 نوشتہ شدہ ایں سطو بہ اشارہ برتر ہمیشہ در و خدا تعالیٰ بزرگی اور او گماہارہ خدا تعالیٰ از  
 ہر کفے و محفوظہ ارداں اشارت عالیہ نوشتہ شدہ بظہر بندہ ناتواں امید اربہ عنایت امر تعالیٰ حسین  
 پسر محمد پسر محمد فرزند علی فرزند حسین متوطن کرمان از خیر حضرت سلطان نظام الدین کہ اسم مبارک  
 محمد پسر احمد پسر علی متوطن شہر ہراؤں متوطن اولی بخارا شریف است در روز بیستم از ماہ ذی الحجہ  
 سال چہار و بیست و ہفت صد۔

چہ روز پیش نبی و محسب فاما کتابت خلافت نامہ سے این بندگان و بدولت  
 وصیت مخصوص شدن پیش از نقل سلطان المشایخ سرہ ماہ وصیت و  
 روز بود قدس السدرہ العزیز آدمیم بر سر سفر سناقب فضائل خلفائے مذکور قدس  
 السدرہ العزیز منہم اس در دریا سے علم و زہادت اس پیشو سے اہل عجت مکرر  
 اعنی مولانا شمس الدین محمد بن سحیہ بگواندہ مضجعی ضعیف گہ بہ بیعت دریا  
 علم و گنج زہادت باتفاق و اعنی کہ شمس ملت دین علوم و اوقیہ ذکر کریں گ  
 شمل بر چہار نکتہ است نکتہ اول در بیان آوردن احوال مولانا شمس الدین  
 سحیہ بحضرت سلطان المشایخ نظام الحق الدین قدس السدرہ العزیز  
 منقول است کہ خدمت مولانا شمس الملک والیدین و مولانا صدر الدین  
 نادلی ہر دو برادر خالتین بودند و ان تعلم در ایام تطیل برائے جامہ شستن  
 حوائی غیاث پور و لیا ب جو کہ آمد و وصیت عظمت کرامات سلطان  
 المشایخ تبع مبارک ایشان رسیدہ بود کہ علما و صد و شہر بخدمت سلطان  
 المشایخ مے آیند و رو سے زمین مے آرنڈ و خاکبوس این حضرت مے کنند  
 چون این دو بزرگ را در اوائل چنڈاں اعتقاد بر اہل تصوف نبود ملاقات سلطان  
 المشایخ را بخود راہ نے دادند روز سے در حوائی غیاث پور آمدہ بودند خدمت  
 مولانا شمس الدین مولانا صدر الدین را گفت کہ شاہ نظام الدین  
 سلطان المشایخ اینجائے باشند و خلق شہر معتقد او شدہ اند معلوم نیست حال  
 علم ایشان چیست بیا آمد تا بخدمت او برویم ہمیں باشد کہ تواضع با خراطہ کنیم  
 و طریق خلعت رو سے بر زمین نیاریم سلام بگویم بنشینیم بدیں نیت بخدمت  
 سلطان المشایخ آئند بجز و انکہ نظر این دو بزرگ بر جمال مبارک سلطان  
 المشایخ افتاد ہوا ہے کہ حق تھا ہے در سیمائے دوستان خود نہادہ است  
 بر مولانا شمس الدین مولانا صاحب الدین رحمۃ اللہ علیہما اثر کرد کہ بزمین روند  
 مصرع سوز و خوبان عالم راز میں پیش تو بوسیدین نظم آل دل کہ زدست میرا

مستحق  
 توبہ

بر بودم \* ہرگز کیسے نہ آدم و نمودم \* جاناں تو بیک نظر حیاں بر بودی \*  
گوئی کہ ہزار سال بے دل بودم \* سلطان المشائخ فرمود کہ بنشین  
ہر دوشستند چوں ساختے گذشت سلطان المشائخ فرمود د شہرے باشند  
گفتند آسے باز فرمود چیرے تعلم نے کنیا گفتند آری بخد مت مولانا ظہیر الدین  
بہکری پڑوی بجٹ نے کنیم سلطان المشائخ ہم ازاں محل کہ سبق  
پڑوی ایشاں رسیدہ بود و مشکلے وراں سبق ماندہ کہ از مولانا ظہیر الدین  
حل نشدہ سلطان المشائخ بیان آں مشکل از ایشاں استکشاف کرد ایشاں  
در عالم تحیر افتادند و روے برین آوردند و گفتند کہ مخدوم ہمیں محل مشکل ماندہ  
مولانا ظہیر الدین گفتہ کہ میں سخن را تحقیق خواہم کرد سلطان المشائخ قسم فرود  
و آں مشکل را چنانکہ دلاسا ہے ایشاں بود محل کرد بوقت برخاستن سلطان  
المشائخ میز پیش مولانا شمس الدین بھیجے آورد و دستار پیش مولانا  
صدر الدین نا ولی چوں این ہر دو بزرگ از خدمت سلطان المشائخ  
بیرون آمدند باخو و گفتند کہ عظمت کرامت شیخ شنودہ بودیم اکنون و فور علم  
شیخ ہم معاینہ شد چوں بخد مت مولانا ظہیر الدین رفتند مولانا شمس الدین  
میزری کہ سلطان المشائخ دادہ بود در سربستہ رفت مولانا ظہیر الدین رسیدہ  
کہ امرواں میز خلافت مہمود جہ بستہ مولانا شمس الدین گفت کہ من بخت  
حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین بودہ ایم عظمت کرامت ایشاں  
شنودہ بودیم ہم کرامت ہم و فور علم ایشاں شاہدہ کردیم این میز زمین دستار  
بمولانا صدر الدین عطا فرمودہ سلطان المشائخ ہست بعدہ حکایت  
مجلس سلطان المشائخ بنوع تقریر کردند کہ مولانا ظہیر الدین را آرزوے  
ملاقات سلطان المشائخ غالب گشت و بدان دولت برسیہ الغرض در مجلس  
دوم مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ بسعادت ارادت سلطان المشائخ  
مشرف گشت چوں با صدق درآمدہ بود بتدیج مہربہ خلافت سلطان المشائخ

رسید بزرگے خوش گویدیت جائے رسیدہ بمعانی و مرتبہ کا بنجا بجا یہ وفات  
انساں نمیرسد یہ مکتبہ دوم بیان عظمیٰ روش مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ  
علیہ مقرر سالکان راہ طریقت باد کہ خدمت مولانا شمس الدین در غایت بزرگی و  
پاکی بود از تعلق تزویج مہر اطہر و باطن این بزرگ باوصاف اہل تصوف موصوف  
و از تحلفات مراعات چنانکہ میان خلق است عاری و اگر کسی از اہل دنیا بخدمت  
این بزرگ رسید کہ خاطر مبارک اورا سخت شوار آمدے در معذرت آں شخص  
حیراں شدے خدمت گزارے داشت فتوح نام کہ تعہد ذات ملک صفات مست  
مولانا کردے اورا طلبیدے و گفتے این عزیز را معذرتے بکن فتوح آیندہ  
در مقام خود بردے و ترتیب عام کردے و ہدایاے شکر و پیش آوردے بنوع  
بہتہ باز گردانیدے و اگر از فتوحات چیزے رسید خدمت مولانا نظر دایں  
نکردے ہماں فتوح برداشتے برائے آیندہ و رونڈہ خرچ کردے و عجب ذاتے  
یا کمال بود کہ علامات مردان خداے دریمائے آں بزرگ پیدا بود و بجز دیکہ نظر  
بر روے مبارک او افتادے پیتے در دل نمودے کہ اینک مرد خداے بر سیرت  
و صورت سلف است جملہ اہل عصر از علما و مشائخ منقاد و معتقاد و بودند و شیخ  
نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ را و اہل بخدمت این بزرگ چیزے خواندہ بود  
و بزائوے ادب بخدمت این بزرگ نشستے تا آخر عمر بعد ہر چند گاہ بخدمت  
مولانا شمس الدین میرفت رعایت حقوق ما تقدم بر طریق سلف میکرد و خدمت  
مولانا شمس الدین میان یاران اعلیٰ بغایت کرم و معظّم و صاحب بر بود و با چند  
فضائل و علوم مرتبہ چون بدولت خلافت سلطان المشایخ مشرف گشت اگر کسی  
بخدمت این بزرگ بہ نیت ارادت آمدے تا توانستے احترام کردے و اگر آن شخص  
احکام بسیار کردے و دیدے کہ دریں کار صادق است انگاہ دست بیعت  
دادے منقول است کہ مے فرمود اگر نشان مبارک سلطان المشایخ کہ  
بخط خود دایں کاغذ کردہ است بنودے من ہرگز آں کاغذ بر خود نگاہ نہ داشتے

تکلمه سیدوم در بیان علم و تبحر مولانا شمس الدین سحی رحمة الله علیه منقول است  
 که خدمت مولانا شمس الدین مولانا صدر الدین ناولی در اوائل تعلیم میان علما  
 شهر و بحث علوم و موهبہ گفتن و ایراد مقدمات الزام پیشینہ مشہور بود و در ہر مجلس  
 کہ درے آمدہ کئے مجال آں نبودے کہ برایشاں اعتراضے کند چنانکہ مولانا شمس  
 الدین رحمة الله علیه فرمود کہ ما سبقہا گذشتہ و آئندہ در علم اصول فقہ و معانی  
 بیان و خلاصہ شبہات تحقیق مے کردیم و انچہ لوازم آں سبقہا بوسے از  
 شبہات قیود از شروح چنداں مستحضر مے کردیم تا در مجلس استادان شبہاتے  
 کہ در سبقہا مے مذکور وارد شدے در عین تقریر دفع آں مے کردیم تا کہے راجا  
 در آمد نباشد الغرض کار علم و تبحر خدمت مولانا رحمة الله علیه بجائے کشید کہ استادان  
 شہر بخد مت ایں بزرگ بزانوے ادب نشستند و تلمذ کردند ہر کہ پیش ایں بزرگ  
 تلمذ کرد از برکت نظر او درین دنیا نصیبے کامل و از علوم دینی بہرہ وافر گرفت  
 و بیشتر علمائے شہر منسوب بشاگردی ایں بزرگ اند و سند علم جائے ظاہری و  
 تحقیق علوم دینی نسبت بدار بزرگ کنند فخر و مسابحات خود بجلوس رفع آں بزرگ  
 دانند کہے کہ شاگردی آں بزرگ منسوبست میان علمائے عظام و مجتہدین کرم است لغرض ہر یک  
 سخن علیحدہ تفکر و تدبر کردے کہ صفت نتواں کرد زہے محقق روزگار چند  
 تصنیفات در علوم دینی از خدمت آں بزرگ در عالم یادگار ماندہ است عجب  
 ذاتے کامل بود کہ میان شریعت و حقیقت جمع کرد و خواجہ حکیم سنائی گوید  
 مثنویات قبائے زیر کاں ستانہ اوست و گنج معنی کتاب خانہ اوست و  
 علم دیں از براسے دیں باید و توچینے و ایں چنینی باید و از تو دارند صد ہزار فتح  
 وارد و صادر طبیعت روح تکلمہ چہارم در بیان کرامات و شنیدن سماع مولانا  
 شمس الدین سحی رحمة الله علیه در حلت کردن ایشاں از دار دنیا بدار عقبے از مولانا  
 سلیمان مرید شیخ نصیر الدین محمود رحمة الله علیه سماع است کہ روز جمعہ بود بعد  
 از نماز جمعہ بخد مت مولانا شمس الدین قدس سرہ العزیز رفتہ خدمت مولانا

ہاں ساعت از سب جمعہ آمدہ بود و جامہائے زیادتی دور کردہ و در کتابت مشغول گشتہ مولانا سلیمان مے گوید در خاطر من گذشت کہ بعد از نماز جمعہ وقت مشغولی مشایخ است چگونہ است کہ انجمنیں بزرگے در انجمنیں وقتے بکتابت مشغول است بجز و انکہ یعنی در خاطر گذرانیدم خدمت مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سر از مشغولی کتابت بالا کرد و جانب من دید و فرمود کہ سلیمان از انہم خالی نہ ام من در حیرت افتادم کہ این چہ کشف است فی الحال بروے من از خطہ من حکایت کرد مثل این کرامات دریں بزرگ بسیار بود عرض میدار و کتابت حروف بر آنجامہ کہ این بندہ خدمت این بزرگ را در سماع بسیار دیدہ است فاما در آخر عمر کہ سماع شنید بعد از ان بر حمت حق خواہ پیوست بر بنگلہ بود و حقیقہ سلطان المشایخ عرس بود و در آن جمیعت خدمت مولانا شمس الدین و شیخ نصیر الدین محمود و شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہم و عزیزان دیگر حاضر بودند و این جمیعت سماع در میان گنبد بزرگ بود و اینہمہ بزرگاں در آن مجلس سماع مے شنیدند و طائفہ مسافراں و حیدریاں قلندراں در طاق بزرگ کہ در پایان روضہ است آنجا سماع مے شنیدند و قص مے کردند و قوالان و درویشاں دف میزدند و این قصیدہ شیخ سعدی بالبحان لریا مے گفتند قصیدہ

دوائے دل درد مند از کہ جویم	غمی کز تو دارم بہ پیش کہ گویم
بہ پیش کس این ماجرا را نگویم	اگر گشتہ گرم بہ تیغ جفایت
اسیر تو باشم خلاص از کہ جویم	طیبم تو باشی علاج از کہ خواہم
غمی کز تو دارم بہ پیش کہ گویم	رسعدی چہ گویم چہ جویم چہ گویم

الغرض خدمت مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ جمیع اصدااں جمع کثیر از میاں گنبد بزرگ بیروں آمد و نزد یک قوالان و درویشاں کہ سماع مے کردند و دف میزدند رفت یا استاد و ذوق سماع و صحبت درویشاں مے گرفت و دست



مبارک خود برینہ مصفاے خودے مایہ روے جنبیتاں غایت کہ سماع  
 فرو داشت کردند خدمت مولانا رحمۃ اللہ علیہ لذت آں سماع گرفت جنبش  
 عاشقانہ کردیاں عزیزاں کہ در انجلس بابرکت بودہ انداں حال معاینہ کردہ  
 باشند بعدہ بسے بر نیامد کہ خدمت مولانا بر حمت حق پیوست رحمۃ اللہ علیہ  
 آچنان بود در آنچہ سلطان محمد داد ظلم و تعدی میداد و تیغ خون آشام خود را  
 بنجون بندگان خداے سیرایے گردانید در آں معرض خدمت مولانا شمس  
 الدین را رحمۃ اللہ علیہ طلبی نمود و چند روز اس بزرگ را در مقام ہیبت در سر  
 داشت بعدہ پیش خود طلبید چوں خدمت مولانا پیش رفت سلطان گفت  
 ہجو تو دانشمندے اینجا چہ کند تو در کشمیر برو در تخانہ ہاے آں دیار نشین و  
 خلق خداے را با سلام دعوت کن چوں آچنین فرمانے شد کساں تعین  
 شد کہ اس بزرگ را رواں کنند خدمت مولانا در خانہ آمد تا استعداد رواں  
 شدن کشمیر کنند عزیزانے کہ در آں محل حاضر بودند روے مبارک خود سو  
 ایشاں کرد و فرمود اینہا چہ مے گویند من بندگی شیخ را در خواب دیدہ ام کہ مرا  
 نے طلب من بخدمت خواجہ خود میر و م ایشاں مرا کجا مے فرستند دوم روز  
 آں خدمت مولانا را زحمت حادث شد و بر سید مبارک او غلولہ شکل پیدا  
 آمد و غم و اندوہ در و نہ بیروں زد چنانکہ آں غلولہ را شکاف کردند و این خبر  
 بسطان رسید گفت او را بطلبید و تفحص کنید نباید کہ حیلہ کردہ باشد ہجو  
 کردند خدمت مولانا را رحمۃ اللہ علیہ با آں زحمت در سرائے بردند چوں تحقیق  
 شد باز گردانیدند بعد چند روز بجوار حمت را عالمیں پیوست و خدمت  
 مولانا ہمہ در حیات خود بیروں حظیرہ سمت پایاں زیر دیوار حظیرہ چو ترہ برائے  
 خود سازانیدہ بود فاما بوقت دفن والد کاتب حروف سید مبارک محمد  
 کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ خدمت مولانا را درون حظیرہ بیارند متصل چو ترہ  
 مولانا علاؤ الدین نیسی زینے محل بود و فرمود کہ اینجا دفن کنید کہ مولانا

علاء الدین نیلی یار و هم سبق بهم سر مولانا بود و همچنان کردند متصل چو تره  
 مولانا علاء الدین نیلی چو تره بغایت مروح و مصفاست در آن چو تره  
 مجروانه آسوده است رحمة الله علیه نسخه خلافت نامه خدمت مولانا شمس الدین  
 رحمة الله علیه که از حضرت با عظمت سلطان المشایخ یافته بود قدس سره  
 سره العزیز بنسبه الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی سمیت بهم اولیایه  
 عَنِ الرُّكَّانِ إِلَى الْأُكُلَانِ عَارَا وَاعْتَلَقَتْهُمُ بِأَلْوَحِدِ الْحَكَّانِ بِأَنَّ  
 قَدْ آدَتْ عَلَيْهِمْ بَكْرَةً وَعَشِيًّا كَأَنَّ مِنْ مُحَبَّةٍ مَنْ كَوْنُهُمْ دَارًا كَلَّ  
 جَنَّ عَلَيْهِمُ اللَّيْلُ تَشْتَغِلُ قُلُوبُهُمْ مِنَ الشَّوْقِ نَارًا وَتَقْبِضُ أَعْيُنُهُمْ مِنَ الْبُكَارِ  
 مِنْ رَأَا وَتَمْتَعُونَ مِنْ حَاجَةِ الْحَكِيمِ أَسْرَارًا وَيَطُوفُونَ بِسَرَادِقَاتِ الْعِزِّ  
 أَفْكَارًا لَا يَزَالُ مِنْهُمْ فِي كُلِّ زَمَانٍ مِنْهُمْ مَكْنُونَةٌ تَضَارِعُ الْعُرْفَانَ فَيُظْهِرُ  
 فِي الْأَوْقَاتِ ثَارَةً وَيَهْزِي فِي الْأَفَاقِ أَلْوَارُهُ لِسَانُهُ نَاطِقٌ بِالْحَقِّ وَهُوَ دَاعِي اللَّهِ  
 فِي الْخَلْقِ لِيَجْمَعَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَيَقْرِئَهُمْ إِلَى السَّرِّ الْخَفِيِّ ثُمَّ الصَّلَاةُ  
 عَلَى صَاحِبِ الشَّرِيعَةِ الْغَرِّ وَالطَّرِيقَةِ الزُّهْرِ عِزِّ رَسُولِ الرَّحْمَةِ الْمُخْصُوصِ  
 بِخِلَافَةِ رَيْبِهِ فِي مَقَامِ الْبَيْعَةِ عَلَى خُلَفَائِهِ الرَّهْشِدِينَ الَّذِينَ فَازُوا بِكُلِّ  
 مَقَامٍ عَلَى وَعَلَى أَيْدِي الَّذِينَ رَجَّحُوا بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ  
 الدَّعْوَةَ إِلَى الْوَحْدِ الْعَلَامِيِّ مِنْ أَرْفَعِ مَكَامٍ الْإِسْلَامِ وَأَوْثَقِ عُرْوَةٍ فِي  
 الْوَيْمَانِ عَلَى مَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالَّذِي أَنَفَسَ مُحَمَّدٌ بَيْنَهُ  
 لَيْلَيْنِ شَتَّاهُمَا وَفِيهِمَا لَكُمْ إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِ اللَّهِ إِلَيَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ اللَّهَ إِلَى عِبَادِ  
 اللَّهِ وَيُحِبُّونَ عِبَادَ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَيُحْمِلُونَ فِي الْأَرْضِ بِالنُّصْبَةِ وَالْأَمْرِ مِمَّا مَدَحَ  
 اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَرْوَاحِنَا وَدُرِّيَا تَنَاسَرَتْ  
 أَعْيُنُ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا وَقَدْ أُوجِبَ مَا اللَّهُ تَعَالَى عَلَى وَفْقِهِ لِاتِّبَاعِ  
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُجَلِّينَ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو  
 إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَإِتِّبَاعُهُ إِنَّمَا يَكُونُ بَرْعًا وَإِقْوَالًا

وَالْأَقْنَدَ أَعْيَهُ فِي أَعْمَالِهِ وَتَنَزَّيْهِ السِّرِّ عَنْ كُلِّ مَاسِئَلٍ لِلَّهِ فِي السُّجُودِ  
وَالْإِقْطَاعِ إِلَى الْمَعْبُودِ ثُمَّ إِنَّ الْوَلَدَ الْأَعَزَّ الثَّقَى وَالْعَالِمَ الْمَرْضَى الْمُتَوَجِّهَ إِلَى  
رَبِّ الْعَالَمِينَ شَمْسُ الْمِلَّةِ وَالِدَيْنِ مُحَمَّدٌ بْنُ يُحْيَى أَقَاضَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْوَارِدُ  
عَلَى أَهْلِ الْيَقِينِ وَالْتَقَوْنِي لَمَّا صَحَّ قَصْدُهُ إِلَيْنَا وَلَبَسَ خِرْقَةَ الْإِرَادَةِ  
مِنَا وَاسْتَوَى فِي الْحُظْرِ مِنْ صُحْبَتِنَا أَجَزَتْ لَهُ إِذَا اسْتَقَامَ عَلَى اتِّبَاعِ سَيِّدِ  
الْكَائِنَاتِ وَاسْتَشْفَرَ الْأَوْقَاتِ بِالطَّاعَاتِ وَرَأَتْ الْقُلُوبَ عَنْ هَوَاهِجِ  
النَّفْسِ وَالْخَطَرَاتِ وَاعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا وَآسَابِهَا وَلَمْ يَنْكُرْ إِلَى ابْنِهَا  
يَهَا وَآرِبِهَا وَأَنْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ بِالْكَيْفَةِ وَاشْرَقَتْ فِي قَلْبِهِ الْأَنْوَارُ الْقُدْسِيَّةُ  
وَالْإِسْرَارُ الْمَلَكُوتِيَّةُ وَأُفْتُحَتْ بَابُ الْفَهْمِ الثَّعْرِبَاتِ الْإِلَهِيَّةِ أَنْ يَلْبَسَ الْخِرْقَةَ  
لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُرْشِدَهُمْ إِلَى مَقَامَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا أَجَازَ فِي بَعْدِ مَا أَهْطَى  
بِنَظَرِهِ الْخَاصِّ وَالْبَسَ خِرْقَةَ الْإِلْتِصَاصِ شَيْعَتِ الْعَالِيَةِ فِي الْأَقْطَارِ قَوَائِمِ  
نَفَائِهِ السَّامِيَةِ فِي الْأَوَاقِثِ لَوْلَا مَعِ كَرَامَاتِهِ السَّامِيَةِ فِي الْعَالَمِ الْقُدْسِ أَفْكَارُهُ  
الْبَائِغِ مُجْتَبَاةُ الرَّحْمَنِ أَنْارُهُ قُطْبُ الْوَرَى عِلَامَةُ الدُّنْيَا فِي بَدَنِ الْحَقِّ  
وَالشَّمْعُ وَالِدَيْنِ طَيِّبُ اللَّهِ ثَرَاهُ وَجَعَلَ حَظِيرَةَ الْقُدْسِ مِنْ مَتَوَاتِهِ  
وَهُوَ لَيْسَ الْخِرْقَةَ مِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ سُلْطَانِ الطَّرِيقَةِ قَبِيلِ مُحَبَّةِ  
الْجِبَارِ طُوبِ الْمِلَّةِ وَالِدَيْنِ بَحْثِيَارِ أَوْصِيٍّ وَهُوَ مِنْ بَدْرِ الْعَارِفِينَ مُعِينِ  
وَالِدَيْنِ الْحَسَنِ السَّنْبَرِيِّ وَهُوَ مِنْ حُجَّةِ الْحَقِّ عَلَى الْخَلْقِ عُثْمَانُ الْهَارُونِي  
وَهُوَ مِنْ سَيِّدِ النُّطْقِ الْحَاجِي الشَّرِيفِ الزُّنْدَقِيِّ وَهُوَ مِنْ ظِلِّ اللَّهِ  
فِي الْخَلْقِ مَوْدُودِ الْبُحْشَتِيِّ وَهُوَ مِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ أَهْلِ التَّكْلِيفِ نَاصِرِ الْمِلَّةِ  
وَالِدَيْنِ يُوسُفِ الْبُحْشَتِيِّ وَهُوَ مِنْ مَلْهَاءِ الْعِبَادِ مُحَمَّدِ الْبُحْشَتِيِّ وَهُوَ مِنْ عَمَلِ  
الْأَبْرَارِ وَقَدْ وَهَّ الْأَحْيَاءُ رَأَى أَحْمَدَ الْبُحْشَتِيِّ وَهُوَ مِنْ سِرَاجِ الْأَنْفِيَاءِ أَلِي  
يُسْحَاقِ الْبُحْشَتِيِّ وَهُوَ مِنْ شَمْسِ الْفُقَرَاءِ عَلَوْدِ تَبُورِيِّ وَهُوَ مِنْ الْكَرَمِ أَهْلِ  
الْإِيمَانِ كَبِيرَةِ الْبَصَرِيِّ وَهُوَ مِنْ تَاجِ الصَّالِحِينَ مِنْ هَانِ الْعَاشِقِينَ



براز گرفتن بادوست از روئے راز ہائے گردن گرد و سر ایردہ حق جل و علے  
از روئے فکر ہائے باشد بعضے ازیشاں در ہر زمانے کہ منت برایشاں  
بر پوشید گہاے تاز گئی عرفاں پیارے شود در طرفہاں تانیہائے آں  
بعض روشن مے شود در عالم نور ہائے آں ولی زبان او گویاست بحق  
و آں ولی خوانندہ بخاست در خلق تا بر آرد خلق را از تاریکی ضلالت بسو  
روشنی ہدایت تا نزدیک گرداند خلق را بسوے پروردگار بخشدہ پس از حمد  
کاملہ نازل بر صاحب شریعت روشن و بر صاحب و طہ لقت تاباں  
فرستادہ شدہ برائے رحمت عالمیاں خاص کردہ شدہ بخلیفہ شدن رب  
خود در مقام عہد و پیمان گرفتن رحمت کاملہ نازل باد بر خلیفہ ہا آں پیغامبر  
صلی اللہ علیہ آکہ وسلم کہ راہ راست نمائیدہ اند و رسندہ اند بمقام برتر و برآل  
آں پیغمبر صلی اللہ علیہ آکہ وسلم یاد مے کنند پروردگار خود را در ہر صبح و شام ہر چو تکلم  
بعد از حمد و صلوٰۃ بدرستی خواندن بسوے واحد و اناترازمہ دانایاں از بلند  
تر مقصود ہائے اسلام است و استوارترین درختے است در ایماں بنا بر چیزے  
کہ آمدہ است در خیرازاں پیغمبر سلام خدا باد بر و قسم ذات پاکے است کہ ذات  
پاک محمد صلی اللہ علیہ آکہ وسلم در دست قدرت اوست اگر بخواہیں شماے  
گروہ مسلماناں تحقیق سو گنند یاد مے کنم من برائے وثوق و یقین شما کہ دست  
ترین بندہ ہائے خدا بسوے خدا آنا تہ کہ دوست مے نمایند خدا را بسوے  
بندہ ہائے او بدخواست صفاے محبت و دوست مے نمایند بندہ ہائے خدا  
را بسوے خدا یعنی طریق محبت و عشق خدا مے آموزند و خرام مے کنند بر پیش  
یہ بازداشتن از منکر و فرمودن معروف بنا بر چیزیکہ ستودہ است اللہ تعالی  
بندہ ہائے خود را آنانے کہ میگویند اے پروردگار من بخش بار از زہنا و  
فرزندان ما سردی چشم ہا و بگرداں تو ما را امام پرہیزگاراں و تحقیق لازم گردان  
است اللہ تعالی بندہ ہائے خود را پیر استواری این حدیث مرہیوی بہتر

پیغمبر از او کشند و بر نہ امتی کہ عضائے مفسولہ وضوئے ایشان روشن  
 است بسوے بہشت بقول خود آں خداوند بزرگ و بزرگیو اسے محمد است  
 راہ من دین من کہ مے خوانم شمارا اسے امت من بسوے خدا پیمائی کہ  
 من بہتم و کسیکہ تعیت من کند و پیروی آں پیغمبر چاہل نے شود مگر بہنگام  
 گفتہ ہائے آں پیغمبر پس روے کردن باں پیغمبر در کردہ ہائے آں پیغمبر و  
 بپاک کردن از جمیع چیزے کہ سوائے خداست در پیدایش و بریدن از جمیع  
 خلایق و پیوستن بمعبود خالق پس تردید نیہ بدستی کہ ولد عزیز و پیر بزرگوار و  
 داناست بصفات و وحدانیت پروردگار و پسند داشتہ شدہ کردگار و  
 آرنہ بسوے پروردگار عالمیاں آفتاب گروہ محمدی و دین محمدی محمد پیر کیجئے  
 بریزانند اللہ تعالیٰ زیر آں شمس الدین محمد پیر کیجئے را بر صاحب یقین  
 و پیریز گاہ ہر گاہ درست کرد شمس الدین کیجئے قصد خود را بطرف من و  
 پوشید خرقہ ارادت را از من تمام کرد بہرہ را از صحبت اجازت و خصت  
 دادم اورا وقتے کہ راست بایستاد بر پیروی سید کائنات در آن بخت اوقاف  
 خود را بطاعات و نگاہداشت دل را از غلبات نفس مجہوم خطرات و روگردانید  
 از دنیا و اسباب آں دنیا و میل نکرد بسوے پسران دنیا و اسباب آں  
 دنیا و برید از ہمہ رفت بسوے خدا تمام روشن و تاباں شد در دل آں  
 شمس الدین کیجئے نورائے عالم قدس و سطرے عالم المملکوت کشادہ بر  
 او دروازہ دریافت شناختگی ہائے حق تعالیٰ اجازت دادم من او  
 اینکہ پیوشاند خرقہ مریدیں را و رہنمائی کند ایشان را بسوے مرتبہ ہائے  
 بے گماں و بے شکاں راہ حق چنانچہ اجازت و خصت مرا پس از دین  
 بنظر خاص پس از پوشانیدن خرقہ اختصاص شیخ من شیخ کہ دیدہ است  
 در ہر طرف خوشبوئے ہائے بزرگی او پراگندہ شدہ است در ہر جانب روشنی  
 ہائے کرامات او و رسیدہ بہت در عالم قدس فکر ہائے او ظاہر کنندہ است



محبت رحمان را آثار و قطب خلق دانا تر در دنیا یگانہ در محبت و در پیروی  
 شرح و دین داری خوش کن حق تعالی آسودگی او و بگردان حق تعالی  
 حظیرہ قدس را آلامگاہ او و آں فرید الحق و الدین پوشید خرقہ ارادت  
 و خلافت از بادشاہ شیخ ہائے غالب در طریقت کشتہ شدہ در محبت حق  
 از قطب ملت دین بختیاروشی و پوشید خرقہ خلافت از بے عارفان معین الدین  
 حسن سجری آن معین الدین حسن سجری پوشید خرقہ خلافت از دلیل  
 حق بر خلق عثمان ہارونی و آن عثمان ہارونی پوشید خرقہ خلافت از استاد  
 دو کونائے حاجی شریف زندنی و آن حاجی شریف زندنی پوشید خرقہ  
 خلافت را از سایہ خدا و خلق مود و وحشتی و آن مود و وحشتی پوشید خرقہ  
 خلافت را از بادشاہ شیخ صاحب تمکین ناصر الدین یوسف چشتی و  
 یوسف چشتی پوشید خرقہ خلافت را از پناہ بندگان ابو محمد چشتی آل ابو محمد  
 چشتی پوشید خرقہ خلافت را از عمدہ نیکوکاران و پیشوائے نیکان ابی حمزہ  
 البختی و آن ابی حمزہ البختی پوشید خرقہ خلافت را از بزرگ ترین اہل یار  
 چراغ متقیان ابی اسحاق شامی چشتی و اطلاق القاب مبارک چشتی  
 از ہمیں بزرگ است کہ وطن این بزرگ چشت بود و آن ابی اسحاق  
 شامی چشتی پوشید خرقہ خلافت را از افتاب ویشاں حضرت خواجہ ممشاد  
 علو دنیوری چشتی آن ممشاد علوی دنیوری پوشید خرقہ خلافت را از بادشاہ مشائخین ملک مقرب  
 حضرت آلہ ابی ہمیرہ بصری و آن ہمیرہ بصری پوشید خرقہ خلافت را  
 از تاج صالحان و دلیل عاشقان حضرت حذیفہ مرعشی آن حذیفہ  
 مرعشی پوشید خرقہ خلافت را از شاہنشاہ سالکان دلیل و اصلاں  
 ترک کنندہ بادشاہت حضرت ابراہیم ادہم البلیخی و آن ابراہیم ادہم البلیخی  
 پوشید خرقہ خلافت را از قلب الاقطاب قطب لایت صاحب فضل  
 و فضایل جبارائے حضرت فضیل بن عیاض و آن حضرت فضیل

عیاض پوشید خرقہ خلافت را از قطب عالم شیخ معظم حضرت عبدالواحد بن سید  
 و آل عبدالواحد زید پوشید خرقہ خلافت را از سردار تابعان امام عالم  
 حضرت خواجہ حسن بصری و آل حضرت خواجہ حسن بصری پوشید خرقہ خلافت را  
 از امیر مومنان خلیفہ برحق حضرت رسول پروردگار عالمیاں پیشوائے  
 سکونت کنندگان در میان فرشتگان آسمان صل جائے گزندگان بترین  
 جا ہا و بہ نہایت رسانندہ می شود خرقہ خلافت بر طالب بسوے جناب مقدس  
 وے اعنی حضرت امیرالمومنین ختم الخلفاء الراشدین امام المشارق و المغرب  
 حضرت باعظمت مرتضیٰ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ علیہ السلام  
 والا کرام گرامی دارد اللہ تعالیٰ ذات اور او پاک گرداند اللہ تعالیٰ راز ہائے  
 جمیع مشایخ را و باقی دارد حق تعالیٰ تا روز قیامت روشنائی ہائے و آل  
 حضرت مرتضیٰ علی ابن ابی طالب پوشید خرقہ خلافت را از بہترین  
 پیغمبران ختم کنندہ بنیال شرط کردہ شدہ است بہ پیروی آل بہترین پیغمبر  
 دوستی پروردگار عالمیاں محمد برگزیدہ شدہ خدا رحمت کاملہ نازل کند اللہ تعالیٰ  
 بر محمد و بر فرزندان یاران آل محمد و سلام فرستد بر ہمہ ایشاں رحمت کاملہ  
 نازل باد بر کسیکے نسبت دارد و آنکس با خضرت پس کسیکے نزد بسوئے ما  
 و برسد بسوئے آل شمس الدین یحییٰ پس تحقیق خلیفہ کریم ما اور ابجائے  
 خود پس دست ارجمندہ او نایب دست من است و فرمان برداری حکم او  
 کردن در کار دین و در کار دنیا از جملہ تعظیم من است رحم کند خدائے تعالیٰ  
 کسے را کہ گرامی داشت من اور از ذلیل خواہ کند اللہ تعالیٰ کسے را کہ نگاہ ندا  
 حق کسے را کہ من نگاہ داشتہ ام حق اور حق تعالیٰ است یاری دہندہ و راہ  
 نمائندہ و یاری خواستہ شدہ است براں خدا تعالیٰ است اعتماد کار نوشتہ  
 شدہ است ایں سطر با بشارہ عالیہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محمد ہمیشہ دارد  
 اللہ تعالیٰ بزرگی اور او نگاہ دارد حق تعالیٰ خوبی اور از بہر کسے نگاہ بدو حق تعالیٰ او

بہم

نکتہ اول

از بدی بکلی بنادہ ناتوان امید و بفضل رحمان حسین سپہر محمد سپہر محمد سپہر محمد علی  
 باشندہ کرمان اس کتابت بوده است بتاریخ بیستم از ماہ ذی الحجہ در ششم ہفت  
 و بیست چہار مہم آن شیخ مشایخ طریقت آن بادشاہ عالم حقیقت آن طاہر و  
 باطن با صفا آن کان مجتہد موفکہ در علم عقل عشق و ع و مکارم اخلاق ایشا  
 و تحمل جفاے بندگان خداے مکافات آن سر در یافت لہا بہ درم و دینار و غیر  
 خویش مثل نداشت ز سہ ذات پسندیدہ اوصاف گزیدہ کہ در عالم از محول علمای  
 و مشایخ روزگار و اواسط خلق از صغار و کبار ہمہ منقاد و مقتدار و بودہ اند یعنی شیخ  
 نصیر الملک والدین محمود طیب اللہ مضبوہ ذکر این بادشاہ عالم حقیقت مشتمل  
 بر چہار نکتہ است نکتہ اول در بیان مرحمت پرورش سلطان المشایخ  
 در باب شیخ نصیر الدین محمود عرض میدارد کاتب حروف کشی شیخ نصیر الدین  
 محمود ہم در ابتداے نظر خاص سلطان المشایخ لمحو طو گشتہ بود و بونعمت  
 دینی و دنیاوی از آنحضرت مخصوص شدہ چنانکہ وقتے خواجہ محمد گافرونی مرید شیخ  
 بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ العزیز کہ بخدمت سلطان المشایخ بیامدے  
 شے ایں عزیز در جماعت خانہ سلطان المشایخ بود چوں بہمت تجریدہ نصرت  
 ماتہجد گذارد و لبانچہ خود ہم در جماعت خانہ گذاشت رفت شخصیے آن لبانچہ  
 بر چوں خواجہ محمد وضو ساختمہ بیامد لبانچہ نیافت با خواجہ محمد بیاشای کہ خادم  
 جماعت خانہ بود و درویشے با صفا و پیرے عزیز بود و در گفت و شنود شدہ درینحال  
 شیخ نصیر الدین محمود در گوشہ خانقاہ مشغول بود چوں گفت و شنود ایشاں  
 شنید لبانچہ خویش بخواجہ محمد گافرونی داد ایں حکایت سلطان المشایخ  
 رسانیدند شیخ نصیر الدین محمود را بالا طلبید سلطان المشایخ بدیں یک  
 خصلت پسندیدہ مرحمت فراداد فرمود لبانچہ خاص خود او را داد و دعاے  
 خیر بسیار کرد و کاتب حروف از خدمت سید السادات سید حسین عم خود  
 رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ مے فرمود امر و زمام حضرت با عظمیٰ سلطان المشایخ

۲۳۷ در شہر دہلی شیخ نصیر الدین محمود داد و ظاہر و باطن بقدر امکان از روش سلطان  
 المشائخ تجاوز نہ کند و دریں کار میان خلفائے سلطان المشائخ برخورداری  
 تام یافته است بمقتضی کمال رسیدہ این ضعیف گوید بیت میان جملہ اصحاب  
 ہجو ماسے بود و چہ نسبت است بمہ بلکہ بادشاہے بود و عجب ذاتے کہ بہرہ صفا  
 حمیدہ میان یاران اعلیٰ موصوف بود و مشہور این ضعیف گوید قطعہ میان  
 اہل ارادت نظیر پیر آمد و زہرے روش کہ دریں راہ بے نظیر آمد و ضمیر روشن  
 ہر چہ کرد در عالم و بہ نزد اہل صفا جملہ حق پذیر آمد و کاتب حروف ہم از خدمت  
 سید السادات سید حسین عم خود رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ روزے  
 شیخ نصیر الدین محمود امیر خسرو را کہ از یاران اعلیٰ بود گفت شمارا بخدمت  
 سلطان المشائخ محلے و قربتے تام است ہر وقت کہ مے خواہید بخدمت  
 سلطان المشائخ محلے یا بید امیر خسرو خوش گوید بیت زہرے سعادت  
 و اقبال چشم آنکس را کہ در حال تو دستویسے نظریابد و بوقت فرصت عرض  
 داشت من غریب بخدمت سلطان المشائخ بکنید ہام خوش گوید بیت  
 اے صبا بندہ نوازی کن از حال ہام و وقت فرصت ہمہ در بندگی یار بگو  
 کہ من بندہ در او وہ مے باشم و از سبب فراحت خلق مشغول نہ  
 توانم بود اگر فرمان سلطان المشائخ باشد در صحابا و کوہ ما خداے تعالیٰ  
 را بفرغ خاطر عبادت کتم امیر خسرو قبول کرد کہ بگذراغم و امیر خسرو را  
 معہود بود کہ بنوبت خود چوں در جماعت خانہ بودے بعد از نماز خفتن بوقت  
 استراحت بخدمت سلطان المشائخ برقتے و شستے و از ہر جنس حکایات  
 کردے چنانکہ در ذکر سلطان المشائخ تحریر یافته است الغرض امیر خسرو  
 دریں محل عرض داشت شیخ نصیر الدین محمود کہ در سلطان المشائخ فرمود  
 کہ اورا بگو ترا در میان خلق مے باید بود و جفا و قفائے خلق مے بایدید  
 و مکافات آں ببدل ایثار و عطائے باید کرد عرض میداد کاتب حروف

۴۷  
 اور وہ صوفی  
 البتہ از  
 صوفیہ کے  
 صاحبزادے  
 تھے جنہوں نے  
 شیخ نصیر الدین  
 محمود سے  
 ملاقات کی  
 اور ان سے  
 کئی کئی  
 باتیں  
 سناں

برائے نجد کہ سلطان المشایخ بکمال عقل و حکمت و کرامت موصوف بود و در  
 کارے فرمودے کہ شایان آں کار میدید کیے را فرمود کہ لب بر بند  
 و در بر بند و دوم را فرمود کہ در کثرت مرید کردن بکوشی و سیوم را فرمود  
 کہ ترا در میان خلق مے باید بود و جفا و قفائے خلق مے باید کشی و یا ایشا  
 حسن معاملہ مے باید و زید و این مقام ابنیا و اولیا است این کار کیست  
 کہ شایان این کار است این کار من تو نیست بزرگے خوش گوید بیت  
 تونہ مرد عشق بازی ما بر و اسے خواجہ کار دیگر کن نکتہ دوم در بیان  
 مجاہدہ کہ سلطان المشایخ شیخ نصیر الدین محمود متحقق کردہ است  
 و مجاہدہ ہائے شیخ نصیر الدین محمود قدس اللہ سرہا العزیز خدمت شیخ  
 نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ مے گفت کہ من در اوایل ایام کہ بخدمت  
 سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز پیوستم و ارادت آوردم روزے  
 بوقت استوے زیر درخت بزرگ در خانہ سلطان المشایخ بود ایستاد  
 بودم دریں حال سلطان المشایخ از بالا ایام جماعت خانہ فرود مے آمد  
 تا درون حجرہ قدیم کہ درون صفہ ستون است قیلولہ کند چوں این ضعیف  
 ایستادہ دیدہ و حجرہ زفت در دہلیز رفت و نشست خواجہ نصیر خادم را  
 بطلب من فرستاد چوں بدولت قدمبوس رسیدم فرمود کہ بنشین چو نشست  
 پرسید کہ در دل چہ داری و مقصود ازین کار چہ است پدر تو چہ کار کردی بندہ  
 عرضداشت کہ رو کہ مطلوب من درین کار دہاے مزید حیات مخدوم  
 عالمیان است شیخ سعدی خوش گوید بیت بشنو نفسے دعائے سعدی  
 اگر چہ ہمہ عالمت دعا گوست و راست کردن غلین در ویشاں و از سر  
 دیدہ خدمت ایشاں بزرگے خوش گوید بیت عہدے کردم کہ خدمت  
 کس نکنم و در بر میجاں مگر خدا را و ترا و پدر من غلاماں داشت اسودائے  
 پشمنہ مے کہ ند بعدہ سلطان المشایخ شفقت فرمود و گفت ہا بشنو

نکتہ دوم

در آنچه من بخندست خواجہ خود شیوخ العالم فرید الحق وال بن قدس سرہ  
 سرہ العزیز پیوستہ روزے در اجودہ من دانشمندے کہ یار بمسابق من بود  
 و بشہایکی کردہ پیش آمد چوں مرا باجا ہما سے رسم گیں پارہ دید پرسید کہ ملانا  
 نظام الدین ترا چہ روز پیش آمد تا میں غایت اگر در شہر تعلیم نے کردے  
 مجتہد زمانہ نے شدے و اسبابے و روزگارے بہتر شدے من ایں سخن  
 ازاں یار شنیدم و بیچ گفتیم و معذرتے کردم و بخندست خواجہ خود رقم و شیخ شیوخ  
 العالم پرسید نظام اگر کسی از یاران تو پیش آید و بگوید کہ ایں چہ روز است  
 کہ ترا پیش آمدہ است ترک تعلیم کہ موجب فراغت و رفائیت است گرفتہ  
 و بدیں روز مشغول شدہ جواب چہ گوئی من عرض داشت کردم ہر چہ فرما  
 مخمزم جہانیاں باشد بگویم فرمود کہ بگو بیت نہ ہم ہی تو مرا راہ خویش  
 گیر و برو و ترا سعادت باد امرانگوں ساری و بعدہ شیخ شیوخ العالم فرمود  
 کہ در مطبخ برو و بگو تا خوابتے رہا ہوں نعم آراستہ پیارند چوں آں خوان  
 آراستہ آوردند شیخ شیوخ العالم فرمود کہ نظام ایں خوان طعام  
 بر سر کن و در مقامے کہ آں یار فرود آمدہ است بر سر من بحکم فرمان خواجہ  
 آں خوان بر سر رفتم و رواں شد و در سر اے کہ آں یار فرود آمدہ بود آفتاب  
 چون نظر آں یار بر من افتاد گریہ کنناں نمود و آں خوان از سر من فرود آورد  
 و پرسیدن گرفت کہ ایں چہ حال است گفتم ما جراے ملاقات و مکالمہ  
 شما بنور باطن شیخ شیوخ العالم را روشن شد و کیفیت از من پرسید  
 چوں تمام عرضہ داشتم ایں مرحمت فرمود و جواب شما بدیں بیت مذکور  
 باز داد آن دانشمند گفت الحمد للہ اینچنین شیخ معظّمے داری کہ نفس ترا  
 بدیں حد ریاضت دادہ است اکنون مرا بخندست شیخ خود بہتر تاسعادت  
 پایے بوس اینچنین بزرگے حاصل کنم الغرض چوں طعام خرچ شد آں  
 دانشمند خادنگار خود را گفت کہ ایں خوان بر سر کن برابر ما بسا



سلطان المشایخ گفت خیر چنانکہ این خوان آورده ام ہمچنان بہرہ و بہر  
 آن و انتم برابر سلطان المشایخ بخدمت شیخ شیوخ العالم آمد از سر  
 رعونت را بر خاک در گاہ آن بادشاہ اہل محبت نہاد و از محاورہ و مکاشفہ  
 و مکالمہ شیخ شیوخ العالم اسیر آنحضرت گشت و ارادت آورد این ضعیف  
 گوید بہیت از دیدہ و دل بندہ شکل تو شد مژدہ چہ خوش است این طریق  
 خوش تو و خدمت شیخ نصیر الدین محمود فرمود در اثنائے این فواید  
 کہ سلطان المشایخ بندہ خود را مے فرمود و تلقین مجاہدہ مے کرد و ابیات ترک  
 آمیز و عشق انگیز مے فرمود و آبیدہ چوں جو مے آب میترخت و رقتے خوش  
 بود این ضعیف گوید بہیت چشم از خون دل رواں کردہ جو مے خون ہجو  
 آب برد تو چہ دریں میاں سید اکسادات سید حسین عم کاتب حرم  
 کہ وصف او از شرح مستغنی است و در ذکر او تحریر یافتہ در آوان جوانی در  
 عین کاملنی رو پاک کشیدہ در مہرستہ و دستار چہ نازنین برکت مبارک  
 انداختہ طریق جوانان فرماں از در در آمد خواست کہ از دہلیز بگذرد و درون خانہ  
 سلطان المشایخ برود دریں حال سلطان المشایخ فرمود کہ سید بہ  
 بنشین سعادتی بر بیکم فرمان سلطان المشایخ آن صاحب سعاد  
 بنشت در دریافت سعادت ما و ذوقہا کہ در آن مجلس بود شریک شیخ  
 نصیر الدین محمود شد عرض میداد کاتب حروف برائے تصدیق این  
 حکایت بر آنجملہ کہ در آنچہ ذات پاک آن سید با صفا بہرمت فالج بتلا  
 گشت بندہ را بار واران این بندہ بخدمت شیخ محمود فرستاد و فرمود  
 کہ شیخ محمود را بگوئی شمار یاد ہست آنروز کہ سلطان المشایخ در دہلیز  
 نشستہ بود و فواید و ابیات مے فرمود و شما حاضر بودید من خواستم کہ از آن  
 مجلس بگذرم سلطان المشایخ مرا طلبید و گفت بیانشین سعادتی بہر  
 چوں این پیغام بخدمت شیخ محمود رسانیدہ شد فرمود آرسے مرا یاد است

چوں ازاں مجلس برخاستم من از خدمت سید السادات پر حیدم کہ ازین  
 ابیات کہ سلطان المشایخ نے فرمود شمارا چیزے یادماندہ است کہ  
 السیادات انچہ یادماندہ بود گفت باقی من یادمانیم باز آیم بر سر حرف  
 خدمت شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمود در اوائل مرا وقتے  
 نفس مزاحمت دادن گرفت منقص کستم برائے دفع او چنداں آب لیمو  
 خوردم کہ در معرض ہلاکت افتادم باخود گفتم ایں کس مردن اختیار کنندہ  
 آنکہ نفس مزاحم حال شود و مے فرمود کہ وقتے از غایت مجاہدہ دہ روز چیز  
 نخوردہ بودم ایں خیر بسطان المشایخ رسانیدند اسطغان المشایخ پیشین علیہ السلام  
 اقبال خادم را گفت کہ یک قرص بیار اقبال یک قرص با حلوائے  
 بسیار آورد بعدہ سلطان المشایخ فرمود کہ ایں قرص تمام بخور من حیرا  
 شدم کہ تمامی قرص خوردن بیک دفعہ اندازہ من نباشد چند روز بایست  
 تا آں قرص تمام خوردہ شود عرض میداد کاتب حروف براں جملہ مجاہدہ  
 و مشغولی ظاہر و باطن ایں بزرگ چنداں است کہ قلم از قلم آں حاجز  
 آید کسانیکہ بدولت قدم بوس ایں بزرگ رسیدہ انداز سیمائے او کہ صورت  
 تقویٰ بود احساس کردہ اند در آخر عمر ایں بزرگ کہ کار او بحال رسیدہ  
 بود و ذات مبارک او روح مجرد گشتہ ہوئے کہ از مجلس سلطان المشایخ  
 مے آمد آں ہوئے از مجلس شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ بنام  
 جان کاتب حروف رسیدہ است و جان پڑفردہ را بعد سنی اند سال  
 تروتازہ گرے انیدہ اہل دلائے کہ مجلس سلطان المشایخ دیدہ اند و بر سر  
 اسمعنی کہ شیخ معینست رسیدہ بعد مجلس شیخ نصیر الدین محمود را دریافتہ  
 بر سر آں حرف شدہ باشند ایں ضعیف گوید بیت مرا از مجلس تو ہوئے  
 یارے آید و خوشم ز ہوئے تو کر سوئے یارے آید و ہزار پیر ہن دلچ کل  
 شود پاوہ ازین نسیم کہ از کوئے یارے آید و چوں ایں کرامت از

از مجلس شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ مشاہدہ شد بخود گفت کہ کار این بزرگ  
 بکمال رسیدہ است تعجب باشد کہ انچنین ذات پاکے را در دنیا بگذارد مناسب بنفعی  
 بیتے است کہ بر زبان سلطان المشایخ گذشتہ است رباعی ہیج منمائے  
 روئے شہر افروز چوں نمود می برو سپن بسوزہ آں جمال تو چیست مستے  
 تو چہ وال سپند تو چیست ہستے تو چہ و شرح این بیت مشرہ در نکتہ ستر است  
 تحریر یافتہ است الغرض ہی چند گاہ بگذشت شیخ نصیر الدین محمود بجا رحمت  
 حق در مقام صدق قرار گرفت قدس السہرہ العزیز و تاج نقول او مؤرخ است  
 بتاریخ ہر دہم ماہ مبارک رمضان ۸۷۳ سید و سبعین و سبعایہ بعد از وفات حضرت  
 سلطان المشایخ یسعی دو سال نکتہ سیوم در بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین  
 محمود رحمۃ اللہ علیہ قلع نفس کاتب حروف را فرمودہ است کاتب حروف روزے محبت  
 این بادشاہ دیں نشستہ بود و بہ جمال و کمال این سرور مشایخ روزگار مشغول گشتہ  
 و ارشائے این حال تربیت فرمودہ گفت کہ نفس آدمی بمنزلکہ درختیست کہ بہر دہوئے  
 شیطانی در فوات این کس بیخ مے گیرد و محکم مے شود اگر آدمی بتاریج و سکونت  
 بزور عبادت و تقوی و بقوت محبت و عشق ہر روز آں درخت را بچنانکہ ہر آئینہ  
 بیخ او سست شود و قابل قلع گردد و بہ بد بندگی حق تعالی و محبت پیر بکلی قلع  
 گردد این تقریر پذیرد و خاطر بندہ جائے داد ہر آئینہ نصیحتے کہ مشایخ کبار کنند  
 بحق کنند زیرا چہ شیطان نفس را مقہور گردانیدہ اند و از حوالیے درونہ مبارک  
 خود این دشمنان را بکلی خالی فرمودہ و با حق ساختہ و از غیر حق تبرا کردہ چوں  
 شیخے واصل معظم از مقامیکہ منظور حق تعالی باشد نصیحتے کنند ہر آئینہ در  
 دل جائے کرد و مصرع سخن کز جاں بروں آید نشیند لاجرم در دل نکتہ  
 چہارم در بیان بعضے کرامات شیخ نصیر الدین محمود قدس السہرہ العزیز  
 میدارد و کاتب حروف را آنجا کہ بندہ وقتے با برادران خود سید السادہ علی الدین  
 امیر صالح رحمۃ اللہ علیہ سید نور الدین مبارک میباشد شیخ نصیر الدین محمود میر تقی

نکتہ سیوم

نکتہ  
چہارم

ایام سربا بود در اثنای راه یکے از برادران گفت اگر شیخ محمود را راستی خواهد  
بود شیرینی پیش خواهد آورد چوں بخدمت آں بزرگ رسیدیم و بقامیوں آں  
بادشاه مشرف گشتیم خادم را فرمود که شربت بیارند چوں قح مائے شربت برد  
داد و اندام را در خاطر گذشت که ایں آشامیدنی است ما خودنی گفته بودیم ہم در اندیشه  
این سخن بودیم کہ خادم را فرمود کہ شیرینی دیگر بیار عرض داشت کردیم کہ شربت خورده  
ایم بر فور لفظ مبارک راند کہ آں آشامیدنی بود و ایں خوردنی است و کاتب حروف  
از خواجہ عزیز المملۃ والدین کہ بشرف قرابت سلطان المشایخ مشرف است  
سمع دارد کہ مے گفت من وقتے بخدمت شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ  
نشستہ بودم دریں میاں از خادم دوات قلم و پارہ کاغذ طلبید چوں خادم  
بیاورد دیدم قلم را بسیاہی تر کردہ چیزے بر آں پارہ کاغذ نشستہ بدست من داد  
و فرمود چوں در روضہ سلطان المشایخ رسید ایں کاغذ پیش روضہ نہید چوں  
کاغذ بردست من داد و در خاطر گذشت کہ بخوانم دریں کاغذ چہ نوشتہ اند باز نشستیم  
کہ اول پیش روضہ بہ حکم فرمان ایشان نہم بعدہ مطالعہ کنم چوں پیش روضہ سلطان  
المشایخ نہادم بعدہ خواستم نظر کنم آں کاغذ را سپید دیدم متحیر گشتم عرض میداد کہ کاتب  
حروف بر آن نخل چوں دوستی خواہد کہ قصہ حال خود کہ سترے است الہی بخدمت  
دوستے عرض دار و آں دوست نخواہد کہ کسے بر سر آں واقف شود تا مستوجب  
اسرار دیگر گردد ایں ضعیف گوید رباعی گزیر برد و ستر تو از جان زودہ اند  
غم عشق تو آساں زودہ ہرگز دل پر و دنیا بد درماں تا قصہ حال او  
بسلطان زودہ کاتب حروف از خواجہ خیر الدین کا فور کہ مرید خوب  
اعتقاد است و بادرویشان فرط محبت دارد و سماع دارد کہ مے گفت چوں  
من کمر خدمت عزیزاں بستہ ام و دریں کاچست ایستادہ خواستم دستار چہ  
یا اختیار خود در کمر خدمت بہ بندم چنانکہ شیخ مخدوم من اشارت کند بچنان  
دستار چہ بردست کنم چوں اینغی در ضمیر گذشت بخدمت شیخ نصیر الدین محمود

رحمۃ اللہ علیہ رقم بعد پائے بوس بخد مت بخشتم و آں خطرہ دستارچہ در خاطر رہے  
گذشت دریں میاں خدمت شیخ خادم را فرمود کہ زین الدین آں دستا  
چہ کہ بر سن آورده اند بیارچوں خادم آں دستارچہ آورد دیدم دستارچہ کشیدہ  
است خدمت شیخ نصیر الدین آں دستارچہ بمن دہانید ازاں روز با تا این  
غایت من دستارچہ کشیدہ بروست مے کنم و نیز ہمیں نجاتیہ کا فورے فرمود  
کہ من از خواجہ قوام الدین کہ مرید صادق است شنیدہ ام مے گفت مرا  
وقتے کارے صعب پیش آمد و مطالبہ و مصادره موقوف گشتم دریں موقوفے  
باغیر زانے کہ پیش ازین محبت داشتم اگر تو جہ مے کردم و یا سخنے مے گفتم از من  
روئے مے گردانید ندونے شنودند و اگر کالائے در بازار مے فرستادم کسے چنے  
بدیں سبب جز و مضطر گشتم و ہم دریں حال بخد مت مخدوم خود شیخ نصیر الدین  
محمود رحمۃ اللہ علیہ رقم و با خود راست گرفتم کہ بعد پائے بوس بمعنی عرض دارم و  
از باطن مبارک ایشاں دعائے فرجی و مخلصی درخواست کنم چوں سعادت  
قدم بوس حاصل کردم پیش از آنکہ مطلوبی عرض دارم خدمت شیخ بکر مہمود  
پرسیدن گرفت در اثنا مے آں ایں بیت فرمود قطعہ دنیا چو مقدر است  
تخروشی بہ \* رزق تو رسد بوقت کم کوشی بہ \* چیزیکہ میخیزند نفروشی بہ \* گفت  
تو مے کند خاموشی بہ \* الغرض بنور باطن اندیشہ مرا بر روئے من ششف  
کرد من سر بر زمین نہادم و عرض داشت کردم کہ در خاطر بندہ ہمیں معنی بود  
کہ باطن مخدوم بر آں مطلع شد و بندہ را بدیں کرامت تقویت دہاں سطرہا رے  
پیدا آمد عرض میدارد کاتب حروف بنگلہ کہ چوں سید محمد محمود پسر کاتب حروف کہ  
حق تعالیٰ اورا بہ نیات نیک پرورده گردانا و در محل بودا و را و نیت کرد  
کہ اگر مرا پسرے آید نام او شیخ نصیر الدین محمود تعین کند و جامہ کہ صحبت شیخ  
محمود یافتہ باشد ازاں پیرا ہنہ پوشانم و در نظر مبارک او دارم و زیر پائے  
او اندازم تا حق تعالیٰ بر خواراری بخشد چوں سید محمود تولد شد بندہ بخد مت

شیخ محمود رفت خدمت شیخ در قیلولہ بود چون از قیلولہ برخاست خبر گردانید بندہ  
 دروں طلبید کرسمے کہ داشت بر حکم معہو قیام تام آورد ہم در شائے آوردن  
 قیام بندہ را پرسید کہ شما فرزندان چہ دارید بندہ تمخیر ماند و بقدر مبوس ایشان  
 مشغول شد چون بنشست باز پرسید کہ شما فرزندان چہ دارید بندہ گفت ہم  
 بہمت عرض داشت اینمخی آمدہ ام بعدہ ما جسد آنکہ این بندہ را فرزندان  
 ہم از خودگی مے رفتند و نذر والدہ سید محمود و تولد او بخدست عرض داشت ہم  
 رضا استماع فرمود و گفت شما ساعتی بنشینید تا من فی الزوال بگذرم بندہ  
 بیرون آمد بنشست کرم فرمود تنبول فرستاد بعدہ بندہ را دروں طلبید دیدیم  
 کہ یک مصطلے خویش نزدیک زانو سے مبارک خود نہادہ است و چن گز جاہ  
 چہمتری بالائے زانو سے مبارک داشت کرم فرمود مصطلے بدست مبارک  
 خود کردہ بندہ را داد و فرمود کہ شما را کار خواہد آمد و این جامہ چہمتری نیز بدست  
 مبارک خود کردہ بندہ را داد و فرمود کہ این جامہ بہمت خورد کہ خود بارانی بکنید  
 دریں محل خادم بحضور شیخ گفت کہ این جامہ از دستار مبارک خدمت شیخ  
 بعدہ بندہ عرض داشت کہ دشو روک را نام تعین کن دریں سخن تا مگل کرد  
 و پرسید کہ شما چہ نام است بندہ گفت محمد باز گفت برادران خورد کہ را  
 چہ نام است بندہ گفت سید لقمان و سید داؤد باز در تا مگل شد کہ رت  
 دوم عین این تقریر فرمود کہ اورا محمود نام باشد بندہ را سماں زماں در خط  
 گذشت کہ این بزرگوار این نام بالہام ربانی تعین فرمود و امین را ہر خوار  
 خورد کہ شد خواجہ لطائفی خوش گوید بیست ہر کہ ز دل دامن پیراں گرفت  
 گنج بقائیل را ہر پیراں گرفت و عرض میار د کاتب حروف بر آنجامہ کہ طلوع  
 دولت سلطان محمد تعلق کہ ملک ہند و ستاں عرض بسط گرفت شیخ  
 نصیر الدین محمود را حجتہ اسد علیہ کہ با تفاق ہمہ عالم شیخ عصی بود و جملہ خلق  
 منقاد و مرید و ایندہا را رسانیدہ این بزرگ دیں با اتباع پیران خود و محل واجب



و در کفایت آن کوشید تا آخر عمر این بادشاہ بہم طغی اور ہنہمہ کہ از شہر مہلی ہزار کردہ باشد برفت از آنجا شیخ نصیر الدین محمود را با علما و بزرگاں حضور خود طلبید احترام ایشان کما حقہ بجا نیاورد آن احتمال ایشان بادشاہ مذکور از تحت سلطنت و تختہ تابوت کردہ در شہر آورد الغرض از شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سوال کردند کہ این بادشاہ شمارا ایذا کرد این معنی از کجا بود فرمود کہ میان من حق جل و علی معاملہ بود آن را بدیں برداشتند کاتب حروف عرض میدارد کہ حق جل و علی دوستان خویش را از غایت گرمی کہ در باب ایشان دارد بدانچہ معلوم اوست ہمیں جا میرساند تا فروائے قیامت آئنا و صدقنا انبیا و اولیا را آن کشف مکر و کم مہجّل مانند برائے تصدیق این معنی حکایتی است در احیاء علوم - حکایت دین کہ پیغامبرے بود از پیغمبران نبی اسرائیل صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِمُ اَجْمَعِیْنِ و قتی خطرہ در ضمیر مبارک او گذرداں مواخذہ فرمود کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی خَطَرِ عَظِیْمٍ فرماں شد کہ چہ میگویی جزاے آن خطرہ در قیامت قبول ے کنی و یا ہم درد دنیا اختیار کنی این پیغامبر صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گفت کہ ہم درد دنیا اختیار کردیم تا روز قیامت در عرصہ عرصات میان انبیا و اولیا از کشف خطرہ شرمندہ نمانم بعدہ بفرمان خدائے تعالیٰ زنے در جالہ این پیغامبر آمد و ایں زن بانواع ایذا ہا رسانید گرفت چوں ایں پیغمبر بدانت کہ ایں بلا اختیار است آن جفا ہا را بدل قبول میکرد تا وقتے چند عزیزے در خانہ ایں پیغامبر جہان آمدند کہ ایں پیغامبر بشا نمود خواست کہ بہمت ایشان طعامے بیار دچوں درون خانہ برفت طعام طلبید آن زن طعام نداد و بجفا پیش آمد ایں پیغامبر صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِ بیرون آمد و یاراں در روگ مبارک او اثر ناخوشی دیدند چنانکہ چند کثرت دروں میرفت ے آمد زن چیزے ندا دیارے از ایں جمع پیغامبر را پرسید کہ ایں چہ حال است کہ مشاہدہ ے شود بعدہ ماجراے خطرہ و اختیار ایں بلا ہم درد دنیا بیان

نام پیغمبر  
صلوات  
درود نازل  
یاد و سلامتی  
آن پروردگار  
و بر عترت  
دوستان  
خداوند  
بلا کی  
کلمات

فرمود الغرض در آخر عمر چند روز ذات ہمایوں صفات شیخ نصیر الدین محمود  
 را قدس اللہ سرہ العزیز زحمت شراز دار فنا بدار بقا ہر دہم ماہ مبارک رمضان  
 عمر برکاتہ وقت چاشت ششم سبوح و خمین و بعمایہ رحلت فرمود و ہم در خانہ  
 شیخ نصیر الدین مقامے بود کہ سالہا آن مقام منطون نظر مبارک او بود  
 و آں دفن کردند از روضہ او بولے بہشت مے آید و قبائہ حاجات خلق گشتہ  
 رحمت اللہ علیہ رحمۃ واسعہ مٹہم آں کان صفا آں معدن وفا آں طاہر  
 باطن بحبت و عشق آراستہ و از ذوق آں از لذت دنیا و عجب بر خاستہ و پیا  
 دوست ساختہ اعنی شیخ قطب الماتہ وال دین منور نور اللہ مقبرہ باور را  
 و ذکر این بزرگ مشتمل بر پنج نکتہ است نکتہ اول در بیان اوصاف و کثرت بکا  
 و ذوق درونی شیخ قطب الدین منور نور اللہ مرقدہ کہ در علم و عقل و وفا و عشق  
 و ورع و بکا موصوف و مشہور بود مخصوص با سقاط تکلف و سر غوغائے خلق ہند  
 بگوشہ آبا و اجداد خویش کہ عمر ہائے عزیز ایشاں بحبت عبادت حق در آں  
 گوشہ مصروف شدہ تا آخر عمر خوش گذرانید و بہ پیچوجہ بدینا و ارباب دنیا میل  
 نکرد و آنچه از غیب قلیل و کثیر میرسد بآں قلع گشتہ بزرگے خوش گوید  
 شیر زبوسہ بحر مت مرد قانع را قدم پیہر سگ خاید بدنیاں پایے مرد ہر کہ  
 و پیچوقت و پیچ وجہ در در گاہ کسے ندیدہ و پایے مبارک او کہ تاج شہر اولیا  
 بود و جہنمہ ادائے نماز جمعہ و یاز یارت آبا و اجداد از جائے نجبیہ و خلایق را  
 از اطراف عالم بدر یافت سعادت قدم بوس روئے بخطہ مانسی کہ بوجود  
 مبارک او بہشتے گشتہ بود نہادہ و این بزرگ خلیفہ سلطان المشایخ  
 بود و از دودمان تصدروا امامت از فرزندان امام اعظم ابو حنیفہ کوفی  
 بود و عجیب قے و عجب درو داشت کہ دہم از تقریر دلکشائے او آتش  
 محبت شعلہ منیر و عزیزے خوش گوید بیت نازنین نامہ تو سوزے میان  
 جاں نہاد و شعلہ ہائے آتشیں در پسندریاں نہاد و آب چشم جگر سوز

(۲۴۷)  
 (۲۴۷)  
 (۲۴۷)

اے عاشق صادق آتش عشق عشاق راستے افروختن ایں ضعیف گوید  
 بیت اے کان عشق مایہ سوز و نشان درود از گریہ تو آتش عشاق  
 شعلہ زد و عجب زندگانی داشت کہ تمامی عمر عزیز خویش ببحث شوق پر خود  
 مصروف گردانی مجر دانکہ نام پر بخارست او یادے گردن گریہ چہاں غالبے  
 کہ از گریہ او صادقان ایں راہ در گریہ میثند امیر خسرو خوش گوید بیت  
 بیاد قامت آں نازنین سر شک و چشم بہر زبیں کہ بر آید وخت ناز بر آید  
 ایں ضعیف گوید بیت در عشق تو حاکم ہمیں گریہ خون است و آخر نظریے  
 کن کہ حال ایں سوخته چو نیست و از غایت حضوری کہ بخد مت پر خود داشت  
 زیارت سلطان المشائخ فتوانست رسید چنانکہ شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق و الدین قدس سرہ العزیز بوقت وداع سلطان المشائخ  
 فرمودہ بود کہ بظاہر از اغایت بیاطن بامایکجا خواہی بود ہمیں معنی را رعایت  
 کرد بزرگے خوش گوید بیت از بسکہ دو دیدہ در خیالت دارم و در ہر چہ نگہ  
 کنم تو می بینم دارم و شیخ سعدی خوش گوید بیت از خیال تو بہر سو کہ نظر  
 مے کردم و پیش چشم درود یوار مصور میشد و نکتہ دوم در بیان یافتن  
 خلافت شیخ قطب الدین سنور و شیخ نصیر الدین محمود از حضرت با عطمت  
 سلطان المشائخ نظام الحق و الدین قدس سرہ العزیز در یک مجلس  
 مقرر ار روشن ضمیران عالم بادچوں خلافت نامہ ہائے خلفا کتابت شد  
 چنانکہ کیفیت اں در صدر ایں باب تحریر یافتہ است ایں دو بزرگ در اں ایام  
 بخد مت سلطان المشائخ حاضر بودند اول شیخ قطب الدین منور را  
 طلب سلطان المشائخ خلعت خلافت خود و وصیتے کہ آمدہ است شیخ  
 قطب الدین را فرمود و خلافت نامہ سلطرت سلطان المشائخ بردست مبارک  
 او دادند و فرمان شد کہ برود و گاہ بگزار شیخ منور در جماعت خانہ آمد و دو گاہ  
 بگزارد و یاراں مبارکباد کردند و دریں میان شیخ نصیر الدین محمود را طلب

نکتہ دوم

خدمت ایشان خلعت خلافت وصیته که باشد فرمود و خلافت نامیده مبارک او دادند شیخ نصیر الدین محمود بن سلطان المشایخ استاده بود شیخ قطب الدین منور را باز طالب سلطان المشایخ شیخ قطب الدین منور را فرمود که شیخ نصیر الدین محمود را مبارک باد خلافت بکن شیخ قطب الدین منور بچنان کرد بعد شیخ نصیر الدین محمود را فرمان شد که شیخ منور را مبارک باد خلافت بکن شیخ نصیر الدین محمود بچنان کرد بعد فرمان شد که به یکدیگر را کنار گیرید که شمار در این بدین یکم و تا خیر خاطر جمع باید داشت ایشان بچنان کردند چون این هر دو بزرگ بعد یافتن این سعادت ابدی دولت سرمدی از پیش تخت فرقه سائی سلطان المشایخ بیرون آمدند شیخ نصیر الدین محمود روئے مبارک خود و شیخ قطب الدین منور کرد و گفت وصیته که سلطان المشایخ شمار کرده است ما را بگوئید تا آنچه مرا وصیت کرده است من هم خدمت شمارا بگویم شیخ قطب الدین منور گفت که آنچه سلطان المشایخ وصیت فرموده است سیرت است که برین گمان خویش کشاده است هم شما منصف باشید که بر سر بر کس نتوان کشاد سیر شما یا شما و سیر ما با ما وصیته که سلطان المشایخ بزبان در فرمای خود رانده است مناسب این معنی است بزرگے خوش گوید بیت عشق که ز تو دارم اے شمع چگل بدل داند و من غم و من دلم و دل به شیخ نصیر الدین محمود رحمة الله علیه این جواب لکشا را تحسین کرد و انصاف داد از ثقات منقولست چون شیخ قطب الدین منور را وداع شد سلطان المشایخ فرمود نسخه عوارف که شیخ جمال الدین هانسوی جد بزرگوار ترحمة الله علیه ز خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین قدس الله سره العزیز بوقت یافتن خلافت یافته بودند آن ایام که این ضعیف از حضرت شیخ شیوخ العالم با سعادت خلافت باز گشت چون در مالشی بن خدمت شیخ جمال الدین رسیدم بعد تربیت فرمودن بسیار اس نسخه عوارف شیخ جمال الدین رحمة الله علیه پیش من آورد و فرمود که من این نسخه بانعت بسیار از شیخ شیوخ العالم یافته ام امروز بشما ایضا

می کنم بامید آنکه فرزندی از فرزندان من ایشا خواهر پیوست در حق او ازین نعمت  
 های دینی و دنیاوی که همراه شما شده است از وی در پندارید بعد سلطان  
 المشایخ فرمود اکنون این نسخه با آن نعمتها آیت را تو کردم الغرض آن نسخه تا این  
 غایت در خاندان معظم شیخ قطب الدین منور بخدست خلف استوده ایشا <sup>زاده</sup> شیخ  
 بر جاده نور الدین نور الدین قلیه نور المعرفه که بر سیرت آباء و اجداد خود میروا امیدوار است  
 که قبله او لها شود موجود است و بتعظیم تمام آن نسخه نگاه میدارد نکته سیوم در بیان بعضی  
 کرامات شیخ قطب الدین منور رحمه الله علیه از ثقات منقول است که در باب  
 شیخ قطب الدین منور هاسداں بخدست سلطان محمد بن تعلق امار الله بر طنه  
 یا نوع سخنان مخالف مزاج بادشاه سانیه بودند و لیکن جاد و آمدن نبود که این  
 بزرگ دین چیز بگوید و یا بکار برده کند خواست که اول بینها بغیر بعد بدان  
 قوت در خصوصت ایذا بکشاید بدین مقدمه فرمان دودیه بنام شیخ نویسانیه  
 بدست صدر جهان مرحوم قاضی کمال الدین داد و گفت که بنی مست شیخ قطب  
 منور بر و بر و هر طریق که دانی چنان بکن که شیخ قبول کند قاضی کمال الدین صدر  
 جهان مغفور در مالشی آمد و آن فرمان را در دستار پیچیده در آستین کرده  
 بخدست شیخ بر و چو خدمت شیخ شنید که صد جهان آمده است در طاق صدف  
 که قدم مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سدره العزیز رسید  
 در آن مقام بنشست قاضی کمال الدین آن فرمان را پیش شیخ نهاد و از جهت  
 بادشاه اخلاص و محبت بسیار بخدست ایشا پید کرد شیخ قطب الدین منور  
 علیه فرمود در آنچه سلطان ناصر الدین طرف اچیه و ملتان میرفت سلطان  
 غیاث الدین بلبن بر آن ایام آنجا بود فرمان دودیه بخدست شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق الدین بر و شیخ شیوخ العالم فرمود که پیران ما پیشین  
 ما قبول نکرده اند طالبان ایتکار و ایلادیشاں همی چست آنکه در نکته کرامات شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سدره العزیز مشرح در قلم آمده است

کلمه پیوم  
 منقول  
 است

و نیز شیخ قطب الدین بن منور رحمۃ اللہ علیہ قاضی کمال الدین را گفت که شما را  
 جہاں آید و اعظم مسلماناں اگر کسی مخالفت پیران خود کند باید کہ اورا ماصح و  
 مانع باشی نہ کہ ترغیب کنی قاضی کمال الدین از جواب شیخ قطب الدین بن منور  
 بغایت شرم نہ گشت بمعذرت تمام از پیش برخاست بخدمت سلطان محمد  
 و عظمت کرامات شیخ منور بنوعی تقریر کرد کہ دل سلطان بکلی نرم شد منقاد  
 و تہ شیخ قطب الدین بن منور مشغول بود قلندرے آمد و سفاست آغاز کرد و چیز  
 توقف کردن گرفت و بدانچہ اورا میداد قانع نمیشد چوں سفاست ادب بسیار شیخ  
 فرمود آں مردا کہ در میان کمرداری اول بارے آنرا خرج کن دریں محل سید  
 جمال الدین مرید و معتقد بخدمت ایستادہ بود چوں این سخن از زبان مبارک  
 شیخ شنید فی الحال بر آں درویش دچغشید و از کمراں نادرویش مبلغے تنگہاے  
 زیر برون آمد و کاتب حروف از خواجہ کاغذی کہ معتقد درویشان است سماع  
 کرد اوے گفت کہ من و تہے با سہ نفر دیگر و جس بادشاہ عہد افتادہ بودیم و از سر  
 مال و جاں برخاستہ دل از حیات عزیز برداشتہ و گوش بر نفس صاحب دلاں نہادہ  
 تا مگر از نفس و تہے مخلص شویم چنانکہ بہر ہمہ کس باتفاق از شہر دلی شخصے را بخت  
 قطب الدین بن منور فرستادیم و آں شخص گفتیم کہ تو بخدمت آں بزرگ برد  
 ہمیں فاتحہ درخواست کن و بچ کیفیت جس ملگوچوں آں شخص بخدمت آں  
 سر صاحب دلاں عالم رسید بعد قدم بوس فاتحہ التماس کرد بعد خواندن فاتحہ شیخ  
 قطب الدین بن منور فرمود کہ ایشان چہا کس کہ مجوسند سہ کس زایشاں خلا  
 خواهند یافت فاما چہار می کس اگر چہ مرید منست از عمر و چیزے نمازہ است  
 ہمینکہ این نفس از زباں مبارک شیخ قطب الدین بن منور بیرون آمد آں شخص  
 باز گشت ایں بشارت بارسانید بعد چند روز ما سہ کس خلاص یافتیم و آں  
 چہا کس بسعادت شہادت رسید یکمہ چہارم و در بیان ملاقات شیخ قطب الدین  
 بن منور قدس سرہ العزیز با سلطان محمد خلیفہ انار اللہ و انہ از ثقات مشغول است

شیخ  
 منور

شیخ  
 قطب



در آن ایام که سلطان محمد طرف خطه مانسی رفت و در منسی که چهار گروه از مانسی  
 است نزول کرد نظام الدین نذر باری عرف تخلص اهلک را که مجسم از ظلم بود دیدن  
 حصار مانسی فرستاد تا کیفیت خرابی و درستی حصار تفحص کرد چنانکه نزدیک خانه شیخ  
 قطب الدین منور رسید رسید که این خانه از آن کیست گفتن از آن شیخ قطب الدین منور  
 خلیفه سلطان المشایخ گفت عجب آباد شاه اینجا بیاید و این شیخ دیدن بنای  
 الغرض چون کیفیت حصار بر سلطان آورد گفت اینجا شیخ است از خلفا سلطان  
 المشایخ دیدن باد شاه ننماده است سلطان را نخوت سلطنت در کار آمد شیخ  
 حسن سر برهنه که صورت جاه و تکیه بود بخدمت شیخ قطب الدین منور بطلب  
 فرستاد چون حسن سر برهنه نزدیک خانه شیخ قطب الدین منور رسید لوازم جوانان  
 خود را دورتر گذاشت خود تنها پیاده آمد و در دهلیز شیخ در گوشه سر برد و زانوسه خود  
 نهاد و نشست خود را بیدانگرد چون ساعتی نیکو بگذشت خدمت شیخ منور  
 بالائے بام مطبخ متصل دهلیز مشغول بحق بود چون از مشغولی فارغ شد بنور طین  
 دانست که حسن سر برهنه در دهلیز نشسته است شیخ زاده نور الدین را گفت که آیند  
 پیش و منتظر است بطلب بیا چون شیخ زاده در دهلیز آمد و دید که شیخ حسن  
 سر برهنه هم بر آن هدایت نشسته است شیخ زاده گفت شما را بندگی شیخ مے طلبه  
 حسن سر برهنه بخدمت شیخ قطب الدین منور آمد بعد سلام و مصافحه نشست  
 و گفت که شما را سلطان طلبیده است شیخ منور فرمود که درین طلب اختیار بردست  
 من است یا نه او گفت خیر مرا فرمان است که شما را ببرم شیخ فرمود و الحمد لله بافتی  
 خود نرسیده روز بعد روزی مبارک سو اهل خانه کرد و فرمود که شما را بنی اسپر دم  
 این سخن گفت و متصل بر کتف مبارک خود و عصا بردست گرفت پیاده روان  
 شد چون حسن سر برهنه در میان شیخ قطب الدین منور علامات اصلمان حق پدید  
 مشاهده کرد و از تحلف ریاکاری دید گفت شیخ چرا پیاده میری اسپان در  
 میر و ندسوا شو شیخ فرمود حاجت نیست من قوت آن دارم که پیاده تو انم

رفت چوں ایں بزرگ نزدیک حظیرہ آباؤ اجداد خود رسید اور گفت چہ مے گوئی  
 زیارت کنم گفت نیکو باشد خدمت شیخ در پایان جد و پدر خود رفت بعد زیارت  
 عرض شست کرد کہ سن از گنج شما با اختیار خود بیرون نیامده ام فاما مرا مے برند  
 و چند نفر آدمی کہ بندگان خدا یند بے خرج گذاشته ام چوں از روضہ بیرون  
 آمد دید شخصی مبلغ سیم بردست کردہ استادہ شیخ فرمود چیست آں مرد گفت من  
 نظرے کردہ بودم غرض من چاہل شد شکرانہ بخد مت شما آوردہ ام شیخ آں  
 شکرانہ قبول کرد و فرمود کہ در خانہ من خرچہ نہ داشتند بید در خانہ بر شتا الغرض  
 چوں آں بزرگ در منزل بمسی کہ چہا کر دے از ماشی است پیادہ آمد  
 سلطان را از آمدن شیخ خبر شد و شیخ حسن از معاملہ آں بزرگ کہ معاینہ کردہ  
 بود باز نمود آں بادشاہ از غایت تجبر و تکبر اغماض کرد پیش خود بطلبی و از اجبا  
 طرف دہلی روانہ چوں سلطان در شہر دہلی رسید بہت ملاقات شیخ را پیش  
 خود بطلبید در اثنا کے آنکہ شیخ پیش مے رفت سخت شیخ سلطان السلاطین  
 فیروز شاہ را خلد اند ملکہ و سلطانہ کہ در آں ایام نایب بار بک بود رسید  
 کہ مادر ویشانیم آدانبہ آمد مجلس بادشاہاں و سخن گفتن با ایشان نمیدانیم  
 چنانکہ اشارت شود و چناناں کردہ آید بعدہ آں بادشاہ حلیم و کریم گفت ہر کسے  
 در باب شما بخد مت سلطان سخنہ گفتہ کہ او بلوک و سلاطین التفات مراعات  
 نہ کن چوں اینمعنی پہچینست خدمت را تواضع و مسامحت اخلاص میباید کرد  
 دریں حال کہ شیخ پیش میرفت شیخ زادہ نور الدین <sup>علیہ</sup> بلفہ اللہ تعالی  
 مبلع الراجال و عقب شیخ مے رفت بہت عجب ہجوم امر او بلوک در گاہ  
 ایں بادشاہ چناناں در دل شیخ زادہ اثر کرد کہ دلش از حال بشد سبب آنکہ  
 شیخ زادہ را حادثہ سن بود و ہیچ وقتے درو در گاہ بادشاہاں ندیدہ بود و ہمد  
 شیخ قطب الدین منو باطن براحوال شیخ زادہ مطلع شد سر پس کرد و فرمود کہ بابا  
 نور الدین <sup>علیہ</sup> العظمتہ والکبری یا اللہ شیخ زادہ مے فرمود و بچو آنکہ ایں سخن

شیخ  
 ۱  
 سیدنا  
 نور الدین  
 صاحب  
 ۱  
 صاحب

بسبح من رسید تقویت در باطن من ظاهر گشت اطمینان و تهنیتها را صل  
 آمد چنانکه آن هیبت و عزت دل من بکلی زایل شد و آن اُمرا و ملوک و نظر من  
 بچو گو سپندا نمودند الغرض سلطان دانست که این ساعت شیخ خواهد آمد آنکه  
 نشسته بود بایستاد و کجا بدست گرفت خود را بگزید اختن مشغول گرد تا آنکه خدا  
 شیخ قدس سره العزیز در آمد چو سلطان در سیمائے شیخ علامات مردان حق  
 و تعظیم تمام پیش آمد و مصافحه کرد و خدمت شیخ بوقت مصافحه دست سلطان چنان  
 محکم گرفت که در تقیّه اولی آن چنان با شکم او نیایند خدا را به تیغ ظلم بخدای سیر  
 از دل منعقد شد و گفت که من دیار شمار سیدم تربیت فرمودند و بلاقات خویش  
 مشرف نگردانیدند شیخ فرمود که اول هاشمی بگریه بعد درویش بجهالتی  
 این درویش خود را درین محل فیدار و ملاقات بادشاها کن در گوشه عیال کوئی  
 بادشاه و کافه اهل اسلام مشغول می باشد معذور می باید داشت سلطان محمد  
 انصافات شیخ قطب الدین منور و تقریر لکشائے ایشان که از تصنع عاری بود  
 دل نرم و سلطان السلاطین فیروز شاه را که حکم چکی و اخلاق خلقی موصوف  
 است فرمود که آنچه مقصود مطاوب شیخ است همچنان کنیده هرین محل منت  
 شیخ منور رحمة الله علیه فرمود که خداوند عالم مقصود من فقیر مطلوب من کنج  
 جد و پیر بعد خدمت شیخ بدولت بازگشت منقولست که عظیم ملک میر معظم  
 مرحوم مغفوک باوصاف عدل و خلق کرم موصوف بود می گفت که سلطان می فرمود  
 قبولاً هر که از مشایخ روزگار بوقت مصافحه دست من گرفته است البته دست او  
 لرزیده است مگر از آن این بزرگ که بقوت دین محکم گرفته بود من دانستم این  
 بزرگ از آنها نیست که حاسداں رسانیده اند از سیمائے او هابرتیں هبسا  
 کردم بعد بادشاه سلطان السلاطین فیروز شاه را و خواهر ضیاء الدین  
 برنی را بخدمت شیخ منور فرستاد و یک لک تنگه انعام فرمود شیخ منور گفت  
 نفوذ بایست که این درویش یک لک تنگه قبول کند چو این ایشاں بخدمت سلطان

منقولست

آمدند و گفتند کہ شیخ قبول نمے کند فرمان شد کہ پنجاہ ہزار بدہ این بزرگان  
 بخد مت شیخ باز آمدند این نیز قبول نکرد و بعدہ سلطان فرمود کہ اگر شیخ این  
 مقدار قبول نکند خلق مرا چو گویہ چوں دریں باب سخن بتلویل کشید و بدو ہزار  
 تنکہ رسید سلطان السلاطین فیروز شاہ مولانا ضیا الدین برنی گفتند  
 کہ ما کم ازین نتوانم پیش تخت ذکر کردن کہ شیخ این قدر ہم قبول نمیکند شیخ  
 فرمود سبحان اللہ درویش را دوسیر کجوری داگے سیر و غن کفایت باشد اورا  
 ہزار ہا چہ کند بعدہ بر کوفع اندا دبا حاح مخلصاں دو ہزار تنکہ ہزار چاہ قبول کردند  
 و از ان فتوح بیشترے در روضہ سلطان المشایخ و در روضہ شیخ الاسلام  
 قطب الدین بختیار و بعد مت شیخ نصیر الدین محمود و باقی بہر کسے داد و  
 بعد چند روز با عظمت و کرامت تمام بجانب ہاشمی روانہ شیخ سعدی شہید  
 قطعہ رقم بر چشم ما خواہی نہاد \* دیدہ در رہے نہم نامی روی \* دیدہ سیم  
 و دل ہمہ تست ہمانہ پنداری کہ تنہا مے روی \* نکتہ نجم در بیان سماع شنید  
 شیخ قطب الدین منور نور اللہ قبرہ بانوار القدس عرض میداد و کاتب حروف  
 محمد مبارک العلوی المدعو بامیر خور در آنجکہ در آن ایام کہ شیخ قطب الدین بن  
 منور سلطان محمد بلا برخود در مجلسی آورد و در روضہ سلطان المشایخ  
 دعوت عرس شد در آن جمع شیخ قطب الدین و مولانا شمس الدین سحی  
 و شیخ نصیر الدین محمود و قدس مدار و اہم حاضر بودند و انوار سعاد تھا کہ در آن  
 سماع از غیب منزل مے شد کاتب حروف معاینہ کردہ عجب گریہ و ذوق  
 و صفائے کہ در سماع شیخ منور و آقطرات آب چشم از چشم مبارک شیخ منور  
 چوں مروارید بر محاسن مصفاے ایشان مے غلطید و در آن محل در عین  
 رقص سر مبارک بہائے حاضران مجلس گریہ کناس مے نہاد مصرع پائے  
 بزرگان گرفت گریہ عشاق تو بہ و بزر زبان حال این بیت مے گفت بیت  
 زندہ ام من دیاد شیخ بلے \* جان من یاد شیخ شد آرسے \* و ذوق

و شوق شیخ قطب الدین منو کہ در آن مجلس شبت کاتب حروف تالین  
غایت در روانہ خود احساس کند و ازاں انبساط عاشقانہ مے کشاید خوشو  
کے کہ از یاد او راحتہ بد لہا بر سر این ضعیف گوید عیت خوشوقت آں  
کے کہ از راحتہ رسد بہ برجان اہل عشق کہ مشتاق حضرت اندہ و مگر  
عرض مے افتد ہم در آن ایام شیخ قطب الدین منو در روضہ سلطنت  
المشاہج شبے مشغول شد مصرع شب محرم عاشقان است شہباش  
طلب و نیاز و نیاز ہا مخدوم و شیخ خود در میاں آورد الغرض والد کاتب  
حروف رحمۃ اللہ علیہ ترتیب جام کرد و بدست کاتب حروف بخدمت آں  
سور اہل محبت عارفان فرستاد و این بزرگ درون عمارت چہار دری کہ متصل  
بندہ خواجہ جہان مرحوم است مستقبل قبلہ با حضوری تمام نشستہ بود چوں  
نظر این بندہ بر روی مبارک او افتاد دید شاہ صاحب ولایتی کہ ظاہر  
از باطن عشق آمیز و حکایت میگرد زہے صفا و زہے ذوق کہ حق تعالی  
در ذات مبارک او نہادہ بود و در اثنا لے طعام خوردن تبسم مے فرمود و بہتر  
تناول مے کرد و بریں بندہ مے گفت کہ طعام دست بچتہ جدہ بزرگوار تو  
کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز  
بیعت داشت بسیار خورده ام مارا بر شما و شما بر حقوق بسیارست حق  
تعالی آنرا دوختہ گردانا و بندہ از سعادت مواکلت خدمت ایشان بر  
حکم این حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کل  
مع محقق فقد غفر لک امیدوار مغفرت گشت احمد مد علی ذلک  
منہم آں زاہد روحانی آں عابد سبحانی کہ در علم و تقوی و ورع و زہد  
کسی بود و در فقہ ہر دو جلد ہدایتہ یادداشت و در علم سلوک قوت انقلاب  
و احیاء العلوم تحت اللسان بود با اینہم فضائل زاہد احرارین صاحب انصیین عنی  
ملو احسام الملئۃ والدین متانی خلیفہ سلطان المشاہج و ذکر این بزرگ شمل

بر سر نکهت نکهت اول در بیان عظمت او و محبت هائے سلطان المشایخ  
 و در باب اوصیان الله صورت بد و فرج بود و طریقه او طریقه سلف معامله او معامله  
 صحابه رضوان الله علیهم جمعین این بزرگ میان یاران اعلیٰ مشهور بود و سلطان  
 المشایخ فرموده در باب او که شهر و ملی در حمایت اوست روزی این بزرگ در راه  
 میرفت مصلی از دوش مبارک او افتاد و خدمت مولانا را از غایت شغل باطن اینچنان  
 خیره چوین قدری راه برفت شخصی از عقب او از داد که شیخ مصلی شما افتاده است  
 چند گرت شیخ شیخ او از داد چوین خدمت مولانا خود را شیخ نمیدانست این نام را  
 بخود راه نداده تا آنکه آواز دهنده مصلی از زمین برداشت دنبال مولانا دویده  
 خدمت مولانا را دریافت و گفت که شما را چند گرت آواز دادم که شیخ مصلی خود را  
 بستان شما شنیدید فرمود که اے عزیز من شیخ نه ام و خود را درین مرتبه نیدارم  
 الغرض بدیندای بزرگ را ازین نام شهرت احترام بود و منقول است در انچه  
 این بزرگ از زیارت خانه کعبه بازگشت درین دیار رسید جمعه بود در مسجد  
 کیلوکهری آمد و در اهل سلطان المشایخ را معهود بود که بعد از نماز باید آمد مسجد  
 جمعه کیلوکهری میفتند و مشغول میشدند و در کیلوکهری خانه بجهت قیلوله  
 و عضو ساختن سلطان المشایخ بغایت مصفا و مختصر ساخته بودند الغرض  
 خدمت مولانا بوقت چاشت رسید با خود راست گرفت که این نماز در گوشه مسجد  
 مخفی بنشینم و بعد از نماز قدم بوس سلطان المشایخ چهل گنم خدمت مولانا بچنان  
 کرد سلطان المشایخ را بنویس باطن معلوم شد خواجه ابو بکر مصلی دارا فرمود که برو  
 مولانا حسام الدین بمیں ساعت از خانه کعبه رسیده است و درین مسجد بگوشه  
 نشسته بطلب بیار چوین خواجه ابو بکر مصلی دارد گوشه هائے مسجدی بطلب گرفت  
 و گوشه نشسته مشغول یافت گفت شما سلطان المشایخ بطلب تبت  
 مولانا در حیرت شد که من خود در مخفی شدم ام فاما چوین سلطان المشایخ مکاشف  
 عالم است مخفی نتوان ماند الغرض خدمت مولانا سعادت قدم بوس چهل کرد



و برحمت و شفقت سلطان المشائخ مخصوص گشت بجا سلطان المشائخ  
 فرمود چوں کہ خواہد کہ بشرف زیارت خانہ کعبہ مشرف شود باید کہ بہمت زیارت  
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آکہ وسلم علیحدہ نیت کند و برو تا مستوجب زیارت  
 خاص حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آکہ وسلم گردد و بطوفیل زیارت نکرده باشد  
 چوں خدمت لانا یعنی از سلطان المشائخ شنید دانست کہ بالہام ربانی  
 سلطان المشائخ این فرمان میرساند ہماں ساعت نیت زیارت پیغمبر  
 علیہ السلام در ضمیر خود مصمم کرد و بزیاارت پیغمبر علیہ السلام در مدینہ باز بدل وقت رخ  
 مرحمت پیغمبت ترقی درجات مرید و زہدے خوب عتقاوی مرید و قبول کرد  
 حکم پر و بنفاذ رسانیدن فرمان پیر نکلتہ دوم در بیان ملاقات میان مولانا  
 حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین سحی و مولانا علاؤ الدین نیلی قرین  
 سرچہ العزیز مقرر صاحب دلائل عالم باد وقتے مولانا شمس الدین سحی و مولانا علاؤ الدین  
 نیلی رحمۃ اللہ علیہما از او و دیگر بخدمت سلطان المشائخ آمدند و رسم سلطان  
 المشائخ این بود چوں یاران او و میرسید ندب بعد دریافت سعادت قدم بوس  
 سلطان المشائخ فرمان شد کہ بزیاارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار  
 توکل اللہ تعالیٰ بروید چوں بدلاں دولت رسیدہ باشید در شہر در آید و یاران شہر  
 ہم ملاقات کنی و حکم فرمان مولانا شمس الدین مولانا علاؤ الدین بزیاارت  
 شیخ الاسلام قطب الدین بختیار رفتہ چوں از آنجا باز گشتند در شہر آمدند بعضی  
 یاران را دیدند بعدہ بخدمت مولانا حسام الدین ملتانی آمدند خدمت مولانا در خانہ  
 خانہ دیدند ہمیں یک چہیری نیم کہ بہ مختصر درویشانہ چنانچہ خواجہ سنائی گوید  
 داشت نعمان یک گز چنے تنگ چوں گلہ گاہ نامے و سینہ چنگ و بوالفضولے  
 سوال کرد و روئے چست این خانہ شش و پست و ستائے و بادل سرو و چمن  
 گریان سچ و گفت **هذه المنیوت کثیرہ و اندیشہ** این خانہ بودند کہ خدمت لانا  
 طالع شد این ہر و بزرگ استقبال کردند مولانا را دیدند پیرانے سبزیم گیس پوشیدہ

نکتہ دوم

روشن کند  
 اندک فاصلہ  
 فرور آید  
 با شست  
 قدم ۱۲  
 این براس  
 کہ کم و بیش  
 است بدین  
 است

وریک دست مبارک او قدرے کچری دریک دستارچہ کردہ و در دوم دست تقد  
 ہیزم با خود گفت: اینک طریقہ سلف اینک مسلمان فی صرف الغرض یکدیکر ملاقات  
 کردند مولانا شمس الدین سچھے التماس کرد کہ میں ہمیزم بدست میں بیٹا ملاقات  
 نیلی گفت کہ میں دستارچہ کچری بمن نہایت منزل گاہ شما برسانم و ازین سعادت بہر  
 گیرم خدمت مولانا حسام الدین فرمود کہ شما مجرد اید و تعلقے نہ اید فاما میں شرع  
 قبول کردہ ام بارکشی حق میں بہت خدمت مولانا درون خانہ رفت و کچری و ہمیزم رشتا  
 و پنجتن فرمود و بوریہ کہ نہایت گرفتہ بیرون آمد و اس بزرگوار گفت کہ شنیدید  
 خود ہم نشست بعدہ مولانا شمس الدین سچھے یک میز پیش آورد و مولانا  
 علاؤ الدین یک تنکہ فقرہ بعدہ بحکایات مشایخ و ماثر سلف مشغول گشتند ہم  
 در اثنا ئے اس حال وقت چاشت رسید نماز چاشت مشغول شد ند بعد ادا  
 چاشت خدمت مولانا حسام الدین اس کچری در صحنے مختصر کردہ و بر اس قدرے  
 روغن نہادہ طریق درویشان پیش اس عزیزاں آورد چوں کچری خورد شد بوقت  
 برخاستن خدمت مولانا حسام الدین تنکہ فقرہ کہ خدمت مولانا علاؤ الدین  
 آوردہ بود پیش مولانا شمس الدین سچھے نہاد و اس میز کہ مولانا شمس الدین آورد  
 بود پیش مولانا علاؤ الدین نیلی آوردہ و معذکر کردہ چوں اس بزرگاں بخدمت  
 سلطان المشایخ آمدند سلطان المشایخ کیفیت زیارت ملاقات یاران شہر  
 پرسیدن گرفت اس عزیزاں عرض دے کہ دند چوں ذکر ملاقات الحسام الدین  
 کردند سلطان المشایخ بسع رضائے شنیدند و آب و چشم مبارک نے گردانیدند  
 دریں میاں سلطان المشایخ اقبال خادم را طلبید فرمود کہ برو چیزے سیم  
 بیار اقبال مبلغے تنکہ آورد و فرمود کہ برو جامہ ہم بیار جامہ نیز آورد بعدہ منصلے  
 کہ بر اس خود نشستہ بود اس منصلے نیز نزدیک اس سیم نہادہ و خواجہ رضی را کہ یک  
 آنحضرت بود و در سرعت مشہی بر باد سبقت کردے طلبے مودد گفت کہ اس منصلے  
 و جامہ و سیم بر مولانا حسام الدین بیرو برساں چوں خواجہ رضی اس نعمت

بیکراں و خلعت فراوان بخد مت مولانا آور و خدمت مولانا حسام الدین پر رسید  
 کیا میں مرحمت حق میں از کجا هست کہ میں محل نذر م خواجہ رضی گفت من نبیام  
 وَمَا عَلَيَّ التَّائِبُونَ إِلَّا الْبَلَاءُ مولانا گفت آں زمانکہ سلطان المشایخ  
 میں مرحمت مے فرمود بخد مت سلطان المشایخ کیاں بودند خواجہ رضی  
 گفت مولانا شمس الدین سچھے و مولانا علاؤ الدین نیلی و عزیزانے دیگر  
 خدمت مولانا دانست کہ ایشان چیزے گفتہ اند خدمت خواجہ رضی را گفت  
 ایں عزیزان برائے تجھ جس حال درویشان مے آیند چہ شاید کہ ایں بزرگان  
 تجھ جس حال فقیران کنند الغرض چوں خدمت مولانا حسام الدین برعوض خود  
 بخد مت سلطان المشایخ آمد با ایں عزیزان ملاقات کرد خدمت مولانا فرمود  
 کہ شما چہ کردید من کہ ام کس باشم کہ ذکر من بخد مت سلطان المشایخ کنید نا روا  
 است کہ در ستر حال یکدیگر کو شیم ہزار ہچوں بندہ ایں گاہ اند کہ ہیچ کسے از حال  
 ایشان معلوم ندارد و آنکہ سلطان المشایخ مکاشف عالم است آں حکے  
 دیگر است شیخ سعدی خوش گوید ہمیت تاجہ مغم کم حکایت پیش عنقا کردہ اند  
 تاجہ مغم کم سخن پیش سلیمان کردہ اند الغرض ایں بزرگان خدمت مولانا  
 جواب گفتن چوں از خدمت شما باز گشتیم بخد مت سلطان المشایخ آمیم  
 فرمود شما کیاں را دیدید و ملاقات چگونہ بود و انتواستیم کہ چیزے از کیفیت ملاقات  
 عزیزان پہناں داریم بضرورت گفتہ شد معذور دارید نکتہ سلیم در بیان خلافت  
 یافتن مولانا حسام الدین ملتانی از حضرت سلطان المشایخ بطامہ الحق  
 والدین قدس سرہ از ثقات منقولست دوم روز آنکہ شیخ نصیر الدین  
 محمود و شیخ قطب الدین منو قدس سرہما العزیز خلافت یافتند مولانا حسام الدین  
 را بخد مت سلطان المشایخ طابہ چوں خدمت مولانا حاضر شد مے فرمود کہ از  
 غایت نہایت عطمت سلطان المشایخ حوٹے از وجود من رواں چوں خلافت  
 و خلعت خاص و نظر مبارک سلطان المشایخ بمن دادند دریں محل عرض داشت

سہ

وینست  
پیشتر  
سیاہند

نکتہ سلیم

منقولست

بسیار

کردم که تخدوم عالمیاں در حق این بیچاره شفقت فرمود و این بنده را بدولت خلافت  
 خود رسانیده وصیت چسیت بنده چکند سلطان المشایخ و مبارکیت خود از استین  
 مبارک خود بیرون آورد و بعد با نگشت شهادت جانبی لانا اشارت کرد که ترک  
 دنیا ترک دنیا ترک دنیا و فرمود در کثرت مریداں نگوشتی بعد مولانا باز عرض داد  
 کرد اگر فرماں شود در شهر نباشم بر سر آب روان سکونت کنم زیرا چه در شهر آب چاه  
 باست بدان وضو ساختن لا سانه شود فرماں شد که هم در شهر نباش کن محلک  
 مِنَ النَّاسِ نفسی خواهد از مقامی آسوده تر بجنبانم و در محلی دارد که اوقات  
 ترا متفرق گرداند هر آینه چو از شهر بیرون آئی و بر سر آب سکونت کنی غریب  
 و شهری بنشانی بر تو برسد که فلاں درویش در فلاں جائی نشست کرده  
 است و مزاحم وقت تو شوند و در آب چاه با اختلاف علم است و در بابی شرعاً  
 و سقته هست و دیگر عرض داشت کرد که بر من قتی فتوح میرسد چیزی نصیب  
 می کنم و چیزی از برای آیندگان و دام و وقت چه روزی گذرد که چیزی نصیب  
 و فرزندان مرا حجت نمایند و آینه محروم می شود درین محل قرض کنم سلطان  
 المشایخ فرمود آنکه قرض کنی از دو حال بیرون نیست یا برائے خود و یا برائے  
 آینه و آینه بدو نوع است یا مسافر است که از دور دست می رسد و یا هم از  
 شهر است که بدین کس آمد و شد دارد آنکه مسافر است اگر سبیل به نیت او قرض  
 کنی شاید زیرا چه مسافر معذور نخواهد داشت آنکه آمد و شد برین کس دارد و بر  
 او تکلیف حاجت نیست هر چه هست هر که هست آنکه برائے خود قرض کنی  
 اگر قیام تو خواهد رسید خرج خواهی کرد و اگر چیزی نخواهد بود قرض خواهد کرد  
 در هر دو حال مراد حاصل خواهد شد پس درویشی که خواهی کرد درویش آن باشد  
 که اگر چیزی موجود دارد خرج کند و الا صبر کند بر نامرادی بسازد و خود را و تدبیر  
 نه اندازد بعد فرمود درویش را هر چه نماید بود و هر چه بود نوع است صورت  
 و معنوی اما صوری آن درویشانند که در بدو مکر و تدبیر می خواهند اما معنوی آن

چند روزی در راه بود

شاه

در ایشانند که در گنج خانه خود مشغول باشند و در خاطر بگذرانند که از زید و عمر مرا  
 چنین خواهد رسید هر در کسوی به از هر در معنوی ست زیرا چه هر در کسوی چنانچه  
 هست نماید اما هر در معنوی ظاهر خود را بطریق مشغولان حق می نماید و باز  
 در دیگر در و پنجه فایده که کسی را این معامله باشد باز انیم بر سر حرف منقولست  
 که وقتی قاضی محی الدین کاشانی رحمه الله علیه بنیست سلطان المشایخ  
 آمد عرض داشت اگر دینده در خواب دیده است که سلطان المشایخ سوار شده  
 است و دوازده یار برابر بر خندوم سوارند جلای میفند یک از ایشان مولانا  
 حسام الدین ملتانی است سلطان المشایخ فرمود یک بود از فریدان  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس الله سره العزیز و خواب دید که شیخ  
 شیوخ العالم در شتی باشش یار سوار است یک از ایشان این ضعیف بود عرض  
 میداد و کاتب حروف بر آنجمله پس کرامت بزرگ است خدمت لانا حسام الدین  
 راکه سلطان المشایخ نظیر خویش در حکایت او آورد و وقتی مولانا حسام الدین  
 بنجست سلطان المشایخ عرض داشت که در خندوم خلق کرامت می طلبی فرما شد  
 الکرامه تھی الاستقامه علی باب الخیب تو در کار خویش مستقیم باش  
 کرامت چند طلبی آخر الامر در آن سال که خلق شهر را در دیو گیر روانی کردند  
 خدمت مولانا در گجرات رفت و همنجا بر حمت حق پیوست خاک پاک  
 امروز حاجت روا خلق آن دیار است رحمه الله علیه مشهم آن عالم ربانی  
 آن عاشق سبحانی که بوفور علم و لطافت طبع و شدت مجاهده و ذوق مشاهده و  
 نهایت ترک تجرید و کثرت گریه میان یاران اعلی مشهور و مذکور بود و حنی مولانا  
 فخر المله والدین زرا دی قدس الله سره العزیز و این خلیفه سلطان المشایخ  
 بود سبحان الله سبحان الله گوی این بزرگ مجسم از عشق بود هر که در سماع او  
 نظر کرے تحقیق دانست که این بزرگ از اوصالان درگاه حق تعالیست و ذکر  
 این بزرگ شمل پریش نکتہ است نکتہ اول در بیان ارادت آوردن مولانا

منقولست

کرامت  
استقامت  
است بر

مقامه خدا

نکته اول

فخر الدین زرا دی بحضرت سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ  
 سرہ العزیز تہذیب شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سماع است کہ مے فرمود  
 ورا نچہ من دہ شہر تعلیم مے کردم و مجلس مولانا فخر الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ  
 حاضر مے شدم ورا مجلس مولانا فخر الدین زرا دی دامین بوکش بخد مت  
 فخر الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ ہدایہ فقہ مے خواندند و در آں مجلس  
 تیز طبع و تجاوت ترازا ایشاں ہر دو متعلیٰ نمود و در آں مجلس ہر بار کہ ذکر سلطان  
 المشائخ بیفتا دے ایشاں طریقہ اہل تعصب کر مے کردند و مرا سخت دشوار  
 آمد مے من مے گفتم ایں سخنان تا غایت مے گوئید کہ آں یاد شاہ اہل دین  
 راندیدہ آید الغرض روزے ایشاں زبراں آوردم کہ بخد مت سلطان  
 المشائخ بیان ایشاں بدیں رضا دادند چوں من ایشاں بخد مت سلطان  
 المشائخ پیوستم بعد اقم بوس شستم سلطان المشائخ فرمود کہ شما کجا میسید  
 گفتند دہ شہر بعدہ فرمود کہ تعلم بحجائے کنید گفتند بخد مت مولانا فخر الدین ہانسوی  
 باز رسید کہ چہ بحث مے کنید گفتند ہدایہ بعدہ فرمود سبق کجا رسیدہ است  
 فخر الدین نزدیک من نشستہ بود پیشتر شدہ نشست آں محل سبق را  
 تقریر کرد و شبہہ کہ در آں سبق مانده بود ایراد کرد و استکشاف آں از سلطان  
 المشائخ التماس نمود سلطان المشائخ از کمال تجر بر طریقہ دانشمندان  
 در جواب شروع کرد سلطان المشائخ تقریر مے کرد و از غایت لطافت تقریر  
 سلطان المشائخ مولانا فخر الدین در حیرت افتادہ و پستہ مے شد تا  
 نزدیک من رسید سر در گوش من کرد و گفت من میخواہم ہمیں ساعت کلاہ  
 ارادت بستاہم سلطان المشائخ فرمود کہ مولانا چہ میگوید بندگی شیخ نصیر الدین  
 محمود مے فرمود کہ من عرض شدم کہ التماس کلاہ ارادت کن سلطان المشائخ  
 بستم فرمود و ارشاد کرد کہ در مجلس دیگر خواہم داد باز مولانا فخر الدین مرا گفت سلطان  
 المشائخ دریں مجلس کلاہ ارادت نہ دین خود را ہلاک کنم چوں من ایں سخن بسمع



حضرت سلطان المشایخ رسانیدم سلطان المشایخ فرمود که نیکو باشد همان  
 زمان مولانا فخر الدین زکریا و امیرین بکوشش برود کلاه ارادت پوشیده  
 سر فراز شدند و مولانا فخر الدین مخلوق شد و از زمره دانشمندان قال قیل  
 ایشان بیرون آمده در حلقه درویشان بآرزوئی حال ایشان درآمد و کاغذ  
 و کتاب خود تمام بیارای بخشید و غرور دانشمندی و طلب جاه منزلت از سر دور کرد  
 امیر خسرو خوش گوید بیعت بود ز عقل پیش ازین باد غرور بر سرم پیش در  
 خاک شد آنهم که ز کلاهیم و از آن روز بآنکه این بزرگ وارد در سلک کسان سلطان  
 المشایخ منسلک شد بهم در غیاث پور ساکن گشت پیچوقت نماز و جماعت خانه  
 برابر سلطان المشایخ میگذاشت و در محل صاحب خدمت سلطان المشایخ  
 میرفت از آن مجلس حانیان روح مظهر ادب و پرورش مبدیافت و مستحق آن  
 مجلس باز می گشت پیش در خانه سلطان المشایخ خانه گرفت همانجا می بود  
 تا که باز محل نشو که بدین سعادت بر شیخ سعدی خوش گوید مصرع خوش آن  
 صحر که شود خاک آستانه تو تا این خایت که سلطان المشایخ در صدر حیات  
 بود سر از آستانه دو نکرد این ضعیف گوید بیعت عشق آن را مسلم است آگاه  
 گویند سر بر آستانه دوست + امیر حسن خوش گوید بیعت اگر قریب تو پرسد  
 حسن چه مانند برین + تو آبروئی او را بگو که خاک در آید + چون سلطان  
 المشایخ بصد جنت خرامید و در مقعد صدق قرار گرفت خدمت مولانا را  
 آرام و قرار نماند چند گاه بر سر ک آب چون در محله که کوشک سلطان است  
 فیروز شاه عمارت شده است شهر فیروز آباد گشته ز به اثر قدم مبارک او  
 امروز از برکت قدم آن بزرگ دین آنجا کوشک بادشاه شد و شهر معظم آباد  
 آن گشته و چند گاه در لونی مقام گرفت و چند گاه بر سر حوض خاص علایی بود  
 بیشتر حال در سفر بود و زیارت شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری قدس  
 الله سره العزیز و راجع فیروز بعد از زیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین

قدس سره العزیز و راجو دهن رفت الغرض حق تعالی راد صحرا و کوہ ہا و  
غار با عبادت کردے چنانکہ کسے برآں مطلع نشود و عمر غریب محبت پیر و عشق پیر گذشت  
شیخ سعدی خوش گوید بیت بکنج غارے غزلت گز نیم از ہمہ خلق چکر آن لطیف  
جہاں یار غار من شاہ چهل این بزرگ ز برکت نظر سلطان المشائخ در عالم  
قبول عظیم یافت ہر کر نظر بروئے مبارک اوافتا دے سر بر زمین نہادے و انسیت  
مولانا شدے رحمۃ اللہ علیہ نکلتے دو مہر بیان مجاہدہ مولانا فخر الدین زرا دی  
و مشغولی باطن رحمۃ اللہ علیہ عرض میدار کاتب حروف بر آنجلہ بعد نقل سلطان  
المشائخ خدمت مولانا رحمۃ اللہ علیہ رہنڈ بستالہ کہ میان کوہ است و بر سر  
بند مسجدیست در آن مسجد مشغول شد و در آن محل کہ بند است از جهت خرا  
ہیچ کس سکونت نتواند کرد و خوف شیر و گرگ ہم باشد و دوسٹہ نفر یار دیگر کہ برابر  
خدمت مولانا بودند چوں دستہ سہ روز چیرے پیداشت آیتہ فرار خواندند و مولانا  
فخر الدین را ہما نجا گذشتند خواجہ حکیم سنائی گوید بیت بے بلانا زنین  
شم و اورا چوں بلا دید در سپرد اورا چوں والد کاتب حروف را رحمۃ اللہ علیہ  
ازین حال خبر شد ترتیب طعام کرد و اسباب طعام دیگر ہم برداشت با چند یار عزیز  
کہ بخدمت مولانا حق اخلاص شاگردی داشتند چنانکہ مولانا استاد نام کرین الملک  
والدین انتہی مولانا سراج الدین عثمان کہ فکر او در میان مطلقا سلطان  
المشائخ خواہد آمد و مولانا صدر الدین برادر مولانا کرین الدین مذکور عبد اللہ  
کولی کاتب سلطان المشائخ و کاتب حروف کہ کوہک این عزیزاں بود  
بخدمت مولانا فخر الدین و رہنڈالہ رفتند دیدند کہ آن بادشاہ فقر و محتاج  
جہا و اکبر در میان نا کوہان بند کہ مقام شیراں و اثر دران است پوست بے  
ماراں آویزاں و ران مقام با پیدیت بے التفات مستقبل قبلہ مشغول شوی  
است و ہشت روز گذشتہ کہ خدمت مولانا بوقت افطار طعامے نخورہ بود  
ہیچ ضعف و ملاے و زلات مبارک او طابہ نشدہ روح مجر و گشتہ و بیاباں و کوہ

بجمال خویش روشن و منور گردانیدہ عمل بریں شتوی خواجہ حکیم شمای کہ زبان فشا  
سلطان المشائخ گذشتہ است کردہ شتوی

دشت و کبار گیر، بچو و خوش	خانماں را باں بگر بہ و موش
خانہ کال از بای قوت کنند	مور و زنبور و عنکبوت کنند
قوت عیسے چو ز آسمان سازند	ہم بدای جاش خانہ پردازند

چو یاران بنجیست آن عاشق صادق رسیدند خدمت مولانا بایاں خوش شد قدم  
این یاران عزیز را غنیمت شمر و ہر یک را اندازہ آنکس معذرتے کرد و فرمود کہ شما  
خود را چندین زحمت چہرہ دید و انہم شمار از یاران من کہے خیر کرد و بعدہ فرمود بجالان  
یکے موافقت تواند کرد و دوم سر کشف کند فاما سعادت ملاقات روزی بود  
حق تعالیٰ این سبب پیدا کرد الغرض این بزرگ در کار مجاہدہ سخت کوشیدہ بود بہ  
خویش میں سعادت الحکم گرفت کاتب حروف از ایام صغیر تا بلوغ در خدمت این  
بزرگ بسیار بود و ہر وقت کہ این بندہ در خلا بنجیست این بزرگ مدے دیدے  
مستقبل قبلہ نشستہ و سر برد و زانوئے مبارک نہادہ و مشغول باطن گشتہ کرات  
مثل این معنی مشاہدہ شدہ بعد نقل سلطان المشائخ صوام دوام برگرفت تا آن  
غایت کہ در صدر حیات بود و بچو ہر روز افطار نکرد و خدمت شیخ نصیر الدین محمود  
رحمۃ اللہ علیہ فرمود انچہ بارادرترقی مقامات در یک ہ و دو ماہ دست دادے  
خدمت مولانا فخر الدین زرا دی را در یک ساعت بدست آمدے رحمۃ اللہ علیہ  
نکتہ سیوم در بیان علم و تبحر مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ عرض میدار  
کاتب حروف بآنحکہ کہ در حیات سلطان المشائخ و انشمندے بغدادی  
مالکی مذہب غیاث پور رسید و پیش از آنکہ در شہر در آید خوابید گویے فرشتہ  
طبقہ ہشتی در دست کردہ و بر آن حکہ سبز انداختہ از آسمان فرودے آید آن  
داشمندے پرسید کہ درین طبقہ چیست آن فرشتہ گفت کہ این علم من کدنی است  
مرافقان خداست کہ بہ برم و در سیدہ مصفاے مولانا فخر الدین زرا دی بریزم

نکۃ سیوم

باز این دانشمند پرسید که این مولانا فخر الدین زراذی کیست آن فرشته گفت  
 دانشمند است مجرد از علایق از مریدان شیخ نظام الدین است چون آن دانشمند  
 این خواب دید شهر زفت هم در غیبت بود خدمت سلطان المشایخ آمد و این  
 خواب تقریر کرد و التماس کرد که من میخواهم که مولانا فخر الدین زراذی را به بیتیم  
 سلطان المشایخ فرمود که او در جماعت خانه خوابد و بیاد در خانه سیدان مرا  
 از این سیدان الدوغان کاتب حروف بود خدمت مولانا را بایشان سخت محبت بود  
 الغرض چنانکه آن دانشمند در جماعت خانه آمد پرسید که اینجا مولانا فخر الدین زراذی  
 کیست حاضران اشارت بخد مت مولانا فخر الدین کردند و جوانی همگی بلند بالا  
 سپید پوست خوب صورت در غایت ملاحظت شیخ سعدی خوش گوید بیت  
 اے صورت زگوهر معنی خزینه \* ماراز در عشق تو در دل دغینه \* و روئے  
 مبارک او از غایت صفا بچو آفتاب منور کنج جماعت خله مشغول بجمع نشسته این  
 دانشمند بخد مت او آمد بنوشست حکایت خواب تقریر کرد خدمت مولانا فخر الدین  
 زراذی تبسم کرد و فرمود که چندین کسان فخر الدین زراذی نام در سلک کسان  
 این حضرت منسلک اند اما کدام فخر الدین زراذی خواهد بود و نسخه مجمع البحرین  
 در فقه که تصنیف بس عجب است و تصریف مالکی که مختصر ترازاں در کثرت معانی در غایت  
 لطافت نسخه زسیده است اول آن دانشمند آورده و پیدانکرده این هر دو نسخه  
 غریب در نظر مبارک مولانا فخر الدین آورد و ذکر تصریف مالکی کردن گرفت  
 که قواعد و مقدمات تصریف بنوعی کرد آورده است که حل مشکلات او دشوار است  
 و در آن ایام این هر دو کتاب شرح زسیده خدمت مولانا فخر الدین زراذی  
 رحمة الله علیه نسخه تصریف مالکی از دست او بستاند و بعد از آنکه از خفتن ساعت مطالعه  
 کرد و تمامی قیود و ضمایر مشکلات آن نسخه را بقلم مبارک در زیر هر کلمه قید کرد و آن  
 مشکل حل گردانید چون روز شد آن نسخه را ست کرده بدست آن دانشمند  
 داد و نسخه مجمع البحرین پیش از آنکه در شهر شایع شود خدمت مولانا کریم الدین

اندپتی راسبق گفت چوں دانشمند تجرند دست مولانا را معاينہ کر گفت الحمد للہ کہ خواب  
 من راست شد کہ اينجنين قوت در علم کسے را يافت کہ سينہ او بعلم من اکتی بہت آراستہ  
 باشد بعدہ کہ خدمت مولانا میں ہر دو نسخہ غریب بے شرح سبق گفت و خواہش  
 و لطائف آں را بیروں آورد انگاہ میان علماء شہر میں دو کتاب نظیر مشہور شد  
 و ہمدان ایام والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ نزدیک خانہ سلطان المشایخ  
 بکرایہ بستہ بود و درس ساختہ و متعلمان خوب طبع را جمع گردانیدہ تا کتاب حروف  
 چیزے بخواند خدمت مولانا فخر الدین بعد اداے چاشت در آن مجلس حاضر بنشد  
 و مولانا رکن الدین اندپتی راسبق ہدایہ مے گفت روزے آں عالم ربانی مولانا  
 کمال الدین سامانی کہ از مشاہیر علمائے شہر بود دیدین سلطان المشایخ  
 آمد چوں از خدمت سلطان المشایخ باز گشت سبغہ طہ اتحادیکہ بخدیومت فخر الدین  
 داشت دریں مجلس حاضر شد و خدمت مولانا فخر الدین سبق ہدایہ مے گفت چوں  
 خدمت مولانا کمال الدین را دید احادیث تمسکات ہدایہ ترک دادہ احادیث  
 صحیحین تمسکے آورد خدمت مولانا کمال الدین فرمود کہ شما احادیث تمسکات  
 ہدایہ ترک دادہ احادیث دیگر تمسک مے آرید خدمت مولانا فرمود آری اگر شمارا  
 خطبانے باشد بفرما سید چوں بتقریر دلکشا تمسکات محکم مے آورد خدمت مولانا  
 کمال الدین انصاف ہامیداد تحسین مے کرد و از خدمت مولانا کمال الدین  
 سامانی روایت کند کہ مے فرمود در آنچه بحث سماع شد چنانکہ در نکتہ محضر سماع  
 تقریر افتادہ در آن محضر مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ در شانے بحث روئے  
 مبارک بجانب علمائے شہر کرد و این سخن گفت کہ شما از دو جنبہ یک جنبہ گیرید  
 اگر جنبہ حرمت گیرید حل ثابت کتم و اگر جنبہ حل گیرید حرمت ثابت کتم خدمت مولانا  
 کمال الدین میں حکایت مے فرمود و مے گفت نہیہ و فور علم کہ در آنچنان محضر  
 اینچنین معوجہی کن و او ازاہتا بود کہ بقوت علم و تقوی توانستے کہ مدعاے خود  
 ثابت کند و عجبا جیتے بود کہ خدمت مولانا فخر الدین زرا دی در بحث مساحت

نکر دے اگرچہ پیشینہ علامہ عصر بودے تا اور املزم نکر دے نماذے روک جماعت جائے  
 سلطان المشائخ بعد از نماز پیشینہ مع لانا و جہیلہ الدین پانلی کہ ذکر او میان  
 یاران اعلیٰ تحریر یافتہ است نشستہ بود و مولانا فخر الدین نیز حاضر میان این  
 دو بزرگ در علم اصول فقہ در بزودی سخن افتاده و اس بہ بحث دراز کشیدہ شد  
 مولانا و جہیلہ الدین پانلی تقریر مقدمات مے کرد و مولانا فخر الدین بہ کونٹ  
 و بجن عبارت مقدمات بر اس زیادت میگرد تا کار بحث بحدے کشید کہ خدمت  
 مولانا و جہیلہ الدین در غرض شد و تشنیع کش و خدمت مولانا فخر الدین را  
 گریہ مستولی شد و بچوب مشغول نگشت چوں خدمت مولانا و جہیلہ الدین از تشنیع با  
 ماند خدمت مولانا فخر الدین ہم در مجلس صفائے درویشانہ کرد و برخواستند  
 ہمدراں ایام روزے شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ العزیز در مجلس  
 کہ خدمت مولانا فخر الدین مولانا نصیر الدین محمود را گفت و اشارت نجاب  
 کاتب حروف کرد کہ اس خوردک در تعلیلات بغایت ہشیار است چینیے آرد  
 بہر سید خدمت شیخ نصیر الدین محمود بندہ را پرسید کہ بچوب اصل چہ بود چوں  
 بندہ تعلیل اس کلمہ بگفت خدمت شیخ محمود بریں زیادت کرد کہ بدان علتے کہ او  
 دیسبب قسط شد و آخر اجبب نجبابں علت نبود چرا و او سا قسط شد بندہ گفت براے  
 اطراد باب اس جوابے کہ بندہ گفت خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ  
 بغایت خوش شد و بانشرح باطن و ستارچہ جاہلی با مسواک کہ بردست مبارک  
 داشت بجانب بندہ انداخت مقصود این تقریر آنست کہ اس بندہ در نظر سعاد  
 بخش اس دو بزرگ خلعت یافت و حسین مشرف شد الغرض چوں خدمت مولانا  
 فخر الدین از سبق فارغ شد یک میت از قصیدہ سبعیات بندہ را بگفتے و  
 تعلیلات بہر سید و ہمیں وصیت کردے کہ در کار لفظ بکوش کہ اصل این است  
 ہم از اینجا علوم دیگر باسانی خواہد کشاد و خدمت مولانا فخر الدین مرتبہ اجتہاد  
 داشت و دو رسالہ در اباحت سماع بتقریر خاص نوشتہ است و مقدمات اباحت



اُس بر قواعد اصول فقہ تمام کردہ کمال علم و تجرا و از آنجا تحقیق میشود و فضائل دیگر از  
 گریہ جگر سوز و ذوق نرونہ و صفائے ظاہر و باطن او چند آنست کہ قلم از رقم اُس عاجز  
 آید شیخ سعدی خوش گوید بیت سعدی کہ داد حسن ہمہ نیکو اں بداد + عاجز بماند و  
 زبان فصاحتش و اگر وقتے خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ یار اں تماشائے  
 زراعت باغ و کوہ و صحرا بیرون آمدے کاتب حروف نیز برابر ایں بزرگان  
 بود و محقق حلق علیہم و علامت بعینتی و اند سال ذوق اُس مجلس دسور نہ خود حس  
 مے کنم امیر خسرو گوید بیت مرا باز اُس طریق ساقی خود یاد مے آید غم دیرینہ بازم  
 در دل نا شاد مے آید و ایں بندہ بر یاد اُس بزرگان بطیفیل سلطان المشایخ  
 زندہ مے ماند شیخ سعدی خوش گوید بیت جان من زندہ بتا شیر سوائے  
 دیگر است + ساز واری نکن آب و سوائے دگر مے نکند چہارم و بیان شنیدن  
 سماع خدمت مولانا فخر الدین زرا دی و گریہ جگر سوز و دھالے کہ خدمت ایشان  
 را در سماع بود رحمۃ اللہ علیہ عرض میدارد کاتب حروف یا آنجا شبے بر سر حوض خاص  
 علای سماع شد در اُس مجلس مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ سلطان المشایخ  
 حاضر بود و قوالان خوش گو و غزلخوانان خوش السحاں موجود چوں سماع آغاز  
 شد خدمت مولانا فخر الدین را سماع بگرفت و در گریہ چناں مغلوب شد کہ دم مبارک  
 ایشان بہ تہ مے شد مصرع گریہ گرہ شد در گلنور بہ تہ شد و از را چوں عزیزان  
 مجلس رقص برخاستند بندہ در سیمائے مولانا فخر الدین میدید کہ نزد شدہ بود  
 و آب از چشم مبارک او چوں جوئے آب رواں گشتہ بزرگے خوش گوید بیت  
 چشم ما آب رواں کرد چہ چارہ آنرا + کہ بچاہ نتوان آب رواں گرد آورد +  
 و بر سر دوز انگشت پا در قص مے جست خدمت مولانا حسام الدین ملتانی  
 را معاینہ کردم از مقام صد کہ آنجا ایستادہ بود و مقابل مطربان بہت قص جنید  
 رہت پیش مطربان آمد و سماع بیت کرد باز ہچناں راست باز گشت در مقام  
 خود آمد و ایستاد و ذوق سماع ایں ہر دو بزرگ در جملہ حاضران مجلس اثر کردہ بود

بیت چہارم

و نیز شبی بر سر حوض سلطان در دولت آباد که خدمت مولانا آنجا فرود آمد و  
چند گاه سکونت کرده سماع بود سید خاموش عم کاتب حروف یاراں و غزیاں  
در آن مجلس حاضر در مجلس نم کورسعود سحر خواں غزلے از امیر خسرو بغایت مرق  
خواند چوں بدیں دو بیت رسید قطعه تو بادشاه بتانے و خواهم اینست که  
شغل رفتی نهی بر درت مرا باشت و ندانم این دل گمراه را که فتوئی داد که بت  
پرستی در عاشقی روا باشد خدمت مولانا فخر الدین را این دو بیت سخت  
گرفت گریه چنان مستولے شد که نزدیک ملک کشید از غایت گریه زیر پلکیائے  
چشم مبارک او سرخ شده بود و بغایت سریع البکا بود و میان یاراں اعلیٰ  
بیچ کس ایرچ جنین گریه نداشت که خدمت ایشان را بود علیه الرحمة والغفران  
نکته پنجم در بیان ملاقات مولانا فخر الدین زرا دی قدس سره العزیز با  
سلطان محمد بن تغلق انا را اندر برانه عرض می دارد کاتب حروف برانجلیه  
و در آن ایام که سلطان محمد تغلق خلق شهر دہلی در دیو گمیر رواں کرد و بخوا  
در آن ایام ملک ترکستان و خراسان ضبط کنند و آل چنگیز خان را  
در اندازد و تمامی صدور و اکابر شهر دہلی و اطراف که در شهر جمع شده بودند  
فرمود تا حاضر آیند و بارگاه های بزرگ نصفت و در زیر آن منبر بنهند تا بر آن  
منبر خود بر آید و خلق را در جهاد کفار تحریص کند الغرض هم در آن روز خدمت  
مولانا فخر الدین و مولانا شمس الدین سجی و شیخ نصیر الدین محمود را طلب  
فرمود خدمت شیخ قطب الدین دیر که یکی از مریدان خوب عتقا سلطان  
المشایخ بود و عاشق جمال و لایت پیر و شاگرد مولانا فخر الملة والدین  
زرا دی خواست که مولانا فخر الدین را پیش از آنکه دیگر غزیراں بیایند پیش  
برود و خدمت مولانا را مطلوب نبود که با سلطان ملاقات کند بلکه کرات می  
گفت که من سر خود پیش می در سرگای مر و غلطید که بنیم یعنی با و محبت  
خواهم کرد و او زنده نخواهد گذشت الغرض چوں خدمت مولانا را با سلطان

در خدمت

ملاقات شد شیخ قطب الدین دبیر کفش کئے پائے مولانا برداشت بطریقہ  
خدمتگاراں زیر بغل کردہ بایستاد و سلطان انبغی را معاینہ کر دود آں محل  
ہیج نگفت با خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ بکاملہ مشغول شد و گفت ما  
میخواہم آل چنگیز خان را بر اندازیم شما در نیکار با ما موافقت خواہید کرد خدمت  
مولانا گفت ان شاء اللہ تعالیٰ سلطان گفت ایں کلبہ شک است خدمت  
مولانا فرمود کہ مستقبل سہیں آید ایں جواب از خدمت مولانا شنید با خود پیچید  
و فرمود کہ شما را نصیحت میکنم تا براں کار کنم خدمت مولانا فرمود کہ غضب فرو خورید  
سلطان گفت کہ ام غضب مت مولانا فرمود کہ غضب سبعی ازین سخن بود  
غضب چنانکہ اثر غضب بشرہ او ظاہر شد فاما ہیج نگفت فرمود کہ طعام پیش  
آرند چوں آوردند خدمت مولانا و سلطان در یک صحنک طعام خوردن مشغول  
شدند خدمت مولانا فخر الدین زرادی علیہ الرحمۃ بوقت طعام خوردن چنان  
متنقص بود کہ سلطان را معلوم گشت کہ ایں طعام برابر من خوردن خوش  
منے آید سلطان برائے زیادت تاکید گوشت از استخوان جدا مے کرد و پیش مولانا  
فخر الدین مے نہاد خدمت مولانا رحمۃ اللہ بکراہ تمام اندک اندک تناول  
مے کرد الغرض چوں طعام برداشتند خدمت مولانا شمس الدین سحیے و  
خدمت شیخ نصیر الدین محمود را پیش آوردند درین محل روایت انیکے تروا آنت  
کہ چوں ایں بزرگاں آمدند خدمت مولانا شمس الدین را مولانا فخر الدین  
جائے داد و بالا تراز خویش خدمت مولانا نصیر الدین محمود بنشانند و فرمود  
مولانا فخر الدین نشست روایت دوم آنت کہ یک جانب مولانا شمس الدین  
سحیے و مولانا نصیر الدین نشست بجانب دیگر مولانا فخر الدین زرادی بود  
رحمۃ اللہ علیہم و روایت اول صحیح است زیرا چہ از شیخ قطب الدین دبیر کہ  
در آں مجلس حاضر بود مرویست بعدہ چوں وقت برخاستن شد بہمت این بزرگاں  
بگاں جامہ صوف و یگاں بدرہ سیم آوردند ہر کسے جامہ سیم بدست گرفت چنانکہ

آمدہ است خدمت کردہ بازگشت فاما پیش آزا نکہ جامہ سیم بدست مولانا  
 فخر الدین دہند شیخ قطب الدین دبیر جامہ سیم مولانا خود بست زیرا چہ میدا  
 کہ خدمت مولانا جامہ سیم بدست نخواہد گرفت و اینمندی سبب فوت حرمت شد  
 مولانا خواہد چوں این بزرگان بازگشتند سلطان شیخ قطب الدین دبیر  
 گفت کہ اے مژور و شکال این چہ حرکتہا بود کہ کردی اول کفشہائے فخر الدین  
 رازیغل گرفتہ و سیم او خود بستہ و او را از تیغ من خلاص نمایند  
 و بلائے او بخود گرفتہ شیخ قطب الدین دبیر گفت کہ او متادم من است خلیفہ  
 مخدوم من مرا شاید کہ کفشہائے او بتعظیم بر سر گیرم فکیف کہ زریغل و جامہ سیم  
 را خود چہ اعتبار است سلطان چند جفاکے مزاج امیر شیخ قطب الدین  
 دبیر را گفت کہ این اعتقادہائے کفر آمیز را بگذار و الا ترا خواہم کشت اگر چہ سلطان  
 را از حسن اعتقاد بے رایائی او معلوم بود کہ کرات آن غایت رسوخ اعتقاد اگر  
 ذکر سلطان المشائخ بعضے بدختال چنانکہ اختسان بہر و امثال او برائے  
 اندائے شیخ قطب الدین دبیر مباحثہ بے ادبانہ کردے باں ناکساں کہ  
 بحضور سلطان مکارہ کردے و جوابہائے سخت بے التفات داد و گفتے  
 زبے دولت اگر مرا بہت محبت حضرت سلطان المشائخ بکشد در جہ شہنا  
 یاجم زود تر بخیمت ایشاں برسم و از تنگ شما خلاص یاجم الغرض تا آخر عمر  
 ہر وقت کہ ذکر مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ و مجلساں سلطان  
 قتال اقتادے دست بر سوت مالیدے و گفتے افسوس فخر الدین زرا دی  
 از زیر تیغ خوں آشام من سلامت ہر آئینہ کہ درونہ او باخارائے عزوجل  
 راست باشد او در عصمت حق تعالیٰ باشد و بدان ایشاں برو طہر نیابند  
 نکتہ ششم در بیان رفتن مولانا فخر الدین زرا دی زیارت خانہ کعبہ و  
 غرق شدن جہاز و بر حمت حق پوشتن او قہر سسرہ العزیز عرض میدا  
 کاتب حروف بر آنجا کہ چوں خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ دیویم

رفت و بر سر حوض سلطان فرو آمد و نسبت زیارت خانه کعبه پیش ازین در خاطر میا  
 او بود چوں در دیو گیر رسید اشتیاق غالب تر شد و در آن ایام قاضی کمال الدین  
 صدر جهان بخدمت مولانا فخر الدین بسیار آمدے زیرا چه قاضی کمال الدین  
 صدر جهان خواهرزاده و شاگرد مولانا فخر الدین هانسوی بود و مولانا فخر الدین  
 استاد مولانا فخر الدین زرا دی نیز رحمة الله علیه القرض سبب طمجت که میان  
 این بزرگ بود و خدمت مولانا فخر الدین ای بخدمت قاضی کمال الدین صدر  
 جهان بجهت رفتن زیارت خانه کعبه مشورت کرد قاضی کمال الدین فرمود که  
 مصلحت نیست که بے فرمان سلطان غیبت کردن که او را مقصود آبادانی  
 این شهر است زیرا چه سلطان را مطلوب است که این شهر بوجود علما و مشائخ و صدور  
 در اقصائے عالم مشہور شود علی الخصوص که او در بند ایذائے شمایے باشد چوں  
 خدمت مولانا این جواب شنید باز کشف این سر پشیاں شد و این حکایت والد  
 کاتب حروف رحمة الله علیه گفت خدمت الد فرمود که این معنی نیکو رفت و عشق  
 مشورت نیست بزرگے گوید بیت در عشق چه جا خانه دار است و محبوبوں شود و کوہ گیر  
 بخروش و خدمت مولانا فرمود که من اعتماد بر اشخاص و اکرم او نزدیک خود این  
 مصلحت ید خدمت الد فرمود اگر شمار بعد ازین با قاضی کمال الدین ملاقات  
 شود هیچ ذکر این معنی نکنی چوں چند گاہ بریں گذشتہ باشد بدیر انکار سے تو اس کرد  
 القرض پنج گاہ برادرزادہ خدمت مولانا فخر الدین کہ در قصبہ میوہ برک کار خیر  
 خود خدمت مولانا را طلبید خدمت مولانا تہانہ کار خیر برادرزادہ در قصبہ بہتتون  
 رفت و از آنجا غیبت سفر جہاز کرد یک شب پیش از آنکہ رواں خواہد شد بہ وقت  
 نماز خفتن در خانہ والد آمد رحمة الله علیه خدمت والد فرمود مگر آن غیبت مصمم  
 شد فرمود آرسے ساعتے نہ شستند بوقت داع دو تنکہ نقرہ خدمت مولانا بہت  
 کاتب حروف داد و دوم روز آن رواں شد چوں از قصبہ بہتتون در گذر کوکن  
 تہانہ رسید خواست کہ در جہاز سوار شود مکتوبے بجانب یاراں در دولت آباد

فرستاد و در عنوان مکتوب این بیت بخط مبارک اوسط بود و بیت این نامه که  
اندوه و غم سینۀ ماست \* اے بادبهرنگساراں برساں \* چون مکتوب باز کردند  
در میان آن نامه این بیت بود و بیت یار آوارگی بسزا زد \* رفتن حج بهانه  
افتاده هست \* الغرض خدمت مولانا رحمتہ اللہ علیہ سلامت در خانہ کعبہ رسید  
و حج بگذارد بعد از آنجا غیمت بغداد کرد چون بزرگان بغداد از علما و مشائخ  
شنیدند کہ انجمن بزرگے نے آید جملہ استقبال کردند و قدم اور اسعاد و دانستند  
و چند گاہ کہ خدمت مولانا در بغداد بود علم حایت آنجا بحث کرد چنانکہ از ہمہ علما  
احادیث ذائق آمد چون از آنجا باز گشت خواست کہ در شہر دہلی بیاید و جہاز  
سوار شد و در آن جہاز رخت سلطانی بسیار بود جہاز گراں شد و غرق گردید  
گرفت مقدمان جہاز پیش مولانا آمدند و گفتند کہ جہاز غرق میشود اگر شما خست  
و رسید ما قدرے رخت در دیا اندازیم جہاز سبک شود خدمت مولانا فرمود کہ مرا  
بر رخت مردمان چه تصرف کہ بگویم کہ در آب اندازند بچنان خدمت مولانا بر  
مجلس استقبال قیام نشسته غرق شد و بر تہ شہادت رسید رحمتہ اللہ علیہ ہم  
آن ذات پسندیدہ و در میان یاراں چون نور دیده آن عالم علوم ربانی آن  
حافظ کلام رحمانی آن بادشاہ عالم را تاں میان علما بتقریر خوب ممتازا یعنی  
مولانا علاؤ الدین نیلی کہ خلیفہ سلطان المشائخ بود و عجب تقریرے  
داشت کہ فحول علما عاشق تقریر او میشدند در میان یاران اعلیٰ سخن در علم  
و سلوک بیشتر خدمت ایشانے گفتند و رکشت خوا مض کشف و مفتاح  
مثل داشت و در مجلس مولانا فرید الدین شافعی کہ شیخ الاسلام او دہ قاری  
کشف خدمت مولانا علاؤ الدین بود و خدمت مولانا شمس الدین بیگ  
و علمائے او وہ ساسع بودند کاتب حروف نایب بزرگ را دریافتہ بود و زتی  
علما داشت فاما باوصا اہل تصوف موصوف بود و روزے سلطان المشائخ  
نامہ یاد گذارد و بدولت بالائے بام جماعت خانہ در مقام مہو نشسته خدمت



مولانا علاؤ الدین آخر مار سید عزیزا نے کہ نماز برابر سلطان المشائخ در نیافتہ  
بودند مولانا علاؤ الدین نیلی در محن جماعت خانہ افتد اگر د الغرض اس بزرگ  
درامست قرات بنوعی باسحان خوب دا کرد کہ خدمت سلطان المشائخ را از  
شنیدن آن حالے و ذوقے و شوقے پیدا شد اقبال خادم را فرمود کہ اس عزیز  
خوش اسحان کہ بنماز مشغول است تو اس مصلے خاص بیرون نظر بایست ہمینکہ از نماز  
فارغ شود بدو بدہ خواجہ اقبال بچیناں کرد چون خدمت لاسلام نماز داد و دید کہ فرشتہ صفتے  
خلعتے ہشتی از خدمت آن آسمان کرامت آورده است منتظر ایستادہ خدمت مولانا بدہ  
تعظیم و تکریم آن مصلے از اقبال خادم کہ مقبول اہل لے بودست و بر سر و دیدہ گذشت  
و بجائے جاں نگاہداشت اگر چاہیں بزرگ از حضرت سلطان المشائخ مجاز  
مطلق بود معہذا یک مرید ہم نگرفت کرات فرمودے اگر سلطان المشائخ در صدر  
حیات بودے سن خلافت نامہ خدمت سلطان المشائخ رسانید و عرضہ  
کردے اگر چہ بندگی مخدوم از راہ بندہ نوازی شفقت فرمودہ است و مراد ولت  
خلافت خود رسانیدہ فاما بندہ خود را شایان این محل و این مرتبہ نمیداند و تفضل  
عہدہ دینی نے تواند کرد و دریں قضیہ تبعای شیخ عارف خلیفہ شیخ شیوخ العالم  
فرید الحق والدین قدس سدسہ العزیزے کند و کیفیت شیخ عارف مذکور سیا  
خلفائے شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است وقتے مولانا شمس الدین سچے  
و مولانا علاؤ الدین نیلی و عزیزان دیگر از او دہ خدمت سلطان المشائخ  
آمدہ بودند و در آن ایام تشویش ملاعین بود و حوالی دہلی را غراب مے کردند  
و خلق را درون حصار مے آوردند سلطان المشائخ بعد رسیدن ایشان  
چہارم روز پیش طلبید ایں عزیزاں را و دواع نمود و در او دہ رواں کرد و ایں  
بزرگان سبب تعجیل رواں کردن منقص گشتہ چون در تلبیت رسیدند خدمت  
مولانا علاؤ الدین را علیہ الرحمۃ تپ محرق آغاز شد و خدمت لانا شمس الدین  
بسیچے و یاران دیگر را حیرت زیادہ گشت خدمت مولانا علاؤ الدین مردے

نازل ولایت و راه با خراب گشته درین اندیشه هم در تلمیذ ماند و عرض داشت  
 بنحیست سلطان المشایخ نوشتند که این بندگان بحکم فرمان سلطان  
 المشایخ روان شدند و قول منزل مولانا علاء الدین را تب  
 گرفت و راه با از پیش خراب درین باب بدانچه فرمان شود سلطان المشایخ  
 ازین خارج بجهت این بزرگان و سنگها سن خاص بجهت مولانا علاء الدین فرستاد  
 و فرمود که شما باز گردید و بیایید چون فرمان بنحیست این بزرگان رسید شادی  
 کنان باز گشتند مولانا علاء الدین را گفتند که شما در سنگها سن سوار شوید گفت  
 مرا چه محل و یا آگ باشد که در سنگها سن خاص سوار شوم الغرض و و له کریم کردند  
 و در آن سوار شد و گفت این سنگها سن خاص پیش من کرده برید چنانکه نظرم  
 آن افتد و موجب صحت من گردد و الغرض چون بنحیست سلطان المشایخ  
 رسیدند رحمت با و شفقت با بسیار زانی داشت فرمود که حال رحمت مولانا  
 چگونه بود چون قصه تب گفتند اقبال خادم را فرمود که چیزی طعام بقیه سحر که  
 مانده است بیا اقبال کچری و روغن و آهری آورد خدمت مولانا علاء الدین  
 را فرما شد که بخور چنانکه خدمت مولانا کچری و روغن و آهری خورد تب تجلی  
 دفع شد بعد فرمود چون اینجا تشوش ملاعین میشوند و خلق اطراف را درون شهر  
 می آرند و خلق را شرب طعام و مقام سخت پیش می آید و شما ازین سبب تنگ  
 می آید تعجیل ترا گرد خانه برسید نیکو تر باشد این بزرگان سر بر زمین نهادند و عذر  
 و معذرت پیش آمدند الغرض چون سلطان المشایخ را معلوم شد که مولانا  
 علاء الدین نیلی در سنگها سن سوار شده است فرمود که چرا سوار نشدی مولانا را  
 بزمین آورد و عرض داشت کرد اگر نمی روم از راه بنده نوازی کرم می فرمایند  
 فاما این بنده را محل خود باید دانست الغرض تا آن غایت که خدمت مولانا  
 علاء الدین رحمت الله علیه در صد حیات بود پیوسته آن سنگها سن را در محله  
 داشت که در نظر او بود و آنرا تقبیل کرد و بر کتفها گرفته و با چنداں فضائل

و علم کہ حق جل و علی مولانا علاؤ الدین را بخشنیدہ بود اعتقاد دے کہ بخیرست حضرت  
سلطان المشائخ داشت برہمہ غالب آمد چنانکہ در آخر عمر فوائد الفوائد کہ ملفوظات  
سلطان المشائخ است بخط مبارک خود نوشت بیشتر حال در نظر خود میداشت  
و مطالعہ میکرد و او را در خود ہماں ساختہ از و پرسیدند کہ چندین کتب معتبرہ از ہماں  
کہ بخیرست است ہیج و آں رنجبتہ نمے نمانید مگر در ملفوظات سلطان المشائخ  
جواب گفتہ اے غافلان جہانی از کتب سلوک جز آں پراست فاما ملفوظات  
روح افزائے محمد و م خود کہ نجات من بدانست کجا یا ہم بزرگے خوش گوید ہمیت  
مرانسیم تو باید صبا کجاست کہ نیست کجاست لعل تو مشک خطا کجاست کہ نیست  
ایں ضعیف گوید ہمیت خیال روئے تو شد عید من از ان شدم مرا بعد کس است  
حاجتہ چندان کہ آخر الامچند روز ذات مبارکہ ایں بزرگ را زحمت شد بخوار  
حق پیوست در حطیرہ سلطان المشائخ پیش در گنبد دہلیز درونی چہو تہ است  
متصل مقابر یاران کہ در حیات خود خدست مولانا عمارت کنانیہ بود بغایت مروح  
ہمدراں چہو تہ دفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں عالم عشق آں جہان صدق  
کہ در زہد و ورع و تقوی و کثرت بکامیان یاران اعلیٰ موصوف و مشہور بود  
مولانا برطان الملک والہ الدین غریب حمۃ اللہ علیہ عزیزے خوش گوید ہمیت  
غریب است ایں محبت حق بدینا حبیب اللہ فی الدنیا غریب و ذکر ایں  
بزرگ شغل بود و نکتہ است نکتہ اول در بیان محبت اعتقاد دے کہ مولانا برطان الملک  
غریب با حضرت سلطان المشائخ داشت رحمۃ اللہ علیہ عرض مبارک  
حروف بر آنچہ عجب محبت اعتقاد دے کہ مولانا برطان الملک الدین بخیرست سلطان  
المشائخ داشت تالب گو پشت مبارک خود طرف غیاث پور نکر دو نیم معنی از  
یاران اعلیٰ ہیج کس را میسر نشد و در کار اعتقاد میان یاران اعلیٰ مقتدا بود و از  
بیشتر یاران اعلیٰ در ارادت سابق بود و دل پائے دادگان محبت و عشق را  
نیکو مرہمہ و درد عاشقان را نیکو دوائے و خوش بعبان وقت چنانکہ انہیں سر

مہتمم

صلوات  
و تحیات  
بر خاندان  
مقدس  
پیشہ نادر

و میر حسن و عزیزان دیگر بوسیلتہ لطافت طبع و عشق سیر محبت ارگشتند و بیشتر  
 این عزیزان در صحبت او مے بودند چنانکہ شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ  
 در آنچہ در شہر تعلیم کرد و برو بود و احیائاً امامت اک عاشق صادق کرد و  
 وقتے سلطان المشائخ از مولانا محمود رحمۃ اللہ علیہ پرسید کہ تو کجا میباشی  
 شیخ محمود عرض داشت کرد کہ در شہر رخاۃ مولانا برہمان الدین غریب خانیم  
 سلطان المشائخ فرمود مصرع فرسودہ باش ہر کجا خواہی باش و این بزرگ  
 را در سماع غلو تمام بود و ذوق بسیار و اولاد یاران او را در قصص طرزے علاحدہ  
 بود چنانکہ اصحاب یں بزرگ میان یاراں برائی گفتند و ہر کہ یک ساعت بخت  
 ایں بزرگ بودے از ذوق کلام عشق آمیز (وصفاۃ) محاورہ و لغویہ او عاشق  
 جمال لایت او گشتے و بندگان خدائے را در اعتقاد و محبت پیراہ نمونے بہتر  
 از و کسے نبود و کاتب حروف کرات سعادت قدم بوس ایں بزرگ دریافتہ است  
 و اسیر کلمات عشق انگیز او گشتہ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ دوم در بیان کوفتہ گشتن  
 سلطان المشائخ و خشنود شدن سلطان المشائخ از مولانا برہمان الدین  
 غریب یافتن خلافت او از حضرت با عظمت سلطان المشائخ قدس اللہ  
 سرہ الغیز عرض میدارد کاتب حروف بر آنچہ چوں عمر مولانا برہمان الدین  
 بہفتاد و اند سال کشیدہ و او خود در خلقت ضعیف بود و سوختہ محبت پیر بود  
 امیر خسرو خوش گوید بیت خسرو اگر سوختہ است نے نسپے دیگر ایں سوختہ  
 تر باد ایں گزیر برائے تو نیست و از غایت ضعف گلیمے دو تو میکرد بالائے  
 اک در خانہ خود مے نشست این معنی علی بنیل و ملک نصرت کہ قریب سلطان  
 علاء الدین بودند و مرید حضرت سلطان المشائخ شدہ و محلیق گشتہ  
 تحفہ کردہ بخدست سلطان المشائخ رسانیدند کہ مولانا برہمان الدین  
 غریب بتجاوہ شیخی مے نشیند و رعایت این کار طریقہ مشائخ مے کند سلطان  
 المشائخ ایں سخن بر بخند چوں خدمت مولانا برہمان الدین رحمۃ اللہ علیہ

جستہ

دیدن سلطان المشائخ آمد سلطان المشائخ باو پہنچے سخن گفت مولانا  
 بعد پائے بوس از خدمت سلطان المشائخ برخاست و رجاعت خانہ آمد و نشست  
 و در حال اقبال فرمان سلطان المشائخ رسانید کہ شما ہمیں ساعت باز گردید  
 و در خانہ بروید خدمت مولانا متحیر شد کہ ایں چہ واقعہ صعبہ دشمنی سعدی گوید  
 بعیت تاجہ کریم و گربار کہ شیریں لب و دست و سخن باز نہ باشد چشم از انارزش  
 مولانا بضرورت از انجا بیرون آمد و در خانہ مولانا ابراہیم طشت دار حضرت  
 سلطان المشائخ کہ محب و مخلص قسیم خدمت مولانا بود آمد و دو روز خانہ  
 او در غیاب پور ماند مولانا ابراہیم دید نہاید کہ ایں خبر بخد مت حضرت سلطان  
 المشائخ برسد کہ خدمت مولانا بر مان الدین در خانہ من است اینہی بخد مت  
 مولانا بر مان الدین گفت خدمت مولانا و شہر رفت بغایت سرسیمہ و پیشا  
 خاطر در خانہ خود بتعزیت آنکہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کو قوت  
 شدہ است نشست ایں خبر بجمالیاران شہر رسید یاران شہر بدین اومے  
 و ارا در گریہ مے دیدند چنانکہ از گریہ خدمت مولانا ایشان در گریہ میشدند بعد  
 چند روز امیر خسرو علیہ الرحمۃ کہ دوست خدمت مولانا و بخدمت حضرت سلطان  
 المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمد بنوع بہتر گزارید کہ مولانا بر مان الدین  
 مریدے صادق بندہ معتقد است ابو بغایت ضعیف شدہ است و در بویا  
 نے تواند نشست انوہائے او در دے کند ضرورت برائے دفع زحمت گلیم  
 در تہ خود مے اندازد و ہر چند کہ مثل ایں عرض دے کر قبول نے افتاد بعد  
 امیر خسرو با یاران دیگر مشورت کرد اتفاق بریں مستقیم شد کہ امیر خسرو ہوتا  
 در گردن کند و بخدمت سلطان المشائخ بیاید و التماس عفو خدمت مولانا  
 کند امیر خسرو ہچنان کرد دستار در گردن خود کرد و بخدمت سلطان المشائخ  
 رفت بایستاد سلطان المشائخ پرسید کہ ترک چیت ایں عرض دے کر عفو  
 جوائیم مولانا بر مان الدین از حضرت مخدوم جہانیاں التماس کیم سلطان المشائخ

تیسرے فرمود و فرمود کہ او کجاست فرمان شد کہ او را بطلبید خدایتان بفرمان  
 انظار نہ بیامد خدمت مولانا و امیر خیر دستا در گردن کرده ہر دو بخدمت سلطان  
 المشائخ رفتند و سیریزیں نہادند و وصفت نعال ایستادہ شد مذبحہ سلطان  
 المشائخ نشو و شد خدمت مولانا تجدد بیعت مشرق الحکم شتر علی ذلک عرضید  
 کاتب حروف برانجامہ کہ چون بعضے یاراں اعلیٰ را از حضرت با عظمت سلطان  
 المشائخ اجازت خلافت شد سید السادات سید خاموش عم کاتب  
 حروف و خواجہ مبشر کہ از خدمتکاران قدیم سلطان المشائخ بود بجا  
 فرزندان پرورش یافتہ بخدمت سید السادات سید حسین گفتند خدمت  
 مولانا بر مان الدین از مریدان سابق ہست و در اعتقاد میاں یاراں  
 ممتاز چہر اشاید کہ ذکر او بجهت خلافت بخدمت حضرت سلطان المشائخ  
 نکنید حسین رحمتہ اللہ علیہ فرمود کہ من با قبیل خواہم گفت تا بحلے  
 قابل بجهت اینکار خدمت مولانا را بخدمت حضرت سلطان المشائخ  
 بگذارند بعدہ سید خاموش و خواجہ مبشر و خواجہ اقبال را گفتند بفرمایند  
 محبتی کہ خواجہ اقبال را بخدمت سادات بود و در حمایت ایشان مچہر کند  
 قبول کرد و خدمت مولانا را فرمود کہ شما مستعد شدہ بیایید تا بخدمت سلطان  
 المشائخ بگذارم چون خدمت مولانا بیامد اقبال خدمت مولانا را پیش  
 برد و سید خاموش نیز در آن محل برابرہ بود و سلطان المشائخ درینحال  
 میان حجرہ چوب خانہ کہ بالاسے ہام جماعت خانہ بود در پلنگ غلطیدہ تھا  
 بالا کشیدہ فامارے مبارک ایشان از لحاف بیروں بود و انقضی خواجہ  
 اقبال بخدمت سلطان المشائخ ذکر کرد کہ مولانا بر مان الدین  
 غریب بندہ قدیم مخدوم را پائے بوسے کند و امیدوار محبت مے باشد  
 سلطان المشائخ چشم مبارک باز کرد و جانب مولانا و اقبال دیدن گرفت  
 خدمت مولانا درین محل زمیں بوس کرد بعدہ اقبال ہم در نظر مبارک



حضرت سلطان المشائخ بقیہ جامہ ہائے خاص باز کرد و پیراہنے و کلابے کہ  
 کہ صحبت سلطان المشائخ یافتہ بود و کشید پیش سلطان المشائخ بر دودست  
 مبارک سلطان المشائخ بر کس پیراہن و کلابہ نہاد بعدہ خواجہ اقبال در نظر  
 سلطان المشائخ آں جامہ مولانا بر کمان الدین را پوشانید و گفت کہ شما  
 ہم خلیفہ اید و دریں معرض سلطان المشائخ ساکت بود و سکوت دلیل رخصت  
 بعد از نقل سلطان المشائخ مولانا بر کمان الدین چند سال در حیات بود و  
 بیعت بخلق خدا میداد چوں در دیو گیر رفت بر حمت حق پیوست و ہما نجا مدفن یافت  
 و روضہ او امر و قبلہ حاجات خلق آں دیار است منہم آں صورت صفا آں سیرت  
 وفا آں شمع سابقال آں صبح صادق آں صنایع یقین آں مقتدائے دیں  
 مولانا وجہہ المملۃ والدین یوسف کلاکری عرف چندیری کہ از خلفائے  
 سابق سلطان المشائخ بود و زاهد و عابد زمانہ و عاشق بجمال محروم وافر و اشتیاق  
 اورا اعتقادے و محبتے حضرت سلطان المشائخ را سخ بنو میرے عزیز بود و در کلام خلا  
 بے نظیر این بزرگ اسنابق کرامات بحدے است کہ قلم از رقم آں عاجز آید و خدا  
 مولانا بر کمان الدین غریب رحمۃ اللہ بواسطہ خدمت مولانا یوسف بخدمت  
 سلطان المشائخ پیوست چنانکہ خدمت مولانا یوسف بواسطہ مولانا عمر کلاکری  
 عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ چوں این بزرگ از بہت ارادت اجازت  
 میان یاران اعلیٰ سلطان المشائخ سابق بود و ذکر او از دیگران مقدم بایستے  
 فاما چوں این بزرگاں حقوق صحبت مزینت بر کاتب حروف بیشتر داشتند بدین  
 رعایت ذکر ایشان مقدم داشت ذکر این بزرگ مشتمل بر سہ نکتہ است نکتہ اول  
 در بیان محبت و عشق کمال اعتقاد مولانا وجہہ الدین یوسف کہ در حضرت  
 سلطان المشائخ داشت منقول است کہ وقتے خدمت مولانا یوسف  
 بہ آرزوئے قدیموس سلطان المشائخ بیرون آمد و در آں ایام سکونت خدمت  
 مولانا در سر آئے و ماری بود از انجا خیاث پور موازنہ شش یا ہفت کر وہ

متمم

نکتہ اول  
منقول  
است

باشد مولانا یوسف از خانه چند قدم معروض و در چهار یا پنج که در خاطر مبارک گذشت  
 و با خود گفت که اے یوسف در حضرت سلطان المشائخ پیائے میروی  
 در راه شیخ قدم از سرے باید ساخت مصحح ما قدم از سرنیم در طلب ستاں ۴  
 فی الحال جانب خانہ سلطان المشائخ مالمق قدم آغاز کرد و سیوم الملق خود را  
 فرو در خانقاه سلطان المشائخ دید و نیز منقول است که وقتے مولانا یوسف  
 از کلاہری باشتیاق پیائے بوس سلطان المشائخ رواں شد چون سینا  
 راہ رسید از غایت اشتیاق و خاطر مبارک گذرانید چه خوش باشد کہ این کس  
 بہ پردو بیائے بوس حضرت سلطان المشائخ برسد بہدین خطرہ بود کہ  
 حق تعالیٰ از برکت اعتقاد صاف و اشتیاق غالب اول پراں آورد و ہمینکہ  
 جانب خانہ سلطان المشائخ سہر بر زمین نہاد شیخ سعدی خوش گوید بیت  
 اگر سرفرازی کنم از پیش اہل دل ۴ سر برنے کنم کہ مقام خجالت است ۴ ہمدیں  
 حال بغایت ربانی در خاطر مبارک گذشت کہ در حضرت سلطان المشائخ  
 بسر باید رفت کہ پیائے رفتن ہیج نباشد چون این خطرہ مصمم گشت مولانا یوسف  
 رحمۃ اللہ علیہ بسر رواں شدن آغاز کرد و خدمت مولانا را حالے فرو گرفت و چو شد  
 چنانچہ از خود خبر نہ داشت چوں بنجد بازار آمد سر مبارک خود را گرد آلود و دستار از جگر  
 شدہ در گردن افتادہ یافت خود را بر سر آب ستارے دید بعدہ در آب ستارے  
 وضو ساخت دستار بر سر بست بخد مت سلطان المشائخ و خطیرہ درآمد  
 و بسعادت قدم بوس مشرف گشت و از آنجا کہ سلطان المشائخ مکاشف عالم بود  
 حال ایں عاشق مشتاق در میان فرمود راے بود و در قنوج کہ بہمت اُو آب  
 خوردنی از حوض بدہ کیار کہ در کیتہل است ہر روزے آوردند بر بادہ شترے  
 کہ آنرا ساندنی گویند و در روانگی برباد بسقت کردیہ العرض در آں ایام مروے  
 بود و کیتہل برنے کہ در قنوج مے بود عشق داشت بغراق اومے سوخت مکے  
 نے یافت کہ پیغامے بر فرستد تا آں عاشق بیچارہ آں شخص کہ آب بد کیار

برہائے بے برد با او سر عشق خود بکشاد و در د فراق گویاں برابر او رواں نشد و در  
 حکایت عشق و اندوہ جگر سوختہ سے مشغول بود کہ خبر از خویش نداشت کہ در راہ چگونہ  
 میر و مصرع خبر از خویش ندارم کہ میں سپہ سالار الغرض حکایت کنناں در روز نشد  
 حصار قنوج رسیدہ خواست کہ باز گرد آں مرد کہ آجے برد او را گفت کہ در قنوج  
 رسیدی اینک حصار قنوج مے نماید کجا باز مے گردی آں عاشق کہ مشغول  
 بحکایات بود و بخود باز آمدہ گفت آہ مرا کشتی ایں سخن بگفت بلزید و بیفتاد و آتجا  
 بتخانہ نزدیک بود و خود را بہزار حیلہ پیش و آں بتخانہ انداخت دید کہ برد آں بتخانہ  
 نوشتہ اند اگر کسی از راہ دو دراز کہ قطع آں مسافت اندازہ بشربناشد بنوع  
 برسد کہ خوف تلف او باشد چہ کند پائے خود را بر رخن چرب کند و با آتش گرم  
 کند بعدہ آں پائے با تھکائے دیو اسے بالا کن بغلطہ آں ماندگی و زحمت  
 راہ از وضع شود ایں علاج در نظر او آورد و دید کہ نزدیک بت چرانے پر بر رخن  
 مے سوزد و آں را بر رخن گفت پائے خود چرب کرد و پائے بالا کردہ نزدیک چرانے  
 داشت تا گرم شود و خود غلطیہ و خواب شد ساعتی بگذاشت آں ماندگی ازو  
 دفع شد و بود الغرض عشق را غم بسیار است فایدہ ہائے بی شمار مے باید کہ او  
 دریں صادق باشد تا بخورد نکتہ دوم در بیان یافتن مولانا و حیلہ لدین  
 یوسف انفاس نیک انواع نعمت ہا از حضرت سلطان المشائخ منقولست  
 کہ روزے سلطان المشائخ را وقتے خوش بود دریں میاں خدمت مولانا  
 یوسف درآمد و سعادت قدم بوس چل کرد سلطان المشائخ اقبال  
 خادم را فرمود فلان کاسہ چوبیں پرازیوہ مکن و بیار اقبال ہچنماں کرد سلطان  
 المشائخ آں کاسہ چوبیں بہت مبارک گرفت فرمود کہ سنی سال است کہ ایں کاسہ  
 بہت مولانا یوسف امروز تمہوداں مے کھم مولانا یوسف فی الحال دین  
 فراز کردہ پیشتر شد سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاسہ را در داسن  
 مولانا انداخت فرمود حق تعالیٰ ترا تانے و ایمانے و امانے کراست کند آخر

نکتہ دوم  
 بتخانہ گردن  
 بلزید و بیفتاد

نکتہ دوم  
 منقولست

پہلے

مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ کثرت فرمودے ارزا روز بازار کہ سلطان المشائخ  
 ایس دولت بمن ارزانی فرمود از ان منعت پیچ کمی نیست و حق تعالیٰ مراد  
 امان خود میدارد و از حضرت پروردگار امیدوارم کہ مرا با پیمان خواہد برد منقو  
 وقتے سلطان المشائخ را در زانوئے مبارک علقے حادث شد زانو آمار  
 گرفت و در میکرد و ضعف غلبہ کرد خلقے از اطراف چنانچہ بد اوں واو  
 و شہر ہائے دیگرے آمدند و میدان اعلیٰ نیز تمامی برائے عیادت آمدہ بودند  
 مولانا یوسف ہم از چندیری آمدہ بود مولانا چوں اوّل قدمبوس محل  
 کرد از برائے صحت ذات شریف فاتحہ التماس نمود بعد اتمام فاتحہ سوزانوں  
 مبارک سلطان المشائخ دید دوم روز سلطان المشائخ فرمود چندیں کہاں  
 آمدند و دعا کردند و شہر نیامد مولانا یوسف دیر و التماس فاتحہ نمود و بر زانو دید  
 و روزانو آرامیدہ است و وجود سبک شدہ بعدہ سیوم روز سلطان المشائخ  
 غسل صحت فرمود ہر یکے مبارک باد و صدقہ فرستاد خدمت شیخ یوسف چندیری  
 نیز مبارکباد و صدقہ پیش برد و فخر منقولست روزے در جماعت خانہ حضرت سلطان  
 المشائخ مولانا یوسف چندیار دیگر نشستہ بودند دریں محل مردے درے چند دریا  
 آورد و گفت ازین م شیرینی تیار نمایند مولانا یوسف و یاراں چند درم دیگر  
 ضم کر دند شیرینی بسیار تیار نمود و چوں شیرینی در میان نہادند ہر کسے دست  
 بشیرینی برد مگر خدمت مولانا یوسف کہ دست کشیدہ داشت حاضران گفتند  
 شما چرا شیرینی نمے خورید مولانا فرمود من از روئے طریقت خود را بہ سلطان  
 المشائخ مے دادم ذات شریف سلطان المشائخ حاضر است ایں شیرینی را  
 بہ بندگی سلطان المشائخ باید برد تا در نظر ایشان خرج شود و جملہ یاراں با شیرینی  
 بحضرت سلطان المشائخ عرض داشت کردند کہ ما امروز از مولانا یوسف  
 کلاہری فائدہ یافتیم کہ آں فائدہ حاصل نشود مگر بریاضت حضرت سلطان  
 المشائخ پرسید احوال چگونہ بود یاراں قصہ حال با تمام تقریر کردند خدمت

سلطان المشائخ بلفظ دربار فرمود در روش درویشی کس همتائے مولانا  
یوسف نباشد دریں راه چوں سالکان ثابت قدم میروند منقول است که تخر  
نام والی چندیری بود پیشترے از ششم اومریان سلطان المشائخ بودند حکم اشارت  
سلطان المشائخ با خدمت مولانا یوسف نیز مجتبی و اعتقادے بسیار داشتند  
و تربیت ایشان در نظرایں بزرگ بود ایں تهر شورے انگشت بدیں سبب جملہ  
مریان در المذاق رفتند خاطر مبارک خدمت مولانا یوسف نیز سبب فرقت  
یاران نگرانے بود و یار در غایت اعتقاد و اخلاص بود و انجند خدمت مولانا یوسف  
گفت دریں دیار لذتے نامذہ است مرا سمت لکهنوتی اقطاع شدہ است سمت  
لکهنوتی عنایت فرمائید خرج راه و بارکش و جزاں من ہیتا خواہم کرد خدمت مولانا  
یوسف فرمود کہ دریں مقام خود نیامده ام فرستادہ خدمت شیخ آمدہ ام بروم  
پیش ایشان عرض دارم تا چہ فرماں شود بعدہ خدمت مولانا یوسف برائے  
قدم بوس سلطان المشائخ در وہلی آمد چوں سعادت قدم بوس چل کرد و  
عرض داشت کہ مردے مرا سے گوید کہ سمت لکهنوتی عنایت کن چوں من  
دیاں دیار فرستادہ بندگی مخدوم رفتہ ام بغیر رخصت مخدوم از انجام گز نزدوم  
سلطان المشائخ فرمود مولانا یوسف خواہ تو در چندیری باش  
خواہ جائے دیگر ہر جا کہ خواہی بود در امان حق تقائے خواہی بود مولانا سر  
برزیں ہنادہ عرض داشت کہ چوں بندگی مخدوم اسم چندیری را بزرگ  
مقدم داشتند من ہم در چندیری خواہم بود سلطان المشائخ بدیں رعایت اؤ  
بر مولانا تحسین کرد بعدہ حضرت سلطان المشائخ خدمت مولانا را وداع  
کرد و در چندیری رفت تکتہ سیوم در بیان خلافت یافتن خدمت مولانا و جلیہ  
یوسف از سلطان المشائخ منقول است کہ در عہد علایکی والی از بادشاہ  
برائے فتح چندیری بالشکر بسیار تعین شد و اواز معتقدان حضرت سلطان المشائخ  
بود حضرت سلطان المشائخ آمد و عرض داشت کہ کہ مرا بادشاہ بر مقامے قلب

نام زکریا است اگر یارے از حضرت سلطان المشائخ نیز بر نام زد شود و او پناه  
 او برویم و امید فتح آن مقام و اثنی باشد سلطان المشائخ خدمت مولانا یوسف طلب  
 فرمود و او را بشرف اجازت خود مشرف گردانید و در ولایت چندیری روان کرد  
 چون در آن مقام رسیدند و راندک روز فتح آن مقام شد و مولانا وجیه الدین سیف  
 در آن مقام ساکن شد بعد از آن اگر کسی از خلق آن دیار برائے ارادت بکفر  
 سلطان المشائخ آمدے فرمودے شما ہم در چندیری بر مولانا یوسف  
 ارادت آرید و بچنین تصور کنید گوئے بریں فقیر پوستید بعدہ خلق چندیری  
 بخدمت مولانا یوسف توجه کرد و مولانا یوسف از غایت اعتقادے که  
 داشت گفت مادام که سلطان المشائخ در صد حیات باشد من خلق  
 را دست بیعت ندہم بلیکن من جامہ الیدہ وجود مبارک سلطان المشائخ  
 یافتہ ام از آپیش نہم و شما را تلقین بیعت ارادت کنم بچنین تصور کنید گوئے  
 ذات شریف سلطان المشائخ حاضرست بریں بیج در صد حیات حضرت  
 سلطان المشائخ چند کس بر مولانا وجیه الدین یوسف ارادت آورده بودند  
 منقولست کہ در آخر عمر نیز کرم و مرحمت سلطان المشائخ بر مولانا یوسف  
 مکرر شد و آن ایام کہ یاران اعلیٰ را بکثرت خلافت اختیار میکردند و بعضے بیا  
 دولت رسیدند خدمت مولانا یوسف علیہ الرحمۃ بخدمت سلطان المشائخ  
 طلب خدمت مولانا یوسف سر بر زمین نہاد و بریں محل خواجہ اقبال عرض  
 داشت کرد کہ مرحمت شفقت مخدوم عالمیاں بر بیچاگاں کہ سر بریں آستانہ  
 نہادہ اند بسیارست اگر مخدوم ہانیاں از کرم وافر و تجدد بیندہ خود را بنوازند و شفقت  
 و پرورشے در حق بیچارہ خویش کردہ باشد سلطان المشائخ را نیز چون مظلوم  
 مرحمت بر او بود و فرمود اجازت ما ایشاں را سابق بود و در خیال خواجہ اقبال  
 پیراہن و کلاہ کہ صحبت سلطان المشائخ یافتہ بود آورد و خدمت مولانا را نظر  
 مبارک سلطان المشائخ پوشانید و گفت شما ہم خلیفہ اید چون مولانا دست بوس



حضرت سلطان المشايخ گردنجدید از سلطان المشايخ فرماں شد که مولانا یوسف  
 در ارادت اجازت سابق است این سعادت بر آں سعادت بیفزود و نور  
 علی نور شد و خدمت مولانا بغایت معظم و مکرم بود و در کشف کرامات بروکشای  
 بودند و کاتب حروف این بزرگ را دریافتند بود و ذوق مجلس او گرفته  
 و بیشتر خلق و یار حق بر می میدان او اند و روضه او هم در چند ریاست  
 و خلق آں دیار بر آں شهر گنبد رحمت الله علیه منتهی آن صوفی خوش  
 لقا آں زاهد دلربا که در تقوی و وسع و مکرم اخلاق و لطافت طبع میان یاران  
 موضوع بود یعنی مولانا سراج الملائه والدین عثمان که خلیفه سلطان المشايخ  
 بود و او را شی سراج هم گفتند و انیاراں که در او ده و دیار هندوستان داخل  
 بندگان سلطان المشايخ شدند و در ارادت از همه سابق بود و در باب  
 انقش مبارک سلطان المشايخ رفته که این آئینه هندوستان است و هم در آن  
 جوانی که مو سے ریش آغاز نشده بود از لکهنوی آمد و سر ارادت بر کستانه  
 سلطان المشايخ نهاده و در صحبت یارانی که ملازم سلطان المشايخ  
 بودند پرورش یافته بعد هر سال دیدن والده خود را و لکهنوی بر خفته و باز  
 بحضرت سلطان المشايخ پیوسته و بیشتر سال خدمت سلطان المشايخ  
 مجرب و بحال و فارغ البال بود و عمر عزیز خود هم در کنج جماعت خانه سلطان  
 المشايخ گذرانیده و کاغذ و کتب خود که جز آں دیگر رخته نداشت هم در  
 کتابخانه و جماعت خانه میداشت الغرض چوں بعضی یاران اعلیٰ الشیخ  
 فرمان سلطان المشايخ بجهت خلافت اختیار کردند خدمت این بزرگ  
 را نیز اختیار کردند چوں تذکره آسامی این بزرگاں پیش گذشت در باب  
 خدمت مولانا سراج الدین فرمان شد که اول درجه در ینکار علم است  
 یعنی از علم او چنداں نصیب نماند چوں این فرماں بسمع مولانا فخر الدین  
 مرادی رسید بر لفظ مبارک او رفت که در ششاه اعدا و دشمنان منعم الغرض

خدمت مولانا سراج الدین در کمر سن تعلم کرد و برابر کاتب حروف در آغاز تعلم  
میزان و تصرف قواعد و مقدمات او تحقیق کرد و خدمت مولانا فخر الدین حجت  
اللہ علیہ بہت او تصرفی مختصر و مفصل تصنیف کرد از اعظمانی نام نہاد و ہم در غیاث  
پیش مولانا فخر الدین زرادی خواند و پیش مولانا رکن الدین اندیتی برابر کاتب  
حروف کافیہ و مفصل و قدوری و مجمع البحرین تحقیق کرد و مبرتہ افادت رسید  
و خلافت نامہ او بنشان مبارک حضرت سلطان المشایخ مشرف گشت اس خلافت  
پیش از آنکہ خود طرف ہندوستان عنیت کند بدست شیخ نصیر الدین محمود در  
او وہ فرستاد و خود ہم بخدست سلطان المشایخ ماند و تعلم مشغول گشت چون  
سلطان المشایخ بصد رحلت خرامید سہ سال دیگر تعلم کرد و ہم در حقیقۃ القدس  
حضرت سلطان المشایخ جعل اللہ لجنۃ مشواہ در گنبد خواجہ جہاں مرحوم مے بود  
بعدہ چون خلق را در دیار دیو گیر روانہ کردند و بسعادت در دیار لکھنوتی رفت  
و بعضے کتب معتبرہ از کتابخانہ حضرت سلطان المشایخ کہ وقف بود بہت مطالعہ  
و بحث و جامئہ مے سلطان المشایخ کہ باوقات خوش یافتہ بود برابر خود برد و اس دیا  
را بحال ولایت خود بسیار است خلق خدای را دست بیعت دادن گرفت چنانکہ  
بادشاہان اس ملک اخل میدان او آمدند و عمرے بحال یافت و بر خورداری  
تمام و در آخر عمر بہت مولانا رکن الدین اندیتی کہ استاد او بود و بہت کتب  
حروف کہ ہم سبق او بود بوجہ یادگار چند گاہ تنکہ نقرہ فرستاد و حقوق ماتم را  
رعایت کرد و حق تقای از و قبول گرداناد چون وقت نقل او رسید و اول لکھنوتی  
قدیم بہتہ دفن خود مقابلی اختیار کرد اول در آن مقام بعضے جاہا حضرت سلطان  
المشایخ کہ برابر خود بردہ بود بتعظیم تمام دفن کرد و بر اس گورے ساخت بعدہ چون وقت  
نقل شد وصیت کرد کہ مراد پیاں گور جاہاے سلطان المشایخ دفن کنند  
چون بر حمت حق پوست ہم در پیاں گور جاہاے سلطان المشایخ دفن یافت  
رحمۃ اللہ علیہ و روضہ اواز برکت جامئہ مے سلطان المشایخ قبلہ منہ مستانت

وخطا سے اوتاریں غایت درآں دیار خلق خدا سے راست بیعت سے دہند۔  
 منہم اُن کان ذوق اُن مایہ شوق اُن زامہ باکمال اُن عابد باجمال یعنی مولانا  
 شہاب الملک والدین امام حضرت سلطان المشائخ کدَام کرامت و علمت  
 و راسے اُن تو اندبو دکہ بشرفت امامت سلطان المشائخ مشرف شد۔ و نیچ وقت منظو  
 نظر سعادت بخش ایں جنہیں بادشاہ کہ بادشاہان جہاں میں محتاج نظر جان بخش  
 ابو دند لمحوطے گشت الغرض چوں خدمت لانا شہاب الدین علیہ الرحمۃ  
 بدولت ارادت سلطان المشائخ رسید فرمان شد تا خواجہ توح را کہ ذکر او  
 میان اقربا سے سلطان المشائخ مسطورست تعلیم کند و جبرہ خورد کہ در میان عجمانہ  
 بود و الہ او شد و میان یاران خدمتگاران حضرت سلطان المشائخ پرورش  
 لے یافت سالہاد آرزوے اُن بود اگر نبوعے یکبار امامت سلطان المشائخ  
 بکنز گوے سبقت بدیں دولت از ہم سران خود رہودہ بآ الغرض ہر کسے بہت  
 دریافت ایں دولت سببے انگیزت فاما مقام امامت سلطان المشائخ شیخ زائد  
 راستیں صائقوے یقین خواجہ محمد بن مولانا بدرالدین اسحاق نبیرہ شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدسره الغریز کہ مناقب ایشان میان  
 نبیرگان شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است مفوض بودیں شغل دینی خاصہ او گشت  
 کسے را جمال تدخل نبود و اگر کسے در غایب ایں بزرگ امامت کردہ بہ نیابت او کرد  
 چنانکہ خواجہ موسے برادر خواجہ محمد مذکور خدمت مولانا شہاب الدین رحمۃ اللہ  
 علیہ دین باب بخدمت الہ کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ مشورت کرد خدمت والد  
 رحمۃ اللہ علیہ فرمود شما را باید کہ مدام منتظر ایں دولت باشید اگر وقتے خواجہ محمد و خواجہ  
 موسے را غیبت شود من با قبایل خادم خواجہ گفت تا شمار بہت امامت پیش  
 فرستد بدیں سبب خدمت مولانا ملازمت لے کرد تا وقتے خواجہ محمد و خواجہ موسے  
 را غیبت شد فی الحال خواجہ اقبال خدمت مولانا را پیش فرستاد و خدمت لانا  
 اسکانے داؤدوسی داشت کہ پندہ در ہوا و جنبہ ہ بر زمین بالخان خوش است

و مدبوش مے گشتند خدمت مولانا شہاب الدین دریں امامت قرآتے بغایت  
 مرق و خوش خواند چنانکہ سلطان المشائخ را وقتے پیداشت و والد کاتب حروف  
 رحمۃ اللہ علیہ مے فرمود چوں سلطان المشائخ از نماز فارغ شد و مُصلّے بر کفّت  
 مبارک انداخت و در مقام معبود خود رواں شد خدمت مولانا آمد در پائے مبارک  
 حضرت سلطان المشائخ افتاد شیخ سعدی خوش گوید بیت گردست و پا  
 ہزار جاخم بر پائے مبارکت فشاخم و سلطان المشائخ قامت چوں ضرروان را  
 خم کرد تا سر مولانا را کہ بر پائے مبارک حضرت سلطان المشائخ نہادہ بود و در دار  
 در اثناے ایں حال مُصلّے از کفّت مبارک سلطان المشائخ بر پشت مولانا شہاب الدین  
 رحمۃ اللہ علیہ فتاد و اں مُصلّے مولانا شہاب الدین را عطا فرمود و الغرض ہمدراں ایام  
 خواجہ محمد امام را غریت زیارت شیخ شیعہ العالم در اجودہین شد مولانا  
 شہاب الدین بحکم نیابت بدولت امامت سلطان المشائخ مستقیم گشت و تا اں  
 غایت کہ سلطان المشائخ در صدر حیات بود خدمت مولانا شہاب الدین  
 از خدمت سلطان المشائخ بشرف امامت تا آخر عمر مشرف بود چوں سلطان  
 المشائخ بصد جنت خرامید خدمت لانا طرف دیو گیرفت و خلق خدا را دست  
 بیعت دادن گرفت و در کار اعتقاد و محبت سلطان المشائخ نہایت کوشید  
 فاما ہم از مولانا شہاب الدین علیہ الرحمۃ روایت مے کنند کہ مے فرمود در اں وقت  
 کہ خلافت نامۃ کتابت مے شد سلطان المشائخ را فرمود کہ تو چرا کاغذ نئے ستانی  
 پشیمان خوہی شد من عرض دادم کہ بندہ را ہمیں نظر شفقت و مرحمت نمود  
 عالمیاں بسندہ است نیز خدمت مولانا شہاب الدین مے فرمود کہ من وقتے  
 در صحن جماعت خانہ ایستادہ بودم و سلطان المشائخ بالائے بام جماعت خانہ در مقام  
 معبود شستہ بود و پیش سلطان المشائخ سید السادات سید حسین کہ عم  
 کاتب حروف بود حاضر بخد مت سلطان المشائخ خدمت سید حسین عرض  
 مے کرد اگر بندگے مخدوم از یاراں کسے را اختیار کرد ایں بندگان در غیبت مخدوم

۵ نام قدیم  
شہاب الدین  
ہشت ۱۲

نظر بر آں دارند درین محل سلطان المشایخ جانب صحن جماعت خانه دید و فرمود  
 که بارے این جوان چوں خدمت السیادات جانب صحن جماعتخانه نظر کرد و دید که  
 من استاده ام بجز سلطان المشایخ فرمود که من مایں عزیز راعے گویم آبے که  
 بجہت ضوے من گرمے کند بیاں آتجہ ضی کن این جوان رعایت ادب میکن  
 و بلب آب میورد و وضوے کند الغرض خدمت لانا شہاب الدین مے فرمود چوں  
 خدمت السیادات از پیش سلطان المشایخ بیرون آمد مراد را مقام ایستاد  
 دید مرحمت فرمود و بشارت مرحمت سلطان المشایخ کہ در باب بن بود رسانید و من  
 خود را چوں بدیں مرتبہ نمیدیدم بخیرت السیادات گفتم کہ باز با من مسکین طیبست  
 آغاز کردے خدمت السیادات بحدے گفت کہ این مرحمت در حق شما بود  
 و عرض کرد کات حروف بر آنجملہ یقین است تا خدمت مولانا را بنوع از حضرت  
 سلطان المشایخ اجازت نشدہ است درین کار دینی شروع نکرده است  
 زیرا چہ بہرہ جوہ باوصاف سینہ موصوف بود گمان آں نہ باشد کہ این چنین بزر  
 در کار دین بر سلطان المشایخ افترا کن بنوعی اذن شدہ باشد آمیم بر سر  
 حرف خدمت مولانا شہاب الدین را رحمتہ اللہ علیہ سماع غلو تمام بود و بہر  
 غوا مضل آن وقوفے کلی داشت قصے و بکائے باذوق کردے و از سماع  
 راحتے بکمال گرفتے چوں از دیو گیر و شہر و ہلی آمد بعد مدت مدید بر حمت حقیقہ  
 پیوست ہم در فناء شہر و ہلی در جوار خانہ خود مدفون گشت رحمتہ اللہ علیہ  
 باب پنجم در بیان مناقب فضایل کرامات بعضے یاران اعلیٰ کہ بشرف اراد  
 و قربت سلطان المشایخ نظام الحق و الشریع والمملتہ والدین مخصوص شہر  
 بودہ اند و از فلک لای علی تا تحت التری از شفقت حضرت سلطان المشایخ  
 جعل اللہ صدرا بختہ مشواہ در تحت تصرف ایشان بود مصرع و بنو حنیفۃ  
 کلہم اخیار امیر خسر و خوش گوید مثنوی حضرت امیر خسر  
 از مریدانش رہ روان یقیں ہر یکے وایے ولایت دیں

لہ و فرزندان  
 ابو یوسف کو فی حقیقتہ  
 علیہ السلام ایشان  
 نیکان و بہتر اند

ہمہ شیطان کش و فرشتہ خدام بر سر از شین شرع ساخته تاج ملک حدت بنام ایشان است نام من زان ستودہ کیشاں باد	وزر ویش بر ہوا نہادہ قدم دل شاں عرش و سجدہ شاں معراج بندہ خسر غلام ایشان است حشر من در میان ایشان باد
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------

منہاجم آن پیشواے اصحاب طریقت آن مقدم ارباب حقیقت کہ در علم وزند  
و دوع و تقویٰ آراستہ و بر سیرت و صورت سلف بود یعنی خواجہ ابوبکر منہ  
رحمۃ اللہ علیہ کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی سماع دارد کہ خواجہ  
ابوبکر منہ مصاحب سلطان المشایخ بود و وصیبت یکدیگر بسیار بودہ اند  
و پیش از آنکہ سلطان المشایخ بشرف خلافت شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین قدس مد سرہ العزیز مشرف شو خواجہ ابوبکر گفتہ بود بخد مت  
سلطان المشایخ چون شما بسعادت خلافت حضرت شیخ شیوخ العالم  
شیخ کبیر مشرف گردیدین بخدمت شما ارادت بیارم چون سلطان المشایخ بابت  
خلافت دیگر سعادت ہاے دو جہانی از حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر مشرف  
و در شہر آمد بعد چند گاہ ہر کسے بجمہت بیعت التماس کردند و فرامحت نمودند فاما  
سلطان المشایخ را مطلوبوں بود اگر اول مردے صالح و متقی بدولت  
بیعت برسد و ریز کار دینی برکتے باشد بعد سید محمد کرمانی جد کاتب حروف  
رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابوبکر منہ را گفت کہ شما را بجمہت بیعت بخد مت سلطان  
المشایخ وعدہ بود خواجہ ابوبکر گفت آری فاما نعمتے بوقت خلافت یافتن  
از خدمت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس مد سرہ العزیز سلطان المشایخ  
یافتہ است اگر آن نعمت را من مواینہ و مشاہدہ کنم بخدمت سلطان المشایخ  
ارادت بیارم این سخن بخدمت سلطان المشایخ رسانیدند حضرت سلطان المشایخ  
بیچ گفت چون چند گاہ ہرین بگذشت قتی جناب سلطان المشایخ از زیار  
شیخ الاسلام قطب الدین بخت یار نور اللہ مقدمہ بازگشتہ بود چون دروازہ



بزرگ که درون شهر دہلی است رسید خواجہ ابو بکر پیش آمدہ بود و دید کہ از نا صیہ  
 مبارک سلطان المشائخ نورے ساطع شدہ است کہ لمعان آں نور با آسمان  
 میر سبجودیکہ خواجہ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ آں نور معاینہ کرد سلطان المشائخ  
 را گفت کہ اسے مخدوم مراد دست ارادت بدہی سلطان المشائخ گفت کہ اسے  
 خواجہ ابو بکر شہما نظر برہانے بودہ اید گفت آسے این ساعت آں برہاں  
 و آں نعمت در نا صیہ مبارک شہما معاینہ کردم سلطان المشائخ بتسم کریم  
 در اثنائے راہ دست بیعت داد و کلاہ مبارک خود بر سر و نہاد و قبر خواجہ ابو بکر  
 ہم در حلیہ سلطان المشائخ در میان چوترہ یاران است رحمۃ اللہ علیہ اس  
 ضعیف گوید رباعی نورے کہ ز پیشانے آں ماہ بتافت \* طلعت ندگان مصیبت  
 دریافت \* یکذّرہ ازاں نصیب اس بندہ رسید \* من توشہ آخرت ازاں خواہم  
 ساخت \* متہم آں عالم ربانی یعنی قاضی محی الدین کاشانی کہ بوفور علم و حلم  
 و زہد و تقوی و روح میان یاران اعلی مشہور بود و اس بزرگ از دو دمان علم  
 و کرامت بود و نہ قاضی قطب الدین کاشانی و ستاد شہر بود و با چندین  
 فضائل دولت ارادت حضرت سلطان المشائخ کہ سر ہمہ سعادت ہاست  
 آں نیز دریافت شینج سعدی خوش گوید بیت حریف مجلس ما خود ہمیشہ دل مجر  
 علی الخصوص کہ پیرایہ بروستند \* و در نظر مبارک سلطان المشائخ عزتے  
 تمام داشت و آں زمان کہ بخیرت سلطان المشائخ درآمدے سلطان  
 المشائخ قیام تام آوردے و اس دولت از یاران کم کسے را بود و بوجود اس  
 بزرگ مجلس ہاز کشیدے و مشکہاے علمی کہ خدمت قاضی را بود از حضرت  
 سلطان المشائخ حل کروے و حکایات اہل طریقت در موزات عشق  
 و سوالات و جوابات لطایف بسیار بودے چنانکہ شممہ ازاں در کتاب محل  
 خود کتابت یافتہ است در نظر صاحب دلائل عالم خواہ آدم و بیضے یاراں را کہ بجد  
 سلطان المشائخ محل نشستن بنودے منتظر رسیدن قاضی محی الدین

مہتمم

کاشانی سے بود مذتا بطغیل میں بزرگ در مجلس سلطان المشایخ نے نشستن  
 و ذوق ہائے گرفتند و خدمت قاضی محی الدین بری از تکلف بود و طریقہ اہل  
 سلف داشت ہم در ابتداء ارادت از تعلقات نیامی دست بد او مثال ادرار کہ  
 مایہ دانشمندان است بخد مت سلطان المشایخ آورد و بارہ کرد و فقر و محاجہ  
 پیش گرفت چوں مدتے بریں برآمد و بیشترے افعال خیر و خدمت قاضی سلطان  
 المشایخ مشاہدہ کرد و معرض خلافت خود داشت بدست مبارک خود کاغذے  
 نوشت نسخہ آں این است بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے باید کہ تارک دنیا باشی بسو  
 دنیا و ارباب دنیا مال نشوی و دیدہ قبول کنی وصلہ بادشاہان نگیری و اگر مسافر  
 بر تورسمند و بر توجیزی نباشد این حال را غنیمت و نعمت شمری از نعمتہای الہی  
 فَإِنْ فَعَلْتَ مَا أَمَرْتُكَ فَعَطْمِي بِكَ أَنْ تَفْعَلَ كَذَلِكَ فَإِنَّتْ خَلِيفَتْنِي وَ  
 أَنْ لَمْ تَفْعَلْ فَإِنَّتْ خَلِيفَتْنِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ منقول است چوں شد  
 فقر و فاقہ خدمت قاضی را بسیار شد و اشباع قاضی کہ در ناز و نعمت ہا  
 و کسوت ہاے پاکیزہ خو گرفتہ بودند قاضی را در غلبہ اشتداد و معتقدے بہنا  
 و ماثر بزرگے خدمت قاضی بغیر خواست او بخد مت سلطان علاء الدین  
 بیان کرد سلطان فرمود قضاے او وہ کہ موروث قاضی محی الدین  
 با انعامات و قریات بسیار بد و مفوض دارند چوں میں خبر بقاضی رسید دیدن  
 حضرت سلطان المشایخ آمد و این کیفیت عرض داشت کرد کہ سلطان  
 بغیر خواست من میں چنین فرمانے دادہ است تا فرمان مخدوم چہ باشد  
 سلطان المشایخ بجز و شنیدن این معنی از خدمت قاضی برنجید و فرمود  
 کہ البتہ مثل تمنی در خاطر تو گذشتہ باشد انگاہ این معنی براسے تو پیش آ و ردہ اند  
 این سخن فرمود و توجہ و تملط در باقی کرد الغرض خدمت قاضی را بدین سبب  
 حیاتے منقض و روزگارے مشوش پیش آمد و بچنین گوید کہ آں کاغذ حضرت  
 سلطان المشایخ بدست نوشتہ دادہ بود باز طلبید و در گوشہ نهاد و تا

پس اگر  
 یعنی توجیز را کہ  
 فرمودیم شما پس  
 گمان من بتوان  
 است کہ بکنی  
 بچنان پس تو  
 خلیفہ ما ہستی و اگر  
 نکردی تو موافق  
 فرمودہ ہیں اللہ  
 خلیفہ ما ست بر  
 مسلمانان ۱۲

و تا یک سال مزاج سلطان المشائخ بر قاضی متغیر بود چوں یک سال تمام بگذشت  
 بعد مزاج سلطان المشائخ بر قانون قدیم باز گشت خوش شد و خدمت قاضی  
 تجدید بیعت ارادت مشرف گشت الحمد بعد علی ذلک فاما خدمت قاضی هم  
 در حیات سلطان المشائخ بر حمت حق پیوست رحمة الله علیه منہم آن مقتدا  
 علما آن پیشوا صلحا متبع کثرت علوم و استاذ زمانہ آن متبیین بکشف  
 دقایق و در وقت خود یگانہ زینے مولانا وجیہ الدین پانکی کہ در زہد و ورع و  
 تقوی و شدت حجابہ و ترک و تجرید در زمان خود مثل نداشت و ثمرہ از  
 فضائل آن بود کہ بدولت ارادت سلطان المشائخ قدس سرہ مشرف  
 گشت و قتی ایں بزرگ مے فرمود کہ من در پانی پت میرقم در اثنائے راه  
 صوفیے را دیدم پیدا شد در دل من نوعی انکار آورد آن صوفی گفت  
 یا مولانا چیزے مشکل داری و مرا از علیہ شبہات ماندہ بود ہر یکے ما گفتیم  
 او جواب موعجہ گفت چنانکہ خاطر من مے اسودتا آن حد کہ سلاہ قضا و قدر  
 را ہم بیان شافی فرمود بعد اتمام بحث پرسید تو میر کیسی گفت من مریض  
 سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز او گفت شیخ  
 نظام الدین قدس سرہ العزیز قطب است منقول است کہ وقتے خد  
 مولانا وجیہ الدین رحمة الله علیه بزیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الیہ  
 در اجودہن رفتہ بود چوں نزدیک روضہ شیخ شیوخ العالم زمین بس  
 کرد و نشست آوازے از روضہ برآمد کہ خوش آمدی ابو حنیفہ پانکی  
 و ایں بزرگ ہرگز کتابے بر خود نداشتے و بوقت سبق گفتن فحول علما  
 بزانوے ادب بخدمت مے نشستندے نسخہ بدست نگرقتے و ہر بار بختے  
 کہ تقریر کردے کرت دیگر ہماں بحث بقدر دیگر فرمودے منقول است  
 کہ خدمت مولانا را باہتر خضر ملاقات بود بحکم اشارت او بشرف ارادت  
 سلطان المشائخ مشرف گشتہ وقتے کہ ایں بزرگ بخدمت سلطان المشائخ

منہم

منقول است

منقول است

آمدے در جامعہ خانہ بودے بر مایہ ہشتے روزے کفشہاے پائے ایں بزرگ را از جامعہ خانہ کسے برود  
 ایں خبر بخد مت سلطان المشائخ رسانیدند سلطان المشائخ کفشہاے خاص پائے مبارک  
 خویش بمولانا داد خدمت مولانا ایں کفشہاے پائے مبارک خاص دست کردہ تقبیل کتناں  
 بیرون آمد و کور ستار مبارک فرود آورد و کفشہاے پائے مبارک حضرت سلطان المشائخ در کور ستار  
 مبارک پیچید بر سر دست پابرہنہ در خانہ رفاں شد ہر کسے از یاران گفتند سلطان المشائخ کفشہاے  
 پائے مبارک خود کہ شمار اعلیٰ کردہ است براے آنکہ در پائے پوشید پائے برہنہ نزدیک خدمت مولانا  
 فرمود کہ ایں تاج سرست کہ امروز از حضرت سلطان المشائخ انعام من شدہ است مرا بچل میارے اس  
 باشد کہ در پائے کھم ایں سعادت برابر سر کردہ در غایم ہرگز خوش گوید بعیت در بنگی آنجا کہ ترا حلقہ گوشت  
 در چاکری آنجا کہ ترا پائے مرا سر و الغرض بخد مت سلطان المشائخ رسانیدند  
 کہ مولانا وجیہ الدین بچنیں کردہ سلطان المشائخ فرمودہ مولانا را بگوئی تا ہم اینجا  
 بزیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز برو و مولانا بزیارت  
 شیخ الاسلام قطب الدین رفت ہم در مقبرہ شیخ الاسلام قطب الدین کفشہاے  
 پائے خود یافت و تفتے مولانا وجیہ الدین بخد مت سلطان المشائخ مے آمدند  
 چوں در میاں باغات کرہ رسید دید پیرے در صورت زما و دوزرے عبا و تنجا  
 بردوش و عصا بردست تسبیح در گردن پیش آمد سلام گفت آغاز کرد کہ من مرد کام  
 از دور دست رسیدہ مرا در ہر علمے مشکلی ماندہ است میخواہم از تو حل شود مولانا  
 وجیہ الدین فرمود کہ نیکو باشد آں مرد و تقریر دانشندان سوالات آغاز کرد و مولانا  
 وجیہ الملک جواب مے گفت و در تحمیر مے شد کہ ایں مرد از شہر نیست چندین علوم  
 از کجا حاصل کردہ است چوں از بحث فارغ شد مولانا وجیہ الدین را پرسید  
 کہ شما کجا میروید مولانا فرمود بخد مت سلطان المشائخ نظام الحق الدین  
 آنم و گفت کہ سلطان المشائخ نظام الدین چنداں علمے ندارد من او را  
 بسیار دیدہ ام شما با چندین علوم پیش او کجا میروید مولانا گفت کہ خیر مولانا اینہا  
 چہ مے فرماید سلطان المشائخ بجز است و دروئے مبارک او از علم من کدنی

آراستہ است باز آن مرد گفت کہ کثرات باشی نظام الدین ملاقات کردہ ام اوچند ایں علم نذر در بر و کجا میروی مولانا وجیہ الدین گفت لاحول و لا قوۃ الا باللہ مولانا ازینہا مگو ہمینکہ کلمہ لاحول و لا قوۃ مولانا وجیہ الدین بزیار رانداں مرد و نزدیک شدہ سخنچ گفت و در شدہ مولانا وجیہ الدین دوم بار کلمہ لاحول گفت ایں مرد و تر شدہ چنانکہ مولانا را معلوم شد کہ اں مرد شیطانت کلمہ لاحول مکر گفتن گرفت بحسبے کہ از پیش تہا شدہ چون خدمت مولانا بخدست سلطان المشایخ رسیدہ پیش از آنکہ ایں ماجرا عرض میدارد بنویس باطن فرمودہ کہ مولانا اں مرد و انیکو شناختی و الا اوراہ تو زودہ بود منقول است کہ طعمائے کہ غذاے مولانا بودے اسباب آں خود آوردے و در ویک حکمت پختے چنانکہ از آسیب بچ آفریدہ بدان نرسیدے و میرا بنے شکر و دستار میانہ بستے و جامہ ہائے مبارک بیشتر حال شکر رنگے بود و بعضے غافلان رویش خدمت مولانا وجیہ الدین بخت نبت کردے و خدمت ایشان در کمال علم و عقل بودند شیخ سعدی خوش بخت سعدیان نزدیک راے عاشقال و خلق مجنون اند و مجنون عاقل است و آخر الامرا زار دنیاے خدار رحلت کرد و دیدار القار پیوست و بر سر حوض شمس در حظیرہ قاضی کمال الدین صد جہاں مرحوم و قلمخان مرحوم کہ ایشان نبت شاگردی داشتند بالادست ہر دو بزرگ مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۸۰۰ فصل زما داس زین عبا و مولانا فخر الملتہ و الدین مروزی کہ بحال مع و کمال تقویٰ آراستہ بود و حافظ کلام ربانی و از صاحبان و مریدان سابق سلطان المشایخ بود و آخر عمر بخدست سلطان المشایخ و رعایا پور ساکن شد و بمبالغہ تقویٰ بہ نہایت ترک و تجرید کوشید و پیوستہ کتابت کلام مجید کرد و از اختلاف خلق مجر و زیستے و در غایت عظمت و کرامت بود و بامردان غیب ملاقات داشت و متے ایں بزرگ بخدست سلطان المشایخ گفت کہ مرا شکی غالب شدہ بود و پیش من کسے نبود کہ آب بطلم کو زہ آب پیر از غیب پیدا شد اں کو زہ شکستہ آب بنیختہ شد و گفتم کہ من آب کرامت خواہم خورد حضرت سلطان المشایخ

نقل

سنہ

فرموده کہ بایستے خورد الکرامۃ لا یؤذ ازینہا بسیارے باشد وقتے من غیر خاتم  
کہ شانہ کنم پیش من کسے نبود کہ شانہ بیارد ویریں میان دیوار بشگافت از دیوار شای  
بیروں آمد بستم و شانہ کردم سلطان المشائخ رقعہ بخط مبارک خود بحجاب این  
بزرگ در بیان محبت رب العالمین در قلم آورده بود ویریں کتاب در خطہ محبت  
تحریر یافته است در نظر مبارک حجاب در گاہ بے نیازی خواہ آمد آخر الامر چوں  
این بزرگ نقل کرد ہم در خطہ سلطان المشائخ در چو تر و یار این مدفن یافت  
علیہ منہم آل عالم علو دینی آں صاحب اسرار یقینی یعنی مولانا فصیح الدین  
کہ بو فور علم و فضل و تقوی و ورع آراستہ بود و از بیشتر یاران اسطی و ارادت سابق  
بود و در مجلس سلطان المشائخ اکثر سوالات علمی و استکشاف رموزات عالم حقیقت  
او کردے و بجوابہاے شافی مشرف گشتے و در آوان تعلم خدمت مولانا فصیح الدین  
و قاضی محی الدین کاشانی در خدمت یکدیگر بیار بودندے و در مجلس مولانا  
شمس الدین قوشچی و طبقہ اول علم اصول فقہ تحقیق کردہ و میان علما بو فور علم  
و ذکاے طبع مشہور گشتے چوں بفضل ربانی جذب رحمانی خدمت مولانا فصیح الدین  
را در بو درخواست در راہ حقیقت شروع کند و آں علم را بعمل مقبول گرداند از مجلس  
منزوی شد و اندک تعلق و تعلیم فرزندان ملک بیکرس بار یک سلطان غیاث الدین  
بلبن کہ سبب نفقہ ضروری فرزندان داشت ترک داد و نظر بر کرم حق داشت  
فرزندان مولانا مزاحم شدند کہ ترک تعلیم گرفتہی حال قوت چہ خواہد بود مگر از زیر  
مصلئ چیزے پیدا خواہد شد الغرض مولانا را یارے بود چوں ترک و تجرید مولانا  
را شنید چند تنکہ آورد و زیر مصلئ مولانا ہناد چوں آں یار باز گشت خدمت مولانا  
حرم محرم خود را طلبید گفت بیا چیزے زیر مصلئ است بردار چوں ازین حال  
قاضی محی الدین کاشانی را تحقیق شد دیدن خدمت مولانا آمد از حال ترک و  
تجرید بحق مشغول گشتن روشن شد باز گشت بعد چند روز خدمت مولانا فصیح الدین  
دیدن قاضی محی الدین کاشانی رفت بعد ملاقات قاضی محی الدین گفت کہ



من کتابی در سلوک مشایخ مطالعه کردم در آن کتاب دیدم که روز قیامت  
 اَمَّا وَصَلْتُ نَأْمَ هَرَسْهِ از خلائق زیر علم بزرگ که برو پیوند کرده است خواهد بود  
 و مرا در خاطر گذشت که من دست بزرگ از بزرگان دین بگیرم و سعادت آخرت  
 خود را در حمایت او اندازم اکنون ما را واجب است که در طلب بزرگ از بزرگان  
 دین شوم و بخدمت او بیعت کنم و در آن ایام صد بزرگ پیش صاحب دعوت و ارشاد با وفور کرامات و  
 شهر بودند و این هر دو بزرگ در اندیشه و اجتهاد آن شدند که هر یک کدام بزرگ شوند و دین میان دو خاطر  
 ایشان گذشت که سید است پس بزرگ و صحبت مشایخ کبار در فیترو برویم و از او پرسیم بهر که او  
 اشارت کند برو پیوند کنیم چون بخدمت آن سید رفتند و کیفیت خود را باز نمودند او گفت باری  
 سلطان المشایخ نظام الحق و الدین خلیفه شیوخ العالم فرید الحق و الدین  
 قدس سرها العزیز که بوفور علم و کمال عمل عقل و عشق و دود و ذوق آراسته است  
 و در آن ایام سلطان المشایخ در غیاب پورا آمده سکونت کرده بود و این هر دو  
 بزرگ در غیاب پورا آمدند چون بسعادت قدسوس و بشرف مکالمه مشرف  
 گشتند بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت بیعت نمودند سلطان المشایخ  
 فی الحال قاضی محی الدین کاشانی را دست بیعت داد و مولانا فصیح الدین را  
 گفت که در باب شما از شیوخ العالم پیرسم و استماع این سخن مولانا در عالم  
 تحیر افتاد که شیوخ العالم بر حمت حق پیوست سلطان المشایخ چگونه خواهد  
 پرسید این معنی در خاطر گذرانید و هیچ نگفت و رو بر زمین آوردند و باز گشتند چون  
 گشت دوم بخدمت سلطان المشایخ پیوستند سلطان المشایخ فرمود که مولانا  
 من کیفیت شما بخدمت شیوخ العالم گذرانیدم در محل قبول افتاد شما  
 بیعت کنید چون خدمت مولانا بدولت بیعت رسید از سلطان المشایخ سوال  
 کرد که مخدوم شیوخ العالم بار بقاء پیوسته مخدوم از که پرسید فرمود که در هر کار  
 که مرا تر و دبیش آید از شیوخ العالم پیرسم و بحکم فرمان ایشان کار کنم الغرض  
 خدمت مولانا بفضائل بسیار و عبادت و زهد و لطافت بیشتر آراسته بود

و همچنین گویند هم در حیات سلطان المشایخ مجاز گشته بود بر رحمت حق پیوست رحمت الله علیه منتهی آن سلطان الشعرا برهان الفضلا امیر خسرو شاعر رحمت الله علیه که گوئی سبقت فضل از متقدمان و متاخران برده بود و باطن صاف داشت طریقه اهل تصوف در صورت و سیرت او پیدا بود اگر چه تعلق به بادشاهان داشت فاما از آنها بود که گفته اند منصرف کمر بندست سلطان به بند و صوفی باش و کاتب حرف از والد خود رحمت الله علیه سماع دارد که می فرمود در آن روز که امیر خسرو تولد شد در جوارخانه امیر لاجپین پدر امیر خسرو دیوانه بود صاحب نعمت پدر امیر خسرو امیر خسرو را در جامه پیچیده پیش آن دیوانه برد دیوانه فرمود آوردی کسی را که دو قدم از خاقانی پیش خواهد بود الغرض چون بعد بلاغت رسید بشرف اراک سلطان المشایخ مشرف گشت و با انواع مراحم و شفقت مخصوص گردید و بنظر خاص ملحوظ شد و در آن ایام سلطان المشایخ در خانه کراوت عرض جدا دین امیر خسرو نزدیک دروازه منده پل می بود امیر خسرو در آن ایام در آغاز شعر گفتن بود هر نطقی که گفته بندست سلطان المشایخ گذرانید می تا روزی حضرت سلطان المشایخ فرمود طرز صفایان بگوئی یعنی عشق انگیز و زلف و خال آمیز از آن روز باز که امیر خسرو علیه الرحمة در زلف و خال بتا پیچید و آن صفات دل آویز را بنهایت رسانید بعد ده دیوان بتدی و تنهی برابر قاضی معز الدین پایتچہ پدر مولانا رفیع الدین پایتچہ بنی مت سلطان المشایخ بنام گذرانی و رموز و اشارات آن تحقیق کرد و از میان شعرا می هم پیش بادشاهان بلند مرتبه مشهور گشت و با اعتقاد صادق در محبت سلطان المشایخ محمدی کوشید که شایان حمیدت اسرار آن حضرت گشت روزی در مدح سلطانه المشایخ پیش سلطان المشایخ شعر می گذرانی فرما شد که چه می خواهی چو هوس سخن در نظم داشت شیرینی سخن خواست فرمان شد که آن طاس شکر کنیز کبشت است بیار و بر سر خود تبار کن و قدر می هم از آن بخور امیر خسرو و پنهان

مجموعه

در این طبعیت لباس طاهر نیست  
مخبر است سلطان به بند و صوفی باش

کرد لاجرم شریخی سخن او شرق و غرب عالم گرفت و فخر شرعے سلف و خلف گشت  
 و دیدیں درخواستے کہ او کروا جابت مقرون شد تا آخر عمر پیشانیہا خور و کہ چرا بہتر از  
 نخواستم از کتبے کہ انشائے او کتابخانہ پر گشت و اگر کتابے تمام کر دے و بخدمت  
 سلطان المشایخ گذرانیدے سلطان المشایخ آں کتاب بردست کر دے  
 و فرمودے کہ فاتحہ بخوانیم و پچنان بردست امیر خسرو بدادے و وقتے بودے  
 کہ باز کر دے و چند سطرے نظر فرمودے اینہم برائے کمال حال امیر خسرو  
 بود تا او یفن شعرے فریفتہ نشو و دنبال کارے بہتر ازیں باشد و اوقات ایں  
 بزرگ معمور بود و ہر شب بوقت تہجد ہفت سیپارہ کلام اللہ خواندے روزے سلطان  
 المشایخ از و پرسیہ کہ ترک حال مشغولہا چیست عرض داشت مخد و ما چند گاہ شاہ  
 کہ بوقت آخر شب گریہ مستولی میشود سلطان المشایخ فرمود اکھم بعد اندکے ظاہر  
 شدن گرفت و سلطان المشایخ چندیں رقعات متضمن ذوقہا بخط مبارک  
 خود بجانب امیر خسرو در قلم آورده است چنانکہ فوائد آں دریں کتاب محل ثبت  
 افتادہ امیر خسرو را بخدمت سلطان المشایخ محلے و قریبے تمام بود بہر وقت  
 کہ خواستے پیش رفتے و در کل امور مشورت با او بودے و اگر از یاران اعلیٰ کسے  
 را درخواست بودے امیر خسرو رائے گفت تا او بگذرانیدے چنانکہ در ذکر شیخ  
 نصیر الدین محمود تحریر یافته است مرحمت ہے سلطان المشایخ کہ در باب  
 امیر خسرو بود از کتابت کردہ نسخہ آں اینست یکبار سلطان المشایخ ایں بندہ  
 را فرمود کہ من از ہمہ تنگ آیم و از تو تنگ نیایم دوم بار گفت از ہمہ کس تنگ آیم  
 تا حدے کہ از خود ہم تنگ آیم و از تو تنگ نیایم وقتے مردے بخدمت سلطان  
 المشایخ درخواست و جرات نمود کہ از آں نظر پاکہ در حق امیر خسرو است یکے  
 در کار من کن در حضور او چہ اب نہ فرمودہ و اب بندہ را گفت آنوقت در خاطر من میگذشت  
 کہ میخواستم آں مرد را بگویم کہ آں قابلیت بیار و وقتے بر زبان خواہ رفت کہ دعائے  
 من بگو کہ بقائے تو موقوف است بر بقائے من باید کہ ترا پہلوے من و فن کنند

ایں سخن کرات بخیرت ایشان یاد داده شده است و ایشان فرموده بچنین  
 خواب بود انشاء اللہ تعالیٰ و خدمت خواجہ بایندہ عہد خداے کرده است ہر گاہ ہشت  
 بخوابندہ را برابر خود در ہشت برد انشاء اللہ تعالیٰ و قتی خواجہ در خواب دید  
 گوئی در پیاں مندرہ پل نزدیک دروازہ پیش خانہ شیخ نجیب الدین متعل  
 آئی رواں شدہ است بغایت روشن و صافی و دعا گو در دو کاسچہ بلند بر شستہ است  
 و قتی بغایت خوش امید وارے پیدا شدہ و چنان رفتے در خاطر من گذشتے  
 و برے تو از خدا نعمتے کہ ما مطلوب باش خواستہ ام میدانم کہ دعا مستجاب شدہ  
 است و تو آں حال پیدا خواہ شد انشاء اللہ تعالیٰ و بندہ و قتی از زبان مبارک  
 خواجہ شنیدہ ام کہ فرمود مذکہ امشب در سر دعا گو فرو خواند کہ خسرو نام درویش  
 نیست خسرو ابنام محمد کاسہ لیس خوانید از غیب بندہ را ایں خطاب آمدہ است  
 و مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخبار کردہ بدیں اسم بندہ امید و نعمت  
 ابدی است انشاء اللہ تعالیٰ بندہ را خواجہ ترک اللہ خطاب کردہ است و چندین  
 فرمان مشوح و مفرین بخط مبارک ایشان بدیں خطاب در حق بندہ مبدول بود  
 و بندہ آں را لغوید ساختہ تا بوقت دفن برابر بندہ باشد فرداے قیامت رحمت  
 بحق من بیچارہ ہاں کا غدا بخشا انشاء اللہ تعالیٰ الکریم ایں بیت ہم از نفس  
 ایشان شنیدیم ہم بیت و پیش تو اے از ہمہ کس بسکہ منم + در راہ غمت کمینہ  
 تر خس کہ منم + خواجہ بندہ را طلب فرمود چوں بندہ پیش رفت فرمود مذکہ خواجہ  
 دیدہ ام بشنو بعد از اں بزبان مبارک ایشان گذشت کہ شب آدینہ در خواب  
 مے بینم شیخ صدر الدین پس شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریاے علیہ الرحمۃ پیش  
 آمد من بتواضع بلینے پیش آمدم او خود چنداں تواضع نمود کہ نتوان گفت در اثناے  
 آں مے بینم لو کہ خسروے از درو پریداشدی و نزدیک ما آمدی و بیان فرمت  
 آغاز کردی ہمدینمیان صالح مدوون بانگ نماز گفت از خواب بیدار شدم  
 چوں ایں خواب تقریر فرمودند گفتند بگر ایں پیہ مرتبہ باشد بعداں من بیچارہ

از سرزاری و نیازمندی عوض داشت کردم که من کناس را چه حد آں مرتبه شد  
 که آخر دادم شہادت خواجہ را ازین سخن گریہ گرفت با و از بلند گریست بندہ نیز از گریہ  
 سخت ایشان در گریہ شد بعد از اں خواجہ فرمود تا کلاہ خاص دادند بدست  
 مبارک خود بندہ را لباس کرد و فرمود کہ میباید کہ کلمات مشایخ بسیار در نظر داری  
 سلطان المشایخ از غایت شفقتی کہ در باب امیر خسرو داشت این دو بیت  
 فرمود بین انشاء حضرت الشیخ ۵ خسرو کہ بنظم و نشر مشاش کم خاست  
 ملکیت ملک سخن آں خسرو راست ۶ آں خسرو راست ناصر خسرو نیست ۷ زیرا  
 کہ خداے ناصر خسرو راست ۸ سبحان اللہ کہ دام مرتبه بہتر ازین تواند بود کہ بر زبان  
 وزیر بار حضرت سلطان المشایخ قدس السہر و العزیز در وصف امیر خسرو گذشت  
 زہے کمال عظمت امیر و شفقت و پرورش حضرت سلطان المشایخ قدس  
 سرہ العزیز باز آیم بر ذکر امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ وقتے در غیاث پور در خانہ والد  
 کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ امیر خسرو دعوتے دادہ بود سلطان المشایخ و  
 بزرگان شہر در آں جمعیت حاضر بودند بہلول قوال در صورت این غزل حسین  
 میگفت نظم زہے تر کہ کہ از خمہاے ابرو ۹ کماں پیدا کند پنهان ز ندبیر ۱۰  
 بگوش مدعی کسے جائے گیرد ۱۱ مزامیرے کہ ہست اندر مزامیر ۱۲ الغرض چوں  
 سماع فروداشت کردند امیر خسرو غزل خود آغاز کرد چوں مطلع بخواند بستہ شد  
 غزل شیخ سعدی آغاز کرد بیت معلت ہمہ شوخی و دلبری آموخت ۱۳ جفا و  
 ناز و عتاب و ستکبری آموخت ۱۴ این غزل تمام بقافہ بخواند بعدہ از و پرسیدند  
 چہ حالت است کہ ہر بار غزل خود بخوانی بستہ میشوی گفت چنداں معنی ہجوم  
 مے آور کہ در ضبط آں حیراں میشوم آخر الامر امیر خسرو برابر سلطان غیاث الدین  
 تغلق در لکھنوتی رفت در غیبت او سلطان المشایخ بصد جنت خرامید چوں  
 از اں سفر باز آمد روئے خود سیاہ کرد و پیراہن پارہ در میان خاک خلطای پیش  
 در خطیرہ سلطان المشایخ آمد مصرع جامہ دراں چشم چکاں خون دل رواں ۱۵

بعدہ گفت اے مسلمانان من کدام کس باشم کہ برائے انجینیں بادشاہ ہے بکریم فاما  
برائے خود کریم کہ بعد از سلطان المشایخ مرا چنداں بقائے نخواہد بود و بعدہ  
ششماہ بنیست و بر حمت حق پیوست و در پایان روضہ سلطان المشایخ  
مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں جمال زہاد آں پیشواے عباد آں سالک  
طریق ورع و تقویٰ آں طالب و صلت مولیٰ یعنی مولانا جمال الملتہ والدین  
مشغول بعلوم ربانی و مشاہدات جمال رحمانی میان یاران اعلیٰ مشہور بود  
و مشغولی باطن مبارک ایشان بحدے بود کہ در مجلس سلطان المشایخ  
چنان مشغول بودے کہ از خود خبر نداشتے سلطان المشایخ مے فرمود  
کہ مولانا جمال الدین را وقت مے باشد کہ اورا از غیر حق یاد مے آید و ایں  
نفس سلطان المشایخ در باب مشغولی یاران اعلیٰ در باب اول و ہر کہینہ  
ہم بدایں خطاب مخاطب شد و ایں ہم در حیات سلطان المشایخ بر حمت  
حق پیوست منہم آں شیریشہ تصوف آں عاری از تکلف یعنی مولانا  
جلال الملتہ والدین اود ہی کہ بزہد و ورع و ترک و تجرید موصوف بود ہم از  
ابتداتا انتہا تر گے یکبارگی داشت و از غوغائے دنیا زار ماندہ گوشہ گرفت  
و عبادت خداے و محبت سلطان المشایخ مشغول شد و ایں بزرگ  
از پیشتر یاراں اودہ در ارادت سابق بود و نزدیک ہمہ معطم و مکرم وقتے از  
یاران اعلیٰ کہ از اودہ بودند اتفاق کردند اجازت تعلم و بحث کردن از  
سلطان المشایخ بستاند اگر چہ ہر یکے از ایں یاراں عالمے بتجربہ بود فاما بحکم فرمان  
سلطان المشایخ مشغول یا دحق شد لیکن ہوں نیکار کہ عمرے بدایں مشغول  
بودند باعث مے شد الغرض مولانا جلال الدین را بر آں آوردند کہ درین باب عرضہ  
کنند چوں ایں بزرگان بخدمت سلطان المشایخ حاضر آمدند و در مجلس حضرت سلطان  
المشایخ صفت کبریائے حق جل و علی سلطان المشایخ تجلی کردہ بود و از ہیبت آں بسیار یاران  
اعلیٰ را جمال نطق نبود مولانا جلال الدین محل کلام داشت تا عرضہ داشت کہ در محرم اگر



فرمان باشد یاران وقت و قسے بخشے کنند سلطان المشائخ دانست کہ این سوال ہمہ  
یارانست کہ حاضر آمدہ اند فرمود کہ من چکنم ہر از ایشان مطلوبے دیگرست و ایشان  
ہمچو پیاز پوست در پوست اند کاتب حروف از جواب سلطان المشائخ استنباطے  
کردہ است یعنی مغز ندارد نہ مقدار علم کہ براسے اینکار کہ در آں شروع کردہ اند  
حاجت باشد حاصل کردہ و مطلوب از اں علم عمل است و محبت باری تعالی بمنزلہ  
مغز است و آنچه جز او پوست بمنزلہ پوست از اینجا است کہ شیخ نصیر الدین محمود  
مے فرمود کہ وقتے مولانا شمس الدین یحییٰ و این ضعیف بخد مت سلطان المشائخ  
یکجا نشستہ بودیم سلطان المشائخ مولانا شمس الدین را فرمود کہ لب بر بند سی  
و در بر بند سی و نیز روایت کنند کہ مولانا وجیہ الدین پائلی را نیز سلطان المشائخ  
فرمودہ بود کہ مولانا میان تو و میان خداے تعالی ہمیں زباں مانده است  
انقرض چند روز ذات ملک صفات خدمت مولانا جلال الدین را زحمت شد  
و از در فنا بدار بقا رحلت فرمود در حمتہ اللہ علیہ منہم اں صورت صفا اں سیرت وفا  
خواجہ کریم الملتہ و الدین سمرقندی المدعو بہ بیانہ کہ در کلام اخلاق مثل خود در  
آفاق نداشت ظاہر و باطن ایں بزرگ باوصاف اہل تصوف آراستہ بود و  
فضائل بسیار و علوم پیشمار و طبعے فیاض در غایت لطافت و عقلے بحال در نہایت  
فراست داشت و ایں ہمہ ثمرہ اں بود کہ در سلک ارادت سلطان المشائخ  
منسلک بود و محبت آنحضرت از صفاے اعتقاد محکم گرفت و بنظر خاص سلطان  
المشائخ لمحو طغشت تا از غایت کر مے کہ سلطان المشائخ را در باب ایں بزرگ  
بود و بوسیلہ آنکہ پدر بزرگوار او خواجہ کمال الملتہ و الدین سمرقندی کہ وزیر اقلیم  
خراساں بود بزرگے خوش گوید بیعت بتقدیر بے اشارت راسے رفیع او و در حین  
وجود دنیا و در ہیچ شے بواقع در دیار ہندوستان آمدہ با انواع مراجع بادشاہ  
ہند مخصوص گشتہ از ملتان تا ہالنسی چنانچہ دیپالپور و اجودہن و غیر ذلک جوالہ  
اوشدہ او مرید شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین شدہ دختر خواجہ محمد پسر سی

نبیرہ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز بحکم اشارت سلطان  
 المشایخ در حبالہ شیخ کریم الدین مذکور آمدہ و بقربیت آں خاندان کرم مکرم گشت  
 و بیشتر حال در غیاب پور میاں یاران اعلیٰ عمر عزیز گذرانیدہ بواسطہ لطافت  
 طبع و نظم و پذیر و ہمت بلن را خوب طبعان اسیر محبت او گشتند چنانکہ خواجہ ضیاء الدین  
 برنی علیہ الرحمۃ بیشتر نسخہ غریب در ہر علمے کتابت کردہ و بخیرت این بزرگ رسانیدہ  
 مہون کرم آں کریم گشتہ و امیر خسرو و امیر حسن با این بزرگ اخلاص تمام داشتند  
 و بعد نقل سلطان المشایخ با سلطان محمد تغلق اناں السدیرانہ بطلب سلطان  
 ملاقات کرد و با انواع مراحم مخصوص گشت تا بختاب شیخ الاسلام و وزیراے ملک  
 سنگا نوہ مخاطب شد و در آں دیار رفت و امور و مہمات مسلمانان آں دیار را  
 بعقل کامل خود بر جاؤہ معدلت باز آورد و کاتب حروف این بزرگ را در صحبت  
 مولانا فخر الدین نرادی خلیفہ سلطان المشایخ دریافتہ بود جمالے با کمالے  
 داشت و بہ زبانی صلیحی آراستہ و بجماعت ہائے خاص صحبت یافتہ سلطان  
 المشایخ مشرف شدہ آخر الامر دستگا نوہ بجوار رحمت رب العالمین پیوست  
 و خاک ادا موز تو تیاے خلق آں دیار است رحمۃ اللہ علیہ و انیس بزرگ خلفہ  
 ماند کہ ذات عظیم المثال و محبوب اہل محبت است و فیاض طبع او کاشف غوامض  
 حقائق معرفت و نوک قلم او مغر سخن را چنان مے نگار و کہ ازاں چشم ہائے معانی  
 مے کشاید بزرگے خوش گوید بیست چہ آتش است ندانم ضمیر او یارب کہ نقد سگاہ  
 معنی از و عیار گرفت چہ یعنی شیخ زاوہ معظم احمد بن کریم نبیرہ شیوخ العالم  
 فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز خواجہ حکیم شناسی خوش گوید بیست  
 در مکتبہ بو حنیفہ کوفی و در و جہو شانی صوفی و کاتب حروف با این بزرگ  
 زادہ بر حکم محبت اسلاف و بواسطہ طبیعت صاف محبت از جاں دار شیخ سعدی  
 خوش گوید بیست بجانست کز میان جاں چو جانست دوست میدارد و بحق دوستی  
 جانان کہ با در و اسو گندم و برادر عزیز او کہ دلہائے دوستان طالب دیدار

فرحت انگیز دوست یعنی شیخ زادہ مکرم نظام الملئہ والدین کہ ذات پسندیدہ او صورت معنی است شیخ سعدی خوش گوید بیست این لطافت کہ تو داری ہمہ دہا بفریبہ چہ این لطافت کہ تو داری ہمہ غمہا بزاید منہم آں ملک الملوک فضلا آں بلطافت طبع دلربا یعنی امیر حسن علاء سنجر کی غزلیات جگر سوزا و محقق دہاے عاشقان آتش محبت بیروں سے آورد و اشعار دلپذیر اور راحۃ بدہاے سخنور میرساند و لطائف روح افزاے او مایہ اہل ذوق است و سخن این بزرگ چاشنی شیخ سعدی وارو بیتہ دینے گفتہ است بیست حسن گلے ز گلستان سعدی آوردہ است کہ اہل معانی گلچین آں گلستانند و این بزرگ پیوستہ میان شعر و سخن و تجمل بود و یکسے لطیفہ و نظمے بدیہ بہتر از و نگفت و بادشاہاں و بادشاہ زادگان گوش ہوش بر لطائف او میداشتند و سہرہ سعادتهاں بود کہ در ملک بندگان حضرت سلطان المشایخ منسلک شد و بنظر خاص سلطان المشایخ مخصوص گشت و تھے این بزرگ بخدمت سلطان المشایخ آمد و جب عزیز حاضر بودند سلطان المشایخ روئے مبارک سوئے این بزرگ کرد و فرمود کہ این ساعت ذکر فضلا داشتہ کہ تو درآمدی و از ملفوظات روح افزاے سلطان المشایخ فوایدے بنشت و عین تقریر سلطان المشایخ بقدر امکان رعایت کرد کہ امر و آں فواید الفواد مقبول اہل ولاں عالم شدہ است و دستور عاشقان گشتہ و شرق و غرب عالم گرفتہ سلطان الشعرا امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کرات گفتے کاٹھکے تمامی کتب کہ عمر در آں صرف کردہ ام برادر امیر حسن را بودے و ملفوظات سلطان المشایخ کہ جمع کردہ است مرا بودے تا من ہاں در دنیا و آخرت فخر و مہاہات کردے و این بزرگ دریں عالم مجرزیست در آخر عمر در دیو گیر رفت و ہما نجا مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں بصورت و سیرت سلف آں فخر خلف قاضی شرف الدین یار مولانا حام الدین ملتانی کہ اورا قاضی شرف الدین فیروز گج

ہم گفتندے میں بزرگ بو فور علم و زہد و تقویٰ و ترک تکلف آراستہ بود و  
حافظ کلام ربانی و عاشق در گاہ سبحانی بود و اگر کسے اور دیدے کہاں بڑے  
کہ میں ملک مقرب است کہ بدیں ہیئت در راہے رود و علوم بسیار داشت  
و در فضل آیتے بود کاتب حروف دیوان احسن حسن پیش میں بزرگ گذشتہ  
است و انجہ مایحتاج خانہ بودے از غلہ و ہیزم بردست مبارک کردہ درخا  
آورے وقتے میں بزرگ کچھری و ہیزم بردست کردہ مے آمد قاضی  
کمال الدین صدر جہاں مرحوم دید با آں کز و فر صدر جہانی کہ میرفت  
از اسپ فرو و آمد و قدم بوس آں بزرگ کرد و حاضر نرا گفت میں مو  
خداے کہ التفات یکے ندارد بر طریقہ سلف میرود بزرگے خوش گوید  
بیت خوشم بدولت خواری ملک تنہائی کہ التفات کسے را بروز گام  
نیست کہ و کسوت میں بزرگ جامہ چادر بودے و میں بزرگ راجہ  
سلطان المشائخ محلے تمام بود و در مجلس کہ مولانا حسام الدین و یاران  
اعلیٰ حاضرے بودند بیشتر سخن میں بزرگ کردے چنانکہ در ذکر سلطان  
المشائخ تحریر یافتہ است در ویو گیر از دار فنا بدار بقا خرامید و خاک پاک او  
ہما نجاست رحمۃ اللہ علیہ منہم آں عابد اہل طریقت آں افضل اہل حقیقت  
اعنی مولانا بہا و الملتہ و الدین ادہی و میں بزرگ را دارالامانی ہم گفتندے علی  
وافر و تقویٰ کامل داشت و دریں عالم غدار نیست اگرچہ بزرگی علما بود فاما باوصفا  
اہل تصوف موصوف بود چوں از وطن قییم خود ملتان و شہر درآمد در ملک اراد  
سلطان المشائخ منسلک شد و ہم بجمت حضرت سلطان المشائخ و شہر ساکن  
شد و بعد ہر چند گاہے بنجست سلطان المشائخ بیامدے شہاد در خانہ والد کاتب  
حروف بودے و از غایت تقویٰ و ورع ہر روز غسل کردے و در نہایت ترک  
و تجہید کوشیدے آخر الامر چند روز زحمت شد از دار فنا بدار بقا  
خرامید رحمۃ اللہ علیہ منہم آں صوفی با صفا آں

زاهد بادفا که در بیاں و ایثار و امر معروف و نہی منکر میان یاران اعلیٰ مشہور بود یعنی  
 شیخ مبارک کوپا مووی کہ اور امیر داد نیز گفتند سے سید مصفا و مینے دلکش و شہادت  
 و عاشق جمال ولایت پیر و از مریدان سابق حضرت سلطان المشائخ بود و وضع  
 پیش بخط مبارک سلطان المشائخ مشحون و فریقین بانواع کرم بجانب او صادر  
 شدہ و یاران او ذہن چنانکہ مولانا شمس الدین کھجے و شیخ نصیر الدین محمود و  
 مولانا علاؤ الدین نیلی و عزیزان دیگر چوں از خدمت سلطان المشائخ بازے  
 گشتند فرماں مے ش چوں در گویا منو برسید خواجہ مبارک را بہ بینید و متھے  
 کاتب حروف بخد مت شیخ نصیر الدین محمود نشستہ بود خواجہ مبارک علیہ الرحمۃ  
 در آمد و چن تنکہ پیش ہنار دہ گفت من بہ نیت ملاقات شما از خانہ رواں گردیدہ ہوں  
 و راستا سے راہ عزیزے ایں چند تنکہ پیش آورد و رسم درویشاں اینست چوں بدید  
 کسے میروند ہر چہ در اشتا سے راہ پیدا شود از آن آنکس باشد کہ بروے روند شیخ  
 محمود رحمۃ اللہ علیہ تبسم کرد و بوقت برخاستن دو چنداں تبلیغ پیش خواجہ مبارک  
 آورد و ایں بزرگ را با والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ محبت بسیار بود کرات  
 گفتے کہ من مسلمان کردہ پدر تو ام کاتب حروف را یعنی را استکشاف کرد و فرمود  
 کہ من مردے امیر داد مختص سلطان علاؤ الدین بودم پیری و مریدی نمیدام  
 کہ چہ باشد و ازیں طایفہ انکارے داشتیم چوں با خدمت والد شما صحبت شد مرا  
 برآں آوردند کہ یکبار سلطان المشائخ را بہ ہیں مرا بخد مت سلطان المشائخ  
 برد و راؤل مجلس کہ بشرف محاورہ و مکالمہ سلطان المشائخ مشرف شد  
 بندہ آنحضرت گشتم مصرع اے نوریت بندہ و چوں انوری ہزارہ و از منم  
 برخاستم ہر آئینہ چوں از شفقت والد شما رحمۃ اللہ علیہ بدیں دولت رسیدم و در  
 سلک بندگان سلطان المشائخ و خادم مسلمان کردہ ایشان باشم و تالاب  
 گور رعایت آں حقوق با خدمت والد رحمۃ اللہ علیہ و با کاتب حروف بدانچہ  
 قدرت ابوہ و در حق تعالیٰ از قبول گرداناد و ایں بزرگ را متھے بلند بود و ترسے

سہ  
 یعنی کو توائل  
 یادار و غدا  
 عادت ۱۲

بیکبارگی داشت در خانہ ہر کہ طعام فرستادے خوانے آراستہ بانواع نعم  
 آوانے یعنی طرفے شفاف بیش بجا فرستادے وگفتے کہ آں خوان با آں  
 آوانے باز نیارند و نمازے نیک باراحت کردے و تعدیل ارکاں نیکو بجا  
 آوردے کاتب حروف بچکس را تا ایں غایت بر آں ہیئت در نماز ندیدہ است  
 و آخر عید روز رحمت شد از دار فنا بدار بقا خرامید و در پایان روضہ حضرت  
 سلطان المشائخ در رستہ اول مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں تارک  
 دنیا آں طالب عقبہ خواجہ مویٰ الدین کرہی کہ ظاہری آراستہ بصفاء باطنی  
 پیراستہ ہوا داشت و در زہد و تقویٰ و با اعتقاد خوب موصوف بود ایں بزرگ  
 و راوایل بکار دنیا ہم ملک و ملکزادہ معظّم بود در انچہ سلطان علاؤ الدین  
 در عہد میرے اقطاع کردہ است و ایں پیش او کارما سے شکر ت کردے آخر الامر  
 چوں سعادت ابدی یار بود در سلک بندگان سلطان المشائخ درآمد و اختیار  
 از سر دنیا زار ماندہ بنجاست چوں سلطان علاؤ الدین بر تخت باوشا ہی  
 بنشست ایں بزرگ را یاد کرد چوں شنید کہ تارک دنیا شدہ است و بر پادشا  
 سلطان المشائخ نہادہ بر سلطان المشائخ گفتہ فرستاد کہ مخدوم کرم کنید  
 و خواجہ مویٰ الدین را رخصت فرمائید تا کارے از پیش ما برگیرد و سلطان  
 المشائخ جواب گفت کہ اورا کارے دیگر پیش آمدہ است در استعداد آں کلمات  
 آں حاجب کہ پیغام بادشاہ آوردہ بود ایں سخن اورا گراں نمود و گفت مخدوم  
 شما ہمہ را میخواہید بچو خود کنید سلطان المشائخ فرمود بچو خود چہ بہتر از خود  
 بہتر از خود میخواہم چوں بادشاہ ایں جواب شنید دست از برداشت کاتب  
 حروف ایں بزرگ را دیدہ بود و پیرے عزیز دراز بالا سپید پوست خوبصورت  
 پاکیزہ سیرت بود و قبر او در پایان روضہ سلطان المشائخ میان یاران  
 و خدمتگاران است رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ منہم آں جمال صوفیان  
 آں شرف متقیان خواجہ تاج الملتہ والدین داورسی کہ صورت زہد و تقویٰ



بود و این بزرگ و آوازل تعلق باہل دنیا داشت فلما چہ سعادت ابدی نصیب  
 او گشت ترک آن مذلت گرفت و بدولت ارادت سلطان المشایخ مشرف  
 شد و محبت سلطان المشایخ در سویدای دل مبارک او جاے کرد و ترکے یکبارگی  
 پیش گرفت و فقر و مجاہدہ و فاقہ را دولت خود دانست امیر خسرو خوش گوید  
 ملک عشق ملک شد از کرم الہی ام پشت من و پلاس غم اینست قباے شاہی  
 ام پیش سخ سعدی خوش گوید **۵** پیای سرور افتادہ ام چو لالہ و گل کہ او  
 شامل قد نگار من دارد بزرگے دیگر گوید **۵** اے سرور بتوشتا و مشکلت  
 بظلال ماند **۱** اے گل ز تو خشنودم تو بوسے کسے داری **۲** و در محبت سلطان  
 المشایخ کار او بحدے کشید بجز دانکہ نام مبارک سلطان المشایخ کسے پیش او  
 بستدے و چشم مبارک بپوچو جوے آب رواں شدے و این بزرگ در سماع غلو  
 تمام داشت و سیرع البکا بود و و قص کثادہ عاشقانہ کردے چنانکہ از ذوق  
 اوراحتے بد لہاے حاضران رسیدے و خلعتہاے بیش بہا بقوالاں داد  
 و بعلومت و ترک و تجرید منسوب بود آخر الامر در راہ دیوگیر بوقت بازگشتن در منزل  
 کہتہول چند روز زحمت شد و بوقت نزاع آں بزرگ تبسمے کرد و انیعنی را خواجہ  
 حکیم سنائی نظم کردہ است مثنوی عاشقے رایکے فسرده بدید **۱** گوہی مرد خوش  
 ہی خندید **۲** گفت اورا بوقت جاں دادن **۳** چیت این خندہ خوش ہتا **۴**  
 گفت خواباں چو پردہ بردارند **۵** عاشقاں پیش شاں چنیں میرند **۶** چوں از در فنا  
 ببار بقا رحلت کرد از انجاد حظیرہ حضرت سلطان المشایخ آوردند و بر چو ترہ یار  
 مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں بلطافت طبع بے نظیر و آں بنزدیک اہل دلائل عالم  
 دیندیر یعنی خواجہ ضیا و الملتہ والدین برنی کہ مقبول خاص و عام بود و لطافت پیچ  
 و طرافتے بے اندازہ داشت در ہر مجلسے کہ این بزرگ بودے گوش ہوش ہمہ بر لطافت  
 روح افزاے او بودے و مجمع اللطایف و جوامع الحکایت بود و از صحبت علما و مشایخ  
 و شعرا نصیب کامل داشت و بہتے بلند و این ہمہ ثمرہ آں بود کہ ہم از ابتداے بواسطہ

شفقت پدر بزرگوار که از دومان بزرگے بود و سعادت ارادت سلطان المشایخ  
 مشرف گشت و سر خلاص بر آستانه آسماں ساس سلطان المشایخ نهاد و در  
 غیاث پور ساکن شد و بخدمت سلطان المشایخ محلّ و قربتے تمام یافت چنانکه  
 در حضرت نامه خود کنایت کرده است و در آخر الامر بواسطه لطافت طبع که در ما  
 خویش در فن ندی زیر کیودی آسماں مثل نداشت بخدمت سلطان محمد  
 انار الله بر بانه محکم و سجن گشت و از دولت او ازیں دنیاے خدا رومگار میوفا  
 خط وافر و نصیب کامل گرفت چون عمر هفتاد و اند سال کشید از دولت سلطنت جاوید  
 فیروز شاه خلد الله ملکه و سلطانه بالتماس بایحجاج او که بدور سید گوشه گرفت بانشاء  
 کتب بے نظیر چنانکه شتای محمد صلی الله علیه و آله و سلم و صلواہ کبیر و عنایت  
 الہی و ماثر سادات و تارخ فیروز شاہی و جزاں مشغول شد و با تمام رسانید و  
 بزرگ و صحبت سلطان الشعرا امیر خسرو و ملک الفضلا امیر حسن بسیار  
 بود و از مجالس ایشان مستفید گشتہ باینہم فضائل نجات فرزندان رسول صلی  
 و ردل مبارک او اسخ بود آخر الامر چند روز زحمت شد و از دنیا بدر عقبہ روان  
 و عاشقانه خرامید وقت نقل دانگ و دم بر خود نداشت بلکه جامہ ہائے تن نیز  
 بداد و در جنازہ فرو بالاسے او یک توویک بویا بود و محسب ہر آئینہ اثر صحبت  
 سلطان المشایخ بر صحبت بادشاہاں غالب آمد و عاقبت او بخیر شد و  
 جہاں مسکین و ارجناخیہ بے بایست بیرون رفت و در جوار حظیرہ سلطان  
 المشایخ دریاں والد بزرگوار خویش مدفون یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم اں صوت  
 زید و تقوی اں عاشق در گاہ مولی از سر صلیت و کار خواجہ مویذ الملتہ و الید  
 انصاری کہ باختیار از سر صلیت و کار برخاست و با محبت پیر ساخت و عجب  
 روش داشت از اں روز باز کہ در سلک بندگان سلطان المشایخ منسلک شد تا  
 گور ہیچ معنی مشغول نگشت و ہیچ کسے توجہ نکرد و مگر با سادات کرام از عمار کاتب خرو  
 کہ بقررت سلطان المشایخ مخصوص بودہ اند علی الخصوص بایسید حسین رحمۃ اللہ

کہ منسوب بحجت او بود و این بزرگ را ذوق سماع و گریه جگر سوز بسیار بود و درین باب میان  
 یاران اعلیٰ مشارالیه گشت و این همه شمره آں بود کہ بنظر خاص سلطان المشایخ لمحوط  
 گشت و بکسو تہاے خاص سلطان المشایخ مشرف شدہ بود و این بزرگ میفرماید  
 کہ خانہ من فرزند نمے شد چوں والدہ فرزند ان نیز در سلک ارادت سلطان المشایخ  
 درآمد و گفت خدمت سلطان المشایخ قصہ حال آنکہ فرزند نمے شود عرض شد  
 مے باید کرد و آں ایام اتباع و قصبہ را پری بود الغرض چوں بخد مت سلطان  
 المشایخ این عرض داشت کہ م خواجہ اقبال خادم را گفت کہ یک قرص و خرما  
 بیار بعدہ فرمود ازین قرص ہر روز اندکے میخور تا آں غایت کہ برایشاں برسی  
 آں قرص تمام شدہ باشد چوں آنجا برسی این خرما بیاں پاکہ دامن بدی تا بخورد  
 حق تعالیٰ فرزندے خواهد داد من بچناں کردم حق جل و علیٰ ازین برکت آں فرزند  
 شایستہ داد یعنی مولانا نور الدین محمد مویدا نصاری کہ بفضائل بسیار آراستہ  
 است و در آخر عمر چند روز کہ این بزرگ زحمت داشت بیچ آدابے از فرایض و سنن  
 از وفات نشد تا ازین دنیاے خدا ریدار بقای پیوست و در خطبہ سلطان المشایخ  
 در چہوتہ یاراں مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں سوختہ محبت آں ساختہ مودت  
 خواجہ شمس الدین خواہر زادہ امیر حسن شاعر کہ بحجت سلطان المشایخ مشہور بود و کاتب  
 حروف از والد خود رحمۃ اللہ سماع داردے فرمود چوں این عاشق صادق بہت نما  
 در جماعت خانہ حضرت سلطان المشایخ حاضر شدے بوقت تحریمہ بستن نماز تا  
 جمال مبارک سلطان المشایخ ندیدے تحریمہ بستی یعنی از صف جماعت سر مبارک  
 خود بیرون آوردے و روے جہاں آں سلطان المشایخ بدیدے انگاہ تحریمہ بستے  
 امیر خسرو خوش گوید بیت داشتائے نمازے جاں نظر بر قامت دارم و مگر  
 از قامت خوبت قبول افتد نماز من و الغرض چوں آں عاشق صادق و مرض  
 محبت افتاد و بیمار می عشق غلبہ کرد و شیخ سعدی خوش گوید رباعی ما جراے دل  
 دیوانہ بگفتم بہ طیب و کہ ہمہ شب در چشم است بفکرت باز م کہ گفت ازین نوع حکایت

کہ تو گفتی سعدی بہ در عشق است ندانم کہ چہ درمان سازم بہ خواست کہ جان عزیز را  
 فدائے محبت سلطان المشایخ کند سلطان المشایخ را خبر کردند کہ آں سوختہ محبت  
 را اتفاق شدہ است کہ جان عزیز را در راہ محبت سلطان المشایخ در باز دین ضعیف  
 گوید بیت وقت آنست کہ جاں بر سر کویت بازم بہ خاک در گاہ تو بر تارک سر اندازم  
 الغرض سلطان المشایخ کہ لمجائے عاشقان است خواست تا بہجت درمان در د  
 عشق بر سر وقت آں عاشق جان باز حاضر شود تا بحال مبارک خود تکیہ د تسلی  
 دہد و رشتائے راہ کہ سلطان المشایخ بہ عیادت او میرفت خبر آوردند کہ آں عزیز کہ  
 در مرض عشق افتادہ بود تاب جمال دوست نہ داشت جان بجاناں تسلیم کرد سلطان  
 المشایخ فرمود الحمد للہ کہ دوست بدوست رسید شیخ سعدی خوش گوید کہ جاں  
 در قدم تو ریخت سعدی ثواب منزلت از خداے میخواست بہ خواہی کہ در حیات یابد  
 کیبار بگو کہ گشتہ ماست بہ منہم آں زائر السحریین آں صاحب امین مولانا نظام الملک  
 والدین شیرازی کہ بعلم زہد و تقوی و ورع میان یاران اعلیٰ مشہور و مذکور بہت و کثرت  
 حروف این بزرگ را کہ بعد نقل سلطان المشایخ از او دہ آمدہ بود در حیطہ حضرت  
 سلطان المشایخ ساکن شدہ دیدہ بود ظاہر و باطن آں بزرگ باوصاف سینہ اہل  
 تصوف موصوف بود اگر در علم سخن افتادے بختے موجبہ کردے و بتقریر خوب آں سخن  
 را تمام کردے و راہ و روش اہل تصوف نیکو دانستے و شیفتہ سماع بود چنانکہ قوالان  
 و جماعتخانہ با او ملازمے بودند و ہر روز یک وقت سماع شنیدے و فقرہ آں فضائل  
 ایں بود کہ در سلک مریداں اعلیٰ کہ مجلس خاص سلطان المشایخ داشتند منسلک  
 شد و بنظر خاص سلطان المشایخ ملحوظ گشت در آخر عمر چہ گاہ در شہر سکونت کرد و  
 بغایت مخمکن و بختل میان یاراں اعلیٰ عمر گذرانیدہ چون از دار فنا بدربار حلت  
 کرد ہم در جوار خانہ خود درون حصار سیری مدفن یافت حمۃ اللہ علیہ منہم آں صو  
 عشق آں مایہ صدق خواجہ سالار نہین کہ بزمہ و ورع و تقوی آراستہ بود و درونہ  
 مبارک او بہجت سلطان المشایخ ملو دریں دنیاے غذا را از صحبت خلق کہ آنستے

قوی است گوشه گرفت و بکلی منزوی شد امیر خسرو خوش گوید بیت اگر چه گوشه  
غم ناخوش است بر همه لیکن به چو تو خیال منی یلغ و بوستان من است آن  
و روزگار بحسبت پیر و بیا و پیر و سخن پیر گذرانیده و بدانچه از غیب رسید قانع  
گشت و توجه بهیچ آفریده نکرد و این بزرگ را ذوق سماع و گریه جگر سوز بسیار بود  
و هر که نظر بر جمال مبارک این بزرگ افتاد و بهیچ صفت سلسله محبت درون  
او را بجنبانید و روزی در خطبه سلطان المشایخ سماع بود و این بزرگ  
را این بیت شیخ سعدی سخت اثر کرد بیت از سر زلف عوساں چمن دست  
بدار به سر زلف اگر دست رسد باد صفارا و این بزرگ بیشتر صحبت مولانا  
حسام الدین ملتانی خلیفه سلطان المشایخ بود و برابر او بخدمت سلطان  
المشایخ بیامد و در آخر عمر چند روز رحمت شد و بر رحمت حق پوست رحمت الله  
علیه منعم زیرا این منہم ذکر نوزده یار حضرت سلطان المشایخ مذکور و محر است آن  
بصورت و سیرت مشایخ مولانا فخر الدین میرٹھی که بزرگ و ورع و تقوی آراسته و پیر  
عزیز و از میدان سابق حضرت سلطان المشایخ بود مولانا محمود و نوبت پیر عزیز و  
سوخته و ساخته مودت ترک شهر داد و بحسب سلطان المشایخ در غیاث پور  
ساکن شد و کاتب حروف این بزرگ را دیده بود پیر نورانی دراز بالا که بیشتر  
کلمات و حکایات او از عشق بود و مولانا علاء الدین اندپتی که در غایت  
بزرگی بود و علوم بسیار و فضائل بیشمار داشت و حافظ کلام ربانی و اقربا  
سلطان المشایخ بیشتر پیش از این بزرگ حافظ شد و عثمان کاتب حروف و کاتب  
حروف شاگردان این بزرگ بودند گریه بسیار و مشغولی پیدا داشت و عمر و تلاوت  
کلام مجید گذشت و طریقه اولیا ازین دنیا غدا سفر کرده رحمت الله علیه مولانا  
شہاب الملت و الدین کتوری مرد مشغول وزیر الحرمین و از میدان سابق  
سلطان المشایخ بود و میان یاران معتبر و فضائل ظاہری و باطنی چنان داشت  
و بخدمت با حق مشغول بود که بچنین گویند شیخ نصیر الدین محمود او را در مرید گرفتن

ذکر نوزده یار  
حضرت سلطان  
المشایخ

اجازت کردہ و معلوم است چہ حد فضائل دینی باشد در آن کس کہ بعد نقل شیخ نیا  
اعلیٰ اور در انجینس کارے معظم کہ نیابت نبوت است اجازت کند با چندین  
نازکی کہ دریں کار است مولانا نجمۃ الدین ملتانی کہ یعلوم بسیار و فضائل بشمار  
آراستہ بود و شجرہ مشایخ طبقہ خواجگان چشت قدس السدا و احکم بفساحت و  
بلاغت بعبارت عربی نظم کرده است و مولانا بدر الدین تو کہ کہ اور افوق ہم گفتہ  
کنج علم و جہان جہاں فضل بود و در تقوی و ورع بنایت کامل و مولانا کن الدین  
چغمر کہ بتلائے سماع بود و در نیکار اور اصدقے بحال و ذوقے و شوقے تمام و  
عاشق جمال ولایت پیر بود و در خطبے مثل زمانہ بیشترے کتب معتبر چنانکہ  
کشاف مفصل و جزاں بچہ حضرت سلطان المشایخ کتابت کردہ و رشتہ  
و کاتب حروف این عاشق صادق را دریافتہ بود و از ذوق درونہ او بہرہ گرفتہ  
خواجہ عبد الرحمن سارنگ پوری کہ صورت در و ذوق بود کاتب حروف این بزرگ  
را در سماع دیدہ است کہ ذوق سماع و گریہ جگر سوزا و در ہمہ حاضران مجلس اثر کردہ  
بود و خواجہ احمد بدایونی کہ در نہایت ترک و تجرید بود و تالاب گو بہت مسکن خود  
اگر چہ اتباع داشت خشت بر خشت نہ نہادہ و بجایے در و دیوار و سقف پتہا و  
نہا و طریقہ ابدال سہر و در سماع ہیچ نوع این بزرگ را قرار نہ بودے چنانکہ  
از مجلس سماع مستانہ بیرون زدے روزے این بزرگ کاتب حروف را بزرگی  
دادہ بود و در مجلس علم تحقیق مسائل شرعی حاضر شدہ کاتب حروف پرسید کہ خوش  
مے باشیہ فرمود کہ خوشی در آنست کہ پنجوقت نماز دریا بم رحمتہ اللہ علیہ خواجہ  
لطیف الدین کھنڈ سالی پیرے عزیز و ارادت از بیشتر یاران او دہ سالی  
بود و در غایت مشغولی و شیخ نصیر الدین محمود و در تعظیم و تکریم او بسیار کوشیدے  
رحمتہ اللہ علیہما مولانا نجم الدین محبوب عرف شکر خاں تھا نیسری کہ بنور  
باطن تماشاے ہر دو جہاں مے کند زہدے تمام و ورع  
بکمال دارد و در محبت و عشق آیتے است و میان



یاران اعلیٰ بدیں اوصاف بسیۃ موصوف و در اعتقاد پیرے نظیر در روضہ سلطان  
المشاہد کاتب حروف در خدمت اولیٰ شہ بود سخن در تلویحات محبت و مہر عشق افتاد  
کاتب حروف بقدر حوصلہ ضعیف خود نظائر و امثال و حکایات و ابیات عشق آمیز و در  
انگیز از سر ذوق کہ از اثر صحبت این بزرگ شدہ بود مے گفت و ایں عاشق صادق  
ذوق مے گرفت بعدہ بشفقت کاتب حروف را گفت کہ در شا قابلیت این راہ ہست  
فاما کار مے باید کرد حق تعالیٰ از برکت نفس آں صاحب ذوق علیٰ مقبول روز مے کنا  
و خواجہ شمس الدین و ہاری کہ اورا چنی گفتند پیرے عزیزے نورانی کہ در مبدہ  
حال بعل دنیا مشغول بود چوں سعادت ابدی رومے داد در سلک بندگان سلطان  
المشاہد منسلک شد و در مجلس سلطان المشاہد محل نشستن یافت و از ملفوظات  
سلطان المشاہد کتابے نوشت و قے این بزرگ از سلطان المشاہد التماس کرد  
کہ اگر فرمان باشد بہت آیندہ و روندہ کلبہ عمارت کنیم فرماں شد کہ این مے کم از اں  
کارمانیت کہ از اں بیرون آمدہ بعدہ دواتے بخدمت سلطان المشاہد بود و  
اورا عطا کرد و ایں اشارتے بود کہ در آخر عمر اورا پیش آمتابا بعل دنیا اورا مشغول  
گردانیدند و اقطع ظفر آبا و حوالہ او شد ہما بخامدن یافت رحمۃ اللہ علیہ مولانا یوسف  
بدلونی پیرے عزیزے علیٰ کامل وزیرے وافر و ورع تمام داشت و یاران  
اعلیٰ و تکریم و تعظیم و بغایت میکوشیدند و کاتب حروف این بزرگ را در مجلس شیخ  
نصیر الدین محمود دریافتہ بود پیرے بغایت مصفا و تقریرے دلکش داشت رحمۃ  
علیہ مولانا سراج الدین حافظ بدلونی بلطافت طبع و فضل بسیار و با اعتقاد خوب و  
موصوف بود رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ مولانا قاضی شہ پانکی علیٰ وافر و فضل  
کامل دار و زہد و ورع و عشق با فراط و رقصہ و بکائے با ذوق دارد مولانا قوام الدین  
یکدائے او دہی کہ بروش سلف بود و در باب انفس مبارک حضرت سلطان المشاہد  
رفتہ ہست کہ او مرے نیک ہست قاری کشاف بخدمت مولانا شمس الدین  
بیچے بود در غایت مشغولی و ترک و تجرید بحال داشت ہیچ وقت بزدہ پیش او نبود

که خدمت کن. آخر وقت جاریه رسید از دو وعظونه تولد شد کارخانه مولانا تمام خود  
 کردی نصیب خویش خود آس کردی این طریق مجاہدہ پچاس را دست نداد رحمتہ  
 علیہ مولانا برمان الدین ساوی بود فور علم و نہایت ورع و تقویٰ آراستہ است  
 و قلم فتویٰ بروست نگرفت اگر چہ این بزرگ آخر با سلطان المشائخ پیوست فاما  
 از برکت نظر بامے سعادت بخش سلطان المشائخ بہمہ اوصاف از یاران اعلیٰ  
 موصوف است و اتباع سماع بر طریقہ سلف کردی خواجہ عبد العزیز بانگر مودی  
 عزیزے در غایت صلاحیت و مکارم اخلاق بسیار و اعتقاد بخیرت سلطان  
 المشائخ بیکبار راسخ بر جادہ محبت پیوستقیم مولانا جمال الدین اودھی دانشمند  
 بسیار و مشغولے بحد و شیفتہ سماع بود و ظاہر و باطن او باوصاف اہل تصوف موصوف  
 رحمتہ اللہ علیہ کاتب حروف از والد و عمان خود سماع دارد چوں مولانا از پیش بن گئی  
 سلطان المشائخ بعد بیعت در جامعہ آن آمد و مخاطب بخطاب جوان صالح شدہ  
 بیشتر یاران دانشمند چنانچہ مولانا وجیہ الدین پاپلی و یاران دیگر دکان جمع حاضر  
 بودند دانشمندے از جانب خراسان آمد و از مولانا بحاث مے گفتند حاضر بود بعضی  
 علمائے شہر الزام دادہ چنان کہسے با او معارضہ نمے کرد سخن در پزودی  
 افتادہ بود مولانا جمال الدین اودھی بحث شروع کرد و او را ملزم گردانید مولانا  
 وجیہ الدین پاپلی و یاران دیگر جملہ انصاف دادند و گفتند رحمت بر شما باد و  
 علم شما کہ رعونت از سر این عزیز دو گردید خواجہ اقبال حاضر بود یہ بندگی  
 سلطان المشائخ گذرانید کہ جوان دانشمند بہت سلطان المشائخ پرسید  
 تو چگونہ دانی خواجہ اقبال گفت با مولانا بحاث بحث کرد و در پزودی مولانا  
 بحاث الزام داد چنانچہ مولانا وجیہ الدین پاپلی و یاران دیگر ہمہ انصاف دادند  
 فرمان شد کہ للاجوان را با یاران طلب کن چوں مولانا جمال الدین  
 و یاران بخد مت حضرت سلطان المشائخ حاضر شدند سلطان المشائخ  
 فرمود کہ رحمت بر آمدن تو کہ علم خود نفرستی بعدہ قوالاں را طلب سلطان المشائخ

سماع شنیدن گرفت فرماں شد کہ جواں عاشق سماع بشنود چندان کہ سماع مے گفتن رقت بیشتر بود سلطان المشایخ فرمود شما را در سماع حفظی تمام خواہد بود بشنود بعدہ بسوت خاص مشرق گردانید زہے حظ کہ آں بزرگ را در سماع بود آتش عشق از سینہ مولانا چنان شعلہ میزد کہ دروے در حاضراں پیدا میشد این از برکت نظر حضرت سلطان المشایخ بود و مرور مولانا را شوق زیاد  
 مے شد للحکیم الذنای فی الحق العقلائی الماضین والجهلائی الباقین

## قصیدہ

<p>چہرہ از رنگ خلق نہفتند          سوختہ ز آتش وفادل شاں          لاجرم زیر حکم ایشان بود          ہمہ مردند نام و حشمت ماند          عشوہ جان و دل خریدستند          کسے دل عقل و شرح دیں دارند          آدمی صورت اند لیک خراند          بدر عقل نارسیدہ ہنوز          ہمہ غولان بہ بیرہی پویند          جاہ جویاں و دیں فروشانند          چوں شتر مرغ جملہ آتش خوار          تہی از آب ماندہ ہچو سبوسے          ہمہ قلب شریعت و دیں اند</p>	<p>آں کسانیکہ راہ دیں رفتند          پیغمتہ از حسرت طلب گل شاں          ہر کہ اندر جہاں جزایشاں بود          ہمہ رفتند کام و دولت ماند          و آں گروہے کہ نور سیدستند          سرباغ و دل زمیں دارند          ہمہ از راہ صدق بچسبہراند          مکتب شرع را ندیدہ ہنوز          ہمہ دیواں آدمی رویند          ماہ رویاں و تیرہ ہوشانند          درخن چوں شتر گستہ مہار          ہیچ نایافتہ ز تقوی بوسے          ہمہ جویاں کبر و تمکین اند</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شعرو قالت عائشہ رضی اللہ عنہا ۛ ذهب الذین یعاشون في الدنيا وهم و يقبضون في خلق يحملون لأجباب باب ششم در بیان ارادت و مرید و مراد و خلافت المشایخ

راہ این شعار از حکیم ثنائی است کہ در حق عاقلان گذشتگان و جاہلان باقیماندہ گان نوشتہ است ۛ گفت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باو خداے تعالی از وہ رفتہ آنا نیکہ عیش کردہ مے شد دریناہ ایثاں و باقی ماندیم در خلق ماندہ پوست کند ۱۲۵

ششم

قدس اسرار و اہم نکتہ در بیان ارادت مقرر ضمیر حق پذیر مریدان خوب اعتقاد  
 باوشیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ نے نوید ارادت آغاز کار سالکان  
 است در کار خدا سے تعالیٰ و اس صفت را چہ ارادت گویند زیرا چہ ارادت  
 مقدم است بر کار اول با خاطر خوش راست مے گیر دو غیبت مصمم مے کند  
 انگاہ آنرا بفعل مقرون مے گرداند و اما در حقیقت ارادت چیست **لِلْمَوْضُوعِ**  
**الْقَلْبِ فِي طَلَبِ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ تَعَالَى** نکتہ در بیان مرید حضرت سلطان المشایخ حکمت  
 مے فرمود مرید بدو نوع است رسمی و حقیقی رسمی آنست کہ پیر او را تلقین کند  
 کہ دیدہ نادیدہ کنی و شنیدہ ناشنیدہ و برنت جماعت باشی و حقیقی آنست  
 کہ پیر او را تلقین آرد و بگوید کہ در صحبت ما باش و یا ما در صحبت تو باشم و بخط حضرت  
 سلطان المشایخ نوشتہ دیدم ہر چہ علما بزبان دعوت کنند مشایخ بعمل دعوت  
 کنند فاما شیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ مے نوید کہ مرید موجب اشتقا  
 ہماں معنی ارادت دارد یعنی مرید آنست کہ مراد را ارادتے باشد چنانکہ عالم آنست  
 کہ مراد را علی باشد فاما در طریقت مرید او را گویند کہ مراد را ارادتے نباشد تا آن  
 غایت کہ او مجرد از ارادت نباشد مرید نگویند یعنی مرید آنست کہ اختیار خود  
 در باقی کند و بارضاے حق بسازد بیت ماقلم و سر کشیدم اختیار خوش را  
 اختیار آنست کہ قسمت کند و دلش را و بزرگے گفتہ است مرید آنست کہ ظاہر  
 در کار خدا موصوف بجاہدات باشد و باطن او متصف بمکاربات اس ضعیف  
 گوید **مرید آنست کہ دنیا گریزد بہر دم باہو اے خود ستیزد و فریب**  
**دینا را بد اں پیچ کہ شد چوں زلف خواں پیچ و پیچ فاما اس قوم فرقت نہادہ اند**  
**میان مرید و مراد مرید مبتدیا گویند و مراد منتہی را یعنی مرید آنست کہ در عین**  
**تعب باشد در کار خدا و مراد آنکہ او تلقین کردہ شود بِأَمْرِ مَنْ غَدِيرِ شَقَّةٍ پس مرید**  
**مستغنی باشد و مراد موقوف و مرفقہ بریں قصہ ہنرموسی علیہ السلام مرید باز را چاہد و بگوید**  
**راست و درست شدن دل در طلب حق پاک برتر ۱۲۵۲ بہ کار سے از غیہ و شوری ۱۲۵۳**  
 مطلع کردہ شدہ بہر مقصود ۱۲۵۴ آسانی بخشیدہ شدہ است در انجام ۱۲۵۵

مرید

رَبِّ اَشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَحُضِرَتْ رَسَالَتُ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 مراد باشد زیرا چه در باب او فرماں می شود اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا يَجَابِست  
 ہتر موسیٰ علیہ السلام درخواست کرد و گفت اَرْنِي جَوَابَ اَمَدُكُنْ تَسْ اِنِّي وَجْهًا بَسْرُور  
 پیغام بر آن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماں آمد اَلَمْ تَنْزِلْ اِلَيَّ رِبَّكَ  
 و قوله كَيْفَ مَدَّ الْبَطْلُ سِتْرًا لِلْقَصَّةِ وَيَخْصُنُ الْحَالِ باشد آدم بر سر حرف سلطان  
 المشايخ کہ مے فرمود مردے بہ پیرے پیوست و از معاصی توبہ کر دپیر اور فرمود  
 کہ دو چیز است کہ مردم بدان بحق میرسد یکے تخلیہ کہ از معاصی نفس را خالی کردن است  
 دوم تخلیہ کہ نفس را بحلیہ عبادت آراستن و مے فرمود کہ چون مرید بعبادت مشغول  
 شد و اچھا چیز پیش آمد یکے دنیا و دم خلق سیٹوم شیطان چہارم نفس آں مرید  
 بخد مت پیر عرض داشت کہ دپیر فرمود کہ از دنیا تخر و کن و از خلق تفرد و باشیطان  
 محاربت کن در آنوقت پیر را یاد کن و فرس نفس را بلجام تقویٰ بلجم کن و بگوشہ دار  
 مرید ہچناں کرد و باز بخد مت پیر آمد و گفت چنانکہ فرمودہ بود مذکر دم نفس مرا میگاید  
 کہ تو ضعیف خواہی شد و بعبادت نخواہی رسید قوت حاصل کن پیر فرمود کہ تو کل کن  
 نفس خواہد آرا مید باز مرید آمد و گفت مرا حالے پیش آمدہ است کہ از گنہ شتہ ہا یاد  
 مے آید کہ فلاں جاے چنین کردم چنین رفتم پیر فرمود کہ کار خود بخداے بگذارد و  
 ہر چہ کنی از حق داں ہچناں کرد چون ایں سخن ہمہ بجا آورد و رے برو کشادہ شد  
 حال بخد مت پیر عرض داشت پیر فرمود ایں را فردوس محبت گویند و باز و رے  
 کشادہ شد باز بخد مت پیر عرض داشت پیر فرمود ایں را صحراے قرب خوانند و  
 سلطان المشايخ یارے را بوقت بیعت مے فرمود باید کہ بدانی دنیا و اہل دنیا را  
 نیا فریدہ اند و مے فرمود کہ مولانا تقی الدین مجنون رقعہ بر من نوشتہ است و دو کس  
 را فرستادہ و گفتمہ ایشان پیش ایں ضعیف توبہ کردہ اند شما ایشان را دست بیعت

۱۵ اے پروردگار من بکشایے برے من سینہ مرا و آسان گرداں برے من کار مرا ۱۶ ایانکشا و دم من برے تو اے  
 محمد صلعم سینہ ترا ۱۷ اے پروردگار یا بنما تو خود را بمن ۱۸ نتوانی دید تو مرا ۱۹ آیانے بینی تو اے محمد صلعم بسوسے  
 پروردگار خود ۲۰ پوشیدگی است مخرج طریقت را و گاہا شمت مرسر تحقیقت را ۱۲

بہید من دریں مترودم بنا بر آنکہ بر قول بعضے مشایخ قدس اللہ اسرارہم العزیز تو بہ  
 و ارادت یکے است سلطان المشایخ مے فرمود چوں کہے بندست شیخ شیوخ العالم  
 قریب الحق والیدین قدس اللہ سرہ العزیز یادے بہ نیت ارادت اول فرمود تا فتح  
 و اخلاص بخوانید بعدہ امن الرسول بخواندے بعدہ شہدائے تارات الذین عند  
 اللہ اوسلام خواندے بعدہ فرمودے کہ بیعت کردی بریں ضعیف و خواجہ این  
 ضعیف و خواجہ بگان خواجہ ما و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و با حضرت عیبت عہد  
 کردی کہ دست و پاے و چشم نگاہ داری و بروج شرع باشی انشا اللہ تعالیٰ و ہر گاہ  
 کہ خرقہ پوشانیدے فرمودے و لباس التقویٰ ذلک خیر و العاقبۃ للتقیین و نیز  
 مے فرمود کہ بریچکہ ہم بطحائے کعبہ ارادت است و حرم کعبہ ارادت است و کعبہ ارادت  
 است بطحائے کعبہ ارادت آں باشد کہ کسے را نیازارد نہ بدست و نیز باں و بر کسے  
 نگوید و نشنود بطحائے خود را نگاہ دارد و حرم کعبہ ارادت آں باشد کہ چشم و زبان حقیقت  
 مصروف نمودہ چشم و زبان و دست نگاہ دارد و کعبہ ارادت آں باشد کہ دل بحق  
 بند و دمام بذکر و تسبیح و تہلیل مشغول باشد و وسواس شیطان از خاطر دور دارد  
 سلطان المشایخ مے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اللہم  
 اغض عن المحققین قالو یا رسول اللہ و للمقصین قال و للمقصین بعدہ بعضے صحابہ  
 مخلوق شدند ام سلمہ رضی اللہ عنہا گفت یا رسول اللہ اگر تو مخلوق شوی یا راں  
 متابعت کنند انگاہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق شد بعدہ سلطان  
 المشایخ فرمود بنگرید کمال نبوت پیغمبر علیہ السلام و الصاواہ کارے بغیر خواست  
 فرمود اول خود کرد تا دیگران کنند و در آں انقیاد نمایند از دیگرے اینغنی چگونہ  
 تصور تو آنکہ کہ خود نکنند و بغیرے فرماید و آں معمول شود امیر خسرو خوش گوینیت  
 آن گفت مذکر نکن خلق کہ اورا چہ گفتار بے یابی و کردار نیابی چہ و سلطان المشایخ

۱۰۰

۱۵ این لباس پرہیز گاریست بہتر است و خوبہاے اخرت براسے پرہیز گاران است ۱۵  
 پروردگار من بخش موی سر ترا شدہ ہا را گفت صحابہ یا رسول اللہ و مقصر کنندہ ہاے موی سر را  
 گفت پیغمبر خدا مے پروردگار من بخش مقصر کنندہ ہاے موی سر را ۱۲



مے فرمودند رونده روے بکمال دار یعنی سالک تا در سالوک است امیدوار  
 کمالیت است بعد ازاں فرمود کہ سالک است و واقف و راجع و سالک است  
 کہ او را هر دو واقف آنست کہ او واقف افتد درین محل سوال کرد کہ سالک را وقفہ باشد فرمود  
 کہ آری ہر گاہ کہ سالک را در طاعت فتورے افتد چنانچہ از ذوق طاعت بماند  
 او واقفہ باشد اگر زود کار را در یابد و بانابت پیوند سالک تواند بود و اگر عیاذاً  
 باللہ ہم براں بماند ہم آں باشد کہ راجع شود بعد ازاں این را بر سفت قسمت  
 بیان فرمود اعراض حجاب تفاسل سلب مزید سلب قدیم تسلی عداوت این  
 قسمت را تفصیل فرمود کہ دو دوست باشند عاشق و معشوق مستغرق محبت  
 یکدیگر در نیماں اگر از عاشقے حرکتے یا سکنتے در وجود بیاید کہ ناپسندیدہ دوست  
 یو داند دوست از و اعراض کند یعنی روے بگرداند پس عاشق را واجب  
 است کہ در حال باستعفاے مشغول شود و بمعذرت پیوندد ہر اکینہ دوست  
 او از و راضی شود و آں اندک اعراضے کہ بودہ باشد ناچیز گردد و اگر آن محجب  
 ہم بر آں خطا اصرار کند و عذر نخواہد آں اعراض حجاب کش معشوق حجاب  
 در میان آورد بعدہ سلطان المشایخ در تخیل حجاب چون بریں سخن رسید  
 مبارک بالا کرد و آستین پیش روے مبارک داشت و فرمود کہ مثلاً  
 بچنین حجاب شود میاں محب و محبوب پس محب را واجب آید کہ در اعتذار کو  
 شد و توبہ گراید و اگر در آں باب ہم آہستگی کند آں حجاب بتفاسل کش  
 چہ شود آں دوست از وجہائی گزیند پس اول اعراض بیش نبود چون  
 عذر نخواست حجاب شد چون ہم بر آں مضرب بود تفاسل کشد پس اگر ہم  
 دوست مستغفر نشود سلب مزید شود مزیدے کہ او را در او ذوق عطا  
 و غیر آں بودہ باشد آں مزید از و بتانند پس اگر عذر آں نخواہد و بر آں  
 بطالت بماند سلب قدیم شود طاعتے و راحتے کہ پیش از مزید داشت آں  
 ہم بتانند پس اگر اینجا ہم در توبہ تقصیرے رود بعد ازاں تسلی

یعنی ہمت

باشند یعنی دوست اورا بر جدائی اول بیا را پس اگر در امانت اہمال رود دعا او  
 شود نعوذ باللہ منها و از سلطان المشائخ سوال کردند مریدا را آنچنانکہ در قیامت  
 بحضور مشائخ شرمندگی نیار دچہ باید کرد مگر این نعمت تعلیم و مدد بندگی سلطان  
 المشائخ حاصل آید فرمود سالک را در سلوک احوالے پیش آید کہ ہاں حوال  
 حاکم وقت او شود و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود کہ وقتے  
 مردے بخدمت شیخ محمد اجل سرزی آمد و ارادت آورد منتظر بود تا خواہ  
 چہ فرماید خواہ فرمود آنچه بر خود روانداری بر غیرے روا مدار و  
 دیگرے را ہماں خواہ کہ خود را بعد چہند گاہ آں مرید باز  
 بخدمت خواہ آمد و عرضداشت کرد آنروز کہ بخدمت بیعت کردم  
 منتظر بودم تا خواہ مرا وردے فرماید ہیچ نفرمود خواہ فرمود آں روز  
 تہنئۃ توجہ بود مرید حیراں بماند ہیچ نگفت خواہ تبسم کرد و فرمود  
 آنروز ترا گفتم انچہ بر خود پسندی دیگرے پسند خود را ہماں خواہ  
 کہ دیگرے را چوں تہنئۃ اول درست نکردی تہنئۃ دیگر چگونہ دہسم  
 سلطان المشائخ مے فرمود مردے بخدمت شیخ فریدت شیخ اورا  
 فرمود دو کار کننی یکے دعویٰ خدائی دوم دعویٰ پیغمبری مرید حیراں  
 ماند کہ شیخ چہ مے گوید این سخن را از شیخ بیاں طلبید فرمود  
 دعویٰ خدائی آں است کہ ہمہ کار ہا بر مراد خود طلبی و دعویٰ پیغمبری  
 آنکہ ہمہ خلق خواہاں تو باشند و ترا دوست دارند و مے فرمود  
 مرید باید کہ ہیچ حال امانت کسے قبول نکند و جواب گوید قبول  
 نکردم او گفت انچہ امانت آوردہ ام یک شب در دہلیز شما نباشد بد  
 رضا ندادم و فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 السدسہ العزیزہ گفتے کسے کہ امانت قبول کند او از مریدان  
 من نباشد و از سلطان المشائخ سوال کردند پدر را شاید کہ فرزند

راہزید گیر و فرمود دریں باب اختلاف است بعضے گفتہ اند شاید کہ چنانکہ خواجگان  
چشت بفرزندان خود دست بیعت و مقام دادہ اند وے فرمود در پیری شیخ  
کے را اختلاف نیست و در شیخی پدر اختلاف است روزے بخدمت سلطان  
المشائخ مسافرے رسیدہ بود از وے پرسید کہ بر سجادہ شیخ شہاب الدین  
سہروردی از فرزندان او کسے ہست آں درویش گفت آرے بہت پسرے  
ہست فاما در علمست جملہ اوقات اند یا رعبہ ہاوست بعدہ فرمودے شنوم  
احتساب ہم دار گفت آرے بعدہ سر مبارک بخشانید و فرمود کہ ابْنُ الْاَیُّوبِ  
لَا یُحِبُّ وَاِنْ نَجَّبَ فَجَبَّ بعدہ فرمود بزرگے حکمت ایں قصہ بیان کردہ است  
و گفتہ کہ حق جل و علی کمال قدرت خودے غاید تابندہ بعجز خود معترف آید کہ در  
مقام شیخے مردمانا بحال تکمیل پے کر دے اگر ایں معنی از تو بودے فرزندان تو کہ  
ترا از ہمہ اولیتر اند تاثیر نمودے قُرْآنُ مَن نَّشَاءُ وَ تِلْکَ مِّنْ نَّشَاءِ وَ نَحْنُ جُ الْحِیِّ مِّنَ  
الْمَیِّتِ وَ نَحْنُ جُ الْمَیِّتِ مِّنَ الْحِیِّ وے فرمود کہ بعضے گویند مارا با خواجہ خضر  
علیہ السلام پیوند شدہ است این معنی مشائخ نے پسند نہ انگاہ فرمود کہ شیخ شیخ العالم  
فرید الحق والدین قدس الدسرہ الغریر را پسرے بود از ہمہ پسران ہمترا و بیعت  
در بایان قبر شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کرد و مخلوق شد ایں خبر بخدمت  
شیخ شیخ العالم شیخ کبیر رسانیدند خواجہ فرمود حضرت شیخ الاسلام قطب الدین  
قدس الدسرہ الغریر خواجہ و مخدوم ہست اما ایں بیعت درست نیست بیعت  
آنست کہ دست شیتے کہ بظاہر حیی باشد گیرند و مولانا سراج الدین حافظ بدوانی  
از سلطان المشائخ سوال کرد کہ ایں حدیث است مِّنْ لَّیْسَ لَہٗ شَیْخٌ فَنَشِئْ  
اِبْلِیْسُ سلطان المشائخ فرمود کہ قول مشائخ است انگاہ فرمود ذکر درویشی

کردند که اگر او را کسے دیدے کہ با کسے پیوند ندارد گفتمے این در پیکہ کسے نشستہ راوی  
 این حکایت عرضداشت کرد یعنی ذرنے ندارد فرمود کہ خیر معنی آن باشد ہر کشتی  
 پیوندے کند ہر چہ این مرید کند فرداں عمل در پیکہ میرا و نہند از نجات گویند فلان  
 در پیکہ کسے نشستہ است یعنی پیوند ندارد نکتہ در بیان آنکہ بر مشایخ و پیرے بیعت  
 کنند بعدہ با مشایخ و پیرے دیگر بیعت کنند سلطان المشایخ فرمود بیعت در میان  
 با پیرے بیعت کردہ باشند یا رں بندہ نمے کنند تا بر پیرے دیگر میروند و بیعت  
 و خرقہ او ہمے ستانند نزدیک من این چیزے نیست زیرا کہ مرید را محبت حقیقہ  
 و جل و علی را اندازہ محبت پیر خود حاصل ے شود و چوں با دو پیر بیعت کند و خرقہ دو  
 پیر ستانند چگونہ راست آید بیعت ہماں است کہ اول با کسے کردہ باشد اگر چہ آن  
 پیر یکے از احاد باشد و ے فرمود شیخ شیوخ العالم شہاب الدین سہروردی  
 قدس سرہ بارہا گفتمے ہر درے و ہر سرے نباشد یک در گیرید محکم گیرید از  
 سلطان المشایخ سوال کردند حکم شیخ حسین منصور حلاج چیست فرمود کہ مرد  
 است او مرید خیر ساج بود ترک او گرفت و بر جنید رحمۃ اللہ علیہ آمد و درخواست  
 بیعت کرد جنید فرمود تو مرید خیر ساجی ترا دست بیعت ندہم و اراد کرد چوں  
 جنید رحمۃ اللہ علیہ مقتدا ے وقت بود و در او رزق ہمہ باشد و بخط مبارک سلطان  
 المشایخ قدس اللہ سرہ و العزیز نشستہ دیدہ ام فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَنَا رَأَيْتُ الْمَشَائِخَ  
 اسْتَفَادُوا عَنْ غَيْرِ شَيْخٍ وَاحِدٍ كَأَنِّي عُمَّانٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَمْسِكُ بِمَتَابَعَتِهِ  
 يَحْيَى الرَّازِي وَبَعْدَهُ رَحْبٌ فِي صُحْبَتِ شَاهِ الْكُرْمَانِ ثُمَّ اتَّبَعَ أَبَا حَفْصٍ الْحَكَّامَ  
 وَبَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَأَنْتَ فَقَدْ تَحَرَّكَ وَأَسْعَا عَظَمَ أَنْ تَعْلُقَ الْإِرَادَةَ تَعْلُقَ  
 يَشْتَرِكُ فِيهِ غَيْرُهُ وَتَعْلُقَ يَشْتَرِكُ فِيهِ غَيْرُهُ فَإِنَّهُ يُمْكِنُ أَنْ يُسْرِبَ إِلَى الصَّبِيِّ

۱۵۰ ارشاد و کرامت بنیاد حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ و العزیز گفتمے گویند کہ من دیدہ ام شیخان  
 را کہ استفادہ کردہ اند سو اے از یک شیخ از شیخان بسیار چنانچہ ابی عثمان زیرا چہ بود او چنگ در زندہ بہ  
 پیروی عجمی رازی بعد گذشت او پوست بھومت شافہ شیخ جاع کرمانی بعد از وی پیروی کرد با حافص  
 خدا و رسید بہ مرتبہ دوستان خدا و تو بچفتن بسیار جا آگشتہ از مطلوب خود یا بسیار سبکدل گشتہ  
 تو ایستہ را نہ علاقت ارادت علاقت ایست کہ شریک نمے شود و غیر شیخ و تعلق پرورش تعلقے است

غَيْرَ الْوَالِدَيْنِ فِيهِ صَبْعُهُ الطَّيْرُ اِنَّ تَمَوَّتَ الشَّيْخُ كَمَا كَانَ حَالَ الشَّيْخِ اِلَى التَّحْيِيهِ  
 السُّهْرُ وَرَدِي لَمَّا مَاتَ شَيْخُهُ اَحْمَدُ الْغَزَالِي اِسْتَفَادَ بِاِسَارَتِهِ عَنِ الشَّيْخِ حَمَادِ  
 دَبَّاسٍ نَكْمَةً دَرِيانِ تَوْبَةٍ وَاسْتَقَامَتِ اَنْ سُلْطَانُ الْمَشَايِخِ مَرْمُودُ قَدَسَ  
 اَسَدُ سِرِّهِ الْغَزِيْرُ سَالِكٌ چوں قَدَمِ دِرْ رَاہِ نَهْدِ اَوَّلِ تَوْبَةٍ كُنْدِ تَوْبَةٍ بِرَدِ وَنَوْعِ اسْتِ  
 تَوْبَةٍ عَوَامِ وَتَوْبَةٍ خَوَاصِ تَوْبَةٍ عَوَامِ اَزْ كِنَاہِ اسْتِ وَتَوْبَةٍ خَوَاصِ اَزْ مَادُونِ اَسَدِ وَايِ  
 تَوْبَةٍ كِهْ سَالِكِ كُنْدِ بَايْدِ كِهْ بِاسْتِقَامَتِ كُنْدِ وَايِ رَاہِ اِنْكَاہِ عِبُورِ تَوَا اِ كَرْدِ كِهْ دُرُو  
 اسْتِقَامَتِ بَاشَدِ وَطَلَبِ جَاہِ وَكَرَامَتِ نَبَاشَدِ وَا اِ اسْتِقَامَتِ مَ بَايْدِ  
 كِهْ بِرِ مَتَابَعَتِ رَسُوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصَّلَاةُ بَاشَدِ وَبِهِجِ مَسْتَحَبِّ وَا دَابَّهِ اَزْ وَفُوتِ  
 نَشُوْدِ خَوَاجَهِ عِطَا رَفْرَايِدِ مِيَّتِ جَاوِيْدِ دَرِ مَتَابَعَتِ مُصْطَفٰی كَزِيْنِ مَ تَا لَوْ رِ شَرِ عِ  
 اَوْ شُوْدَتِ بِرِ تَوْ مَقْتَدَا اِ وَا دَعَا كُيْ كِهْ بِرَايِ اسْتِقَامَتِ تَوْبَةٍ اَمْدَ اسْتِ دَرِي  
 كِتَابِ دَرِ بَابِ اَوْرَادِ دَرِ نَكْمَتِ اَدْعِيَةُ مَ تَوْرَہِ تَحْرِيرِ يَافَتَ اسْتِ چوں كَسِ تَوْبَةٍ كُنْدِ  
 اَنْجِيَهْ پِيْشِ اَزْ اِ كَرْدَہِ بَاشَدِ بَدَا اِ مَ خُوْ ذَنْبِ اسْتِ وَا مَرْمُودِ كِهْ اِ كَرْدَہِ اَزْ شَرَابِ  
 تَوْبَةٍ كُنْدِ ہر اَيْنَہِ حَرِيْفا اَوْ قَرِيْنا اِ پِيْشِيْنِہِ اَوْ اَمْرَ اَحْمَتِ نَمَايَنْدِ وَا ہر بَارِ شَرَابِ خُوْرِ  
 وَا بِمَوْضِعِيْ كِهْ ذُوْقِ كَرْمَتِ بَاشَدِ طَلَبِ كُنْدِ وَجْہِ نَمَايَنْدِ تَا اَوْ بَارِ شَرَابِ خُوْرِ وَا بِمَوْضِعِيْ  
 اِنْكَاہِ بَاشَدِ كِهْ اَوْ اَزْ اَنْدَكِ مَ اِيْہِ مَوْسِ دَرِ دَلِ مَ اَنْدَہِ بَاشَدِ وَا كَزِ تَايِبِ دَلِ اَزْ اِ  
 اَنْدِيْشَہِ كُلِّي صَافِ كُنْدِ ہِيْچِ قَرِيْنِہِ وَحَرِيْفِہِ اَوْ اَمْرَ اَحْمَتِ نَتَوَا نْدِ مَوْ دِلِيْلِ بِرِ صَدَقِ  
 تَوْبَةٍ اَوْ شَكْسْتَنِ اَزْ قُرْآنِ وَا حَرْفِا بَاشَدِ بَعْدِ اَزْ اِ مَرْمُودِ ہر كِهْ رَا بِمَوْضِعِيْہِ بَزْبَانِ كِيْہِ اِنْكَاہِ  
 بَاشَدِ كِهْ اَنْدَكِ مَ اِيْہِ دَلِ اَنْكَلَسِ بِرَا اِ فُسُقِ بَاشَدِ اَمَّا چوں تَا ئِبِ دَلِ خُوْدِ رَا اَزْ اِ  
 نَاشَا اِيْستَہِ بَا زَا رَدِ ہِيْچِكْسِ اَوْ رَا بِرَا اِ جَرِمِ وَجَنَائِيْتِ يَا دَنْكَنْ اِيْ اِيْ ہِمَہِ مَعَانِيْ دِلِيْلِ  
 بِرِ اسْتِقَامَتِ تَوْبَةٍ اسْتِ يِعْنِہِ تَا ئِبِ بِرِ سَرِ تَوْبَةٍ مُسْتَقِيْمِ اسْتِ نَہِ اَوْ رَا

۱۱۵ كِهْ شَرِيْكِ مَ شُوْدِ رُوْغِيْرِ مَبْنِيْ حَقِيْقِيْ زِيْرَا چُوْ بِرِ سَتِيْ كِهْ جَايِزِ اسْتِ كِهْ بِہِ بِرُوْرِ وَطُفْلِ رَا غِيْرَ مَادُوْرِ پِدَرِ  
 پِيْسِ شِيْرِ مَ دِهْدَا اِ طُفْلِ رَا دَايِہِ مَ كَرْدَا كُنْدِ ہِيْرِ وَا شَيْخِ چُنَا كُنْدِ بُوْرِ حَالَ شَيْخِ نَجِيْبِ الدِّيْنِ سَہْرُوْرِيْ  
 ہِرْ گَاہِ كِهْ مُرْدِ شَيْخِ اَوْ اَبُوْ اَحْمَدِ غَزَالِيْ نَايِدَہِ كَرْمَتِ بَاشَدِ رَا شَيْخِ اَحْمَدِ غَزَالِيْ اَزْ  
 شَيْخِ حَمَادِ دَبَّاسِ ۱۲

بمعصیت تواند خواند و نه لفسق نام او بر زبان تواند راند بعد فرمود که بنکس که دست  
 شیخی می گیرد و بیعت می کند آن عهد خداوند است باید که بر آن ثابت باشد  
 و اگر او بر آن ثبات میسر نیست دست بر چه می گیرد همچنانکه هست می باشد  
 کو و می فرمود چوں که تائب شود و پیش از آن که رابد گفته باشد باید که برو  
 برود و او را معذرت کند و بکلی خواهد و او را خشنود کند و اگر آنکس مرده باشد  
 چه کند چنانکه او رابد گفته است در مردن او نیکو گوید و اگر کسی راکشته باشد  
 و او را والی نباشد که دیت اوستاند چه کند برده آزاد کند اینکس که برده آزاد میکند  
 احیای مرده می کند و اگر کسی بر منکوحه غیره و محلو که کسی زنا کرده باشد چه کند  
 ایجا نیامده است که برود و برود و عذر خواهد ایجا بخدا می گریزد و اگر شارب خمر  
 تائب شود چه کند شره تها لطف بخلق خدا دهد و آب های خنک بعد  
 فرمود و آنکه گناهی می کند روے او بجانب معصیت باشد و قفا جانب حق  
 آن زمان که تائب شد باید که قفا جانب معاصی باشد و روے جانب حق انگاه  
 فرمود و آنکه تائب شده است باید که او را در طاعت ذوق تمام باشد و آنکه  
 بمعصیت باز می گردد و نعوذ بالله از آنست که از نور طاعت ذوق نمی یابد  
 انگاه بر لفظ مبارک راند که توبه و انابت در حالت جوانی نیکو می آید و پیری  
 خود چه کند که تائب نشود و این دو بیت بزرایا راند لطم چوں پیر شوی و بد  
 سر انجام آئی سر کار خود بنا کام ساز می روح را ز تیره رانی معشوق  
 روز بفرماید بعد فرمود که حق تعالی از بنده خود از جوانی او خواهد  
 پرسید یَسْأَلُ الْمَرْءُ مِنْ شَابٍ مِثْلَ نَوْمِ الْحَكِيمِ الشَّابُّ  
 فِي الشَّيْبِ وَالشَّابُّ

بسی خوشبخت

سوال از  
 جوانی خود  
 می کند  
 و پیری  
 خود را  
 می بیند

راکم کرد روزگار خسو و	از پس این رکوع چیست سجود
تا جوانی مدد که باسن بود	جوے عمر پیر آب و روشن بود
خوش خوش از من جهان هزار مجا	عاریت ها می ستاند باز



پنہ بے از گوش کردیروں مرگ +  
دل ازین عمر مختصر برگیر  
مرد پیر از لقاے جاناں شد  
ہست پیر از ولایت دین است  
سیرم از عمر و زندگانی خویش  
ایں حیاتم مرا ملال آمد

کہ بسازی برائے رفتن برگ +  
کز چنیں عمر کس نگر و پیر  
با چنیں عمر پیر نتوان شد  
آنکہ گویند پیر پیر نیست  
مے بگیرم بر این جوانی خویش  
زندگانی مرا وبال آمد +

باز ایم بر سر خوتوبہ سلطان المشکینجے فرمود کہ توبہ بر سہ قسم تمام شود یک  
قسم آں حال است و دوم ماضی و سیوم مستقبل انجہ صفت حال است آنست  
کہ پشماں شود یعنی مذمت آرد از ہر چہ کردہ است و قسم دوم ماضی است کہ خصماں را  
خشنود کن اگر کیے از کیے ذہ در غم غصب کردہ است و ہمیں میگوید توبہ توبہ این توبہ  
نباشد توبہ آں باشد کہ ذہ در دم بدو باز دہد و او را خشنود کند قسم سیوم کہ تعلق مستقبل  
دارد آنست کہ نیت کن کہ پیش بدایں معصیت باز نگارد و انگاہ فرمود کہ چوں من بجہ  
شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر پیوستم و انابت آردم ہر بار ہر لفظ مبارک میراند کہ  
خصماں را خشنود باید کرد و ریں باب بسیار غلو فرمود مرا یاد آمد کہ بیت جیتل  
دام دادنی دارم و یک کتاب کسے عاریت خواستہ بودم و از من غایب شدہ  
در انجہ شیخ کبیر نور اللہ مرقدہ در باب خشنود کردن خصماں ذکر بلیغ مے فرمود من  
دانستم کہ مخدوم مکاشف عالم است و دل کردم کہ این بار در دہلی بروم و ایشان  
را خشنود کنم چوں در دہلی آمدم آغزو کہ بیت جیتل او دادنی داشتم بزرگوار بود از وہاب  
ستدہ بودم الغرض سوچت بیت جیتل یکجا حاصل نہ شد کہ ہدو بر ساختم و جہ بر  
تنگ بودے گا سہیچ جیتل بدست آمے و گاہے ذہ جیتل تا یک بار ذہ  
جیتل بدست آمد بیامدم بردار آں بزرگوار آواز دادم از خانہ سیروں آمد باو  
گفتم کہ بیت جیتل تو بر ذمہ من ماندہ است میسر نہ شد کہ بیک دفعہ بدہم این ذہ  
جیتل آوردہ ام بستاں و ذہ دیگر ہم کنوں بر ساختم انشا اللہ تعالیٰ آں مرد چوں

۳۳۱  
 این بشنید گفت آری از آنجا که تو می آئی همین توقع باشد ده جیتل از من بستان  
 و گفت آن ده جیتل باقی ترا بخشیدم بعد از آن بر فتم بر آن مرد که کتاب او آورده  
 بودم و او را دیدم گفتم آری خواه از تو کتابی عاریت برده بودم از من غایب شد  
 اکنون نسخه حاصل کنم همچنانکه آن کتاب تو بود نبویسانم و بتورسانم چون آن مرد  
 این سخن بشنید گفت آری از آنجا که تو می آئی غمزه همین باشد بعد از آن  
 گفت که کتاب بتو بخشیدم باز آیم بر سر حرف تو به حضرت سلطان المشایخ  
 می فرمود که متقی است و تائب متقی آنست که گاهی مایه نشده باشد و تائب  
 آن آنست که بعد گرفتن ذوق معصیت توبه کرده باشد و درین مسئله بعضی گفته  
 اند که متقی و تائب هر دو برابرند و بعضی گفته اند که تائب فاضل تر از متقی است  
 زیرا که این تائب شده است ذوق معصیت گرفته است آنکه ذوق گرفته باشد  
 خوشتر از آن باشد که مصلحت بخدوتی نگرفته باشد و بعضی گفته اند که متقی فاضل تر  
 از تائب در صحت این قول حکایت فرمود که وقتی میان دو کس مباحثه شد  
 یکی گفت متقی از تائب فاضل تر و دیگری گفت که تائب از متقی فاضل تر این  
 سخن میان ایشان بطویل کشید ایشان هر دو بر پیغامبران عهد رفتند و این  
 را حکم طلب کردند و پیغمبر آن عهد فرمود که من از خود حکم نتوانم کرد و منتظر وحی خواهم  
 بود تا چه فرماں شود و بعد از آن میان بر آن پیغمبر فرماں آمد که آن هر دو تن را  
 باز گردان و بگو شاهر و بروید و امشب یکجا باشید چون از خانه بیرون آید هر که  
 اول پیش شما بیاید حکم این مسئله از او پرسید آن هر دو تن بحکم فرماں رفتند و رو  
 دیگر از خانه بیرون آمدند مردی پیش آمد از او پرسید ند که خواه ما را مشکلی شده  
 است تو حل کن او گفت چه مشکل است ایشان گفتند ما را معلوم نشود آنکه معصیت  
 نکرده باشد او بهتر از آنکه کرده باشد و تائب شده آن مرد گفت آری خواه چکار  
 من مردی جلایه ام علی خوانده ام این مسئله چگونه حل کنم اما اینقدر میدانم  
 چاره که من میافهم تا را بسیار میباشد بعضی تاریکسلد من باز بیوند می کنم

نزدیک من آں تار که نگهسته باشد بهتر از آں تارے که بگسلد و باز میوند کم هر دو باز گشتند و بخدمت آں پنییر آمدند صوت حال باز گفتند آں پیغامبر گفت جو ا شما همیں بود و بخط مبارک سلطان المشایخ قدس السمره العزیز نوشته دیدہ ام یاد او و دقل لئذ بین تو بوالی قبل قیام الساعه فان المذنبین ينظرون الی یوم القیامه من طرف خفی و فی الحدیث ان العبد اذا اذنت لم یکتب علیہ حتی ید نوب ذنبا اخر فلم یکتب علیہ حتی اذ نوب ذنبا اخر فاذا اجتمعت علیہ من الذنوب ثم اذا عمل حسنة واحدة کتب له خمس حسنات و جعل خمس حسنات بازاء خمس سیئات و فی الحدیث التوبة من النسيان ایسر من التوبة عن الغیبة التوبة صنفه للمؤمنین و الا تصفة للمقصرین و جاء القلب منیب و الا توبة صفة المرسلین نعم العبد انہ آوای قیل الشیخ التائب الطاوت و اسرعت الطات حیث اخرت التوبة الی الشیخ و اسرعت حیث حبت قبل الموت شعر الهمی ثبت عما کان منی فکفرت سیئاتی و اضغیتی و عالمی بلطفک یا الهی و لا تقطع لاجل الذنب منی فکن یوم القیامه لی معینا و احسن لی انما احسنت ظنی و سلطان المشایخ فرمود که میرے فرموده است که عتبا

له ترجمه عبارت عربی که بخط حضرت سلطان المشایخ نوشته دیدہ ام اسے داؤد و گوگرنا بگارا از توبه بکنید بسو پروردگار پیش از برپاشدن قیامت زیرا چو بدستی که گنا بگاران خواهند دید بسوے من روز قیامت از گوشه چشم دزدیده و در حدیث است بدستی که بنده و قنیکد گناه ے کند نوشته شد شود بر او آن گناه باز دیگر گناه ے کند پس درین هنگام جمع ے شوند بر آن بنده گناهان پس درین هنگام یک نیکی ے کند نوشته شد شود بر اے او پنج نیکی و پنج نیکی دیگر در مقابل پنج گناه که پیش از نیکی کرده بود و در حدیث دیگر است که توبه کردن از زنا آسان تر است از توبه کردن از رغیبت باز ماندن از گناه صفت مومن است و رو بچدا آوردن صفت متقربان درگاه است چنانچه ے گویند که آمد بادل رو آورده بسوے خدا و باز گشتن از جمیع ماضیات حق گفته شد مرشح تائب پیرا که دیر کردی و شتاب کردی در توبه کردن از بهت آنکه دیر کردی آمدی بر سر توبه در وقت پیری و شتاب کردی از آن روز که پیش از مرگ در حالت صحبت توبه کردی ترجمه شعراے معبود من توبه کردم من از گناهانی که از من فرمود بود پس بپوش گناهان مرا و شود و شود از من کار لطف کن با من آ معبود من و مبر از من از بهت گناهانیکه می شود از من پس باش روز قیامت بر اے من یاری و مهنده و مهربانی کنده و نیکوئی کن با من چنانکه نیکو کردی که گناهان من در ذوات خود پیچیده از ذوات تو اما بخشدگی است و مرا بندگان است ۱۲ ۱۱ ۱۲

حق دو چیز است و آن عزیز است با عصمت و راؤل و باتوبه و آخر حق تعالی  
به برکت حضرت سلطان المشائخ بجملة غلامان و مریدان سلسله چشتی نظامی  
روزی کناد ثلثه و بریاں حکم کردن پیر و قبول کردن مرید حکم پیر سلطان  
المشائخ مے فرمود مرید را مے باید ہماں کند کہ پیر فرماید یا پیر پختیاں مے باید  
کہ در احکام شریعت و طریقت عالم باش تا چیزے غیر مشروع نفرماید و اگر چیزے  
فرماید کہ مختلف فیہ باشد پس مرید را ہماں باید کرد کہ آنچناں پیر فرماید بنا بر آنکہ  
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اِخْتِلَافٌ مَتَّبَعٌ رَحْمَةٌ وَ شَيْخٌ بِرِ  
قُولٍ مُجْتَبَاً مے حکم کردہ است پس مرید را باشارت پیر کار مے باید کرد و کسیکہ  
بخدمت پیر مے پیوند و ارادت مے آرد و این را تحکیم گویند یعنی پیر را بر خود  
حاکم مے سازد پس ہر چہ پیر گوید مرید نشود و تحکیم نباشد و اگر بعضے قول و فعل  
پیر را منکر باشد او مرید نباشد بعدہ حکایت فرمود زالے بود ہر بار در خانقاہ شیخ  
ابوسعید البواخی رحمۃ اللہ علیہ درآمدے و سخن خانقاہ را جاروب دادے شیخ  
ازو پرسید کہ مقصود ازین جاروب دادن چہ داری بگو تا عرض تو حاصل  
کنم زال گفت غرضے دارم چوں وقت خوابد آمد عرض خواہم داشت القصۃ زال  
ہچناں خدمت بجائے آورد تا روزے جوآنے صاحب جمال بخدمت شیخ آمد  
و بیعت کرد زال بیاید و خدمت شیخ را گفت کہ ایں جوآن را بگو تا مادر حبالہ خود  
آرد شیخ متامل شد و با خود گفت کہ ایں عورتے زال و نازیباء ایں جوآنے خوب رو  
انیمعنی چگونہ شود شیخ در خلوت شد سہ شباروز طعام و شراب نخورد بعد سہ شباروز نہ  
را پیش طلبید و سوے آنجواں کرد کہ ایں زال را در حبالہ خود آرجوان بطوع و رغبت  
قبول کرد بعد از ایں زال التماس نمود کہ شیخ فرمان دہد تا مادر جلوه دہد چنانچہ رسم عروسی است  
شیخ فرمان داد ہچناں کند فرمود کہ راتہ کہ مے پختند تضعیف کنند انگاہ زال التماس کرد کہ شیخ  
اں جوآن را فرمان دہد تا مادر از زمین برگیرد و بدست خود بالاے تخت برد شیخ اں  
جوآن را فرمود کہ ہچناں کن چوں اں جوآن زال را از زمین برداشت

زال گفت کہ اے شیخ ایں جوان سرا در نظر تو از خاک برداشت فرماں دہید کہ  
 مرا چاکا گنیدہ از پیچہ این کار را بونگارساند و مرا پشت ندہد شیخ ہچنان فرمود  
 آں جوان قبول کرد نکتہ دریاں تجدید بیعت حضرت سلطان المشائخ مے  
 فرمود قدس سرہ العزیز چوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریمت مکہ کریش  
 از فتح مکہ امیر المومنین عثمان را بر سالت بر مکیاں فرستاد پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم را خبر رسانید کہ امیر المومنین عثمان را بکشتن پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم چوں بشنی صحابہ را رضواں اللہ علیہم طلب کرد و فرمود بیا ئید بیعت  
 کنید تا بامکیاں حرب کنیم یا راں بیعت کردند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنراں  
 بر تنہ درخت تکیہ کردہ بود آں بیعت را بیعت رضواں گویند دریں میاں یارے  
 بود اورا ابن اُکوع مے گفتند اویا مدود درخواست بیعت کرد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فرمود پیش ازین بیعت نکردہ گفت یا رسول اللہ کردہ ام اما این ساعت  
 تجدید مے کنم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورا دست بیعت داد تجدید بیعت با  
 مشائخ کہ مے کنند ازینجا است وقتہ جوانے بخد مت سلطان المشائخ تجدید  
 بیعت کرد مگر اورا از طرفے ایذا مے رسیدہ بود در باب ادایں بیت فرمود بیت  
 اے بسا شیرکان ترا آہوست \* اے بسا در دکان ترا داروست \* و میفرمود  
 کہ من پیش جامہ خواجہ خود شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
 العزیز تجدید بیعت مے کنم و عجب ندارم کہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر نیز پیش جامہ  
 پیر خود تجدید بیعت مے کرد کاتب سرفوت در کتابے نوشتہ دیدہ  
 است کہ تجدید بیعت پیش جامہ پیر از انجملہ است کہ بخد مت مخدوم تھی زیجیت  
 کردہ شد از حق تعالی امید دارم کہ ایں بیچارہ را برینجملہ کند کہ عہد کردم بخواجہ  
 خویش و خواجہ خواجہ خویش و خواجگان چشت علیہم الرحمۃ والرضواں و بمحمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ زبان نگاہ دارم و گوش نگاہ دارم و بر جادہ  
 شریع با شتم و من بیچارہ را در کار دیں و محبت رب العالمین بخشہ و در سلک

۳۳۵  
 بندگان مخدوم بدارند این ضعیف گوید بیعت عهد کردیم که دل در خیم زلف تو نهیم \*  
 جاں مشتاق نیز رسم اسپی نهیم \* وقتے مردے بخدست سلطان المشایخ  
 تجدید بیعت کرد سلطان المشایخ و دلاں حال این بیعت بر لفظ مبارک راند  
 بیعت و عشق تو کار خویش هر روز \* از سر گیرم ز سهر و کار \* نکتہ در بیان  
 اعتقاد مرید بخدست پیر مقرر ضمیر مریدان خوب اعتقاد باد باید که مرید را  
 اعتقاد و محبت پیر بخدے باشد و بشایه رسد که در زمان خود جز پیر خود دیگر را  
 نداند که بخدای میرساند شیخ سعدی خوش گوید بیعت که نیست در همه عالم  
 باتفاق امروز \* جز آستانه تو مقصدے و لجائے \* و اگر در خاطر مرید شست  
 اعتقاد هم بگذرد که در عالم خبر پیر من کسے هست که بخدا میرساند بالقطع شیطان  
 ملعون در اعتقاد او تصرف کند و آن هر دے را از مشغولئی پیر بیرون آورد  
 و خلل در اعتقاد اندازد و او را چیزے نماید که بدان فساد اعتقاد و ارادت او  
 باشد نفوذ باللہ منہا بخدست سلطان المشایخ سوال کرد اگر پیرے در خوا  
 مرید سفر کند تا عمل او چگونه یا بد یا اگر در عالم اعتقاد سفر کند و اعتقاد درست  
 و محکم بیاید مرید را امیدے باشد فرمود آری کسے اصل در نیکار اعتقاد است  
 چنانکه در عالم ظاهر اصل ایمان است و مومن را مے باید که در وحدانیت باری  
 تعالی و برسات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان درست باشد  
 مرید را نیز مے باید که در حق پیر اعتقاد درست باشد چنانکه مومن بگناہ کافر  
 نشود و مرید نیز چون در اعتقاد درست باشد بلغزشے بر آرد اد طریق و  
 حکم نتوان کرد که بربکرت اعتقاد باطل باز آید و مے فرمود که وقتے شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیزے فرمود که مقصد و عقیدہ این کس است  
 ہر کہ بقصد و عقیدہ پاک آمد البتہ قابل باشد زیرا چہ بعقیدہ این کس را ہم در خاطر  
 فرحتے باشد و اندازہ عقیدہ خویش ہر کسے نصیب مے کرد و بعدہ فرمود کہ وقتے از  
 لکھنوتی مردے بخدست شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیزے



آمدن و چه گفت از کجا آمده و چه نیت آمده آغاز کرد که فاتحه درخواست کردن شیخ  
شیوخ العالم فرمود یاران و فرزندان را که فاتحه بخوانید این زمان که جمع شده  
باز فرمود و چه نیت آمده او گفت فاتحه درخواست کردن خواهی بگویم که عقیده  
همچنین باید بعد فاتحه خواندن فرمود و گفت عقیده نکلس از فعل اینکس است  
فعل لنفسه باشد و عقیده بغیره و سلطان المشایخ می فرمود و وقتی در پیش  
را مار گزیده او گفت اگر ارادت من بشیخ خود درست است بهیچ علامه جات  
نیست و اگر ارادت درست نیست خود اینکس مرده اولی تر برکت عقیده او  
آن زیرا اثر نکرد عرض میدارد که تب حروف مراد از این درویش ذات مبارک  
سلطان المشایخ بود و آنچه بنی مدت حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
قدس السره العزیز میفت در صحرا سر سه حضرت سلطان المشایخ را مار  
گزیده بود چنانچه در نکته کرامات شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السره  
سر سه العزیز تحریر یافته است زیرا چه سلطان المشایخ فرموده است که کرامات  
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السره العزیز حکایت فرموده  
که در ویشے را بنچینس حالے پیش آید و یا بنچینس کارے پیش آمد و من بهمان شتم  
که مراد از آن درویش ذات مبارک سلطان المشایخ شیخ شیوخ العالم است  
سلطان المشایخ نیز درین حکایت همین معنی را رعایت کرده است و میفرماید  
و قتی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السره العزیز دعایے برت  
داشت فرمود که باشد که این دعا را یاد گیر و من دانستم که مقصود شیخ این است  
که من یاد کنم عرض داشت کردم اگر فرمان باشد بنده یاد گیر و آن دعا بمن داد  
گفتم یکبار بنی مدت شیخ بخوانم نگاه یاد گیرم آن دعا بمن داد و فرمود بخوان چوں خواندن  
اگر فتم اعراب را اصلاح داد و فرمود که بنچینس بخوان من بهچناں که فرمود خواندم اگر چه بنچینس  
من خوانده بودم هم معنی داشت القصه هان زمان آن دعا در خاطر من یاد شد  
گفتم دعا یاد گرفتم اگر فرمان باشد بخوانم فرمود که بخوان آنرا خواندم آن

اعراب را کہ صلیح خدمت شیخ فرمودہ بود ہمچنان خواندم چوں از خدمت  
 شیخ بیرون آمدم مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مرا گفت نیکو کردی  
 اے اعراب ہمچنان خواندی کہ خدمت شیخ فرمودہ بود گفتم اگر سید بویہ کہ وضع  
 این علم است و آن دیگران کہ بانی این قواعد اند مرا بگویند کہ ایں اعراب را  
 کہ ہمچنین است کہ تو خواندی من ہمچنان خوانم کہ شیخ فرمودہ است مولانا بدرالدین  
 اسحاق گفت اے آداب کہ بخدمت شیخ تو نگاہ میداری از ما بیچ کس را میسر  
 نشود و مے فرمود چوں شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ  
 العزیز راز حمت غالب شد و ماہ رمضان آمد اخطار مے کرد تا روز مے خورنہ  
 آورده بودند و پارہ مے کردند و پیش شیخ میباشند خدمت شیخ اے راتناول  
 مے کرد در اثنا مے اے پر کالہ خورنہ بمن داد میخواستم کہ اے را بخورم و ردل کردم  
 کہ خدمت شیخ شیوخ العالم بدست مبارک خود چیز مے بمن دہد کجا یا بم نزدیک  
 بود کہ بخورم و کفارت دو ماہ متصل روزہ دارم فرمودن مکن مرا رخصت شرعی  
 است ترا نشاید کہ بخوری برائے آزمائش اعتقاد تو داده بودم و مے فرمود کہ وقتے  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز مولانا بدرالدین  
 اسحاق را آواز داد مولانا بدرالدین اسحاق در نماز بود جواب داد گفت بلیک  
 بعد از اں حکایت فرمود کہ وقتے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام میخورد  
 یکے را آواز داد اے یار در نماز بود و رنگے کرد رسول علیہ السلام فرمود کہ چوں  
 خدا و رسول خدا بخواند بر فوراجلبیت باید کرد بعد از اں سلطان المشائخ بر لفظ  
 مبارک اند کہ فرمان شیخ بچو فرمان رسول است علیہ السلام و مے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم  
 شہاب الدین سہروردی قدس سرہ مندیے از شیخ خود دریافتہ بود آنرا پیوستہ بر خود داشت  
 و از برکتہا گرفتہ تا وقتے در خواب شدہ بود اں منیل جانب پایے او بود ناگاہ پا او بدان منیل  
 رسید چوں بیدار شد قلوب اطراب بی نمود تا بنایتے کہ میگفت کہ من ایام کہ فروا قیامت  
 دیتیے ایں تاسف اندوختہ اہم بود ناگاہ حجت فرمود کہ یکے بخدمت شیخ منیل آمد و گفت مرید تو

مے شوم شبلی فرمود بشرطے ارادت تو قبول کنم کہ انچہ بفرمایم تو ہماں کنی مرید گفت  
ہمچنان کنم شبلی گفت تو کلمہ شہادت چگونہ مے گوئی مرید گفت کہ بچنیں گویم لا الہ  
الا اللہ محمد رسول اللہ شبلی گفت تو کلمہ شہادت چگونہ مے گوئی بچنیں بگو لا الہ  
الا اللہ شبلی رسول اللہ مرید بر فوج بچنیں گفت بعد ازاں شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرمود  
کہ شبلی یکے از چاکران کمینہ آنحضرت است رسول ہمون است من اعتقاد ترا  
استحسان مے کروم کہ شیخ عبد الدین بغدادی در تحفۃ البراقہ مے نویسد طایفہ خواستند  
کہ تجارت روئند بر خود و بر اموال خود مے ترسیدند بخیست ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ  
علیہ رفتند و عرض داشتند کہ ایں بندگاں را اتفاق غیبت سفر است اگر از حضرت  
دعائے ویاوردن نامزد و حال مآشود تا از برکت آں سلامتی باشد شیخ فرمود بنام  
باری تعالیٰ عز اسمہ بر وید فاما اگر در راہ خوف و یا ہراسے پیش آید نام من بگیری و  
بگوئی ابو الحسن خرقانی تا ازاں خوف و ہراس خلاصی یابید چوں ایں سخن  
از شیخ شنیدند بعضے سخن از شیخ قبول کردند و بعد دیکجا رواں شدند در اثنائے راہ  
ایشان را قطع طریق پیش آمدند کسانیکہ با اعتقاد صاف تمسک بنام شیخ کردند خلاص  
یافتند و کسانیکہ باسم باری تعالیٰ آیات و دعوات تمسک کردند ہلاک گشتند و ماہما  
ایشاں غارت شد بریں حال تعجب ہر دو طایفہ زیادت گشت چوں بخیست  
شیخ آمدند یکے از ایشاں پرسید چه حال است گفتند بر ما انچنیں معاملہ گذشت  
ند آنکہ اسم باری تعالیٰ از آسامی بندگاں او بزرگست شیخ گفت آرسے ولیکن شما  
اسم کسے ذکر کردید کہ مسمیٰ اورانے شناسید پس گوئی کہ اورا ذکر نکردید فاما ایں طایفہ  
نام کسے ذکر کردند کہ اورا کما حقہ مے شناسند و احوق را مے شناسد پس گوئی کہ  
حق جل و علی را ذکر کردند و انیمنی ہر کسے تصدیق نکلند مگر سیکہ ذوق حقیقت چشیدہ  
باشد و ہل کار را مشاہدہ کردہ مے فرمود من از شیخ رفیع الدین شیخ الاسلام  
اودہ شنیدہ ام کہ مے گفت مراقبتے بودا و مرید شیخ محمد اجل سزری بود و وقتے  
آں مرید را با ہما مے گرفتند و در معرض قتل آوردند سیات اورا ہمچنان استانید

کہ روئے او جانب قبلہ باشد مگر در آن صورت گو پیرو پس پشت مے شاد بر فور روئے  
سوئے گو پیرو خود کرد سیاق گفت دریں محل روئے سوئے قبلہ باید کرد آں مرد  
گفت من روئے جانب قبلہ خود کرده ام تو کار را باش امیر حسن خوش گوید بیت  
اگر چه در عرب از بہر قبلہ کعبہ نباشد بنمود قبلہ مجنوں مگر قبیلہ یسلی بن از سلطان  
المشایخ قدس السد سرہ العزیز سوال کردند مریدے باشد کہ پنج وقت نماز مے گذارد  
واندک وردے مے خواند اما محبت شیخ در دل او بسیار باشد و اعتقاد او بنجد  
پیرو یکبارگی راسخ و مریدے دیگر باشد کہ اور اطاعت بسیار باشد و تسبیح و اورادے  
بے اندازہ و حج کرده اما در محبت شیخ و در اعتقاد قصورے باشد میاں این دو بہتر  
کدام باشد فرمود آنکہ معتقد و محب شیخ است بعد از اں بر لفظ مبارک را ندانکہ محب  
و معتقد شیخ باشد بیک وقت او بر ہمہ اوقات آں متعب بست اعتقاد شرف دارد  
بعد از اں فرمود کہ مذہب بعضے اینست کہ اولیا بر انبیا فضیلت دارند بسبب  
آنکہ انبیا بیشتر احوال با خلق مشغول اند یعنی صاحب دعوت اند اما اولیا شب  
روز بحق مشغول اند این مذہب باطل است اگر چه انبیا با خلق مشغول اند اما  
زمانے کہ با حق مشغول مے شوند آں یک زماں بر جملہ اوقات اولیا شرف  
دارد و مے فرمود کہ وقتی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السد سرہ  
العزیز مے فرمود کہ یکے با من پیوند کرده بود چوں از من برفت چند گاہ مراجع او  
بر قرار بود باز ازاں بگشت و یکے دیگر بود کہ از من دور رفت و دیرے ہانجا  
بود اگر چه تا دیرے بود اما مراجع او بر آں قرار بود و بعد دیرے ہم نگشت انکاہ روئے  
سوئے من کرد کہ ایں مرد با من پیوستہ است ہم بر آں مراجع است و پیچ نگشتہ  
است سلطان المشایخ چوں بر نیخرف رسید بگریست ہم در گریہ بر لفظ مبارک  
را ندانکہ تا امروز محبت ایشان بر قرار است بلکہ بر مزید از سلطان المشایخ سزا  
کردند اگر مریدے بنجد خدمت پیرو خود کمتر رسد و در خانہ بیشتر در یاد پیرو خود باشد چگونہ  
باشد فرمود کہ آں نیکو ترا گر کسی از خدمت پیرو خود غایب باشد و در یاد پیرو خود

باشد یہ از آنکہ سہ روز پیش باشد و از محبت پیر بے خبر بعد ازاں این مصرع  
 بر لفظ مبارک راند مصرع بیرون و دروں بہ کہ دروں و بیرون و در مجلس سلطان  
 المشایخ قدس السہرہ العزیز سخن در آن افتاد کہ مریداں بخیرست مخدوم مے آیند  
 و سر بر زمین مے نہند سلطان المشایخ فرمود من خواستم کہ خلق را منع کنم اما  
 چوں پیش شیخ من بچنین کردہ اند منع نکردہ ام درینیاں امیر حسن رحمۃ اللہ  
 علیہ عرضداشت کرد بندگانے کہ بخیرست پیوستند و ارادت آوردند این ارادت  
 بیعت عبارتست از عشق و محبت پیر پس آنجا کہ عشق و محبت آمد در آنصورت  
 سر بر زمین نہادن سہل خدمتے باشد سلطان المشایخ مے فرمود قدس السہرہ  
 العزیز کہ از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والہین طیب السہرہ مضجعہ  
 شتودم کہ وقتے شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ سوار در راہے میرفت  
 و مریدے پیش آمد و آل مرید پیادہ بود و پیادہ و زانوے شیخ بوسید شیخ فرمود  
 فرو تر مرید پاے شیخ بوسید شیخ فرمود فرو تر مرید زانوے اسپ بوسید  
 شیخ فرمود فرو تر مرید سم اسپ بوسید شیخ فرمود فرو تر مرید زمین بوسید  
 انگاہ شیخ ابوسعید ابوالخیر فرمود کہ دریں چہ ترا فرودم فرو تر مقصود من  
 آن بود کہ پاے بوس من کنی ہر چہ از فرو تر مے بوسیدی در چہ تو در  
 بالا تر مے بود کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است  
 قَالَ صَلَٰوَتُكَ رَأَيْتُ عَلَيَّا يُقْبَلُ يَدُ الْعَبَّاسِ وَرَجُلُهُ مُسَاطَانُ الْمَشَايِخِ  
 مے فرمود کہ پیش ازین مردے بر من آمدہ بود بزرگ زادہ و سیاحت کردہ  
 و شام و روم دیدہ دریں حال کہ او پیش ما بود و جبہ الہین قریشی در آمد  
 و سر بر زمین نہادہ شیخ سعدی خوش گوید ہر جا کہ روے زندہ و  
 بر زمین تست ہر جا کہ دست غم زدہ در دماغے تست ہر جا کہ دیگر  
 گوید بیت شعاع روز بھی تا بد از چین کسے کہ در پرشتش تو بر نہاد  
 بخاک جہیں ہر آن مرد مسافر بانگ بر وزد و گفت مکن سجدہ جائیکہ

ترجمہ گفت محبوب  
 صبحانی دہم من  
 علی را کہ مے بوسید  
 دست حضرت  
 عباس پاس  
 ایشان را

نیامده است عریه و غلبه کرده من با او گفتم غلبه مکن ہر امرے کہ فرض بودہ  
 باشد چوں فرضیت او برخیزد استحباب باقی ماند چنانچہ روز عاشورہ بر  
 اُمم ماضیہ فرض بود و عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوں ماہ رمضان  
 فرض شد فرضیت او برخاست استحباب او باقیماندہ آمدیم بر سجدہ  
 در میان اُمم ماضیہ مستحب بود چنانچہ رعیت مرہادشاہ راوشا اگر دمر استاد  
 را دامت مر پیغامبر را سجدہ مے کردند چوں در عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم آں سجدہ برخاست اکنوں استحباب رفت اباحت باقیماندہ بر امر  
 مباح منع از کجا آمدہ است آں مرد ساکت شد بعدہ فرمود معہذا و بر پیش  
 من کہ روے بر زمین مے آوردند من کارہ ام اما چوں پیش شیخ ماروے  
 بر زمین آوردہ اند اگر من منع کنم از دو چیز یکے لازم آید یا جھیل مشایخ  
 و یا تقیق ایشاں نعوذ باللہ منہا بزرگے گوید بیعت در خدمت رکاب  
 توسر بر زمین نہاد و خورشید ز آسماں چہارم ہزار بار و نکتہ در بیان صل  
 خرقہ و بخشش آں سلطان المشایخ مے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم در شب معراج از حضرت عزت خرقہ یافت و آں را خرقہ  
 فقر گویند بعدہ صحابہ را طلب کرد و گفت من از حضرت عزت  
 خرقہ یافتہ ام و مرا فرمان است کہ آں را یکے بدہم بعدہ پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم روے سوے حضرت ابو بکر کرد رضی اللہ عنہ و فرمود  
 اگر من این خرقہ بتو بدہم چکنی ابو بکر گفت من صدق و روم و طاعت کنم  
 و عطا کنم بعدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ را فرمود اگر من این خرقہ بتو بدہم  
 چہ کنی عمر گفت عدل کنم و انصاف نگاہ دارم بعدہ از حضرت عثمان رضی اللہ  
 عنہ پرسید اگر من این خرقہ بتو بدہم تو چہ کنی عثمان گفت من اتفاق کنم و  
 سخاوت و رزم بعد حضرت علی علیہ السلام رضی اللہ عنہ را پرسید اگر من این خرقہ را بتو بدہم  
 چکنی علی گفت من پردہ پوشی کنم و عین گمان خداے عزوجل بپوشم آں خرقہ



بعلی داد کرم اللہ وجہہ و فرمودہ فرمان خدا سے عزوجل بود کہ این جواب گوید  
 این خرقہ اور بد ہی و سلطان المشائخ مے فرمود کہ بر حضرت امیر المومنین ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ چهل ہزار دینار موجود بوداں روز کہ چهل ہزار دنیا رسیاورد  
 و گلیم پوشیدہ و میخے برآں زدہ بخد مت رسول اللہ علیہ السلام آمد و ہماں  
 زماں جبرئیل علیہ السلام گلیم پوشیدہ و میخے برآں زدہ بیاد رسول علیہ السلام  
 پرسید کہ این چہ ہیکت است گفت یا رسول اللہ افروچہ ملائکہ را فرماں شدہ  
 است کہ بر موافقت ابو بکر گلیم پوشیدہ و میخے برآں زدہ دریں محل سلطان  
 المشائخ این دو مصراع بر زیاں مبارک اندامیت شکرانہ چل ہزار دینار دہند \*  
 تا شیخ گلیم عشق را بار دہند \* بعدہ فرمود چوں جنید شبلی را خرقہ پوشانیدہ گفت  
 انچہ پیر در حق ما بجا آوردہ بود در حق تو بجا آوردیم باقی کار خداست عزوجل  
 و مے فرمود تشریف انچہ صحبت شیخ یافتہ باشد بغیر نتوان داد ولیکن اگر  
 بشویند درآں منع نیست فاما بہتر آن باشد کہ نشویند و مے فرمود از تشریفات  
 صحبت یافتہ پیر اگر وصیت کنند کہ برابر اس کس کہ در گو بنہند روا باشد و یا وصیت  
 کند کہ بفرزندانی کہ صالح باشد بدیشاں دہند و مے فرمود کہ من وقتے از شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدسہ الغریز خرقہ یافتم از گلیم خرقہ چشتی  
 و آں ہنوز بر من ہست عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ بعد نقل سلطان  
 المشائخ قدس السدسہ الغریز چوں نعش مبارک حضرت سلطان المشائخ  
 را در گور فرود آوردند خرقہ کہ از شیخ شیوخ العالم یافتہ بود بر وجہ و مبارک سلطان  
 المشائخ فرار کردند و صلی حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس السدسہ  
 الغریز بر سر مبارک سلطان المشائخ نہادند عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ  
 جامہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدسہ الغریز کہ جد کاتب  
 حروف سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ یافتہ بود و جامہ حضرت سلطان المشائخ  
 و جامہ شیخ علاء الدین بنہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدسہ

سره العزیز این سره جامه صحبت یافته اولیا سے خدا تعالیٰ یکے بخیه کرده بدست  
 مبارک سید محمد کرمانی که بوالد کاتب حروف سید مبارک محم کرمانی رسیده بود  
 تا روز تحریر در خاندان کاتب حروف آن دولت موجود است خارج آن جا سید  
 دیگر که پدر و عمان کاتب حروف از سلطان المشایخ یافته اند موجود است الحمد  
 علی ذلک حضرت سلطان المشایخ سے فرمود بعضے ازین طایفه را میان دزدان  
 روز قیامت بستاند و ایشان بگویند ما زودی تکرده ایم جواب آید که جا رہی  
 پوشیدید و عمل ایشان نکردید آخر هم بشفاعت پیران نجات یابند و سے فرمود  
 که مردے بود و از عزیز بشتر گفتن سے اواز بد اوں در دلی آمده بود بخدست مولانا  
 ناصح الدین پسر قاضی حمید الدین ناگوری رحمة الله علیه تا از خرقة در خواہد  
 ہم بریں نیت جمعے کرد بر سر حوض سلطان بعضے از درویشان آنجا حاضر شد  
 دریں میان آن درویش که در طلب خرقة آمده بود چوں حوض سلطان را بدید  
 گفت این سهل حوضے است حوض ساغر که در بد اوں است بہتر ازین حوض  
 است محمد کہ پیر آنجا حاضر بود چوں این سخن از شنید مولانا ناصح الدین را گفت  
 کہ این را خرقة مہید یعنی کذاب گوست مولانا ناصح الدین پہچان کرد و از خرقة  
 نداد و از شیخ نصیر الدین محمود رحمة الله علیه مشقول است کہ سے فرمود  
 من از سلطان المشایخ قاس السره العزیز شنیدہ ام چندین خرقة کہ این  
 ضعیف دادہ است ازین میان چہار کس را خرقة ارادت دادہ است و دیگر ہمہ  
 خرقة تبرک و شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ سے فرمود چندین خرقة کہ و ایم  
 ازین میان پنج یا شش خرقة ارادت بود باقی ہمہ خرقة تبرک عرض میدارد کاتب  
 حروف حکمت این سخن چیست کہ بر زبان مبارک سلطان المشایخ رفتہ  
 است کہ چندین خرقة کہ این ضعیف دادہ است چہار کس را خرقة ارادت  
 دادہ است مقرر است کہ چندین ہزار بندگان خدا یتعالیٰ مریدان سلطان  
 المشایخ بودہ اند و ہمہ را با ارادت قبول کردہ و کلاہ و خرقة دادہ و مرید گرفتہ

فاما مراد از این سخن مرید حقیقت و مرید حقیقی منقول است از سلطان المشایخ درین باب در نکته بیان مرید تجریر یافته است و دیگر آنکه مراد از آن مرید است که همه افعال اقبال متعلق پیر باشد و ذره از روش پیرتجا و زنگنه تا از غایت اتحاد پیر کنفس واحد شود که الفقرا کے کنفس واحد مصرع بیگانگی نیست تو مائی و ما تو نیم و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشته دیده است رایت بخط شیخ الاسلام شهاب الدین السهمی وردی انه ذکر الباس الخرقه الی الجندیل وبعد اختصار علی الصحبة وغیره من المشایخ عنعنہ الخرقه الی النبی علیه السلام و اعتمد السهمی وردی علی حدیث ابن خالد و للمشایخ فیہ طریقتان الطریقه الحسن البصریة والطریقه الکیلیة فانه لبس علیہ السلام علیاً و هو البس الحسن البصری و الکیل ابن زیاد فخر فخر الحسن البصری معروفه و اما الکیمل البس عبد الواحد ابن زید و البس هوا با یعقوب النسوی و البس هوا با یعقوب النهج جوری و البس هوا با عبد الله ابن عثمان و البس هوا با یعقوب الطبری و البس هوا با القاسم بن رمضان و البس هوا با العباس بن ادریس البس هو داود ابن محمد المعرف بنجاده الفقرا و البس هو محمد بن مالک البس هو اسماعیل لقصر و البس هو شیعنا بالحسنا احمد بن عمر البصری و البس هو هذا الفقیر نکته

نکته

سلاح ترجمه دیدم من بخط شیخ شهاب لدین سهم وردی تحقیق ذکر کرده است آن شیخ شهاب لدین پوشانید خرقه را بپوشانید که در آن راسوے جنبی بعد از آن اختصار کرده بصحبت بسوے آن از مشایخان نسبت کنند خرقه را بسوے یک بعد دیگرے تاریخانند نسبت این خرقه را بسوے حضرت غنی صلی الله علیه و سلم اعتماد شیخ شهاب لدین هموردی بر حدیث این خالد است مشایخان و دیگراد پوشانیدن خرقه دو طریق است یک طریق منسوب آ بسوے حضرت حسن بصری و یک طریق منسوب آ بسوے کیمل بن زیاد پس بدستی که شان اینست پیغامبر علیه السلام پوشانید آن خرقه علی را و علی پوشانید آن خرقه حسن بصری را و کیمل ابن زیاد پس طریقه و خرقه حسن بصری معروف است و اما کیمل بن زیاد پس پوشانید کیمل بن زیاد و عبد الواحد زید را خرقه و بعد از او احد زید خرقه پوشانید ابایعقوب نسوی را و او خرقه پوشانید ابایعقوب نهج جوری را و او خرقه پوشانید اباجده ابن عثمان را و او خرقه پوشانید ابایعقوب طبری را و او خرقه پوشانید اباقاسم بن رمضان را و او خرقه پوشانید اباعباس بن ادریس را و او خرقه پوشانید داود ابن محمد را که مشهور است بنجادم الفقرا و او خرقه پوشانید محمد بن مالک را و او خرقه پوشانید اسماعیل مصری را و او خرقه پوشانید شیخ مراد که پدرش کوی است نام او احمد بن عمر صوفی است و او خرقه پوشانید این فقیر را ۱۲

در بیان خلافت مشایخ قدس السداد و احیاء و اسرار سیم العزیز از سلطان المشایخ  
 قدس السدره العزیز مولانا فصیح الدین سوال کرد خلافت مشایخ کرا شاید فرمود  
 کسی را که در خاطر او توقع خلافت نباشد و من فرمود که شیخ طہیر الدین ستقابر  
 من آمدہ بود و من گفت ہر کہ را من مرید گرفتہ او بر من شیخی کرد من گفتم شمار از  
 جہت شیخ الاسلام بہاوالدین قدس السدرہ العزیز برائے ایں کار اذنی  
 بود گفت خیر بعدہ در خاطر من گذشت چوں کسی را از جہت شیخ اذنی نباشد  
 ہمیں تقاضا کند از سلطان المشایخ قدس السدرہ العزیز سوال کردند کہ  
 کہ ام اوصاف است کہ آدمی بدار مستوجب خلافت مشایخ مے گرد و او فرمود  
 کہ اوصاف ایں کار بسیار است فاما در آں ایام کہ خواجہ من مراد ولت خلا  
 خود رسانید روزے مرا گفت باری تعالی ترا علم و عقل و عشق دادہ است و ہر  
 بدیں سہ صفت موصوف باشد از و خلافت مشایخ نیکو آید و من از خواجہ خود  
 شنیدہ ام مشایخ خلافت خود کہ میدہند آنرا سہ طریقہ است اول محکم و بہتر است  
 و آں رحمانی است و در آں خیر و برکت بسیار است و آں آنست کہ پیہ و رباب  
 یکے ملہم مے شود و حق تعالی بغیر واسطہ در دل شیخ مے اندازد کہ فلاں را خلافت  
 بدہ و دوم آنست کہ شیخ در مرید معاملہ نیکو مے بیند اجتہاد مے کند و اجتہاد  
 احتمال خطاب و صواب دارد و سیم آنست کہ بشفاعت و عنایت کسی شیخ اورا  
 خلافت میدہد درین محل سلطان المشایخ را قدس السدرہ العزیز پر سید مذ  
 وچنین اذنی کہ انشراح پیہ نباشد شیخ عہدہ آں باشد فرمود مذہبیں نوع  
 چگونہ باشد بعدہ فرمود کہ فخر الدین صفا ہانی خلیفہ شیخ الاسلام فرید الحق  
 والدین قدس السدرہ العزیز بود و در بلگرام بودے و او داؤد نام  
 درویشے را بخدمت شیخ شیوخ العالم فرستاد و التماس خلافت کرد کہ خلق  
 مزاحم مے شود و کلام مے طلبد و من در آں ایام بخدمت شیخ شیوخ العالم  
 بودم شیخ شیوخ العالم خدمت ہاسے او قبول نکرد و مدتے فرستادہ او بغیر

مانده و یک کثرت من تنها و یک کثرت برابر مولانا شهاب الدین اسپر شیخ شیوخ  
 العالم ذکر او بجله بهتر پیش شیخ شیوخ العالم کردیم هر بار اثر بے رضای و شیخ ظاهر  
 می شد و می فرمود که این کار حق است باز و نیست هر که قابل باشد ناخواسته  
 بیاید کثرت سیوم در محل صالح در باب او عرض داشت کردم این بار فرمان شد تو چه  
 می گویی عرض داشت کردم حاکم محرم است او در ظاهر و در پیش مشغول می نماید  
 انگاه مرحمت فرمود از مولانا پدر الدین اسحاق براسه او خلافت نامه نویسان  
 و فرستاد تا چنان افتاد که در دلی با این فخر الدین طاقات شد من چیز  
 کیفیت خلافت او که التماس کرده بودم آغاز کردم و دیدم او را دشوار می نماید  
 در خاطر گذشت آنچه در باب او شیخ می فرمود حق همان بود و من بر غلطم مولانا  
 ضیاء الدین برنی رحمة الله علیه در حسرت نامه خود آورده که من وقتی بخدمت  
 سلطان المشایخ قدس الله سره العزیز حاضر بودم از اشراق تا چاشت بجاور  
 جاں بخش سلطان المشایخ قدس الله سره العزیز مشغول در آن روز بیشتر از  
 بندگان خدا بخدمت سلطان المشایخ قدس الله سره العزیز ارادت می  
 آوردند و بدولت ابدی می رسیدند و را شناسی این حال در خاطر گذشت که مشایخ  
 سلف در گرفتن مرید احتیاط کرده اند سلطان المشایخ بکرم وافر خود عام و  
 خاص را دستگیری می کند و دست بیعت میدهند خواستم که درین باب سوال  
 کنم سلطان المشایخ از آنجا که مکاشف عالم است بر خطر من واقف شد  
 فرمود هر چیز از من سوال می کنی و این نمی پرسی که من بے تقیث  
 آیندگان را چرا دست بیعت میدهم من ازین سخن بلزیدم در پیکر سلطان  
 المشایخ افتادم که مدتی است این شکل بر خاطر بود و امروز نیز در خاطر میگذشت  
 و باطن محرم بر آن مطلع شد فرمود که حق تعالی در هر عصر بحکمت بالغه خود  
 خاصیت نهاده است تا مردم آن عصر طریق و رسم و عادت عیاده پیدا  
 می آید چنانکه مزاج و طبیعت ایشان باطلع و اخلاق گذشتگان باز نمی نماید

مگر در نواد مردم و انیمتی از تجار بات است وصل ارادت در مرید انقطاع از  
غیر حق است و شغل مع الدین چنانکه شرح در کتب سلوک معلومست و سلف  
تا انقطاع کلی نمیدیدند دست بیعت نمیدادند فاما از عصر شیخ ابوسعید البخیری  
که آتی بود از آیات حق تا عصر شیخ سیف الدین باخرزی و از عصر شیخ  
شیوخ العالم شهاب الدین سهروردی تا عهد دولت شیخ شیوخ العالم  
فرید الحق و الدین قدس الله سره العزیز که در ہائے این شاہاں کہ علود و  
و کرامات ایشان از شرح مستغنی است بجوم خلق مے شد از ہر طایفہ از ملوک  
و امرائے معارف و مشاہیر و طبوایف دیگر مے آمدند و خود را از خوف تبعات آخرت  
در پناہ این عاشقاں خدائے انداختند و این مشایخ کبار دست بیعت  
بخاص و عام میدادند و خرقة توبہ و تبرک مے فرمودند و ہر کسے تواند کہ معاملات  
محبوبان خدا را مقیّس علیہ سازد کہ شیخ ابوسعید و شیخ سیف الدین باخرزی  
و شیخ شہاب الدین سهروردی و شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین قدس  
الله سرہ ہم بچنین مریداں گرفته اند من ہم مے گیرم چہ اگر محبوب خدایتعالی جہاں  
از گناہکاراں در حمایت خود آرد تو اندامیم و جواب سوال تو در گرفتن مریداں  
احتیاطے و لاسانے کنم یکے آنست کہ بتواتر مے شنوم کہ بسیاراں از درآمدن  
ارادت من دست از معصیتے میدارند و نماز بجماعت مے گذارند و باوراد و  
نوافل مشغول مے باشند اگر من ہم در اول شرائط حقیقت ارادت با ایشان  
بگویم و خرقة توبہ و تبرک کہ بجائے خرقة ارادت است ندہم ازین مقدار خیر کہ  
از ایشان در وجود مے آید محروم شوند و دیگر آنکہ بے آنکہ در خاطر بگذرانم و  
بالتما مے و یا وسیلتے انگیزم و یا تشفیے در میاں آرم از شیخے کامل تکل در  
دادن دست بیعت مجازم مے بینم سلما فی بعجز و اضطراب و سکنت  
و بیچارگی بر من مے آید و مے گوید کہ از جملہ گناہاں توبہ مے کنم من بہ نیت  
آنکہ شاید سخن او راست باشد دست بیعت مے دہم خاصہ کہ از صادقاں



من شنوم کہ ارادت من از اہل بیعت را از معاصی باز میدارد و بسبب دیگرے آنکہ  
 اقوی الاسباب است اینست کہ روزے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 قدس السدرہ العزیز دوات و قلم از پیش خود مراد او فرمود کہ تعویذ نبویسی کہ مرید  
 بہمت دادن تعویذ مجازے باید و من ترا اجازت دادم کہ تعویذ نبویسی و بجا جتند  
 بہر ہی چوں تعویذ نوشتن گرفتہ شیخ شیوخ العالم در من دید کہ از نوشتن دعا ملول  
 شدہ ام فرمود کہ تو ہمیں زماں از نوشتن دعا ملول شدی در آنکہ جتند اں بسیار  
 بردر تو خواهند آمد و دعا التماس خواهند کرد و حال تو چگونه خواهد شد دریں محل چوں  
 دیدم کہ خلوت است در پاسب شیخ شیوخ العالم اقدام و گفتہ کہ مخدوم مرا بزرگ  
 کردانید و خلافت خود کہ بس بزرگ دولتی است مرا فرمود و من مروے متعلم و از  
 اختلاط دنیا پیوستہ متنفر بودہ ام و اینکار عہدہ بزرگ است اندازہ من بیچارہ  
 نیست ہمیں ارادت مخدوم و نظر شفقت در کار من کافیت چوں خدمت شیخ  
 شیوخ العالم عرضداشت من بشنید فرمود اینکار از تو نیکو خواهد آمد من  
 دریں باب الحاح کردم شیخ شیوخ العالم را از عذر خواستن من حالے پیدا  
 شد و راست نشست و مرا نزدیک طلبید و پیش خود نوشتن فرمود و گفت  
 نظام بدانکہ فروا مسعود بندہ را در درگاہ بے نیازی آبروئے خواہ بود یا نہ  
 اگر خواہ بود من با تو عہدے کنم کہ پاسے در بہشت تنہم تائشاں را کہ تو  
 دست بیعت دادہ با خود در بہشت نہرم شیخ سعدی ہیئت ما نذریم غم دوزخ  
 و سوداے بہشت + ہر کجا خیمہ زدای اہل دل آنجا آیند + الغرض بریں حرف  
 سلطان المشلیخ تبسم کرد و فرمود کہ مرا خلافت بچنین دادہ اند و این کار  
 گے از من نیکوے آید و گاے نیکوے آید منید انم آنا کہ ہمہ عمر در طلب اینکار اند و بحیلہ  
 و چارہ و دوزخ و نعمت دست دریں کار نازکے زنند از ایشاں چگونه خواہد آمد  
 و نیز بچنین بزرگے کہ من یقین میدانم و بہرے العین مشاہدہ کردہ ام کہ شیخ  
 من از واصلان درگاہ بے نیازی بود از مشربے کہ شیخ بایزید و جنید و دیگرے

مستان عشق خداے جاہا پوشیده انداد هم پوشیده بود و در باب کسانیکه  
 من ایشاں را دست بیعت میدهم آنچنان سخن گفته باشد مشہد شد من نتوانم که  
 از بیعت مانع شوم این ضعیف گوید بیعت بدست گیر و بروں آرد دستگیری  
 کن و کہ جز محبت تو بیج دستگیرم نکند در بیان حال شیخ کاتب حروف بخط  
 مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس السمره العزیز نوشته دیده است  
 ادنی حال الشیخ ان یکون موصوفا یا و صاف اولہا ان یکون مراداً حتی  
 یملکہ تربیت المرید والثانی ان یکون سالکاً حتی یقد ر علی اللہ لولہ  
 والثالث ان یکون مودیا حتی یوذب والرابع ان یکون جواداً غیر ملتفت  
 الی الکون والخامس ان یکون طعاماً فی مال المرید والسادس اذا  
 امکنہ العطف بالامارات لا یعطہ بالعبارت والسابع اذا امکنہ التادیب  
 بالرفق لا یوذب بالغف با امر بفعلہ امر المرید بفعلہ والتاسع ما  
 نہی عنہ نہی المرید عنہ ونیرج عنہ والعاشرا ذاقیل المرید للہ  
 تعالی فلا یردہ لاحد فان کان الشیخ بہذا الصفہ لا یکون المرید  
 الا صادقاً ترجمہ کترین حال شیخ اینست کہ باشد شیخ موصوف  
 باوصاف صفت کردہ باشد بصفتہا صفت اول اینست کہ باشد مراد و  
 مطلوب تاقا در شود بر تربیت کردن مرید و صفت دوم اینست کہ باشد شیخ  
 راہ رفتہ تا تواند راہ نمودن و صفت سوم اینست کہ باشد شیخ صاحب آداب  
 تا آداب آموزد مرید را و صفت چهارم اینست کہ باشد شیخ صاحب جو و عطا  
 بے ریا و نمود و صفت پنجم اینست کہ شیخ نباشد طمع کنندہ و طول مرید و جز آن صفت  
 ششم اینست کہ تا تواند مرید را بنرخی و دلیری ادب دہد و تربیت کند نہ  
 بسختی و بیروی صفت ہفتم اینست کہ تا ممکن باشد شیخ نصیحت مرید را با اشارت  
 کند بزبان نگوید صفت ہشتم اینست بچیزیکہ ما مورا است شیخ باں چیز صریح امر کند  
 مرید را بکردن آن چیز صفت نہم اینست بچیزیکہ باز داشته شد

است شیخ ازاں چیز باز دارد و مرید را هم ازاں چیز صفت و هم نیست و قتیکه  
 قبول کند مرید را بر اے اللہ تعالیٰ پس روکن بر اے کسے پس اگر باشد  
 شیخ بایں صفتها نباشد مرید آں شیخ مگر صادق نمکته در بیان ولی و ولایت  
 و ولایت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ مے فرمود مرتبہ اولیا برستہ قسم  
 است یکے آنکہ ولی باشد و از انحال نہ اورا خبر باشد و نہ خلق را دوم آنکہ خلق  
 بدانند کہ او از اولیا است و او نداند سیوم آنکہ او ولی حق باشد و بدانند کہ از اولیا  
 و خلق ہم بدانند بعدہ فرمود انہیا را عزل نباشد و در رسالہ امام ابو القاسم  
 قشیری مے نویسند کہ ولی را دو معنی است یکے فعیل بمعنی مفعول یعنی ولی کسے  
 باشد کہ حق تعالیٰ را متولی گرداند و را مورخویش قال اللہ تعالیٰ و هو یقول لصاحبہ  
 فلا یکک لنفسی بخطہ بل یتول الحق للہ سبحانہ و تعالیٰ و دوم فعیل صیغہ  
 مبالغہ من الفاعل یعنی ولی کسے است کہ ستولی عبادات و طاعات و عبادت  
 باشد یعنی عبادات و طاعات او را جاری دارد بر سبیل پیای مے من غیر ان  
 یتخللہا عصیاں پس ایں ہر دو صفت موجود باید تا او ولی باشد و اختلاف  
 کردہ آید کہ روا باشد ولی خود را ولی نداند بعضے مے گویند روا باشد زیرا چہ  
 ولی نفس خود را در عین تصغیر مے بیند و اگر چیزے از کرامت بدو ظاہر شود  
 یتسدد نباید کہ ایں مکر باشد پس ایں حال مشعر خوف باشد و ایں خوف احتمال  
 آں دارد کہ عاقبت بخلاف حال او باشد پس طایفہ کہ برینحال و برینقول  
 شرط ولایت و فائے مال میدارند یعنی اگر معاملہ موافق مال شد ولی باشد  
 و بعضے مے گویند روا باشد کہ ولی خود را ولی داند و ایں طایفہ شرط نئے دارند  
 و فائے مال را پس نزدیک ایشان رواست کہ ایں ولی مخصوص بکرامت  
 باشد کہ بدانند کہ او مامون العاقبتہ است زیرا چہ کرامت اولیا جایز است  
 پس ایں حال از خوف عاقبت ایمن گرداند و ہم ازینجاست کہ رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ وہ نظر انداز یاران من کہ دہشت

خواهند رفت و رسول علیه السلام آنست که ایشان مامون العاقبة اند و سلطان  
 المشایخ می فرمود که شیخ را هم ولایت باشد و هم ولایت باشد و ولایت آنست که  
 مریدا را بخوار سازد و ادب طریق تعلیم کند و آنچه میان او و میان خلق است  
 آن را ولایت گویند و آنچه میان او و میان حق است آن ولایت است و آن  
 خاص محبت است چوں شیخ از دنیا نقل کند و او باشد ولایت با خود بر داما و آقا  
 بکس تسلیم کند و برود اگر او ندهد و او باشد که حق جل و علی ولایت بدیگری بدهد اما  
 ولایت همراه او باشد آن را با خود برود و درین باب حکایت فرمود بزرگے بود و مرید  
 را بخند مت بزرگے فرستاد که شب ابو سعید را بواجیه نقل کرد و با آن بزرگ  
 کس فرستاد که ولایت بکس داد او جواب گفت که این خبر ندارم بعد از آن ایشان  
 را معلوم شد که آن ولایت شمس العارفین دادند رحمة الله علیه هم در آن  
 شب خلق بر در شمس العارفین آمدند شمس العارفین ایشان را پیش  
 از آنکه سخن گویند گفت خدا تعالی را چندین شمس العارفین اند تا بکدام  
 شمس العارفین داده باشند سلطان المشایخ قدس سره العزیز می  
 فرمود که اولیا تا وقت نقل بچنانا اندگوئی کسے در خواب باشد و معشوق او  
 در بستر او حاضر شده باشد وقت رحلت آن خفته را ماند که ناگاه از خواب بیدار  
 شود معشوق و مطلوب خود را که همه عمر در طلب او بوده باشد هم در بستر خود دید  
 دانی او را چه شادی و فرحت بود یکی از حاضران سوال کرد که بعضی اولیا را  
 ہمیں جان نعت مشاہدہ حاصل است فرمود آسے قاما این نعمتے کہ این عات  
 می بیند چوں آن نعمت بکمال دریا نید بیاں خفته ماند که چوں بیدار شود  
 معشوق خود هم در بستر یا بوحکم حدیث اکثاس نیا مفاذ ماتوا بئنتهوا یعنی  
 تا هر کس اینجا بچه مستغرق است چوں بمیرد هانچہ مطلوب او ست بدود دهند  
 نکته در بیان کرامت حضرت سلطان المشایخ قدس سره العزیز می  
 فرمود که چیز است که از طریق کرامت حاصل شود یکی علم بے تعلیم چنانکه

خواجہ ابو حفص نیشاپوری در سفر حج چوں بہ بغداد رسید با خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ بزبان عربی بفصاحت و بلاغت سخن گفت دہم آنچه عوام را در حق دیدہ شود اولیا را در پیاری دیدہ شود و سوم آنچه تصور عوام در نفس ایشان موثر آید اولیا را آن تصور نفس غیرے موثر آید مثلاً اگر حوضے را تصور کنند در زمان دہاں او پر آب شود و این اثر تاثیر تصور است بچنین اگر صاحب کرامتے تصور کنند نفس غیرے اثر آن تصور حاصل ے شود تا اگر بموت شخصے تصور کنند آن شخص بمیرد و اگر دیدن شخصے تصور کنند در حال آن شخص حاضر شود ے فرمود خارق عادت را چہار مرتبہ است معجزہ و کرامت و معونت و استدراج اما معجزہ ازاں انبیا است کہ ایشان را علم و عمل کامل باشد و ایشان اہل صحواً و اہل کرامت اولبا را باشد ایشان را نیز علم کامل باشد و اما فرق اولیا و انبیا اینست کہ انبیا غالب الحال اند و اولیا منلوب الحال اما معونت آنست کہ بعضے مجانبین را باشد کہ ایشان را نہ علم و نہ عمل و از ایشان چیزے برخرق عادت معاینہ افتد اما استدراج آنست کہ طایفہ باشند کہ ایشان را ایمان نباشد و چوں اہل صحو و غیر آن برخلاف عادت از ایشان چیزے دیدہ شود کہ کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است و قد جرت السنة الالهية ان لا يخرج شیء من عالم الغیب الی الشهادة الا بواسطہ کقول ابن مسعود بعد ما سال النبی علیہ السلام و ابو بکر رضی اللہ عنہما اللہ انما موثق لست لبنای فیہا قد عا ساء لم یز علیہ فحل و شراب ما استخرج اللہن الا بالاضراع مع ان اللہ تعالی قادر علی ابداء من غیر ضرع وان ابا ہریرہ سلم من خیر ملازم النبی علیہ السلام ثلاث سنین و قد زادت رواية علی رواية من لازمہ و عمر و بسیط کسایہ مشہور فکیف ینکر علی من اودع العلوم فی کساعہ الی ہریرہ و اودع اسراراً فی خرقہ

سہ

البها علیا رضی الله عنه قال عایشة رضی الله عنها خرج رسول الله  
صلی الله علیه وآله وسلم غداة وعليه مرط من شعر اسود فباع الحسن  
فادخل معه ثم الحسين فادخله معه ثم فاطمة فادخلها معه ثم علی  
فادخله معه ثم قال انما يريد الله ليزول عنكم الرجس اهل البيت  
ويطهرکم تطهیرا انظر السنة الالهية باذهاب الرجس باذخال  
النبي علیه السلام تحت مرط ترجمه تحقیق جاری شده است سنت  
وعادت خدا برین که خارج نکنند چیزی را از علم غیب بسوے عالم شهادت  
مگر بواسطه مانند قول ابن مسعود رضی الله عنه بعد از آنکه خواست پیغمبر  
صلی الله علیه وسلم والی بکر رضی الله عنه شیر را گفت نیستم من از نوشاننده  
آن شیر پس طلبید آن سر و صلعم گو سپندے را که نه جسته بود و روزی نوشید  
آنحضرت شیر را مگر از پستان با وجود آنکه خداے تعالی قادر است بر آنکه ساین  
شیر از غیپستان و دیگر آنکه بدستیکه اباهریره ایماں آورد و در بہترین زمانہ و  
لازم گرفت صحبت آن سرور را صلی الله علیه وسلم سہ سال تحقیق زیادہ شد  
روایت احادیث اباہریرہ بر روایت کسے کہ لازم گرفت صحبت آنحضرت را  
صلی الله علیه وسلم تمام عمر و فراخی کلیم آن ابی ہریرہ معلوم و مشہور است  
پس چگونه انکار کردہ شود بر ذاتے کہ امانت نہادہ است در کلیم ابی ہریرہ  
وامانت نہادہ است اسرار الہی را در خرقة کہ پوشانید آن خرقة علی رضی الله  
عنه گفت عایشہ رضی الله عنها برآمد آنحضرت صلی الله علیه وسلم روزے  
و بود بر آنحضرت کلیم سیاہ پس آمد حضرت امام حسن رضی الله عنه پس  
داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم با خود زیر کلیم امام حسن را رضی الله  
عنه پس برآمد امام حسین رضی الله عنه پس داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم با خود زیر کلیم  
امام حسین را پس آمد فاطمہ رضی الله عنها پس داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم فاطمہ رضی  
عنها در زیر کلیم پس ترآمد علی رضی الله عنه پس داخل کرد آنسرور صلی الله علیه وسلم



علی رضی اللہ عنہ پس گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر این نیست کہ خواستم  
 است خدا یتعالی شمارا پاک نکتہ در بیان ستر گرامت حضرت سلطان المشایخ  
 ے فرمود قدس سرہ العزیز فرض اللہ تعالیٰ کتمان الکس امت علی اولیائہ کما  
 فرض علی انبیائہ اظہار المعجزۃ ترجمہ فرض کردہ است اللہ تعالیٰ پوشیدن  
 کرامت بر اولیائے خود چنانچہ فرض کردہ است اللہ تعالیٰ بر انبیائے خود ظاہر کردن  
 معجزہ را پس اگر کسی کرامت اظہار کند ترک فرض کردہ باشد چہ بد کردہ باشد  
 و سلوک را حد مرتبہ نہادہ اند ہدف ہم مرتبہ کشف و کرامت است اگر سالک ہم دریں  
 یمانہ ہشتاد و نہ مرتبہ دیگر را کہ برسد و فرمود شیخ عثمان حرب آبادی رحمۃ اللہ  
 علیہ پس بزرگ کسی بود و اورا تفسیر است قوی معتبر اوساکن غنیمتیں بود سبزی  
 پختہ و فروختہ بعدہ در بیان عنایت غیبی اس بیت فرمود بیت حق بشیاں تاج  
 نبوت دہد ورنہ نبوت چہ شناسد شباں ۛ اگر کسی بروے آمدے و درم قلب  
 بدو دادے و از انچہ بچتہ بودے بخندے او اس درم سستے اگر چہ بدانستے کہ قلب  
 است بر روے خندہ نگفتے تا خلق را چناں نمودے کہ در قلب سرہ فرق نمیکند  
 بیشترے آمدند و درم قلب ے داوند و سبزی بچتہ ے بردند تا وقت نقل او شد  
 روے سوئے آسمان کرد و گفت خداوند ترا معلوم است کہ خلق مرا درم قلب داو  
 اند و من بجایے سرہ قبول کردہ ام و بر روے ایشان رو نکردہ ام اگر از من ظاہر  
 قلب در وجود آمدہ است بکرم خود بر روے من رو کن بعدہ فرمود درویشے حساب  
 دے برو آمد طعائے از دیگ او طلب نمود شیخ عثمان کفگیر برآورد ہمہ درو  
 مروارید بوداں درویش گفت این را بکنم باز شیخ عثمان کفگیر برآورد ہمہ زر  
 برآمداں درویش گفت اس سنگریزہ بود و این سنگ چیرے بکش کہ من بخورم  
 بارتیوم شیخ کفگیر برآورد ہماں سبزی بروں آمد کہ چمتہ بوداں درویش چوں  
 این حال پدید گفت اکنون ترا بیش ازین انیجا نباید بود و ہمدراں چند روز  
 شیخ عثمان نقل کرد بعدہ فرمود چوں درویش ازین بابت کشف کند اورا رو

بودن در دنیا نباشد خواجہ سنائی نظم کرده است نظم پنج نملے رے شہر نور  
چوں نمودی برو سپن بسوزہ آں جمال تو چیت مستی تو \* و آں سپن تو چیت  
ہستی تو \* بعدہ فرمود انچہ بعضے اولیا بیروں میدہند آں مستی ایشاں است  
بر خلاف انبیا کہ ایشاں اصحاب صحو اند خواجہ سنائی آنرا مستی مے گوید یعنی چوں  
بترکشف کردی بیش تر از دنیا درنگ نباید کرد بدیں عبارت گفته است \* آں  
جمال تو چیت مستی تو \* و آں سپن تو چیت ہستی تو \* بعدہ فرمود آنکہ کامل است  
ہیچ نوع اسرار بیروں نہ دہ فرمود حوصلہ و سعی بیاید تا اسرار را شاید و اہل این  
معنی اصحاب صحو اند و نے فرمود مرا واکشف و کرامت حجاب راہ است کارا ستقامت  
محبت دار و کرامت پیدا کردن کارے نیت مسلمانانے رے رستی گدائے  
بیچارہ بیاید بود انکجاہ فرمود خواجہ ابو الحسن بنوری رحمۃ اللہ علیہ بر لب آب و جلہ  
رسید ماہیگیرے را دید اورا گفت دام صاب اندازو ماہی بگیر اگر من صاحب  
ولایت خواہم بود دریں دام ماہی خواہد افتاد کہ راست دونیم من خواہد بود ماہی گیر  
دام در آب انداخت ماہی در دام افتاد چوں اورا وزن کردند راست دونیم  
من شد ایں خبر شیخ جنید رسانید مقدس سر فرمود کا شکے کہ در آں ماہی  
سیاہ افتادے تا ابو الحسن را بگزیدے و او را ہلاک کردے گفتن چرا چنین  
مے فرمائی گفت مارے در آنچہ اورا بگزیدے و او ہلاک شدے شہید میرفتے  
چوں آں نشد چہ دائم بدیں غور کرامت ختم کار او چگونہ خواہد شد وے فرمود  
شیخ سعاد الدین حمویہ رحمۃ اللہ علیہ سپر نرگ بود مگر والی آں شہر و حق او  
اعتقادے نہ داشت تا روزے ایں والی یعنی بادشاہ از خانقاہ نزدیک سے  
گذشت حاجے را دروں فرستاد و ایں لفظ گفت کہ ایں صوفیچہ را بیروں  
طلب حاجب دروں آمد و پیغام بادشاہ رسانید شیخ بسخن او ہیچ التفاتے نکرد  
بنماز مشغول شد حاجب بیروں آمد و صورت حال باز گفت بادشاہ را کہ غضب  
بود و نوشت و بخدمت شیخ آمد شیخ برخاست و بجا شتے کرد و ہدیہ کی نشست

در آن نزدیکی با غیچ بود شیخ سعد الدین حمویہ اشارت کرد تا نختہ سیب بیاورد  
 شیخ و بادشاہ سیب تناول میکردند مگر سیب بزرگ در آن طبق بود و در دل  
 بادشاہ گذشت کہ اگر این شیخ را صفائی هست مرا این سیب خواهد داد ہمینکہ  
 براندیشہ مطلع شد دست دراز کرد و آن سیب برداشت و روئے سوئے بادشاہ  
 کرد و گفت من وقتے در سفر بودم بشہرے رسیدم و بر در آن شہر جمعہ دیدم نقابے  
 بازی میکرد آن نقاب دراز گوشے داشت چشم آن دراز گوش بجا مہ بستہ بود و درین  
 میاں انگشتی خود بدست یکے از نظار گیاں داد انگاہ روئے سوئے جمع کرد کہ  
 این دراز گوش من انگشتی مے یا بداں دراز گوش در دایرہ آن جمع بچناں چشم  
 بستہ گشتن گرفت و ہر کس را بوعے میکرد تا رسید پیش آن مرد انگشتی برو بود  
 بایستاد ہما سجا قرار گرفت نقاب بیاید و انگشتی از آن مرد بستہ الغرض شیخ  
 سعد الدین حمویہ از بعد این نظیر روئے سوئے بادشاہ کرد و گفت کہ اگر مردم  
 چیزے از کرامت پیدا کند کوئے خود را باں حمار برابر کردہ باشد و اگر نکلند ترا و خاطر  
 گردد کہ درین مرد صفائی نیست این بگفت و سیب جانب بادشاہ انداخت  
 عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ طریقہ مشایخ ما قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم الغیر  
 ہمہ ستر بود چنانکہ در ذکر این بزرگاں در محل ماے خود تحریر یافتہ است خواجہ حکیم  
 سنائی خوش گوید ملیت ما من غلام گزیدہ مرا غم باد و ایم فدائے شاں جامعہ  
 قدر شاں پیش امر پایدہ کشف رازی کفش مالیدہ کشف اگر ہند گردوت برتن  
 کشف را کفش سازد بر سر زن تکتہ در بیان یقین شدن اسم از زبان مبارک  
 سلطان المشایخ و در بیان ارادت آوردن کاتب حروف محمد مبارک علوی  
 کرمانی المدعو بامیر خور و بحضرت با عظمت سلطان المشایخ نظام الحق و الشرع  
 والدین خواجہ محمد ابن احمد ابن خواجہ علی الحسینی البخاری بدافونی قدس اللہ سرہم  
 الغریز مقرر ضمیر حق پذیر فریدان خوب اعتقاد باد کہ کاتب حروف بندہ و بندہ زادہ  
 آستان آسمان سائے مشایخ طبقہ مکررہ خواجگان چشت است رضی اللہ عنہم و پدر و جدہ

ایں بنده در سلک خدنگاران ایں مشایخ کبار منسلک بوده اند و نعمت دینی و دنیاوی از حضرت ایں پاکان مخصوص گشته اند ایں ضعیف خوش گوید قطعه

بر باد داده جان دل خان و مان خویش	بیچارگان عشق تو بر بوسے زلفت تو
مطلوب هر دو عالم مقصود جان خوش	از حضرت مشایخ دین دار یافتند

الغرض چون ایں بنده تولد شد جد پدرین کاتب حروف سید محمد کرمانی که از مریدان سابق شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السره العزیز بود و مولانا شمس الدامغانی که جد مادرین کاتب حروف و هم سبق حضرت سلطان المشایخ بخدمت شمس الملک بود بجهت تعیین نام کاتب حروف بخدمت سلطان المشایخ آمد سید محمد کرمانی بخدمت سلطان المشایخ باز نمود که ایں خوردک را نام تعیین فرماید سلطان المشایخ فرمود که شما بزرگ اند نام تعیین کنید سید محمد توجه بولانا شمس الدین دامغانی کرد شما تعیین کنید بعد مولانا شمس الدین بخدمت حضرت سلطان المشایخ عرض داشت ماکه بخدمت آمده ایم مطلوب آنست که مخدوم نام تعیین کند بعده سلطان المشایخ قدس السره العزیز فرمود که مرا محمد نام است و سید را نیز محمد نام است و خدمت شما را هم محمد نام ایں خوردک را هم محمد نام باشد و ایں دولت و سعادت باتفاق آں اولیای کاتب حروف را ازال روز شد شیخ سعدی خوش گوید بیت بنده را نام خویش تن نبود + هر چه ما را لقب کنند آنیم + و چون بنده بحمد بلاغت رسید بسعی جمیل والده بزرگواره رحمہ اللہ علیها و بواسطه شفقت جد مادرین مولانا شمس الدین دامغانی رحمۃ اللہ علیہ بشرف ارادت حضرت سلطان المشایخ نظام الحق والشرع والدین قدس السره العزیز رزقنا اللہ شفاعت مشرف گشت امیر خسرو خوش گوید بیت سعادت ابدی در پئے ارادت تست + چنانکه عید مبارک ز بعد ماه صیام + ایں ضعیف گوید

نظم اے دست تو دستگیر جان و دل من \* اے روے تو حل عقدہ مشکل من \*  
 خاک کو تست افسرد تاج سر من \* عشق رخ تست جملہ حاصل من \* و بوقتے کہ  
 سلطان المشایخ قدس السمره العزیز دست ارادت بدیں بندہ دادہ اندو  
 چاشت بود سلطان المشایخ بالائے بام جامع خانہ پیش حجرہ در مقام معبود مستقبل  
 قبلہ بر کہٹ نشستہ ایں ضعیف گوید قطعہ بر تخت نشستہ بود چو سلطان عاشقاں  
 اس سر و مشایخ بر مان عاشقاں \* و رہش کست زلفش دلہاے عارقاں \*  
 سرگشتہ بادگرد و سرش جان عاشقاں \* و در گریہ مستغرق گشتہ سبحان اللہ ایں  
 چہ گریہ بود اگر وقتے تبہم کردے در اثناے تبہم ہم در آب در دیدہ گشتے ایں ضعیف  
 گوید رباعی اسیر گریہ تو ہر کہ دید یک نظرش \* غلام خندہ تو عالم است اے سلطان \*  
 عجب ترا نگاہ بجاہ تشم از گریہ \* و چشم روشنت از آب دایما غلطاں \* خدمت مولانا  
 شمس الدین بندہ را یاد و بردار رسید لقمان و حمید داؤد پیش برد بہت مولانا  
 شمس الدین کرسی آوردند متصل کہٹ حضرت سلطان المشایخ نہادند تخت  
 مولانا بالائے کرسی نشست و مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ در مجلس پیش  
 نشستہ بود و سخن در علم طب مے گفت بر خاست و رفت و ذکر ایں بندگان مولانا  
 شمس الدین بدیں عبارت کرد کہ پسران سید مبارک دعا گوزادگان مخدوم  
 مے خواہند کہ در سلک بندگان منسلک شوند و بشرف ارادت مشرف گردند حضرت  
 سلطان المشایخ فرمود کہ مولانا مرا اینہا فرزندانت ایں ضعیف گوید بیعت ایں  
 از کرمت من و دیکن گویم \* اے کاش سگہا شم اندر رہ تو \* بعدہ دست  
 ارادت بندہ کمینہ را داد و کلاہ بر سر ایں بندہ نہاد و فاما دیریں حالت حضرت  
 سلطان المشایخ را گریہ چناں غالب شد کہ تلقینے نکردند المقصود ایں بندہ  
 در سایہ دیوار سلطان المشایخ بر سنت آبا و اجداد پرورش مے یافت ایں  
 ضعیف گوید بیعت پرورش مے یافتم در سایہ دیوار تو \* من کہ باشم جملہ عالم  
 پرورش مے یافتم \* بعدہ ہر چند گاہ چہ بصاحب مولانا شمس الدین مذکور

وحیہ فرستاد والدہ بزرگوار بحال جہاں آراے و دیدار دکشایے سلطان  
 المشایخ مشرف مے شد این ضعیف گوید قطعہ کیکہ روے تو دیدہ است  
 اعتقاد من آنست کہ اونجات ابد یافتہ است از رحاں و نذر عشق تو مے  
 میرم دہی طلبم کہ روے خوب تو بنیم کجاست این درماں و اگر چہ درک معانی  
 در آں ایام چنداں نبود فاما ہم بوقت پاک سلطان المشایخ قدس اسد ستر  
 العزیز این ضعیف گوید رباعی از وقت تو وقت عالمے خوش گشتہ است و در  
 عشق تو جاں زانودہ غم رستہ است جانان ز غمت دو کون پر شدہ آسے و  
 باروے تو عشق عقد محکم بستہ است کہ نعمت دیدار و مشاہدہ مجلس آں بزرگوار  
 کہ مشاہدہ مجلس حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بود و ذوق مجلس  
 ارادت و مساس دست مبارک سلطان المشایخ کہ بگریہ حضرت سلطان  
 المشایخ مقرون بود و این ضعیف گوید بیت گریہ تو کہ مایہ عشقت و  
 عاشقان جہاں بدیدہ خرنہ پس از اں دیدہ خون دل چوں آب و بر دورت  
 عاشقان زدیدہ برنہ و در خاطر جا گرفته است و در ضمیر شکن گشتہ این ضعیف  
 گوید بیت چناں در خاطر م داده است جایب کہ خواہم در دل اندر زیر پایت  
 و نیز تا این غایت کہ این سچا رہ سماع مے شنود و رقتہ کہ از اں حاصل مے شود  
 آنہم ثمرہ آں است کہ از اوصاف پسندیدہ و اخلاق گزیدہ سلطان المشایخ  
 بر روح نازل مے شود و از انجا شاخ در شاخ میزند خواجہ حکیم سنائی گوید بیت  
 بصحرائے محبت شو اگر نر نہت ہے یابد کہ آنجا باغ در باغست خواں در خواں  
 داور را و ہر چہ کہ از دین و دنیا این ضعیف را پیش مے آید صورت مصفاے  
 روح افزاے حضرت سلطان المشایخ کہ فلک و ملک و جن و انس در شاہد  
 آں سرگرداں مے بودند و در دل خود تصور کنند و مقصود و مطلوب این سچا  
 ہم بوقت پاک سلطان المشایخ از اں حاصل مے گردد این ضعیف گوید بیت  
 حاصل عشق تو در ہر دو جہاں رکوتوبیں خانہ اہل دلاں گشتہ سر کوے تو بس



ہر کسے سوئے کسے روز قیامت بید \* لطمہ بندہ در آں روز ہمیں سوئے تو پس  
 باز ایں ضعیف گوید بیت تو بادشاہ جہانی ترا سزد نظرے \* بحال مالک گدایا  
 کوئے سلطانیم \* آدم بر سر حرف چوں محبت ایں حضرت در سویدے دل بندہ  
 جاکے کرد ایں ضعیف گوید بیت بساطانی نشستی در دل و جاں \* نگو کردی  
 تو اے سلطان خواباں \* باز ایں ضعیف گوید بیت اے ز عشقت خراب  
 خانہ دل \* روشن از آفتاب خانہ دل \* چشمہا خون دل رواں کردند \* دست  
 چوں شیشہ در میانہ دل \* بجان و دل ایں بیچارہ متعلق ایں سرور صاحب دلا  
 عالم گشت مصرع بجز اسد کہ دل ریا فتم اندر خم زلفش \* و نیز ایں گدا حضرت  
 سلطان المشایخ قدس السمرہ العزیز را چند کثرت در خواب دید بیت ہمہ  
 دعائے تو گویم بوقت بیداری \* ہمہ خیال تو بنیم چو باشم اندر خواب \* و خواب را  
 اثرے تمام و غمرہ پیداست فلیکف خواب مریدے بیچارہ عاشقے کہ دھمیرا و جز  
 خیال دوست دیگر بر ایدخل نباشد بیت چنان فرخ نشسته است یار در دل  
 تنگ \* لکن بیچ زحمت اغیار ورنے گنج ویا بچنین دے کہ غرق دریاے محبت پیر شاہ  
 و آں محبت دلیل بر محبت حق تعالی باشد شیطان ملعون را چہ محل کہ در خواب مثل  
 بدوستان حق تعالی تواند کرد قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَأَىٰ فِي الْمَنَامِ  
 فَقَدْ رَأَىٰ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ فِي تَرْجَمَةٍ گفست پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم  
 کہ یکہ دیدم او خواب تحقیق دیدہ است پس مراد بدستی کہ شیطان مانند من  
 نمی شود در صورت و سیرت با من و شیخ قائم مقام پیغمبر است قَالَ الشَّيْخُ فِي قَوْلِهِ  
 كَمَا النَّبِيُّ فِي أُمَّتِهِ تَرْجَمَهُ پس بدستی کہ شیخ در قوم خود مانند نبی است در سیرت  
 خود پس چنانکہ امکاں ندارد کہ مثل بصورت آں شاہ پیغمبر صلی محمد رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم تواند کرد و بچنین تصور ندارد کہ مثل بصورت شیخ تواند کرد  
 فَيَلْتَقِ الْمُرِيدُ بِمُحَقِّقٍ ظَا تَرْجَمَهُ پس باقی میماند مرید مراد نگاہداشت کردہ شدہ  
 در پناہ شیخ از شر شیطان کثرت اول کہ کاتب حسروف جمال حضرت

سلطان المشایخ را در خواب دید امیر خسرو خوش گوید بیعت ایس توئی با بخوار  
 مے بنیم و یا لبشب آفتاب مے بنیم و کوئے حضرت سلطان المشایخ بالائے  
 بام جامع تخانه درون حجره خویش بر کھٹ مستقیل قبالہ شسته و پیش آں بوری که  
 لکھنوتی فراز کرده اند و دریک رکن بوریاجبہ خاکی و دستارے سفید نہادہ  
 چوں نظر بر جمال سلطان المشایخ افتاد و بندہ سر بر زمیں نہادہ خواجہ  
 حکم سنائی خوش گوید بیعت ہر کہ او سر بریں ستانہ نہند و پائے بر تارک زمانہ  
 نہند کہ چوں ایس بندہ سر برداشت حضرت سلطان المشایخ جانب  
 بندہ اشارت کرد کہ ایس جامہ پہوش بندہ ہم در نظر مبارک حضرت سلطان  
 المشایخ آں جبہ پوشید و آں دستار بر سر بست و سر بر زمیں نہاد و باز  
 گشت ایس ضعیف گوید بیعت پوشید بندہ خلعت و سر بر زمیں ناز و آں  
 خلعت مبارک و انجامہ نیاز و باز ایس ضعیف گوید بیعت چگونہ شکر  
 تو اں گفتن ایس کرامت را کہ خلعت شہ عالم بدیں گدا برسد و بندہ  
 چوں جبہ پوشید و دستار بر سر بستہ در جامع تخانه آمد وقت نماز پیشین بود و بار  
 بہجت نماز حاضر شدہ منتظر سلطان المشایخ ماندہ بندہ را در خاطر گذشت  
 کہ برابر سلطان المشایخ نماز پیشین بگذارم ہم در اثناے ایس خطرہ مبارک  
 سلطان المشایخ بہجت نماز فرو آمد بندہ برابر حضرت سلطان المشایخ  
 نماز بگذار د و از خواب بیدار شد کرت دوم چوں برادران بندہ سید عمار الدین  
 امیر صالح رحمۃ اللہ علیہ و سید نور الدین بشارت شیخ نصیر الدین محمود  
 مشرف شد بندہ را گفتند کہ تو نیز بخد مت ایساں ارادت بیار  
 زیرا کہ در وقت کہ بخد مت سلطان المشایخ تو ارادت آوردہ سلطان  
 المشایخ تلقین ارادت نکرد بندہ گفت کہ سلطان المشایخ دست  
 ارادت دادہ است و کلاہ بر سر ایس بندہ نہادہ و با ارادت قبول کردہ  
 ایس ضعیف گوید بیعت کلاہ بر سر بندہ نہاد و کرد قبول و دست تحقیق نزد حق

بعد ازاں ایام کہ گفت و شنید تلقین و ارادت می شد شبی این مسکین حضرت سلطان  
 المشایخ را در خواب دید گوئی سلطان المشایخ بالاسے بام جامعہ آنہ در سمت درخت  
 بڑ در کنجی کہ طرف لب آبست و پرده دیوارے خورد بر آورده بودند تا سلطان  
 المشایخ در سایہ آن بنشیند و شاخہاے درخت نیز آن جانب میل کرد و آں مقام  
 نشسته بود چوں این بندہ از درے کہ بالاسے بام مذکور میرفتند سر دروں کرده  
 نظر سلطان المشایخ بدیں بندہ افتاد و سر پرزین نہاد و بیعت اینک بدت  
 نہادہ ام سر + اے سرور عاشقان عالم + دریں محل گفت و شنود تلقین ارادت  
 در خاطر می گذشت کہ اگر تقریر و فاکند از سلطان المشایخ پیرس چوں این بندہ  
 سر از آستانہ برداشت سلطان المشایخ دست مبارک جانب بندہ بر آورده  
 چنانکہ کسے را دست ارادت دہند و سخنے نگفت شیخ سعدی گوید بیعت دست  
 من گیر کہ بیچارگی از حد بگذشت + سر من دار کہ در پائے تو ریزم جان + و از  
 بہایت سلطان المشایخ کہ فلک از آں بہیت در لرزہ بود ایں ضعیف گوید  
 بیعت فلک ز بہیت تو دایم است سر گرداں + چنانکہ عاشق مسکین عشق  
 مہ رویاں + بندہ نتوانست کہ انجہ در خاطر داشت عرض دار ولیکن ایں خواہ  
 را بر خطرہ خود تعبیر کرد یعنی در ارادت اگر میر دست بیعت دادہ است و کلام  
 ارادت بر سر نہادہ ہماں بسند باشد بے تلقین کہ گفتہ اند ارادت فعل مرید است  
 حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز می فرمود اگر مرید شیخ را گوید کہ  
 من مرید تو ام و شیخ گوید کہ مرید من نہ او مرید باشد و اگر شیخ گوید تو مرید منی مرید گوید  
 من مرید تو نہ ام مرید نباشد زیرا چہ ارادت فعل مرید است خاصہ مریدے کہ  
 محبت جمال و ولایت پیر ظاہر و باطن او را فرو گرفته باشد و شب و روز در یاد  
 پیر عشق پیر عمر بسر می برد ایں ضعیف گوید بیعت بنکر کہ چگونہ است از اوصاف جمالش عقل  
 دل بیچارہ عشاق تو بدوش + و چونکہ محبت اعتقاد در بنای حکم تر عشق و ذوق و کار خدای  
 بیشتر پس محبت پیر و اعتقاد پیر حکم تلقین پیر باشد چوں انفعی کہ سر ہمہ سعادت است مرید را

از کشف هر آینه محبت پیر از ناشایسته باز دارد و بر طریقه شریعت و حقیقت بدارد  
و در مبداء و ضمیر او ندائے او بازگشت و در دهن و اگر این معنی مرید در خاطر حساس نکند  
تحقیق در دعوای ارادت و محبت کاذب باشد زیرا چه سلطان المشائخ  
قدس الله سره العزیز فرموده است تا این غایت که محبت در خلافت دل  
امکان معصیت هست فاما چون در سویدای دل جاے کرد و بهیچ وجه خیال  
معصیت در اندیشه او نگذرد الغرض بعد دیدن این خواب بنده پیش جامه  
که صحبت سلطان المشائخ یافته بود هم سبق روضه متبرکه که سلطان  
المشائخ تجرید معیت کرد و بر شکر این نعمت هم در جاعتیانه سلطان المشائخ  
باجه عزیز صاحب ذوق و نیاز سماع شنید امید از حضرت عزت آنست که از  
برکت دست سلطان المشائخ عاقبت این بیچاره و کسانیکه بدان دولت  
رسیده اند بخیر خواهد بود و این ضعیف گوید قطعه هر که سر بر جناب او مالید و سایه  
حق بر او دمد و دهر که رویت بدید یافت زحق و عمر و خیر و عاقبت محمود و  
کرت سوم که از خواب مذکور مدت پانزده سال گذشته بود و معامله نفس که دشمن  
دینی است بر حسب مطلوب آنحضرت نبود و بیچاره بمراد دل درویش زلفت  
و فقرتے دریں مدتے از غلبه جوانی چنانکه افتد و دانی مزاحم شد این ضعیف  
گوید بیت یارب چه خوش است این جوانی و در یاب بخیر اگر توانی و دور  
مدت مذکور هر وقت که سلطان المشائخ را در خواب میدیدم مجال قربت آنحضرت  
نبود چنانکه این معنی مناسب یتے است که بر زبان گهربار حضرت شیخ شیوخ  
العالم فرید الحق والشرع والدین قدس الله سره العزیز گذشته است  
اینست بیت تو گدائی دور باش از بادشاه و تا نیاید بر دل تو دو باش  
گروصال شاه میداری طمع و از وصال خوشتن هجور باش و اگر نوحه از  
دور بر جمال مبارک سلطان المشائخ نظر افتاد و بنده خواسته که نزدیک  
شود و سعادت پائے بوس حاصل کند کسانیکه بودند مانع این دولت میشدند

هم پیش

بر زبان حال بریں بچارہ نے گفتند مصرع تو از کجا و سر زلف دلبر الی کجا و فاما  
 اعتقاد و محبت آنحضرت تازیانه بارگشت بر مرکب نفس سیزد امیر حسین و گوید بیت  
 باز من ایم و سر در قدمت من فلکیم و منیر شذر توئی بنده شرمندہ منم و الغرض  
 شب بیت و سلکوم ماہ ربیع الآخر ششم شان و نیمین و سبعمایہ شب جمعہ بود  
 بوقت آخر شب جمعہ این بنده سلطان المشایخ را در خواب دید گوئی مجلس  
 آراستہ اند و بساط مہارے نواذاختہ این ضعیف گوید بیت مجلس یارب چه  
 گویم چوں بہشت آراستہ و راست گویم مجلس چوں مجلس پیغمبر الی حضرت  
 سلطان المشایخ جبہ جاگی پوشیدہ در یک رکن صدر آں مجلس نشستہ  
 بزرگ گوید بیت بوستان نیست صدر تو ز نعیم و آسمان نیست قدر تو ز جلال و گوئی  
 جماعتی بودہ اند ازین مجلس ہمیں ساعت خاستہ اند و رفتہ سلطان المشایخ  
 ماندہ است و دوپیر عزیز دیگر کہ ایشان نیز ساختہ اند بر اسے رفتن بنده در نیمجل  
 درآمد و در دل بنده التماس بود و ہم در خواب بنحاطرے گذشت چوں پایے  
 بوس حضرت سلطان المشایخ حاصل کن دآں التماس عرض وارد  
 چوں بن ہ پایے بوس سلطان المشایخ مشرف شد پیش آزانکہ  
 التماس خود عرض دارد در اثناے آنکہ دست مبارک سلطان المشایخ  
 گرفتہ بود حضرت سلطان المشایخ بنده را فرمود کہ تجی بیعت بکنی  
 بنده از نفس جان بخش مخدوم جہانیاں جاں یافتہ این ضعیف گوید بیت  
 جاں یافت تجدید از ایں عیسے ثانی و بہناد بریں دیدہ جاں منت  
 جانی و ہم بریں حال بنده تجدید بیعت کرد این ضعیف گوید بیت چو دادی  
 دست بیعت کردم از سر کہ در عشقت و ہم جان و دل و سر و بعد سلطان المشایخ  
 تلقین فرمود کہ بیعت کردی بر من و برخو جگان من بنده از حضرت سلطان  
 المشایخ تجدید بیعت قبول کردم در خواب وقت بنده خوش شد و گریہ مستو  
 گشت امیر خسرو خوش گوید بیت ہمہ شب گریہ ام خفتن ندادہ است

کہ بوسے گل رخ من با صبا بود نکتہ در بیان طایفہ کہ خود را باہل تصوف نسبت  
کنند و معامات ایشاں ندارند و بغیر از ان پیر دست بیعت و ہند و یا بتیمتہ تلجیہ  
خود را مشہور باذن پیر کنند عَفَى اللّٰهُ عَنْهُمْ تَرْجِمہ (عفو کن خدائے تعالیٰ از انہا)  
عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ مرید میباید کہ چون در سلوک مقامات بعد  
پیر حاصل کن خیال خلافت و گرفتن مریداں در ضمیر او نگذرد و خود را درین محل  
نازک ندارد ہم بر نعمتہاے کہ بشفقت پیر حاصل کردہ است بسزہ کند  
و ہوس پیری و کرامت در باطن خود جاسے نہ دہتا ہمیں استقامت او کرامت  
باش کہ اَلْکَرَامَتُ هِيَ اِلِسْتِقَامَتٌ عَلَى الْبَابِ الْغَيْبِ تَرْجِمہ بزرگی ہمیں  
درست ماندن است بر دروازہ حق و اگر ایں دشمن ذاتی کہ ایں نفس مہو خواندہ  
بر آں آرد کہ در عبادت باری تعالیٰ مستقیم گشتہ و مقام توکل و مجاہدہ بخون جگر است  
کردہ و آنچہ ایں قوم درین باب فرمودہ اند تمام آں را و کار آورده بر زنہار  
ہزار زنہار بدیں و سوا س شیطانی در نیکار رحمانی کہ شغل مشایخ  
کبار است و آں بزرگاں من اللہ و من الشیخ مجازیودہ اند و خود را از دست  
و پائے نہی و بخیانہ ناہنجار و بشفاعت و عنایت شروع در نیکار نکنی کہ کار  
خود را باطل کردہ باشی و خاطر منقص میریشاں گردانیدہ و با خدائے تعالیٰ  
مکابرہ کردہ و خدمت یاران اعلیٰ از مرید اعلیٰ سلطان المشایخ بودہ اند کہ در  
علم و زہد و ورع و عشق و عقل میان یاراں مشہور بودہ اند چنانکہ مناقب ایشاں  
در باب پنجم میان یاران اعلیٰ تحریر یافتہ است ہرگز خیال خلافت و اندیشہ مرید  
گرفتن در خاطر مبارک ایشاں نگذشتہ باشد و از بزرگاں ہم بر محبت شفقیت  
حضرت سلطان المشایخ اکتفا کردہ و روزگار بخاطر جمع بعشق و ذوق گذرانیدہ  
بزرگے گوید بیت بے یاد روزگار تو گر یک نفس غم تبذیر عمر باشد تعطیل روزگار  
چہ آرزو داری کہ سبب چند نفرے کہ باتباع تو ہرگز جائے نخواہند  
رسید باز ایشاں در گردن تو کردہ طہریق حملاں



در عرصه عرصات در نظر انبیا و اولیا خواهند گردانید و اینچنین بے انصافی  
را که بر جاده پیران خود نزد دو دینکار دینی که معامله مردان خداست باز نرو  
تمام دست انداز تشهیر و تعذیر خواهند کرد و ندای در خواهند داد که دعوی  
محبت ما کردید و خلق را بدین شیوه فریفتید و بر مشایخ کبار افترا کردید تا کسوا  
سوا و سیهم سترای معنی است امیر خسر و خوش گوید بیت باش تا پرده بر  
اندازد جهان از روی کاغذ آنچه اشب کرده فردات گرد و آشکارا و نیز سلطان  
المشایخ قدس الله سره العزیز فرموده است هر که خدای را به علقه عبادت  
کند همان علمت معبود او باش چوں قصه بر بنجله است چرا چند روز عمر عزیز  
موضی هلاکت و خوف سلب ایماں بگذرانی روزی کاتب حروف بنجدست  
شیخ نصیر الدین محمود قدس الله سره العزیز میرفت در اثنا راه شخصی  
که خود را نسبت مریداں حضرت سلطان المشایخ میکند و مرید هم می کرد  
پیش آمد و گفت که کجا میرود گفت بنجدست فلاں بزرگ گفت تربیت کنی  
و پیغام من رسانید که من پیش ازین عرس حضرت سلطان المشایخ می  
کردم مخدوم لطف می فرمود حاضر می شد این زماں شفقت نمی کنیدی  
آیند شما بزرگ اید شفقت در باب کهتران ید باید کرد و دیگر عرض دارید که  
من در دولت آبا و خلق خدای را دست بیعت میدادم مولانا شهاب  
الدین امام حضرت سلطان المشایخ فراموش شد از چند گاه ترک ایس کار  
گرفته ام هر ده ساله پس من بمرد دلتهم که ایس واقعهم ازین سبب زاد که  
من خلق خدای را ازین سعادت ارادت خود محروم گردانیدم از این روز باز  
درین کار مشغول شدم چوں ایس ضعیف بنجدست شیخ نصیر الدین محمود  
رحمته الله علیه پیوست بعد پلے بوس پیغام آن شخص بگذارد و شیخ فرمود  
ایس معامله ایست که او را با حضرت سلطان المشایخ فردا عهد جواب  
سلطان المشایخ می باید بود و فاما من اینقدر میدانم که درویشی بود و قصه

کیتھل او خود را از مریدان سلطان المشائخ مے گویانید و براں بسندہ نمیکرد  
مرید ہم میگرفت و خلق را دست بیعت میداد این خبر بسطان المشائخ  
رسانیدند فرمود کہ او ایمان سلامت نمیدادیم بر سر حرف چوں کار بریں  
منوال است این چند روز عمر کہ مانده است در گوشه مشغول شده بگذران  
چنانکہ هیچ کس جز حق تعالی بر آں مطلع نباشد تا مگر ایمان بسلاست توانی  
برد و این کار کہ تو پیش گرفته بمنزلہ حلوائے است کہ در آں زیر تمیہ کرده باشند  
ظاہر این بغایت شیریں مے نماید فاما باطن زیر ہلاہل است این دو ہرہ کہ  
برزبان مبارک حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین گذشتہ است  
مناسب اینغنی است دو ہرہ گنت ہمویشین کار رینی ناکان بہت سنائی  
بس کند لے مہن گمرہوین لہد کہناہ خواجہ حکیم سنائی گوید ابیات

چند ازیں دیو بودن مستور  
یکدم از غایت پشیمانی \*  
در رہ دیدہ تو پر دہ تست \*  
نزد باطنت بکار خدائے  
نیست پوشیدہ شرم دار آخر  
زرنہ آتش ز راند و دے  
خرقہ کوتاہ دست گاہ دراز \*  
زہد کے جامہ کبود بود \*  
نیل بس بایزید بسطامی است

کائے تننت امر دیو را مامور  
دیدہ بکشائے در سلمانی  
تا بدانی کہ ہر چہ کردہ تست  
تا کند ظاہرت بظاہر رائے  
اے ہمہ باطنت سوئے ظاہر  
آتش در دین نہ دودے  
راستی از تو کے پسند و باز  
خرقہ کوتہ کنی چہ سود بود \*  
رنگ پوشیدن از زنا کامی است

یعنی مقصود

بہ

باب ہفتم در بیان لہارت و آداب آں و در بیان ادعیہ  
ماثورہ و اوراد مقبولہ کہ منقول است از حضرت با عظمت شیخ شیوخ  
العالم فرید الحق والدین و از حضرت سلطان المشائخ نظام الحق الشیخ  
والدین قدس المدسما العزیز عرض مے دارد کاتب حروف بر لے

میرداں مشغول برانجملہ ادعیہ ماثورہ واورادے کہ مشائخ کبار وجمہور سالکان  
طریقت بجائے آورده اند بیشتر در اوراد شیوخ العالم شہاب الدین  
سہوردی قس السدرہ العزیز مسطور است فاما مقصود کاتب حروف  
آنست کہ ادعیہ ماثورہ واوراد مقبولہ کہ از سلطان المشائخ منقول است  
دریں کتاب بنویسد بزرگے خوش گوید بیت مرال بیان تو بایہ شکر چہ سود کند  
بجائے مہر تو مہر دگر چہ سود کند تا از برکت آں ادعیہ ماثورہ واوراد مقبولہ  
کہ بزبان مبارک گذشتہ است زودتر طالب بمطلوب وعاشق بمعشوق برسد  
انشاء اللہ تعالیٰ نکتہ در بیان طہارت وآداب آں سلطان المشائخ  
قس سترہ مے فرمود کہ طہارت بر چہار مرتبہ است اول آنکہ ظاہر ریا پاک گرداند  
از حدث وخبث دوم آنکہ اعضا را از گناہاں پاک گرداند سوم آنکہ دل را از  
اخلاق ذمیمہ پاک گرداند چہارم آنکہ سہ را از جز خدائے تعالیٰ پاک گرداند قولہ  
تعالیٰ فِیہِ رِجَالٌ یُّحِبُّونَ اَنْ یُّسَاطَرُوا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّہَّرِینَ ایں آیت  
در وصف اصحاب صفہ منزل است کہ اے محمدؐ اندرون مسجید مردانند  
کہ خود را از احداث و اخبار و نجاسات پاک دارند خدائے تعالیٰ عزوجل  
دوست دارد پاکان را و کاتب حروف بخط مبارک حضرت سلطان  
المشائخ نوشتہ دیدہ است کہ بوقت طہارت ابتدا از آستین چپ کند  
در نوردن در محل از آستین راست و متوضی باید کہ نیم گز فراخ باشد و  
یک گز دراز و در عمق ہر چند کہ باشد و گلوخ مستعمل جدا نہد طرف نخس  
سوے زمین کند و مے فرمود کہ احتیاط وضو شرط است آنقدر کہ  
دل بیارآمد یعنی چند گام شمرده کہ مے گردند و بعضی مے غلطند  
این بشمار راست نیاید و این معنی بمکان تعلق ندارد و بہ زماں تعلق  
دارد یعنی اعتبار آنست کہ آں زماں کہ دل بیارآمد بسندہ کند  
و در وضو ہر عضوے کہ بشوید دُعائے کہ در حق آں عضو آمدہ است

اول ارشاد

دوم ارشاد کہ خط  
مبارک نیز بنویسد  
ارشاد است  
۱۲ فرمود  
اوردن ۱۲

بخواند و کتاب حروف بخط مبارک حضرت سلطان المشايخ نوشت و دیده است در  
 حدیث است الوضوء مفتاح الجنة یعنی وضو کلید جنت است و فی الحدیث  
 وضوء الشتاء یعنی غسل است یعنی وضو و سر مبارک میکان چهار سال را  
 و فی الحدیث لا یکن وضوءک فی صفر و نحاس فان الملائکة تنفر من یحکم  
 و این نیز در قلم آورده است ان عمر استاذن علی راهب لیکفاه فاغلاق الباب  
 و ابطاء فی الاذن قال الراهب وجدت فی الارجیل من ثوب ماء کان  
 فی امان الله و رأیت علیک اثر الشیطان فحقت فتوصاء و توصاء  
 اهل بیته لیکون امنا منک و فی رواية لما کان المار رسول  
 الله علیه و آله و سلم و این نیز در قلم مبارک آورده کانت عائشة  
 رضی الله عنها تغزل فسمعت الاذان فوضعت المعزل و لم تدخل  
 مامدت و توصاءت فقیل لها فی ذلك قالت قال رسول الله  
 صلی الله علیه و آله و سلم کل عمل یعمله العبد بعد الاذان  
 فهو نصیب الشیطان و نیز در قلم آورده ان الملائکة لتفرح بحد  
 الشتاء رحمة للفقراء لتیسر لهم سباع الوضوء و نیز در قلم مبارک آورده  
 من کرم اربعة لم یفتقر هو و عیاله ابد القیام قبل  
 الصبح و الوضوء قبل الوقت و الدخول فی المسجد  
 قبل الاذان و السکوت بعد السور و فی الحدیث  
 ان للوضوء شیطانا یدعوہ الى الاسراف فی صب  
 الماء و هذا ما یتبکی المرید ابتداء لما حکه ان  
 سلیمان الدارانی کان یتوضاء فی الشتاء و یعید  
 غسل الاغضاء فیقول العفو فسمیع هاتفا  
 یقول العفو فی العلم نون یوما یصل  
 علی فضلة الفم قیل له آ یصل

عَلَى مُضَلَّةٍ الشَّمِ قِيلَ لَهُ اَنْصَلِي عَلَى النَّجَاسَةِ قَالَ هَذَا اِمَامٌ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيهِ  
وَمِنْهُمْ قَلَمٌ مَبَارَكٌ اُورده قَالَ الشَّيْخُ كَمَا ظَهَرَ مِنَ الْاَذُنِ مَغْسُولٌ مَعَ الْوَجْهِ  
وَمَا هُوَ بِلَا طَنَهُ مَغْسُوحٌ مَعَ الرَّاسِ وَمِنْهُمْ قَلَمٌ مَبَارَكٌ اُورده کہ بعضے را مہموست  
کہ اعضائے وضو را برومانے خشک کتہ قالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خُرْقَةً يَنْشِفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ وَرُويَ  
كَانَ يَلْعَقُ خُرْقَةً بِيَضَاءٍ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ عَنْ مُعَاذٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ وَفِي الْحَدِيثِ  
يُؤْتِي بِرَجُلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوزَنُ أَعْمَالُهُ فَيُحْتَجَّتْ سَيِّئَاتُهُ عَلَى حَسَنَاتِهِ فَيُؤْتَى  
بِخُرْقَةٍ الَّتِي كَانَ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَأَعْضَاءَهُ فَيُؤْتَمَعُ فِي كَفِّهِ حَسَنَاتُهُ فَيُحْتَجَّتْ  
حَسَنَاتُهُ وَلِهَذَا أَلَمْ يُكْرَمْ أَبُو حَنِيفَةَ مَسْحُ الْوُضُوءِ بِالْخُرْقَةِ وَمِنْهُمْ بَعْضُ مَبَارَكٍ  
وَقَلَمٌ اُورده چوں وضو ساخت نزدیک سجاده آید اول پا سے چپ بیروں آرد  
برپاشندہ کفش نہد بقولہ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا اَنْتَعَلْتُمْ فَاَنْبِذُوا بِالْیَمَنِ وَاِذَا خَلَعْتُمْ  
فَاَنْبِذُوا بِالْیُسْرِی انگاہ پا سے راست بر سجاده نہد کفش سوے قبیلہ بیروں آرد  
کوزہ دایرِیق چپاں خویش نہد و باید کہ در سجہ گاہ نشانے کند تا سجده گاہ پاینگاہ  
نشود و باید کہ ہر دو کنارہ ہا سے سجادہ بجانب چپ باشد اگر کسے را نبشاند بدست  
راست فرازند و بر آستین خود بنشاند سجادہ در آستین چپ نہر تا بدست  
راست بیروں کشد بعد تحیت وضو بگردد و دوبرہر کتے ہی فاتحہ ستہ گان بار  
اخلاص بخواند بعد از سلام صلواتہ گوید و ایں دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نَفْسِی  
تَقْوِیْہَا وَزَكَّیْہَا اَنْتَ خَیْرٌ مِنْ زَكَّیْہَا اَنْتَ وَلِیُّہَا وَنَاصِرُہَا وَمَوْلَاہَا اَنْتَ لِیْ  
کَمَا اَحَبَّ فَاجْعَلْ لِیْ لَدُنْکَ کَمَا اَحَبَّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سِرِّیْ فِیْ خَیْرٍ اَمِنْ عَدُوِّیْ  
وَاجْعَلْ عَدُوِّیْ صَاحِبَہٗ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُسْنَ الْاُخْتِیَارِ وَصِحَّتَ الْاِعْتِبَارِ  
وَصَدَقَ الْاِفْتِقَارِ وَصَلَّیْتَ الْاُخْیَارِ اِنْکَاحَ مُحَاسِنِ رَاشَانِہ کُنْدِ نَخْتِ  
ایروشانہ کند بقولہ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ اَمَرَ عَلَى حَاجِبِیْہِ الْمُشْطَ عَوْنِیْ

مِنَ الْوَبَاءِ وَالْحُمَاهِ مَوَّعٍ لِبِ شَانِهِ كُنْ دَنْقُلْ اسْتِہْرَہُ الْمَنْشَرُحْ دَرْ شَانِہُ كُنْ  
 بر دوام بخواند و روزی بروے فراخ باشد چوں شانه در شانه دامن کن بجانب  
 فراخ تر بالا باشد شانه آہ پریشانی است باید کہ پوشیدہ باشد و سلطان المشایخ  
 بر امیر خسرو و نوشته بود کہ شانه فرستادہ شدہ است و آن نشان خیر است و  
 جائے دیگر در قلم آورده است چوں آئینہ بنگرد و بگوید الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَنِي فَاعْبُدْهُ  
 خَلَقَنِي وَصُورَتِي فَاعْبُدْهُ صُورَتِي اللَّهُمَّ فَلَا تَحْصِنْتَ خَلْقِي فَحَسُنْ خَلْقِي وَدَرْ تَحِيَّتِ وَضُو  
 تحیت مسجد مداومت نماید کہ در و اثرات تمام است و گفتہ اند تا مرد یا وضو است  
 هیچ بلاے و کفے گردا و نگردد و در بیان نکتہ طہارت و آداب آن انجہ  
 ارشاد و نوشته بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ است حارث  
 با بعبارت عربی مرقوم اند ترجمہ آں بعبارت فارسی بسبب کم عرضی  
 حاشیہ در متن بقلم مے آید ترجمہ حدیث کہ در ذیل ارشاد چہارم کہ کاتب  
 حروف بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ دیدہ است  
 معانی حدیثیہ کہ در صد ترجمہ آں بقلم نیامدہ اینست فی الحدیث لایکن  
 وضو و ترجمہ و در حدیث دیگر آمدہ است گو کہ نباشد وضوے تو اے مومن  
 در آوند پیتل و کانی زیر چہ بدستی کہ فرشتگان ے گیرند از بوے ایں ہر  
 آوند ترجمہ آن عمر بدستی کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اذن طلبید  
 بر راہبے تالقات کند او را پس آں راہب بند کرد و رازہ را دورنگ کرد و رازن  
 دادن و گفت اے راہب یافته ام و انجیل کسیکہ وضو کند باشد در امان خدا  
 دیدم ورتو اثر شیطان پس پر سیام پس وضو کردم و وضو کرد اہل خانہ من  
 تا باشد اماں از تو روایت دیگر آمدہ است کہ بود آں گذرندہ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ عمر ترجمہ کانت عایشہ بود عایشہ رضی اللہ عنہا کہ پس  
 میر رسید پس شنید اذان پس نہاد ابنتہ رسیدن را و نہ داخل کرد تا رے را  
 کہ بر آوردہ بود و وضو کرد پس گفتہ شد مراں عایشہ را عایشہ گفت کہ رسول خدا

کتاب مشایخ  
 حضرت سلطان المشایخ  
 حضرت امیر المومنین  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا  
 حضرت امیر المومنین  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا



گفتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عملی کہ کند بندہ آل عمل را در میان اذان پس در آن  
 عمل بہرہ شیطانی باشد ترجمہ آن الملائکہ بدستی کہ فرشتگان ہر آئینہ خوش  
 مے شوند بر رفتن سر ما از بہت رحم کردن مرفقہ را تا آسان شود ایشان را تا نہ  
 کردن وضو برائے ہر نماز ترجمہ من لازم کیکہ لازم گیر و چہار چیز ہرگز محتاج نشو  
 او و توابعان او ہمیشہ اول بر خیز و پیش از طبع دوم وضو کند پیش از وقت سیوم  
 و مسی در آمد پیش از اذان چہارم خاموش بودن اختیار کند بعد از ادائے  
 و ترجمہ ان للوضوء و در حدیث دیگر آمدہ است کہ برائے وضو شیطانی است  
 کہ میخواند صاحب وضو را بسوئے اسراف در بختن آب و این چیزے است  
 کہ گرفتار مے شود و مرید را بتدائے حال چنانچہ حکایت کردہ شدہ است  
 بدستی کہ سلیمان دارانی بودہ است وضو مے کرد در سر بازار عادیہ میکرد  
 و شستن اعضا را پس مے گفت آمرزش میخوانم پس شنید گویندہ را کہ مے  
 گوید آمرزش در علم است روزے میخواند آل سلیمان دارانی کہ نماز گذارد بر  
 پس خوردہ گو سپین گفتہ شدہ او را یا نماز مے گذارے بر چیزے ناپاک گفت این از  
 جنس چیز نیست کہ اختلاف کردہ اند علماء در ترجمہ قالت عائشہ گفت عائشہ  
 رضی اللہ عنہا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پرچہ کہ میکشید بآں پرچہ آب اعضا وضو بعد  
 از وضو کردن و روایت گفتہ شدہ است یعنی مے مالید بآں پرچہ وجہ خود را و روایت  
 کردہ شدہ است از معاذ این کہ مے گوید دیدم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 وقتیکہ وضو میکرد مے مالید وجہ روئے خود را بکنارہ پرچہ خود در حدیث دیگر  
 آمدہ است و آوردہ مے شود مردے روز قیامت پس وزن کردہ میشود  
 علمہائے او پس غالب میشود بدیہائے او بر نیکی ہا پس آوردہ پرچہ کہ مالیدہ است  
 بآں پرچہ روئے خود و اعضائے وضوے خود پس نہادہ مے شود آں پرچہ پلکہ  
 نیکی ہاے او پس غالب مے آید و بسیار مے شود نیکی ہاے او بر بدیہاے او  
 برائے ہمیں مکر وہ نداشتہ امام اعظم چیدن آب از اعضائے وضو بر پرچہ ترجمہ

قال الشیخ گفت شعبی پس چیزے کہ ظاہر گوش است شستہ شدہ است بارک  
و چیزے کہ باطن گوش است مسح کردہ شدہ است با سر ترجمہ لقولہ علیہ السلام  
وقتیکہ پوشیدہ شماغلین را پس شروع بکنید از پائے راست و قتیکہ برآرید  
شما از پائے نعلین را پس شروع بکنید از پائے چپ ترجمہ اللهم ات نفسي  
اے بار خدا یا بدہ نفس مرا پرہیزگاری و پاک گرداں آں نفس را تو بہترین  
پاک کنندگانے تو متصرف ہستی بر آں نفس و تو یاری دہندہ مراں نفس را  
و تو خواہی داند آں نفسی و تو مرا دوست تر ہستی پس بگرداں تو مرا برائے ذات  
یاک خود چنانچہ دوست میداری تو اے بار خدا یا بگرداں تو باطن مرا بہتر از ظاہر  
و بگرداں تو ظاہر مرا نیکو اے بار خدا یا تو روزی کن مرا خوبی و نیکو آگاہی  
خود و درستی پند گرفتن و راستی احتیاج و رجوع بسوئے تو و روزی کن مرا از  
نیکان ترجمہ الحمد للہ الذی جمیع سپاس و ستایش مر خداے را رسد کہ پیدا کرد  
پس نیکو ساخت اعضائے مرا و تصور کرد مرا پس خوشما و زیبا گردانید صوت  
مرا اے بار خدا یا چنانچہ نیکو خلقت مرا نیکو گرداں خلق مرا و از انس صحابی  
منقول است کہ چون رسول علیہ السلام در مدینہ آمد من ہشت سالہ بودم فرمود  
کہ اے پسر اگر توانی پیوستہ با آبدست باشی زیرا کہ ہر کہ را شیر اجل و عقاب  
مرگ بچنگل برگیرد و او با آبدست باشد خلعت شہادت مرا وارد دہند کہ اَلْوُضُوءُ  
سَمٌّ مِنْ اَسْمِ اِلهِ تَعَالٰی ترجمہ آبدست را زیست از رازماے خداے برتر  
و گفتہ اند بیشترے عذاب گور کسے باشد کہ در وضو احتیاط نکند و اگر سنتے از سنت  
بجا آرد چنانکہ دور کردن ناخن و موے سر و جزاں باید کہ با وضو باشد زیرا  
کہ خداے قیامت ایشان حساب طلبند کہ ما را از سر بلیدی دور کردی و نیز در  
قلم مبارک آورده کہ شیخ روز چار شنبہ در حمام رفتے وَحَلَقَ فِیْہِ الشَّعْرَ مَرْتَبًا  
شیدے در آں حمام موے سر را در وقت حلق بگوید اللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کُلَّ  
شِغْرَةٍ طَهَّارَتٍ فِی السُّنْبِ وَ نَوْرًا سَا طِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ بارخدا یا بہ بخش مراد مقابلہ ہر موئے پاک کے در دنیا و نورے درخشاں  
 در آخرت روز چشنید ناخن چسند و ہر کہ وقت ناخن و موئے لب ستارن بگوید  
 بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ بِہِجِ بِنَارِی مِتْلَانَشُو و وسنت در موئے بغل  
 نتف است و اگر حلق کند روا باشد حلق الشافعی وَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّ السُّنَّةَ  
 الْكُتُبُ الْاَوَّلٰی لَا طَیْفَ عَلٰی الْوُجَعِ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَخْطُو الشَّوَارِبَ وَ اَخْفُوا لِحٰی  
 وَ اَتَّقُوا الشَّعْرَ الَّذِیْ فِی الْاُتُوْفِ ترجمہ گفت است شافعی بدستی کہ من میدانم  
 ایس مسنون موئے بینی بر کردن مگر آنکہ من قدرت و طاقت و برداشت بر درو  
 آن ندارم گفت پیغمبر علیہ السلام سبک بکنید بروت را و دراز بکنید ریش را  
 و دراز بگذارید و برکنید موئے ہار کہ در بینی باشد و نیز در قلم مبارک آورده قال  
 عَلَیْہِ السَّلَامُ نَعَمْ اَبْلِیْتَ یَا خُدَّ الْمُسْلِمِ الْحَمَامِ اِذَا دَخَلَ بَسَاءً لِّ الْحَاوِیْرِ وَ اسْتَعَا  
 مِنْ النَّارِ ترجمہ گفت پیغمبر علیہ السلام نیکو خانہ است حمام کہ داخل شود و در آن  
 و بخوابد مسلمان در آن حمام و قتیکہ داخل شود و سوال کند خیر را و پناہ طلبد از آتش  
 و وزخ و در وقت درآمدن بگوید اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ  
 قال عَلَیْہِ السَّلَامُ اَمَّا حَنَارُ حَضَمَ عَلٰی اَمْتِیْ مِثْلَ حَنِ الْحَمَامِ قَالَ الْحَسَنُ لَا یَصِلُ  
 دخول الحمام الا بازارین ازار علی المین و ازار علی العین ترجمہ اے بارخدا یا  
 بدستی کہ من میخواهم از تو بہشت را و پناہ مجموعیم از آتش و وزخ گفت پیغمبر علیہ  
 السلام بدستی کہ نیست گرمی آتش و وزخ بر امت من مگر باند گرمی حمام  
 گفت حسن خوب نیست داخل شدن در حمام مگر بد و پائے جامہ یک پایجا  
 بر میاں و یک پایجامہ بر سر استعمال الاجتہاد یورث الیہم ترجمہ پائے  
 بہ خشت پختہ نہال کہ استعمال خشت پختہ میرساند برص را و نزدیک محققان  
 طہارت اعضا آنست کہ جوارح را از اخلاق ذمیمہ پاک کند و طہارت عمل آنکہ  
 از ریا و سمعہ باخلاص محض کوشد و نیز بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ  
 نوشته دیدم الحجامۃ علی الریق فیہا شفاء و برکت و یزید فی العقل و فی الحفظ

فمن اجتمع في يوم الخميس والاحد وكل لك يوم الاثنين والثلاثاء فانه اليوم الذي  
 كشف الله عن ايوب البلاء واصابه يوم الاربعاء ليلة الاربعاء ولا يبد  
 و ايا احد من الجن ام والبرص الذي يوم الاربعاء وليلة الاربعاء لك اي  
 عليك بهما ترجمه خوں گرفتیں بشاخا قبل از چہرے خوردن یعنی نہار  
 وریں شفاست و برکت و زیادہ میکند درد انائی و در حلقہ پس کسے کہ خون  
 بر آرد پس برائے آں پنجشنبه و یکشنبه است و چہین است روز و شنبہ  
 و شنبہ زیرا کہ بدستی کہ روز سہ شنبہ روزے است کہ دور کردہ حق تعالی  
 از حضرت ایوب علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا را ور سیدہ است  
 آں بلا اور در روز چہار شنبہ و ظاہر نشہ است پیچیکے از بیماری و سپیدی  
 بدن چکیدن گوشت اعضا مگر در روز چہار شنبہ و شب چہار شنبہ اے لازم  
 بگیہ پر سہاراں روز و شب تکمہ در بیان اور در روز سلطان المشایخ قدس  
 سرہ فرمود وقت صبح این سہ آیت سہ بار بخواند برائے محبت حق تعالی  
 فسبحان الله حين تمشون وحين تصلون وله الحمد في السموات والارض  
 و عشياء وحين تطهرون يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ويحيي  
 الارض بعد موتها وكن لك نجر جحش ترجمہ پس بپا کی یاد کنید حقیقتاً  
 بپا کی یاد کردنی وقت شام و وقت صبح و مرا و اسے دستایش آسمانیاں  
 و زمینیاں و بپا کی یاد کنید خدا تعالی را وقت عشا و وقت ظہرے بر آرد  
 خدا زندہ را از مردہ و مے بر آرد مردہ را از زندہ و زندہ میکند خدا تعالی  
 زمین را بعد مردن شدن آں زمیں یعنی خدا تعالی مسلماناں را از کافراں  
 و نیک بختاں را از بد بختاں و صالحاں را از فاسقاں و چہینیں مے بر آرد  
 خواہد شد شما بعد از خواندن این سہ آیت کہ لقلم رفت دو رکعت سنت  
 نماز باید ادا بگذارد و در رکعت اول الم تشریح و در رکعت دوم الم ترکیف بخواند  
 سلطان المشایخ قدس سرہ العزیزے فرمود بدیں دفعہ یواسیر ہمیشہ

وے فرمود میان سنت نماز با دعا و فریضہ چہل و یکبار الحمد متصل بمیم الرحیم و لام  
 الھم یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین الخ بہرہی کہ خواند بفضل حق  
 تعالیٰ آن مہم برآید بعد نماز با دعا و جماعت بگذارد و نو و نہ نام بحضور تمام و ادعیہ  
 ما شورہ کہ آمدہ است بخواند وے فرمود بعد از نماز با دعا و ہفتاد بار یا و تائب بگوید  
 (موردی) او مہم گرد وے فرمود از خواجگان ما نقلست کہ ایں دعا بعد  
 از نماز با دعا بخواند اللھم زد نورنا و زد سرورنا و زد حضورنا و زد معرفتنا  
 و زد طاعتنا و زد نعمتنا و زد محبتنا و زد عشقنا و زد شوقنا و زد وقنا  
 و زد حولنا و زد قوتنا و زد قبولنا و زد انسنا و زد علمنا و زد حلمنا برحمتک  
 یا ارحم الراحمین و ایں وقت را غنیمت دارد تا طلوع آفتاب چنانکہ بعد از نماز  
 دیگر تا غروب ترجمہ و عایا بار خدایا زیادہ کن نور مرا و زیادہ کن خوشی مرا و زیادہ  
 کن حضور مرا و زیادہ کن معرفت مرا و زیادہ کن طاعت مرا و زیادہ کن نعمت  
 مرا و زیادہ کن محبت مرا و زیادہ کن عشق مرا و زیادہ کن شوق مرا و زیادہ کن  
 فوق مرا و زیادہ کن بازگشت من از معصیت و زیادہ کن قوت من بر طاعت  
 و زیادہ کن دبستگی من با خود و زیادہ کن علم مرا و زیادہ کن حلم مرا بواسطہ مہربانی  
 و بخشایش خود اے مہربان ترین مہربانان و بخشاینده ترین بخشاینندگان و  
 حضرت سلطان المشائخ مے فرمود ہر کہ ایں دو وقت را غنیمت دارد ہر چہ  
 در میان ایں دو وقت رفتہ باشد از و در گذراند حکم او کا الطھر المتخلل بین  
 الدمین باشد ترجمہ مانند پاکی کہ در میان دو ناپاکی است ایں در حق عوام  
 است اما خواص را باید کہ شب و روز را غنیمت دانند و وقت خود را مہم  
 داشتن عادت سازند کہ خاصہ فقیر است کہ الفقرا بن الوقت بزرگے  
 خوش گوید بہت بردست فقیر نیست نقدے جز وقت ۴ آں نیز کہ از دست  
 رود اے برو ۴ بعدہ سبعات عشر بخواند بعد از سبعات  
 عشر شش بار بگوید توفی مسلماً و الحقنی بالصالحین وے فرمود

نقلست

کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والیدین قدس اللہ سرہ العزیز مراد خواب فرمود بعد  
 مبعات عشر شش بار توفتی توفتی مسلماً والحقنی بالصالحین واز خدمت سید  
 السادات سید حسین رحمۃ اللہ علیہ نقلست کہ مے فرمود من از حضرت سلطان  
 المشایخ شنیدہ ام بعد مبعات عشر شش بار اللہم اھل فی بوفعتک باید  
 گفت چوں ایں فائدہ یکے از یاران اعلیٰ از سلطان المشایخ پرسید و از  
 سید حسین مرحوم روایت کرد سلطان المشایخ فرمود آری مرا پیغمبر صلی  
 علیہ وآلہ وسلم در خواب فرمودہ است بعد از مبعات عشر شش بار اللہم اھل  
 بوفعتک بگووے فرمود کہ ابراہیم تیمی یکے از اصلاں بود او در فناء کعبہ  
 مہتر خضر علیہ السلام را دریافت از وے بخشے طلبید مہتر خضر علیہ السلام  
 مبعات عشر پیا موخت و گفت من از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم  
 روایت مے کنم فرمود مے مبعات عشر پیوستہ خواندے آں مرد در راہ  
 میرفت طایفہ راہ زناں برخاستند تا او را ہلاک کنند دریں میاں وہ سوار پیدا  
 شد نہ ہر ذہ سر بہ نہ بودند آں مرد ایشان را پرسید کہ شما کیا نید گفتن مبعات  
 عشر آں وہ دعا کہ ہر روز مے خوانی ہفتگاں بار ایں مرد گفت سر بہ نہ چرا  
 اید گفت نہ بر سر دعا بسم اللہ الرحمن الرحیم نے گوئی دریں محل از  
 سلطان المشایخ سوال کردند کہ تسمیہ کجا گویند فرمود بر سر سورہ چوں  
 وقت اشراق رسیدے آفتاب یک نیمہ بالا یا دو بر آید نماز اشراق  
 بگذارد سلطان المشایخ مے فرمود دو رکعت شکر اللہ در رکعت اول بعد از  
 فاتحہ آیت الکرسی تا آنجا کہ وہم فیہا خال دون و در رکعت دوم آمین  
 الرسول تا آخر و آیت اللہ فی السموات والارض تا آنجا کہ واللہ بکل  
 شئی علیم بعد از آں دو رکعت استفاذہ در رکعت اول بعد فاتحہ قل  
 اعوذ برب الفلق و در رکعت دوم بعد فاتحہ قل اعوذ برب الناس بعد  
 از آں دو رکعت استجارہ در رکعت اول بعد فاتحہ قل یا ایہا الکافرون



دو رکعت دوم بعد فاتحہ اخلاص متعاقب اس دو کا تھا ادعیہ کہ آمدہ است  
 بخواند بعد ازاں راوی اس نماز فرمود دو رکعت دیگر است خواہم گفت اس  
 سخن بر زبان مبارک راند و چشم چڑا ب کرد و گفت آں روز کہ شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز نماز اشراق فرمود ہمیں شش رکعت  
 فرمود گفت آں دو رکعت دیگر خواہم فرمود فاتحہ را و شیخ شیوخ العالم  
 شہاب الدین سہروردی قدس سرہ مے نویسہ کہ آں دو رکعت  
 دیگر استحباب گویند دو رکعت اول بعد فاتحہ سورہ واقعہ و دو رکعت دوم  
 سبج اسم بخواند بعدہ نماز تسبیح مشغول شو و بعد از نماز تسبیح در ہر رکعت یکبار  
 اس دعا بخواند سبحان اللہ ملأ المیزان و منتهی العلم و مبلغ الرضا و زنة  
 العرش ترجمہ پاکے خاص خدا تعالیٰ راست مقدار پُری پلہ ترازو و مقدار  
 انتہائے علم او تعالیٰ و مقدار رضاے او از بند گمان و مقدار وزن عرش  
 و نیز مے فرمود کہ صلوات الصلوٰت ہیچو نماز تسبیح است و بجائے تسبیح صلوات  
 گوید و اس دو رکعت است خواہ در شب بگذارد و خواہ در روز ما بعد از اشراق  
 دریں نماز اثر بسیار است بہر جہے کہ بگذارد آں ہم برآید و مے فرمود اس  
 نماز در سب جمعہ بعد از اشراق برائے ہر جہے کہ بگذارد برآید و مے فرمود و  
 رکعت شکر روز بگذارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ ہیچ بار قل ہو اللہ احد بخواند  
 بعد فرمود ہر روز بوقت طلوع آفتاب فرشتہ بالاے بام کعبہ برآید و ندا کند  
 اے مسلماناں و اے امتان محمد صلعم شمار خداے تعالیٰ روزے  
 بخشیدنو و شمار روزے در پیش است و آں روز قیامت است برائے  
 آں روز دریں روز کارے بکنید دو رکعت نماز بگذارید و در ہر رکعت  
 بعد فاتحہ ہیچ بار قل ہو اللہ احد بخوانید باز چوں شب درآید ہماں فرشتہ بالا  
 بام خانہ کعبہ برآید و ندا کند کہ اے مسلماناں و اے امتان محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم شمار خدا تعالیٰ شبے بخشیدنو و شمار شبے در پیش است و آں

شب گوارست برائے آں شب دریں شب کارے بکنید دو رکعت نماز  
 بگذارید در ہر رکعت بعد فاتحہ پنج بار قل ما ایہا الکافرون بخوانید بعدہ فرمود  
 شیخ جمال الدین حدیثے روایت میگرد لفظ او یاد نمازہ است فاما معنی  
 ایں فرمود اگر تو اند بعد از اشراق صد رکعت نماز کن بعد فاتحہ یکبار اخلاص  
 بخواند و یا مشغول بہ ورد و یا بذکر و یا بمراقبہ تا عبادت متصل افتد بعدہ چوب  
 وقت چاشت در آید دو اذہ رکعت نماز بگذار دو اقل او چہار رکعت است  
 حضرت سلطان المشایخ مے فرمود در چہار گانے اول چہار آتا بخواند انا  
 فتحنا انما ارسلنا انا انزلنا انا اعطینا و در ہر رکعتے یگان سورہ فضل بسیار است  
 و نیز مے فرمود چہار سورہ والشمس واللیل و الضحی الم نشرح در چہار گانے میا  
 یگان سورہ بخواند و نیز مے فرمود چہار قل یگان سورہ در چہار گانے آخر نماز چاشت  
 بخواند و مے فرمود بعد نماز چاشت دو رکعت برائے صحت النفس بگذار  
 در رکعت اول بعد فاتحہ ایتہ الکرسی و اشمس یگان بار و اخلاص پنج بار و در  
 دوم امن الرسول و الضحی یگان بار و اخلاص پنج بار بعد فرغ گوید اللهم  
 انی اسالک العفو والعافیۃ والمعافات فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ یا  
 بار خدا یا بدرستی کہ من میخواہم از تو آمرزش و ایمن بودن از سرخ و بلا و ایمنی  
 از عذاب حق ایمنی در دنیا و عاقبت و مے فرمود ہر کہ چاشت بگذار  
 و غم چاشت از و خاست یعنی ہر کہ نماز چاشت بگذار و حق جل و علی اسباب  
 معاش او ہیا دارد و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ  
 ام اصل الضحی اذ ابزغت الشمس قال لا حتی یہتم لسواۃ الارض اسمہ  
 والشمس فی اول النہار قبل ان یغلب ضوء ہا مصفرۃ النیر لتقاصر شعاع  
 عھا ترجمہ بگذار نماز چاشت را وقتے کہ بر آید آفتاب گفت مسئل عنہ  
 کہ نے بگذار و وقتے کہ پر آگندہ شود روشنی آں در تمام زمین نام آں شمس است  
 و اول روز پیش ازین کہ غالب شود روشنی آں بر زردی از براے کمی

روشنی آن چوں وقت فی الزوال در آید یعنی سایہ بگردد چہار رکعت فی الزوال بگذا  
 و در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص پنجہ بار یا وہ بار یا سہ بار بخواند و ایں وقت را  
 غنیمت شمر و نصف اللیل داند بورد و تلاوت مشغول باشد و مے فرمود و سنت  
 نماز پیشین بہار قل بخواند و بعد از فریضہ در دو رکعت سنت اول آیت الکرسی  
 و در دوم امن الرسول بخواند و مے فرمود بعد از ادائے نماز پیشین دہ رکعت  
 صلوٰۃ الخضر بگذاورد و آں دہ رکعت دہ سورہ آخر قرآن بخواند و بہر کہ ایں  
 نماز بگذارد باہتر خضر ملاقات شود چوں وقت نماز دیگر در آید مے فرمود و سنت  
 نماز دیگر دہ بار سورہ والعصر بخواند اول رکعت چہار بار و در دوم سہ بار و در سوم  
 دو بار و در چہارم یکبار و مے فرمود و السماء ذات البروج برائے دفع دہل و نار  
 در سنت نماز دیگر بخواند و بروایتی از سلطان المشایخ در سنت نماز دیگر  
 اذ از زلزلۃ الارض با سہ سورہ دیگر متصل امیر حسن شاعر سوال کرد بندہ برائے  
 دفع دہل و نار و در رکعت اول سورہ بروج مے خواند بعد از اں سورہ اذا  
 زلزلت الارض فرمود کہ نیکو است و مے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
 والدین قدس المدیرہ الغریزہ را در خواب فرمود کہ بعد از نماز دیگر سورہ بنا  
 چند بار میخوانی گفت یکبار بعدہ فرمود کہ پنج بار بخوان گفت مریں بشارت  
 مقصود مے خواہد بود بعدہ و تفسیر دیدم کہ بعد از نماز دیگر پنج بار سورہ بنا بخواند  
 او اسیر محبت حق شود و شعی لبیر اللہ ت نام نہادہ شود اسیر محبت حق  
 دانستم کہ مقصود شیخ ایں بود و مے فرمود بہر کہ بعد از نماز دیگر سورہ والنار  
 بخواند خداے عزوجل او را در گور نگذارد مگر مقدار یک وقت نماز بریں  
 سخن چشم پرآب کرد و فرمود آنکہ کسے در گور نماز چگونہ باشد آچنان باشد  
 کہ چوں روح بکمال رسد قلب را جذب کند و چوں قلب بکمال رسد قالب  
 را جذب کند بعدہ سبعات عشر بخواند ہم بر صفتی کہ بعد از نماز با داد  
 خواند و مے فرمود بہر کہ بعد از نماز دیگر تا غروب بدیں سہ اسم

مشغول شود بہر منہج کہ بخواند حق جل و علی بے شک اس ہم بکفایت رساند  
و این سہ اسم را ایلیا گویند و اس آمینست یا اللہ یا رحمن یا رحیم چون وقت  
نماز شام در آید مے فرمود در سنت نماز شام در رکعت اول قل یا ایہا  
الکافرون در دوم اخلاص و بروایتی از حضرت سلطان المشائخ  
در اول رکعت ف سبحان اللہ حین تمسکون تا آخر در دوم سبحان ربک رب  
الغنی تا آخر سورۃ بخواند بعدہ بیست رکعت او این بگذارد بتفصیل کہ آمدہ است  
و سر بسجده بردو سہ بار بگوید اللہم ارزقنی توبہ لوجب محبتک فی قلبی  
یا محب التوابعین ت اے بار خدا سے توبہ دم دین و ایمان خود را بہ  
بخش و روزی کن مرا توبہ کہ لازم کن محبت تو در دل من اے دوست دار  
توبہ راست و درست کنندگاں و مے فرمود کہ شش رکعت بین العشاءین  
مے باید گذارد و بعض اہل ارادت را این شش رکعت فرمودہ است  
و مے فرمود در رکعت نماز است بہت نگاہداشت ایماں  
بعد اداے صلاوۃ مغرب در رکعت اولی بعد فاتحہ اخلاص  
ہفت بار و قل اعوذ برب الفلق یک بار و در رکعت دوم اخلاص  
ہفت بار و قل اعوذ برب الناس یکبار بعدہ سر بسجده نہد  
سہ بار بگوید یا حی یا قیوم ثبیتی علی الایمان انگاہ برکت این نماز را  
حکایت فرمود کہ شنودم از خواجہ احمد نبہ شیخ معین الدین  
سنجری قدس سرہ و این خواجہ احمد اعظم صالح بود او گفت مرا  
رفیقے بود شکری پیوستہ این دو رکعت نماز بگذاردے تا وقت بیگاہ ترے در حد و  
اجمیر بودیم نماز شام در رسید انجا خوف دزدان نمود اگر دید حالے بتعجیل سنت گذاریم  
و جانب شہر کہیم اس یا با آنکہ تشویش دزدان و خوفے انجناں بود البتہ دو رکعت نماز  
نگاہداشت ایماں بگذارد الغرض چن وقت نقل اس جواں شد اخیر شہرے برائے نفس حال او خیر  
شد و بر معرفت و انجناں رفت کہ مے باید بخود فرمود کہ خواجہ احمد حکایت نقل اس جواں بریں لفظ فرمود

اگر مریض یا پیش کرے قضا بر ندن گواہی دہم کہ باایمان رفت بعد از آن فرمود کہ  
 دو رکعت نماز دیگر ہمہست بعد صلوٰۃ المغرب بدیں پنج کہ مریضے بود ہر  
 اور اسوالات علی الدین گفتندے مردے صالح و دانشمند و پیوستہ بعد صلوٰۃ  
 المغرب دو رکعت نماز بگذاردے در رکعت اول بعد فاتحہ و السماوات  
 البروج و در دوم و الطارق بخواندے چوں اوقل کرد سلطان المشایخ  
 فرمود کہ من اوراد خواب دیدم پرسیدم خداے تعالیٰ باتو چہ کرد گفت چوں  
 کار من تمام شد فرمان آمد کہ ما این را بدیں دو رکعت نماز بخشیدیم یکے از حاضر  
 گفت کہ این را صلوٰۃ النور گویند فرمود خیر این را صلوٰۃ البروج گویند و این  
 دو رکعت کہ در ہر دوایت ہا مبداء سورۃ النعام بخوانند در رکعت اول  
 ختم بریتہ زون و در رکعت دوم ہم ختم بریتہ زون آن صلوٰۃ النور گویند  
 عرض میدار کتاب حروف بر آنجملہ کہ این دو رکعت نماز صلوٰۃ البروج و دو  
 رکعت صلوٰۃ النور داخل بیست رکعت اوابین است و مے فرمود کہ بعد  
 صلوٰۃ البروج این دعا بخواند اللہم انی استودعک ایمانی و دینی فاحفظہما  
 العرض احیاء بین العشائین سنت موکدہ است و بیشترے مشایخ اینوقت  
 را غنیمت و معمور داشتہ اند و اگر کسے نتواند جمع کردن میان صوم و معمور داشتن  
 بین العشائین او را و لیترا نگاہ فطار کند و آن وقت را معمور دارد زیرا  
 چہ گفتہ اند صبح صادق و صبح عاشقان صبح صادق صبح صادق است  
 اما صبح عاشقان نماز شام است و چوں وقت نماز خفتن در آید چہار رکعت  
 سنت بگذارد و مے فرمود در رکعت اول بعد فاتحہ ایتہ الکرسی تا خالدون  
 و در دوم امن الرسول تا آخر سورۃ و در سوم شہادتہ و در چہارم قل للہم  
 مالک الملک بخواند و بعد از نماز خفتن سنت چہارگانی افضل است و در آن  
 نیز ہماں قرات است کہ در سنت چہارگانے اول است و مے فرمود کہ  
 چہار رکعت صلوٰۃ السعادت بگذارد در رکعت اول بعد فاتحہ وہ بار اخلاص

و در دوم بیست بار و در سیوم سی بار و در چہارم چہل بار بخواند و مے فرمود بعد  
 از نماز خفتن در رکعت نماز برائے روشنائی چشم بگذارد و در ہر رکعتے بعد فاتحہ  
 پنجبار سورہ انا اعطینا بخواند و بعد از نماز سہ بار بگوید اللہم تعنی بسمعی و بصری  
 واجعلہا الوارث منی یعنی از حضرت سلطان المشائخ روایت مے کنند کہ این  
 نماز بعد از شام بگذارد و ہر بار کہ دعا بخواند بر نزائشست بدید چشم فرو دارد و بعد  
 فرمود از برکت این نماز دعا کتا بہا بخط باریک بوقت نماز خفتن مطالعہ کنم  
 و نیز مے فرمود برائے روشنائی چشم دفع لاله الاھو الھی القیوم بگوید برتر  
 انگشتاں بدید و چشمہا بآلہ باز بگوید اللہ لاله الاھو الھی القیوم بچنان  
 کنند و باز بگوید وغنت الوجہ للھی القیوم باز بچنان کنند بر چشم مال و نیز فرمود  
 کہ بعض و حمد عسق سہ بار بگوید ہ حرف است ہ حرف مے گوید و عقیدہ  
 بعدہ بر چشم فرو آرد صحت کلی یابد و مے فرمود بعدہ چہار رکعت صلوٰۃ الثانیین  
 بگذارد و برائے اہم المہات و صدگان بار در رکعت اول بعد فاتحہ یا اللہ  
 و در دوم یا رحمن و در سیوم یا رحیم و در چہارم یا ود و بخواند و مے فرمود صلوٰۃ  
 القربت بگذارد و در ہر رکعتے بعد فاتحہ ہفتاد بار اخلاص بخواند بعد فراغ ہفتاد  
 بار استغفر اللہ بگوید و این دعا بخواند اللہم ارزقنی عمل الذی یقر بنی الیک  
 و مے فرمود کہ شیخ قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ ہر شب ہزار بار درو  
 گفتے پرسیدند کہ درو چہ بود این درو میگفت اللہم صلی علی محمد عبدک  
 و نبیک و حبیبک و رسولک النبی الامی و علی آلہ بعدہ فرمود شن سہیں  
 درو و اختیار کردم و بخط مبارک سلطان المشائخ این درو نوشتہ دیدہ  
 ام اللہم صلی علی محمد عد الدی و الشری والوری البری التراب علی  
 وجہ الارض والشری تحت البری و روایت مے کنند ہر شب بعد العشا  
 سلطان المشائخ ہزار بار درو گفتے و ہزار بار اخلاص و ہر روز جواب التقرآن  
 کہ امام غزالی کشیدہ است مقدار دویسم سیارہ و حرز یمانی و حرز کافی بخواند



وے فرمود بعد از نماز بامداد سورہ یسین و بعد از ظہر انا ارسلنا و بعد العصر انا نقمنا و  
 بعد المغرب سورہ واقعہ و بعد العشاء سورہ الملک بخواند وے فرمود بعد ہر فرضے  
 اے دعا بخوان اللھم لك الحمد لا اله الا انت رب خلقتنی ولم اكن شئاً و رزقنی  
 ولم املك شيئاً و علمتني ولم اعلم شيئاً رب انی ظلمت نفسي و ارتكبت المعاصی  
 و انا مقصر بذنوبی فان غفرتنی فلا ینقص من الملک شئاً و ان عدبتنی لا  
 یزین فی سلطانك شیئاً تجب من تعذب غیری و لا اجل من یرحمنی غیرک  
 فبغضتك و جلالتك ان تغفر لی و تتوب علیّ انک انت التواب الرحیم  
 و صل علی خیر خلقک محمد و آلہ اجمعین و بروایت آمدہ است ہر کہ بدیں دعا  
 سوا نیت کن ختم کار او بر سعادت باشد وے فرمود ہر کہ بعد ہر فرضے آیت  
 الکرسی متصل بخواند حق تعالیٰ جان او بے واسطہ ملک الموت قبض کند و  
 ے فرمود ہر کہ بعد ہر فرضے پنجبار قل اللھم مالک الملک تابعیہ حساب بخواند حق  
 جل و علیٰ دین ایں بندہ راقضا کند چوں وقت تہجد در آید نماز تہجد بگذارد و در  
 اضیاء نوید کہ تہجد سنت مؤکدہ است و آن دو آزدہ رکعت است بسمہ سلام  
 سلطان المشایخ ے فرمود تہجد انہ سجود است و سجود اندک خفتن است التہجد  
 رنح الہود است یعنی چوں خواب بگیہ و تکلف خود را بنماز گذاردن بیدار دارد  
 وے فرمود کہ شیخ شیخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ در دو آزدہ رکعت  
 نماز تہجد قرأت بر پنجملہ فرمودے در رکعت اول بعد فاتحہ آیت الکرسی و اخلاص  
 سہ بار در دوم آمن الرسول و اخلاص سہ بار و در او را شیخ شیخ العالم شہاب الدین  
 سہروردی در ہر دو رکعت آیت الکرسی است فاما سلطان المشایخ فرمود  
 کہ مرا شیخ شیخ العالم فرید الحق والدین فرمودہ است کہ در دوم رکعت امن الرسول  
 بخوان کہ من ہم بنحو انم و در بیداری شب اختلاف است بعضی مشایخ اول شب  
 بیدار بودہ اند و نصف آخریں در خواب شدہ اند براسے دفع ملال تا خواب مزاحم  
 اوقات وارد نشود و بعضی مشایخ اول شب خواب کردہ اند چوں نصف شب

نے فرمود کہ شیخ سیف الدین ماجری رحمۃ اللہ علیہ چوں کہ شش شب  
 گذشتہ بیدار شدے امام و مؤذن حاضر رہے بودند نماز خفتن بگذاردے بعدہ  
 نختہ تا صبح بیدار بودے و طریقہ مستحسنہ شیخ قطب الدین منور خلیفہ سلطان  
 المشایخ در بیداری شب ہمیں بود و بعضے از سلف ہمہ شب بیدار بودہ اند تا  
 چہل کس از تابعین بوضوے نماز خفتن نماز بامداد گذاردہ اند چنانکہ امام اعظم  
 ابو حنیفہ و سعید مشیب و فضیل عیاض رضی اللہ عنہم سلطان المشایخ  
 نے فرمود در سجدے کہ ایں بزرگان مشغول رہے شدند تمامی شب بیدار رہے  
 بودند چوں وقت آمدن مؤذن شدے خود را خفتہ می ساختند و بخط مبارک  
 سلطان المشایخ قدس سرہ نوشتہ دیدہ ام قال لا بی یومئذی تری قال من  
 اول اللیل و قال لعمری تری قال من اخر اللیل و قال لا بی بکواخذت بالجزم  
 و قال لعمری اخذت بالجزم لحد من الفوات لعمری عقد القلب و نیز بقلم  
 مبارک آورده یارب قایم مشکور و یارب نایم مغفوری المتہی استغفر لاجیم و ہو  
 نایم فیشکر لہا و یغفر لذلک و سلطان المشایخ بجانب امیر خسرو رحمہ اللہ در  
 قلم مبارک آورده بعد از مخاطبت جوارح اشتغال بامور امارتیہ شرع اجتناب  
 نماید و در مراعات اوقات ہم کوشد و عمر عزیز را کہ سبب تحصیل کل مرادات است  
 غنیمت شمرد و روزگار را بطلالت مصروف نکرد اند نکتہ در بیان او را در ہفتہ و شصت  
 سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمودہ کہ پیش از صبح دو رکعت نماز کن در  
 رکعت اول سفت بار فاتحہ بعد اں یکبار قل یا ایہا الکافرون و در دوم سفت  
 بار فاتحہ بعد اں یکبار خلاص بخواند بعد از سلام وہ بار سبحان اللہ وہ بار  
 ماشاء اللہ کان و ما لم یشاء لم یکن اَشْهَدُ کَانَ اللہُ قَدْ احاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَ احْصٰی  
 کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا وہ بار درود وہ بار استغفار وہ بار یا حی یا قیوم یا ذا الجلال و الاکرام  
 بگوید بعدہ نشیند سر بر ہنہ کند و دستہا بلبت بردارد بگوید یا ارحم  
 الراحمین بعدہ سر بر ہنہ نہد وہ بار اغشیا یا غیاث المستغیثین بگوید

بہرہم کہ بگزارد بکفایت رسد فاما در روز جمعہ بعد از نماز بامداد را غنیمت مے شمارند و  
 دست از اشتغال دنیا مے داشتند و بعضے سلف روز جمعہ و شب جمعہ طعام نمیخوردند  
 تا بکلی بحق مشغول مے شدند و اول بدعت کہ بعد نقل حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وسلم پیدا شد بیگاہ رفتن در مسجد جمعہ بود سلطان المشایخ قدس سرہ  
 در اوائل روز جمعہ بعد از شراق در مسجد کیلکو کہری میرفتند و چون وقت نماز جمعہ  
 در آمد غسل مے کردند باز در مسجد مے آمدند و مے فرمودند ہر کہ روز جمعہ ہفتا  
 بار بعد از نماز جمعہ بگوید اغثنی بجلالک عن صرامک و بطاعتک عن  
 معصیتک و بفضلک عن سواک بہر محتاج یا ارحم الراحمین حق جل و علا  
 اور محتاج خلق نگر دانا و امیر حسن رحمۃ اللہ علیہ نجدت سلطان المشایخ  
 عرضداشت کرد کہ در زارفتن جمعہ تا دیلم آمدہ است فرمود کہ ہیج تا ویلے نیست  
 مگر کیکہ بندہ یا ساسا فریام بیض باشد اما آنکہ بتواند کہ بروند و قوی سخت  
 دلے باشد انکاه فرمود اگر کسے یک جمعہ نماز و یک نقطہ سیاہ بردل او  
 پیدا میشود و اگر دو جمعہ نزد نقطہ سیاہ پیدا شود و اگر سہ جمعہ نزد تمام دل او  
 سیاہ شود و نفوذ باللہ منہا و مے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 قدس سرہ ہر روز غسل کردے و بعضے روایت مے کنند کہ پنجوقت نماز غسل  
 کردے و مے فرمود سہ چیز کہ شیخ کبیر فرید الحق الدین را میرشد من نے تو ہم  
 کرد اول آنکہ ہر روز غسل کردے دوم آنکہ جو ارے خریدے سیوم آنکہ سخن خورک  
 و من البتہ میخوم و مے فرمود کہ در حدیث است بہر ساعت از شب جمعہ  
 و روز جمعہ ہفتصد ہزار دوزخی را مے بخشند و نیز در وساعتیست ہر کہ در آن  
 ساعت چیزے از خدا بخواد بیا بد بعضے گفتہ اند آنوقت اقامت جمعہ است  
 و بعضے گفتہ اند بعد العصر عند الغروب است و اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ  
 عنہا کسے را یقین کردے کہ روز جمعہ بوقت الغروب را خبر کنی ہمینکہ وقت  
 غروب شدے خبر میکردند مشغول شدے و بخط مبارک سلطان المشایخ

نوشتہ دیدہ ام ہر کہ در شب دوشنبہ دو رکعت صلوٰۃ السعادت بگذارد  
 ہرگز بدبخت نشود و در ہر رکعت بعد فاتحہ آیتہ الکرسی یکبار و اخلاص سہ بار بخواند  
 بعد از سلام دہ بار و دودہ بار استغفار و نیز بخط مبارک حضرت سلطان  
 المشایخ نوشتہ دیدہ ام کہ اول روز از ماہ این دعا بخواند اللہم لک الحمد  
 علی اذیک و نعمائک مثل ما حمدتُ بہ نفسک و مثل ما حمدک بہ الحامدون  
 الذین اذکرک للہ و جعلت قلوبہم و الصابرون علی ما اصابہم  
 و لا یمولوا صلوٰۃ و ہما رزقنا ہم ینفقون و استغفرک مثل ما  
 استغفرک المستغفرون الذین اذافعلوا فاحشۃ و ظلموا انفسہم  
 ذکر و اللہ فاستغفر لذنوبہم و من یغفر الذنوب الا اللہ و اتوب الیک  
 مثل ما تاب جمیع التوابین الذین جعلت توبتہم مقبولۃ و علامۃ  
 لنجاتہم و اذنی من کل سوء یا غیاث المستغیثین و من کل مکرم  
 یا من یجیب المضطربین اذا رجاک و اکشف السوء و انت القادر  
 علی کل شیء ما انا فیہ من الهموم و الغموم انک انت الغفور الرحیم  
 دریں مواظبت کند اگر ہر روز بتواند عشرہ ہر ماہ بخواند وے فرمود کہ روز چہار  
 آخرین ماہ صفر قوی بابرکت است ہر کہ ہست دریں روز بدانچہ مے تواند  
 طعام مے کند و چیزے از خود جدا مے کن بفقر امید بد و خوش مے باشد و  
 مے فرمود کہ تولد ایں ضعیف ہمدریں روز است وے فرمود کہ بیست و پنج  
 روزہ ماہ رجب بدار و نعتے کہ در شب معراج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 را دادہ اند ازاں نصیبے یابد و وصیت فرمودے یا را نزد داشتن روزہ  
 رجب وے فرمود ہر کہ ہزار بار ایں استغفار بگوید در ماہ رجب در کلمات  
 قدسیہ آمدہ است حق تعالی مے فرماید از راہ کرم اگر او را نیا مزم کسبت برید  
 یعنی پروردگار او نباشم سہ بار فرمودہ است استغفار اینست استغفر اللہ  
 الذی لا اول و لا کلام من جمیع الذنوب و الاثم وے فرمود در نماز زیلۃ الرعایا

در غایت جمع رغیب است وہی العطاء، لکثیر و سلطان المشائخ این نماز بجا  
 ادا کر دے وقتے این نماز بگذارد و ہو بغایت گرم بود چنانکہ ہم در نماز پیراہن مبارک  
 از خوسے عبیر امیر حضرت سلطان المشائخ بغایت ترش چوں از نماز فارغ  
 گشتہ در گوشہ رفت آن پیراہن بکشید و بمولانا شہاب الدین امام عطا  
 کرد این دولت در آن شب بد و رسید بعدہ سجد و وضو کرد و نماز خفتن بگذارد  
 وے فرمود دریں ماه نماز خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ بگذارد در شیوم و چہارم  
 پنجم و یاسیز دہم و چہار دہم و پانزدہم بعدہ در فضیلت این نماز مبارک فرمود و چکا  
 کرد کہ در مدرسہ مغربی دانشمندے بود ہر سالہ کہ از وے پرسیدند جواب  
 شافی گفتے در مباحثہ عبارت دانشمندانہ در آمدے از حال تعلیم او  
 استکشاف کردند گفت سن بیچ خواندہ ام و شاگردی پیچکس نکر دہ ام چوں  
 بزرگ شدم وقتے نماز خواجہ اولیس قرنی گذارم و دعا کردم کہ الہی سن  
 بکبر سن رسیدم و بیچ تعلے نکر دم مرا علے کرامت کن حق تعالی برکت این  
 نماز در علم بر سن کشادتا در ہر مسئلہ کہ سخن افتد شارع شوم و بخونی  
 تمام کنم وے فرمود کہ در ماہ رجب نمازے آمدہ است برائے درازی  
 عمر دریں محل حکایت فرمود کہ سن از مولانا نظام الدین پسر شیخ  
 ضیاء الدین پانی تپی شنیدہ ام کہ شیخ بدر الدین غزنوی ہر سال این  
 نماز گزار دے پرسیدند امسال چرا این نماز نگذازدے فرمود از عمر من  
 چیزے نامندہ است ہمدراں سال ہر جمعت حق پیوست و رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر کہ در آخر رجب این نماز بگذارد مطلوب  
 او فرید عمر باشد بیابد نماز اینست دو آزدہ رکعت بسہ سلام و ہر رکعتے  
 بعینا تحمہ آیت الکرسی یکبار و اخلاص سہ بار و بعد سلام دہ بار این دعا  
 بخواند یا اَجَلٌ مِنْ کُلِّ جَلْبَلٍ و یا اَعَزُّ مِنْ کُلِّ عَزِيزٍ یا اَحَدٌ خَیْرٌ مِنْ  
 کُلِّ اَحَدٍ اَنْتَ رَبِّیْ لَا رَبَّ لِي سِوَاکَ یا غَیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ

وَرَجَاهُمْ أَغْنَيْنِي بِفَضْلِكَ وَمَلَّ فِي عُمْرِي مَدَّ أَطْوَيْدًا وَأَعْطَانِي مِنْ  
لَدُنْكَ عِلْمًا فِي رِضَاكَ بِرُحْمَتِكَ يَا كَرِيمُ يَا وَهَّابُ سُلْطَانُ الْمَشَائِخِ  
مے فرمود کہ مشایخ در ماه رمضان در نماز تراویح این تسبیحات مے گفتے سے در  
اول تراویح کلمہ شہادت ستہ بار و در دوم درود ستہ بار و در سیوم سبحان اللہ  
والحمد للہ تا آخر ستہ بار و در چہارم سبحان اللہ و بحمْدِکَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْبَظِیْمِ وَتَحْمِیْدُکَ  
ستہ بار و در پنجم تراویح اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ اِلَآھُو اِلَّا ہُوَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقِیْ مَعَنَا الذِّنُّوبُ  
تا آخر ستہ بار و در ست مولانا حسام الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کہ خلیفہ سلاطین  
المشائخ بود در شبہائے ماہ رمضان در تراویح ستہ ختم کردے یارے از یاراں  
در یک ختم با و موافقت نمود بعدہ اک بار چوں بمصاحبت قاضی محی الدین  
کاشانی بخدمت سلطان المشایخ پیوست بعد پائے بوس عرض داشت  
کرد یک ختم در تراویح بموافقت مولانا حسام الدین شنودم فرمود کہ یک ختم در  
تراویح سنت است اما پیش من سورہ اخلاص میخوانند بنا براں کہ فرداے  
قیامت خلق گروہ گروہ خواهند شد آنا تکہ حج کردہ اند یک گروہ آنا تکہ غزا کردہ  
اند یک گروہ آنا تکہ در تراویح ختم کردہ اند یک گروہ من میخوانم کہ فرداے قیامت  
در گروہ شیخ کبیر قدس سرہ باشم پیش شیخ من در تراویح سورہ اخلاص میخوانند  
پیش من ہماں مے خوانند و فتنے مردے در جماعت خانہ سلاطین المشایخ  
از دہلی آمد بدین نیت کہ در تراویح ختم کند بخدمت سلطان المشایخ  
عرض داشت کرد فرمود کہ تو دانی بعدہ فرمود اگر خواہم گفت مکن ترک  
سنت باشد ظاہر ساکت شدم تا وقت عشاء شد چوں خواست  
کہ تراویح بگذارد بعد از اسجد ختم آغاز کند بستہ شد نماز را قطعہ کرد  
سلطان المشایخ فرمود کہ مولانا اخلاص را باش و مے فرمود جماعت  
در تراویح سنت است از سلطان المشایخ پرسیدند کہ این  
سنت رسول است یا سنت صحابہ فرمود کہ سنت صحابہ است



رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروایت سہ شب گزارده اند و بروایت یک شب امامداومت این سنت عمر خطاب رضی اللہ عنہ در عہد خلافت خود کړو است یکے پر سیست صحابہ با سنت گویند فرمود در مذہب ما گویند فاما امام شافعی ہمیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را سنت میگویند و مے فرمود امام اعظم در ماہ رمضان شست ختم کرے سنتی اور تراویح وی در روز بعد از ان فرمود کہ او چہل سال نماز بامداد بوضوے نماز خفتن گزارده انگاہ بر لفظ مبارک راند کہ چندیں علما و دانشمندان بودہ اند ہیچ کس دانکہ بودہ اندایں حدیث کہ باقی میماند از حسن معاملہ است و ایں حیات مغویست آساں نئے توان یافت شبلی و جنید کہ بودہ اند مردم داند کہ وے بر تر بودہ اندایں ہمہ حسن معاملہ است بعدہ فرمود در ویشہ در خانقاہ شیخ جنید بغدادی آمد قدس سرہ مگر شب غرہ ماہ رمضان بود آل درویش التماس نمود کہ نماز تراویح را من امامت کنم شیخ اورا رخصت فرمود الغرض در سنتی شب سنتی ختم کرد شیخ فرمود ہر شب یک کردہ نان و یک کوزہ آب و حجرہ او نہادند القصد چوں سنتی شب تراویح بگذارد روز عید شیخ اورا وداع کردہ باز گشت چوں او برفت و حجرہ انقص کردند سنتی کردہ سلامت یافتند ہاں یک کوزہ آب ہر شب خوردہ بود و دیگر عرض ے افتد یارے بود از یاران اعلیٰ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز میخواست در عشرہ آخر رمضان اعتکاف بنشیند و موافقت قاضی محی الدین کاشانی بنجاست حضرت سلطان المشایخ آمد دریں باب عرضدا کرد سلطان المشایخ فرمود اعتکاف در عشرہ آخر رمضان سنت موکدہ است پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در عشرہ آخر رمضان معتکف شدے یک سال در غزاب و سبب ایں اعتکاف از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت شد در رمضان دیگر آنرا قضا کردینت روز معتکف شد اما بعضے مشایخ مریدان از فرمودندے بنا بر آنکہ در ویش در اعتکاف مرد مشہور و شہرت آفتے

قوی است در ویش ہم در خانہ خویش مشغول باشد و تصور کند سن بمکتم  
 نکتہ در بیان صلوة سلطان المشایخ قدس سرے فرمود آنچه مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذارده است بر سه نوع است یکنوع آنست کہ تعلق  
 بوقت دارد و یکنوع آنست کہ تعلق بسبب دارد و یکنوع آنست کہ تعلق نہ بوقت  
 دارد نہ بسبب آمیم نمازے کہ تعلق بوقت دارد اما محمد غزالی طیب اللہ  
 شراہ در احیاء آورده است آن تکرار است نمازے کہ در روز است ہشت نماز  
 است و نمازے کہ در ہر سال است آن چہار نماز است اما نمازے کہ در  
 ہر روز است ہشت نماز است پنج فریضہ است ششم نماز چاشت ہفتم بیست  
 رکعت نماز بعد از شام ہشتم نماز تہجد اما نمازے کہ در ہفتہ است ہر روزے را  
 نمازے آمدہ است اما نمازے کہ در ہر ماہ است آن بیست رکعت است  
 کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در عرۃ ہر ماہ گذارده است اما نمازے  
 کہ در ہر سال است آن چہار نماز است دو نماز عید سیوم نماز تراویح چہارم  
 نماز ہراقہ ہمہ نماز ماہے بود کہ تعلق بوقت دارد اما نمازے کہ تعلق بسبب  
 دارد نہ بوقت آن نماز تسبیح است ہر وقت کہ خواہد بگذارد امیر حسن رحمۃ اللہ  
 علیہ نے نوید کہ درین عید اضحیٰ بسبب باران بیشتر خلق نتوانست رسید  
 درین باب بخدمت سلطان المشایخ عرضداشت کرد اگر روز عید جانے  
 نماز میسر نشود روا باشد کہ دوم روز بگذارند فرمود کہ اگرے درین عید اگر  
 میسر نشود دوم روز بگذارند روا باشد سیکوم روز ہم اما در عید فطر اگر روز عید  
 میسر نشود دوم روز بگذارند انکار ہر لفظ مبارک را ند کہ مراد درین عید خاطر  
 بود کہ اگر باران بیشتر شود چنانکہ نتوان گذارد دوم روز بگذاریم اما حق تعالی  
 میسر گردانید وے فرمود باید کہ پیوستہ نماز جماعت باشد کہ در عہد انبیا  
 پیشینہ بیچ جائے نماز روانہ بود مگر در مسجد و عہد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم این میسر شد ہر جا کہ ہست بگذارند بعدہ درین باب غلو فرمودند کہ

اگر مثلاً دو کس باشند ہم و جماعت باشد و بخط مبارک سلطان المشائخ  
نوشتہ دیدہ ام قال النبی علیہ السلام امرنی جبرئیل علیہ السلام بالصلوۃ  
فی الجماعۃ حتی خفت أن لا تقبل صلواتی الا الجماعۃ قال اللہ ادنی مرت  
على ثلثون سنة لم اختلفت ففكرت الجماعۃ لیلة بمكة فاعتللت تلك اللیلة  
از سلطان المشائخ سوال کردند کہ بعد اداے فرایض کہ جاے بدل  
مے کنند حکمت چیست فرمود امام خود اگر جاے بدل نکنند کراہیت باشد و اگر  
مقتدی جاے بدل نکنند کراہیت نباشد فاما بہتر آن باشد کہ بدل کنند انگاه  
فرمود چوں خواہد کہ جاے بدل کنند جانب چپاے خود باید رفت تا مقابلہ  
راستای قبلہ باشد و نیز از سلطان المشائخ سوال کردند کہ در نماز بر سر  
بر دو رکعت تسمیہ باید گفت و یا بر سر سورہ فرمود کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ در  
رکعت اول یکبار تسمیہ گوید بر خلاف ائمہ دیگر کہ بر سر ہر رکعت و بعضی بر سر  
ہر سورت مے گویند بعدہ فرمود کہ با امام اعظم سفیان ثوری و یک بزرگ دیگر  
مدعی گونہ شدند وقتے در جمعے یکجا شدند سفیان ثوری فیک بزرگ دیگر از امام اعظم  
سوال کردند کہ مصلی تسمیہ مے گوید بر سر ہر دو رکعت و یا بر سر ہر سورہ و چند بار یکبار  
مقصود ایشان آن بود کہ اگر نفی خواہد کرد خواہد گفت کہ نگوید حالے در نفع تسمیہ  
مواخذہ بکن الغرض چوں ایشان سوال کردند از کمال علی کہ در امام اعظم بود  
و نگاہداشت ادب فرمود یکبار یکبار بر سر ہر حرف سلطان المشائخ فرمود  
کہ مقصود امام اعظم ہاں حکم او بود ایشان ہر گونہ کہ خواہند تصور کنند  
خواہ بر سر سورہ خواہ بر سر ہر رکعت بعدہ فرمود مقتدی رائے باید کہ در ہر  
رکعتے فاتحہ بخواند و تسمیہ گوید و من نیز بخوانم بر سر ہر حرف عرضداشت کردند  
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است لمن قرأ خلف الامام بنفسہ  
الکلمات فرمود اگر نظر در نبیث مے کنم و عید لاحق میشود و اگر در پس نظر میکنم  
کہ پیغمبر علیہ السلام فرمودہ است لا صلوة لمن لم یقرأ الفاتحۃ عدم جواز

صلوٰۃ نے یا ہم پس وعید تحمل باید کرد و فاتحہ باید خواند تا با جماع جواز صلوٰۃ باشد و الا  
خذ بالاحوط و الخروج من الخلاف اولی و میفرمود کہ نماز اول حضور راست  
کہ انجی مصلی بخواند معانی آں بردل بگذرانند بعد ازاں فرمود کہ مریدے از مریدان  
شیخ الاسلام بہاؤ الدین ذکر ایا قدس السدرہ کہ اور احسن افغان گفتندے  
صاحب ولایت بود در غایت بزرگی وقتے این حسن افغان در کوئے نے  
گذشت بمسجید رسید مؤذن تکبیر گفت امام پیش رفت خلقے بمجاہت پیوست  
خواجہ حسن نیز درآمد و اقتدار کرد چوں نماز تمام شد و خلق باز گشت خواجہ حسن  
آہستہ نزدیک امام آمد و گفت اسے خواجہ تو در نماز شروع کردی و من نے  
پیوستم و تو ازینجا بدلی رفتی ہو بردگان خریدی و باز گشتی و این بردہ در خراسان  
بر دے آراںجا باز بکلتان آمدی من دنبال تو سرگشتہ شدہ نے گشتم آخریں  
چہ نماز است و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است  
المُصلِّ بید نہ دون قلبہ فہو داخل تحت قولہ فویل للمصلین والمصلے بید نہ  
و قلبہ فہو داخل تحت قولہ قل فلیح المؤمنون وان السلف یحرمون الرجل فی  
صلواتہ فان اتمھا اخہ وامنہ الوعظ قال ابو القاسم من تھاون تھاون بالاداء  
عوقب بجرمان السنن ومن تھاون بالسنن عوقب بجرمان الفرائض ومن  
تھاون بالفرائض عوقب بجرمان التوحید قال ابن المبارک  
الاداب من ثلاثی العلم لان بالعلم یوقر وبالاداب یقرب وما معنی ان  
الزکوع واحد والسجود سجدتان قال الزکوع ادعا العبودیۃ والسجد  
تان شادہہ للمؤمنین فی السجود اشارۃ الی الخلق والموت و البعث  
فالاشارات بالسجدة الاولی الی الخلق منہا خلقنا کم والثانیۃ الی الموت و فیہا  
نعید کم و عید رفع الراس الی البعث و منہا یمیز حکم تارۃ اخری وصف البراء السجد  
فلبسط یدہ و رفع عجزہ و خوی و قال ہکن اریۃ رسول اللہ یسجد فخر  
الفرس ما بین یدہ و جلیہ من الهواء و نیز بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ

اذا صلى الرجل فليجسوا اذا وصلت المرات فليحتقر البعوضة ان يحا في عضديه  
 عن جنبه حتى يخوي ما بين ذلك الاحتقار الانضمام قال ابوالحسن رذا  
 رجلا بين عينه مثل ثقبه البعير في اثر السجود في الجهة فقال لو لم يكن  
 هن الكان خيرا قال رجل اني اخاف ان بوثر السجود في جهنم فقال  
 اذا سجدت فتخفف اى ضع جهنمك على الارض وضعا خفيفا وعن  
 على رضى الله عنه لو علمت ان الله تعالى قبل في عمري ركعتين لما اهتممت  
 لونه قال انما يتقبل الله من المتقين واذا قيل علمت بانى متقى فاجسوا  
 بقوله ثم بنحى الذين اتقوا ورايت راعيا يسرعى وهو فى الصلوة و  
 الذئيب بحفظ اغنامة قلت متى صالح الذئيب مع الغنم قال لما صالح  
 الراعى مع رب الغنم صالح الذئيب ومع الغنم قال عليه السلام ان العبد  
 اذا اكثر الصلوة اجتمعت ذنوبه على ظهره فاذا ركع اجتمع على عايقه الايسر  
 فاذا سجد انحطت على الارض ما كان الله ليعود ذلك اليه ونيز بخط مبارك  
 سلطان المشايخ نوشته ديده ام قيل للخضرى انت تقول يسقوا التماسك  
 قال اقول يسقوا كلفة التكليف وكيف اقول ذلك فان السالك  
 كما اذا دق ربه ومنزلته عند الله تعالى ازداد سغفته الى العبادات  
 وهو من امارت القبول قال شيخنا روزبهان بمصر قيل لى مل را  
 ترك الصلوة فانك لا محتاج اليها قلت لا اطيق ذلك كلفنى شيئا  
 اخر رايت بعض جهال الطريقة تركوا عبادات من غير اشارة قالوا  
 يجب السالك ان يكون دائما فى الصلوة ما عرف المسكين ان للصلوة  
 قلبا وروحا قال بها الاركان وروحها الحضور كالانسان مثلا كما ان  
 روح الانسان لا يكون انسانا بل هو بعض الانسان فكل من له روح  
 الصلوة فمادام تعلق الارواح بالقالب باقيا يجب تين بن القالب الصلوة  
 والروح بروح الصلوة الى اوان انقطاع العمل وعبد ربك حتى ياتيك

الیقین وهو الموت قال ابو بکر بن الوراق کنت فی بیت بنی اسرائیل فوقع  
 فی قلبی انّ علم الشریعت ینحالف علم الحقیقة فاذا رجل صاح علی یا ابا بکر کل  
 حقیقة ینحالف الشریعة فهو کفر فان کان اشارت او کلامها تعنی و ظهور  
 خاطی فلا تلتفت الیه التبت فان تیقن انه من الله تعالی كما سمع موسی  
 علیه السلام تضرع بین ید الله حتی خلص عنه قال ابو سلیمان ما وقع  
 فی قلبی فلا اقبلت الا بشاهدین من کتاب الله تعالی وسنة نبيه علیه  
 السلام کان شیخ یقول الهی اوتبقنی مع الوهتک وابقنی فی متابعتک  
 سید المرسلین قیل له قال سیان عند اللوهیت ان یکون العبد  
 فوق العرش اوتحت الشری والمحموظ من قادة التوفیق الی متابعتک  
 السلام والله تعالی ما نسخ شریعة علیه السلام بشریعة علیه السلام بشریعة  
 بنی آخر فکیف یلسخ بهوتی سالک ومن طن ان حاصل السریاضات رفع  
 الخطاب وزوال العتاب فهو جاهل قول الله تعالی اعملوا ما شئتم نزل فی حق  
 الکفار کقول الطیب للمریض بعد ما اکیس عنه الصیمة اعطوه ما شئتم  
 الا تری انهم اختلفوا فی حال من دخل الجنة بغير حساب ومن دخل  
 بعد الحساب ابن عطاء رحم الثانیة لانه واق لانه معاتبه الحق تعالی  
 فکتمه و بیان صلوة نقل سلطان المشایخ قدس سره مے فرمود که نماز  
 نفل جماعت آمده است بعضی مشایخ و بزرگان گذشته گذارده اند شب بیکرا  
 بود شیخ شیوخ العالم قدس سره مے فرمود نماز که درین شب آمده بگذارو  
 تو امانت کن بچنان کرده شد دلیل برین که ابن عباس رضی الله عنه  
 گفته است که شبی در خانه خاله خود میمونه رضی الله عنها بوده ام پیغمبر صلی  
 علیه وسلم نزدیک او بود چون نشان شب بگذشتی نشانیست و نظر سوتی  
 آسمان کرد آیه ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنهار  
 تا آخر سوره بخواند بعده برخاست وضو کرد و نماز بایستاد من نیز برخاستم



وضو کر دم و چپائے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بایستادیم چوں  
رسول علیہ السلام تحریر خواست بست من از مقام خود پس ترا آدم مصطفیٰ  
علیہ السلام نماز شکست دست من بگرفت و برابر خود بایستادانید و در نماز شروع  
کرد باز از جاسے خود پس ترا آدم بعدہ حضرت رسالت علیہ السلام فرمود چرا  
پس میردی گفتم مرا چہ زہرہ کہ برابر رسول رب العالمین بایستم رسول را  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن ادب من خوش آمد در حق من و عا کہ اللہم فقہی فی  
الدین و از سلطان المشایخ سوال کردند کہ اگر کسی نماز نفل مے گذارد و بزرگے  
میرسد مصلے ترک نماز مے کرد و بدو مشغول مے شود چگونہ باشد فرمود نماز خود  
تمام باید کرد باز عرضداشت کہ یکہ نفل مے گذارد براے ثواب و دریافت  
سعادت مے گذارد دریں میاں اگر پیر او در رسد و او را در قدمبوس  
پیر سعادتہا بسیار است و اعتقاد میدان است کہ ایں ثواب صد بار بہ ازا  
ثواب باشد فرمود کہ حکم شرع ہیچناں است و از سلطان المشایخ درویشے  
سوال کرد کہ علمائے دین و ائمہ اسلام مے گویند سنن رواتب و واجب و  
نفل کمالات فرایض اند و جبہ ایں تکبیل و بریں دعوی دلیل چیست فرمود  
کہ معظم مقصود از صلاوۃ ذکر حق است اقم الصلوۃ لذ کو می فاسعوالے  
ذکر اللہ ذکر با حضور دل مے باید لا صلوۃ الا بحضور القلب و حضور  
مسمے از اول تا آخر معتبر است پس باید کہ مرد و بانڈیشہ کہ دریں دو رکعت و فریضہ  
نماز بامداد بچہ مقدار بحضور بود اندیشید و فرض کرد بقدر یک رکعت حاضر بود  
و بقدر یک رکعت غافل ہر نفل کہ بعد ازاں بگذارد حضور خویش در آن تفقد نما  
و بدل مقدار ہر چہ کم ازاں بیند و در تطوع بیفزاید تا انگاہ کہ راست آید قاضی  
محی الدین کا شانی رحمۃ اللہ علیہ عرضداشت کرد بزرگے در کتاب چنین آوڑہ  
است کہ مردم ہیشیا ہر نفل کہ مے گذارد مے باید کہ نیت قضاے فوائت کند  
و اگر ہیچ فائیت مستقر نباشد تحمل است کہ فائیتہ بودہ باشد کہ علم او بدل نمیرسد

در دو گانہ نیت نخستین فجر سے کہ حق را برویست بگذارد و ہر چہ را گانہ بنیت اول ظہری  
 کہ خدائے را برویست و همچنین عصر و عشا و ازینجا کہ گفتہ شد در ہمہ رکعتہا فاتحہ و سورت  
 بخواند و مغرب و وتر نیز در چہار گانہ نفل مے توان کرد و ہر سر رکعت شوم قعدہ بجا  
 آرد و در وتر قنوت کند لک اقامت نماید عموم لفظ نفل مطلق نوافل موقت را شامل  
 است فتحی اشراق و تحیہ وضو و تحیت مسجد موقت ایند بوقتے معین مستند ہے ملائم  
 این نوع ہم مراد باشد یا نے سلطان المشایخ فرمود نعم باشد چہ این صفت  
 و این قید منافی نفل نیست ہر چہ نفل است و در قضاے فوائت شاید بصرف کرد  
 دے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر کراہیہ پیش آید و ندانم کہ  
 خیر او در ترک آنست و یا در اقامت آن دو رکعت نماز استخارہ بگذارد و در رکعت  
 اول بعد فاتحہ قل یا ایہا النکافرون و در رکعت دوم بعد فاتحہ قل ہو اللہ احد بخواند  
 این را اثر بسیار است و استخارہ کہ وقت اشراق مے گذارند بدایاں بسندہ نباید  
 کرد ملائم این حکایت فرمود بزرگے در سفر از خادم آب خواست تا بخورد بر نیت  
 آن آب خوردن استخارہ گذارد و رخصت نیافت خادم را گفت کہ این آب  
 سخوام خورد خادم گفت آنجا آب دشواری دارد کرت و یکبار استخارہ گذاردم  
 رخصت نیافت آن آب را بہ سخت ماریچہ ازاں آب بیروں افتاد و مے  
 فرمود استخارہ کہ روز مے گذارند براسے خیریت آن روز است ہر جمعہ ہم مے  
 گذارند براسے خیریت آن ہفتہ روز عید ہم مے گذارند براسے خیریت  
 سال و سلطان المشایخ بجانب امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نشستہ است اگر در  
 ضمیر انشراے باید بر پے اشراح رود کہ در آن طریقت اصلے معتبر است و در  
 کل کار استخارہ را تقدیم نماید و مے فرمود در سفر چوں بہ منزلی رسید نخست در  
 مسجد جمعہ باید رفت پیش محراب دو گانہ بگذارد بعدہ جائے فرو آید و رکعت  
 نماز بارواح مادر و پدر آمدہ است و ہر رکعت بعد فاتحہ چہا ر  
 قل بخواند و مے فرمود بعضے نماز ہن ازہ غایب مے گذارند

بعدہ فرمود کہ روا باشد زیر کہ مصطفیٰ اصلی السلام علیہ وسلم برنجاشی همچنان گذار دہست  
 او در رعیت مردہ بود و امام شافعی این معنی جائز میدارد اگر عضوے از میت مثلاً  
 دستے و یا انگشتے موجود باشد بر آن ہم نماز بگذارد از نسبت این معنی حکایت شیخ  
 جلال الدین تبریزی افتاد فرمود چون شیخ نجم الدین صفری را کہ شیخ الاسلام  
 دہلی بودا و نقارے افتاد و او چنان انگشت کہ شیخ جلال الدین را جانب ہندوستان  
 رواں کردند الغرض چون شیخ جلال الدین را جانب ہندوستان رواں کردند او  
 در پداؤں رسید یکروز بر لب آب سو تہہ نشستہ بود بر خاست و تجدید وضو کرد  
 و حاضران را گفت بیا بیڈ تا بر جنازہ شیخ الاسلام دہلی نماز کنیم بعد گذاردن نماز  
 روے سوے حاضر آورد و گفت کہ اگر شیخ الاسلام دہلی مارا از شہر بیرون  
 کرد شیخ ما و از جہان بیرون کردے فرمود کہ نماز نیست بچمت محافظت نفس  
 مے گذارید و ایں نیست ہر وقت کہ مردم از خانہ بیرون آید باید کہ دو گانہ بگذارد  
 و بیرون آید تا بلائے کہ در راہ باشد حق تعالی ازاں نگاہ دارد و ہر گاہ کہ در خانہ  
 در آید ہم دو گانہ بگذارد تا ہر بلائے کہ از خانہ خیزد حق تعالی ازاں نگاہ دارد و دریں  
 دو گانہ ماخیز و سلامتی بسیار است بعد ازاں فرمود اگر کسے را ایں دو گانہ ہا  
 گذاردہ نشود بوقت بیرون آمدن و درون آمدن آیتہ الکرسی بخواند ہاں غرض  
 حاصل شود و اگر آیتہ الکرسی بخواند ایں کلمہ گوید سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ  
 الا اللہ واللہ اکبر و لا حول و لا قوت الا باللہ العلی العظیم ہم تمام است و اگر  
 کسے در اوقات مکروہہ در مسجد در آید و انساعت تحیت مسجد نتواند گذارد ہمیں چہار  
 کلمہ بگوید غرض حاصل شود بعدہ روے مبارک سوے حاضران کرد و فرمود  
 ہر کہ بود بحسن عمل بمقامے رسید اگر چہ فیض نازل است اما جہد و اجتہاد باید  
 کرد و انگاہ ایں بیت بر لفظ مبارک راندے کہ چہ ایزد دہد ہدایت دیں و بندہ  
 را اجتہاد باید کرد و نامہ کاں بحشر خواہی خواند ہم از نیجا سو او باید کرد و بخط  
 مبارک سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام کان عمر یقع و یشی فی الصلوٰۃ

ای یلزم یدیدہ الشی بین سجدتین لا یفارق بهما الارض وذلك فی  
التطوع وقت کبر سن قال الحکیم سنائی فی بیان الصلوة قصیده

پرده غم نماز نکشاید * بادہ گرد رشی ز جام فلک شکم از ناں پرست پشت از آب تا نمازت بطوع بپذیرد * تو نروبی برائے جاے نماز ہر چہ جز دیں از وطن سارت کن گوش گیسرد برون آرد باز ہمہ و جنب حق جنابت تست کے شوی در سر اکالا اللہ باہمہ کام خویش باز آئی سجدہ صدق صد قیام از رو ورنہ باش رخشوع نیست نماز دیو بر سلبتش کند بازی	بنده تا از حدش بروں ناید پاے اگر بر نہی بسام فلک تات چوں خردین مقام خراب کے ترا حق ز لطف برگیسرد * سگ زدوم جاے خود برو بد باز ہر چہ جز حق بسوز غارت کن ورنہ ابلیس از وروں نماز گرچہ پاک است ہر چہ بابت تست تا بجا روب لا نرو بی راہ * چوں تو با صدق در نماز آئی یک سلائے دو صد سلام از رو از خشوع دل است مغز نماز ورنہ باش رخشوع و دمسازی
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ثلثہ در بیان صوم سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ الغزیرے فرمود کہ پیغمبر جنتہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است من صام الدھ صام الدھ صام ولا افطر  
و حدیث دیگر فرمودہ است من صام الدھ صام الدھ صام ولا افطر  
و عقل تسعین تطبیق میان این دو حدیث چگونہ باشد فرمودند لا صام  
ولا افطر معنی چنیں باشد ہر کہ پیوستہ روزہ دارد با اک پیروز بہم عیدین  
وستہ روز تشریق گوئی نہ روزہ داشتہ و نہ افطار کردہ و ہر کہ پیوستہ روزہ  
دارد و آل پیروز افطار کند و نرخ بچنین تنگ شود عقد نو گرفت معنی آن  
باشد کہ در و نرخ اورا جاے نباشد وے فرمود در حدیث آمدہ است

یعرض الاعمال علی اللہ لیسوا الاثنین ویوم الخميس فاحب ان یعرض علی وانا انصا  
وے فرمود کہ از شیخ نجیب الدین متوکل شنیدم ہر کہ روز پنجشنبہ و آدینہ و شنبہ  
متصل روزہ دارد و بوقت افطار روزہ ستوم حاجت خواہ امید باشد کہ با حاجت  
پیوندد و در عوارف مے نویسد و رد فی الخبر من صام ثلثة ايام من الشهر الحرام  
والجمعة والسبت بعد من النار سبع مائة عام وے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است للصایم فرحتان فرحة عند الافطار و فرحة  
عند لقاء الجبار این فرحت اکل و شرب نیست این فرحت براتمام صوم است  
یعنی چوں صوم تمام شود او را فرحتے پیدا آید کما یحکم اللہ کہ این طاعت را جزائے  
معین است چوں جزائے روزہ نعمت دیدار است ہر آئینہ صایم با تمام صوم  
شاد شود و باید نعمت رویت بعد ازاں فرمودہ طاعتے را جزائے معین است  
جزائے روزہ نعمت دیدار است دریں میاں ذکر این حدیث افتاد  
کہ الصوم لی وانا جزی بہ یکے از حاضران گفت کہ انچنین ہم شنیدہ  
شدہ است الصایم لی سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود انگاہ انا جزی کہ باید  
گفت بعد ازاں سخن اورا اصلاح فرمود کہ این باب معنی لام آمدہ باشد و  
مے فرمود در احیاء علوم مے آرد کہ الصوم نصف الصبر  
والصبر نصف الايمان بعد ازاں فرمود کہ الصوم نصف الصبر  
چہ باشد در حقیقت صبر فرمود کہ صبر غلبہ باعثہ حق است بر غلبہ باعثہ  
ہو اصل باعثہ ہواد و چیز است خشم و شہوت و صوم شہوت را مقہور  
مے کند پس الصوم نصف الصبر یا فتم وے فرمود در ولش باید کہ  
ثلث سال روزہ دارد یعنی چہار ماہ این را قسمتے کردہ اند انا کہ سہ ماہ  
دارند و دہ مجسم و دہ ذی الحجہ و نیز دہ روز دیگر روز ہا متبرک و  
مراسم بدارند ثلث سال باشد در مجلس سلطان المشایخ  
جمعے از عنیزاں چوں مولانا حام الدین حامے

۴۰۱ و مولانا جمال و یاران دیگر حاضر بودند طعام سے پیش آور دند فرمودند میر کہ صائمیت بخوردیشتر یاراں چون ایام بیض بود صایم بودند بعد از ازل طعام پیش آں دو کس کہ روزہ نہ داشتہ بودند فرستاد انگاہ بر لفظ مبارک راند چون عزیزاں بر سجد طعام پیش باید آورد و کسے را نباید پرسید کہ تو صایمی زیراکہ اگر گوید صایم ریا را تا داخل باشد و اگر صایم مردے را نسخ و صادق باشد کہ ریا را برو کند نباشد و گوید صایم حیا طاعت سیر اور در دفتر علانیہ نویسند و اگر گوید صایم نہ ام دروغ گفتہ باشد و اگر کت ماند استحقاق سائل کردہ باشد شیخ عزیز الدین قزاقیت سلطان المشایخ میفرمود کہ در خواب دیدم کہ سلطان المشایخ مرے گوید کہ تو روزہ میداری گفتیم اگر فرماں باشد بدام فرمود روزہ دل بدار بعدہ این عزیز الوجود از خدمت شیخ نصیر الدین محمود پرسید کہ سلطان المشایخ مراد خواب روزہ دل فرمودہ است مراد ازین روزہ دل چیست فرمودند شمارا امر بمراقبہ کردہ اند و سلطان المشایخ مرے فرمود بسیار اں طے مے کنند و روزہ امیدارند مقصود از اں عجب و ریا باشد درین محل ایں بیت بر زبان مبارک راند بیت لنگہنت گرترا کند فریبہ و سیر خوردن ترا از لنگہنت و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدسہ العزیز اکرم از افطار بودے اگر چہ تپ آمارے یا فصد کردے و شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا را نور السدسہ مرقدہ صوم کتر بودے اما طاعت و عبادت بسیار کردے و ایں آیت فرو خواندندے کل من الطیبات واعلمی صالحا و فرمودند اواز آنہا بود کہ ایں آیت در حق او درست آید و درین محل سوال کردند کہ مقصود ازین طیبات چیست و در انجہ اصحاب کہف گفتند ان کے طعاما انجہ طعام بود و یہ طبیعت ہاں مائل باش انگاہ بر لفظ مبارک راند بر ترقو بعضے از اں طعام مقصود برنج بود مسافر بے اذن مضیف روزہ ندارد و لقولہ علیہ السلام من نزل علی قوم فلا یصومن تطوعا الا باذنہم و بخط مبارک حضرت

لفظ نہدی  
یعنی روزہ



سلطان المشايخ نوشته دیدہ ام الصوم للمحسن جنة والمحسن جنة عن ذوالنور  
 اذ اردت ان تنهب قساوة قلبك فادع الصيام فائق الاقيام وان  
 بقيت فالطيف الاتيام وقيل لاعرابي الصوم في سموه البادية قال كانت  
 الدنيا ولما كن وتكون لم اكن فادع اياحي ان تنهب نكته دريان  
 زكوة وصدقة وخط مبارك سلطان المشايخ نوشته دیدہ ام کہ شیخ شیوخ  
 العالم فرید الحق والدين فرمود زکوة بر سه نوع است زکوة شریعت و زکوة  
 طریقت و زکوة حقیقت و زکوة شریعت آنست کہ ازد و بست درم نچیدرم  
 بدیند و زکوة طریقت آنست کہ ازد و بست نچیدرم نگاہ دارند و باقی بدیند  
 و زکوة حقیقت آنست کہ ہمہ بدیند و هیچ نگاہ ندارند و بعدہ فرمود آنکہ ازد و بست  
 درم نچیدرم میدیند ہمیں باشد کہ اور انجیل نگویند اما اور سخن ہم نتوان گفت  
 سخن اورا گویند کہ از زکوة زیادہ دہد بعدہ فرمود کہ فرق میان سخن و جواد نیست  
 سخنی آن باشد کہ گفتم فاما جواد آنست کہ بسیار بخش مثلاً ازد و بست درم نچیدرم  
 نگاہ دارند و باقی بخش دے فرمود جنید رحمۃ اللہ علیہ با علمائے عہد خود گفتے  
 یا علماء السوء زکوة علم بدید یعنی ازد و بست مسئلہ کہ آموختہ اید بر پنج مسئلہ  
 کارکنید و ازد و بست حدیث پنج حدیث معمول دارید و بخط مبارک حضرت  
 سلطان المشايخ نوشته دیدہ ام قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ما منع  
 قوم من الزکوة الا جلس اللہ عنہم المطر ولولا البہائم لم تمطر وعنه علیہ السلام  
 من مات عشرين فی صغافری عشرين فی صغافری من صغافری من صغافری من صغافری  
 من صغافری علیہ السلام الثیاب یحسن الصلوٰۃ ثم رآه بعد سنین علی ما  
 ترک فاوحی اللہ تعالی الیہ یا موسی ما صنع بصلوٰۃ اذ لم یؤد زکوة مالہ  
 یا موسی ان الصلوٰۃ والقرآن زکوة تو امان لا قبل احد ہما دون الاخر و  
 ے فرمود صدقہ است و مروت و وقایہ است صدقہ آنست کہ مردم چیز  
 بحتاجے بدیند اما مروت آنست کہ دوستے را چیزے بدہد و این کس ہم بمقابل

اں چیزے بد بد و قایہ آں است کہ مردم خود را از زخم زبان و تشیع و سفاهت  
یکے باز خرد و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایں ہر سہ کردہ است انگاہ فرمود کہ مولفہ  
قلوب را حضرت رسالت و رادل عہد چیزے دادے چوں اسلام قوت  
گرفت بعد ازاں نذا بعدہ فرمود در صدقہ شیخ شرط است چو ایں شرائط  
در صدقہ موجود شود بے شک آں صدقہ قبول افتد ازاں شیخ شرط و دو شرط  
پیش از عطا است یکے آنکہ انچہ خواہد داد از وجہ حلال بد بد دوم آنکہ مردے  
صالح را بد بد و دو شرط در حال عطا است یکے آنکہ بتواضع و بشاشت و انشراح  
بد بد دوم آنکہ خفیہ بد بد و یک شرط کہ بعد از عطا است انچہ بد بد پیش آں را بر سر  
زباں نیارد و ذکر آں نکند و مے فرمود کہ شیخ ابوسعید ابو الخیر قدس اللہ سرہ  
انفاقے عظیم داشت یکے بخدمت او ایں حدیث خواند کہ لا خیر فی الاصراف  
شیخ ابوسعید ابو الخیر او را فرمود لا اصراف فی الخیر و فرمود روزے المیزین  
علی رضی اللہ عنہ در خطبہ مے گفت کہ ہر گز یاد ندارم کہ رسول علیہ السلام تا  
شب چیزے بر خود نداشت از یاد داد تا قبلولہ ہر چہ بودے بدادے و بعد از  
قبلولہ تا شب ہر چہ بودے بدادے و مے فرمود ہر گاہ کہ دنیا اقبال کند  
بباید داد کہ کم نیاید و ہر گاہ کہ روئے ازیں کس بگرداند ہم بباید داد کہ چوں بفتن  
روئے نہاد نخواہد ماند بارے مردم را بدست خود بد بد و شیخ نجیب الدین  
متوکل بدین عبارت گفتے چوں آید بدہ کہ کم نیاید و چوں میر و نگاہ مدار کہ  
نیاید و مے فرمود دنیا جمع نباید کرد ہر چہ میرسد خرچ کند و ذخیرہ نکلند بعدہ ایں  
بیت بر زبان راندے نرا ز بہر خوردن بوداے سپر + ز بہر نہادن چہ  
سنگ و چہ زر + بعدہ فرمود کہ خاقانی ملائم ایں گفتے است چوں  
خواجہ نخواہد راند از ہستے خود گامے + آں گنج کہ اودار دیندار کہ من دارم +  
و کاتب حروف و قے برابر جبہ مادرین خود مولانا شمش الدین  
وامغانی رحمۃ اللہ علیہ بخدمت حضرت سلطان المشائخ رفتے بود سخن

در محبت دنیا افتاد خدمت مولانا شمس الدین دامغانی آں بیت خاقانی  
 بخدمت سلطان المشایخ عرضداشت کردے زردوست از دست جہاں  
 وزیر پائے پیل وال ۴ مازیر پائے دوستان زریں بالارینتہ ۴ سلطان  
 المشایخ را با شمع ایں بیت بسطے میداشت و تحمین و استحسان بسیار فرمود و میفرمود  
 حق تبارک و تعالیٰ طبایع مختلف آفریده است یکے را چنان آفریده است کہ اگر  
 مثلاً درم اوراکفایت باشد و آرتے باشد تا آں را بمصرف نرساند و یکے را چنان  
 آفریده است کہ ہرچہ پیشترے آید یا شترے طلبد و اینی ازیں کس نیست قسمت از  
 لیست بعد از اں فرمود کہ راحت از زروسیم درخرج کردن است و لہذا مرد از  
 هیچ چیز راحت نیابد تا سیم خرج کنند پس معلوم شد کہ راحت از زروسیم در رفتن است  
 بعد از اں فرمود از جمع زروسیم کا راست کلاں و دیگرے منفعت برسد ہدیریں میاں  
 فرمود کہ مراد برمدائے حال دل بر جمع کردن چیزے نبود ہرگز در طلب دنیا بنویم  
 بعد از اں خود پیوند جائے شد کہ ایشان را دو کون در نظر نیاید و ترکے بیکبار  
 کی داشتند بعد از اں فرمود پیش ازیں بر من وجہ معاش تنگے داشت و خوش  
 مے گذشت تا یک روز بیگاہ ترے یکے بر من نیم تنگہ آورد من گفتم کہ امروز بیگاہ  
 شدہ است و آنچه حاجت بود بمصرف رسیدہ ایں را بامداد خرج خواہم کرد  
 چون شب درآمد مشغول شدم آں نیم تنگہ دامن من مے گرفت و فردے کشید  
 چون حال چنان دیدم گفتم خداوندائے بامداد شود تا آں را تفرقہ کنم بعدہ فرمود  
 یکے بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ حکایت از شیخ  
 کرد کہ در آں عہد بودہ گفت آں شیخ مال بسیار دارد اما مے گوید کہ مراد او از  
 آں اذن حق نیست شیخ شیوخ العالم چون ایں بشنیہ تبسم کرد و فرمود کہ ایں  
 بہانہ ہست اگر آں شیخ مراد کیل خرج کند من در ستر روز تمامی خزائنہ او را خالی  
 گردانم و یک درم بے اذن ندہم کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ  
 نوشتہ دیدہ است مَلِکُ عَلٰی باب من ابواب السماء ینادی من یقرض

تنگہ لفظ  
 بندی از  
 فقرہ

اليوم یجد غداً وعنه ما حیل ولیّی الی علی السخاوة وحسن الخلق سئل  
 احد ما فعل الله بك قال خف كفة حسناقی فرببت قبضة القیت فیها  
 وثقلت قلت ما هذ قال كف تراب القیت فی قبر مسلم اشتري  
 عبد الله بن ابی بكر جارية بعشرة الاف درهم فطلبت دابة لتجملها  
 فناداه رجل هذه انتبی فقال عبد الله احموها علی دابة واذهبوا بها  
 الی منزلیها امسالك مع اللطف افضل من البذل مع الجفاء سال رجل  
 عن عبد الله المبارك سبعمائة درهم فكتب الی وكيله سبعة الاف  
 درهم فساله الوکیل عن المال كتبت انه سال سبعمائة وكتبت سبعة الاف  
 درهم ففی هذا القلة فكتب ابن المبارك ان كانت القلة قد نقلت  
 والمنعم ایضاً قد یفقد قال اسطاطاليس لابی القرینین بعد الا  
 ستیفاء ملكت العیاد بالفرسان وتمامك القلوب بالاحسان سئل  
 اعرابی عن المروة قال ان لا یمریك احد الا ناله رقدك ولا تمس  
 ما جسد الارفعت نفسك عن رفلة الاحسان قبل الاحسان  
 فضل والاحسان بعد الاحسان مكافاة والاحسان بعد الاشارة  
 جود والاشارة قبل الاشارة ظلم والاشارة بعد الاشارة مكافاة  
 والاشارة بعد الاحسان لوم وشوم قال ابن المبارك سئاء النفس مما  
 فی ایدی الناس اكبر من سئاء البذل ومروءة القناعة اكبر من صرقة  
 العطاء بقاء العالم فی الاخذ والاعطاء فان اخذت ولم تعط فقد  
 قصدت لتخزیب العالم فی الحدیث ان الله لیبغض البخیل فی حیوانه  
 والسخی عند موته الذی لا یسخر الا عند خروجه من الدنیا قال ابی العیاض  
 الناس لی الفاسق السخی واجب الناس الی العلم ید البخیل  
 خواجہ حکیم ثمالی فرماید ہر چہ داری برائے حق بگذارد  
 کز گدایان خریف تر ایشار و زتن و جان و عقل و دل بگذارد

در رہ اودے بدست بیار سید سرفراز آل عبا یافت تشریف سورہ  
 اے الی \* زان سہ قرص جویں بے مقدار یافت در پیش سیدان بازار \*  
 نکتہ دریاں حج حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ مے فرمود اگر کسے  
 بہ نیت حج از خانہ رواں شود و یا آنکہ از خانہ کعبہ باز گشتہ باشد در ہر دو صورت  
 اگر در راہ میر و ہر سال ثواب حجے میر و در دیوان او بنویسند کاتب حروف  
 بخط مبارک سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ است من مات فی طریق مکہ  
 مقبلہ او صد ابراہیم شہید مے فرمود بعضے مردمان در حج میر و ندچوں  
 باز مے آیند ہمہ روز در ذکر آں مے باشند و در مجالس ایں حکایت میکنند  
 ایں نیکو نیت وقتے مردے مے گفت فلاں جا گشتم و فلاں جا گشتم عزیزے  
 اورا گفت اے خواجہ از اینچہ بودہ نگاشتہ دریں محل امیر خسرو شاعر رحمۃ اللہ  
 علیہ عرض داشت کرد کہ بندہ را عجب آید از طایفہ کہ بخیر مت سلطان المشائخ  
 پیوندد کہ باشند باز طرفے روند و ملائیم این معنی عرض داشت دیگر کردہ ملیح کہ یارن  
 است وقتے سخن از و شنیدہ ام از اعتقاد او در دل من کار کردہ است آں  
 سخن اینست کہ حج کسے رود کہ اورا پیرے نباشد سلطان المشائخ چوں  
 ایں سخن بشنید چشم پر آب کرد و فرمود این رہ بسوی کعبہ رود و آں بسوی دوست بعدہ فرمود کہ حج  
 رفتن کار اینست کہ ذکر حق و مشغولی تنگ مے آیند و بر آں ملازمت  
 نئے تو اند کرد و خود را بیرون میزنند و مے فرمود کہ در لاہور نہ کری بود سخنے  
 گیر داشت چوں او غریمت خانہ کعبہ کرد و بدولت حج رسید و باز گشت در  
 لاہور آمدند کہ گفتن گرفت آں لطافت و ذوق کہ پیش از حج رفتن در سخن  
 او بود یعنی کہ از خانہ کعبہ آمدن آں نمازہ بود و قصہ ایحال از و پرسید گفت  
 آںے یحنین است درین سفر دو وقت نماز از من فوت شدہ بود بعد از آں  
 فرمود بعد نقل شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز از شہادت  
 حج مرغانالب شہ گفتم بارے در اجد ہن بروم بزیرات شیخ القصہ چوں بزیرات

شیخ شیوخ العالم رسیدم آن مقصود مرا چهل شد مع شیخ زاید سال دیگر هم این  
 هوس باعث آمد باز زیارت شیخ رنقم آن غرض چهل بود و می فرمود که شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره چند بار از دوسه حج کرد و روا شد  
 بحمدی که در او چه رسید در دل مبارک شیخ شیوخ العالم گذشت که شیخ من  
 شیخ قطب الدین بختیار قدس سره حج کرده است مرا چرا باید کرد که مخالفت  
 پیر کرم از آنجا که بازگشت و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشته  
 ویده است العمرة فی الحج کالنافلة بعد الفریضة والصدقة بعد الزکوة  
 عن ابن عمر رضی الله عنهما من لو تحته الشمس فی سبیل الله اوفی الحج  
 اوفی العمرة لم تلوح النار و فی الخبر ان مقام ابراهیم والراکن الیمانی و بحج  
 الاسود یقولون النبی علیه السلام یوم القیامة اشفع انت لمن لم ینزل  
 فان اشفع لمن زارنا عرطاف بال بیت و قال اللهم ان كنت علی ایما او  
 ضغثا فاعنی فانک تمحو ما تشاء و ثبت و عندک ام الكتاب قال عارف  
 بعد الحج الهی ان قبلت فثبت عظیمه و اعطی ثواب المقبولین و ان  
 لم تقبل فتقر به عظیمه فاعطی ثواب المصابین عن الفضیل حج ام ابراهیم  
 کانت حبله به قولت ابراهیم بمکة فجعلت تطوق و تقول او عوالله  
 لا بنی ان محله لله رجلا اصلحا قال رجل للحی ابن معاذ الرازی اريد  
 ان ادخل البادية بلا زاد قال حسن ان لم تفعل الثلاث قال ما حی قال  
 لا تبلیس الصوف فانه خالوت و لا تتکلم فی النهل فانه خرقة و لا تنصل  
 النواقل فانه مسالت وی فرمود کعبه را دو بار خراب کرده اند و پیغمبر صلی الله  
 علیه و آله و سلم فرموده است که کعبه را دو بار خراب کنند بار سیوم بر آسمان برزند و این در  
 آخر الزمان باشد بعد از ان قیامت قایم شود و آنچنان باشد چون قیامت نزدیک  
 آید تنان را بیارند و در کعبه بنند از قبیله که نام او اوس باشد زنان بیارند و پیش آن تنان  
 پاسی بکوبند آگاه کعبه را بر آسمان برزند نکته در بیان فضیلت ضیافت سلطان المشایخ



قدس سرہ مے فرمود یاران پیغمبر علیہ السلام بخد مت رسول صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم مے آمدند البتہ تاجیزے نخوردندے باز نگشتندے دے فرمود وقتے  
جبرئیل علیہ السلام بر مہتر ابراہیم صلوات اللہ علیہ آمد مہتر ابراہیم اور اپنے  
کہ یا جبرئیل چہ فرماں آوردی گفت کہ امروز مرا فرماں شدہ است تا بندہ از  
بندگان خدا را تشریف خلعت پوشانم و خطاب او خلیل اللہ گردانم مہتر  
ابراہیم علیہ السلام گفت کہ آں بندہ کدام است مرا بگو تا خاکپاے او را ستر  
چشم خود سازم جبرئیل علیہ السلام گفت آں بندہ توئی مہتر ابراہیم علیہ السلام  
از فرحت این بشارت یہ ہوش شد بعد از دیرے ہوش باز آمد پر سیاہ سبب  
کہ دام عمل گفت بسبب ناں دہی و مہتر ابراہیم علیہ السلام چوں خواستے کہ ناں  
خورد بطلب میہماں بیرون آمدے یک دو میل بر فتنے و ناں نخوردے  
الامح صنیف ازینجا ست کہ کنیت او ابو الصیفاں گفتندے و از صدق  
نیت اوست کہ مایذہ در مشہدا و تاد و قیامت با قیست روزے مشرکے  
سہمان او شد مہتر ابراہیم چیں دید کہ او بیگانہ است او را طعام نداد فرماں رسید  
کہ اے ابراہیم ما اورا جاں میتوانم داد تو ناں نمیتوانی داد و مے فرمود سید  
احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است کہ وقتے بانفس خود مجاہدہ مے کرد مہرچہ بروے  
عرض کردم قبول مے کرد ہمینکہ اطعام طعام و اینارش باز نمودم ابا آورد و عذر  
کردن گرفت ہماں زماں دانستم کہ رضاے خداے تعالیٰ درینکار است ہمیں  
پیش گرفتہ ہم ازینجا ست کہ در خاندان پاک او بیشتر ہمیں است و اعمال و اوراد  
مکتر است و میفرمود در ویشے بود در بغداد ہر روز یکہزار صد و بیست کاسہ در مایذہ  
او خرچ شدے اور سہ ہاوہ مطبخ بود الغرض روزے از خد متکاراں پر سید نباید کہ در  
طعام وادن شما کسے را فراموش کنسید گفتند خیر ما ہمہ را میدہیم شیخ گفت نباید  
کہ دریں کار اہمال برو و گفتند شیخ اینمنی از کجا مے فرماید شیخ گفت امروز  
ستہ روز است کہ مرا طعام ندادید ہر گاہ کہ شما مرا فراموش کنسید دیگر

چگونه فراموش نکنید و آچناناں بود کہ شیخ رامطبخ بسیار بود بعضی مطبخیاں مستند  
کہ از دیگر مطبخ رسیدہ باشد و بعضی از مطبخ دیگر گماں بردند چون سہ روز  
گذشت آن گاہ این سخن بکشا و بعدہ در فضیلت طعام این حدیث فرمود  
قال علیہ السلام ایما مسلم اطعم مسلماً علی جوع اطعمہ اللہ من ثمار  
الجنان و فی الحدیث ان اللہ یحب البیت الخصب و مے فرمود مرا تا  
ہماناں انچہ میسر شود مے باید کرد در حدیث است من زار حبیاً ولم  
ینق منہ شیئاً فکان ما زار میثاً و فی الحدیث ثلث لا یحیا  
سب علیہ العبد ما اکلہ الشجر و ما افطر علیہا و ما اکل  
مع الاخوان و مے فرمود طعام دادن در کل مذاہب پسندیدہ است  
و مے فرمود بزرگے گفتہ است یکدم را طعام بسازند و پیش یاراں  
آرند بہ از آنکہ بیت در صدقہ کنند و مے فرمود کہ امیر المؤمنین علی فرمود  
فرمودہ است اگر کسی یکدم میان رفقا خرج کند بہ از آنکہ دہ درم بفقرادہد  
بچنین دہ درم در حق رفقاے خود صرف کند بہ از آنکہ صد درم صدقہ کند و  
اگر صد درم خرج کند بچناناں باشد کہ بردہ آزاد کند و مے فرمود در ویشے در سفر  
بود بعد از چند سال بوطن خود باز آمد او را پیرے بود بزیارت او رفت آن  
پیراں او را پسید از عجایب و غرائب چہ دیدی او گفت قطب العالم را  
در یافتم او مے گفت کہ در تمامی عالم یک نیم مرد است نیم مرد آنست کہ  
مصلاد رہوا اندازد نماز بگذارد و تمام مرد آنست کہ یک نان درست  
بدر ویش دہد و بخدست سلطان المشائخ قاضی محی الدین کلشانی  
عرض داشت کرد کہ در تالیف خواجہ ابو عثمان اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ در نظر  
آمدہ است کہ مشتمل بر دو تیسٹ حدیث است کہ از صد شیخ سماع دارد از ہر شیخ  
دو حدیث یکے از صحیحین دوم از غرائب الاخبار از انجملہ معنی یک  
حدیث نیست کہ در بنی اسرائیل متعبدے بود شست سال

مر خداے را عزوجل عبادت کرد در آخر عمر بر عورتے مفتوں گشت چنانچہ شش روز  
 بسبیل استمرا یا اور قضا بماند بعد پشماں شدہ در مسجدے در رفت و روزہ گرفت  
 ستر روز متواتر چہیزے نخورد چہارم روز مسلمانے یک رغیف پیش آورد وقت  
 افطار بر یہین ویاراد و در پیش بودند آں رغیف بدیشاں داد ہم در آں حال اجل  
 او در رسید و ملک الموت جان او را قبض کرد بعد از موت شست سالہ طاعت  
 او را در یک کفہ نہاد و شش روزہ معصیت در کفہ دیگر شش روزہ معصیت  
 بر کفہ شست سالہ عبادت را حج آمد بعدہ آں رغیف صدقہ را در کفہ شست سالہ  
 طاعت او نہاد و حج آمد و نجات یافت سلطان المشایخ قدس سرہ فرمود  
 عبد اللہ عباس رضی اللہ عنہما فرمودہ است علیکم بحیث صاحب الرغیف  
 مثل ابن حارث است اگرچہ صورت حال متفاوت در حدیث آمدہ است  
 کہ در بنی اسرائیل زاہدے بود سالہا عبادت کرد آخر الامر در فتنہ عورتے افتاد  
 و یکے از کرامات او این بود کہ ہموارہ پارہ ابر بر سر او سایہ کردے چوں این معصیت  
 ازوے در وجود آمد آں کرامت ازوے برفت و آں زاہد بسبب خجالت بگریخت  
 در مسجدے در رفت و در آں مسجد صاحب خیرے دہ نفر را ختم تورات فرمودہ  
 بود بعد در رؤس ایشان ہر روز دہ رغیف فرستاد ہر یکے را یکے میدادند یک رغیف  
 بزاہد دادند از اصحاب ختم یکے را رسید و دوختے پیدا شد و گفتن گرفت نصیب من  
 زاہد برد چوں زاہد این سخن بشنید رغیف پیش او کشید بر فوراً ابر کرامت بیامد  
 باز بر سر او سایہ کرد معلوم گشت کہ توبہ او قبول شد ازینجا است کہ عبد اللہ عباس  
 فرمود علیکم بحیث صاحب الرغیف بعدہ قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ  
 علیہ سوال کرد ترغیب و تحریریں عبد اللہ کچہ چیز است فرمود باطعام و ایثار وے  
 فرمود من از بی بی فاطمہ سام رضی اللہ تعالیٰ عنہا شنیدہ ام او مے گفت  
 از برائے آنکہ پارہ نان و کوزہ آب بکسے دہند نہمتہائے دینی و دنیاوی ایشان  
 او گفت کہ بصد ہزار روزہ و نماز متواتر یافت و مے فرمود شیخ ابواسحاق

کافرونی کہ نام او شہر پار است و کفیت او ابوالواسحاق جو لہجہ بچہ بود در ایام صغرا ۴۱  
 ریسمانے تنہ میگرد شیخ عبد اللہ حقیف دروے نظر کرد تا در سیماے او چہ دید  
 او را گفت بیا مرید من شو ابوالواسحاق حیراں ماند و گفت من چہ دانم کہ مرید چہ  
 باشد فرمود تو دست بردست من نہ و بگو مرید تو شدم ابوالواسحاق پہچاں  
 کرد انگاہ پر رسید من چکنم شیخ فرمود ہر طعائے کہ بخوری چیزے از آن نصیب  
 دیگران کنی الغرض روزے ستہ درویش پیش این دیہ کہ ابوالواسحاق مے بود  
 گذشتند او در آخال ستہ نان بردست گرفت و از پیش ایشان آمد و در نظر ایشان  
 داشت آن درویشاں تناول کردند بعدہ یکدیگر گفتند کہ اینکار خود کرد و عذراں  
 باید خواست یکے گفت دنیا اور انجشیدم و دوم گفت از سبب دنیا در فتنہ افتد  
 دین اور انجشیدم سیوم گفت درویشاں جو انمہ باشند ہم دنیا و ہم عقبہ انجشیدم  
 الغرض این شیخ ابوالواسحاق از برکت آن طعام شیخے کامل شد تا این تھا  
 در حطیرہ او چنداں نعمت و راست شد کہ حد نیست و مے فرمود طاعتے است  
 لازمہ و طاعتے است متعدیہ طاعت لازمہ آنست کہ منفعت آن ہماں یک  
 نفس طاعت کنندہ را باشد و آن نماز و روزہ و حج و اوراد است اما طاعت  
 متعدیہ آنست کہ از تو منفعتے و راحتے بدیگرے برسد و ثواب آن بچہ  
 و اندازہ است و در آن طاعت لازمہ اخلاص شرط است تا قبول افتد اما در  
 طاعت متعدیہ ہرگونہ کہ بکنہ مثاب باشد و مے فرمود از شیخ ابوسعید ابوالانجیم  
 قدس سرہ پرسیدند کہ راہ بحق چنداںست گفت بعدہ ہر ذرہ از موجودات را بحق  
 است اما بچہ را ہے نزدیک تر از راحت رسانیدن بدلہا نیست ماہر چہ  
 یافتہم دریں راہ یافتہم و بدیں وصیت مے کنم و ہوں گوید مرد باید کہ بدو کار مشغول  
 باشد یکے آنکہ ہر چہ اورا از حق باز دارد آن را از پیش دور کند و دوم راحتے بدلے  
 برساند ہر کہ این راہ و وصفیت بسر برد براحت ابد برسد و گر نہ سرگرداں بود  
 لادین و لادنیاء مے فرمود در بد اول دیوانہ نہ بود و از مسعودی نسخاںی گفتے

خواجہ زین الدین ساکن مدرسہ معری اورا گفت مارا فائدہ بگو گفت  
شراب بیا خواجہ زین الدین غلام فرستا دو شراب آور پیش دیوانہ  
نہاد دیوانہ گفت برکنارہ آب سوکھ رویم انجا بخوریم رفتند بر سر لب آب شستن  
دیوانہ خواجہ زین الدین گفت بر خیز ساقی بکن برخاست پرے کرد وید  
دیوانہ میخورد چند آنکہ مست شد گفت جامہ بکشیم و در آب رویم چوں ازاں آب  
بیروں آمد خواجہ زین الدین را گفت بر تو یاد پنج خصلت را لحاظ فطت کنی یکے  
آنکہ در خانہ کشادہ داری بر ہر کہت دوم طلق الوجہ پیش آئی و ترجم و  
بشاشت نمائی سیوم آنکہ ہر چہ میسر آید دریغ نداری از قلیل کوشہ پیش آری چہاں  
آنکہ بار خود بر کسے نہی پنجم آنکہ بار کسان را تن و روی و سلطان المشائخ مے  
فرمود گفتہ اند چوں جہان بیاید ہیچ تکلف کن چوں بخوانی ہیچ بارگیری و میفرمود  
در ویشی نیست ہر آئیندہ کہ بیاید بعد از سلام طعام پیش آند انگاہ بحکایت  
و حدیث مشغول باید شد بعد ازاں بر لفظ مبارک را نداد و بالسلام ثم بالطعام  
ثم بالكلام و مے فرمود وقتے امام شافعی رحمۃ اللہ جہان دوستہ رفت آں  
دوست استعدا و ضیافت از جنس طعام انچہ خواست بر کاغذ نوشت کنیز  
خود را داد و گفت ایں طعاما ہیا کنی و خود بمصلحتے بیروں رفت امام شافعی  
آں کاغذ ازاں کنیز کہ خواست و طعامے چند کہ مطبوع او بود احاق کرد و  
نشت چوں کنیز کہ آں کاغذ بخواند ہر طعامے کہ امام شافعی احاق کردہ  
بود و نوشتہ آں ہم بخت چوں صاحب بیت بیامد و طعام پیش کشیدند  
طعام بسیار آمد و از انچہ او نوشتہ بود زیادت دید کنیز کہ رارسید کہ چہ حال  
است کنیز کہ کاغذ بد و نمود چوں آف مرد احاق امام شافعی بدید عظیم خوش  
شداں کنیز کہ را عیبی مے کہ داشت ازاد کرد و مے فرمود ہر طاعتے کہ بندہ  
کن مال یا بدنی یا خلقی اگر چہیزے ازین قبول افتد کار آں بندہ در پناہ  
آں ساختہ شود انگاہ فرمود کہ فضل سعادت را کلید ہاست پس بہمہ

کلید ماسک باید کرد ازیں کلید کشادہ نشدہ باشد بدان کلید دیگر کشادہ شود  
 و اگر از ان نشد بدان دیگر کشادہ شود تکلمہ در بیان آداب خوردن سلطان  
 المشایخ قدس الدیرہ نے فرمودے باید کہ پیش از طعام دست بشوید و  
 حدیث آمدہ است مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكْتُمَ خَيْرَ بَلِيَّتِهِ فَلْيَقُضْ إِذَا حَضَرَ غُلَامٌ وَ  
 نِيزِ چوں دست بکار مشغول باشد از الایشتہ خالی نباشد پس شستن بپہارت  
 و منزهت نزدیک تر باشد و نیزے فرمود کہ خوردن برائے استعانت بر اعمال  
 دین و عبادت بود و آں سزاوار باشد بدانچہ نوع پہارت بروے تقدیم کنند و  
 نے فرمود نیز بآنرا سنت است کہ جہاں را خود دست شویا ند امام شافعی و حنابلہ  
 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام مالک امام شافعی را دست شویا ندین گرفت  
 امام شافعی امتناع نے فرمود امام گفت بدیں سبب ناخوش مشوخ دست  
 جہاں سنت است ملائیم بمعنی حکایت فرمود کہ ہارون رشید ابو معاویہ  
 خیر را جہاں طلبید چوں از طعام فارغ شد ہارون رشید دست او شویا  
 بعدہ او را گفتن میں الی کہ آب بردست تو کہ میریزد گفتن نمیدانم گفت  
 امیر المؤمنین بعدہ گفت انما اکرمتم العلم واجللتہ فاجلک اللہ و  
 اکرمک کما اکرمتم العلم و فرمود چوں جہاں را دست شویا ند اول دست  
 خود بشوید و حکم دست شویا ندین خلاف حکم آب خوراندین است بعدہ  
 فرمود آنکہ دستے شویا ند ایستادہ شویا ند ایستادہ بعدہ فرمود کہ یکے پیش جنید  
 رحمۃ اللہ علیہ آب آورد تا دست شویا ند بنوشست چوں او بنوشست جنید بایستادہ گفتند  
 چہ کردی گفت او را واجب بود کہ بایستادہ دست شویا ندے چوں او بنوشست مرا  
 بایستادہ وقتے مجلس سلطان المشایخ طعام آوردند سلطان المشایخ بنہم کرد و  
 فرمود کہ در عرب طشت آفتابہ کہ بعد از طعام آرند آں را ابو الیاس گوین یعنی مایہ  
 نو میں پست زیرا کہ بعد از ان ہیچ طعام نخوہند آوردن گاہ بر طریق طہیبت فرمودند  
 کہ در ہندوستان ابو الیاس قینول است کہ بعد از قینول ہم طعام نیارند



بعد ازاں فرمود کہ در عرب تنہا نہ باشد از آنحضرت طشت و آفتابہ باز پسین را  
ابو الیاس گویند و نمک را ابو الفتح گویند و مے فرمود ابتدا و انتہا نمک کردن  
امان باشد از جزام قال علیہ السلام تو دو اولو بالماء الحار و مے فرمود  
اینک انگشت بآب دہن تر مے کنند و نمک بر میگیند نیامدہ است امیر حسن  
شاہ رحمۃ اللہ علیہ برین حرف و شکر این فائدہ گفت الحمد للہ حق نمکے بتجربہ شد  
سلطان المشایخ تقسم کرد و فرمود نیکو گفتی قاضی محی الدین کاشانی حاضر بود  
فرمود کہ ملیح گفت سلطان المشایخ فرمود کہ ملوح است و مے فرمود پیش از  
طعام دعا گوید کان النبی علیہ السلام یقول فی طعام اذا قرب الیہ اللہم  
بارک لنا فیما رزقنا فاعننا عن اب النار بسم اللہ و وقت طعام خوردن  
لقمہ اول بسم اللہ گوید و در دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم و در سیوم بسم اللہ الر  
حمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم و بلند گوید تا دیگران را یاد  
دادہ باشد و اگر یا ہر لقمہ بسم اللہ گوید بہتر باشد تا سہ طعام مانع ذکر نشود و آخر الحمد للہ  
بہتر آنست کہ در لقمہ اول بسم اللہ گوید و در دوم بسم اللہ الرحمن و کاتب حروف  
بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است عن ابن عباس اذا فضع  
الطعام بین ید ید یہ یقول بسم اللہ عنی عن کل اکل معی و کاتب حروف  
خدمت مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ سلطان المشایخ را دیدہ بود کہ در ہر  
بسم اللہ الرحمن الرحیم مے گفت و سلطان المشایخ مے فرمود کہ بزرگے بود  
ہر لقمہ کہ بگرفتہ بگفتہ اخذ باللہ و مے فرمود قال عمر اذا اکلتم اللحم فابوا  
بالش ید قبل اللحم و مے فرمود در لقمہ کس نمک و در لقمہ بزرگ نمک و در لقمہ را نگذازد  
دیگر یا ربکا سہ نمک و دست و دہاں بنان و سفرہ پاک نکند و استخوان برآک  
مغز بیروں کردن بر نان نرند و هیچ چیز بزباں نہند و مے فرمود تا تواند بر سفرہ  
آب نخورد و انگشت دست راست خضر و بنصر کہ چرب نشدہ باشد کوزہ را بگیرد  
درین معنی حکایت فرمود کہ در خانہ شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ دعوتی

بود چوں طعام برداشتند درویشے پیش از آنکہ دست بشوید آب استہ و خود خورد  
 شیخ بدالدین رحمۃ اللہ علیہ خواست کہ با آن درویش ماجرا بکند بسبب تہک  
 ادب قاضی منہاج الدین جو رجائی رحمۃ اللہ علیہ شفاعت کرد شیخ از سر  
 آن درویش بگذشت زیرا کہ اگر بدست و دهن آلودہ در کوزه آب خورد کوزه  
 آلودہ شود تا اگر کسے دیگر در آن کوزه آب خورد او را دشوار نماید و بخط مبارک  
 سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ ام الفیض الانسان فی الماء قال انکان من  
 ربق فلا یاس من الريق الکبد راء حضرت سلطان المشایخ و تامل شد  
 یکے از حاضران لفظے چند فرو خواند کہ این حدیث است ہر کہ آب خورد یک  
 دست پیش کند او آمرزیدہ شود سلطان المشایخ فرمود کہ این حدیث در کتب  
 احادیث کہ مشہور و معتبر است نیامدہ است شاید کہ بودہ باشد حدیثے کہ مردم  
 بشنودن تواند گفت کہ این حدیث نیست اما این توان گفت کہ در کتبے کہ اتحاد  
 جمع کردہ اند و اعتبار یافتہ نیامدہ است و نے فرمود وقت طعام خوردن  
 خاموش نباشد کہ عادت گہراست و طعام را مع و ذم نکند کاسہ بوقت پاک  
 کردن بدست بگیہ و بر سفرہ نہادہ پاک نکند کہ این کاسہ نمانے نباشد و قتی  
 در مجلس سلطان المشایخ طعام آمد و ند چوں طعام خرج شد امیر خرو  
 رحمۃ اللہ علیہ کاسہ را پاک مے کرد و نے یسید حضرت سلطان المشایخ  
 فرمود کہ چہ میکنی عرضداشت کرد بزرگے بود او را خواجہ کاسہ لیس میگفتند  
 او مے گفت من کاسہ لیس خواجام وقف نکنند لقولہ علیہ السلام الفیض فی الطعام  
 ینہب البرکت و از کہتران کسے را نوالہ ندہد مگر شیخ دہد نوالہ کسے دہد کہ او را  
 ولایتے تواند داد و اگر داد و ند کند دست از طعام تا ہمہ نکشد نکشد پیش از  
 سفرہ برداشتن تخمیز و نان پارہ پا و پیش کسے نہند و کسے را بسر کار دچیرے  
 ندہد و در اثناے طعام خوردن سلام و جواب نگوید انگاہ فرمود کہ شیخ  
 ابوالقاسم نصیر بادی پیر شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہا بایاراں

بہم طعام خوردن مشغول بود ابو محمد جوینی پدر امام الحرمین اوستاد امام غزالی  
درآمد و سلام کرد ابو القاسم و یا راں التفات نکردند چون طعام خوردہ شد ابو  
محمد جوینی گفت من درآمد و سلام گفتم شما هیچ جواب ندادید ابو القاسم گفت  
رسم ما بچنین است ہر کہ در جمعہ در آید اگر آن جمعہ بطعام مشغول باشد آنکس را  
نہ باید سلام نکن نہ نشین چون از طعام فارغ شوند انگاہ آنکس سلام کند امام  
ابو محمد جوینی گفت ہمینی از کجا میگوئی از عقل یا از نقل ابو القاسم گفت از روئے  
عقل طعامی کہ خوردہ می شود برائے قوت طاعت است پس آنکس کہ بر نیت  
اہتقائے کند گوئی دین طاعت است پس آنکہ در طاعت مشغول باشد مثلاً در نماز یا  
حلیک چگونہ گوید و نیز می فرمود سلام گفتن بر سفرہ جمع مشوش شوند و خواهند کہ قیام آرند  
و بمعنی ہمینی است لقولہ علیہ السلام ان فی الصلوٰۃ لشغل و این دلیل است  
برینکہ در مشغولی سلام نباید کرد و می فرمود در حدیث است طعامی کہ  
بخورند از آن متقی بخورند و بکسیکہ طعام دهند آدمی باید کہ متقی باشد  
انگاہ فرمود طعام متقی دادن دشواری دارد زیرا چہ میان ہمانان مردم  
چہ دانند کہ متقی کیست بعدہ فرمود حدیثی دیگر در مشارق آمدہ تراست  
طعام دہید و سلام کنید ہر کہ ہست و می فرمود بر سر سیرے خوردن زیواست  
مگر دو کس را یکے آنکس کہ ہمانان بروے برسد اگر چہ آنکس سیر باشد اما برا  
آنکہ ہمان چیزے بخورد و روا باشد اگر بر سر سیرے بخورد و دوم ضاحکہ را کہ  
وجہ بخور نہ باشد اگر بر سر سیرے چیزے بکار برد و روا باشد و می فرمود اگر در نشستن  
در طعام خوردن لذت بیابد آن لقمہ را نشاید کہ فرو برد اگر در یاد حق بودے  
غالب آنست کہ آن لقمہ لذت ندادے شیخ سعدی گوید اگر لذت  
ترک لذت بدانی ۴ و گردت نفس لذت بخوانی ۴ و بخط مبارک سلطان  
المشاخ نبشتہ دیدہ ام من کل تجتم و خل الجنة المحتامت و هو الساقط  
علی الخنایں قیل یا رسول اللہ هل انزل الیک طعام من السماء قال انزل

الى طعام بمسجدى قد رعى بعث حمار الى السوق وقال لا تاكلوا الاكل  
 من السمك وهو سمك شبيه الحيات ولا تكونن امغته في الجاهلية الذى  
 تبليغ الناس الى طعام من غير ان يدعى عليه وفي الاسلام المقلد  
 الذى جعل دينة تابع الدین الغير نكته در بیان آداب مایه كشیدن  
 حضرت سلطان المشايخ قدس سره الغریزے فرمود چوں سفره نهید  
 اول آستین درنورد وابتدا آستین راست کند لقول علیه السلام <sup>لکمین</sup>  
 بطهوره وطعامه وجمیعت بر سفره سنت است و تنها مکروه لقول علیه السلام  
 اجتمعوا على طعامکم لیبارک لکم فیہ انگاہ خادم پایاں آید و دستها برهم  
 نهید و بگوید صلوات و لفظ صلوات از صحابه گرفته اند که چوں جمعیت خواستند  
 ساخت آواز دادند که الصلوة جامعة تامه حاضر شد ندے و خادم  
 برپا سے مے باشد تا جمع از سفره فارغ شوند کما قال قتادة قد مر و قد  
 رفقاه النبى علیه السلام یحذهم قال اصحابه نحن نحمد یارسول الله  
 قال لا نهکم کانوا اصحابی مکرمین والی حجب ان اکافیهم چوں جمع دعا کردند  
 سرچی چراغدان از سفره برگیرد و انگاہ سقا کوزه و آنکه خادم کا سه آنکه نمکدان و آنکه  
 استخوان و تره آنکه نان برگیرد و همه بر عکس نهادن برگیرد چنانکه در سبزی پیروان من و فترین  
 متاهل را بامداد ترتیب بدو شب انگاہ بر سفره نشان مجرداں هر دو وقت بر سفره نشینند  
 صفت اہل بہشت است ولهم فیہا رزقهم بکرة و عشیا چوں زخالدراں خلال برگیرد و  
 بشکر اللہ بالجنتہ دعا گوید قال علیه السلام المتخللین من امتی فی لوضو الطعام بنوہ خام  
 جاروب بردست چپ گیرد و بر و بد انگاہ دست شویاندا و آستین بر و درنورد و خادم بر سر  
 بر و و یک دست شویاندا و اول خادم دعا کند طهرك الله من الذنوب ترك الله من العیوب  
 بعده سماع ایت از قول الان کنه روی علیه السلام انی بشرب منہ وعن یمینہ غلام  
 وعن یمساره الاشباح فقال الغلام تاذن لی ان اعطی هو الاء فقال الغلام والله لا اوتر  
 بنفسی منذ احدث قال علیه السلام ایما منکم سقا الله من شرب بالجنتہ سرچی را نور الله  
 قلبك کوید الغایب بلا نصیب غایبان و و تر محمود است میفرمود بعد از آنکه

طعام خود زندگیکرآمدہ است و آن تکبیر یعنی حمد است یعنی بر شکرانہ نعمت حمد گویند بعد  
از ان فرمود وقتے رسول علیہ السلام صحابہ را فرمود کہ امید میدارم فردا اہل بہشت  
ربعے شما خواہید بود و ثلث و اربع امتان دیگر یاران شکر اس نعمت تکبیر گفتند باز  
رسول فرمود علیہ السلام کہ ثلثے از اہل بہشت شما خواہید بود و ثلثانے امتان  
دیگر باز صحابہ تکبیر گفتند باز رسول فرمود کہ نصفے از اہل بہشت شما خواہید بود و  
نصفے امتان دیگر باز صحابہ تکبیر گفتند آگاہ سلطان المشایخ فرمود کہ درین محل  
ہا تکبیر گفتن بجائے حمد است اما آنکہ بعضے درویشان ہر بار وہر مصلحت گویند  
کہ تکبیر گویم جائے نیادہ است کاتب حروف در جامع الاصول فی احادیث  
الرسول دیدہ است قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتفعت  
اصوات التکبیرات بعد ارتفاع السفر حلت ما عقدت الافلاک خانہ  
را از خانہ ہا و عنکبوت پاک کند کہ آن مسکن دیواں باشد شرط مغفرتی آنست  
کہ دست از زانو بالا تر نہ برد بکف دست مال نہ باصابع عریان را کہ کبر باشد  
خدمت متوضا فرماید نکتہ در بیان فوائد قلت طعام سلطان المشایخ  
قاس السدسہ الغزیرے فرمود کہ بزرگے گفتہ است یک لقمہ کمتر خورم و ہمہ  
شب بخیم بہتر از آنکہ سیر بخورم و قیام شب بکنم و مے فرمود کہ شیطان ہمچنین  
گوید سیرے کہ در نماز باشد من اورا معانقہ کنم پس ہر گاہ کہ اس سیر از نماز بیرون  
آید تو او دانست کہ استیلاے من بر و تا چہ غایت بود و باز گرسنہ کہ خفتہ شد  
من از و بگریزم ہر گاہ کہ اس گرسنہ در نماز باشد تو او دانست کہ نفرت من  
از و تا چہ باشد مے فرمود درویشی راحت تمام است و از آفتہا امین غایت کا  
درویشی در سختی آن باشد کہ اورا فاقہ باشد و او شب کہ فاقہ افتد اورا شب  
معراج بود و مے فرمود درویش را باید ستہ روز بیاسپے نخورد و مے فرمود درویش  
را باید سیر نخورد و دیر نخسپد باید کہ قُطُورے و سُخُورے دایم باشد بقدرے تا  
نفس کہ مرکب راہ حق است از پائے در نیاید و مے فرمود کمال مردم چہار

نکتہ

بہی نکتہ

چیز است قلت الطعام وقلت الكلام وقلت المنام وقلت لصحبت مع الانام و  
 می فرمود که از ائم المومنین حضرت عایشه رضی الله تعالی عنہا نقل است  
 کہ بگویند در ملکوت را بگر سنگی و تشنگی و می فرمود که مولانا علاؤ الدین اصولی  
 سخت بزرگوار کسی بود تا سه روز گرسنه بودی چنانکه در سبق گفتن کف  
 بد هاں آمدی و می فرمود در سحر بقدر ما یطلق علیه الاسم پیش خوردی و می  
 فرمود تا مردم بر خود تنگ نگیرد و نیا ساید از خوش خوردن و خوش خفتن کار  
 پیش نرود بزرگ گوید بیست خوردن برای زیستن و ذکر کردنست و  
 تو متفقد که زیستن از بهر خوردن است و کاتب حروف بخط مبارک سلطانی  
 المشایخ نبشته دیده است اخذت صوم الدهر بعد ما سالت نفرا  
 فاجابوا جوا بآ واحد اسالت الاطباء عن اشفاء الداء قالوا الجوع  
 وقلت الطعام وسالت العباد عن انفع الاشياء فی عبادة الرحمن  
 فاجابوا الجوع وقلت الطعام وسالت الزهاد عن اقوی الاشياء  
 فاجابوا الجوع وقلت الطعام وسالت العلماء عن افضل الاشياء  
 علی حفظ العلم قالوا الجوع وقلت الطعام وسالت الملوك عن  
 اطیب الادام قالوا الجوع وقلت الطعام قال ابو طالب المکی مثل  
 المومن مثل الذی هرا یحسن صوته الی الخلاء و جوفه و عنه علیه السلام  
 اطلبوا الخیر من بطون شعبت ثم جاعت فان الکرم فیها باقی ولا  
 یطلبوا من بطون جاعت ثم شعبت فان اللوم فیها باقی الجوع  
 مظنه الاصول ومطیة الاصول و فی الحدیث اذا احب الله  
 عبد افی مواضع الطعام الرخیص وقال علیه السلام ضحک الحجاج  
 خیر من بکاء الشبعان وقال بعضهم ما جمعت فی داری طعام یوم  
 دلیلة وما شعبت منذ اسلمت لان الشبع یکنی بالکفر قال حماد  
 ابن ابی حلیفه دخلت علی داود الطائغی والباب مغلق فسمعت



يقول اشتھيت البقل واطعمتك ثم اشتھيت التمر لتلي ان لا تاكل  
ابداً قد خلت قاده و حد قال المالك ابن دينار من ترك اللحم بعين  
يوماً نقص عقله وانا ما اكلت عشرين سنة وعقلي كامل يوم يري واز  
شيخ شيوخ العالم قريداً الحق والدين قدس الله سره العزيز شعوان اذن  
الناس من شغل بالاكل واللباس وخواجہ حکیم ثنائی خوش گوید ابیات

بہر کش امروز قبلہ مطبخ شد	وآنکہ فرداش جابد و زخ شد
آدمی را دریں کہن بر زخ	ہم ز طبخ در یست و درد زخ
بہر کم خوردن است بے آبی	وہن بہن و نطق اعرا بی
چوں خوری بیش پیل باشی تو	کم خوری جبرئیل باشی تو
خورانک فزوں کند حکمت	خوبیاری کم کن علمت
لقمہ گر کنی ز خوردن بیش	ہیضہ آر دکلید کلخن بیش
با فمہ چوں بد و نپر دازد	از زنج کلخنہ دگر سازد

نکتہ  
نکتہ در بیان کسوت اہل تصوف کاتب حروف بخط مبارک حضرت  
سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ است الثوب الابيض اولی بقولہ  
علیہ السلام خیریتا بکم البیض قال علیہ السلام اللبسا  
الثیاب الابيض فانھا اطہر و اطیب کفنتوا فیہا موتاکم ان المشایخ  
اختاروا الارزق للمرید لثلاثہ معان الاول لکونہ متحمل للوسخ و لا یشوش  
الوقت بغلہ والثانی لانہ اختص باهل المصائب و ہم اہلہا  
لتضییع الاوقات التي مضت فی غیر طلب الحق سلطان المشایخ  
مے فرمود کہ درویشیہ در غایت مشغولی بخیر مت شیخ شيوخ العالم فرید الحق  
والدين قدس الله سره العزيز برسی چند گاہ بخیر مت ایشان بودہ جامہ  
اک درویش بغایت ریگس شدہ روزے اورا گفتہ کہ جامہ ما چرا  
نئے شوی چوں او بحق مشغول بود جوابے نگفت چوں بالحق پرسیدہ کہ

جامه جرانیشوی بعجز تمام گفت که فرصت جامه شستن کجاست سلطان ۴۲۱  
 المشایخ فرمود هر بار که جواب آن درویش بدان عجز و مسکنت مرایا آید  
 عجز و مسکنت وینته در من پیدا شود و الثالث لان من عاداهم ليس  
 الا لوان الممت لونته بلون الانوار المشاهدة لهم وللنفس لوان ولها رزقه  
 الا ان بالنفس المظلمة فاختلط به نور الذکر والرزقه يتولد من  
 امتزاج السواد والبياض نوار النفس تارة تكون ازرقة ثم اخضر فاولا  
 القلب تارة تكون ابيض وتارة تكون اصفر وتارة تكون ازرقة وتارة تكون  
 احمر فاختاروا الصوفية الارزق لما فيه اطهار العجز ولهذا قال بعضهم  
 لو عرف ابن منصور حق المعرفة لكان قوله انا التراب عوض قوله انا الحق وترو  
 الاسود مع انه حمل لمعين احدهما الاحترام العباسية والثاني احتراز  
 عن التشبيه بالكفار العنابية روى ان النبي صلى الله عليه وسلم اتاه رجل  
 وعليه ثوب معصر فقال لوان ثوبك هذا كان في تنبور هلك او تحت قدار  
 هلك لكان خيرا لك فجعده الرجل في التنور ثم اتى قال عمر ما فعلت الثوب  
 قال صنعت ما امرتني فقال ما كن امرتك فلا لقيت على بعض نساءك  
 اى صرفت ثمنه الى دقيق تحبزه او حطب تطبخ به فاذا من السالك عن  
 نفسه فله ان يلبس اى الناس شاء عن البراء بن عازب ما رايت احدا  
 في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح وعليه عمامة سوداء  
 وفي روايته سوداء حر قانية قد رخی طرفها على كفيه اى على نور ما اخرجته  
 النار وحديث عمر اذ ان يستبدل لعماته لما راى من ابطالهم في تنفد امر  
 فقال اما عدى فقال عربي بعمامة الحر قانية حبة صوف شيرين ست است  
 اهدى وحيته لرسول الله صلى الله عليه وسلم جبتين فلبسها حتى تمخر قامات رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم في الصوف وعليه احد عشر رقعة ومات ابو بكر في الصوف  
 وعليه اثني عشر رقعة ومات عمر في الصوف وعليه ثلث عشر رقعة

اہل قباچہ بسیار پوشیدہ اند قال عبد الرحمن اے عمامہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم قد لہا بین یدی ومن خلفی دستار رسول عمرہ بالکلا  
 عقد کردہ و خزینہ سلطان خوارزم شاہ دیدہ اند بآنقل رسیدہ است و  
 سراویل عورت پوش است در طریقت نشاید کہ نظر غیرے بروے افتد  
 و کشیدن سراویل ابتدا بپاے چپ کند و در پوشیدن بپاے راست نکتہ  
 و ربیان ادعیمہ ماثورہ کہ از شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 سرہ العزیز منقول است از حضرت سلطان المشائخ الفواید البنی  
 من شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ قال عزمنا غلتمو لنا  
 عند الرقة فاند مقررۃ بالاجابة روى ان ابراهيم بن ادھم رحمت اللہ  
 علیہ راى حضرت العزات جل جلالہ فی المنام وتعلم هذا ما بتعليم  
 الحق وقال عز وجل كم تسال حاجات اللغو وما لا يغيتك فقال يا رب  
 كيف اسالك الحاجه واطلبها عندك قال عز وجل قل الهی رضی  
 بقضائك وصبر فم علی بلائك واورعنی شكرا نعمائك واسالك تمام نعمتك  
 ودوام عافيتك اللهم جبنی فی قلوب المؤمنین خواجہ فرمود سر کر اکار  
 یا مجھے پیش آید شب پانزدہم ماہ مستقبل قبلہ نشین نوزدہ ہزار بار بگوید  
 والہ المستعان و ہر بار کہ ہزار تمام شود سر سجود نہد سر بار بگوید آمین  
 آمین بعدہ حاجت خواہد حق تعالی ہمت اورا کفلی گرداند بیشک اوصاف  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین هذا ما بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی  
 الاسلام الحمد للہ علی السنۃ والجماعۃ الحمد للہ الذی علمنا عملنا  
 نافعاً ولم یترکنا عمیان القلوب الحمد للہ علی الصحۃ والسلامۃ  
 الحمد للہ الذی اذهب عنا الغضب ولحد والحزن ولم یجعلنا  
 من المغضوبین علیہم الحمد للہ بكل نعمۃ ویناء وبناء الحمد للہ علی لتوفیق  
 والحمد للہ علی کل حال الحمد للہ علی نعمائہ فی السر والعلائیۃ الحمد للہ

رب العالمین الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور  
 شکور الحمد لله الذی اجلنا دار المقامہ من فضله اوصافی شیخ  
 شیوخ العالم بہذا الدعاء اللهم ادخل فی قلبی السہر وادھب  
 عنا الھم والحزن سمعت من شیخ شیوخ العالم قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم ان القلوب تصد ام کما یصد المرقہ قیل فما جلاءھا  
 یا رسول اللہ قال ذکر الموت وتلاوت القرآن قال النبی عزمر ان اللہ <sup>ستحی</sup>  
 من العبد اذا یرفع الیہ یدیه ان بر دھما خائبن علنی شیخ شیوخ العالم  
 ربنا امنابما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبتنا مع الشاہدین اللهم جعل  
 من بین یدینا نوراً ومن خلفنا نوراً واجعله فایداً وضیاءً ودلیلاً  
 الی جناتک النعیم ودارک دار السلام مع الذین انعمت علیہم من  
 النبین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولک رفیقنا  
 اوصافی شیخ شیوخ العالم بسم اللہ الرحمن الرحیم ات نفسی تقویہا  
 وزکھا انت خیر من زکھا انت ویہا ومولہا فاغضہا واقبل  
 معدرتھا اللهم انت لی کما احب فاجعلنی لک کما تحب اللهم  
 اجعل سریرتی طاهرۃ وخیراً من علانیتی طاهرۃ وصالحۃ اللهم  
 ارزقنی حسن الاختیار وصدق الافتقار وصحبت الاختیار والابرار  
 یا خالق الجنة والنار مناجاہ علنی شیخ شیوخ العالم الھی ضاقت  
 المذاھب الا الیک وخابت الامال الا لدیک وانقطع الرجاء  
 الا غناک ویطل التوکل الا علیک رب لا تدرنی فراذا وانت  
 خیر الوارثین وبحق انزلناہ وبحق نزل وبحق کھیعص وحس  
 عسق وصلی اللہ علی محمد وآلہ <sup>آلہ</sup> وسلم وان <sup>الشیخ</sup> فرمود  
 کہ از شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین شنیدہ ام کہ در وقت مناجات  
 از حضرت صمدیت این باید خواست بیت از حضرت توسلہ چینیخواہم من

وقت خوش و آب ویدہ و راحت دل پے علمنی شیخ شیوخ العالم اللهم ان دخل  
الشک فی ایمانی بک ولم اعلم به ثبت عنه و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله  
اللهم ان دخل الکفر فی سلامی ولم اعلم به ثبت عنه و اقول لا اله الا الله  
محمد رسول الله اللهم ان دخل الشک فی توحیدی بک لم اعلم به ثبت عنه  
و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم ان دخل الشبهة فی معرفتی بک  
و لم اعلم به ثبت و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم ان دخل النفاق  
فی قلبی ولم اعلم به ثبت عنه و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله لا حول  
ولا قوة الا بالله العلی العظیم و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آلہ اجمعین

**تکلمہ در بیان ادعیه ماثورہ کہ از حضرت سلطان المشایخ قدس الدسرہ العزیز منقول است**  
**العزيز منقول است سلطان المشایخ قدس الدسرہ العزیز نے فرمود بندہ**  
**بوقت دعا معیتے کہ کردہ باشد ہیچ پیش خاطر نیارود و ہیچ طاعتے نیز اگر طاعت**  
**پیش آرد عجب باشد و دعاے معجب مستجاب بشود اگر معصیت پیش آرد در آ**  
**سستی آرد پس وقت دعا نظر خاص بر رحمت حق باشد و موقن باید بود و البتہ اس**  
**دعا مستجاب است وقت دعا ہر دو دست متصل یکدیگر باید داشت و نیک بلند بای**  
**داشت و بچنین صورت باید بست کہ گوئی ہمیں زماں چیزے بردست او خواند**  
**انداخت و راستاے اس فرمود کہ دعا تسکین دل است خداے عزوجل میداند**  
**کہ چہ مے باید کرد و مے فرمود کہ دعا قبل نزول البلاء باید خواند چون بلا از بالا نازل**  
**مے شود و دعا از فرود بالا میرود و در ہوا یکجا مے شود متعارضان اگر دعا قوتے**  
**باشد بلا را باز گرداند و اگر نہ فرو آید ملائم اس حکایت فرمود چون نداے بک**  
**نخل نیشاپور رسید حاکم آنجا کس رشخ قریدا لہ ین عطار فرستاد کہ دعا بکن او جواب**  
**گفت وقت دعا گذشت اکنون وقت رضا است بعد ازاں فرمود کہ بعد نزول**  
**بلا ہم دعا باید خواند اگر چہ بلا دفع نشود اما صعوبت بلا کم شود و بعدہ**  
**فرمود چون بلا نازل شد باید کہ ازاں بلا ہیچ کراہیت نہ آرد و فرمود**

تکرمہ

و فرمود کہ شکل ان اینغنی را سکراند کہ ہرگز تصور ندارد کہ کسی را مکر دے برسد  
 اور ازاں کراہتے نباشد فرمود این را جوابہاست یکے آنکہ بسیار باشد کہ مرد  
 کہ در راہ میرود و خارے در پائے او خلد و خوں میرود و او چنان تعجیل میرود و  
 او مشغول بچیز نیست کہ اورا ازاں خبر نیست و نیز در محاربہ یکے مشغول است و او  
 زخمے میرسد و او چنان مستغرق حرب است کہ اورا اصلا ازاں آگاہی نیست چوں  
 بمقام خود میرسد معلومے شود بعد ازاں فرمود کہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ  
 علیہ جائے نشستہ است کہ مردے را با تہام گرفتند و اورا ہزار چوب زدند کہ بیچ  
 جزع نکرد و آن رائے ظاہر نشد از و پرسیدند کہ این چہ حال است گفت در  
 آنحال کہ مرا میزدند معشوق من در نظر من میگردید و مرا در نظر او بیچ درد نرسید بعدہ  
 فرمود چوں استغراق این معنی کہ گفتہ آمد ازاں درد ہا خبر ندارد و آنکہ مشغول  
 باشد بطریق اولی و اینغنی در حقیقت لایق تر اندیم بر سر ادعیہ ماثورہ کہ منقول است  
 از سلطان المشایخ کہ نے فرمود بعضے یاران را کہ شمارا بگویم مقالید السموات  
 و الارض چیست این وہ تسبیح است بعدہ فرمود ہر یکے را صد بار بگوید تا ہزار بار  
 شود و یادہ بار ہر روز بگوید تا صد بار شود اول لا الہ الا اللہ وحدہ تا آخر  
 دوم سبحان اللہ و الحمد للہ تا آخر سیوم سبحان اللہ بحمد سبحان اللہ  
 العظیم و بحمد تا آخر چہارم سبحان الملك القدوس سبعون و سبعون و سبعون  
 رب الملائکۃ و الروح یحییٰ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم و اسالہ  
 التوبۃ ششم اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطى لما منعت ولا راد لما  
 قضیت ولا یلغى ذالجد منك الحمد ہفتم لا الہ الا اللہ الملك الحق البلین  
 ہشتم بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض و السماء بسم اللہ الذی  
 لا یضامع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء و هو السميع العليم ثم درود  
 اللهم صل علی محمد عبدک و نبیک و حبیبک تا آخر دہم رب اعوذ بک  
 من ہمات الشیاطین و اعوذ بک رب ان یحضرن و مے فرمود اسم عظم



بزبان عربی یا حی یا قیوم است و بزبان سریانی اسیا اشراہیا و بزبان فارسی امید  
 امیدواراں و میفرمود از خواجہ ابراہیم اوہم سوال گردند کہ اسم اعظم یاد داری بگو جواب  
 گفت معذہ را از لقمہ حرام پاک دار و دل از محبت دنیا دور کن بعدہ بہر اسم  
 کہ خدای را بخوانی ہماں اسم اعظم است و مے فرمود ہر کہ ایں کلمہ بیست و پنج بار بخواند  
 نزدیک خداے غفور جل از جملہ ابدالال باشد اللہم اغفر لک مٹ محمد اللہم ارحم  
 امتہ محمد اللہم اصلح امتہ محمد اللہم فرح امتہ محمد اللہم تبارک و تعالیٰ عن امتہ محمد  
 قاضی محی الدین کا شانی رحمۃ اللہ علیہ مے فرمود بخد مت سلطان المشایخ  
 عرضداشت کردم کہ محمد حاجی ایں بندہ را در راہ پیش آمدہ بود مے گفت  
 کہ از اں باز کہ از سفر حج آمایم در خانہ آرا مے نازم گاہ میخوانم کہ سفر کنم دگاہ  
 مے گویم مفارقت عزیزاں نیکو نیست التماس من آنست کہ از باطن مبارک  
 سلطان المشایخ استمداد دعاے بکنی نیت مرا از حضرت حق التماس نیست  
 جز ایں کہ التماس کنم از لیت دعاے راہ را کہ نیت فرحتے پیدا شود حال ایں بود  
 بر آراے جہاں آراے حضرت سلطان المشایخ گذرانیدہ شد فرمود اورا  
 بگوئی آیتہ ہوالذی انزل للسکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانہ  
 مع ایمانہم واللہ جنود السموات والارض وکان اللہ علیمًا حکیمًا ہر روز  
 ہفت بار بخواند و در وقت خواندن دست راست بر سینہ فرو دآرد ہمیں  
 جملہ مداومت کن از آنچہ شکایت میکنی خلاص یاب بدیست دواے دردت  
 ایں سخن کہ میگوئی بگوے ہر چہ تو گوئی موجب است و متین و مے فرمود  
 بر آراے دفع تنگی معیشت ہر شب جمعہ سورہ جمع باید خواند شیخ شہینخ العالم شیخ  
 کبیر ہر شب آدینہ فرمودے و من ہر شب میگویم ولے بر آراے خود ہرگز نخواستم  
 سبب آنکہ ہر گونہ کہ اورا بیاید بار و در نیماں حکایت فرمود و وقتے بزم جمعیتے  
 گذشتم کہ ایشان در لباس صوفیاں بودند ہمانا کیے از ایشان با دیگرے مے  
 گفت من چنین خوابے دیدہ ام دیگر تعبیر کرد کہ نیکو جوابے است روزگار تو خواہد

ساخت و مہیا خواہد شد من خواستم کہ با و بگویم اے خواجہ دریں لباس کہ توئی  
 اہل ایں لباس یچنین تعبیر مکنند باز در خاطر کردم کیا ہے جواب اویم ہیچ گفت  
 از ایشان بگذشتم و مے فرمود کہ وقتے شنیدہ ام کہ شیخ الاسلام بہاؤ الدین  
 زکریا قدس السدسہ العزیز سپر خود را نور اسد مرقد ہما دعا آموختہ است طلب  
 کردم آنرا یا فتم در آں دعا لفظ بود یا سبب الاسباب چوں لفظ محض اسباب  
 است بحرست خرقہ شیوخ العالم کثرت دیگر در آں دعا ندیدم و مے فرمود  
 شیخ صدر الدین از شیخ الاسلام بہاؤ الدین قدس السدسہ العزیز پرسید  
 کہ ایں دعا چہ وقت باید خواند فرمود بعد ہر فریضہ وقت خفتن دعا اینست اللہم  
 انک تعلم سریری و علی نیتی قاقبل معدتی و تعلم حاجتی فاعطنی سوا  
 و تعلم ما فی نفسی فاعف عنی ذنوبی اللہم انی اسالک ایماناً یا بشر قلبی یقیناً  
 صادقاً حاجتی علم انک لن یصیبی الا ما کتبت لی و رضا بما قسمت لی یا ذی  
 الجلال والاکرام امیر حسن رحمۃ السد علیہ عرضداشت کرد کہ مرد ماں میخوانند  
 اعینونی عباد اللہ یرحمکم اللہ مقصود بندہ اینست کہ معونت از غیر حق خواستن  
 چگونه باشد فرمود کہ ایں دعا خواندہ اند و دریں عباد السد مخلصین مسلمین مضمحل  
 است روا باشد کہ بخوانند کہ بزرگاں سم خواندہ اند و شیخ نجیب الدین شہو  
 خواندے و مے فرمود شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر را در خواب دیدم مرا فرمود باید  
 ہر روز صد بار ایں دعا بخوانی لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الہ الا اللہ  
 و ہو علی کل شیئی قد یدرید ارشدم ایں دعا را ملازمست کردم  
 و با خود گفتم دریں فرمان مقصودے خواہد بود بعد ازاں در کتب مشایخ بنشتہ  
 دیدم ہر کہ ہر روز صد بار ایں بخواند بے اسباب خوش زید دانستم کہ مقصود  
 شیخ ایں بود بعدہ یکے از حاضران گفت ایں دعا دہ بار ہم آمدہ است در  
 حدیث است ہر کہ ایں دعا دہ بار بخواند چنانستے کہ دہ برزہ آزاد کردہ  
 باشد بعد ازاں فرمود کہ یکبار دیگر ہم شیخ شیوخ العالم در خواب مرا فرمود کہ

بعد صلوٰۃ عصر سورہ بنا چند بار بخوانی گفتیم کیلک فرمودہ پنج بار بخوان چنانکہ در نکتہ  
 اور در روز تحریر یافتہ است بعدہ فرمود کہ طاعتے و وردے کہ از نفس حساب  
 نعمتے پذیرفتہ میشود و ادائے آں راتے دیگر است انگاہ فرمود کہ چند و رست  
 کہ من بر خود واجب کردہ ام و چند و رست دیگر است کہ از خواجہ خود یافتہ ام میان  
 ہر دو و رست تفاوت بسیار است و مے فرمود برائے برآمدن حاجات مسببات  
 عشر عملہ باید خواند و مے فرمود ہر کہ بعد نوافل در گوشہ شود و خلوت صبا  
 و ست بالا کردہ سوے آسمان یا رب گوید ہر چہ از خدا بخواہد بیاید و اگر ہزار  
 بار بگوید بیشک حاجت بر آید و مے فرمود ہر کرا حاجتے پیش آید تکبیر بسیار گوید و اگر  
 بسیار نتواند صد بار بگوید و ہر کہ از خواب بیدار شود از حق حاجت بخواہد بیاید و  
 مے فرمود جعفر خالدی راجمۃ اللہ نگینہ بود روزے در کشتی سوار شد خواست  
 کہ ملح را چہیزے بدہد چوں جامہ باز کرد آں نگینہ در دجلہ افتاد و برو دغاے  
 بود مجرب آں دعا را بخواند و وقتے کتابے را مطالعہ میکرد در میان اوراق آں  
 نگینہ یافت دعا اینست یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ اجمع علی ضالقی  
 و مے فرمود اگر وقتے از درویش فوت شدہ باشد برائے باز یافتن آن وقت ہمیں  
 دعا بخواند و مے فرمود ہر کرا مہمے پیش آید بسم سبحہ نہد ایں دعا بخواند اللہم  
 لا تستفتحک بامحیی ابن زکریا یا مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک  
 نستعین بعد ہر نمازے چند بار در سجدہ بگوید تا آں ساعت کہ ہم بکفایت رسد  
 و مے فرمود ہر گاہ کہ مردم بر روے دشمن روند ایں نامہاے بزرگوار بخوانند  
 دشمن مقہور گردد یا سبوح یا قدوس یا فخر یا ودود و مے فرمود کہ شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز برائے من نبشتہ  
 است کہ میان نماز پیشین و نماز دیگر روز چہار شنبہ غنیمت دارد و یارے از  
 سلطان المشلیخ پرسید کہ بنہ را بدعاے مطول رغبت نمے باشد فرمود  
 ہمیں دعا کافیست اللہم انی اسالک ان لا اسالک سواک بعدہ فرمود

کہ از دعا مابین پسندہ کردہ ام و نے فرمود در شہر دانشمندے بود بزرگ و قوتے  
پسر اورا ببادشاہ عہد کارے افتاد و پسر اورا پیش بادشاہ بردنماں دانشمند  
بیکدست مصحف و بیکدست صحیحین گرفتہ روے سوے قبلہ آورد و بایستاد و باز  
حضرت عزت نجات پسر و سرخروی او طلبید بہ برکت این پسر او سرخروی یافت  
و نے فرمود ہر کہ سورہ یوسف یاد گیر دو آں را ہزار بار بخواند ابواب نعمت  
والاے حق برو کشادہ گرد و بعدہ فرمود پسر مولانا جمال الدین ہاشمی دیوانہ  
شدہ بود و وقتے بہوش باز آمدے و ہوشیارانہ سخن گفتے پسرے اہل دانشمند  
بود چند روز در مالتی مرا با او صحبت شد روزے اورا ہشیار یا فہم پر سیدم از  
کے باز شمارا این حال آغاز شدہ است گفت از انگاہ کہ پدرم از خدمت  
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین یکہزار بار خواندن سورہ یوسف آوردہ  
پر سیدم بہ تمام ہزار بار خواندہ آید گفت اثر آں مے بینی و نے فرمود سید کا پتا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہجت امیر المؤمنین حسن و حسین این تعویذ نوشتن فرمود  
اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان و ہامۃ و عین لامۃ  
دریں محل قاضی محی الدین کاشانی عرضداشت کرد کہ تعویذ در گردن تعلیق  
کردن آمدہ است فرمود نے با باز متصل باید بست معلق نمے شاید بعدہ این  
حدیث فرمودند ان النبی عمر نہی عن التامیم و التولیت تمامیم مہربانے  
کہ در گردن آویزند جمع تیممہ است و تولیتہ انچہ نویسند برانے دوستی زنے مر  
مردے را یا دوستی مردے مرزنے را این ہر دو سہنی است مگر تعویذ و میفرمود  
کہ وقتے شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر بنیست شیخ الاسلام قطب الدین بختیار  
قدس البدسہ الزریز عرضداشت کرد کہ خلقے از من تعویذ مے طلبہ فرماں  
چیست بنویسم بہم شیخ قطب الدین فرمود کہ نگار بر دست تست و نہ بر دست  
من است و تعویذ نام خداست مے نویس میدہ و نے فرمود مرا بار بار دعا  
گذاشتے کہ اجازت نامہ تعویذ نوشتن بطلبم بفرستے صالح وقتے مولانا بدر الدین سبحاق

کہ او تعویذ بنشتے حاضر نبود و خلق بہت تعویذ خواستن آمدہ بودند مرا اشارت  
کرد کہ تعویذ تو بنویس کتابت من بسیار شد دریں میاں شیخ زوے سوے  
من کرد و فرمود کہ ملول شدی گفتم وقت شیخ حاضر است انگاہ فرمود کہ من  
ترا اجازت کردم تا تو تعویذ بنویسی و بدی بعد ازاں فرمود کہ مساس دست  
بزرگان ہم کارے دارد وے فرمود وقت سحر ہم وقت خوش است و رد  
آن یعقوب النبی علیہ السلام انما قال سوف استغفر لکم ربی لید  
عونی وقت السحر فقیل انہ قام وقت السحر دعا اولادہ یومنون  
خلفہ فاوحی اللہ الیہ قد غفرت لہم وجعلتہم انبیاء وے فرمود خواجہ حکیم  
علی ترمذی ہزار بار حضرت عزت را در خواب دید کہ ہار عرضداشت کرد کہ در  
دنیا چہ دعا خوانم فرمان شد ای دعا بخوان بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی  
یا قیوم یا احنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاكرام  
اسالک ان یحیی قلبی بنو معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ و بعضے گویند  
عرضداشت کردی ترسم از زوال ایماں فرمان شد میان سنت و فریضہ  
نماز بارہ و چہل و یکبار ہمیں دعا بخوان وے فرمود در سحر گاہ ہفت بار و در  
اوقات مرجوعہ نیز ای دعا بخوان کہ من بے واسطہ کسے یافتہ ام  
بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم اجلنی محبا لک و امتنی محبا لک و العننی  
فی تحت اقدام کلاب احبا لک و در حدیث آمدہ است اللہم انی اسالک  
احب من احبک الی اخرہ وے فرمود مرا ہم سایہ بود او را چند سال  
نار و بسیار شدے ہمدراں زحمت مرا غنیمت زیارت شیخ شیوخ العالم  
شیخ کبیر شد آں ہم سایہ مرا گفت کہ چون بخدمت شیخ کبیر برسی تعویذ برا  
من بخوان ہی القصہ چوں بخدمت شیخ رسید حکایت آن یار گفتم و تعویذ  
بخوانم شیخ مرا فرمود کہ ہم تو بنویس سلطان المشائخ وے فرمود من تعویذ  
بنشتم و بدست مبارک شیخ دادم شیخ شیوخ العالم مطلع کرد و فرمود او را بدی

چوں بشہر آمدم آں تعویذ بدو دادم باقی عمر اور انار و نشد کیے پرسید در آں  
 تعویذ چہ نوشتند فرمود اللہ الشافی اللہ الکافی اللہ المعافی و مے فرمود فی الخیر  
 قال جن اللہ محمد اعنا ما هو اهلہ ابعت سبعین کاتباً الف صباح  
 و مے فرمود پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر بار کہ جبریل بر  
 آمد وصیت کرد بخواندن این دعا اللهم اذقنی طیباً واستعملنی صالحاً  
 و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام جائے جبریل وقال مر اللہ  
 تعالیٰ قل لا متک لاحول ولا قوۃ الا باللہ عشرا عند الصباح وعشرا  
 عند الماء وعشرا عند النور میرفع عنهم عند النور بلوی الدنیا  
 وعند الماء بکید الشیطان وعند تصبیح غضبی و نیز بخط مبارک  
 سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام جاء رجل الی عابد وقال ادع اللہ  
 فرفع یدہ وقال اللهم ارحمنا بہ ولا تعذبہ بناری یا خلاص ولا  
 تغد بہ بریاء ینافی الاعمال و مے فرمود بعد از نماز خفتن پیش از و  
 ترکیباً رنود و نہ نام باید خواند در خواندن این ثواب بسیار است و مے  
 فرمود و ہر کرا حاجتے پیش آید بعد از ہر فرض ہفتاد بار بگوید یا شفیق یا رفیق  
 نجحتی من کل ضیق حاجت بر آید و ثویان رضی اللہ عنہ گفتہ است من  
 از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدم مے گفت ہر کہ این کلمات بوقت  
 خفتن بخواند مراد خواب بیند اللهم رب البیت الحرام و الشہر الحرام  
 والوکن و المقام اقرأ روح محمد منی السلام برائے بر آمدن حاجات  
 ہر کہ این دعا بخواند غرض او حاصل آید دعا اینست یا حی یا حلیم یا عزیز  
 یا کویم سبحانک یا کویم لو کنی کار صعب را سلیم بحق ایاک تغبل و ایاک  
 نستعین خواجه اقبال خادم سلطان المشایخ مے گفت من بجهت  
 ہمے صعب سہ صد بار خواندم خدا یتعالیٰ آسان گردانید و خواجه علی زبیلی  
 بخد مت سلطان المشایخ مے گفت کہ از شیخ بدرالدین غزنوی شنیدم



و اور روایت کرد از شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہما العزیز برک  
 رفع التفات و قضاے حاجت دو رکعت نماز بتجدید و ضوئک از دو سرچہ  
 خواب از قرآن بخواند و بعد از فراغ پانصد بار درود گوید و زانوار است برگیرد و  
 رخسارہ بر زانو نہد و بزبان ہیج خوابد و ساعتی بچنین نشیند براں نیت کہ  
 گذارده باشد حق تعالی حاجت او برآرد شیخ بدر الدین غزنوی فرمود مرا  
 التفاتے بود چنیں کردم غرض حاصل شد و من فرمود کہ بزرگے گفته است  
 در خزائن بعضے ملوک حقہ یافتہ و براں پوستے و بر طہر آں نوشتہ بودند ہذا  
 شفای من کل غم بسم اللہ الرحمن الرحیم بندہ در شب تاریک دو رکعت نماز  
 گذارد و بعد سلام بگوید اللہم ان ذالن ان عبدک و بنیک دعاک من  
 ضل را صابہ و ناداک من بطن الحوت فانک قلت فاستجبنا لہ و نجینا  
 من الغم و کذلک انی ابغی المومنین اللہم فانی عبدک و ابن عبدک و  
 امتک انا صتی بیدک ادعوک بضر صابنی و اتول کما قال یونس  
 علیہ السلام لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاجاب  
 لی کما استجب لیونس فانک لا تخلف المیعاد و انت علی کل شیء  
 قلدید و من فرمود علامت قبول نماز این دعا بخواند اللہم انت السلام  
 و منک السلام تبارکت یا ذوالجلال والا کرامہ و از سلطان المشایخ  
 سوال کرد مذہب بزرگی ہر نمازے و دعاے کہ فرمودہ است از حضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم شنیدہ است یا از صحابہ کرام و خواجہ اولیاء قرن فی رضی اللہ  
 عنہم این نماز ہا کہ فرمودہ است و سورۃ ہاتعین کردہ دعا مستحبی کردہ این  
 این از کجاست فرمود کہ انمغنی از الہام ہم باشد بعد از اں فرمود کہ پیش ازین  
 چوں من از وہلی بخدمت شیخ شینوخ العالم در اجودہن میفرتم این سئہ نام  
 میخواندے و میرفتے کہ یا حافظ یا ناصر یا معین و این دعا من از کسے نشنیدہ  
 بودم بچنین بر نسبت رفتن خود بخدمت ایشان و یاری خواستن از حق این

ستم نام بگفتے بعد از مدتے عزیزے مراد عالمے بنشته داد و دعا این است  
 يَا حَافِظُ يَا نَاصِرُ يَا مُجِيبُ يَا مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ اَيَّاكَ تَعْبُدُ وَ اَيَّاكَ نَسْتَعِينُ  
 وے فرمود کہ بعد از او این برائے استقامت توبہ در سجدہ ستم بار بگوید  
 اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ تَوْبَةً تُوجِبُ مَحَبَّتَكَ فِيْ قَلْبِيْ يَا مُجِيبُ التَّوَابِ اَيُّنْ وَ نِيْزِ  
 از سلطان المشايخ برائے استقامت این دعا منقول است اَللّٰهُمَّ  
 ارْزُقْنِيْ خَيْرَ دَارٍ مَّعَ الْقَرِيْنَةِ وَالْاَخْلَاصِ وَالْاُسْتِقَامَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا  
 اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وے فرمود کہ شیخ ابو سعید ابو النجیر مریدے را فرمود بیخوابی  
 کہ نزدیک خدا باشی این بیت بخوان تا آن وقت در آید بیت بے یاد تو من  
 قرار نتوانم کرد و احسان ترا شمان توانم کرد کہ بر تن من زباں شود ہر موے  
 یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد و عرض میدارد کاتب حروف برائے مریدان صاحب  
 استغراق بر آنجملہ خواجہ مویا الدین عمر انصاری وے فرمود در آنچہ من بنجدست  
 سلطان المشايخ قدس السدرہ العزیز پیوندد کہ سبب چند نفر آدمی کہ در  
 اہتمام من بود مذخا طر متعلق وے بود خدمت قاضی محی الدین کاشانی  
 و این دعا گوے و قتیکیجا بنجدست سلطان المشايخ عرضداشت کردیم کہ  
 خاطر این بندگاں سبب این معنی ملتفت وے باشد ذوق مشغولے چند ال  
 نے یا بند و رے نامزد حال این بندگاں شود تا اندک تعلق کہ ماندہ است  
 از برکت نفس مبارک سلطان المشايخ دفع شود سلطان المشايخ روے  
 مبارک خود بجانب قاضی محی الدین کاشانی کرد و فرمود کہ امیر المؤمنین  
 علی کرم السدر و چہ ہر سال دوازده ہزار دنیا ری فقرائے مکہ بدادے چوں از  
 امیر المؤمنین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلبیدند امیر المؤمنین حسن فرمود امر و  
 عنان مطلق بدست معاویہ است از و بطلبند فقرائے مکہ معزورند اشتند  
 گفتند و لطیفہ پد خود توبہ و یا بر معاویہ بنویس تا او بدید امیر المؤمنین حسن خواست کہ بر معاویہ  
 چیزے بنویسد قلم بر کاغذ نہاد نوک قلم بشکست امیر المؤمنین حسن فرمود این تعریف الہی آوریں با

بر معاویہ چیز سے خواہم نوشت بدیں سبب مغموم گشت شب آل حضرت رسالت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در خواب دید حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود  
اے فرزند چرامغمومی گفت یا رسول اللہ چرا مغموم نباشم دوازده ہزار دینار  
امیر المؤمنین علی بفقرائے مکہ میدادند ایشان از مانے طلبند و مراقرت آل  
نیست کہ بدہم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تامل شد در اثناے  
آں جبرئیل صلوات اللہ بر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت یا محمد  
ہر گرا حاجتے دینی و دنیاوی پیش آید و کن کار تمشی نشود این دعا را در خود  
ساز دآں ہم بکفایت رسد دعا اینست اللهم اذن فی قلبی رجاك و اقطع  
رجائی ممن سواك حتی لا الرجوا احدًا غیرك رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام  
سنہ کرت این دعا امیر المؤمنین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ را در خواب تعلیم فرمود  
دریں میان صُورۃ از آسمان فرود آمد و بردست امیر المؤمنین امام حسن رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ افتاد امیر المؤمنین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ از ہیبت این خواب  
بیدار شد صُورۃ بردست مبارک خود دید تفحص فرمود دوازده ہزار دینار بود امیر المؤمنین  
امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقرائے مکہ را طلبیدہ و طیفۃ ایشان بدیشان داد  
چوں سلطان المشایخ این حکایت تمام کرد روے مبارک خود جانب من یعنی  
خواجہ مویٰ الدین کرد و گفت تو در خود این بیت ساز تا اندک تعلقے کہ در خاطر  
تست بکلی دفع شود بیت اینست بیت آمد گہ آنکہ عہد ہا تازہ کنم پش آنجہ بڑاے  
صنم گزشت آنجہ گذشت پد عرض میدارد کاتب حروف برا نخلہ کہ کمال عظمت  
و کرامت سلطان المشایخ بنگرید ہر یکے را ازین دو بزرگ و راے مناسب  
بمال و معاملہ ایشان فرمود زیرا چہ قاضی محی الدین کاشانی بوفور علم و کمال  
تقویٰ آراستہ بود و خواجہ مویٰ الدین بکمال عشق و ذوق و محبت پیرا ستہ کاتب  
حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ است از ائمہ المؤمنین عایشہ  
رضی اللہ عنہا روایت سے کنند و گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا فرمود در آن فلاں قبیلہ مجروحہ زخمی است براس من بہ بین چوں دیدم آتش  
در ہفت اندام من افتاد گریاں باز گشتم اعرابے مرا پیش آگفت خواہی کہ آں زن  
بمیرد گفتم خواتیم گفت شب برخیز و رکعت نماز بگذارد و رکعت اول فاتحہ و اذان و اقامت  
وہ بار و رکعت دوم فاتحہ و العادیات وہ بار بخوان بعد سلام صد بار لا الہ الا اللہ  
وحدہ لا شریک لہ لا المملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و بیدار الخیر و هو علی  
کل شیء قدیر و صد بار درود و ہفتاد بار یا غیاث المستغیثین اغثنی بک و  
سوے آں قبلہ کن و بگو یا من لیس کمثلہ شیء یا من لا یشہد شیء یا کافی  
کل شیء اکفنی من کل شیء یا ذی الہ الجلال والا کرام و دم سوے  
قبلہ فگن مادر مومناں بہچناں کرد آں شب آں زن بمرگ مفاجات ببرد پیغام  
گفت یا عالیشہ آں اعلیٰ جبریل بود و از شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ  
علیہ منقولست ہر کہ این دعا بخواند بر دست راست و آں دست بر کمر خود فرو  
آرد بکرم اللہ تعالیٰ از رحمت ہوا سیر شفا حاصل شود بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ  
لا الہ الا ہو الحی القیوم و عننت الوجوۃ للحی القیوم سلام علی نوح فی  
العالمین سلام علی ابراہیم قلنا یا نار کوئی بردا و سلاما علی ابراہیم  
سلام علی موسیٰ و ہارون سلام علی آل یسین ما عندکم ینفذ الم اللہ  
لا الہ الا ہو الحی القیوم و ما عند اللہ باقی استمسک ہیا بحق نامہ بزرگ  
خدا ای و بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از مقدمہ من بروہچین چند  
کرت ہر روز بخواند نکتہ در بیان فضیلت قرات قرآن سلطان المشائخ قدس  
سید سرہ العزیز نے فرمود کتاب خدا سے غر و جل بر چہا چیز است عبارت و اشا  
و لطایف و حقایق عبارت مرعوم راست و اشارت مر خواص را و لطایف  
مر اولیا و حقایق مر انبیاء را و مے فرمود وقت قرآن خواندن معانی آں بر دل  
بگذراند و باید کہ دل خوانندہ متعلق بحق باشد و جلال و عظمت حق بر دل بگذرد  
ابرین حرف یکے از حاضران سوال کرد کہ این معنی ہم تعلق بحق است چنانکہ

مرتبہ اولی بیان فرمودید فرمود کہ خیر کثرت حق بود و این بصفات است  
و دیگر در حالت تلاوت باید کہ انگسار حیا سے دروغالب باشد و این دولت  
چہ لایق منست و مرا چہ محل این سعادت باشد و اگر این نباشد باید کہ بدانند کہ  
مجازی تلاوت خداست ہر آئینہ جزا سے دہد درین محل امیر حسن علما سی سنجری  
عرضداشت کرد ہر بار کہ بندہ قرآن سے خواند بیشتر واضح آں انچہ معلوم باشد بر دل  
سے گذارند در اثنا سے تلاوت اگر دل بندہ بسودائے و یا باندیشہ مشغول شود  
باز یا خود بگوید یا این چہ اندیشہ و چہ سودا است دل خود را بوضع مشغول کنم ہماں  
زباں بر سر آستینے رسم کہ آں آیت مانع آں سودا و آں اندیشہ باشد کہ در دل  
گذشتہ باشد سلطان المشلیح فرمود کہ این معنی نیکو است نیکو نگاہ داری و  
سے فرمود قرآن را با ترتیل و ترویید باید خواند کیسے از حاضران پرسید ترویید چہ باشد فرمود  
ترویید اک باشد و ملکیت کہ خوانندہ از وقتے و وقتے صہل یاد مکرر باید کرد و وقتے پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم میخواست چیز سے از قرآن بخواند گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم در  
تسمیہ دل مبارک او را وقتے پیدا نیست باز مکرر کرد بخط مبارک سلطان المشلیح  
نہشتہ دیدہ ام قال رجل دخلت علی عائشہ رضی اللہ عنہا و ہی تصلی  
الصلوٰۃ والقراءۃ فمن اللہ علینا و وقینا عن اب السموہر و تردد الایۃ فقمت  
حتی ضللت فخرجت الی السوق و اتهمت کھمی ثم رجعت و ہی کما ہی  
تردد و تنگی سے فرمود اگر روز سے حقے کند بسرعت خواندہ شود از برکتے خالی  
نباشد فاما حدیث یاد خواندن از آنست کہ در سہ روز ختم کند و کسانیکہ این ہم  
نموانند در سہفتہ ختم کنند و کسانیکہ این ہم نموانند در ماسہ ختم کنند و سے فرمود در  
ناظرہ خواندن دولت مس مصحف ہم زیادت باشد و سے فرمود یک سیپارہ  
بسکونت حرفا بعد حرف خواندن بہتر از پانزدہ سیپارہ بسرعت خواندن و در  
چنین خواندن نور تلاوت بیشتر باشد و در رواں خواندن ہم از نور ظالی نبود  
و در وقت خواندن دل را حاضر باید داشت و از خیالات و خواہراہتر از باید

کرد و اگر کسی بر معانی کلام اسد مطلع باشد آن را بوقت خواندن بردل میگذرانند و باین  
 بهم که خیالات و خواطر هم در می آید نیکو است فاما اگر بر معانی اطلاع ندارد و از خیالات  
 و خواطر مسلم باشد مخصوص و خشوع میخواند این نوع بهتر و موثر است بعد یک  
 از حاضران سوال کرد که شما هر روز چه مقدار میخوانید فرمود که یک سیپاره  
 و می فرمود که امام احمد حنبل حضرت عزت را هزار بار در خواب دید پرسید  
 یارب فاضل تر چیست که مقرر باین بحضرت تو بدان تقرب نمایند چیت فرمای  
 آمد که قرات کلام من باز پرسید با فهم یا بغیر فهم فرمای شد هر گونه که بخواهند  
 و می فرمود شیخ جنید را نور اسد قبره در واقع نمودند که ماتر امر تبه که تو داری  
 می نمایم حجاب از پیش برداشته و مرتبه او بدو نمودند در غایت رفعت حمد و  
 ثنا گفت و شادمانه گشت بعد این حال مرتبه دیگر عالی تر از آن و نظر آمد تحمیر شد  
 الهی آنچه این بنده خود را داده آن محض کرم و محبت تست و شکر آن کجا تو ام  
 گذارد ولیکن درخواست بنده اینست که معلوم شود این کیست یافت این درجه را  
 موجب چیست گفت این مرتبه کسی است که حافظ باشد اگر از قرآن محفوظ بود این مرتبه نیز دادند و عزیز  
 در مجلس از سلطان المشایخ فاتحه خواست کرد تا قرآن یادماند سلطان المشایخ  
 فاتحه بخواند بعد فرمود که چه مقدار یاد گرفته گفت بقیاس شش فرمود که اندک  
 اندک یاد گیر و پیشینه را مکرر میکن بعد فرمود که شیخ بدرالدین غزنوی را رحمت  
 اسد علیه در خواب دیدم از دور خواب فاتحه در خواستم بر نیت یاد گرفتن قرآن  
 او هم در خواب فاتحه بخواند چون روز شد بدیدن عزیز می رفتم و این خواب یاد او  
 گفتم و از او فاتحه خواستم آن عزیز فاتحه بخواند و این فائده گفت هر که هر شب  
 بوقت خفتن این دو آیت بخواند و قرآن یادماند و آیت ها اینست و الهکم  
 الذی واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم ان فی خلق السموات و الارض و اختلاف  
 الیل والنهار والظلمی التي تجری فی البین بما ینفع الناس و ما انزل الله  
 من السماء من ماء فاحیایه الارض بعد موتها و نبث فیها من کل دابة



وتصرف الرياح والسحاب المسخر بين السماء والارض لايات لقوم يعقلون  
 ویا رہے رانیت یاد گرفتن قرآن شہر میں باب نجد ست سلطان المشایخ  
 عرضداشت کرد فرمود باید کہ پیش قاری بخوانی وقرات ابو عمر و یاد گیری و  
 اول سورہ یوسف یاد گیری و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام  
 اتاہ جبرئیل وهو عند اضا دینی غفار ان الله ياهضك ان تقرا الا اتمتك  
 علی سبب احبت الوجوه و مے فرمود شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس السدر  
 الغریب بہت یاد گرفتن قرآن اول سورہ یوسف فرمودے کہ یاد باید کرد تا بہرکت  
 ال حق تعالی حفظ تمام قرآن روزی کند و مے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ  
 است ہر کرانیت یاد گرفتن قرآن باشد و ہاں نرسد و ہم در آن نیت از جہاں سفر  
 کند چوں اورا بگورنہند فرشتہ بیاید و تر بنجے از بہشت آوردہ بدست او دہانگس آن  
 تر بنج ابتلاع کند تمامہ قرآن اورا محفوظ گرد و فردا چوں حشر شود او حافظ مبعوث  
 گرد و مے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است اذا وضع حامل القرآن  
 فی القبرا وحی اللہ الی الارض ان لا تاکل لحمہ و مے فرمود بعد از ختم سورہ  
 اخلاص کہ ثلث قرآن است سہ بار بخوانند حکمت ال آنست کہ اگر در ختم کردن  
 جائے نقصان شدہ باشد سہ بار سورہ اخلاص بخوانند بارے ختم تمام شدہ باشد  
 و مے فرمود بعد از ختم سورہ الحجی بخوانند و چند آیت بقر حکمت آنست کہ از پیغمبر صلی  
 اللہ علیہ وسلم رسیدند من خیر الناس فرمود الحال والمرئیل و حال کسے را گویند کہ در  
 منزل فرود آید و متحمل کسے را گویند کہ از منزل رواں شود و اں اشارت ہاں دارد انکہ قرآن  
 میخواند بعد از ختم گوئی اوباز رواں میشود پس بہتر دماں کسے باشد کہ چون ختم کند باز آغاز کند بعدہ  
 فرمود نا انچہ در تمامہ قرآن موجود است ال دہ چیز است از ان دہ چیز شہادت  
 در فاتحہ موجود است و اں دہ چیز کہ در تمام قرآن است کہ ام است ذکر ذات  
 و افعال و صفات و ذکر معاد و تزکیہ و تخلیہ و ذکر اولیاء و ذکر اعدا و حاجہ کفار  
 و احکام شریعت اما اں دہ چیز کہ بہشت در فاتحہ موجود است الحجی ذکر ذات

رب العالمین ذکر افعال الرحمن الرحیم ذکر صفات مالک بنی مالک بن ایاک  
 بعد و ایاک نستعین ذکر معاد اهل نازک زکیہ الصراط المستقیم ذکر تخلیہ  
 صراط الذین انعمت علیہم ذکر اولیاء غیر المغضوب علیہم والضالین ذکر اعدا  
 پس از وہ چیز کہ در جملہ قرآن است ہشت چیز در فاتحہ یافتہ ہیں محتاجہ کفار  
 و احکام شریعت نیست و مے فرمود کہ صاحب کشاف در الحمد بنشہ است کہ  
 قرأت حسن بصری الحمد البکسر دانست و اک کسر دال بسبب محاورت لام  
 بند میدارد کہ حرکت این لام بمعنی است اما الحمد برفع دال و لام این قرأت  
 ابراہیم مخفی است الغرض صاحب کشاف گفتہ کہ قرأہ ابراہیم از قرأہ  
 حسن احسن است زیرا کہ حسن بصری کسر دال بسبب لام میدارد یعنی کسر لام  
 بند بمعنی است دال الحمد نیز مکسور باشد اما ابراہیم رفع لام بسبب محاورت دال  
 الحمد مرفوع دارد کہ حرکت دال از جهت عاملی است و ہر حرکت کہ عامل آزا کہ  
 بگرداند قوی تر از آن حرکت بمعنی باشد و من اینجا استنباط کردہ ام و آن آنست  
 کہ دال الحمد یکسے ماند کہ اورا پیڑے باشد کہ مے فرماید چنین باشد و لام بند یکسے  
 ماند کہ اورا پیڑے نباشد و همچنین کہ ہست و مے فرمود اگر کسے خواہد کہ  
 قال مصحف بیند در صحیفہ رصفہ ستائے سطر ہفتم نظر کند کائے و حی مثلہ اگر  
 صفحہ راستا بنم الد الرحمن الرحیم و یا ہفت اسم باشد خیر باشد دریں صورت تمسک  
 بآیت رحمت حاجت نباشد و مے فرمود چون مصحف برائے قال بکشایند  
 باید کہ بدست راست بکشایند دست چپ با و یار نکنند امیر حسن علای بنوی  
 از سلطان المشایخ پرسید کہ مصحف در شکر چگونه توان برد کہ محافظت آن  
 دشوار است فرمود کہ بیاید بر دنگاہ بلفظ مبارک راند و آنچه ہنوز اول عہد اسلام  
 بود چون رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہاشکے رفتے مصحف نمے بردندے  
 ترسیدے کہ ناگاہ شکستے شود و مصحف بدست کفارفتہ در آنچه اسلام قوی  
 شد بعد ازاں مے بردند باز عرض داشت کرد کہ جائے مصحف در خیمہ دو شو اگر

دارد فرمود جانب سر جاسے باید کرد و جاسے پاک باید داشت لقتل است کہ  
فرمود کہ سلطان محمود را بعد از وفات در خواب دیدند پرسیدند کہ خداے  
با توجہ کرد گفت شبے من در خانہ میخواستم آسائشے کنم در آں خانہ طاقے بود در آں  
مصحف داشتہ بودند من با خود گفتم این مصحف را از پنجابیوں فرستم در خاطر  
من گذشت کہ از راسے آسائش خود مصحف را چگونہ بیروں کنم الغرض آن شب  
ہمہ شب نشستم بودم وقت نقل من شد مرابداں مصحف بخشیدند ایسا

صد مت صوت نے در حمت حرف  
بستہ از مشک پردہ ہائے جلال  
نبود دل بھیج شاں آگاہ  
پردہ از شاہ کے خبر دارد  
مغز اندک چہست اندر مغز  
کہ زنا حرمے تو در پردہ است  
ہچمتاں است کز لباس تو جاں  
جاں قرآں بجاں تو اں خواندن  
شب و ہم خیال کیں بدر  
پردہ ہائے حروف بکشاؤ  
پاک باید کہ پاک را بیند  
آئد از پردہ حروف بروں  
روے خوبے خود از نقاب سیاہ  
بد آید لطیف روح سبک  
نور قرآں بسوے این رسن است  
تا بمیابی نجات خویش مگر  
تا بر آں جان خود بدست آید

سخن از بس لطافت و طرف  
بہر نامحرماں بہ پیش جمال  
پردہ و پردہ را از شاہ +  
داندا آکس کہ وے بصردارد  
کس چہ بیند مگر بصورت نغز  
حرف را ز اں نقاب خود کردہ است  
حرف قرآں ز معنی قرآں  
حرف را بر زباں تو اں راندن  
باش آکہ کہ صبح دیں بدر  
سہر قرآں ترا چہ نمائد  
خاک اجزائے خاک را بیند  
پاک شو تا معانی لکنوں  
تا نمائد بوجوہ ہر و چو ماہ  
چوں عروسے کہ از لباس تنگ  
در بن چاہ جانت را وطن است  
خیز خود را رسن بچنگ آور  
زاد مرداں رسن بدل دارند

تورسن را بر آں ہی سازی + رسن از درد ساز و دلواز راہ بہر یک مشت کو دل از و سواس کہ بعلم خود ش کنی تقصیر + زین ہوس شرم شمع و دینت باد باشد از روز عرض بریزد آں کہ بے لاف زرد و دعویٰ بی ما سوے میداں خاص اسپ بتا گر چہ ماندہ بنزد ما نامش	تا کنی بہر ناں رسن بازی یوسف خویش را بر آں چاہ باشد اغیار کردہ و اغماس کہ برائے خود ش کنی تفسیر تا اجل باخبر دقت بہت با کلہ جان تو کنت قدر باں پس ندانست قدر معنی ما روے ما ز نقاب خود بشناخت نیست ماندہ شروع احکامش
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نکتہ در بیان وردے کہ فوت شود سلطان المشایخ قدس السمرہ العزیز  
فرمود ہر کہ چیزے بر خود ورد کردہ است اگر سبب حتمے فوت شود و گاہے خواندہ  
نشود در دفتر معاملہ او بنویسند وے فرمود اگر وردے از کسے فوت شود از سببہ حال  
بیروں نہ باشد یا در امیل شہوت باشد یا خشمے را نہ بر غیر محل یا بالاسے بد و برسد  
ملازمین بنی حکایت فرمود کہ مولانا عزیز الدین زاهد رحمۃ اللہ علیہ یک روز از  
خطا کرد بازوے وے فرود آمد از و پر سپیدند کہ چہ حال است گفت من ہر روز  
سورۃ یسین بخواندم امروز خواندہ ام وے فرمود وقتے دیگر کیے بخد متشیخ الاسلام  
بہاؤ الدین زکریا آمد کہ من امشب چنیں خواب دیدہ ام شیخ فرمود کہ بقاے تو  
نزدیک رسیدہ است بتوبہ پیوند چوں او برخاست صوفی از خانقاہ ایشاں آمد اہم  
ہماں خواب دیدہ بود چوں خواب تقریر کرد شیخ متحیر شد سبب آنکہ او لشکری بود  
شاہینکے کشتہ شود آں صوفی سلامت است پیچ اثر ملتے ندارد ایں لاچکویم دریں  
بود کہ خبر آوردند کہ آں لشکری کشتہ شد و آں صوفی را نماز بامداد فوت شدہ بود بعدہ  
سلطان المشایخ فرمود بنگرید فوت نماز فوت نماز صوفی برابر مرگ داشتند وے  
فرمود بزرگے بود او را میر گرامی مے گفتند کہ در شیشہ آرزو آں شد کہ بزار او آید و آں در شیشہ

اگر راستے ہو کہ ہر خواب کہ دیدے بچنیں راست شدے اور اشتیاق امیر  
گرامی غالب گشت رواں شد وراثتے راہ بمنہ رسید و خواب شد دید  
کہ امیر گرامی بڑوچوں بیدار شد گفت دروغ بہوس او چنیں راہ قطع کردم او  
بمردانوں بارے بروم گور او از یارت کتم چوں رسید مقامے کہ بود از ہر کس  
پرسیدن گرفت کہ گور امیر گرامی کجا ست ہمہ گفتند از زندہ است آں دلش  
حیراں ماند کہ خواب من دروغ شد الغرض چوں بخدست امیر گرامی درآمد  
سلام کرد امیر گرامی علیک داد و گفت اے خواجہ خواب تو بمعنی راست بود  
زیرا کہ من پیوستہ مشغول حق مے باشم آں شب بغیر حق مشغول بودم آں  
نہادر عالم درو اند کہ امیر گرامی فرمودیکے از حاضران پرسید کہ ایں حدیث  
چگونہ است صاحب الی زد ملعون و تارک الی زد ملعون فرمود ایں حدیث  
در باب اہل کتاب است و آں چناں بود کہ بخدست رسول علیہ السلام رسانید  
کہ فلاں جہود و ردیخو اند فرمود صاحب الی زد ملعون باز بخدست رسانید کہ فلاں جہود و ردیخو  
ترک داد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تارک الی زد ملعون نگاہ فرمود کہ بعضے گویند ایں حدیث عام  
است تا بایچنیں باشد کہ یکے مثلاً رئیس قومے باشد کہ کہ شد خلق بر کوا باشد و صالح مسلمانان  
بستہ سخن اود او با و را و نواقل مشغول باشد اینچنین کس را صاحب الی زد ملعون  
ملعون گویند دے فرمود کہ مذہب شیخ المشائخ شیخ کبیر چناں بود کہ بعد از اود  
نماز دیگر انچہ گفتی ویراہ کردی بود ویراہ کردے و بعدہ مشغول شدے زیرا چہ  
یکے بر سر راہ محتاج بود و او مشغول بود ماند چنیں حالتے اگر کسے بور دے  
مشغول باشد چہ ذوق یابد و فرمود طریقہ مشائخ آں است کہ بعد از نماز دیگر  
و نماز بامداد کسے را بخدست ایشاں نگذارند فاما بر من بچنیں نیست ہر وقت کسے  
کہ بیاید یا بعدہ بر زبان مبارک را ندیمیت در کوے خرابات و سراے  
او یا ش + تنے نبود بیا و بشیں و بیاش + دریں میاں یارے عرضداشت  
کرد کہ اگر یکے را اشتغال کلی پیش آمد و یا عذرے کہ ہاں و رد فوت شود و شب

اور بخواند چگونہ باشد فرمود نیکو باشد اگر در روز فوت شد در شب خواند و  
 اگر در شب فوت شد در روز بخواند زیرا چہ روز خلیفہ شب است و شب  
 خلیفہ روز نکتہ در میان مشغولی ظاہر و باطن و مراقبہ و ذکر خفی سلطان  
 المشائخ قدس السدسہ الغزیرے فرمود ہر نفسے کہ برے آید گوہے نفس  
 است کہ تا قیامت آں را بدل نخواہد بود شب و روز و ماہ و سال مے گذر دآل  
 باید کرد کہ در ہر شبے و ہر روزے چہا توان کرد امام مردم ہمہ اوقات مستغرق در  
 عبادت باشد و ملول نشود آں ملالت سبب بے رغبتے عبادت گردد و بر  
 نیت آید اگر صاحب و روعے قدرے خفت و یا با کسے مجاورت کرد آں ہمہ در  
 محل عبادت است اگر نیت چنین نہ باشد بہر فعل ضائع رفتہ باشد معنی قول  
 خدا وَاِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ نزدیک محققان بر چنین کس  
 ثابت شود المودۃ الانفاس یعنی نفسے از انفاس کہ بغیر با حق و غفلت گذراندہ  
 باشد از آں پر سیدہ شود و فرامے قیامت بزرگے خوش گوید بلیت قدر  
 شب و روز عاقبت بشناسی یک روز چہاں شود کہ تا شب نکشے و در شب  
 در مجلس حاضر بود ایں بیت خواند بلیت میر و دایم جوہریاں کہ با ہر جوہرے  
 سکنے بمعنی کیما سلطان المشائخ با تملع ایں بیت تحمیس و استحسان  
 بسیار فرمود و مے فرمود کہ ہفت وقت برائے مشغولی است سہ در روز  
 و چہار و شب در روز از بامداد تا اشراق و از اشراق تا چاشت و بعد از  
 نماز دیگر تا نماز شام و در شب بعد از نماز شام تا عشاء و از عشاء تا وقت تہجد و از  
 تہجد تا وقت سحر و از سحر تا وقت صبح و مے فرمود سہ چیز در حدیث آمدہ است  
 کہ دلیل بہشت مے کند یکے آنکہ بعد از فریضہ ہر ماہ مشغول باشد اور آنکہ  
 فرداے قیامت در بہشت دہند بقیاس نازیانہ بہشت ہم چند دنیا است  
 و آنچہ در دنیا است دوم آنکہ بہشت کسے را دہند کہ بعد از نماز دیگر مشغول  
 باشد سیوم کسے کہ در رباط باشد و رباط خانقاہ را گویند و شیخ جلال الدین



تنبیری رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است کہ برائے عبادت مسجد و برائے مشغولیہا  
 خانقاہ و درخانہ نشستن برائے دریافت دلہا و معنی خانقاہ بیت العبادت  
 است و مراد از خانقاہ عبادت است مردے بھرت رسالت صلی اللہ علیہ  
 واکہ وسلم آمد و گفت انا اہل القاہ از سلطان المشایخ سوال کردند کہ بوقت  
 مشغولی زانو ہا برداشتہ و خود را بچگونہ و با چیزے گرفتہ باید نشست یا نہ فرمود این  
 طریقہ درویشاں نیست نشستن بہتر آنست کہ بر ہیئت قعدہ نماز دستہا بر زانو  
 نہادہ بنشیند فاما زانو برداشتہ خود را بچیزے نگرفتہ باشد و متکاے نہ بود و سر بر  
 زانو نہادہ باشد شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر و مولانا بدر الدین اسحاق بسیار  
 بدین ہیئت نشستند و در نتیجہ بر زبان مبارک سلطان المشایخ گذشتہ  
 است رباعی معشوق چو خورشید گزینی اے دل + او بر فلک و تو بر بینی  
 اے دل + سر بر زانو بے نشیمنی اے دل + او را چو بر خوش نہ بینی  
 اے دل + وے فرمود بوقت مشغولی مربع نشستن ہم گفتہ اند اما در مربع  
 نشستن تحقیقے نیست ازاں سبب مربع نشستن خاطر نے آساید  
 و فرمود مربع نشستن کی نوع جائز است و کی نوع جائز نیست جائز خلاف  
 نشستن جو گیان است کہ ہر دو قدم زیر ہر دو زانو باشد و چنین نشستن  
 باطن مجتمع باشد تا جائز بود آنکہ بر ہیئت جو گیان یک قدم یا ہر دو قدم بالاے  
 ران ہا باشد وے آرند ہیچ پیغمبرے مربع نہ نشستہ است وے فرمود وقتے دیوے  
 تنہا نشستہ بود کسے برو آمد و گفت ترا تنہا مے بینم آں درویش گفت اکنون  
 تنہا شدم کہ تو آمدی بعدہ این بیت بر لفظ مبارک را ند قطعہ جاے خالی  
 بود حاجتہاے خود گفتش + اے نصیحت کو بی حاجت اینجا آمدی +  
 سر بر زانو بود درویشے یکے اندر رسید + گفت تنہائی بگفت آے شدم  
 تا آمدی + وے فرمود اول کہ مردم آغاز طاعتے مے کنند ہر آئینہ گراں مے نماید  
 و شوارے آید اما چوں کسے بصدق خوض مے کند حق تبارک و تعالیٰ

توفیق ارزانی میسازد و کار بروی سہل مے گرداند بعدہ فرمود چون کسے  
 روے از اشتغال دنیا بگرداند و مشغولی حق پیش گیرد بطریقے کہ یکپنہ بفرار  
 حال گوشہ گرفته و از غوغای خلق بیرون آمدہ در خلوت اوقات را معمور  
 دارد و مستغرق مراقبہ باشد و ہمت و ہمت او بر آں مقصور گرداند کہ مستور  
 ماند و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام بعض المشایخ اختیار  
 و الخلوۃ علی الدوام کابی یعقوب یوسف الہمدانی و البعض اختیار  
 و الفضل بین الخلوین کابی النجیب السہمی ردی الاول قولہ علیہ  
 السلام احب الاعمال ادومھا وان قل و قولہ یا فلان لا تکن مثل  
 فلان کان لقوم اللیل ثم ترک قیام اللیل الثانی کان علیہ السلام  
 یحلی فی جبل حمیاء اسبوعاً و اسبوعین و قولہ ان لنفسک حقاً الحق  
 پس باید کہ اینچنین خلوت ہر روز یک ہر ساعت در ترقی باشد حال او از ماضی  
 راجع باشد و این معاملہ انبیاء علیہم السلام میسر بود وقت ایشان از گذشتہ و ترقی  
 بود چون ایشان را این معنی میسر بودہ باشد دیگران را ہم ممکن بود  
 دریں حرف بدو وجہ دخل متوجہ است یکے آنکہ انبیاء علیہم  
 السلام ازاں مے افتند معلوم است کہ حالت ذلت مساوی حالت  
 عدم ذلت نیست وجہ دویم آنکہ سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 در شب معراج مقام قرب یافت شبہاے دیگر آنچنان فیت  
 و کرامت کے تواند بود جواب دخل اول آنست کہ حالت  
 ذلت مشتمل است بر بیافضائیل کہ در حالت عدم ذلت  
 ازینہا ہیچ نتوان یافت مشل مذم و انکار و افتقار کہ ہر  
 یکے منہج نفع تھا است چنانکہ سلطان المشایخ مے فرمود  
 عاصی در حالت عصیان بہ صفت مطیع است  
 اول آنکہ او میداند کہ این کار من مے کنم نیکو نیست

دوم آنکہ حق تعالیٰ ناظر اینکار است سیوم آنکہ اور اندامتے وانگسا رے و  
 اتنبہ ہے روے میدہ جواب دخل دوم آنکہ در شبہاے دیگر از شب  
 معراج سید عالم را علیہ الصلوٰۃ والسلام قریب کم نبود بلکہ زیادہ ہو وانچہ در شب  
 معراج یافتہ است بامزید قرب دیگر ضم شدہ روزگاریموں میگذشت و  
 لیکن شب معراج بسبب شہرت مردماں لا روشن بود و شبہاے دیگر  
 از خلق مستور ماند مولانا فخر الدین زرا دی از سلطان المشایخ سوال کرد  
 مشغول شدن بکلام اللہ فاضلتہ یا بذکر فرمودند ذکر را وصول زود تر بود اما  
 خوف زوال ہم بود فاما تالی را وصول دیر تر بود ولیکن چنداں خوف زوال  
 نبود وے فرمود در حدیث آمدہ است از بنی اسرائیل ہر گاہ کہ کسے بخداے  
 بازگشتے و فرمانہاے خدا بجا آوردے تا شست سال او پیغمبر شدے بعد  
 شست سال وحی آمدے و یا الہام بودے و اگر کسے دو از دہ سال مشغول  
 بودے و بیچ ازین نسبت نگشتے پچنین آوردہ اند کہ او ولی شدے و ہر گاہ  
 ولی شدے بفرمان خداے تعالیٰ ابر سفیدی بر سر او سایہ کر دے ہاں  
 مقدار کہ قامت او بودے وے فرمود فارغ مشغول آنست کہ ظاہر بحق  
 مشغول است و باطنش بخوار مختلفہ پراگندہ و مشغول فارغ آنکہ بظاہر تحمل  
 اقبال خلق ے کند و باطنش بحق مشغول و از دون حق فارغ و سالک را کم  
 از عنکبوت نباید بود بعدہ فرمود خلق بر چہا نوع اند بعضے انچنانند کہ ظاہر  
 ایشان آراستہ باشد و باطن ایشان خراب و بعضے را باطن آراستہ و ظاہر  
 خراب و بعضے را ظاہر و باطن آراستہ و بعضے را ظاہر و باطن خراب طایفہ کہ  
 ظاہر ایشان آراستہ باشد و باطن خراب آں متعبد اند کہ طاعت بسیار کنند  
 و دل ایشان مشغول دنیا باشد و طائفہ کہ باطن ایشان آراستہ باشد و  
 ظاہر خراب آں مجاہدین اند کہ درون ایشان با حق مشغول باشد و در ظاہر  
 سر و سامانے نہ باشد طائفہ کہ ظاہر و باطن ایشان خراب باشد آں عوام اند

وطائفہ کہ ظاہر و باطن ایساں آراستہ باشد اُن مشایخ اند و در گلستاں شیخ  
 سعدی گوید یکے از مشایخ شام را پرسیدند کہ حقیقت چیست گفت ازین  
 پیش طائفہ در جہاں بودند بصورت پرآگندہ و بعضی جمع کنوں خلق اند بطاہر  
 جمع و باطن پرآگندہ چنانکہ درین معنی گوید نظم جو ہر ساعت از تو بجائے رود دل  
 بہ تنہائی اند صفائی نہ بینی بہ گرت مال و جاہ است و زرع و تجارت بہ چو دل  
 با خداست خلوت نشینی بہ وے فرمود عمر و نام درویشے بود گفتے ہر کس کہ بر  
 مے آید و باطن مشغول بحق مے گردد بعد از چہل روز از وصالاں مے شود ہمچنان  
 بود از یاراں پرسیدند کہ شمارا چہ مے فرماید گفتند ما را مشغولی باطن و این خلایاں  
 مشغولہا است کہ مشایخ مے فرمایند باید کہ مشایخ نخست مشغولی ظاہر فرمایند تا  
 از ظاہر و باطن سرایت کنند کاتب حروف ازین معنی استنباط کردہ و آں آنست  
 کہ مشغولی ظاہر بمنزلہ عشق مجازیست و مشغولی باطن بمنزلہ عشق حقیقیست  
 و این مقدمہ ثابت است کہ المجاز قنطرۃ الحقیقہ پس چنانکہ از عشق مجاز  
 بعشق حقیقت مے توان رسید ہمچنان از مشغولی ظاہر مشغولی باطن مے توان  
 وے فرمود ہم از اول مشغولی باطن نازکی دارد فاما از ازل درویش نقل کرد  
 اند کہ ہمچنین میرساند وے فرمود اصل کار مراقبہ دل است کہ آں بر جمیع عباد  
 جوارح راجع است و موثر قاضی محی الدین کاشانی سوال کرد کہ مصلے یا  
 ذکر چوں بحضور باشد و باطن مذکور مولی مشغول دریں حال اورا مراقب  
 توان گفت و مراقبہ متحقق شود فرمود مراقبہ از رے لغت ہمیں است  
 ولیکن باصطلاح مشایخ طریقت مراقبہ رویت قلب است جمال حق ذوالجلال  
 والا کرام را و عمل قلب مخفی باشد چنانکہ ہموں دانند کہ چہ میکنم و چہ میدانم و چہ مے  
 بینم مردماں چنین دانند کہ او بیکار است ولیکن او در کار است بعدہ فرمود  
 از مراقبہ ذکر خفی بالاتر است ہفتاد و درجہ بزرگاں گفتہ اند کہ مراقبہ رویت  
 قلب است و حق تعالی را ذکر خفی علم بدات حق کہ طالع است بر ظاہر و باطن

بندہ و دین حال بندہ را شعور است بدین رویت و بدین علم چوں این  
 رویت و این علم بر دل بندہ مستولی شود از شعور بے شعور ماند  
 این را ذکر خفی خوانند و قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ از  
 سلطان المشائخ سوال کرد کہ مراقبہ مرید حضرت مرغت را و مر حضرت  
 پیغمبر راصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مشیخ را ہر یک را علاحدہ می باید  
 یا جمع نیز می شاید فرمود کہ جمع نیز ممکن است و علاحدہ ہم مفید چوں  
 خواہد کہ جمع کن چہنیں باید کرد کہ بدانند بین یاری اللہ حاضر است و پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم بر ہمین است و شیخ بر بسیار و ہر حرکت و سکنتی کہ از وی  
 در وجود می آید و ہر خطرہ کہ در خاطر می گردد حق عزوجل می بند و  
 میداند و می فرمود و قے خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ در مقام مراقبہ نشسته  
 بود موئے از اندام او نے جنید از وی پرسیدند کہ چہنیں مراقبہ را از کجا  
 آموختی گفت و قے گریہ در سوراخ موش چہناں نشسته بود کہ یک مو  
 از اندام او نے جنید و از کسانیکہ نزدیک او بودند خبر نہاشت در دل سن  
 افتاد و حیوانے بی عقل از برای طعمہ جوارح خود را چہنیں حاضر میدارد و آدمی  
 با عقل و معرفت اینچہنیں باشد اولی تر و الا کم از گریہ باشد و می فرمود در وقت مادہ  
 متقی اندیکہ مولانا تقی الدین محبوب مردے و دشمنند و صالح است و موع  
 بخیرات و آیندگان را خدمت میکند و خلق از و شاکر اند و دوم در حضرت کہ اورا  
 شیخ تقی الدین میگویند او مردے صاحب حال است و دائم مستغرق بمراقبہ  
 اورا خبر چیزے نباشد و نہ اند کہ این روز کد ام روز است و این ماہ کد ام  
 ماہ است مشغولی عظیم دارد و قے مردے برایشاں کاغذے آورد و گفت  
 شیخ نام خود دریں کاغذ بنویس قلم برداشت و تحییر کا نہ خادم دانست کہ شیخ  
 نام خود را فراموش کردہ گفت نام شیخ محمد است بعدہ نام خود بر آں کاغذ نہشت  
 باز روئے در مسجد جمہ میرفت بر در مسجد رسید یا ستاد و تحییر کا نہ خادم دریافت

کہ شیخ پاپے راست خود را فراموش کرده است خادم دست خود بر پاپے راست شیخ  
 نہادہ گفت پاپے راست شیخ انیست بعدہ شیخ پاپے راست در مسجد نہاد و عرض میدا  
 کاتب حروف برانجملہ کہ بندہ از خواجہ عزیز الدین نمیرہ شیخ الاسلام فرید الحق الدین  
 قدس اللہ سرہ العزیز کہ مناقب فضائل او در کتبہ بیان مناقب ہنسگان شیخ شیبونج  
 العالم تحریر یافتہ است سماع داراں شیخ زادہ عالم میفرمود من وقتے بخدمت سلطان  
 المشایخ درآمد دیدم کہ سلطان المشایخ بر کبھٹ نشسته است مستقبل قبلہ رکع مبارک  
 خود بالا کرد و چشم مبارک جانب آسمان داشتہ و مستغرق رویت جمال حق تعالی گشتہ  
 من ترسیدم کہ در محلی نازک آدم نہ مرا رہ باز گشتن نہ جائے ایستادن یکساعت  
 نیکوایت نہادہ بودم و ہیچ کس از خادمان حاضر نہ بعدہ سلطان المشایخ بلرزید چنانکہ  
 کنج شک بلرز و بجام خود باز آمد و جریم ہائے مبارک خود دست مالید و پرسید  
 کہ تو کیستی گفتم بندہ عزیز است بعدہ شفقت فرمود و پرسید ان گرفت و مرمت ہا  
 بسیار می کرد و مولانا علی شاہ جاندار در خلاصۃ اللطایف آورده است  
 رایت شیخی و مخدومی سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس اللہ  
 سرہ العزیز فی المراقبۃ فاذا اسادت ان ادخل فی بعض الاوقات  
 فی مجلسہ مرثۃ رایت جالسا ساکنا حسن الاجتماع لا یتحرک  
 من طاهرہ شیئی و هو فاتح عینہ قد اخبرنا فلا یعرفنی فقال  
 لی من انت فاذا رايتہ فی ہذہ الحالۃ اردت ان ارجع القہقری فسمح عینہ  
 فعرفتی فقال جلس فجلست فتکلم معی ہوید و عنبدہ کانہ سکران ثم  
 قال لی ہم تشتغل فی بلیتک قلت بما امر فی مخدومی قال اشتغل باللہ ثم  
 قال یبغی للفقیر ان یتصور قلبہ خاشعا انا جالس بین یدی اللہ و برسولہ  
 و یدہ ثم قال لی قم واجلس مع الاصحاب نا مشغول از سلطان  
 المشایخ سوال کردند از اعمال کدام فاضل تر فرمود مراعات سبوح  
 اندر ظاہر و مراقبہ اندر باطن و بخط مبارک سلطان المشایخ نبشتہ دیدم



یا ایہا الناس اجتنبوا اعمالکم فان احتسب عملکم کتبت لکم اجر عملکم حسب الاحتساب  
 من الحسب کالاعتدال من العدل قبل احتساب العمل ان تؤمی بہ حسبہ  
 لله والحسبۃ من الاحتساب کالعدۃ من الاعتدال دوسے فرمود وقتے از اب  
 کتب کہ خواندہ بودم از ان مطالع کتب و حشۃ در سن ظاہر میشود و با خود گویم کہ  
 باز کجا افتادم بعدہ فرمود چوں شیخ ابوسعید ابوالخیر بکمال رسید کتبے کہ  
 خواندہ بود آن را در گوشہ نہاد م تا روزے آن کتب مطالعہ میکرد تا تھ  
 آواز داد و گفت اے ابوسعید عہد نامہ باز دہ کہ بغیر ما مشغول شدی  
 چوں سلطان المشایخ بریں حرف رسید بگریست و این دو مصرع فرمود  
 ۵ تو سایہ دشمنی کجا در گنجی ۶ جائے کہ خیال دوست دشمن باشد ۷ یعنی جائے  
 کہ کتب فقہ و احکام شرع حجاب شود چیز ہائے دیگر خود چہ باشد دوسے فرمود شیخ  
 ابوسعید ابوالخیر از برائے صفای درونہ گفتہ است کہ بیچ چیز ملازمت میباشد  
 کرد تا صفائی درون حاصل شود اول ملازمت مسواک دوم کلام اللہ خواندن  
 اگر نتواند سورہ اخلاص بخواند سیوم ملازمت بصوم و اگر نتواند ایام میض  
 چہارم مستقبل قبلہ نشستن پنجم با وضو بودن و شیش نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ  
 علیہ نے فرمود وقتے بخدمت حضرت سلطان المشایخ حاضر بودم میفرمود  
 نماز بسیار گذاردن و اوراد بسیار خواندن و روزہ بسیار داشتن و تلاوت  
 قرآن کردن ہر کہ ہستے تو اند پیرزنے کہ ہست او ہم تو اند کرد کہ روزہ  
 دارد و شب قیام کند و چند سیارہ بخواند اما کار مرداں خدا چیزے دیگر است  
 و آن سہ چیز است اول غم ناں خوردن و پوشیدن در خاطر او نگزد و دوسرے  
 کہ غم ناں خوردن و پوشیدن در اول او بگذرد و ہیچ غرض از و حاصل نشود  
 دوم آنکہ در خلا و ملا مشغول خدا باشد و این سمریمہ مجاہدہ ہست سیوم آنکہ  
 بدیں نیت سخن نگوید کہ دہائے خلق ہر و مائل شود و اگر وعظ و نصیحت کند فاما  
 غرض آمیز نہ باشد و ریاء مدخل نہ باشد و محض اخلاص باشد چوں درویش

ایں معاملہ پیش گیر حق سبحانہ تعالیٰ جملہ بزرگان درگاہ خود را کہ در آنوقت باشند  
 خادم او گرداند و مے فرمود باید کہ در ذکر اول سہ بار لا الہ الا اللہ بگوید چہاں  
 بار محمد رسول اللہ پنجم بار باز لا الہ الا اللہ بگوید ششم بار محمد رسول اللہ بگوید  
 ہفتم بار لا الہ الا اللہ بگوید ششم بار محمد رسول اللہ بگوید ہشتم بار لا الہ الا اللہ  
 بگوید دہم بار محمد رسول اللہ بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام المختار  
 عند الشیوخ ذکران لا الہ الا اللہ واللہ واختار مشایخنا لا الہ الا اللہ و الشیخ  
 ابو سعید ابن ابوالخیر اللہ و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ  
 ام من اراد ان یکون القصور مسکنہ والجنان ماواہ فقلیل دایما بلا  
 عجب اشہد ان لا الہ الا اللہ ہو شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ  
 مے فرمود کہ در وقت ذکر ہر دو دست خود را بر ہر دو زانو نہد و بگوید لا الہ الا  
 اللہ در حالت گفتن سر را بجنباند در حالت لا الہ از جانب چپا برد و بچپین  
 تصور کند کہ ہر چہ جز حق است بیروں کردم بعدہ سر را بجانب راستا بگرداند  
 بگوید الا اللہ و در حالت الا اللہ گفتن بچپین تصور کند کہ حق را در دل اثبات  
 کردم و یا بچپین تصور کند کہ مگر حق جل و علی ہم بریں طریق تا آئیناں گوید کہ  
 آواز ذکر بگوش خود از دل بشنود و بعضے درویشاں ہستند کہ زبان ایشان  
 ساکت باشد و دل ایشان بندہ کر حق مشغول چنانکہ بگوش خود شنود و نیز از  
 شیخ نصیر الدین محمود روایت مے کنند ذکر بر سہ نوع است اول آنکہ  
 مستقبل قبلہ نشیند و ہر دو دست خود را بالائے ہر دو زانو نہد و بچپین  
 تصور کند کہ حق تعالیٰ ناظر و حاضر است و با من است و دوم نوع آنست  
 بچپین تصور کند کہ حق در دل من است جز حق دیگرے نیست و ایں طریق  
 گوئی بحدیب حلول مینزد و حلول آنست کہ بچپین تصور کند کہ حق ہمہ جا  
 و در دل من ہمہ است معنی حلول نداشتہ یکوم طریق ذکر آنست کہ نظر بر آسمان  
 دارد و ہر دو چشم خود را باز کند و وقت مشغولی بچپین تصور کند کہ روح من از

قالب بیرون آمد از اول آسماں و دوم و سیوم و ہفتم گذشت و مشاہدہ حق  
تعالی مشغول شد اگر کسے بریں طریق استقامت یا بدرشتہ پیدا آید و آں را  
معاینہ کند یک جانب رشتہ بالا و دوم سر رشتہ در دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ  
ذکر ایں آخرین است و مشغولی باطن کہ مشایخ میگویند ہمین است فی سلوک  
طریق الآخر بحکیم الثنائی مشنوی

<p>ایں ہمہ علم جسم مختصر است روئے سوئے جہاں حی کردن جہاں و حرمت ز دل رہا کردن تقیہ کردن نفوس از بد + رفتن از منزل سخن گوشاں رفتن از فعل حق سوئے صفقتش آنکہ از معرفت بعالم راز + در دیون تو نفس دل گردد خان و دانش ہمہ بر اندازد در تن تو چو نفس تو بگداخت پس از حق نیاز بستاند سبز بہ سودہ گفت و نادانی پس زمانے کہ راز مطلق گفت راست گفت آنکہ گفت از حال ز تو تا دوست نیست رہ بسیار تا بہ بینی بدیدہ لاہوت + بانیانراں گے کہ گشتی یار + کے بود ما ز ما جدا ماندہ</p>	<p>علم رفتن بسوئے حق و گراست عقبی و جہاں زیر پے کردن پشت در خد متش دو تا کردن تقویت کردن رواں بخرد بر شستن بصد رخاموشاں وصفت ایں مقام معرفتش پس رسیدن بآستاں دراز ز انہمہ کردہ ہا تجمل گردد + در رہ امتحانش بگدازد + + دل بتدریج کار خویش بساخت چوں نیازش نمائند حق ماند بایزیدار بگفت سجائی + راست منصور کو انا الحق گفت گفت وع نفسک بسر و ثقال رہ تو ی پس بزیر پایے دراز خطہ ذی الملک و خطہ ملکوت دل برآرد ز نفس تیرہ و مار تو و من رفتہ و خدا ماندہ</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شیخ سعدی خوش گوید بشتاب گرتو عاقلی در باب گر صاحب دلی باشد  
 کہ نتوان یافتن دیگر چنین ایام را باب ہشتم در بیان محبت و شوق عشق  
 و رویت باری تعالی و تقدس عرض میدار کاتب حروف محمد مبارک العلوی  
 المدعو بامیر خور و بر آنجملہ کہ سالکے مے باید کہ محبت و مشتاق و عاشق جمال  
 ولایت پیر پائماندک عملے و کثرت نیاز زودتر بمقصد اصلی کہ طالبان این راہ سید  
 اندر برد و اگر دریں باب اورا حلقے نباشد و در جبلت او درین معنی نقصانے  
 افتادہ بود سالہا در کار خدا تعالی بکوشد و بصیام و قیام و تعبد و تہجد نفس  
 خود را بسوزد و بخون جگر دریں راہ سعی کند و اخلاص با آں یار باشد و دیر ویر باید  
 کہ روشنائی ازاں عالم برو بکشاید شیخ سعدی خوش گوید عمرے باید دراز  
 و صبرے در پیش کنم تا تابا تو رسم و حکایت خویش کنم و این دولت غم و سعادت  
 اندوہ و عشق بہر کسے نمیدہند این ضعیف گوید غم و درد آمد نصیب لے  
 کہ در عشق او بشکاف چوں گلے بہ غمت خاصہ آدمی راست و بس نہ دادند عیاشی  
 را بکس بہ و این خلعت عشق برقی بچکس از مخلوقات راست نیاید مگر بر قد ہمت کوم  
 صلوات اللہ و سلامہ علیہ تاج ریزہ گوید خلعتے یارب چہ گویم چوں عطر  
 آراستہ بہ راست بر بالائے شاہ راستیں آوردہ اند و این جوہر عشق بر آے  
 گوہر انسانی پیدا کردہ اند تا اورا بلباس محبت آراستہ و بجوہر عشق مزین گردانیدہ  
 در عصہ عصات جلوہ گری دہند این ضعیف گوید بچکس را دریں جہاں  
 نرسیدہ جوہر عشق او مگر مارا بہ باز این ضعیف گوید خرمین ہر کندہ دعوی عشق  
 تو خطاست نہ زانکہ عشق تو نصیب ل دیوانہ ماست و مناسبین معنی حکما  
 حاجی محمد است کہ قاضی محی الدین کاشانی راے گفت بخد مت سلطان المشائخ  
 عرض داری از آنمت کہ من از حج آمدہ ام قرارے و آراے نمے یابم از آنحضرت استہلا دے  
 و عاکبکی چنانکہ این کیفیت باب را در نکتہ ادعیہ ثورہ تحریر یافتہ است و قاضی محی الدین بخد  
 سلطان المشائخ در باب گفتہ اینچنین کہ از دو کاریکہ باید کرد یا بکس بہت مشغول باشد

کہ وجہ معاش بدست آرد و یا عبادت و عزت روزگار باید گذرانید سلطان  
 المشایخ فرمود بعبادت مشغول شدن انگاہ نیکوئے آید کہ چاشنی از عشق در  
 باشد این ضعیف گوید **دے** کہ در غم عشقت نسوخت باز نیافت **دے** بماند **دے**  
 دل و حیراں کہ **دے** یا نیافت **دے** و الا میاں ہر دو قسم عمل جو ارج مشترک است  
 و وجہ معاش و نماز و تلاوت و ذکر جز عمل جو ارج دیگر چیست بعدہ این نظم بر  
 زبان مبارک راند **دے** طاعت ابلیس را گر چاشنی بودے ز عشق **دے** در خطا  
 اسجد و ابے شک مسلمان آمدے **دے** الغرض درین حال قاضی محی الدین  
 کاشانی گفت کہ او دعوی عشق مے کند بلکہ خود را عاشق صادق بخواند و  
 مے گوید صدق محبت آں باشد کہ محب جز محبوب را تعظیم نکند بلکہ موجودند  
 تکلیف سجود گردانند این ضعیف گوید **دے** دعوی عشق میزنی لاف دروغ  
 میکنی **دے** عشق ہمہ تواضع است کار تو نیست جز منی **دے** بعدہ فرمود ملائکہ را از محبت  
 خطے نیست شراب محبت نصیب جوہر انسانی است اسم درود در میان ملائکہ  
 نذارت و او را خطے نیست از جنس ایشان است دعوی محبت او را نشاید اگر سوال  
 کنند کہ او از جنس ملک نیست بدین دلیل قولہ تعالی وکان من الجن ففسق  
 عن امرہ **دے** جواب گویم میان علما اختلاف است بعضے گفتہ اند کہ او از جنس ملائکہ  
 است بدین دلیل قسبحلا ملائکہ کلہم اجمعون الا ابلیس و اسل اینست  
 کہ استثنائے از غیر جنس نباشد و قول منصور ہمیں است وکان من الجن  
 تاویل اینست کہ ملائکہ را ہم جن گویند مشتق من الاجلثان و هو الاستثناء  
 لا نفہم مستردن عن اعدین الا انفس و لا نذیل الجن اسم نصف من الملائکہ  
 نکتہ در بیان محبت و غوامض آں حضرت سلطان المشایخ رقعہ برائے مولانا  
 فخر الدین مروزی کہ مناقب او در باب بیان فضائل بایران اعلی تحریر یافته  
 است نمشتہ **دے** شجرہ **دے** انست کہ اتفاق اصحاب طریقت و ارباب حقیقت  
 است کہ اسم مطلوب است و اعظم خصوص و از خلقت بشر محبت رب العالمین

است و اکس برد و نوع است محبت ذات و محبت صفات محبت ذات از  
 مواہب است و محبت صفات از مکاسب ہرچہ از مواہب است کسب  
 و عمل بندہ را بدل تعلقی نیست و ہرچہ از مکاسب است ہست و طریق  
 اکتساب محبت دوام ذکر است مع تخلیہ القلب عما سواہ و اس را فراغ  
 شرط است و فراغ را چہا چیز است مانع و ہرچہ مانع شرط است مانع مشرط  
 است خلق و دنیا و نفس و شیطان طریق دفع خلق غلت و انزواست  
 و طریق دفع دنیا قناعت است و طریق دفع نفس شیطان التجا کردن بحق  
 ساقۃ فساد و مے فرمود در حدیث آمدہ است پیغمبر ہر روز کہ آفتاب بر مے  
 آمد مے گفت الہی اگر محمد را با خدا مے محمد نو قریبے و نو طلے حاصل نشود در  
 بر آمدن آفتاب آں روز برکتے مباد پس بر محبوبان و عاشقان در گاہ بے  
 نیازی واجب است کہ ہر روز نو در دے و نو سوزے حاصل کنند تا ہر روز  
 مزید حاصل شود و ازین مزید را طاعت بدنی نیست بل نو عشقے و نو در دے  
 و نو ذوقے مراد است و ترقی درجات مشاہدات در دنیا و آخرت نہایت نڈا  
 و بچنین قابلیت نہایت نڈا در بزرگے خوش گوید ہمیت از دولت حسنت  
 بمن ارزانی باد و داغے نو سوزے نو در دے تازہ و اس ضعیف گوید نظم  
 در دے نو سوزی نو و عشق ہر روز و ہر جان و دل شکست گان افروں باؤ  
 از دست خیال تو کہ در جان من است و تار و ز قیامت دل من پرخوں  
 باد و مے فرمود ہر عضوے را برائے علی آفریدہ اندچوں آں عضو از آں  
 عمل عاقل کرد و بیمار باشد چنانکہ دل خاص برائے محبت او آفریدہ اند  
 دے کہ در غم عشقت نسوخت خام ہما ندے چو مرغ خانگی اندر میان دام ہما  
 فردا اینچنین دل را ہیچ سودے نخواہد بود تا دل سلامت نیار دیوم را بیفیع  
 مال و لابنتون الامن انے اللہ بقلب سلیم اس ضعیف گوید ہمیت  
 سلامتی دل عشاق از محبت تست و و گرنہ اس دل پرخوں چہ جائے



منزل تست و کتاب حروف یازده کلمہ دو حدیث در باب محبت بخدمت مبارک حضرت  
 سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ است دریں کتاب ثبت کردہ و در تحت ہر کلمہ  
 ترجمہ کن نبشتہ و آل اینست المحبة ایثار ما تحب لمن تحب یعنی محبت  
 کہ ایثار کنی آنچه دوست میداری برائے کسیکہ او را دوست میداری و این کلمہ  
 موافق فرمان باری تعالی است لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون و خواجہ حکیم  
 شنائی خوش گوید بیات گزینوا ہی کہ دوست ماند دوست و آں طلب زو  
 کہ طبع و طایع اوست و آستین گزینچ خواہی پُر و از صدف مشک جوے و آمو  
 و ر یعنی ظاہر و باطن خود را در رضاے دوست دار بلکه کلیت خود بدو  
 سپار تا مابینت بر خیزد و معیت حاصل شود و چون معیت حاصل شد ثم انظر  
 و قيل المحبة المحبة التي تظهرها لصادق من الكاذب یعنی محبت محبتی است  
 برائے پیدا کردن مرداں را از نامرداں یعنی اگر اس مرد مصیاق است ہر آئینہ  
 بر بالے دوست و وفا خویش صبر کند و عمر دریں بسر برد و ذرہ از متابعت دوست  
 تجا و زن کند و بصدق محبت اس در بگوید و بر خجوف مستقیم ماند ہر آئینہ از اں طرف  
 ہم صدق محبتی پیدا آید و دم بم عشق بازیہاے نونو از عالم غیب شود کہ آنرا  
 نہایت نباشد اس ضعیف گوید بیت ہر زماں از در عشقت ذوقہا گیرم از  
 آنکہ و کیں سعادت ہر دے از غیب نونو حاصل است و ہر کہ خواہد کہ بدولت  
 محبت برسد تا جان و تن عزیز را بر رضاے دوست در بلانہد ہرگز بد اں سعادت  
 نرسد بیت چوں شامہ ہزارہ تاتن نہی و ہرگز بسر زلف نگارے نرسی و چنانکہ  
 سلطان المشایخ مے فرمود ستہ کس بودند کہ ایشان را اتفاق زیارت خان  
 کعبہ شد یکے پسر قاضی بلخ دوم پسر شیخ الاسلام بلخ سوم و دیگر و یکصحبت بنیا  
 خانہ کعبہ رواں شدند در شانے راہ بانڈیشہ چوں اول نظیر کعبہ افتد و آنوقت استجاب  
 دعا ہر کسے چہ خواہد پسر قاضی بلخ قضا و پسر شیخ الاسلام شیخ الاسلامی در خاطر در گرفتند و  
 درویش اندیشید کہ من محبت حق از حق خواہم چوں بکعبہ رسیدند و نظریات

بر کعبه فتاد هر سه کس حاجتی که با خود راست گرفته بودند بخوانستند بتقدیر الله همدراں  
 سال هر دو پسران بشغل پدران خود رسیدند در ویش مناجات کرد خداوند اما  
 هر سه یکجا بزیارت خانه کعبه رفتیم و یکجا حاجت خواستیم ایشان هر دو بمقصود رسیدند  
 حال خود نمیدادیم درین اثنا در ویش راز محبت آکله پیدا شد بعد از آن در ویش در خاطر  
 گذرانید که خداوند اسن محبت تو خواستم و تو مرا ز محبت دانی بعد از آن از ما تفه شنی  
 که این ز محبت آغاز محبت ماست شیخ سعیدی گوید بیت درین ره جاں بده  
 یا ترک ما گیر + بریں در سر نه یا غیر ما جوے + باز آیم بر سر حرف محبت و اگر این  
 مدعی در دعوی محبت کاذب است همه مخالف دوست کند و از بلاے جفا  
 او بگریزد و عمر بنفاق بگذراند و تصور کند که من محبم مقبول خواهم بود یک علامت  
 شقاوت همین نبشته اند که مرد معصیت کند و امید دارد که مقبول خواهم بود و المحبته  
 عدم النهم والغلت من القوم یعنی محبت عدم نوم است و غلت و انزوا  
 از قوم یعنی محبت صادق را شب و روز یکسانست یعنی مدام در محبت مجبوب  
 بے قرار است خواهی سری سقطی پیر شیخ جنید قدس سرهما الغنیز  
 در غنیمی خوش گوید شعر ما فی النهار و لانی اللیل لی فرح + فما اُبالی اطال  
 اللیل ام قصر + بلکه راز و نیاز و ذوق و گریه و دریافت درجات محبان  
 و ترقی مشاهدات مشتاقان بیشتر تعلق بشب دارد که امید واپسین  
 نعمتها باشد و ارا خواب و قرار چه کند امیر خسرو گوید بیت خواب چشم  
 من بشد چشم تو بست خواب من + تاب نماند در تنم زلفت تو برد تاب من +  
 چوں کار محبت صادق درین مقام رسد باطن او مدام بمقرار و طاهر او  
 آراسته بحسن اخلاق و بشاشت باشد و همین مقام حقیقت عزلت  
 است زیرا چه عزلت چیست اعراض از خلق و شغل بحق و حقیقت عزلت  
 چیست بوجود خلق مشغول بودن بحق این کار انبیا و اولیاست  
 این ضعیف گوید بیت بر در دل شسته اینک پرده داری میکنم +

نا بجز سلطان خشقت کس نیاید اندرو + وقیل المحبة طائر یلیتقط الاحبة القلوب  
 یعنی محبت مرغ نیست کہ فرو نہ برد مگر بردانہ دہا یعنی چوں محبت در سویدائے دل جاگے  
 گیرد قوت اس مرغ ہمہ مغز دل باشد ہر چہ کہ آن مرغ محبت بنوک اشتیاق مغز دل را  
 میکاود از اس چشمہائے مشاہدات مے کشاید و کمال و جمال محبوب و مبہم جلوہ  
 گرمی مے کند ایس ضعیف گوید رباعی بخوبی در جہاں چوں تو در گریست \* کہ احمی  
 دیدہ کہ عشق تو تر نیست \* عجب مرغ نیست اس لوطی عشقت \* کہ قوت او بجز خون  
 جاگریست \* قال علیہ السلام لو ان عبدین تخابا فی اللہ احدہما فی الشرف  
 والاخر فی الغرب یجمع اللہ بینہما یوم القیامۃ ویقول ہذا الذی کنت تحبہ یعنی فرما  
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بریں جملہ است اگر میان دو کس محبت باشد خاص  
 برائے حق تعالی و میان اس محب کی در مشرق باشد و دوم در مغرب حق جل و علی کرم  
 خویش فردائے قیامت آمتا و متا و قنایان اس دو دوست جمع کنند تا ملاقات یکدیگر  
 مشرف گردند و فرماں شود کہ اس ملاقات میان شما سبب محبت شما بود کہ برائے من  
 محبت کردہ بودید عرض میار د کاتب حروف برا نجامہ کہ بس امیدوار فرمانہاست  
 کہ از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم صادر شدہ است چوں محبت مخلوق را اس  
 ثمرہ است کہ فردائے قیامت یکجا جمع شوند و اس محبت سبب شفاعت یکدیگر گرد  
 پس کسیکہ در راہ محبت حق جل و علی شروع کند و سالک اس راہ گردد و وقیہ بصدق  
 دریں راہ نازک نہیاد ایس باشد کہ بمقصود صلی برسد و اس محبت را ثمرہ است سلطان  
 المشایخ مے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است المتحابون فی اللہ علی  
 عموم الحدیث مراد از اس حدیث اینست کہ دوست دارندگان یکدیگر برائے  
 خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم برستونے باشند از یاقوت سرخ بر سر آں ستون ہفتا  
 ہزار غرفہ باشد چوں ایشاں بر اہل بہشت طالع شوند خوبی ایشاں مر اہل بہشت را  
 ہچمان روشن گرداند کہ بخورشید اہل دنیا را و اہل بہشت گویند ما را بہ برید تا در  
 دوست دارندگان را یکدیگر برائے خدا بنگریم چوں اہل بہشت بر جمال ایشاں

نظر کنندہ بیند ایشان جاہائے سبز پوشیدہ و بر آن نشسته هو اء المتحابون  
 فی اللہ الحب حرفان الحاء من الروح والباء من البدن ای اخرج منہما  
 یعنی محبت را از حبت گرفته اند و حب دو حرف است یکے حاکم از روح گرفته اند  
 دوم باکہ از بدن گرفته اند یعنی دوستی از میان تن و جان برآمده است یعنی بتن حبت  
 محبوب کند و فرمانہائے اورا بوفارسا ند و بجاں و رآں اخلاص و زرد و بر مضمون  
 این دو حرف این ضعیف گوید ابیات تن بخجست دادم و جاں بر سر آن کردہ ام  
 و خود را از دوائے دوست در ماں کردہ ام \* از برای آنکہ باشم زیر پایے  
 دوستاں \* نفس کا فرکیش را اینک مسلمان کردہ ام \* وقیل من احب اللہ  
 لا یعرفہ الناس یعنی آنکہ محبت باری تعالی است اورا کسے نشناسد و مصداق  
 این از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروست حکایت عن اللہ تعالی  
 اولیائے محبت قبا بجی لا یعرفہم غیری اولیای مرا جز من کسے نشناسد  
 این مرتبہ کمالیت اولیائے خداست چنانچہ خواجہ اولیس قرنی کہ از ائمہ تابعین  
 و سر قوم این طایفہ بود نقلست کہ درد نیا قدر و مرتبہ او مستور داشت و آخرت  
 نیز مستور خواہد داشت چنانکہ خواجہ انبیا صلوات اللہ علیہ رہشت از گوشک  
 خود بیرون آید بر طریقہ کہ گوے کسے مانے طلبہ فرمان در رس کہ کراے طلبی گوید  
 اولیس قرنی را آواز آید کہ چنانچہ درد در دنیا و ابد ندیدی اینجا ہم نہ بینی گوید الہی  
 او کجاست فرمان در رس فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر و از حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم مروست کہ حق تعالی ہزار فرشتہ بیافریند بصورت او  
 قرنی تا قرنی رضی اللہ عنہ میان ایشان در عرصات برآید و بہشت رود تا ہیج  
 آفریدہ برو واقف نگردد و عرض میار د کاتب حروف بر آنچہ کہ سلطان المشائخ  
 رضی اللہ عنہ کہ بادشاہ معبان در گاہ الہی بود اگر چہ سچو آفتاب محبت او بر عالمیاں  
 پیدا گشت و ذات مبارک او کہ صورت محبت بود و بر جہانیاں ہویدا فاما حق  
 جل و علی عظمت و جلال او چنانچہ ماہو حقہ است از نظر کوتہ نظراں در پردہ کرمست

داشتہ تا آنکہ ہر کسے بر اندازہ قابلیت خویش در رہ قدمے نہادند و شور و شعبدہ در  
 او با سماء رسانیدند جمال و کمال آں بادشاہ کما ہود در نیا فتند شیخ سعدی خوش  
 گوید بیت درخت میوہ مقصود ازاں بلند تر است کہ دست ہمت کوتاہ ما بیاں  
 برسد این ضعیف گوید رباعی مرا حاجت از عشق تو سو گشت بہ ہمہ میل دل  
 جانب سو گشت بہ ہمہ شور و غوغاے ایں عاشقاں بہ بگر و سراے سر کوے  
 گشت بہ قال علیہ السلام ان اللہ یحب حفظ الوتر القدیم خواجہ انبیا صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است بہرستی کہ خدا تعالی دوست دارد و محافظت  
 دوستی قدیم را محبت است بر یکم را با اتباع ہواے نفسانی و بالقائے شیطانی  
 و پروردگار حجاب مانده است چنانکہ بر زبان دربار مبارک حضرت سلطان المشایخ  
 گذشتہ است ایں بیت بیت آں نافہ کہ مے جستی ہم با تو در گلیم است بہ توازیہ  
 گلیمی بوے ازاں نداری بہ چون محب آینہ دل را بسبق قل محبت روشن گرداند ہر آینہ  
 محبت است از دریکہ جاں سر بیرون آرد و جلوہ گری کند بیت از در دل  
 بمنظر جاں آئی بہ تماشاے بلخ جانان آئی بہ و مرد بریں مرتبہ نرسد تا اورا  
 کماے در راہ خدا تعالی حاصل نشود چنانکہ سلطان المشایخ قدس البدر  
 مے فرمود تا بر کمال کسے جملہ اہل زمین و اہل آسمان گواہی نذہند آنکس بہر گزشتی  
 ولایت حق نشود و مے فرمود مردے محبت حق تعالی بسیار خواست جواب بیت  
 کہ معاملہ تو بنویسند و پیش تو دارند و تو در آں نہ بینی اگر آں را پسندے شاید کہ از تو  
 محبت کنی عرض میدارد کاتب حروف یعنی چوں درونہ ملوث تو بکد و رات بشمریت  
 آلودہ است و رو تو بغبار ہوا پوشیدہ بچہنیں آجا لایق مقام بادشاہان نہ باشد  
 ایں ضعیف گوید بیت خیالات در علم نبشتہ ہر دم غدر بخواہم بہ چہ جاکست  
 اے سلطہاں دریں ویرانہ نبشتن بہ و رفع آفات مذکور التجا بحق تعالی  
 کردن است ساعۃ فضاۃ بمشغولی باطن چنانکہ سلطان المشایخ سیف  
 اگر کسے را در مدعہ باشد دار و بخورد و موثر آید بخلاف آنکہ دار و بیرون

طلا کند پیدا است کہ از بیرون دروں چہ اثر کنند بر این صلہ رویشاں مراقبہ  
 دل کہ آنرا قلب گویند خاصہ محبان خاص و وظیفہ عاشقان است برہمہ عباد  
 مقدم دارند مثلاً اگر کسی خواہد جنگلے خلع کند و بدست خود دریں کار و شوار و رکاب  
 درخت بریدن مشغول گردد روز ہا بگذرد غرض حاصل نشود قافا اگر آتش بہم  
 بیکبار در جنگل درزند بزودی بسوزد و مثال این مشغولی باطن است کہ کش  
 محبت مے افروزد و بر آں آتش جمیع اخلاق رزیلہ و ذمیمہ سوختہ مے شود  
 و صفایا مے آید و شایان محبت حق مے گردد و بیت تانسوزی بر نیاید  
 بوسے عود و پختہ داند این سخن با خام نیست \* قیل لیچی بن معاذ الرازی  
 منی یصل العبد الی حلاوة الحب قال اذ کان لہ الجفاء سکواً و الفسق  
 عللاً و الحزن رطباً از لیچی معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند بندہ بجلالت  
 دوستی کے رسد گفت آں زماں کہ جفا برو بچو شکر گرداں بیت بر زبان  
 مبارک حضرت سلطان المشایخ گذشتہ است بیت ہر کہ مارا یار نبود  
 ایزد او را یار باد \* و آنکہ مارا رنجہ دارد و احتش بسیار باد \* ہر کہ او در راہ ما  
 خارے ہند از دشمنی \* ہر گلے کہ باغ عمرش بشکفتہ بخار باد \* و فقر بچو  
 عسل گردد یعنی نفع خود در آں بیند این ضعیف گوید نظم تا ترا فقر اختیار  
 نیست \* عشق را بتو بچکارے نیست \* پیش معشوق باد شاہ صفت \*  
 جز ہمیں عاجزی و زاری نیست \* و غم و اندوہ بچو خرم اگر دہیغنی قوت ہما  
 باشد من بغمہاے تو ام زندہ و گر نہ در حال \* مردہ باشم کہ نماند ز وجودم اثر  
 قال الکمال کشے ولہ رمڈ ہلما الیہا الرجل حتی اذ خل المیل فی عینک یزول  
 رمڈ و تبصر الخلق فقال لبیل یا کمال حتی اذ خل المیل فی عینک فلیصرا  
 عینا و لا تبصر الخلق یعنی کمال مرشبی را در حالتیکہ او را در چشم بود گفت  
 بیا اے مرد تا کمل در چشم تو کنیم در چشم تو دفع گردد و خلق را توانی  
 وید شبل گفت بیا اے کمال کہ میل چشم تو کنیم کہ گر گردی مخلق را نہ بینی مگر کہ چشم



قال رجل ليوست اني احبك قال ما اريد ان يحبني احد غير ربى فان  
 احب الى يلقني في الحب وحب امرئ العزيز القالى فى السجن يعنى مودے  
 بہتر یوسف را علیہ السلام گفت من ترا دوست میدارم بہتر یوسف فرمود  
 کہ من میخواہم کہ کسے مرادوست دارد جز پروردگار من زیرا چہ پدر من مرادوست  
 گرفته بود دوستی پدر در چاہ انداخت وزن عزیز مصر مرادوست گرفت دوستی  
 او سالہا مرادوست داشت را ئت رجل نام فی التلخ فسا ئت ما حالک قال من  
 شغلہ حب اللہ لم یجد الحق البرد یعنی مودے را در میان برف خفہ دیدم از  
 پرسیدم این چہ حال است کہ میان برف کہ در خوابی گفت ہر کہ را مشغول گرداند  
 محبت حق تعالی تر برد و رواثر نکند چنانکہ سلطان المشایخ نے فرمود کہ خواہم  
 احمد معشوق در عین چلکہ سر از مقام خود بروں آمد در آبے رواں در رفت  
 در چنان موضع تہلکہ قرار گرفت و نے گفت الہی من از پنجابروں نیابم تا  
 نگوئی کہ من کیستم آوازے شنید کہ تو آئی کہ فرداے قیامت چندیں کس  
 از شفاعت تو از دوزخ خلاص خواہند یافت شیخ احمد گفت بریں بسندہ  
 نلکم مراے باید کہ بدانم من کیستم باز آوازے شنید کہ حکم کردیم کہ درویشاں و  
 عارفاں عاشقان ما باشند و تو معشوق ما باشی انگاہ خواجہ احمد از اں  
 مقام ہیروں آمد در شہر ہر کس پیشے آمدے گفت السلام علیک یا احمد  
 معشوق یکے از حاضران سوال کرد کہ او نماز نگذازدے فرمود آرسے اورا چوں  
 بسیار گفتند کہ چہ نمازے نے گذاری گفت بگذارم ولی فاتحہ بخوانم گفتن این  
 چہ نماز است کہ فاتحہ خوانی گفت فاتحہ بخوانم اما یا ایک نعید و یا ایک نستعید  
 بخوانم باز گفتن اینہم بخوان القصہ بعد گفتگوے بسیار در نماز ایستادہ فاتحہ  
 خواندن گرفت چوں دریں محل رسید یا ایک نعید و یا ایک نستعین از  
 اعضائے اوزیر ہر موئے خوں رواں شد انگاہ روے سوئے حاضران  
 کرد و گفت کہ من زن حایضم بر من نماز نیست بعدہ سلطان المشایخ

فرمود که بزرگے گفته است که از خواجہ احمد غزالی شنیدم کہ در قیامت ہر  
صدیقان تمنا برند کہ کاشکے مانا کے سے بودم کہ روئے خواجہ معشوق بر آں پایے  
مے نہادہ بودے قال الحکیم لا یجوز فی دور القلب ولا فی ترکیب الطبیائع  
ولا فی القیاس ولا فی الوهم ولا فی الحسن ولا فی المکلن ولا فی الواجب  
ان یکون محباً ولیس لمحبوبه الید میل ودد حکیمے فرمود کہ روانیست ترک  
بیچ دے ونہ در ترکیب طبیائع ونہ در قیاس ونہ در وهم ونہ در حسن ونہ در ممکن ونہ  
در واجب کہ یکے را دوست داری و محبوب ترا میل سوے تو نباشد شیخ  
سعدی خوش گوید بیعت آخر نہ دل بدل رود انصاف من مردہ بیچو نیست  
من بوصل تو مشتاق و تو طول چہ ونیز گفته اند القلوب مع القلوب تتشاهد  
و این سخن موافق سخنے است کہ از سلطان المشایخ سوال کردند کہ از  
قلق و اضطراب محب محبوب را چہ روشن مے شود سلطان المشایخ  
فرمود کہ ہم از ان اوست کہ مے کشد مصرع اے بے خبر من میروم او  
مے کشد قلاب را ونیز سلطان المشایخ مے فرمود کہ بزرگے گفته  
است در مبدو حال جمله ارواح یکے بودہ است بسبب تعدد اشخاص  
متعدد شدہ است للحب لو دخلک الله النار ما یفعل قال اطوف  
فی طباق النار و قول هن اجزاء من احبہ یعنی در دوستی دوستان  
خداے را عزوجل پر سید نذا کر خداے تعالی بقدرت کاملہ خود ترا در دوزخ نر  
تو چہ کنی گفت در ہفت طبقہ دوزخ طواف کنم و این نذا در دہم کہ هن اجزاء  
من احبہ الحب حمہ نوھی و اشکل دمی کن الذی فی الحب تحمیم و تحلیل  
فباتت لیلی کان العین صومعہ و انسانہا راہک و الدمع قذیل  
یعنی دوستی تو حرام گردانید خواب بر سن و حلال گردانید خون ریختن من  
تحمیم و تحلیل و شہوت دوستی اینچنین باشد پس شب کرد دوست من  
یعنی خیال و جمال دوست صومعہ او چشم من و مرد مکس چشم من را بہ کف

و آب چشم کہ میچکد قندیل آنصومعه بود لما مات لیلی دخل الجنون مقبرتها  
 جعل یشم تراب قبر لیلی فقال شعر ارا اقع قبره عن مجبته قطب تراب لبقبر  
 دل علی القبر فاخذ من ذلک ل تراب بکفه وشم وصال صبیحه و مات دفن عند قبر  
 یعنی چون لیلی نقل کرد مجنون لیلی گویاں بہر سو درآمد و قبر لیلی طلبیدن گرفت  
 و خاک ہر گورے بوسے میگرد تا بلور لیلی رسید بہرے لیلی گویاں لیلی شناخت و  
 بگریست و بیت مذکورے گفت لیلی بزبان حال بدیں بیت جواب ادہ بیت اگر تو  
 برگل گورم کز کنی روز بہرے چون بشناسی کہ ایں کدام گل است بعدہ مخمور  
 قدس خاک از گویاں برکت دست خود نہاد بہرے کرد و جاں بداد و حضرت سلطان  
 المشایخ نے فرمود کہ فرداے قیامت فرماں شود کہ حاضر آرنڈ آنہار کہ در دنیا و نحو  
 محبت ما کردہ اند ہمہ را حاضر آرنڈ چوں حاضر شوند فرماں آید کہ ہر کہ محبت ما کم از محبت  
 لیلی مجنون و زندہ است او را در عصا تعذیر کنند وے فرمود چوں مجنون  
 را خبر رسانیدند کہ لیلی مرد مجنون گفت غرامت بر من است چرا کہے را دوست  
 دارم کہ او ہمیر یعنی معتبر محبت باری تعالی است کہ دایم و قائم است بیتے مناسب  
 بر زبان مبارک گہر بارش شیوخ العالم فرید الحق والدین گذشتہ است و آن بیت  
 اینست ہمیت رو دل بکسے دہ کہ نمیرد تا تو از درد فراق او نگرے بارے  
 اذا احب الله عبدا لم يضرب ذنبه یعنی ہر زماں کہ دوست دارد خدا یتعالی  
 بندہ را مضرت نکتہ آن بندہ را گناہ او حضرت سلطان المشایخ میفرمود  
 چندیں مرداں بودہ اند کہ در بدایت حال کار ہاے ناشایستہ میکردند عنایت  
 ازلی درآمد و ایشاں را زماں کار ہاے ناشایستہ باز آورد بہرہ  
 ایں بیت بر زبان مبارک را ندہ بیت تا زماں خودی مکرر کرد در ماہ  
 یا چاکر خویش باش یا چاکر ما چنانکہ مالک دنیا خواست کہ آن  
 جواں را کہ ہمایہ او بود دعائے بد گفت مگر ویرا رنجانبہ  
 بود ہاتھے آواز داد یا مالک اذ تل ع علی الفتی فان هذا الفتی من

اولیائی یعنی اے مالک دعاے ممکن میں جو اں رازیراچہ بدستی کہ میں جو اں  
 لیکے از دوستان من است مالک مخیر گشت و شرمندہ شد بامدادیرخواست و بر  
 در او آمد گفت کجا آمدہ گفت بمعذرت آمدہ ام چوں جو اں نیز شب چہیزے دیدہ  
 بود بودل ع اہل خانہ خود درون خانہ رفت و بیرون آمد و گفت من از میان  
 شما و شہر شما میروم و رو بہ صحرانہا بعد مدتے اوراد خانہ کعبہ دید طواف سیکرد  
 و اثر اولیایے حق بر جہہا و میتافت عرض میدارد کاتب حروف برا نخل کہ میں  
 جو اں در حالے کہ پیش از میں بود البتہ چاشنی از عشق و محبت و جہلت و محبول  
 بود ہماں چاشنی باعث سعادت او گشت و از برکت اں محبت گذشتہا  
 ہیج مضرت نکرد باز ایم بر سر حرف ذکر محبت مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ  
 حضرت سلطان المشایخ بارے میفرمود کہ از خداے تعالیٰ باندازہ حال  
 خود چیزے سے باید خواست محبت باری تعالیٰ از احوال است کسے کہ  
 در مقام مقامات مستقیم نباشد اورا محبت خواستن از باری تعالیٰ مسیحیل است  
 چوں میں سخن مبارک سلطان المشایخ رسید فرمود بچہنیں نیست  
 بلکہ ہمہ وقت از خداے عزوجل محبت حضرت حق سے باید خواست و میں دعا  
 بسیار باید خواند اللهم انی اسالک حبک و حب من یحبک و العمل الذی  
 تادئی الی حبک اللهم اجعل حبک احب الی من تقس و اہلی و مالے  
 من المساء البارد للعطشان یعنی یا بار خدا یا بد بدستی کہ سوال  
 سے کنم ترا دوستی و ترا دوستی کسے را کہ دوست میدارد آنکس  
 ترا و سوال سے کنم علی را کہ ہر ساند آن عمل بسوے دوستی  
 تو اے بار خدا یا بگرداں دوستی خود را دوست ترا از ذرات  
 من و از خویشان من و از مال من و از آب بار دینے  
 سرد کہ دوست تراست مر تشنگاں را میں دعا  
 از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

مروست در ملفوظات شیخ الاسلام شیخ معین الدین سجری بنشته دیده ام  
 از شبلی پرسیدند محبت غالب است یا شوق گفت که محبت زیر اچه شوق از  
 محبت متولد می شود نکته در بیان اشتیاق و شوق سلطان المشایخ  
 قدس المدره العزیز می فرمود من اشتاق الی الله اشتاق الیه کل شیء و می فرمود  
 حق تعالی وحی کرد و او دین غیر علیہ السلام را که اے داؤد بگو مر جو انان بنی اسرائیل  
 را بر مشغول گردانیده اید نفسهای خویش را بغیر من و من مشتاق شما ام این چه جفا  
 است و شیخ ابوالقاسم قیشری می نویسد هر گاه که آتش اشتیاق در دونه مشتاق  
 شعله زند از روشنائی آں نور آنچه در میان آسمان و زمین است منور گردد و دله  
 که بنور الهی منور شد مشتاق آنحضرت گشت او را بر حمله ملک و ملکوت جلوه دهند و در  
 کونین ندکنند که این قوم که دلهای ایشان بنور اشتیاق با منور است و مشتاقا  
 حضرت مانند شمارا گواه گرفتیم که من مشتاق تر از اینانم سوئے ایشان قال  
 واحد من الاولیاء ۵ ما من شیء عند الرحمن اعلی منیلة + من  
 الشوق والشوق المحمود و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشته دیده  
 ام و المی من عشره انوار نور الروح و نور العقل و نور المعرفة و نور العلم و نور البقین و نور  
 التوفیق و نور البصر و نور النجیاء و نور المحبة و نور الشوق شعر شوقی الی و جنات و بهک  
 سیدی + شوق المریض الی الباب العافیة + شوق من سوئے روئے تست  
 چنانکه شوق بیمار سوئے صحت نفس نکته در بیان عشق حضرت سلطان المشایخ  
 قدس المدره العزیز می فرمود و العشق آخر درجات المحبة و المحبة اول درجات  
 العشق و می فرمود که عشق از عشقه گرفته اند و این عشقه گیاه است که در باغها روید  
 و بد رخت بر رود اول پنج خویش در زمین سخت کن پس شاخها برآرد و بد رخت پدید  
 آید پچنین می رود تا جمله درخت را فرا گیرد و چنانش دشمنان کشد که نمی در میان رگهای  
 درخت نماند بر باد می که بواسطه آب و هوای آں بدها درخت میرسد تا راج  
 میکن تا آنگاه که درخت خشک می شود و بیت تالرج خوب رو می در ملک جان

در آمد آں دل که بود و قتی گوی نبود مارا و مے فرمود چوں عشق در آدمی پیید  
از مے جدا نشود تا انسانیت را باطل نکند چنانکه عشقه بر درخت پیید درخت را  
خشک کند عشق بر آدمی هماں کن که عشقه بر درخت قال واحد من الاولیاء  
شعر عشق و تجلد و صبر و سکوت و ما اطفئ بالمراد و العریفوت و قالوا ائت بقل  
لا یکنی و قالوا فتموت بهذا قلت اموت و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ  
بنشته دیده ام قال النبی صلی الله علیه وسلم العشق من غیر ی ربه کفارة الذ  
نوب یعنی عشقه که جز عشق باری تعالی است کفارت از گناهان عاشق بیچاره  
است اے عزیز ازین حدیث بس امید و ایست بقلم مبارک حضرت سلطان  
المشایخ بنشته دیده ام چوں عشق مخلوقے کفارت از گناهان عاشق میگرد  
تو اں دانست که عشق آنحضرت چه عمل کند تا بتواند ایں در بگوید اگر چه گفته اند  
که عشق آمد فی بودنه ام و ختنی فاما جبر و اجتهاد و جهد باید کرد شیخ سعدی گوید  
بیت جیف بود مردن بے عاشقی و تا نفس داری نفس بگوش و تا مستوجب  
دعای گردید که آں متضمن بیتے است که بر زبان سلطان المشایخ گذشته است  
بیت اینست بیت بر روی زمین بهر کجا بر نایست و عاشق باد که عشق  
خوش سودائے است و خاکپایے عاشقان را سرمه جهاں بین خود سازید  
خواجہ حکیم شنائی خوش گوید بیت پنج اے عاشقان خوش رفتار و خه خه  
اے عارفان شیر نیکار و در جهاں شایه و ما غافل و در قح جرعه و ما هشیار  
پس ازین دست ما و دامن دوست و بعد ازین گوش ما و طلقه یار و دست  
در دامن عاشق صادق بزن چنانکه حضرت سلطان المشایخ درین معنی  
مے فرمود بیت فتراک یکے ز عاشقان گیر و پس تیغ بر آورد و چنانکیر و دنیاز  
بیت بر زبان مبارک میراند و مے فرمود که گفته شیخ ابو سعید البواخیر است  
با عاشقان نشین و غم عاشقی گزین و با هر که نیست عاشق کم کن از ویر  
تا مگر بوی از گلستان عشق ایشان گل دل شما بیچارگان را بشگفاند امیر خسرو



ترک اند خوش گوید بیت صبا نسیم تو آورد و تازه شد دل خسر و گل  
چنین نشگفته است هیچ باد صبارا بد و قصت حضرت رسالت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم بازینب بنت حجبش کہ در روح الارواح مے نوید و نظر  
آورد کہ حضرت عزت جل و جلالہ در باب عاشقان چہ کر مہا فرمودہ است  
و چہ ترغیب ہا نمودہ اللہم ارزقنا حلاوۃ الحب فی محبت اللہ  
و نلسیہ و حبیبہ و اولیائہ و این قصہ بریں جملہ است کہ پیش حضرت  
رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در شب معراج دنیاے غدار برزور  
آراستہ مے گفت اگر سید عالم با نظر کند عیب ما ہمہ ہنر گرد و زہر ما  
ہمہ شکر گرد و رسول علیہ السلام جواب داد ایٹھا الدنیا الدین  
یعنی اے دنیاے فرومایہ این چہ طمع خام است امشب فردوس  
اعلی یار اے آن ندارد کہ گرد سراسے پردہ عزت ما گرد اے درویش  
عجب سیرست در شب معراج زینت ملک و ملکوت در پیش دیدہ او در آورد  
التفات نکرد چوں بدر زید آمد شورے پیدا آمد قول کلبی رحمۃ اللہ علیہ برینجملہ است  
کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در خانہ زید از برائے دیدن او  
آمد نظر مبارک رسول علیہ السلام بر زینب بنت حجبش افتاد کہ منکوچ  
زید بود و در آن حالت زینب ایستادہ بود و رسول علیہ السلام را خوش آمد  
و این سخن بگفت سبحان اللہ مقلب القلوب چوں این سخن زینب شنید  
بنشست بعدہ زید در خانہ آمد این حکایت پیش زید گفت زید دریافت و بحد  
رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم آمد و گفت مرا فرمان دہ تا زینب  
را طلاق دہم زیرا چہ او متکبر است و مرا بزبان انچہ میخواہد مے گوید رسول  
علیہ السلام فرمود آمسک علیک زوجی و در خاطر مبارک رسول علیہ السلام  
غیر این جواب بود بر خود چیزے پوشیدہ کہ در حق تعالی آنرا پیدا ساخت  
و دریں قولہا است اول آنکہ رسول علیہ السلام اول این سخن نہا

داشت از زید بسبب آنکہ چون زید طلاق بگوید او را من خواہم خواست پس  
ظاہر کردن چہ حاجت است و قول دیگر آنکہ حضرت عزت جل جلالہ حضرت  
رسالت را صلی اللہ علیہ وسلم دادہ بود کہ زینب بنت جحش از زنان تو خواہ  
بود و پیش از آنکہ زینب را بخواد از زبان مردمان ترسید فرمان آمد واللہ  
أحق ان نشاء چون زید زینب را طلاق گفت رسول علیہ السلام  
زید را بخواند و فرمود کہ برو زینب را بیا زیرا چہ خداے تعالیٰ مرا خبر دادہ  
است کہ ما بتزوج زینب را بتو دادیم زید در خانہ آمد و در نزد زینب  
گفت تو کیستی زید گفت منم زینب گفت تو مرا طلاق گفتہ از من چہ  
مے طلبی زید گفت مرا بر تو رسول علیہ السلام فرستادہ است زینب  
گفت مرحبا بر رسول آمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد از آن زینب سجدہ شکر  
بجا آورد و قل فتادہ رحمۃ اللہ علیہ این است کہ زینب تا آخر عمر بر ہنر  
پیغمبر فخر کردے و گفتے کہ شمارا پدراں شما بزنی دادہ اندا ما مرا حق تعالیٰ بزنی  
دادہ است اما خلاصہ این سخن آنست کہ سید کونین بدرخانہ زید آمد و آں  
نظر افتاد و آں نظر اول بود و مرد بنظر اول مواخذہ نیست ولیکن بر آں نظر  
اول خرمن اصطبار بر باد شد نہا آماے محمد نظرے کہ از تو بغیرہ یا افتادہ ما  
قادر بودیم کہ آں نظر و آں خطرہ نہاحت سرایردہ دل و دیدہ تو برداریم و لیکن  
ما را در آں رازے و لطیفہ ایست و آں لطیفہ اینست کہ دل مغلساں شکستگان  
خوش کردیم کہ محمد علیہ السلام با وجود جلالت و منصب سالت و قوت نبوت  
دل نگاہ داشتہ نتوانست مشتے خاک بیچارہ کے تواند کہ دل و دیدہ نگاہ دارد چنانکہ  
شیخ سعدی گوید قطعہ نظر بر نیگاں رسے است معہودہ نہایں بدعت من از ہم  
بعالم حدیث عشق اگر گوئی گناہ است ہ گناہ اول ز جو ابود و آدم ہ اگر دعوی  
کنی پرہیزکاری ہ مسلم درست و اللہ اعلم ہ و اگر گوئی کہ میل خاطر منست ہ من این  
دعویٰ نمیدارم مسلم ہ و کاتب حروف از مسافر عزیزے سماع دارد کہ دیوانہ بود

دستبریز اگر خوب صورتی دیدے بایستادے ویک نظر تیز دروے دیدے و بروئے  
 و فیرب او نظر کردے بعدہ بگریستے و گذشتے بیت این چه نظری بود که خوم برخت  
 وین چه نمک بود که رشیم بخت و باز ہماں عاشق صادق گوید بیت سرشک  
 یار کہ در میرسد از عالم غیب و بردل ریش عزیزاں نکلے مے پاشد و باز ہماں  
 صاحب دل گوید قطعہ در تو اسے خواجہ اگر صبر و شکیبائی ہست و دین اینست  
 کہ صبرم زینکورو یاں نیست و اسے کہ مطبوع بہ بینی و تامل نکنی و گرترا قوت آں  
 ہست مرا اسکاں نیست و سلطان المشایخ مے فرمود بعضے مے گویند مارا  
 نظر در صنع خداست نہ آنکہ حسن مصنوع معشوق ماست براں نظر مے کم و عراقی  
 و اماد شیخ بہاؤ الدین زکریا گفتے کہ مارا در صنع او نظر است شیخ سعدی گوید  
 بیت مرد باریک نظر در بلخ و مور کند و آں تامل کہ در زلف و بنا گوش کنی چہل  
 این کار آنست کہ عشق و رع را بنوشد آں نظر ہیچ نباشد مادام کہ ورع برخاست عشق را  
 اعتبار است و مے فرمود ہر کہ صحبت کو دکاں ماند ازین راہ بماند و دیگر آنکہ ہر کہ زین  
 راہ افتاد از صحبت زناں افتاد و مے فرمود درویش باید کہ از درد لذت گیرد و این  
 اندازہ ایست مارا گر ز جنتے مے شود جملہ جہان و جملہ چیز فراموش مے شود و بعدہ  
 فرمود لیس بصادق فی دعواہ من لم یثکن دو یضرب مولاہ کاتب حروف  
 در سالہ امام ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ دیدہ است کہ ابوسعید خراز رحمۃ  
 اللہ علیہ ابلیس را در خواب دید و گفت بیا ابلیس گفت من چہ کار دارم باشما  
 کہ شما دور کردہ اید از نفس خویش چیز را کہ سن بد اں خداع کنم ابوسعید خراز گفت  
 کہ آں چیست ابلیس گفت دنیا این جواب گفت و پشت گردانی و رواں شد  
 بعدہ سر پس کرد و جانب من دید و گفت جزیک لطیفہ کہ مراد شما است ابوسعید  
 گفت آں لطیفہ چیست گفت صحبت احداث و نیز مے نویسید کہ صعب ترین  
 آفات درین طریق صحبت احداث است و ہر کہ مبتلا شدہ بچیزے ازین او  
 باجماع مشکل بنده باشد کہ خداے تعالیٰ اورا خواہ گردانیدہ است و مینویسد

کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ گفت گفتہ است کہ من انتہی شیخ شیعہ ائمہ کہ ایشاں ابدال  
بود مذوقت و دواع ہر ہمہ گفتند کہ بہرہیز از صحبت احداث ہر کہ ویریں باب اتفاقا  
مے کند از حالت فسق و عشق اشارت مے کند کہ این بلائے روح است و آن  
مضرت نے کند و ویریں باب شواہد و حکایات مشایخ مے آرد و بہتر است  
کہ برہنات و آفات ایشاں سر کنند امام قیشری مے نویسد کہ اک نظر شرک  
است خواہہ شنائی گوید بیات

شاہد بیچ بیچ را چہ کنی چہ کنی یاد خوبی خواباں + شاہاں زمانہ خورد و بزرگ گرچہ از چشم عالم افروزند آن نگارے کہ سوئے او نگری	اے کم از بیچ بیچ را چہ کنی عمر خود ہرزہ نکور ویاں + چشم را گو سفند دل را گرگ از مژہ دل بر بند و جاں سوزند او دولت برداز تو در دبری
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پس واجب است بر سالک کہ حذر کند از نجاست احداث شیخ سعدی  
خوش گوید بیت خدنگ غمہ خواباں خطانے افتد + اگرچہ طایفہ زہرا سیر کند +  
عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ معشوق مے باید کہ باؤشاہ باشد و عاشق  
گداے بادشاہ ہمت اگرچہ میان بادشاہان و گدایان مناسبتے نیست خمیر  
گوید بیت بتم سلطان ملک حسن و ماد سلک درویشاں + دلا دامن فراہم  
کن کجا ما و کجا ایشاں + قائما عاشق در پنہاں نظر نے کند چنانکہ شیخ سعدی  
گوید بیت سعدی نہ حریف غم او بود و لیکن + بار ستم دستاں بزم نہ کہ ستمند  
مناسب اینغنی سلطان المشایخ مے فرمود کہ من از شیخ بدرالدین  
غزنوی قدس السرہ العزیز شنیدہ ام کہ او مے گفت پدر من از مریدان پیش  
قدم شیخ محمد اجل شیرازی بود رحمۃ اللہ علیہ اندو شنیدم کہ مے گفت شیخ  
بایزید بسطامی قدس السرہ العزیز در سفر حج برابر خود چہل یار رواں کردہ  
بود اگر آبے غرقابی پیش آمدے بر روئے آب یا نہادندے و بگذاشتندے

در خاطر ادگدشت کہ از یاران خواجہ محمد اجل یکے منم چوں تیمی مرا میسر  
 نیست کہ بروے آب تو انم گدشت و دیگر اس را ہم نخواہد یا در شیخ مانقصا  
 است و یا مارا قابلیت اس نیست تا روزے آنچه بر خاطر ادگدشتہ بود پیش  
 خواجہ محمد اجل عرض دشت خواجہ جواب داد کہ یاران شیخ بایزید قدس  
 سر سترہ العزیز یک سوارہ کراستے بودند و یاران ماشا ہان ہمت اندازیں  
 اشارت اورا حقیقت شاہان ہمت معلوم نشد تا در حضرت دہلی آمد روئے  
 در تذکیر قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ حاضر شد و خود را در حجاب  
 ستون مسجد از قاضی حمید الدین پنہاں داشت کاغذے بنشتہ بدست  
 قاضی رسانید کہ شاہان ہمت کیا نہ چوں قاضی اس کاغذ بخواند ہر دست  
 گرفت پد رسن در خاطر گذرانید اس ریش سیاہ من در زیر پاے تست شاہان  
 ہمت کیا نہ بجز خطرہ او قاضی از بالاے منبر گفت اس ریش سفید من ہمہ در  
 زیر قدم تست شاہان ہمت کسانند کہ در گلخن تاباں باشند و سوداے عشق بادشاہان  
 در سرایشاں باشد اس ضعیف گوید ہمت شاہان ہمت اندہمہ دوستان ماہ اندر  
 خرابہ ساکن مالک جہاں بدست و در روح الارواحے نویسد کہ بادشاہ زادہ  
 در غایت صباحت و در نہایت لطافت و ملاححت کہ در عصر خویش  
 مذاشت بہت گوئے ملاححت ربوہ زلف تو در دلبری زیب اگر  
 ملک حسن زیر نگین آوری لالہ رخ و نوش لب و خوب خط و  
 مشک خال و سرو قد راستیں عشوہ دہ دلبری و اس بادشاہ  
 زادہ در سواری و چالاکی و شکالی بے نظیر زمانہ بود قطع  
 تو بدیں شوخی و چالاکی و شکالی و ناز و توبیں غمزہ دلہوز و شکارے انداز  
 قصد جاں کردہ و دل دوختہ و دیں بردہ و گشتہ تاراج ز تو جملہ مسلماناں  
 باز و اس بادشاہ زادہ چنانکہ رسم شاہزادگاں باشد گاہ گاہے باختن  
 در میدان رفتے و گوئے دل عاشقاں را در خم چوگاں زلف خود آوردے

الغرض درویش عارف نے را نظر بر جمال جہاں آرا سے آں بادشاہ زادہ افتاد  
 دل از دست داد چنانکہ نظم اے متقی گراہل دلی دیدہ مابدوز و کیناں بدل  
 ربودن مردم مقید اند یا بر قعے کچشم تامل فرو گذار یا بدل بنہ کہ پردہ زکارت  
 برا فکند و ہر روزاں درویش جانبا ز بر سر میاں گوے بازے دلربای خود  
 بایستادے و بر آں آشوب لہا نظر کر دے شیخ سعدی گوید قطعہ نظرے مباح  
 کردہ زہرا چوں معطل دل عارفاں بردند و قرار ہو شمنان و مگر انگہ دو  
 چشمش ہمہ عمر بستہ باشد و بوسع خلاص یابد ز فریب چشم بنداں و چوں باد  
 زادہ در گوے باختن درآمدے از غایت لطافت و شکالی او بے ہوش  
 شدے چوں بہوش آمدے دعا کر دے و ایں بیت خواندے بیت گوئے بر تن  
 زخم از چوگاں خورد و ایں فداے دل شدہ بر جاں خورد و شیخ سعدی گوید  
 بیت در حلقہ صولجان زلفش و بیچارہ دلم فدا و چوں گوشت می سوزد و بچینا  
 نکوخواہ ہے میر و بچیناں دعا گوشت و خون دل عاشقان مسکین و در گردن و  
 دیدہ بلا جواست و چوں حکایت عشق آں درویش فاش گشت بگوش خاص عام  
 رسید و افتاب عشق را کہ بر دلہاے سوختگاں و عارفاں میتا بد پردہ صبر پوشید  
 نتوانست چنانکہ امیر خسرو ترک السد گوید سہنجہ عظم را پیچید و بروں شد  
 دل و اے صبر ہمیں بودہ است بازوے توانائی و محرمان بادشاہ زادہ  
 حکایت درویش بخدمت اور سنانیدند و بادشاہ زادہ ہم کرد و بکوشمہ اعراض فرمود  
 روز دوم از محرمات پرسی کہ آں درویش را منجے شناسم مرا بنمائید کہ آں از سر جاں  
 خاستہ کیست با ہمچو منے دست در میاں دارد گفتن مسکینے است کہ نو عاشقان  
 برجبین او میتا بد چوں شانہ زادہ بر سر میاں رود آں درویش را بنمایم الغرض  
 بادشاہ زادہ نمینی و خاطر گرفت و خود را بسیار و کلاہ خسروانی بر سر نہاد و کمر سلطنت در میاں  
 بست بیتے بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الشرع والین گذشتہ است سنا  
 انجمنی است بیت قبائش را شدم بندہ کہ چوں بکشت از شنید و و حکم بنم کہ چون بر بنید



<p>بر فرق آفتاب ندیم کلاہ را          فاسق ہزار بار بگوید گناہ را          براں بندے کس بستی با عاز          ترا زید کہ داد حسن دادے          فدائے آن کمر جانہاے مرداں          بگرد اگر دل چپہ چوں مار          فتادہ در میان خاک راہست          سمت نازنین باد پیماے</p>	<p>من سرور اقبانہ شنیدم کہ کمرست          گر صورتے چنین بقیامت بر آوردند          قبارا باز پوشیدی بصد ناز          کلاہ نازنین بر سر خدادی          بدو راں کلاہ دہاست گرداں          خیال جعدیچا پیچت اے یار          دو دیدہ منتظر دارم براحت          مگر وقتے نہد بر دیدہ ما پائے</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ماہو المقصود بادشاہزادہ بقصد شکار جان آں درویش سوئے میدان  
 دلربائی رواں شد چوں بر سر میدان رسید از ہر مہر ہائے درگوئے بختن  
 در روز ہائے دیگرے کردے در آں روز بیشتر کردن گرفت در اثناے ایں  
 حال محو مان خود را گفت کہ آں درویش کیست اجل او بر سر رسیدہ است  
 گفتند آنکہ در میان نظار گیان جواں زور روئے و زندہ پوشے نزار گشتہ و گشت  
 حسرت بدندان تفکر گرفته استادہ متحیر است بادشاہزادہ شکار خود دریافت  
 و از ایں جانب تغافل کرد خدمت امیر خسرو گوید بیت تغافل کردنت بے  
 فتنہ نیست فریبہ مرغ باشد خواب صیاد بد بعدہ بزخم چو کاں گوے بجانب او  
 انداخت چنانکہ گوے پیش او آمد و اقبال بادشاہزادہ چالاک بیک تک  
 اسپ نزدیک گوے رسید و بکشمہ جان تاں کہ داشت جانب آں درویش  
 اشارت کرد کہ ایں گوے بہن دہ آں درویش جانبا ز گوے از زمیں برگرفت  
 و بتعظیم پیش بادشاہزادہ داشت شاہزادہ گوے از کف درویش بیاں دید بھنا  
 و ساعد سیمیں بستہ فی الحال ایں درویش کہ گوے جاں در میدان انداختہ بود  
 بجانب ماں دادے بسیم ساعدت جانا بجز کالاے جاغم را تو سیم از استیں برکش  
 من از تن بر کشم کالا چوں شاہزادہ دید کہ درویش جاں بجانبان خود داد از سمنہ

فردا آمد مبارک اک عاشق درویش صادق کہ بادشاہ دین است در کنار  
 گرفت چنانچہ عزیزے گوید ہمیت جز تو دریں زمانہ فلک باہر اچشم \* ہرگز ندیدہ  
 است کہ درویش بادشاہ \* آب در دیدہ کرد و بر غریبی او تا سفا خور و بعدہ  
 گفت ایں شہید عشق را کہ بادشاہ دین است در حطیرہ آبا و اجداد من کہ  
 بادشاہان دنیا بودہ اند دفن کنند تا از برکت او ہمہ اُمزیدہ شوند عرض میرا در کاش  
 حروف برینجملہ مے باید کہ عاشق تا بتواند اسرار معشوق کہ موز و اشارت در میان  
 آمدہ باشد انہا رنگند و قستہ دار و تا شایان اسرار گردد و لائق محبت معشوق باشد  
 اگرچہ در عشق اُمنینی میسر نخواہد شد شیخ سعدی گوید رباعی گر بگویم کہ مرا با تو میسر  
 کارے نیست \* درودیوار گوہی بدہ کارے ہست \* عشق سعدی نہ حدیثے  
 است کہ پنہاں ماند \* داستانے است کہ بہر سہراز اے ہست \* فاما مرتبہ  
 کمال عشق آنست کہ حضرت سلطان المشایخ فرمودہ است کہ حوصلہ  
 وسیعہ در عشق مے باید تا اسرار دوست را شاید و نیز حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرمودہ است مَنْ عَشَقَّ وَعَفَّ وَكَلَّمَ مَاتَ فَقَدْ مَاتَ شَهِيدًا یعنی  
 کسی کہ فریفتہ شد و پرہیزگاری کرد و پوشیدہ زینتگی را و مرد پس تحقیق مرد شہید در جہ  
 کمالان و مرتبہ و اصلاں اینست خواجہ فرید عطار گوید \* گرمی وصلش چو  
 دریا در کشد \* مست لای عقل مشو مخمور باش \* کنج وحدت گیر چوں عطار پیش \*  
 بس کنج در شو و مستور باش \* فانکہ سترے از اسرار دوست بیرون دادہ است  
 از سر جان خود ساختہ است حکایت عین القضاۃ ہمدانی راجلی خاص  
 واقع شدہ و آنحالت مناجات کرد کہ آرزو دارم کہ مرا بسوزند و توبہ بینی \* من  
 خس را کہ بسوزند بگویت غم نیست \* غم اینست کہ پیش در تو در دکنند \* تا او را  
 بخلل اعتقاد منسوب کردند خواجہ احمد غزالی اورا گفت در اعتقاد چیزے بیوں  
 تا رہا شوی گفت من این روز بدعا خواستہ ام و در آل ایام عین القضاہ  
 قدس سدرہ العزیز بیست و پنج سالہ بود چوں او را زندہ و آتش انداختند

در عین سوختن کہ ہے بگرد با او گفتند نہ تو نے گفتی کہ بدعا خواستہ ام گفت آہ من ازاں  
 نیست کہ مے سوزم بلکہ ازاںست کہ زود میسوزم این ضعیف گوید غم از سوز  
 تنم نیست ازاں مے سوزم کہ من سوخته پیش تورواں مے سوزم سوختن نبود  
 اں گوئد کہ ساکن سوزی تا بہ پیش رخ تو شعلہ زناں مے سوزم فاما اینچنین  
 ہم گویند کہ بعد از آنکہ عین القضاات را سوختند در مقام اوحہ بیروں آمدہ کردہ  
 بیت مسکین دلم کہ حقہ راز نہان تست ترسم کہ باز در کف نامحرم افتد  
 الغرض اں حقہ بکشاد ندایں رباعی بنشتہ بیروں آمد رباعی مامرگ شہید  
 ز خدا خواستہ ایم از حق دوستیہ چیز کم بہا خواستہ ایم گریار ہماں کند کہ ما خواستہ  
 ایم ما آتش و کفت و بوریہ خواستہ ایم اور ہم بوریہ پیچیدہ و نفت انداختند  
 و آتش در زدند و قاضی حمید الدین ناگوری فرامید رباعی ابی عشقت چو میا  
 موختم پیہن محنت و غم و ختم حاصل عشق این سکہ سخن پیش نیست سوختم  
 و سوختم و سوختم و در روح الارواح مے نویسند چوں منصور حلاج را بکشتند شبلی  
 گفت من اں شب پیش حق تعالی مناجات کردم تا سرگاہ سربسجہ نہادم  
 و گفتم خدایا این بندہ بود ازاں تو مومن و موحد و معتقد از اعداد اولیا چہ  
 بلا بود کہ باوے کردی بخواب در شدم ندائے حضرت غرت بسبح من رسید کہ  
 هذ ا عبد من عبادنا اطلعناہ علی سب من اسرارنا فافشاہ فانزلنا بہ  
 ما توئی یعنی این بندہ ایست از بندہ ہائے من خبر دار کردیم من اورا بہتر  
 از اسرار خود پس ظاہر کرد اں سر را پس نازل کردیم ما بر وانچہ مے بینی تو بیت  
 اگر زبان تو را زد راستی و تیغ را با سرت چکارستی فاما درین معنی کہ خواجہ  
 منصور را کہ پیش آمد بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم این رباعی بارہا  
 گذشتہ رباعی از نور جلال مرد مطلق خیزد و از شوق خدا نگر چہ  
 رونق خیزد این خاطر مرداں چہ عجایب بحرے است  
 چوں موج زندہ ہمہ انا الحق خیزد حضرت سلطان المشایخ

مے فرمود صلوٰۃ العاشقین چہار رکعت نماز آمدہ است در ہر رکعت  
بعد فاتحہ این ذکر است در رکعت اول یا اللہ صد بار و در رکعت دوم یا  
رحمن صد بار و در رکعت سوم یا رحیم صد بار و در رکعت چہارم یا ودود  
صد بار و مے فرمود نماز درود ہچون نماز تسبیح است بجائے تسبیح صلوٰۃ گوید  
اں نماز برائے برآمدن حاجات ہم آمدہ است و حضرت سلطان  
المشاہد مے فرمود کہ قاضی حمید الدین کہ پیشوائے عاشقان  
خدا بود در مولفات خود آوردہ است کہ ہر گرا حاجت دینی و دنیاوی  
پیش آید غسل تازہ کند و دو رکعت نماز بگذارد و بگوید الہی بحرمت اں  
ساعت کہ خواجہ احمد نہاوندی آشتی کردے ایں حاجت من رواں  
گرداں اگر اں حاجت اور وانشود فرداے قیامت چنگل او درد اں  
من باشد و او آچنناں بود کہ بادشاہ عراق شیخ ابوالاحد اسحاق را اول  
برسالت فرستادہ و ملک نہاوند بردست عورت ترسا بچہ آفت دین ویشا  
افتادہ بود و اساس ملکہاری بر خود ہچو مرداں نہادہ خواجہ شنائی خوش

گوید بیت زنگیاں زلف و چو تاب ہند	چندیاں نقش خود بر آب دہند
حلقہ زلف او مہما گوے	نقش سوداے او مہویا جوے
قد او در دودیدہ دل جوی	ہچو سرور و انست بر لب جوی
عاشق از دست اں لب خنداں	سر انگشت ماندہ در دندان

چوں ابوالاحد اسحاق در نہاوند رسید اں ملکہ در صفہ ناز پردہ بر بستہ بود  
شیخ را بطلبید چوں شنید کہ از اہل صلاح است فرمود تا پردہ از میاں برد  
شیخ سعدی گوید بیت روے کشادہ اے صنم طاقت خلق مے بری چوں  
پس پردہ میشود پردہ صبر میدری چوں خواجہ در مجلس آمد نظر خواجہ بر چال  
و لہرب اں مایہ حسن و آشوب دین و دنیا افتاد بیت اے بسافارت  
دین کردہ نیک نام چیست چشمت شوخ تو کہ از مستی خود بیخبر است

عقل خواجہ از پاسے درآمد دل از دست رفت ایں ضعیف گوید بہت عقلش  
 از دست رفت ہما نجا نشسته ماندہ اک شیخ باکراست و اس صاحب نفس و چو  
 قصہ معلوم شد گفت ترا با ما راست نیاید تو دین مسلمانی داری اگر خواہی کہ با ما  
 آشتی کنی در کلیہ یاد را و ناقوس بقانون ترسایاں بزن بہت روزے  
 بکلیہ پاسے رویم بینی و ناقوس بینی و بیوسی دستم و شیخ ہچناں کرد از دین  
 اسلام برگشت و زنا رکھ بر میاں بست و در دین معشوق در آمد بہت مجنون  
 عشق را در کرام و ز حالت است و کاسلام دین تیلی دیگر ضلالت است بہ شیخ را ایشا  
 بہت قبول مصاہرت مبعاد بستند مریدانے کہ برابر شیخ بودند در عالم تحیر و انکار  
 افتاد شیخ ہمین گفت بہت گریہ دین عاشقاں دارید و بعد ازین پیش بیت نماز  
 کنید و بدیں یک حرکت کہ شیخ کرد ہمہ یکبارگی ترک شیخ دادند و آئیہ فرار بر خواندند  
 شیخ سعدی گوید بہت منکر حال عارفان ہر سماع شود و زمرہ بیار خوش تا  
 بردند ناخوشاں و مریدے خوب اعتقاد در صحبت شیخ بماند از و پرسیدند کہ چہ دیدی  
 کہ برابر مریدان دیگر زرقتی گفت من خود ایں سیر را در نظر سیر او دیدہ بودم کہ ایں نظر بے  
 اثر ماند و عاقبتش بخیر گردانند کہ پیراں را اثرناست و شجرہ قبول ایشاں را اثرناست انظر  
 چوں موعده عقد رسید آن مرید شایستہ حضرت رسالت راصلی الصمد علیہ وسلم در خواب دید  
 کہ مے فرماید کہ من آمدم تا ابو اسحاق را با خدا آشتی دہم چوں از خواب بیدار شد  
 مے بیند کہ ابو اسحاق جامد ترسایاں دور کردہ است و لباس آشنایاں پوشیدہ  
 و عہداچماں از دست تازہ کردہ و انابت آورده و الحمد لہ علی ذلک عارفے خوش گوید  
 قطعہ گرتوئی یار مرا من نغم یار دگر و گوشہ گیرم و در گوشہ ہم کار دگر و نقش زیبائے  
 تو آورده مرا بر در تو و فارغم کرد ز نقش در و دیوار دگر و حکایتے کہ از حضرت  
 سلطان المثل شیخ کردہ اند مناسب اینغی است کہ وقتے درویشے بود او را لفظ  
 دختر بادشاہے افتاد و دختر بادشاہ را نیز باوے میلے شد زیرا کہ در عشق درویشی  
 و بادشاہی منطور نیست چنانکہ میان ہر دو معاشقہ شد دختر کس را بر آک درویش

فرستاد و گفت تو مرد درویشی ترا با من مواصلت دشوار ہے نماید اما یک طریق  
ہست اگر آں بکنی بر تو توانم رسید طریق آنست کہ تو خود را مرد متعبد سازی و سجد  
لازم گیری و در طاعت و عبادت مشغول شوی تا ذکر تو شایع شود من از پدر  
اجازت طلبم و دیدن تو بپایم آں درویش بر حکم فرمان معشوق بچنین کرد مسجدے  
لازم گرفت و بطاعت و عبادت حق مشغول شد چون ذوق طاعت دریافت  
بکلی دل در حق بست و چون ذکر او در افواہ افتاد دختر پادشاہ از پدر اجازت طلبید  
و بزیارت او آمد درویش ہماں و جمال ہماں اما آن دختر در بیچ حرکتے و میلے  
مذیدہ گفت آخر من ترا ایں جیلہ آموختہ ام اکنون چہ باشد کہ التفات بمانگی بہ چند  
ازین بابتیش گفت آں درویش نگفت تو کیستی من ترا نشناسم بچیناں اعراض کرد چون  
حضرت سلطان المشایخ بریں حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود کہسے کہ آں ذوق  
در یافت باخیرے چہ الفت گیرد این ضعیف گوید بعلیت کسیکہ روے تو بیند  
حدیث کل نکلہ کہ کسیکہ مست تو باشد حدیث تل نکلہ بہ حضرت سلطان  
المشایخ مے فرمود کہ خواجہ عبد الد مبارک قدس اللہ سرہ العزیز در ایام جوانی  
باز نے عشق داشت و زیر دیوار آمدہ از اوّل شب تا وقت سحر بایکد گیر حکایت  
مے کردند تا بانگ نماز بامداد شد عبد اللہ چناں دانست کہ بکربانگ نماز خفتن است  
چون نیکو نگاہ کرد صبح دیدہ بود لطم مؤذن حی علی گویان من از بہر تے در خون  
نمازے اینچنین آلودہ یعنی ہم روا باشد بہ دریں میاں ہاتفے آواز کرد کہ اے  
عبد اللہ در عشق زنے از اوّل شب تا آخر بیدار بودہ سچ شبے از برائے  
حق چنیں کردہ چون ایں سخن بشنید تا تب شد و بکلی حق مشغول گشت و در  
انوار المجالس خواجہ محمد بنیرہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
اللہ سرہ العزیز ہما ملفوظات حضرت سلطان المشایخ نبشتہ است و نقل از  
حضرت سلطان المشایخ کردہ کہ در بد اوّل پسر شحنے بود جمال با کمال  
داشت ہر گاہ کہ او از خانہ بیرون آمدے چندیں خلق متبلاے او بودندے



من نیز در آن ایام نظرے داشتم حق تعالی اور چنان جمالے دادہ بود کہ ہر کہ او  
 دیدے بر جاسے نمائے و خواستے ازو بگذرد یک روز از خانہ خود بیرون آمد  
 تا بہ بنیم با او ملاقات نشد گفتم تا او از خانہ خود بیرون آید باز خواہم آمد باز گشتم  
 در خانہ آمد ہم بپقرار گشتم باز بعزم ملاقات بطرف خانہ محبوب رواں شد ہم سیدم  
 بنافتم باز در خاطر افتاد او از خانہ بیرون آید من از خانہ خود باز خواہم آمد باز گشتم  
 بیتاب شد من میان خانہ و خانہ محبوب چہار یا پنج کرہ بود بار سیدم نیز بعزم  
 ملاقات و کے بیرون آمد باز ملاقات نشد از خانہ او باز گشتم در خانہ آمد  
 قریب بیست کرہ و چیزے در رفتن و آمدن شد از بے قوتی خواب گرفت  
 و نزدیک غروب در خواب شدم چون بیدار شدم بہ خود گونہ کشتم و جامہ  
 بدریدم از اینجا است کہ گفتہ اند کہ بعد از نماز دیگر خواب نبایک کرد بعدہ والدہ علیہا  
 الرحمۃ مرا گرد آورد و جامہ پوشانید و مرا از غایت محبت آں جواں کیفیتے  
 شد روز دیگر در راہے مے گذشتم ناگاہ رایچہ در دماغ آمد معطر شد  
 اندیشیدم نزدیک ایں محل سوختن عود نبود بعد از اندیشہ بسیار یاد  
 آمد کہ ایں آں کوچہ بود کہ من و آں محبوب یکجا ایستادہ حکایت با  
 یکدیگر گفتہ بودیم ایں رایچہ نشان وصال او بود الغرض مدتے  
 شیفہ و فریفتہ وے بودم خلق بسیار دنبال او رفتے و من نیز بود  
 بیت کس نیست نہانے نظرے با تو ندارد و من نیز بر آنم کہ ہمہ خلق  
 بر آئند و یک روز مرا گفت یا فلاں چندین خلق مرا زحمت میدہند و  
 لیکن ہر وقت کہ ہست من آں تو ام از ایں سخن فرحت و محبت من  
 زیادہ شد کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد علوی کرمانی سماع  
 دارد کہ دانشمندے بود در غیاث پور کہ او را مولانا سہمینی خطاط گفتند  
 خطے داشت کہ خوش نویساں از لطافت خط او در رشک بودند و عطا  
 کہ دبیر فلک است سر خط او نہاوندے ابیات عطار دے کہ دبیرے

فلک ہمیکو مید بہ پیش خط تو گشتہ است عاجز و لمجا بہ از خون دو چشم خویش ہر دم  
نقش خط تو بدل نویسم و عمان کاتب حروف و خوش خطان دیگر شاگرد او بودند  
و او مرید سلطان المشایخ بود و آں مولانا کنیز کے داشت کہ بالو میل خاطر بود  
ناگاہ سببہ مولانا کنیزک را بفروخت بعد فروختن عشق کنیزک را منگیر او شد  
بر خصم کنیزک رفت و از بہائے کہ فروختہ بود با ضغاف آں طلبید چون خصم ہوا  
کا لا دید امتناع آورد چنانچہ شیخ سعدی گوید  
یوسف خود نے فروشم  
تو قلب سیاہ خود نگہ دار بہ قیمت کنیزک یکے بدہ کشید خصم رضا غیب داد  
آخر الامر تحقیق شد کہ خصم کنیزک یکے از بندگان معتقد سلطان المشایخ  
است چون اینے مولانا را روشن شد دانست کہ این درد را دوا سے  
پیدا گشت مولانا با وجود معلوم کردن دوا سے درد خود از غلبہ سلطان  
عشق در دل خود دعوی کرد کہ روانا باشد در راہ محبت دوست را بسیم سیاہ  
بفروشم الغرض با سبیلای شوق محبوب و زور آوردن اشتیاق وصال  
یا مولانا از دارالقرار صبر و شکیبائی از یاد آمد و از حائے بجائے مبدل  
گردید کہ خواب و خور از مولانا گرفت و گریہ و نالہ مستولی شد و کار بدیوانگی  
کشید بہیت رو سے مپوش اے قمر خانگی بہ تا نکشد عقل بدیوانگی بہ آخر  
مولانا را بیا د آمد کہ دوا سے در دما جناب مرشد بر حق سنست مولانا  
گریہ کنان و جامہ دراں پیش حضرت سلطان المشایخ آمد و کیفیت  
خود ظاہر ساخت سلطان المشایخ فرمود ہر وقت کہ خصم کنیزک برین  
بیاید تو ہم بیائی مولانا بدیں اشارت معتکف آستانہ سلطان المشایخ شد  
بیت رقیب گفت برین چہ میکنی شرب  
اگر نصیحت دل سے کنم کہ عشق مبارز  
چہ میکنم دل گم گشتہ باز سے جویم  
سیاہی تن زنگی باب سے شویم  
تا روزے خصم کنیزک را بخد مت سلطان المشایخ سعادت  
پسے بوس حاصل شد مولانا نیز درآمد و سر بر زمین نہاد

حضرت سلطان المشایخ فرمود مولانا سر بر کن ایسا است کہ خاطر توجع کرد و  
 خصم کنیزک دریافت سلطان المشایخ روے مبارک خود بجانب خصم کنیزک  
 کرد و حکایت فرمود کہ مردے بود کنیزک داشت آن مرد را با آن کنیزک محبتے  
 بود کنیزک را بسبب فروخت بعد فروختن عشق غالب آمد آن مرد بر شترئی کنیزک  
 رفت ہر چند عجز و زاری کرد و قیمت میفرود میسر نشد چوں دوست بردوست نیا  
 جامہ پارہ کرد و روے سیاہ کرد و خاک بر سر انداخت در بازار درآمد و این سخن  
 نے گفت کہ اے مسلمانان سزاے آنکس بہتر ازین کہ دوست را بسیم فروشد  
 چہ باشد بہینکہ این حکایت سلطان المشایخ تمام کرد خصم کنیزک را روے  
 بر زین آورد و گفت من صدقہ حضرت سلطان المشایخ آن کنیزک  
 را بدین مولانا بخشیدم سلطان المشایخ خوش شد و در باب خصم کنیزک دعا  
 ہاے خیر کرد و خصم کنیزک را بمولانا ارزانی داشت و مولانا بمقصود رسید الحمد  
 علی ذلک ثلثتہ در بیان ولولہ عشق حضرت سلطان المشایخ کہ در باطن  
 این ضعیف است اگرچہ این دعوی بس بزرگ است مثل گفتہ اندلقمہ پیلان و  
 حوصلہ کنجشکان گنجی ما العصفور فلحمہ وما البق فشحمہ یعنی چہ قدر کنجشک پس  
 گوشتہ او چہ تیرہ چہ چیز است پشہ پس چیرہ او چہ خواہد بود ولایت لاف و فات  
 میزنم در قدم سگان تو چہ خاک چرانے شوم خاک بریں و فاعے من چہ حق علم  
 و علام است کہ چہ در سماع و چہ در غیر سماع در خاطر مے گذرد کہ از سوز عشق آتش  
 در خان و مان ننگ و ناموس زخم شیش سعدی گوید فرماید ولایت روزے  
 بدرائیم من ازین جامہ ناموس چہ ہر جا کہ بتے چوں تو بہ بنیم سپرستم چہ اے خواہ  
 بگذارم سر و سامان را و آتش زخم خان مان را در او حوائے بگیرم و شورے بر آدم ولایت  
 چند پنہان غم عشق تو خورم طاقت نیست چہ وقت آں شد کہ بروں ایم و صد  
 شور کنتم چہ داشت و طاقت صبر بودم بشکیبائی چوں کار بجان آمد زین بس  
 من و رسوائی چہ و سر در بیان عشق ہم قطعہ صید بیابان عشق خوش بخور تو چہ

نکۃ  
مثل

سرتواند کشید پائے زنجیر او و خواہم از آسیب عشق روے بعالم نهم و عرصہ عالم  
گرفت حسن جہاں گیر او و بیاباں لایزال چشم شورا نگیز خود دریا گردانم بیعت  
خوش آب و چشم من ہمہ روے زمیں گیر و نہاید کرد غیرے دامن آن  
نازنین گیر و دریا را از آہ سینہ بیاباں خشک گردانم امیر خسرو گوید بیعت  
دریا ز آہ سینہ من خشک شد چنانکہ ہرگز بچشم خویش نہ بیند کسے نمے و چوں  
ازیں باز آیم زنجیر سگان سلطان المشایخ در سر بنم امیر خسرو گوید  
س زنجیر سگان در خود بر سر من بند و اکنون سراپا نیست کہ دستار  
بہ بندم و بقیہ عمر عزیز کہ مایہ عاشقاں است بے مزاجم دریا د آنحضرت بگذرانم  
بیعت عمر بہمان است انچہ کنم یاد روے تو و جانم بہانست انچہ نهم  
زیر پایے تو و عمر گذشتہ را بواسطہ محبت آنحضرت باز آرم کیست کہ کرو  
انچہ رفت از عمر باز این مہم امروز کار حل تست مگر نفس آخر بر یاد آنحضرت  
روم اگر جزا زہ سعادی بگوئی دوست بر نہ زہے حیات نکو و زہے مکا  
سعادت مکتہ در بیان حقیقت عشق

دلبر جاں رباے عشق آمد عشق با سر بریدہ گوید راز خیز و بنمای عشق را قامت عشق گویند نہاں سخن است آب آتش فروز عشق آمد عقل مردے است خواجگی آنو خط خاک لہو و بازی ماست نیت در عشق خطہ موجود عشق مقصود کارے باشد عشق را رہنما ورہ نبود	سر بر رہنمای عشق آمد زانکہ دانند کہ سر بود غماز کہ بوقت است گفت قد قامت عشق پوشندہ برہنہ تن است آتش آب سو در عشق آمد عشق در روے است بادشاہی نو عالم پاک پاکبازے ماست عاشقاں را چکار با مقصود عشق را خود نگارے باشد در نقش سر و کلہ نبود
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

	عشق با عقل نام تمام بود *
عشق با کفر و دین کدام بود *	
پیش آنکس کہ عشق بہرہ اوست	
کفر و دین ہر دو بندہ رہ اوست	
ہر چہ در کائنات جزو و کل اند *	
در رہ عشق طاقت ہائے بلند *	
ہر چہ از تو ز دور گردون است *	
از سر ضرب عشق بیرون است	
عشق بر تر ز عقل و د جان است	
لی مع المد وقت مردان است *	
کام ملاقات وصل یزدانی است *	
<p>آن نشینندہ تخت آدم را  باز عشقش بجا کداں آورد *</p> <p>چوں رہ عشق رفت سلطان شد  عقل بگذار کو ہم از خانہ است</p> <p>شعلہ عشق لا اوبالی داں  بالغ عشق کم کسے یابی *</p> <p>زانکہ شیون شہد لب دانہ  دل و جانش بجملہ برباید</p> <p>عاشقی باش تا میری پیش  تو بر آنی کہ چوں بری دستار</p> <p>ورذائی تو این مرا بدو جو</p>	<p>دل خریدار نیست جہنم  غز علمش سوے جہاں آورد</p> <p>چوں رہ خلد رفت عریاں شد  گر چہ جانت ز عقل فرزانہ است</p> <p>قدم عقل نقد خالی داں *</p> <p>بالغ عقل را بے یابی  عشق را جاں بوالعجب دانہ</p> <p>ہر کجی عشق چہرہ بنماید  چوں تری ہی ز مردن خویش</p> <p>عاشقاں سر نہت بر سردار  صفت عاشقاں ز من بشنو</p>
نکلتہ در بیان ترغیب در عشق و معذرت بیدرداں	

<p>خداوند اجودہ آشنائی          بعشق خود دلم معبور گرداں          بزلف و خال خواباں داده پیوند          برداے جاں بکار عشق میکوش          اگر خواهی حیات جاودانی          شهید عشق را مرده نگویند          دریں عالم ز ایجاد تو مقصود          و گرنہ من کیاے آں کہ جاں را          بعشق زلف شاں گردم پیوناک          تو اے زاہد ز عشق خو برویاں          شدی غافل ز درد و درد نوشاں          کرشمہ کردن خواباں نظر کن          بکنج مسجد منشیں گرفتار          ز مانع صنع حق را در نظر آر +          کمال زاہداں از عشقبار نیست          صلوٰۃ عاشقان از دیدہ بگذار          نظر کردن بخوبان مذہب است          کہ سن بارے ز مذہب برنگردم          بہ لعل و غریب خو برویاں +          بزاری مے کنم زان لب گدائی          ترا گر عقل بہست اے مرد ہشیار          کہ فردا ذوق لب ہرگز نہا بی</p>	<p>نمیرا غم چراغے روشنائی          ز نور دوستی پر نور گرداں          دل عشاق را لطفت خداوند          ز جام عشق خوں ما دم نوش          براہ عشق میراے توانی +          براہ عشق جسز زندہ نگویند          رضاے حق تعالی دوستی بود          دہم از دیدہ و دل نیکواں را          کنم دل را ز غم با چاک در چاک          مشو منکر مرو لا حول گویاں          گدا محروم شد از حسن سلطان          بعشق شکل شاں جاں و خطرات          بکار خود پرستی نیک ہوشیار          حیوٰۃ بے نظر را هیچ شمار          نشان عافیت در جاں گدازی          نماز زاہداں را خشک انگار          مرا از ہر دو عالم این تمناست          اگر گردم ازین مذہب نہ مردم          بر غیبت مے کنم اینک دل و جاں          تو اے زاہد و یمنی کجائی +          ہمیں جاگیر ذوقے از لب یار          اگر چہ جنت الفردوس یابی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



نکتہ در بیان رویت باری تعالیٰ و تقدس حضرت سلطان المشائخ قس لہ  
 سرہ العزیز مے فرمود مولانا فخر الدین زراذی رحمۃ اللہ علیہ کتابست خمسین  
 نام از اربعین موجز تر بعضی سخنان او را آوردم کہ در بعضی کتب اس را اثبات کردہ  
 است و در بعضی کتب دیگر نفی و ابطال نمودہ یکے از انہا این سخن است  
 و گفتہ اند کہ اثبات رویت باری تعالیٰ و تقدس بدلیل عقلی مقصور نیست و  
 انچہ ابو منصور ماتریدی در کتاب خود آورده است و رویت بدلیل عقلی اثبات  
 کردہ است درست نیست دلیل ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ بریں نمط  
 است کہ جسم مرئی است و حرکت او ہم مرئی است پس رویت صفتی است مشترک  
 میان جسم و حرکت علت جو از رویت ہم مشترک باشد منقول انچہ مشترک است میان  
 جسم و حرکت وجود است با حدوث و حدوث نے شاید زیرا چہ او عبارت است  
 از وجود مسبوق بعدم و عدم نہ علت مے شاید و نہ جز علت پس وجود متعین شد  
 از ہر علت جو از رویت و حق تعالیٰ وجود ہست پس درست شد کہ حق تعالیٰ  
 مرئی باشد اعتراض مولانا فخر الدین زراذی رحمۃ اللہ علیہ نیست کہ مخلوقیت  
 ہم مشترک است میان جسم و حرکت ازیں لازم مے آید کہ وسے مخلوق باشد  
 بعین این نکتہ و این اعتراض بغایت محکم است این را جوابے نکتہ اند بعدہ  
 فرمودہ اند کہ اہل سنت و جماعت درین مسئلہ چنین تاویل کردہ اند کہ حق تعالیٰ  
 گفتہ است فان استقر مکانہ فسوف ترائی یعنی پس اگر ثابت شود جابے او پس ترائی  
 است کہ یہ بینی رویت معلق با استقرار جبل است و استقرار جبل ممکن و معلق ممکن  
 من حیث ہو ممکن باشد بریں دلیل ہم اعتراض کردہ است انہم لطیف است و محکم  
 و بیان اینست کہ جو از رویت کہ معلق بشرط استقرار جبل است کہ ام استقرار  
 در حال استقرار جبل یا در حال تحویل جبل اگر در حال استقرار پس ما ہوا بشرط تحقق  
 باشد و المعلق بالتحقق تحقق و تحقیق فی الحال نیست و اگر در حال تحویل جبل استقرار  
 جبل در حال تحویل ممکن پس دانستم کہ این نکتہ حقیقت ضعیف است قاضی محمد الدین

کاشانی رحمۃ اللہ علیہ از سلطان المشایخ سوال کرد کہ در قصہ مہتر موسیٰ علیہ السلام بعد از سوال رویت وجواب لن ترانی قرآن چہ نہیں خبر میدہد فلما تجلی بر الجبل جملہ دگا و خمر ہنسی صعا یعنی پس ہر گاہ روشن گروانید پروردگار موسیٰ مر کوہ را گردانیدن کوہ را پارہ پارہ و افتاد موسیٰ بے ہوش کوہ خدائے را دیدیانیہ فرمودند ظاہر آیت دلالت مے کن کہ دیدہ باشد و انچہ مفسرین تفسیر نوشتہ اند تجلی نور ربہ تجلی ملکوت ربہ عدول است از ظاہر بے ضرورتی چہ اتفاق اہل سنت و جماعت است بر جواز رویت فی الجملہ لان کن الباری سبحانہ و تعالیٰ مرئیا للنفس و لغیرہ من صفات الکمال واللہ جل جلالہ موصوف یجمع صفات الکمال اگر گویند بلیل معلوم شدہ است کہ در دنیا یکس رویت نیست زیرا چہ قولے کہ بدل رویت حق تعالیٰ را احتمال توں کرد و دنیا کسے نشان نداد جواب گویم ایں حکم در جنس انس آمدہ است ازین لازم نیامد کہ جبل را نباشد شاید کہ در آن قوت نہند و او را سمع و بصر عقل و ہند تا بہ بیند و بعد از دیدن باقی نمازد و طاقت احتمال بقاش نباشد از ہیبت پارہ پارہ گرد و مہتر موسیٰ علیہ السلام اندازہ کار روشن کرد و از سوالے کہ میگرد باز گشت حضرت سلطان المشایخ مے فرمود کہ انیکہ رویت حق جل و علی را منکر اند بارے بر چہ وجہ میزنند و مردم کہ خوش اند بامید و عہہ فردا خوش اند و حلاوت رویت ہر کسے را بر اندازہ شوق آنکس باشد تا شوق نباشد چہ ذوق ولذت یا بد بعضے ازینجا اشتاق میروند و بعضے را ہمانجا شوقے پیدا شو تا ذوقے یا بند فاما این کراست دیگر است کہ ازینجا اشتاق میروند حضرت سلطان المشایخ مے فرمود مرا مشکلے بود کہ انیکہ از دنیا میر و ندیش از آنکے بہشت رسن ایشان را رویت خواہد بود یا نہ تا شبے رئیس نام خادم شیخ نجیب الدین متوکل را و خواب دیدم و انیمغنی از و در خواب پرسیدم جواب گفت از کجا و استبعادی قوی نمود از دیدن ایں خواب مشکل من زیادہ تر شد

تا شبے عورتے تریا نام کہ او را خواہر زاده خواندہ بود بعد از نقل اورا  
در خواب دیدم ہمیں معنی از سوال کردم گفت آرسے بعضے مردان  
مے بینند و من نیز دوبار دیدہ ام اورا پرسیدم کہ از کدام عمل این دولت  
یا فتی گفت چند ناں من از مخدومان خود مے یافتم ہر روز از ناں یکتا  
ناں بدریشاں میدادم حضرت سلطان المشائخ مے فرمود درویشے  
بود سر در خرقة میکرد ہر ساعت و برے آورد و این سخن مے گفت عجب  
است کہ موسیٰ علیہ السلام با کمال نبوت اورا دیدار پست شد و طاقت نہا  
کہ اورا بہ بیند پس ہر کہ افاید او بیند حضرت سلطان المشائخ مے فرمود  
امام احمد حنبل رحمۃ اللہ ہزار بار حضرت عزت را در خواب دید بعد از ازاں  
پرسید بندہ بدیں دولت بکدام عمل رسد فرماں آمد بتلاوت قرآن باز  
عرضداشت کرد تلاوتے کہ با فہم معانی باشد یا غیراں فرماں آمد ہر شکل  
کہ بخواند مے فرمود شاہ شجاع کرمانی قدس السمرہ العزیز چہل سال  
شب نخفت یک شب حضرت عزت را در خواب دید بعدہ ہر جا کہ رفتے جامد  
خواب برابر خود بر دے تا نختید بامیدانکہ این دولت را یا ز در خواب  
بیند تا انگاہ کہ آوازے شنید کہ این دولت ثمرہ آں بیدار یہا بود  
و مے فرمود در قوت القلوب آوردہ است کہ شیخ الاسلام علی موفق  
قدس السمرہ العزیز گفتہ است در خواب دیدم کہ بہ بہشت رفتہ ام چوں  
پیشتر شدم در حظیرہ قدس رسیدم مردے را دیدم در سہر اوقات عرش کشاؤ  
و نظر بر حضرت عزت داشت پلک بہم نیزد پرسیدم کہ این مرد کیست گفت  
خواجہ معروف کہ خدا را نہ از خوف و زخ پرستیدہ است و نہ بامید بہشت  
بل حُبَّ اللہ شَقُّ قَالِی الْقَائِدِ یعنی برائے دوستی خدا و شوق دیدار او پرستیدہ  
است بار تعالیٰ عزا سمدیدار خود او را مباح گردانیدہ است تا روز قیامت  
و حضرت سلطان المشائخ پرسیدند کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

شب معراج حضرت عزت را دید فرمودند دریں سخن بسیار است اما منہج  
مختار آنست کہ در رویت شب معراج تحقیق نیست سایل اولہ زیادہ کردو  
گفت ابوودا کہتہ است حضرت رسالت را صلے اللہ علیہ وسلم پسند  
ہل رَأَيْتَ رَبَّكَ نَوْرًا قَالَ إِنِّي أَرَاهُ یعنی آیا دیدی پروردگار خود را گفت  
پیغمبر بدستی کہ من دیدم او را فرمودند احادیث دیگر برخلاف این آمدہ پس  
رویت شب معراج تحقیق نباشد حضرت سلطان المشائخ فرمود کہ حضرت  
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ از فرزند ان حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام  
و کرم اللہ وجہہ است یک شعبہ خرقہ حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی علیہ السلام  
از آنجانب میرود وقتہ کسے پیدا شد کہ خداے را بہین بنمای گفت میدانی تو کہ  
قوم موسیٰ علیہ السلام دیدار خواستند عذاب آمد قَالُوا اٰرٰنَا اللّٰهُ جَحِيْمًا فَاَخَذَ نُوْحٌ  
الصّٰعِقَةَ وَمُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ دِیَارِ خواست جواب کن ترا فی شنید جبرگستاخی  
میکنی گفت آن عہد موسیٰ بود اما این دولت عہد حضرت محمد است صلی اللہ  
علیہ وسلم کمترین جا کران او بازید بود او گفت لَیْسَ فِیْ جَنَّتِیْ سِوٰی اللّٰهِ و  
ہمچنین چند نظیر دیگر آورد اما ماعلاماں را فرمود کہ او را بگیرند و در آب غرق  
کنند او را در آب انداختند و غوطہ مے دادند او فریاد میکرد یا ابن رسول اللہ  
الغیاث الغیاث او ہچناں مے فرمود کہ در آب غوطہ دہند تا گفت الہی  
الغیاث در حال گفت اسے غلاماں ترک او گیرید چوں او را بگذاشتند بیاید  
و سرور پیش حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بر خاک نہاد و گفت متنا  
دیدم فرمود چگونه دیدی گفت از تو فریاد خواستم نہ سیدی گفتم کنوں  
فریاد از خدا تعالی خواہم در حال روزنے از درون سینہ من پیدا شد  
و رونگہیستم ہر چہ میخواستم معاینہ کردم زہے سوال آنمرد وزہے جواب امام  
جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہ بکمال عقل او را چہ طریق جواب داد و مے  
فرمود صیغہ حرم ہتر موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بود پیش موسیٰ علیہ السلام

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

آمد و گفت آرزو دارم کہ جمال تو بہ بنیم موسیٰ علیہ السلام فرمود نتوانی دیدہ چندانکہ مانع  
 مے شدہ صیغور باز نے ایستادہ ضرورت برقعہ برداشت اہمیر خسرو خوش گوید ہیبت  
 بردن آرزو روں دیوانہ گرداں ہوشیاراں لہ ولیکن خسرو دیوانہ را دیوانہ تر  
 گرداں چوں صیغور انظر بر آں جمال انداخت نابینا شد سگہ کرت و پرواستے  
 ہفتاد کرت برقعہ دور میکرد و صیغور نابینا مے شد و بدعا مے ہنرموسی چشم  
 باز مے یافت دریں میاں ہفتے آواز دادا مے موسیٰ محبت از حایضہ آموز کہ  
 چندین کرت نابینا شد و باز دیدار نخواہد تو میکبارگی اِنِّیْ ثَبْتُ اَلِیکَ یعنی تحقیق  
 کہ تو بہ کردم من بسوئے تو مے گوی مہتموسی علیہ السلام را بدیں سخن حیرتے  
 بیغزوہ و حضرت سلطان المشایخ بخط مبارک خود در ظلم آورده است چوں  
 اہل بہشت جمع شوند بہشتیاں آرزو مے بقا مے پروردگار ذوالجلال لایزال  
 کنند در دار الضیافت جمع آیند ابرے سفید گرد بر گردایشاں برآید و کوشکھا مے  
 آں ابر مرصع بہ در و جواہر بس مکلل مشک باریدن گیرد چنانکہ ہوا مے بہشت  
 ہمہ کافور و مشک گرد دس حضرت ذوالجلال جمال خود نمای بہشتاد ہزار سال در  
 لذت رویت بمانند یَوْمَ تَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی روزیکہ قائم شوند مردم  
 نزد پروردگار عالمیاں و در تفسیر حقایق آورده است چوں ایستادہ بمانند خطبا  
 آید کہ در دنیا امتثال اوامر و نواہی شرع نمودہ آید شستہ جمال ذوالجلال مارا  
 مشاہدہ کنید از برائے رعایت ادب ننشینند حق سبحانہ تعالیٰ فرشتہا پیا آرد  
 نمکیہ کنند بر آں فرشتہا و حضرت عزت را بہ بینند چوں مُتے بگذرد آرزو مے لقا  
 پدراں و مادران کنند حضرت عزت ہمہ را جمع کند چنانچہ در روز جمعہ خلق جمع شوند  
 یکہ یکہ را بینند بعد ازاں فرماں صادر شود کہ دیگر چہ آرزو دارید ہر آرزو کہ باشد  
 یا بید و لکم فیہا ما لستہیہ الانفس وتلدی الاعین وانتم فیہا خالون اللہم  
 ارزقنا لقاءک بکرمک یعنی و خاص شمار است اے مومنناں چیزیکہ نخواہد  
 نفسہا مے شما و لذت یا بند چشماں و شما یاں در آں بہشت ہمیشہ باشید

اے بارخدا یا روزی گرداں مرادیدار خود بکرم خود شیخ خوش گوید ۵ شادی  
بروزگار گدایان گوی اوست ۶ برخاک رہنشته برامید رویت اند ۷ امین  
شاعر بخد مت حضرت سلطان المشائخ عرضداشت کرد کہ نعمت رویت کہ مومن  
را و عہہ است فردا خواہ بود بعد از حصول آن از نعمت ما دیگر چہ بیند بر لفظ  
مبارک را ند کہ سخت کوتاہ نظری باشد کہ بعد از آن بچہ دیگر نظر کنند درین محل  
باز عرضداشت کرد کہ شیخ سعدی گفتہ است ۵ افسوس بر آن دیدہ کہ رو  
تو ندیدہ است ۶ یادیدہ کہ بعد از تو بروئے نگزیدہ است ۷ حضرت سلطان  
المشائخ این بیت را استحسان کرد و فرمود کہ نیکو گفتہ است کاتب حروف در مکتب  
حضرت شیخ الاسلام معین الدین بنجری قدس السدسہ العزیز بنشتہ دیدہ است  
کہ سیکے از بزرگان طریقت کہ از اہل عشق بود در مناجات مے گفت الہی اگر تو  
ز من ہفتاد سال را حساب خواہی من از تو ہفتاد ہزار سال را حساب بنجام  
ز انکہ امروز ہفتاد ہزار سال است کہ نداؤ است بر یکم گفتہ و جملہ را در شور آورد  
پاے کوفتن گرفت و گفت اینجملہ شور ما کہ در زمین و آسمان است از شوق  
است است ہمینکہ آن بزرگ این سخن گفت ندا آمد کہ جواب شنور روز شمار  
ہفت اندام ترا ذرہ ذرہ گردانم و بہر ذرہ دیدار نمایم و گویم اینک حساب ہفتاد  
ہزار سال کفارت نہادیم باب نہم در سماع و وجد و قص و خیر ذلک  
تکتمہ در بیان سماع حضرت سلطان المشائخ قدس السدسہ العزیز  
مے فرمود سماع بر چہار قسم است حلال و حرام مکروہ و مباح اگر صاحب  
وجد را میل بسوے حق بیشتر است آن مباح است و اگر میل بجاز بیشتر است  
مکروہ است اگر میل بکلی طرف مجاز است آن حرام است و اگر میل بکلی  
طرف حق است آن حلال است پس مے باید کہ صاحب این کا حلال  
و حرام و مکروہ و مباح بشناسد و مے فرمود کہ چندین چیز مے باید تا سماع  
مباح شود و مستمع و مستمع ع و آلہ سماع مسموع یعنی گویندہ مرد تمام





خبث و دناوت آن نتوان کرد و سیوم آنکه مستمع سماع بر احوال نفس خود  
 حل کند تقلیب حواس که با خدایتعالی دارد و این سماع مریدانست  
 خاصه مریدان مبتدی زیرا که مریدا را لامحاله مراد است و مراد ایشان  
 معرفت باریتعالی و وصول الی الحق و ایشان را در سلوک احوال پیشین  
 آید از قبول در دو وصل و مجروح و نومیدی و آنچه مشتمل است بر صفت  
 اشعار چهارم آنکه سماع مستمع عین حق باشد بحدیکه در حالت سماع در عین  
 شهود باشد همچو حال زنانی که در مشاهد مہتیر یوسف علیہ السلام  
 دستها بریدند و از خود خبر نداشتند اہل این مقام عبور کردند بچیز بیکانی  
 گشتند از ہمہ چیز مگر از حق جل و علی و این مقام واصلان و کاملان است  
 نکلت در بیان آداب سماع حضرت سلطان المشائخ  
 قدس سرہ العزیز فرمود سماع را چند چیزے باید امان زمانے  
 خوش کہ در آن فراغ دل باشد و خاطر مترو نہ باشد اما مکان و لکش  
 چنانکہ از دیدن آن روح پیدا آید اما اخوان باید کہ بہم از یک جنس باشند  
 یعنی ہر کہ حاضر میشود از اہل سماع باشد و مے فرمود بوقت در سماع  
 نشستن بوسے خوش کنند و جامے پاکیزہ پوش مولانا فخر الدین  
 زرا دی رحمۃ اللہ علیہ در رسالہ خود آورده است کہ آداب دیگر  
 آنکہ سماع بگوش ہوش شنود و قلیل الالتفات و محترز باشد از  
 نظر بجانب ستمعان و تنخیم و تشاوب و سرفرو و افگندہ باشد  
 در فکرے کہ مستغرق باشد و دل او متماسک از تصفیق و قص  
 و سایر حرکات و مرادات آداب دیگر آنکہ تا تواند بخیر و گریہ بآواز بلند و این  
 جاکست کہ او را قدرت بر ضبط نفس خود باشد و اگر قص و گریہ کند او را مباح باشد اگر قصد  
 نباشد زیرا کہ گریہ خزن مے در وقت سبب تحریک سرور و کل سرور مباح است و آداب دیگر  
 آنکہ موافقت نوم کند در قیام اگر یکے از قوم ایستاده در وجہ صادق یا آنکہ ایستاد نہایت اہم از جو

قَدْ بُدِّلَ مِنْ مُوَافَقَةٍ چوں شیخ بدرالدین سمرقندی رحمة الله عليه برحمت حق پیوست  
 او را در سنکوله دفن کردند و روز سیوم سلطان المشایخ حاضر شد مجلس عالی منعقد  
 شد سماع در داده بودند سلطان المشایخ پیستر رسیدند و در حیطه دیگر نشستند چوں  
 الشان در سماع برخاستند سلطان المشایخ نیز برخاستند بعضی گفتند میان  
 شما و ایشان بعد مسافت است شما بنشینید سلطان المشایخ فرمود  
 موافقت شرط است کاتب حروف از والد خود سماع دارد که شیخ بدرالدین  
 سمرقندی سخت بزرگ بود خلیفه شیخ سیف الدین بابر زری بود و شیخ  
 نجم الدین کبری را در یافته بود و سید زائر الحرمین و حافظ و دانشمند بود در  
 کمال آنکس که در دے این همه فضائل است و در سماع غلو تمام داشت بے  
 سلطان المشایخ سماع نشیدے و بغایت خوبصورت و نیکو سیرت بود علیه  
 الرحمة و ادب دیگر آنکه در قص در نیاید کسیکه گراں نماید بر قوم که دلہارا نشین  
 گردانند نقل کذا فی العوارف عن محمد بن علو دینوری رحمة الله عليه ایت قال  
 رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المنام فقلت یا رسول الله هل تنکرھن  
 السماع فقال ما آنکرھ و لكن قلہم یفتحن قبلہ بالقرآن ویختمون بعدہ بالقرآن  
 فقلت یا رسول الله انھم بی ذنوبی ویسطلون علیّ فقال احملھم یا ابا علی  
 ہم اصحابک و کان ممشداً فیقول کنا فی رسول الله صلی الله علیه وسلم  
 نکتہ در بیان تحمیل الفاظی کہ میان شعرا مصطلع شدہ و در اوصاف معشوق  
 سلطان المشایخ قدس الدسرہ العزیزے فرمود از زلف قرب خواہد قوله  
 تعالی یقرّبونا الی الله زلفی یعنی تا اینکه مقرب گردانند ما را بسوسے خدا نزدیک  
 گردانیدن و از لون جنت و از چشم نظر رحمت او و لتضع علی عینی یعنی و از  
 برائے نظر رحمت بر من و کفر پوشیدن باشد و زلف را ازاں کافر گویند  
 کہ او دانه خال در پیش بر صرّح کافر نشوی قلندری کار تو نیست یعنی تا  
 ہستی و اعمال و صدق بر تو پوشیدہ نشود و دعوی عشق از تو درست نیاید

و تا از نفس مرتد نشوی کار کنی فنا ما کاتب حروف در رساله سماع کہ تالیف مولانا  
 فخر الدین زرداری است رحمتہ اللہ علیہ است مراد وقت چیزے خواہد بود  
 کہ حاکم باشد میان بندہ و طاعت حق تعالی و از بیاض چہ نور ایمان و سواد  
 حال ظلمت مصیبت و جزاں معانی کہ نقصان مقام و حال است پس  
 تحمیل الفاظ و اوصاف حق کسے است کہ مستقل شو و فہم از طواہر الفاظ سو  
 چیزیکہ کہ مناسب از الفاظ است از امور حق جل و علی پس الفاظ اشعار ہموچہ الفاظ  
 امثالی است مراد از اں امثال چیزے باشد کہ مناسب باشد و مصرف امثال  
 غیر آنکہ طواہر اں امثال بر این معنی است پس ایں واقع تر است در نفوس و  
 موثر تر است در قلوب زیرا کہ مے نماید ترا چیزیکہ در خیال بستہ در صورت تحقیق  
 و انچہ بد اں ہم گماشتہ و معرض یقین و غائب در لباس حاضر و برائے ان معنی  
 است کہ حق جل و علی امثال را بیشتر آورده در کتاب مبین و کتب منزلیہ چہیں  
 در کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم و کلام سایر انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم و صحابہ رضی  
 اللہ عنہم جمعین تلك الامثال نضربھا یعنی اں امثال ہا مے آرم من برائے  
 مژاں بیا و اتعست و ما یعقلھا الا العالمون یعنی درنمے یا بند اں امثال  
 را مگر عالماں و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود و ہر حرف کہ در سماع  
 شنیدہ ام صفتے شنیدہ ام از صفات حق عز و جل و علی تا ایں غایت اں  
 حرف با و صاف حمیدہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قریا الحق والدین حل  
 کردہ ام تا روزے در حالت حیات شیخ شیوخ العالم قدس اللہ سرہ  
 العزیز از جمعے گویندہ ایں بیت شنیدم بیت مخرام بدیں صفت مبادا ہرگز  
 چشم بدت رسد گزنیے ۴ مرا اخلاق پسندیدہ و اوصاف گزیدہ و کمال  
 بزرگی و غایت لطافت ایشان یاد آمد چناں دگر گفت کہ بدیں حرف سید  
 چشم پر آب کرد بعدہ بسے بر نیامد کہ بر حمت حق پیوستند و مے فرمود کہ فرو  
 قیامت فرمان در رسد کہ ہر بیتچہ کہ مے شنیدید اں را بر اوصاف ما حمل

میگردد گویند آری فرماں رسد که اوصاف حادث و ذات ماقدم محل و صفا  
 حادث بر قدیم چگونه روا باشد گویند خداوند از غایت محبت می گردیم فرمان رسد  
 چون از محبت میگردد بر شمار محبت گردیم بعده سلطان المشایخ چشم پر آب  
 کرد و فرمود یا کس که مستغرق محبت حق است این عتاب است بادیگراں چه  
 خواب کرد درین محل امیر حسن شاعر عذر داشت کرد که بنده را هیچوقت آنچنان دینی  
 پیا نیمنی شود که در سماع فرمود که صحاب طریقت محبت را و مشتاقان را همان ذوق  
 که در آتش میزنند و گرنه آن بودی بقا کجا بودی و در بقا ذوق بودی در آتش  
 آن مقام چشم پر آب کرد و نفسی از سینه مصفا بر آورد و فرمود که مراد قتی در خواب  
 چیزی نمودند من این مصراع گفتم **اے دوست بدست انتظام کشتی** +  
 و باز این مصراع را هم در خواب اعاده کردم + **اے دوست به تیغ انتظار کشتی** +  
 چون بیدار شدم یاد آمد که این مصراع همچنین است **اے دوست بزخم انتظام**  
**کشتی** + بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشته دیده ام ربما یسمع  
 السالک صوتاً من البراغیث و یفهم کلّاً ما مفهوماً من ذوق الباب و کذل  
 من الذی یاب و اصوات الطیر و سمع علی رضی الله عنه صوت ناقوس قال  
 اتدرون ما یقول قالوا لا فقال یقول سبحان الله حقاً حقاً ان المولی قد  
 یبقی نکتة در بیان و جدا هل سماع حضرت سلطان المشایخ قدس سره  
 العزیز می فرمود از نو و نه نام اسم الواجد است و واجد از وجد است چنانچه  
 بمعنی بنشده و جدا آمده و بمعنی صاحب جدا آمده و بمعنی در حق باری تعالی درست نیامد  
 پس اینجا بمعنی معطی الواجد است فاما مولانا فخر الدین زراذی در رساله خود  
 می نویسد که خواجه عثمان گوی در حقیقت و جد می گوید که عبارت از وجد ممکن است  
 زیرا که وجد نیست از سیر الهی عند المؤمنین الموقنین یعنی نهاده است و مؤمنان  
 صاحب یقین ابو سعید خراسانی گفته است **الْوَجْدُ رَفْعُ الْحِجَابِ وَ مُشَاهَدَةُ الرَّقِيبِ**  
**وَ خُصُّهُمُ الْفَهْمُ وَ فُجَادَةُ الشَّمْسِ وَ اَسَاسُ الْمُقْصُودِ**

از بعضی پرسیدند از وجد صحیح فرمود قبول و جدا و ست متوا جدا اما حکما گویند  
 کہ وجد چیست یعنی وجد در دل فضل است شریفه کہ متعذر است نطق بر آن  
 و اخراج آن بلفظ پس میروں مے آرد آنرا نفس بالحنان و نغمات ہر گاہ کہ  
 ظاہر شود سرور و حرکت جوارح پیدا آید نکتہ در بیان احوالے کہ در سماع پیدا  
 مے شود حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ الغزیز میفرمود این  
 ہر سہ قسم است انوار است و احوال است و آثار است و آن از سہ عالم نازل  
 مے شود و آن سہ عالم ملک و ملکوت و ما بینہما جبروت یعنی در حالت سماع  
 انوار نازل مے شود از عالم ملکوت بر احوال بعد از آن در دل پیدا آید آنرا  
 احوال گویند آن احوال از عالم جبروت است بر قلوب بعد از آن بکلی و  
 حرکت ظاہر مے شود کہ آنرا آثار گویند آن از عالم ملک است و مے فرمود کہ  
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از غزا آمد فرمود کسے باشد کہ دف زند  
 ام المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا دف برداشت و ثبوت و این شعر  
 مے گفت شمع ایتنا کم ایتنا کہ فحیوناً فحیا کم + ایتنا کہ ایتنا کہ یحبوناً یحبیکم  
 ولولہ التمرۃ الحمراء ما کنا لو اذیکم + ولولا دعوی الرحمن ما کنا لو اذیکم + فقال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوی یا عایشہ و میفرمود وقتے رسول علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام میاں یاراں نشستہ بود جب رسول علیہ السلام این آیت آورد  
 و اذا سمعوا ما انزل اللہ الی الرسول تری اعیینہم تفیض من اللہ مع مہاجر فوا  
 من الحق رسول زوشت بر خاست جلہ کرد و نشست چنانچہ از فرحت بسیار ردا و مبارک  
 مبارک در میان جمع افتاد این حکایت معروف است کہ در انجلیس جمع از صحاب بود ندیکان یکاں  
 کردند و بردند و مے فرمود کہ در عہد رسول علیہ السلام شخصے بود کہ اورا کعب ہر گفتمندے در  
 جاہلیتے چند ہر جو رسول علیہ السلام گفتمندے بود بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کرد و  
 مکہ بود اورا خبر شد کہ رسول علیہ السلام صحابہ را فرمودہ است ہر جا کہ ہر را بیان بکشد ایں خبر  
 رسید از ہم صحابہ اس نام پوشیدہ مے رسید و پیچیدہ نزد رسول علیہ السلام آمد ایمان آورد و شعر آغاز کرد



رسول علیہ السلام پر سید کہ تو کیستی گفت من کعب بن زہیرم از ہم اصحاب تو  
 ایس لباس پوشیدہ ام شست بیت و ہجو رسول علیہ السلام گفتہ بودم ایس زمان  
 صد و بیست اضعا ف آں در مع گفتہ ام رسول علیہ السلام گفت بخواں خواندن  
 گرفت تا بدیں بیت رسید شعر بتلیت ان رسول اللہ او عد فی والعفو عند  
 رسول اللہ ما مؤل رسول علیہ السلام فرمود اعدادت کن اعدادت کرد و در سماع  
 از بخاست کہ اعدادت مے فرماید رسول علیہ السلام جامہ برد و با عنایت کرد از بخاست  
 کہ درویشاں بقوالاں خرقہ مے دہند چوں رسول علیہ السلام وفات یافت  
 معاویہ گفت صد دینار بتو میدہم آں بردمن دہ تا بدہ ہزار رسا ندا و ندا چو  
 خلافت بمعواویہ رسید کعب بن زہیر وفات یافتہ بوفیر زندان او کس فرستاد  
 کہ آں بردمن دہی بیست ہزار دینار بایشاں داد و آں بردرا ازیشاں بستہ  
 شنج الشیوخ در عوارف آوردہ است کہ ایس زمان زرخزانہ خلیفہ ناصر الدین  
 است و مے فرمود کہ وقتے رسول علیہ السلام بہاغے رفت و ابو موسی  
 اشعری را فرمود کہ تو بردیاغ باش اگر کسے آید بے اذن من نگذاری و درون  
 باغ چاہے بود ابو موسی پایے ہاے مبارک خود در میان آں چاہ فرو ہستہ  
 نشست در آں حال امیر المؤمنین ابو بکر صدیق آمد ابو موسی اشعری حضرت  
 رسالت را از آمدن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خبر کرد رسول صلی اللہ علیہ  
 سلم فرمود کہ او بگذازت یا یاد ابو بکر آمد بر استاے حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہم بر آں ہیئت پایے ہا در چاہ فرو ہستہ نشست بعد امیر المؤمنین  
 عمر رضی اللہ عنہ آمد از آمدن او نیز خبر کرد با آں بشارت دروں طلبید آمدہ  
 جانب چپائے رسول علیہ السلام ہم بر آں ہیئت نشست بعدہ امیر المؤمنین  
 عثمان آمد بعد از رخصت درآمد و بر ہماں ہیئت مقابل رسول علیہ السلام  
 آمد ثلثہ نشست بعدہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ آمد بعد از اذن درآمد و بر آں  
 ہیئت نشست بعدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہچنین کہ امروز یک

جابیم موت ہم کجا خواہد بود و بعثت ہم کجا خواہد بود بعدہ حضرت سلطان  
 المشایخ قدس السیرہ العزیز فرمود حالے کہ درویشان اہل دل را پیدا میشود  
 از نجاست و مے فرمود موسیٰ علیہ السلام از چیزے متوحش شدے عصا  
 او تسبیح گفتے و او ازاں انس گرفتے و مے فرمود کہ شیخ احمد غزالی چنین آورده  
 است کہ بعد از آنکہ موسیٰ علیہ السلام بشرف مکالمت حق تعالیٰ مشرف شد  
 ہم کرانظر بر جمال وے افتادے مے سوخت فرماں شد کہ برقع پیش روی  
 خود گیر برقع گرفت از نور روی موسیٰ علیہ السلام آں برقع مے سوخت برقع  
 از چشم کرد آں نیز بسوخت بعد از ازاں از آہن گرفت آں ہم بسوخت موسیٰ  
 علیہ السلام تحمید حضرت جبرئیل علیہ السلام آمد و گفت یا نبی السبط طلب جامہ کہ درویش  
 از سر حالت آں خر قدہ کردہ باشد برقع بساز موسیٰ علیہ السلام طلب کرد نشان  
 یافت فلاں جادرویشانند بریشاں باشد برقت بریشاں یافت ازاں برقع  
 ساخت و بر روی خود انداخت نسوخت و سالم ماند و مے فرمود حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام را حالے غالب بود تا بحدی کہ روز آسے زد کلاه قلعہ  
 او بسوخت و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام کہ  
 بعضے را حالے در سماع غالب مے باشد کہ تمیز نمی ماند و بعضے را اگرچہ حا  
 مے باشد را فاما مغلوب نمے شود و کمال در آست کہ در سماع مغلوب نشود  
 و بعضے در سماع از خود پیچید گردند کہ اگر میخ آہنی در پایے ایشان رود ندانند و  
 بعضے در سماع باخاں چہاں حاضر شوند کہ اگر برگ گلے در زیر پایے ایشان  
 باشد ندانند و این مرتبہ کاملانست و مے فرمود کہ شیخ بدر الدین غزنوی  
 از شیخ شیعہ العالم قدس السیرہ ہما العزیز سوال کرد کہ یہوشی اہل سماع از  
 کجاست حضرت شیعہ شیعہ العالم قدس السیرہ العزیز فرمود از آنکہ فاع  
 است بر یکم شنیدند یہوش گشتن ازاں روز باز یہوشی در ایشان مرکوز  
 چوں سماع شنوند آں یہوشی در ایشان اثر کند حیرت و حرکت در ایشان

ظاہر شود سلطان المشائخ میفرمود سماع برد و نوح است باجم و غیر باجم باجم است کلا  
 سماع عجم می آرد و اینکس در بخش می شود و این را شرح نتوان داد اما غیر باجم است  
 بعد از آنکه سماع اثر کند آنکس آنرا تمیل کند بر حضرت حق سبحانه یا بر پیغمبر خود یا جائے که در  
 دل او بگذرد و می فرمود که فارابی حکیم بود روزی در مجلس خلیفه درآمد با جماعتی  
 و صورتی مخفی پیش خلیفه سماع آغاز کرد جنگ بست و نواخت آن حکیم سماع راسته  
 قسم کرده اول مضحکات یعنی خنده آورنده و دوم متعلی یعنی گریه آورنده سیوم معنی یعنی بیہوش  
 گرداننده القصہ چوں چنگ آغاز کرد اول ہمہ مجلس بقرقہ خندیدند باز چنان  
 نواخت کہ ہمہ در گریہ شدند باز چنان نواخت کہ بیہوش شدند آنگاہ او در جائے  
 چیزے نوشت و رفت کہ فارابی قَدْ حَصَرَ هَهُنَا وَ غَابَ یعنی تحقیق ظاہر شد  
 اینجا پوشیدہ شد چوں اہل مجلس از سماع بیہوش باز آمدند سخن در جائے نوشتہ  
 دیدند دریافتند کہ حکیم فارابی بود و می فرمود کہ ہمیں حکیم بود کہ خلیفہ را بد عقیدہ  
 کردہ بود کہ شیخ شہاب الدین ازین مذہب گردانید و بحد مذہب اہل سنت  
 و جماعت باز آورد در باب دہم در نکتہ حکایات تحریر یافتہ است و می فرمود روزی  
 خواجہ خضر علیہ السلام بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
 قدس السیرہ العزیز آمد و درویشاں سماع آغاز کردند شیخ شیوخ العالم  
 بر سر سجادہ نشستہ بود ہر دو دست مبارک خود بر آورد و این بیت بلند  
 خواند بیت صاحب دروے کجاست تا بنمایم صد گریہ زار زیر ہر خندہ  
 خویش و می فرمود کہ از شیخ ضیاء الدین رومی شنیدہ ام کہ گفت  
 مرا ایسے بود اورا در سماع حالے و شوقے و ذوقے بودے بعد از نقل  
 او در خواب دیدم کہ در بہشت مقامے رفیع یافتہ است فاما مغموم بہشت  
 آن مقام رفتم و گفتم چرا مغمومی گفت این مقام یافتہ ام اما لذتے و ذوقے کہ در  
 سماع بودنے یا جم و می فرمود جفید نام قوالے بود من از شنیدم  
 کہ شیخ شرف الدین کرمانی ساکن قصبہ سستی بود در سماع

جان داده است باین بیت بیت هر روز ديد جان من آواز مرا ز نههار  
 براه دوست در باز مرا \* شيخ شرف الدين گفت در باختم و جان دم  
 و رزماں جان داد و بجاناں رسيد الحمد لله على ذلك في فرمود از قاضى حميد  
 الدين ناگورى بارسيد است كه مجلس سماع بود و قوالان كامل حاضر بودند  
 در نئے گرفت صاحب سماع شبانه گفت بيائيده اگر كسى را با كسى تفاؤ  
 حالى باشد با يكديگر صفا كنيد صفا كردند هم موثر نيامد باز گفت نبايد كه  
 بيگانه در آمده باش تفحص كردند نبود ترك سماع كردند باستغفار شغو  
 شدند در اثناى آن درويش رسيده اين بيت خواند بيت كس را  
 چو تو معشوق مبارك پي نيت به اے جان جهاں مثل تو در روى زمين  
 نيت به با سماع اين بيت اثرى ظاهر گشت و عزيزى در آن مجلس جان  
 داد ديگراں آن درويش رهنج كردند كه ديگر اراين بيت در سماع گوى و ميغز  
 كه در خانقاه خواجه يوسف چشتى قدس الله سره العزيز عزيزان چشت سماع  
 در دادند قوال اين بيت گفت بيت عاشق همواره مست و مدهوش بود  
 و زياد محب خويش بهوش بود \* فردا كه همه بحشر حيران باشند \* نام تو درون  
 سينه و گوش بود \* اين دو بيت سخت گرفت و دو نفر از درويشاں چمتاں  
 مدهوش شدند كه خرقة ايشاں برقرار مانده بود و ايشاں نا پيدا شده بودند حضرت  
 سلطان المشايخ نے فرمود كه وقتى قاضى منہاج الدين جو رگاني را  
 شيخ بدر الدين غزنوى رحمت الله عليه طلبيد و آں روز دوشنبه بود و وعده  
 كرد كه چون از تكير فارغ شوم بيايم بعد از آمدن قاضى سماع آغاز كردند قاضى  
 منہاج الدين را اين بيت گرفت بيت نوحه ميكرد بر من اين نوحه گردنجه  
 در دل سوزم بر آمد نوحه گر آتش گرفت \* دستار و خرقة كه پوشيده بود پاره پاره كرد  
 امير خسرو خوش گويد بيت خوش آن حالى كه باشم گرد كويت \* رنجه پر خوں گريباں  
 پاره پاره \* و فرمود قاضى منہاج الدين مردى صاحب ذوق بود

روز و شب تذکیر او میرقم این رباعی خواند ریاضی لب برب دلبران هوش  
کردن چو آہنگ ہمزلف شش کردن چو امروز خوش است و یک فردا خوش  
نیست چو خود را چو طعمہ آتش کردن چو این بیت شنیدم بخود شدم  
و ساعت گذشت تا بخود باز آمدم دے فرمود شیخ نظام الدین ابوالموید  
رحمۃ اللہ علیہ دیدم بر در سحرے دریائے تعلیم داشت از پاسے کشید و بد  
گرفت و بسی درآمد و دکانہ بگذارد برشتے کہ من ہیچس را در نماز بر آں ہیئت ندیدم  
بعدہ ربالائے منبر رفت مقررے بود خوش خواں آیتے خواند بعدہ شیخ  
نظام الدین ابوالموید کاغذ کرد کہ بخط بابائے خود نوشتہ دیدہ ام ہنوز  
دیگر نگفتہ بود کہ این سخن در حاضران در گرفت انگاہ این دو ہیئت بگفت

ہیئت نہ از تونہ از عشق تو حذر خواہم کرد	جاں از غم تو دیر و زبر خواہم کرد
بر در دے بجاک در خواہم شد	پر عشق سرے ز گور بر خواہم کرد

دے فرمود کہ وقتے حضرت شیخ شیخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز  
خواست کہ سماع بشنوند گویند حاضرین و مولانا بدر الدین اسحاق را  
فرمود کہ آں مکتوب کہ قاضی حید الدین ناگوری فرستادہ است بہار  
مولانا بدر الدین خلیفہ کہ در آں مکتوبات بود آورد و دست خلیفہ اندا  
ہماں مکتوب بدست آمد شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس اللہ سرہ العزیز فرمود  
کہ بایست و بخواں مولانا بدر الدین ایستاد و خواندن گرفت در آں مکتوب  
این نوشتہ بود فقیر حقیر ضعیف نحیف محی عطا کہ بندہ درویشانست و از سر  
دیدہ خاک قدم ایشان شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر را از استماع این کلمات  
حالے و ذوقے پیدا شد و بعدہ در آں مکتوب این رباعی بود خواند ہیئت

آں عقل کجا کہ در کمال تو مید	واں روح کجا کہ در جال تو رسد
گیرم کہ تو پردہ گرختی ز جمال	واں دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد

دے فرمود وقتے من عرض داشت بخدمت حضرت شیخ شیوخ العالم

شیخ کبیر نشہ بودم میں رباعی در قلم آورده بودم رباعی نزاں روے  
 کہ بندہ تودانند مرا بہ بر مرک دیدہ نشانند مرا بہ لطف عاست کہ عنایتے  
 فرمودہ است \* ورنہ نہ کیم وچہ ام چہ خوانند مرا \* بعدہ بخمدست حضرت  
 شیخ شیوخ العالم آدم میں رباعی یاد کرد و فرمود کہ تو میں رباعی لاکہ نشہ  
 بودی یاد گرفتہ فرمود و تھے شیخ شیوخ العالم میں بیت خواند بیت  
 نظامی میں چہ اسرار است کہ خاطر عیاں کردی \* کسے سرش نہی اند زباں  
 درکش زباں درکش \* ہر بار کہ میں بیت بر لفظ مبارک میراند تغیرے پیدا میشد  
 چوں شب شدے نیز میں بیت سے فرمود و حالے پیدا مے شد بعدہ حضرت  
 سلطان المشائخ فرمود کہ چہ بود در خاطر مبارک ایشان کہ میں بیت  
 مے گویانید مے فرمود شیخ سیف الدین یا جری رحمۃ اللہ علیہ گفتے کہ  
 من مسلمان کردہ میں بیت شنائی ام عزیزے حاضر بود بیتے خواند چناں نمود  
 کہ میں بیت است بلیت بر سر طور ہو اطنبو شہوت یزنی \* عشق میرلن  
 ترائی را بدیں خواری نجو \* بعدہ حضرت سلطان المشائخ فرمود بیت خاکپا  
 راہ عیاران میں در گاہ را \* برکت دست عروس ہمد عماری نجو \* امیر  
 عضداشت کرد کہ عماری چہیست فرمود کہ مردم آں را عماری گویند عمارت  
 عمار نام مردے بود کہ میں عماری ساختہ اوست و نیز سیف الدین باجر  
 بار ما گفتے کہ کاش مرا انجا بہر دندے کہ خاک شنائی است تا من آنرا مے  
 چشم خود کنم مے فرمود کہ شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا وصیت کرد کہ  
 فخری نامہ یاد گیرند کہ در آں فواید بسیار است مے فرمود کہ در بداوّل  
 بزرگے بود کہ مثل او بزرگے نبود او گفتے کہ درینا فخری نامہ در پیرانہ سالی  
 بدست من افتاد اگر در جوانی بدست من افتادے بقوت او کار مے شگرف  
 کردے نکتہ در بیان قصہ تخریق ثوب حضرت سلطان المشائخ قریب  
 سرہ الغریزے فرمود کہ تحریکے کہ بیا دحق باشد سجب است و اگر میل بفساد



ہو و حرام آتا آنکہ در سماع قص و حرکت کند و جامہ در اند ہر چہ در آن بندہ مغلوب است  
 ما خود نباشد و ہر چہ باختیار کند تا بمر دم نماید حرام باشد و مے فرمود و رویشے چون  
 در سماع دست زند شہوت کہ در دست باشد میریزد و چون پائے بزمیں زند  
 شہوت پائے میریزد و چون نعرہ زند شہوت دروں میریزد و میفرمود کہ حضرت  
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین  
 علیہما السلام را در قص مے آورد و این کلمات مے گفت حرق حرقہ عین لغتہ  
 حرقہ شیئ صغیر یعنی سوختہ اورا سوختگی چشم گزیدہ اورا سوختگی شے خورد و مے  
 فرمود کہ بعضے گویند کہ در وقت یخبری بر ضرب قوال چگونہ قص مے کنند بدانکہ  
 چون مرد از خیالات نفس و خواہشہاے شہوت دور تر گردد علامت قرب  
 اوست و میفرمود **وَرَأَيْتُ بِرِّكَلْمٍ قَالُوا بَلَىٰ** بعضی بزباں گفتند و بعضی باشارت  
 دست بعضی باشارت سر در سماع از وہماں حرکت بوجوہ آید و مولانا فخر الدین  
 رزادہ در رسالہ خود بنشتہ است کہ از بعضے پرسیدند کہ سبب حرکت اطراف بالطبع  
 بروزن الحان چیست فرمود آن عشق عقلی است و عشق عقلی محتاج نیست سخن  
 گفتن معشوق حکایت و تبسم و ملاحظہ و حرکات لطیفہ بچشم دابر و باشارت  
 کفایت است این را نواطق روحانی گویند امیر خسرو گوید بیت آن چشم  
 سخن گو نگرد آن لب خاموش و آن تلخی گفتار و شکر خندہ  
 چو یوسف گفت بابر و شنیدم بچشم این ضعیف گوید **اشارات تو پنہاں**  
 نیست اے یار دل و جاں مے بری جاناں بگفتار بچشم نازنین کردی  
 حکایت بجنوں ریزی مادادی روایت و مے فرمود پند گوئی بود در  
 بدائوں از و پرسیدند کہ در سماع و قص چگونگی گفت این مقدار میدانم  
 کہ بے خود بر تائبہ تافتہ میجہد و مے فرمود کہ مولانا بیدار الدین اسحاق  
 گفتہ کہ حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
 الغزیز در قص آمدہ بود و دست مبارک خویش در کف من نہادہ

ازین فخر و مہمانت کر دے و پیش از آنکہ در آن مجلس سماع گرم نبود محمود و پیوہ کہ  
 از میدان حضرت شیخ شیعوخ العالم بود اورا گفت اسے محمود مدوہ یا زندہ بعد  
 محمود در قصص آید کتاب حروف ازوال خود سماع دارد کہ از آن تاریخ کہ شیخ شیعوخ  
 العالم نفس فیض بخش کہ در باب خواجہ محمود پیوہ فرمود خواجہ محمود تا آخر عمر در ہر  
 مجلس کہ بودے پیش از سہدہ در سماع شدے و فرمود کہ در آن ایام ماضی قاضی  
 بود در اجود ہن دایم بخدمت شیخ شیعوخ العالم منازعت کر دے از رعایت  
 خصوصت بہ ملتان رفت با صد و دایمہ ملتان گفت کہ کجار و اباش کہ  
 یکے در سجد نشیند و آنجا سماع فرماید و گاہ گاہ در قصص ہم باشد ایشان گفتند  
 اینکہ تو میگوئی واقعہ کیست او گفت شیخ شیعوخ العالم گفتند ما اورا ہیج نتوانم  
 گفت منقول است محمد میرم نام قوال بود کہ شیخ ابو حدالدین کرمانی قدس  
 السیرہ از و سماع کراندہ برد و خدمت شیخ شیعوخ العالم قدس السیرہ العزیز  
 فرمود کہ سماع در دہن گویند گاہ سماع در داند شیخ بدرالدین غزنوی  
 و شیخ جمال الدین ہانسوی در قصص شدند قوالاں ایں قصیدہ نے گفتند  
 خواجہ نظامی فرماید قصیدہ ملاست کردن اندر عاشقی لاسست ملاست کے  
 کند آنگس کہ بینا است نہ ہر تزدانے را عشق زبیدہ نشان عاشقاں از  
 دور پیدا است نظامی تا توانی پارسا باش کہ نور پار سائی شمع دلہاست  
 و حضرت سلطان المشایخ نے فرمود کہ شیخ بدرالدین بسیار مہم شدہ بود  
 مسافراں اورا گفتند کہ شیخ بدرالدین پیر شدہ چہ شکل سے قصد شیخ فرمود کہ او  
 نے قصد عشق سے قصد ہر کرا عشق است در قصص است و نے فرمود کہ شیخ  
 بدرالدین غزنوی از پیری جنبیدن نتوانستے چوں سماع شدے چناں  
 نے رقصیدے کہ گوی وہ سالہ کودک میر قصد و میفرمود کہ وقتے شیخ بدرالدین  
 غزنوی مرا گفت یا من ترا اجازت نامہ سماع نویسم من گفتم مرا ایں مقدار قابلیت  
 نیست ہر چہ درین بود شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین قدس السیرہ درین یہ ملافتہ

و آنچه باقی مانده نفرموده است بنا بر آن ناقابل با ششم و آن تقصیر من باشد  
 این سخن مرادشوار نمودن خانه آدم و روز دوم زیارت شیخ شیوخ العالم آدم  
 و من فرمود و بچو قتی یاد دارم که در سماع اول من برخاسته با ششم مگر یکبار در جمعی  
 بودم سماع آغاز کردند در من قوی در گرفت پنج و دهم چون بخود باز آمدم خود را  
 ایستاده دیدم هر که در سماع اول برخیزد هر چه در آن سماع بگذرد از او پرسند  
 بزرگے خوش گوید **۵** رقص آن نبود که هر زمان برخیزی **۶** بی درد چو کرد  
 از میاں برخیزی **۷** رقص آن باشد که در دو جهان برخیزی **۸** دل پاره کنی  
 و ز سر جاں برخیزی **۹** و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشته دیده  
 ام اگر کسی در میاں افتد چنانکه پشت او بر زمین آید و در میان باشد جامه خود  
 فد کند چند آنکه جامه او را از میان جمع بکس بخرد تا خود را بشکرا نه باز خرد و اگر  
 کسی خود را در آتش اندازد یا از بلندی او را بازاندازد اگر این سماع حقیقی باشد  
 او را ضرر نرسد و اگر تکلفی باشد سوخته و مرده به و من فرمود که کافور نام خواهم  
 سراسر بود در دارالامان و پلی دو تنکه پیش من آوردم من آنرا قبول کردم  
 او گفت مرا فرمان است که هر جمعه بروح سلطان غیاث الدین بلبن  
 چیز می دهم اگر فرمان شود از توجه هر جمعه چیزی بخدمت شما در غیاث پور  
 بر ساختم من آنرا قبول کردم و او می رسانید تا در یک جمعه سماع بود بیتے مرا  
 گرفت من در رقص درآمد دست بالا کردم در دل من گذشت که چه رقص  
 میداری سبب آنکه هر جمعه دو تنکه معین بتو امیر سد باز گشتم با مقام خود بایست  
 و توبه کردم که بار دیگر از و آن دو تنکه قبول نکنم بعد از سماع درآمد شیخ سعدی  
 خوش گوید **۱۰** رقص و قتی مسکنت باشد **۱۱** کاستین کرد و عالم افشانی **۱۲**  
 عرض میداد و کاتب حروف بر آن جمله که و قتی امیر خسرو رحمة الله علیه در  
 رقص درآمد و دستها بالا کرد حضرت سلطان المشایخ - امیر خسرو را  
 پیش خود طلب و فرمود که تو تعلق بدینا داری ترا نشاید که دستها بالا کرده

درقص در آئی امیر خسرو دستہا گرد آورد و مشت بستہ رقص کردے  
 کرات کاتب حروف اینمعی از امیر خسرو درقص معائنہ کردہ است  
 بیت رقص گر ہمیکنی رقص عارفانہ کن \* دنیا زیر پای نہ دست بر آخرت  
 فتال \* و مے فرمود کہ رقص سخن نیست مگر باضطرار و خروج از اختیار تا آنکہ  
 سلطان عشق استیلا یابد بجدیکہ اگر وجد نکن۔ اور امضرت کند شیخ اشیروخ  
 شہاب الحق والدین سہوردی قدس سرہ العزیز در حوارف آوردہ است  
 بعضے صادقان رقص بر الحان و وزن کردہ اند من غیر انہما روجد و حال  
 و نیت ایشان موافقت فقر است و رقص ایشان از قبیل مناجات شہ  
 چنانکہ ضحک و ملاعبہ با اہل و اولاد و مے فرمود کہ رقص ناموزوں رفتن  
 میان درویشان عیب است قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ  
 سرہ العزیز در سماع ہائیکے را گفتے تا ہر کہ در رقص بے اصول رود اورا از  
 در من بیرون کنید و قتے در مجلس مردے بے اصول میرفت آنکس بہام  
 و دست بر سینہ نہادہ از رقص بازداشت چوں سماع آخر شد آن مرد بے اصول  
 بطلب انصاف برخاست و پیش قاضی حمید الدین ناگوری درآمد و گفت  
 سماع در من اثر کردہ بود و در مائے آسمان کشادہ گشتہ پایے در بہشت  
 نہادہ بودم تا دروں بروم در اثناے آن فلاں کس آمد و مرا بازداشت  
 من ازل نعمت محروم شدم قاضی حمید الدین روے سوے این  
 رقص بے اصول کرد و گفت بہشت جائے بے اصولاں نیست  
 نکتہ دریاں استماع سماع و بکا و رقص حضرت سلطان المشائخ  
 قدس سرہ العزیز را بہجت سماع اگر است۔ عا میگردند و روز پیش از  
 از طعام معہود کہ بوقت افطار مے آوردند نقصاں کردے و آنچه معہود بود  
 معلوم است چہ مقدار در نکتہ مجاہدہ تحریر یافتہ است العرض بعد از ادا  
 اشراق در مجلس سماع در صدر بر سجادہ محبت و عشق بنشتے شاعرے

گوید شعر فیما حسن الزمان وقد تجلی بہذا الغری والقبال صد رہ یعنی پس  
 اسے نیکو زمانہ در حالے کہ جلوہ کردہ بایں خوبی و بایں پیش آمد بالا را و از شاخ  
 کبار آنوقت چوں شیخ ضیا الدین رومی و مولانا شمس الدین دامنانی جد  
 مادرین کاتب حروف و مولانا حسام الدین اندیقی و مولانا نظام الدین پانی  
 پتی و شیخ علی زنبیلی و سجادہ داران زمانہ چوں در یگانہ پیغمبری و سراں حلقے  
 حیدریاں و قلندریاں و مسافران بجزو برکہ در شہرے بودند در آن جمع حاضر  
 مے شدند بزرگے خوش گوید شعر طوبی کا عین قوم انت بینہم + فہو من  
 نفعہ من و جہلک الحسن + چوں طعام نہاری خرچ شد تو آلاں خوش گوے کہ  
 ملازم آنحضرت بودند چوں حسن پیمیدی کہ بصورت و سیرت صوفیاں بود و صفا  
 قوال در مجلس نبوت سماع مے گفت و حسن پیمیدی عجیبی اے بود کہ بجزو آنگہ آغاز  
 کردے آتش بد لہاے عاشقاں در زوے و سنگد لاں را از جاے بجنبانید  
 چوں آسیا بگردانیدے بزرگے خوش گوید بیت از صوت خوش تو خرقد و شاد  
 چوں صبح دیدہ اند گریباں + بعد و صامت کہ ناطق معانی بود میان علم  
 موسیقی بیتے در سماع گفتے الغرض چوں سماع آغاز کردے در حضرت سلطان  
 المشایخ اثر کردے فاما چوں صاحب سماع نشدے چنانچہ در نکتہ رقص تحریر  
 یافتہ است بعدہ عزیزے مسافرے کہ دریں کار بودے صاحب سماع  
 شدے و در ویشاں و عزیزاں در رقص مے آمدند حضرت سلطان المشایخ  
 در مقام خود بر سجادہ کرامت یک ساعت نیکو ایستادہ در گریہ بودے  
 چوں رومال آستیں بگریہ تر شدے ہنگامہ سماع کن برگشتی بموافقت  
 ایثاں با سکونت تمام و اطرافے فراہم در رقص درآمدے و دور عاشقاں  
 بگردے و باز در مقام خود بایستادے و گریہ چناں غالب آمدے کہ  
 سہ چہار گز دستار چہ باب چشم مبارک تر شدے و آب چشم مبارک  
 نوے پاک مے کردند کہ قطرہ از آب چشم مبارک در نظر کسے در نیامدے

فوز است  
 مایہ طاعت را  
 قویاں در بختاں  
 پس آن دوست  
 پیر است از فزون  
 رومال تو کہ خوب  
 است ۱۲

مست  
 بے رومالیکہ  
 بر آستینک

بے رومال

مگر آنکہ ہمیں دستارچہ ترگشتے بیشتر چناں بودے کہ از کف دست مبارک خود  
 آب چشم پاک کر دے چنانکہ حضرت سلطان المشائخ بخط مبارک خود  
 در قلم آورده است کہ حق تعالی در تورات یاد کرده است کہ اے پسر  
 آدم چون بگری چشمہاے تو پس مسح کن بجامہ خوش و لیکن مسح کن  
 بکف دست زیرا کہ آن آب چشم رحمت است این آب رحمت را  
 باعضاء خود بمال عجب نیست کہ از آتش اماں یا بی این ضعیف گوید  
 بلیت ز عشق چشم تو از چشم من شد چشمہ پیدا و لے زان چشمہ ما دایم رو  
 خون جگر باشد و بوقت گریہ در روے مبارک ایشاں ہیج تضرع ظاہر نشدے  
 چنانکہ خلق رائے باشد و ہر گز نغہ و آہ از حضرت سلطان المشائخ  
 ظاہر نشدے مگر نفس سرد از سینہ مصفاے پُر در دبر آوردے و ہیج قوال  
 را جمال نبودے کہ در آن مجلس از مقام سماع کہ آغاز کردہ است بجنہیدے  
 مگر آنکہ درویشے سوختہ از غایت شوق قوال را بگرفتے از مقام خودش  
 بجنہا بنیدے در گریہ و جنبش درآمدے مصرع ز ذوق عشق تو در جملہ ذوق  
 عشق گرفت و از منکراں سماع بعضے فقہا و محمول علما در مجلس حاضر  
 بودندے و از ذوق گریہ حضرت سلطان المشائخ کرمحبت  
 بستہ در پایے مبارک حضرت سلطان المشائخ افتادندے  
 شیخ سعدی گوید بیت ہم سرد ہا را باید خمید و کہ در پایے  
 آن سرد ہا لا رود و ازاں کار کہ انکار نے آوردند بلب اقرار  
 زمین بوس آنحضرت مے کردند بیت سر کہ نہ در پایے عزیز  
 رود و بارگران است کشیدن بدوش و امیخرو گوید بیت  
 خسرو از بخت خوشت یاری کند آنجا رسی ہم بر زمین نہ  
 دیدہ را گستاخے با ما کن و اگر در عین سماع و حال  
 وقت چاشت در آمدے از مجلس بروں آمدے



و بدل فارغ نماز چاشت ادا کر دے باز در سماع آمدے و بیشتر حال ایں بود  
 کہ بوقت سماع عزیزاں جامہ ہا و دستار را بقوالاں میدادند و باز نئے ستمد  
 کسے را از قوالاں قوتے نبود کہ اک دستار را وجہ ہا بمیروں آوردے وقتے  
 چند کورے از دستار مبارک باز شدے بایستادے و اک دستار را  
 باز بستے و بیشتر عطاے حضرت سلطان المشایخ دستار چہ بود کہ  
 اک باب چشم تر بودے اما چوں حضرت سلطان المشایخ در خانہ بود  
 شب و روز در سماع الست و گریہ مشغول بودے مصرع عشق را مطرب  
 از دوں باشد شیخ سعدی گوید بیت مطرباں رفتند و صوفی در سماع  
 عشق را آغاز نہست انجام نیست اگر در خطیرہ و یاد رہاے دیگر و یاد باغ  
 دل مبارک کشیدے حضرت بدولت بر رفتے امیر خسرو گوید بیت رفتم  
 بسوسے باغ و بیاد ت گریستم بر ہر گلے و گرنہ گرایا دباغ بود در اثنائے  
 راہ اقبال خادم عبد اللہ کولی چپ و راست گرد ڈولہ حضرت  
 سلطان المشایخ شدہ با و از نرم و مرقبتے گویاں با جگر سوزاں گریہ کنای  
 میرفتند و حضرت سلطان المشایخ چوں مستی طالع در ڈولہ گریہ کنای تھے  
 عجب تاثیرے بود سماع سلطان المشایخ را در آں ایام ہر بیتے و صوتے  
 کہ حضرت سلطان المشایخ را در سماع ذوق دادے آں صوت و اک  
 بیت مدتے مدید در میاں خلق مشہور شدے خورد و بزرگ و ضعیف و شہین  
 در جمع ہا و محفل ہا و کوچہ ہا و قہا از صدقہ حضرت سلطان  
 المشایخ نے گرفتند و کار نجات و عشق را روز بازارے در جہاں پیدا  
 آمدے شیخ سعدی خوش گوید بیت بادشاہاں بکنج و جند خوش اند  
 عارفان در سماع ہا یا ہوے و خلق را در آنزماں راحت جز حکایت  
 سماع و اخلاص و نیاز بندی و شفقت و لینت و دل در یافتن و سرور  
 زیر پاسے ایل و لاں نہاد کہ کارے دیگر نبود و خوب طبعان عالم از

شعراے بے نظیر و ندیمان دلپذیر و جوانان لطیفہ گوے ہمہ سر پر است  
 حضرت سلطان المشایخ تہادہ بودند و از دولت او ہر کسے باندازہ  
 طبع خویش در سرقسم کہ مے بودند ذوقہا در سینہ خود احساس مے کردند  
 و قوالان خوش گوے کہ چاکران آنحضرت بودند و سایر قوالان شہر  
 نظیر لطافت طبع آں بادشاہ عشق و اضع علم موسیقی گشتہ دم بدم غزلے  
 جدید و صوت نوئے آوردند و کار سر و در العلوم علمی میرسانیدند  
 ایں ضعیف گوید ہمین خلق شادی کنناں بہر کوئے بہ مطربان در سماع  
 ہر سوئے بہ نہرہ بگریدست دف کردہ بہ از خوشی خویش را صرف کردہ  
 ایں ثمرہ ذوق و محبت حضرت سلطان المشایخ بود کہ با حق تعالی  
 داشت تلمکۃ در بیان بعضی مجالس سماع حضرت سلطان المشایخ  
 قدس السرہ العزیز کاتب حروف از والد خود سماع دارد کہ روزے  
 حضرت سلطان المشایخ در دلیز خانہ نشستہ بود و صامت قوال  
 پیش حضرت سلطان المشایخ مے گفت در سلطان المشایخ اثر  
 کرد و گریہ و حالے غالب شد کہے از یاراں آنجا حاضر نبود کہ در قص  
 در آید حاضران بدالبیب در تفکر شدند دریں اثناے مردے از سیر و  
 درآمد و سر بر زمین تہادہ در قص شد حضرت سلطان المشایخ  
 نیز در قص با و موافقت کردند ساعتے ذوق سماع بگرفتند چون  
 سماع فروداشت شد آں مرد و سیر و آمد حضرت سلطان المشایخ  
 فرمود ایں مرد غیب را بطلبید مردم متصل بطلب آن عزیز سیر و آمدند  
 چپ و راست بدیدند نیا فتند عرض میدار دکاتب حروف بر آجملہ کہ  
 ایں مرد از مردان غیب بود چوں مجھے و عاشقے کہ در دریائے محبت  
 غرق باشد خواہد کہ با یاد دوست و بر آشنای شننا کند و دست و  
 پاے زند و یا نور تجلی مخصوص گردد ہر آئینہ از عالم غیب مردے

باورسانند مجلس دیگر کاتب حروف ازوالد خود در حمتہ البد علیہ سماع دارد  
 کہ روزے در خانہ برادر حسین در خانہ چہارستون مجھے بود حضرت  
 سلطان المشائخ در آن جمع حاضر بود و قوال جگری از مو نا و جیبہ الدین  
 بصوتی مرقے گفت و غالب ظن سن آنست کہ این جگری بود (یتا بن  
 بھاجی این اسکے سین باسون) حضرت سلطان المشائخ را این ہندوی  
 اثر کرد و عزیزے صاحب سماع شد حضرت سلطان المشائخ در قص در آمد  
 گریہ و حال غالب شد چوں ساعتے گذشت سماع فرود داشت کردند فاما  
 ہنوز سماع حضرت سلطان المشائخ در سر بود و گریہ باقی بود چوں قوالان  
 ایں حال دیدندے فی الحال ہماں سماع آغاز کردندے بنا براں باز ہماں  
 سماع شروع نمودند و دریں اثنا حضرت سلطان المشائخ انگشت مبارک  
 خود بر زانوے مبارک بطریق قلم را ندوالد کاتب حروف و ملک السادات  
 سید کمال الدین احمد عم کاتب حروف و اقبال خادم و امیر خسرو ملک الشعرا  
 دریں حال مقابل حضرت سلطان المشائخ ایستادہ بودند سید کمال الدین  
 احمد اشارت را ندن انگشت مبارک بر زانوے مبارک دریافت اقبال را  
 گفت کہ حضرت سلطان المشائخ دوات و قلم و کاغذ بخواب اقبال دریں محل  
 نازک پارہ کاغذ پیش برد کہ حضرت سلطان المشائخ بدست مبارک نہاد  
 و در بجانب خواجہ محمود بنیرہ حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 رقص اشارت کرد خواجہ محمد برقص برخاست حضرت سلطان المشائخ  
 دریں محل آں کاغذ بالا کرد و کرا جمال آں کہ آں کاغذ از دست مبارک  
 حضرت سلطان المشائخ بستاند و ضرورت اقبال پیش رفت و آں  
 کاغذ از دست سلطان المشائخ بستہ بعضے کہ محل داشتند خواجہ اقبال  
 مزاحم شدند کہ ہمیند کہ سلطان المشائخ در آں کاغذ چہ نوشتہ است  
 چوں اقبال از اثر نظر سلطان المشائخ بہرہ یافتہ بود و پنختہ گشتہ سچکس را

بر سر سلطان المشايخ واقف نساخت فی الحال آن کا غدر آوردن انداخت  
 و فرود برد و بعضی از خواجا اقبال روایت کنند که در آن کاغذ این نوشته  
 بود مصرع از دست تو بسته ام و دست تو دهم اما چون خدمت مولانا شمس الدین  
 دامغانی جد مادری کاتب حروف که یار غار سلطان المشايخ بود دیدن  
 سلطان المشايخ آمد بعضی بنی بست مولانا از حال سماع و کیفیت کاغذ تمام  
 گفتند و التماس کردند که این مشکل از شما حل خواهد شد شمارے باید که از سلطان  
 المشايخ کیفیت آن کاغذ پرسند چون خدمت مولانا را با سلطان المشايخ  
 ملاقات شد مولانا از کیفیت سماع و آن کاغذ پرسید سلطان المشايخ آب  
 و چشم مبارک گردانید و آه سه و از سینه مبارک برآورد و فرمود که مولانا  
 مصرع نامه نوشتن چه سود چون نرو دسوی دست مجلس فیکر کاتب حروف  
 از والد خود سماع دارد که روزی حضرت سلطان المشايخ در حجره قدیم که درون  
 صفت ستون خور دست نشسته بود و در مقام خلوت صامت قوال  
 سماع آغاز کرد سلطان المشايخ در عالم بسط شد تجرید فرمود هر چه در خانه  
 بود همه را به بندگان خدایه دمانید و آخر والد این ضعیف درآمد سلطان  
 المشايخ تجرید فرموده بود نظر کرد تا چیزی باشد بواله کاتب حروف و سفره  
 چرمی آویخته در نظر آمد والد فقیر را فرمود تو در مطبخ برو چند نان گرم بیا و والد  
 امر سلطان المشايخ بجا آورد سلطان المشايخ فرمود که این نان ها  
 را دریں سفره بنه این سفره با این نان ها تو بستان هر آینه چون کوی  
 عاشقی از سرفوق نعمت بدرویش دهد امید است که آن نعمت در  
 خاندان او باقی ماند و بفرزندان او توالد و او تناسل و ابرس این  
 ضعیف گوید رباعی این نعمت است دینی و دنیا طفیل آن و این ذوقها  
 غیبی در خاندان ماست و هر روز نعمتی و هر لحظه راحتے و این یاد دست مولانا  
 و والد آن مجلس دیگر کاتب حروف از والد خود سماع دارد در آنچه ملک قریب است

حضرت سلطان المشائخ ارادت آور دو قصر کرد و بعد چند گاہ اور آرزو  
 خلق شد و ترتیب جمیعے شکر کرد بہ نیت آنکہ حضرت سلطان المشائخ را در  
 آنجا خود طلبہ و مخلوق شود و بخدمت حضرت سلطان المشائخ آمد و عرض داشت  
 کرد کہ اگر خانہ بندہ را بنویسند و گردانند شرف خلف و سلف این بیچارہ باشد  
 سلطان المشائخ قبول نہ کرد و آخر چوں عجز و بیچارگی قیہ یک بسیار شد بغیر  
 التشریح خاطر قبول کرد قیہ یک جملہ مشائخ و صمد و شہر را جمع کرد چوں حضرت  
 سلطان المشائخ بخانہ اورفت بعد آنکہ طعام نہاری خرج شد سماع آغاز کرد  
 ہرچہ قوالاں سماع آغاز کردند و از ہر نوع مے گفتند و بچکس را اثر نہ کرد مجلس  
 بہچناں بستہ بود تا آخر حسن بہدی قوال این بیت را در سماع گفت بیت  
 در کلبہ درویشی در محنت پنجوشی و بگذا مرا با من ہر سوے مکن افسانہ ہا این  
 بیت در سلطان المشائخ اثر کرد گریہ و حائے غالب شد غریزان و درویشان  
 مجلس را از ذوق حضرت سلطان المشائخ ذوق و حالتی در گرفت الغرض  
 بوقت طلب خیریکہ در خاطر سلطان المشائخ مے گذشت ہماں معنی غیب  
 بدین بیت گویانید ند مجلس دیگر کاتب حروف را نیک یاد است کہ در عہد  
 سلطان غیاث الدین تغلق جمیعے بود در بالاے بام جامع خانہ یاران و عزیزان  
 حاضر این مجلس بودند امیر خسرو استادہ بود سلطان المشائخ سبب  
 زحمت بالاے کہت نشستہ بود و حسن بہدی در سماع این بیت مے گفت  
 بیت سعدی تو کیستی کہ در آئی دریں کنت و چنداں قتادہ اند کہ ماصید لاغیر  
 حضرت سلطان المشائخ را این بیت اثر کرد و مستغرق گریہ شد و خواجہ  
 اقبال خادم سراں کہت استادہ بود دستار چہ ما از جامہ باریک پارہ  
 نے کرد و بدست مبارک حضرت سلطان المشائخ میداد کہ سلطان المشائخ  
 بلاں دستار چہ ما آب چشم پاک مے کرد و بجانب حسن بہدی مے انداخت  
 شیخ سعدی خوش گوید قطعہ ناودان چشم رنجوران عشق و گرفتار و زیند بخور

مجلس دیگر

ایک ہیجے چشاد باش اے مجلس روحانیاں چتا خورد این مے کہ من ستم  
 بیوے چوں ساعتے بریں حال گذشت سماع فروداشت شد امیر حاجی  
 پسر امیر خسرو غزل خواندن آغاز کرد چوں بدیں بیت رسید بیت خسرو  
 تو گیتی کہ در آئی دریں شمار چکیں عشق تیغ بر سر مردان دیں زده است چ  
 باستمع این بیت حضرت سلطان المشائخ را ہماں حال و ذوق پیدا  
 شد الغرض ہر بار کہ این بیت امیر حاجی مکرر کر دے حضرت سلطان  
 المشائخ دستار چہ جانب امیر حاجی دیکر دستار چہ جانب امیر خسرو مے انداز  
 الغرض چوں حسن قوال سلطان المشائخ را دراں حال دید ہماں بیت  
 شیخ سعدی کہ در صدر سطور است در صوت گرفت درین حال حضرت  
 سلطان المشائخ بجمت قص اشارت بنجدست خواجہ موسیٰ پسر مولانا  
 بدرالدین اسحاق نمبرہ شیخ شیوخ العالم کرد خواجہ موسیٰ سر بر زمین نہاد  
 و برقص برخاست چوں ساعتے تواجد کرد سر بر زمین نہاد و نشست حضرت  
 سلطان المشائخ ہچناں در گریہ و ذوق سماع بود خداوند آں چہ وقت  
 بود و چہ حال تالاب گور و ذوق انحال در سوید اے دل کاتب حروف خواہد  
 بود جاں بار زوے آں ذوق کہ از سلطان المشائخ معاینہ کردہ است  
 بر یاد حضرت سلطان المشائخ خواہد داد النشاۃ تعالیٰ این ضعیف گوید  
 بیت دل بزلت تو ہم عشق ابد در یابم چاں بیا تو دہم زندگی از سر  
 یابم چ مجلس و مگر کاتب حروف را یاد است در خانہ حضرت سید السادات  
 سید خاموش عم کاتب حروف کہ مناقب او در نکتہ سادات تحریر یافتہ  
 است جمعیتے بود و در آں جمع سلطان المشائخ حاضر بود و حسن بہدی قوال  
 در سماع غزل شیخ او حد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بصوت مُرق مے گفت چوں  
 بدیں بیت رسید بیت گشتی از آن دیگران او حد شدی دامن کنوں چتا  
 مہر تو بر جاں بود او حد کیاے دیگران حضرت سلطان المشائخ



ایں بیت اثر کرو گریہ و حال غالب آمد در قفس درآمد و ذوق مے گرفت در  
 انشائے ایں حال وقت فی الزوال درآمد سماع فرو داشت کرد و نیش بستن  
 فاما حضرت سلطان المشائخ را ذوق سماع ہنوز در سر بود و آب در دیدہ  
 مبارک چوں عوارید غلطان بچو مست طاق نشست در بنیماں امیر خسرو  
 غزل خواندن گرفت اول ایں بیت خواند بیت رخ جملہ را نمود مرا گفت  
 تو ہمیں + زین ذوق مست بچم کیں سخن چہ بود + ہمکنہ ایں بیت بسج  
 مبارک حضرت سلطان المشائخ رسید سلطان المشائخ بگوشت چشم کہ  
 چشمہ محبت بود سوے امیر خسرو دید باز ہاں حال وہاں گریہ بر سلطان  
 المشائخ مستولی شد چن کرت امیر خسرو ایں بیت مکرر کرد حسن بہری  
 دریافت کہ حضرت سلطان المشائخ را ذوق سماع شدہ باز ہاں بیت شیخ  
 اوجہ کرامتی در صوت گرفت سلطان المشائخ بسیار تاثیر کرد چنانکہ عزیز  
 کہ در مجلس بودند از صرقہ حضرت سلطان المشائخ در ذوق شدند حق تعالی  
 و علامت کہ چوں کاتب حروف را ذوق سماع حضرت سلطان المشائخ  
 کہ دریں مجلس بود در خاطر بگذرد آتش شول جمال ولایت پر یعنی سلطان  
 المشائخ در دل شعلہ زدن گیرد ایں ضعیف گوید ہمیت ز آتش شوق تو  
 دل خواہم سوخت + جاں را بسوئے زلف تو خواہم داد + کاتب حروف عرض  
 مبارکہ بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ ام شیخ محمد الدین  
 بغدادی در وقت شہادت ایں بیت میگفت کہ کہ نہ دل پر خون شدہ  
 غارت مے کن + وین جان خراب را عمارت مے کن + بے ہیچ گناہ  
 عاشقان را مے کش + و آنکہ مہ خاک شان زیارت مے کن + کہ واقعہ شہادت  
 شیخ محمد الدین بغدادی بسج خلق رسیدہ کہ شیخ محمد الدین بغدادی  
 مرید شیخ نجم الدین گبر است قدس سرہ شیخ محمد الدین در سماع  
 غلو تمام داشت و بے سماع نتوانستی بود و قبول تمام یافتہ بود

چنانکہ اہل زمانہ مطیع و مرید او بودند و خوار زم شاہ را از شهرت او و اطاعت  
 خلق بدو عبرت بود الغرض شیخ محمد الدین را بارہا از کثرت سماع حضرت  
 شیخ نجم الدین منع کردے چنانکہ روزے شیخ محمد الدین در سماع بود شیخ  
 نجم الدین خادم را فرستاد کہ اورا بطلب خادم آمد دید کہ شیخ محمد الدین  
 در عین سماع و رقص است اورا طلبیدند شیخ محمد الدین در فوق سماع بود  
 زلفت خادم بخیرت شیخ آمد ماجرا گفت شیخ فرمود باز برو دست او  
 بگیر و او را از سماع باز دار و بیار چوں خادم باز آمد دیدہ کہ شیخ محمد الدین  
 ہچنجاں مستغرق است و این سخن مے گوید مصرع مازبالا آمیم و باز بالا  
 میریم و خادم دست شیخ محمد الدین گرفت و خواست کہ از رقص باز دارد  
 میسر نشد ہچنجاں خادم باز گشت و این سخن کہ در قصص مے گفت بسمع  
 مبارک شیخ نجم الدین کہ برسانید شیخ نجم الدین فرمود کہ ما ہماں نفس  
 کہ او در مجلس مے گفت در کار او کردیم الغرض چوں شیخ محمد الدین  
 از شما فارغ شد در عالم صحو افتادہ دانست کہ نیک نکر دم خراے این  
 این حرکت طشت پر آتش بر سر مبارک برداشت و پیش شیخ نجم الدین  
 کہ برادر صفت نعال بایستاد شیخ فرمود کہ این حاجت نیست ہماں نفس  
 ماجراے تست الغرض در ایام سلطان خوارزم شاہ کہ بادشاہ بزرگ  
 بود و شش لک سوار داشت ترکستان و خراسان و صفہان تا  
 حد عراق و از طرف ہندوستان تالب سندھ در ضبط او بود و این  
 بادشاہ را مادرے بود و از آل بادشاہ خفجاق کہ در ملک رانی و کفایت  
 کار دانی مثل نداشت و خطاب او خداوند جہاں بود و این بادشاہ و ما  
 او ہر دو مرید شیخ نجم الدین گیسرا بودند ہر دو را اتفاق خانہ کعبہ  
 شد بخد مت شیخ نجم الدین آمدند و گفتند کہ ما را اتفاق  
 زیارت خانہ کعبہ شدہ است اگر مخدوم شفقت کند

یارے از یاران خود نامزد حال ماکند تا پیرا بر ما بیاید محض کرم باشد و بواسطه  
 او حج ماقبول افتد شیخ نجم الدین بعد از تامل بسیار شیخ مجد الدین را رود  
 کرد و یکنار در یار رسیدند و خواستند که در جهاز خاص سلطان محمد خوارزم شاه  
 و مادرش شیخ مجد الدین سوار شود چنانچه شیخ بخوابش ہر دو سوار شد شیخ  
 مجد الدین در جمال و خوبی و ملاحظت و صحبت بے نظیر عصر بود قضا را نظر  
 مادر خوارزم شاه بر جمال شیخ مجد الدین افتاد دل از دست داد و شیفتمند  
 جمال شور انگیز او شد بیت ترا خود ہر کہ بیند دوست دارد و گناہ نیست  
 بر سعدی مسکین و شیخ مجد الدین را در محبت حق تعالی از خود خبر نمود  
 تکلیف از غیر خوارزم شاه ازین غی خیردار شد و غرور سلطنت خوارزم شاه را  
 بر آں آورد کہ شیخ را ہلاک کند تا این شور عشق کہ برخاست فرو نشیند شیخ  
 مجد الدین را بسعادت شہادت رسانید و مبارک او را در طشتہ نہادہ یا  
 ہزار دینار بخدشت شیخ نجم الدین کبریا فرستاد و گفت کہ شیخ مجد الدین بسعاد  
 شہادت رسید و دینار ما بے زر خون بہاے اوست و چوں پیغام  
 خوارزم شاه بخدشت شیخ نجم الدین قدس السیرہ العزیز رسید شیخ  
 فرمود کہ دیت مجد الدین ما و خوارزم شاه و تمام مملکت خوارزم شاه  
 است چوں این نفس بر زبان مبارک شیخ نجم الدین کبریا گذشت بعدہ فرمود  
 کہ آہ نفس خود را بیرون نئے آوریم ہم در آں چند روز خروج چنگیز خاں شد  
 از جانب چین بائہ لک سوار یک گلہ اسپان و شتران و گوسفندان و غیر  
 آں بنا گاہ از بیابان پیدا شد و مملکت خوارزم شاه خراب کرد و خوارزم  
 شاه را و چندین ہزار علما و اولیا و خلایق دیگر از خود و بزرگ از مردوزن بزی  
 تیغ آورد و نام و نشان خوارزم شاه و احوال و انصار او بر روی زمین  
 گذاشت چنانچہ در طبقات ناصری مسطور است الغرض بتاثر قبول نفس  
 مبارک شیخ نجم الدین کبریا در آں ایام قہر خداے تعالی نازل شد و شہر

خوارزم چوں چنگی خان بخوارزم رسید ترکاں باتینہاے برہنہ بخانقاہ  
 حضرت شیخ نجم الدین و آمدند دیدند کہ شیخ بر مصلی مستقبل قبل نشست است  
 خواستند کہ شیخ را بتیغ زنند و حیرت افتادند شیخ فرمود کہ من چہل مرید  
 و چہل حجرہ نشاندہ ام در مدت چہل روز سی ہفت روز گذشتہ سکہ روز  
 باقی ماندہ کہ ایشان بخدا رسند تا چہل روز تمام نشود شمارا با من دستہ نیست  
 چوں سہ روز گذشت و چہل روز تمام گشت آن چہل مرید ہر یک بمرتبہ کمال  
 رسیدند آن کا فرمان ملعون باز تیغ ہا برہنہ کردہ بخانقاہ درآمدند اول شیخ  
 نجم الدین کبر سوار بر سجادہ شہید کردند بعدہ آن چہل ولی را کہ نونیا ز بودند با  
 لوازم و جواری شیخ را شہید کردند و واقعہ شہادت شیخ فرید الدین عطا  
 نیز در آن خروج کفار در نیشاپور بود حضرت سلطان المشایخ فرمود چوں کا فرائد  
 نیشاپور درآمدند اول تیغ بیاران شیخ عطار نہادند و ایشان را کشتن گرفتند شیخ عطار  
 ایں چہ قہار است و ایں چہ جبار است چوں نوبت شیخ رسید گفت ایں چہ کرم است ایں  
 چہ لطف است قدس بسرہ العزیز نکتہ در بیان فوائد بعضی مجالس حضرت  
 سلطان المشایخ در باب سماع فرمود کہ سکہ سماع دریں شہر قاضی  
 حمید الدین ناگوری نشاندہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ واسعہ و قاضی  
 منہاج الدین جرجانی چوں او قاضی شد و صاحب سماع بود ایں کار  
 استقامت گرفت اما قاضی حمید الدین را با آنکہ مدعیان با او منازعت و  
 خصومت بسیار کردند و بر آں حرف ثابت بود و قتی نزدیک کوشک  
 سفید در خانہ کیے دعوت بود شیخ قطب الدین بختیار قدس الدہر  
 العزیز ہما نجا بود با عزیزان دیگر مولانا رکن الدین سمرقندی را خبر کردند  
 و او مدعی عظیم بود از خانہ خود با خدمت کاران و متعلقاں رواں شد تا در  
 خانہ درآمد و سماع را منع کند قاضی حمید الدین را ازین معنی خبر کردند قاضی خصم  
 خانہ را گفت کہ برو جائے پنہاں شو چوں ترا طلبند پیدانشوی صاحب خانہ

جمع چواری  
 بنی نونیا

پہنچاں کر دے بعد از اں قاضی حمید الدین فرمود در خانہ باز گشت و سماع در  
 دہند پہنچاں کر دے رکن الدین سمرقندی با جمعیست خود در خانہ رسید  
 پر سید کہ خصم خانہ کجاست تاکید و تفحص بسیار کر دے گفتند خصم خانہ غائب  
 است حاضر نیست باز گشت حضرت سلطان المشایخ بریں سخن تبسم میفرمود  
 وے گفت کہ قاضی حمید الدین نیکو تدبیرے کر دے کہ خصم خانہ را غائب کر دے  
 یعنی بے اجازت او اگر در آمدے مواخذہ بودے بعد از اں فرمود کہ بچیاں  
 را نیز با قاضی حمید الدین ناگوری منازعت شدہ بود تا وقتے مولانا  
 شرف الدین بحری رنجور شد قاضی حمید الدین از صفا کہ درویشاں  
 باشد بجایات او بردار و رفت او را خبر کر دے کہ قاضی حمید الدین آمدہ است  
 او گفت آنکہ خدا را معشوق مے گوید من روے او نہ بینم دریں مجلس  
 اسیر حسن عرض داشت کہ نہ مقصود از میں معشوق محبوب است  
 سلطان المشایخ فرمود دریں بحث بسیار است مردم انچه میدانند  
 مے گوید اما یکے در خانہ خود چیزے میگوید مردم چکنند بعدہ فرمود چوں  
 ذکر سماع قاضی حمید الدین بسیار شد مدعیان آنوقت فتویٰ کر دے  
 وجوہا بہاستند و نوشتند کہ سماع حرام است فقیہے بود کہ با قاضی آمد  
 و شد داشت مگر او ہم در آں چیزے نوشتہ بود و آں خبر بقاضی  
 حمید الدین رسانید و در بنمایاں آں فقیہہ بخد مت قاضی آمد قاضی  
 روے سوے او کرد و گفت تو ہم جواب نوشتہ فقیہہ مقرر منہ شد  
 گفت آںے نوشتہ ام قاضی حمید الدین فرمود کہ آں مفتیاں کہ جواب  
 نوشتہ اند نزدیک من ایساں ہنوز در شکم مادر اند لیکن تو زادہ آما ہنوز  
 طفلے دریں مجلس کیجے بخد مت حضرت سلطان المشایخ عرض داشت کہ دیں  
 روز با بعضے از درویشاں آستانہ دار در مجمعے کہ چنگ ورباب و فراموش  
 رقص کر دے فرمود نیکو نکر دے اند انچه نامشروع است ناپسندیدہ است بعد از اں

کے گفت چوں این طائفہ ازاں مقام بیروں آمدند ایشان گفتند کہ  
 شما چه کردید در آں جمع مزامیر بود سماع چگونه شنیدید و قص کہ دید ایشان  
 جواب دادند کہ باچنان مستغرق سماع بودیم کہ نداشتیم کہ اینجا مزامیر است یا نہ  
 حضرت سلطان المشایخ فرمود این جواب ہم چیزے نیست این سخن  
 در ہمہ محصیہا بیاید دریں میاں امیر حسن عرضداشت کرد کہ صاحب مرصا  
 والعبادہ در معنی نوشتہ و این دو مصلح عرضداشت کرد بیت گفتی کہ نزد من  
 حرام است سماع ؟ گر بر تو حرام است حرام است با دا ؟ حضرت سلطان  
 المشایخ فرمود کہ آری و این رباعی بر زبان مبارک راند رباعی دنیا طلبا جہا  
 بکاست با دا ؟ و این جیفہ مردار بد است با دا ؟ گفتی کہ یہ نزد من حرام است سماع ؟  
 گر بر تو حرام است حرام است با دا ؟ باز امیر حسن عرضداشت کرد کہ اگر علماء و دین  
 در این باب بحث کنند و در نفی سماع سخن گویند نیکو نماید اما آنکہ در خانہ فقیر باشد  
 چگونہ نفی کنند اگر نزدیک حرام باشد این قدر کنند کہ خود نشنود اما با دیگران خصوصیت  
 کنند کہ شنود خصوصیت در ایشان نیکو نیست سلطان المشایخ تبسم کرد و ملائم بخشی  
 حکایت فرمود کہ چندین علماء بستند چیز نیکویند و یکے ناوار است غورے کند وقتے  
 متعلیہا مست کرد و جماعتے از علماء بر او افتاد کردند یک عالمی بود او ہم افتاد کرد مگر نمازچہا  
 گانے بود این تعلم را در قعدہ اولی سہوش سوم کحت متصل دوم برخاست چوں  
 دانشمند بود و نیست کہ این نماز را چگونه تمامے باید کرد و علماء نیز ساکت بودند چوں  
 طریق اتمام آں میدانشند آں عامی بود و غلبہ کردہ چنداں سبحان اللہ گفت  
 کہ نماز خود باطل گردانید آں متعلم بعد از سلام نماز روے سوے آں عامی  
 کرے نادان جمیع چندین دشمن حاضر بودند سخن نگفتند و خاموش بودند و کبستی  
 کہ انہم غلبہ کردی نماز خود باطل گردانیدی باز امیر حسن عرضداشت کرد کہ طائفہ کہ منکر  
 سماع اند بنہ نیکو میدانند و بر مزاج ایشان وقوف تمام دارد و غرض آنکہ ایشان سماع  
 سے شنودند و نیکویند باز این شہود کہ سماع حرام است بنہ شنودنے خود اما راست عرض میدارد



کہ اگر سماع خلال بودے ایشان شنیدندے سلطان المشائخ بریں سخن  
 خذید امیر حسن گویدے در ایام چو تو شکر بے تا کے کشم تلخی و بز یک خند  
 و دامان عیشم شکر میں گرداں و فرمود کہ آریے چوں در ایشان ذوق نیست  
 چگونه شنیدندے و بر چه شنیدندے بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ  
 بنشہ دیدہ ام کہ منکر سماع از سہ حال خالی نیست یا جاہل است بسنن و  
 آثار و یا کسے است کہ او را عجیہ از اعمال نیک شدہ در آں غرہ گشتہ و یا  
 کیست کہ طبع وے بستہ است بذاں سبب ذوق ندارد وے فرمود مردے  
 بحسن صوت چند شتر بار گراں را در راہ دراز بمنزل میرسانید چوں  
 آں صوت بداشت ہمہ شتران ہلاک شدند فرمودے شتر کہ شور و طرب  
 در سراسر است اگر آدمی را نباشد خراست و جز خدا و نداں معنی را غلطانند سماع  
 اولت مغربے بیا ہد تا بروں آید ز پوست و ہم و مجلس حضرت سلطان  
 المشائخ شخصے تقریر کرد کہ اکنون در فلاں موضع یا راں شما جمعیتے کردہ اند  
 و مرا میر و محرمات در میانست حضرت سلطان المشائخ فرمود کہ من منع  
 کردہ ام کہ مرا میر و محرمات در میان نہ باشند نیکو نکرده اند و دریں باب بسیار  
 تملو کرد تا بحدے کہ گفت اگر امامے در نماز باشد و جماعتے در عقب او  
 مقتدی شوند و در آں جماعت عورات ہم باشند پس اگر امام را سہو  
 افتد مردانے کہ افتد اگر دہ باشند یکے تقبیح اعلام دہد بگوید سبحان اللہ اگر  
 زنے واقع شود او چگونه امام را آگاہانند سبحان اللہ بگوید زیرا کہ نشاید او  
 آں شنودن پس چکنہ پشت دست بر کف دست زند و کف دست بر کف  
 دست زند کہ آں بلہویمانذ تا این غایت از ملا ہے و امثال آں پرہیز آمد  
 است پس در سماع طریق اولے کہ ازیں بابت نباشد یعنی در منع دستک  
 چندیں احتیاط آمدہ است پس در سماع مرا میر بطریق اولے منع است  
 بعد از آں فرمود کہ سماع مشائخ شنیدہ اند و آنانکہ اہل این کار اند و ہر آں کس

کہ صاحب درود و ذوق است کہ بیک بیت کہ از گوینہ شنود او را وقتے پیدا  
آید اگر فرامیر در میان باشد یا نباشد اما آنکہ از عالم ذوق خبر ندارد اگر پیش او  
گویند گاں باشند و از ہر جنس فرامیر باشد چہ سود دارد چوں از اہل درود  
نیست پس معلوم شد کہ اس کار تعلق بدرود دارد نہ بمزامیر و غیر اہل بعد از ان  
فرمود کہ مردم را ہمہ روز حضور کجا میسر شود اگر در روزے وقتے خوش دریافت  
ہمہ اوقات متفرقہ آن روز در پناہ آن وقت باشد و اگر در جمعے صاحب  
ذوق و صاحب نعمتے باشد جملہ اشخاص در پناہ آن شخص باشند و میفرمود  
کہ خواجہ جنید گفتے اگر بدانیم کہ نماز نفل گذاردن از مجلس سماع بہتر است  
نماز مشغول نگردم و سماع شنوم و مے فرمود کہ مولانا بر مان الدین بلخی را  
با و فوہ علم و کمال صلاحیت ہم بودہ است چنانکہ بارہا گفتے کہ خداے عزوجل  
مرا از بیچ کبیرہ خواہد رسید انگاہ حضرت سلطان المشائخ تبسم کرد و فرمود  
کہ این ہم گفتے مگر یکے از کبیرہ از و رسید ند کہ آن کبیرہ کہ ام کہت گفت  
سماع چنگ کہ جنگ بسیار شنیدہ ام و این ساعت ہم بشنوم اگر باشد  
بعدہ سخن در بزرگی مولانا بر مان الدین بلخی افتاد فرمود کہ بر مان  
الدین حکایت کرد کہ من خورد بودم بقیاس پنج شش سالہ کم یا بیش برابر پد  
خود در راہے میفتم مولانا بر مان الدین مرعینا نے صاحب ہدایہ فی  
المدعہ پیدا شد پد رکن ازوے تحاشی کرد و در کوچہ دیگر رفت مرا  
بر جاے گذاشت چوں کو کبیرہ مولانا بر مان الدین مرعینا نے نزدیک  
رسید من پیش فتم و سلام کردم در من تیز بدید این سخن بگفت کہ من پد  
کو دک نور علمے بنیم من این سخن شنیدم پیش رکابے اور وال شدم  
باز مولانا بر مان الدین بر لفظ مبارک را ند کہ مرا خداے چنینیں میگواہد  
کہ این کو دک در روزگار خود علامتہ عصر خواہد شد مولانا بر مان الدین  
مے گوید کہ من اینچنین شنیدم ہیچناں پیش میفتم باز مولانا بر مان الدین

مرعینانی فرمود کہ خدا مرا چنیس میگوید مانند کہ ایس کودک چناں بزرگ شود کہ بادشاہ  
 بردار و بیایند و باز نیابند الغرض باز آئیم بر سر حروف کاتب حروف از والد خود سماع  
 دارد کہ مجلسے بود در آن مجلس ویشال و عزیزاں بودند و شیخ بدرالدین  
 سمرقندی خلیفہ شیخ سید الدین ماخرزی رحمۃ اللہ علیہما ہم بود در آن مجلس  
 سماع چنگ آغاز کردند شیخ بدرالدین و سماع قصص کرد و از غایت شوق و ذوق  
 دستار مبارک خود کہ از صوف پوشیدہ بود بر سر چنگ نہاد چوں مجلس آفرید عزیز  
 بخد مت شیخ بدرالدین گفت چہ قصص کردی شیخ بدرالدین ایس سخن شنید  
 ایس بیت خواندے مارا بزدی و چنگ مابشکستے فردا بکشی خمار کہ شب  
 ستے و بدوق چند دعا مایلند خواہی خواندے بدر اکین طرف آواز چنگ  
 مے آید و مے فرمود کہ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ فرمود بہ نیت کہ در  
 بشر ممکن است ہمہ را شیخ شہاب الدین سہروردی دادند الا ذوق سماع  
 و مے فرمود کہ شیخ اوحہ کرمانی شیخ شہاب الدین قدس سرہ آمد شیخ مصلی خود  
 پیچید و زیر زانو نہاد و این معنی نزد شیخ غایت تعظیم باشد الغرض چوں  
 شب درآمد شیخ اوحہ کرمانی سماع طلبید شیخ شہاب الدین  
 قوالا از طلبید و فرمود کہ سماع مرتب گردانند و خود بگوشہ رفت  
 و بطاعت و ذکر مشغول شد چوں بامداد شد خادم خانقاہ بخد مت  
 شیخ شہاب الدین آمد و گفت چوں شب سماع بود آنجے را  
 نہاری بیاید شیخ گفت امشب سماع بود خادم گفت آسے شیخ  
 گفت سن خبر ندارم بعہ حضرت سلطان المشائخ فرمود کہ غایت  
 استغراق شیخ شہاب الدین بنگرید در ذکر چناں مشغول بود کہ از  
 غلبہ ذکر خبر از سماع نداشتہ و بہرگز سماع فروداشت میگردند و قرآن میخوانند  
 شیخ قرآن مے شنیدند و سماع ایشان با چنیس غلبہ مے شنید باید دانست  
 تا چہ حد مشغول بود کاتب حروف از خدمت مولانا شمس الدین

دامغانی کہ جب مادرین کاتب حروف بود سماع دارد کہ شیخ او حد کرمانی نحو  
 کہ از حضرت شیخ شہاب الدین و داع کن در آن مجلس شیخ شہاب  
 الدین یک سراویل خود پیش شیخ او حد کرمانی نهاد و شیخ او حد کرمانی آنرا  
 قبول کرد و آں را از میاں چاک کرد و بالائے پیراہن پوشید و ہر دو دست از  
 جانب ہر دو پای بیروں آورد و دست بوس شیخ شہاب الدین  
 کرد و گفت این اسفل عمل شیخ ماست باز آیم بر سر سخن حضرت سلطان المشائخ  
 مے فرمود عزیزے بود کہ اورا عبد اللہ رومی گفتندے او بخدمت شیخ  
 بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ آمد و گفت من وقتے بخدمت شیخ شہاب الدین  
 بودم و سماع گفتہ ام شیخ بہاؤ الدین گفت چوں شیخ سماع شنیدہ مارا ہم باید  
 شنید بعدہ ایں عبد اللہ را در حجرہ برد و بدشت تاشب درآمد چوں شب  
 شد یکے را گفت عبد اللہ را در حجرہ برید بایک یار دیگر چنانکہ ثلاثے نباشد ایں  
 عبد اللہ سیکوید مراد یک مرد دیگر را بحجرہ بردند چوں شب شد نماز کردند شیخ  
 از ادائے نماز فارغ شد بحجرہ درآمد و کس بودیم فحسب شیخ نشست بباور  
 مشغول شد مقدار نیم سیپارہ خواند بعدہ در حجرہ زنجیر کرد و مرا گفت چیرے  
 بگوے من سماع آغاز کردم ساعتے گذشت جنبشے در شیخ پیدا شد بر ساحت  
 و چراغ بکشت حجرہ تاریک شد من پہچان سماع مے گفتم میدانستم کہ شیخ  
 میگرد و چوں نزدیک مے آمد امن بن میر رسید میدانستم کہ شیخ را جنبشے ہست  
 اما نمیدانستم کہ شیخ بر ضرب است یا بے ضرب الغرض سماع تمام شد شیخ  
 در باز کرد و بمقام خود رفت من و یارین ہما بخانما ندیم مارا نہ طعام فرستادند  
 نہ آب تاشب بگذشت بامداد خادم یکجارہ ہمین بیست تنکہ آورد کہ شیخ  
 فرستادہ است نکتہ در بیان محضر سماع و بحث آں با حضرت  
 سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز کاتب حروف محمد  
 مبارک علوی المدعو بامیر خور و بر ضمیر شفقت پذیر عزیزان

صاحب سماع عرض میدارد بر آنجمله که در زمان قاضی حمید الدین ناگوری  
 قدس سرہ علمائے شہر با او مدعی شدند و در حرمت سماع و بر کفر مستمع سوالها  
 کردند و بیشتر علمائے آنوقت بر حرمت سماع جوابها نوشتند کاتب حروف  
 آن سوالها دیده است بہر آئینہ چنانکہ سوال کنندہ بچنایاں جواب باشد فائما  
 حق تعالی قاضی حمید الدین ناگوری را عشقے کامل و علی وافر و کرامتے ظاہر  
 دادہ بود باین ہمہ صدر جہان آن وقت قاضی منہاج الدین جرجانی  
 کہ در علم و فضل و لطافت طبع مثل نداشت صاحب سماع بود و با قاضی  
 حمید الدین و بزرگان دیگر کہ اہل محبت و عشق بودند سماع مے شنید چنانکہ  
 شمرہ از آن حالت در نکتہ اہل سماع تحریر یافتہ است مدعیان آنوقت  
 را جابے درآمد سخن گفتن در باب سماع نماذ فاما چوں آفتاب دولت و  
 کرامت و عظمت حضرت سلطان المشائخ بر جہانیاں طالع گشت  
 و شوق سماع در علما و فضلا و صدور اکابر و ضعیف و شریف دور و نزدیک  
 کہ در جبلت ایشاں چاشنی عشق نہادہ بودند رسید و غلغلہ در عالم افتاد  
 و ولولہ عشق در دلہاے ایشاں جنید و کار عاشقی و عشقبازی و سماع  
 در جہاں از سر تازہ شد و عالم بوستانے گشت چنانچہ خواجہ شنائی گوید

۵ زینجا نفیر یزد و زانجا نواے نای

بر ہر طرف ہشتے و در ہر بہشت حور

روے زمیں ز شاہد گل پُر ز رو نگار

مرغے بہر دخت و نوائے بہر طرف

آنجا خروش عاشق و اینجا نشاط یار

در ہر چین نگارے و در ہر نگار یار

شاخ شجر چو گوش عروسان شاہوار

شاہے بہر طریق و عروسے بہر کنار

خارجہ مدعیان ایں کار را چنانکہ موروث دارند از سر ظہیرین گرفت و

مدتے ایں تعصب و ردل داشتند کہ بدین نے توانستند ایں ضعیف گوید

۵ مرا زین عشق فیروزی است مطلق و نینچوں بیشتر اکابر و علما

و صدور و اولیا و امرا و ملوک و مقربان بادشاہ عہد را بندہ و معتقد حضرت

سلطان المشایخ مے دیدند مجال دم زدن بنود چوں دیکھے سر  
پوشیدہ میجو شید و دریند این مے بودند مگر بادشاہے دریں باب مختصرے  
کند تا جرات صدر ابنوک زباں تراوند اللهم اجعلنی من المحسودین  
ولا تجعلنی من الحاسدین یعنی اے بار خدا یا بگرداں مرا از حسد کردہ  
شدہ گان و مگرداں مرا از حسد کنندگان با چندی علوم گوی این دعا  
بر زبان مبارک رسول رب العالمین گذشتہ بگوش ایشاں  
است الغرض در عہد سلطان علاء الدین و قطب الدین علیہما الرحمة انڈ  
ایشاں کار نیامد و باز نخواہد چوں تخت سلطنت بنیاد الدین تغلق  
انار الہ برمانہ رسید شیخ زادہ حسام الدین فرجام کہ پاتا بہ غریبی در خانہ  
سلطان المشایخ کشادہ بود و با انواع تربیت و شفقت سلطان  
المشایخ پرورش یافتہ اورا از بہت آنکہ سر بہت داشت بسیار مجاہدہ ماو  
بلا ہا کشید چوں در شوق و ذوق عشق تنہادہ بودند میسر نمے شد بدیں  
بہانہ خود را خواست کہ مشہور کند بہمت غوغاے محض اورا پیدا کردند  
بارے چو فسانہ میشوی اے بے خرد و افسانہ نیک شونہ آفسا  
بد قاضی جلال الدین لوانجی نائب حاکم مملکت در تعصب اہل عشق  
مشہور بود و دانشمندان دیگر شیخ زادہ حسام را الگیتند و پیشواے خود  
ساختند تا پیش بادشاہ باز نمایند کہ شیخ نظام الدین محمد مقتداے  
عہد است سماع کہ در مذہب امام اعظم حرام است مے شنود و  
چندی ہزار خلق درینکار کہ در شرع ممنوع است متابعت او مے کنند  
شیخ زادہ مذکور قریبے پیش سلطان ہم یافتہ بود این سخن بسبب سلطان  
رسانیدہ سلطان غیاث الدین لا اظہل و حرمت سماع علم بنود ازیں  
سخن متحیر شد کہ یچنین بزرگے کہ مقتداے عالم است نامشروع چگونہ  
کند نمود بالمدعا بقول الظالمون و سوالہا و فتوا مے وقت قاضی

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



حمید الدین ناگوری و روایات کتب شریعہ پیش بادشاہ بروند سلطان فرمود  
چوں علماء دین و حرمت سماع فتویٰ کردہ و بیعت اینکار فراموش شده سلطان  
المشایخ را حاضر کنند و جمله علماء شهر و صدور اکابر را طلب کنند و محضر سازند  
تا دین محل انچه حق است پیدا شود و بزرگے گوید **س** اخترانے کہ شب و نظر  
آیند **پ** پیش خورشید مجال است کہ پیدا آیند **پ** بچنین پیش وجودت ہم خوب  
عدم اند **پ** اگر چه در چشم خلا یق ہم زیبا آئیند **پ** الغرض اس ماجرا کہ پیش سلطان  
گذشتہ معتقدان بخدمت سلطان المشایخ رسانیدند سلطان المشایخ  
بہیچ بخود راہ مذاہبیت جہاں اگر ہمہ دشمن شود بدولت عشق **پ** جز ندانم  
از ایشان کہ در جہاں بستند **پ** فاما علماء کہ اعلم وقت بودند بخدمتگار  
حضرت سلطان المشایخ منسوب چنانکہ مولانا فخر الدین زرا دی و مولانا  
وجیہ الدین پانلی وغیرہا در اباحت سماع آیتہا **پ** آوردند و مجلس حضرت  
سلطان المشایخ در باب سماع دلائل اباحت اقامت میکردند بدین  
نیت کہ پیش از محضر استحضارے حاصل شود حضرت سلطان المشایخ کہ درون  
سبارک او از علم لدنی چوں دریا موج میزد و ہیچ بالیشان التفات نمیکرد و  
از نیباب سخن نے فرمود ایشان متحیر ماندند اما بر تہر حضرت سلطان المشایخ  
اعتقادے تمام داشتن ازین مہر خوشدل بودند الغرض چوں حضرت سلطان المشایخ  
را در سرک بادشاہ طلب واقع شد سلطان المشایخ از یاران خود کہسہ را طلبید فاما قاضی  
محی الدین کاشانی کہ بوفور علم آراستہ استاد شہر و علامہ معبود و مولانا فخر الدین زرا دی  
کہ بزرگ زادہ و کریم الطبع تراز قاضی بودند و جمیع علوم اس ہر دو بغیر طلب بر بندگان سلطان  
المشایخ در سرک بادشاہ رفتہ بعد **پ** پیش انا نکہ محضر بود قاضی جلال الدین نایب حاکم  
سلطان المشایخ را بطریق معطیت سخناں آغاز کرد و کلمات تعصب میزد نہ لایق مجلس حضرت  
سلطان المشایخ بودے گفت و تشنیع میکرد سلطان المشایخ حاکمے و زید و تحمل میکرد بعد از انکہ  
سخن را بدینجا رسانید کہ اگر بعد ازین معونے کنی و سماع بشنوی من حاکم شریع ام تر ابیازار ایم

سلطان المشايخ ازیں سخن و غضب فرمود کہ مغزول باد ازیں شغل کہ بقوت آں این سخن میگوئی بعد از دو اوزه روز از قضا مغزول شد و عتق ریب سفر کرد آمدیم بر سر حرف چون محضر شد در آنچنان محضر کہ جملہ علما و اکابر و صدور و امرا و ملوک حاضر بودند و توجه و تلمط بادشاه و غیرہ ہمہ را بجانب سلطان المشايخ بود دریں محل شیخ زادہ حسام گفت کہ در مجلس شماعی ہا ہا باث و رقص می کنند و آہ و نعرہ میزنند مثل این سخنان بسیار گفت سلطان المشايخ روئے مبارک خود بجانب او کرد و گفت غلبہ مکن و بسیار مگو یا بلگو سماع چہ معنی دارد شیخ زادہ حسام گفت من نمیدانم فاما علمائے گویند کہ سماع حرام است سلطان المشايخ فرمود کہ چوں معنی سماع نمیدانی مراد رینباب باتو سخن نیست و نیا یگفت شیخ زادہ حسام کہ مدعی بود دانم شد و شکستہ خاطر گشت تراست حجت قاطع بدست یعنی علم چگونہ پیش رو دعوہ من نداں و بادشاه را گوش ہوش با سماع سخن و پذیر حضرت سلطان المشايخ بود چوں در بحث سخن بلند می کردند بادشاه ہمیں می گفت کہ غلبہ مکنید بشنود کہ شیخ چہ فرماید از جملہ علما کہ حاضر بودند مولانا حمید الدین و مولانا شہاب الدین ملتانی ساکت بودند و ہیچ سخن و حجت ازیں دو عالم زمانہ بیرون نیامد بلکہ مولانا حمید الدین فرمود چنانکہ مدعیان ذکر مجلس حضرت سلطان المشايخ می کنند چنان نیست برخلاف آنست من این امر معاینہ کردہ ام و در آن جمع ہمہ پیران و مشایخان و درویشان دیدہ ام دریں میان فحاشی کمال الدین گفت کہ من سجا این روایت دیدہ ام قال ابو حنیفہ السماع حرام و اللہ فیہ فسق لل یعنی گفت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مضر و شنیدہ حرام است گردیدن و سماع کار بد است نزد ابو حنیفہ این لفظ خواند حضرت سلطان المشايخ فرمود او را منع کردن نیامدہ او را شتاب اینچنین مولانا علم الدین در آمد بنسبہ شیخ الاسلام شیخ بہاؤ الدین زکریا بادشاه را کہ چاہا مولانا علم الدین کرد و گفت تو ہم دشمنی ہم مسافر ام و مسئلہ سماع پیش من بحث کنند

از تو می پرسم که سماع شنیدن حلال است یا حرام مولانا علم الدین گفت من  
دریں باب رساله مسئله مقصده نام نوشته ام و ادله که در حل و حرکت آن آمده است  
در آن رساله کتابت کرده ام آنانکه بدل میشوند ایشا را مباح است و آنانکه بنفس میشوند  
ایشا را حرام باز مولانا علم الدین را پرسید که تو در بغداد و شام و روم گشته  
مشایخ آن دیار سماع میشوند یا نه و ایشا را دریں کار کسے مانع میشوند یا نه مولانا  
علم الدین گفت در همه شهرها بزرگان و مشایخ سماع می شنوند و بعضے بات  
و شبانه کسے ایشا را مانع نمی شود و سماع در میان مشایخ از شیخ جنید و  
شبلی مورد ث است بادشاه که از مولانا علم الدین چنین شنید ساکت شد  
و بیچ گفت مولانا جلال الدین گفت باید که بادشاه بر حرت سماع حکم کند و  
مذهب امام عظیم را دریں باب مرعیدارد درین محل حضرت سلطان المشایخ  
بادشاه را گفت نخواهم که دریں باب حکم کنی بادشاه ہمیں حکم حضرت سلطان  
المشایخ را قبول کرد و دریں باب حکم نکرد و درین حرف دو روایت است یک  
آنکه مولانا فخر الدین زراودی خلیفه حضرت سلطان المشایخ در رساله اباحت  
سماع که تالیف اوست و کشف المقتلح من وجوه السماع نام کرده آورده  
است که صحیح همین است زیرا چه آن بزرگ در آن محضر حاضر بود و بیشتر بحث  
باقاضی کمال الدین صدر جهاں او کرده و آن اینست و ما قال المحالفت  
من الأدلة فی تضلیل من تقول بالتحلیل لما کان ظاهراً بطلان رجوع  
الی الحرمة و المحل ثم آل الی اولویة التریک و الفعل و کان ذلک من اول الضحی  
الی آوان الفی ثم قام اهل المجلس من عند السلطان فاماروا بآیت  
دیگر آنست که بادشاه حکم کرد که حضرت سلطان المشایخ سماع بشنود  
و کسے ایشا را منع نہ کنند و دیگران را چنانکه طایفه قلندران و حیدریان و  
آنانکه بنفس سماع بشنوند ایشا را منع کنند و این روایت ضعیف است زیرا  
چه ایشا در آن مجلس حاضر نبودند فاما معتبر و صحیح آنست که از مولانا

فخر الدین زرا دی مروی است والد علم ہمدان ایتام کیے از حضرت سلطان  
 المشایخ پرسید کہ مگر دریں وقت حکم شدہ است کہ خدمت مخدوم ہر وقت کہ  
 بیابین سماع بشنوند اور حلال است حضرت سلطان المشایخ فرمود  
 اگر حرام است بگفتہ کسے حلال نشود و اگر حلال است بگفتہ کسے حرام نشود  
 آدمیم در مسئلہ مختلف کہ مثلاً ہمیں حکم استماع امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مباح  
 ہے وارد باد و شبانہ برخلاف علماء مالکون در ہر چہ حاکم حکم کند ہماں شدہ  
 بعد فراغ بادشاہ حضرت سلطان المشایخ را با تعظیم و تکریم بسیار باز گردانید  
 فاما مولانا ضیاء الدین برنی در حیرت نامہ خود نے نوید چوں حضرت  
 سلطان المشایخ از محضر مذکور در خانہ آمد بوقت نماز پیشیں مراد مولانا  
 محی الدین کاشانی و امیر خسرو شاعر اطلب فرمود چوں سعادت پائے  
 بوس چاہل شد گفت کہ دانشمند ان دہلی بعد اوت و حسد من پر بودند میدا  
 فراخ یافتند و سخن ہماے پر از عدوت ایشال بسیار گفتند و عجبے امروز معاینہ  
 شد کہ در معرض حجت احادیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شنوند  
 و ہمیں میگویند کہ در شہر ماعمل بروایت فقہ مقدم است بر حدیث دایچینیں  
 سخناں کسانے گویند کہ ایشاں را برا حدیث حضرت رسالت پناہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اعتقاد ہے نہ باشد ہر بار کہ حدیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مذکور ہے شد برے آمدند و منع میکردند و نے گفتند مایں حدیث متمسک شافعی  
 است و او دشمن علماء ماست مانے شنویم و نے دایچہ با اعتقاد اندیانہ کہ  
 بحضور اولی الامر مکارہ برے آیند و احادیث صحیح را منع نے کنند و ہیج عالمے  
 ندیدم و نشنیدم کہ پیش او احادیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 روایت کردہ آمد و او گوید کہ من نے شنوم من نمیدانم کہ ایں چہ روزگار است  
 در ایں شہرے کہ انچینیں مکارہ کنند چلو آباداں ماند عجب است کہ خشت خشت  
 نشود بعد ازین بادشاہ و امر او خلق کہ از قاضی شہر و علماء شہر بشنوند کہ در

شہر عمل بر حدیث نیست چگونہ اعتقاد بر احادیث پیغمبر علیہ السلام راسخ ماند و از  
 انوقت باز کہ ایشان روایت کردن حدیث منع کردند من ترسم کہ شومست اینچنین  
 بد اعتقاد ی کہ بر علمائے شہر معاینہ شد از آسمان بلا و جلا و قحط و و بار بر شہر خواهد  
 بارید از آن بود کہ در چہارم سال ازین ماجرا تمامی علمائے کہ درین محضر بوده اند و  
 دیگر از اہم بسبب ایشان در دیو گیر جلا کردند و بیشترے از آن علما در دیو گیر  
 سرتہاوند قحطی ہلک و و بائے سخت در شہر پیدا شد چنانکہ تا این غایت این  
 بلا ما بکلی دفع نہ شود سبحان اللہ ہر سخنی کہ بزبان مبارک حضرت سلطنت  
 المشلیج گذشتہ بود عین آں معاینہ و مشاہدہ شد و اللہ اعلم نکتہ در بیان  
 استماع سماع اہل زمانہ مقرر صاحبان عالم باد مرید بتدی رہا بد کہ در سماع غلو کنند تا فتنہ  
 را بر ریاضت اندہ بجایا ہدہ ہائے سخت خود را نسوزد چنانکہ نکتہ مجاہدات مشایخ تحریر یافتہ است اہل  
 سماع کہسے بود کہ در نظر اہل حق را دورے و خطی نبود و لا سماع اوراد و فتنہ اندازد و از اصل  
 کار باز ماند و نفس اوراد و غوغائے آرد کہ سر بالا نتواند کرد و در بیابان  
 حرص رشتہ تسبیح در گردن کردہ در بیابان ہا بگرداند یک ساعت بخود  
 باز نتواند آمد و ذلک اہل سماع اینست کہ شب روز سماع را کہ محاک  
 مردان خداست و میان معرکہ مجاہدان الہی طریق الفی ساختہ دریا ہا  
 کو فتن بود و شور و شعب بر آسمان رساند و بدیں خود را مشہور گردانند  
 ۱۰ حلک اندر چراغ چیت تری است ۱۱ شت شق اندر سماع چیت  
 بریت ۱۲ در طریقے کہ شرط حائے سیری است ۱۳ نعرہ بیہدہ تری و خری  
 است ۱۴ و گریہ صلحا را کہ از روے درد و نعرہ ایشان را کہ از شوق حق است  
 و شور و قصص ایشان پریشان سازد یعنی بر طریق جوانان رقا ص مایہ خند  
 نظار گیاں گردانند و این شہرت بر این شکل را سرمایہ بودن قوت خود  
 سازد خواجہ حکیم ثنائی گوید ۱۵ اے ہوا ہائے تو خدا انگیز ۱۶ و اے  
 خدا یا کہ تو جدائی از آن ۱۷ سماع اے برا در بگویم کہ چیت ۱۸

نکتہ

سہ  
یعنی گمراہی

اگر مستمع را بدانم کہ کیست \* اگر تریج معنی پروطیر او \* فرشتہ فروماند از سیل و \*  
اگر مرد لہو است و بازی و لالغ \* قومی تر شود و پوش اندر دماغ \* و راہ و  
روش پیران خود گذاشتہ در راہ ہواے خود رود و بایں حرکات ناپسندیدہ  
خواہد کہ جائے برسد باللہ نرسد واللہ نرسد بزرگے خوش گوید **۵**  
ہرگز نرسی بکعبہ اے اعرابی \* کہیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست **۶**  
بہ نظر در مناقب و راہ و روش مشایخ طبقہ معظمہ ماکہ در صد راس کتاب  
تحریر یافتہ است بکنید کہ از ابتدائا انتہا چہ مجاہدہ با و بلا اختیار کردہ  
انذکرات بہمت رضاے باری تعالی از غایت مجاہدہ و مشغولی بطن  
خود را در معرض تلف انداختہ اند و بیچ آفریدہ بر آں مطلع نگاشتہ چوں  
کار بجاں و کار و باستخواں رسیدہ است انگاہ بسماع مشغول شدہ  
اند و در بحر آشنائی دست و پای زدہ اند **۷** دست و پای بزم  
کہ چہ نکو میدانم \* کہ ترا بنیم و از دست غمت جاں نہ برم \* زیرا چہ بخط  
مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام و نقل از عوارف  
کردہ است کہ سماع حق مریداں و معتقداں و اصحاب ریاضت است  
چوں نفس و تن ہلاک شود و اورا حقیقت ان لنفسک علیک حقا  
یعنی بدستی کہ بر اے نفس برابر تو حق است چوں زمانے از سماع میا  
سائد باز اورا بر کارے بہ برند چوں قضیہ بہ بنجلہ است سے باید کہ اتباع  
آں بزرگاں کند کہ از دنیا زار ماندہ کہ ظاہر او چرب و شیرینست و  
باطن او زہر ملاہل عنقریب قتیست و در نظر مشایخ قدس السدسہ  
ہم گذشتنی پیش حق جواب داد نیست بہر طریق در نیکار درمے آئی حق  
بر ضمیر تو مطلع است و باحوال تو شاہد امروزیات زندگانی بطریق پیران  
خود بگذراں تا در زمرہ ایشان باشی حضرت سلطان المشایخ قدس  
السدسہ العزیز سے فرمود **۸** کہ نیک آئیم مرا از ایشان گیرند



و در بد با شتم مراد ایشان بخشد. کاتب حروف چند حرفی برستی و اخلاص و  
 در دمندهی در قلم آورده است چوں منظوم نظر کیمیا اثر خواهد شد خواهند  
 دانست و اگر کسی دعا خیر کند این نویسنده بیچاره را که با خواسته نفس و  
 هوا و خواهش شیطان مبتلاست عاقبت او بخیر باد **ب** انجا که منم خصومتی  
 نیست. در هست میان تست من میکنم. مانصیحت بجای خود کردیم. و  
 روزگار و دین بسر بردیم. **باب دهم** در بیان بعضی موقوفات و مکتوبات  
 حضرت سلطان المشایخ که در ابواب مقدم تحریر نیافته است و این بیچاره  
 حسب فهم خود بیان کرده و این باب مشتمل بر بیست و چهار نکته است نکته  
 در بیان علم و علما بنظر مبارک حضرت سلطان المشایخ بنث شده و دیده ام العلم  
 بالانساب العقل بالغریزة و لهذا یقال عالم و معلم و متعلم فی العلم و لا یقال  
 عاقل و معقل و متعقل فی العقل کتب عمر بن عبد العزیز الی محمول الشافعی  
 تعلمت فضیلت عزیز عند الناس فاستعمل للتصیر عزیز عند الله تعالی عن  
 عثمان المغر ب ذکر بنین یس الشافعی العلم علما علم الابدان و علم الاثان  
 و علم الادیان علم الحقایق و المعارف و علم الابدان علم الرياضیات و المجا  
 هات قال ابن المبارک طلبت علم الدنیا قد لنی علمی تر لتهار و  
 محمد بن الحسن المنام و سئل ما فعل الله بك قال غفر لی و سئل عن ابی  
 یوسف قال غفر الله لی و سئل عن ابی حلیف رضی الله عنه قال انا مع الذ  
 نعم الله علیهم من البین و الصدیقین و الشهداء قیل لی بن الرازی  
 ما لنا تشفع قال علماء بینا القائل عقیما قال ابن المیارک بعد الماتین  
 لعرب بلا میز و لم تجرد من الحجر من کتبه مع عالمی قال احمد بن جلیل رضی الله  
 عنده من کان یومن بالله و بالیوم الاخر و لا یدخل الحمام فی ابشرک بالجنة  
 فرأیت تلك اللیلة کان قائل یقول فان الله تعالی قد غفر لك بانساع  
 السنة و جعلك اما ما یقید ی بك قلت من انت قال انا جبرئیل قال الحسن

باب دهم  
 نکته



ان یطالعوا الکتاب مد السوال علوم الدینیۃ ویفرمود مولانا برہان  
نسفی داتشمندے کامل بحال بود اگر شاگردے بنجدست او بیادے تاچیزے بخواند  
اوگفتے اول باسن سہ شرط کن تاچیزے ترا بیاموزم شرط اول آنست کہ طعام  
میکوقت بخوری تا دوعامے علم خالی باشد شرط دوم آنست کہ سبق تاغہ تکلی اگر  
یکروز ناغہ کردی روز دوم ترا سبق تلویم شرط سیوم آنست کہ چوں در راه  
مرا پیش آئی سلام کنی و بگذری و دست و پای افتادن و تحظیم بسیار کردن  
در میان نباشد و فرمود در عہد قدیم چہارتن برہان نام در دہلی آمدند یکے  
برہان الدین بلخی دوم برہان الدین کاشانی سیوم و چہارم یاد نے آیت  
الغرض میان ایشان موافقت تمام بود چنانچہ طعام و آب یکجا میخورند و تحصیل  
علوم یکجائے کردند اول کہ دریں شہر رسیدند قاضی شہر قاضی نصیر الدین بود  
او برہان کاشانی را در محفل مسئلہ فرمود ایں برہان مردے ترک و کوتہ بالا  
بود چوں نکتہ آغاز کرد متعلماں گفتند ایں ریزہ چہ خواهد گفت اورا عرف ہمین  
ریزہ شد الغرض ایں برہان مردے بود در آخر ہا از ابدالاں شد حضرت  
سلطان المشایخ فرمود کہ من اورا دیدہ بودم ہر روز پگاہ آمدے  
اسپ از دہ و خدمتگاراں از صد زیادہ بودند ہیچ خدمتگارے ہمراہ  
نہ بردے اورا پسرے بود نور الدین نام پسر پڑرا گفت کہ ما دشمنان  
بسیار داریم و تو ہر روز تنہا از خانہ بیرون میروی اگر غلامے را بر خود  
بری تا کوزہ آبے بتو دہد نیکو باشد مولانا برہان الدین فرمود بابا  
نور الدین آنجا کہ من میروم غلام را داخل نباشد ترا نخواہم کہ پسر منی  
بعده فرمود کہ من سہ دانشمند در ویش صفت دیدہ ام یکے مولانا شہاب  
الدین از میرت بود دوم مولانا احمد حافظ سیوم مولانا احمد کیتہلی فرمود  
کہ مولانا احمد حافظ مردے خداے بود وقتے مرا غنیمت زیارت شیخ شیوخ  
العالم فرید الحق الدین قدس لہ سرہ العزیز در حد و دہ سی باسن ملاقات شد

مرا گفت چوں بروقت متبرکہ شیخ رسی سلام من رسانی ۛ روای صبا و سلام  
 براستانش رساں ۛ بعض بنظر و دیوار و زود بانس رساں ۛ و بگوئی کہ من  
 دنیا نے طلبہ طالبان آں بسیار اند و عقبہ نیز ہمیں حکم دارد من ہمیں میخوانم  
 کہ تو فتنی مسلک و الحقیقی بالصالحین بعدہ حکایت مولانا احمد کیتہلی فرمود کہ  
 پیرے بود باریکت اگرچہ باکسے پیوند داشت اما صحبت مردان حق بسیار  
 و ریافتہ بود و رقیہ اول کہ اورادیم از ہیئت و تقریر او معلوم شد کہ یکے از  
 واصلان است چیزے در خاطر من بود از و پرسیدم جواب داد کہ آں  
 مردان انجمنیں باشند حضرت سلطان المشلیخ چشم پرآب کرد و فرمود اگر کوئی  
 مشکل از صد دانشمند پرسیدے حل نشدے و ہم از اخلاق او حکایت میکرد  
 کہ بر من آمدہ بود و بیشتر خدشتگاراں پیش من جمع شدہ بودند یکے از اں بے ادبی  
 کرد یکے چوب زدہ شدہ مولانا کیتہلی چناں در گریہ شد کہ گوئی آں چوب اورا  
 زدند و گفت ایں شویت من بود کہ ایں الم بدورسید حضرت سلطان  
 المشلیخ فرمود کہ مرا از رقت و شفقت او شکستگے تمام در دل پیدا شد  
 بعدہ فرمود وقتے در حدود دسے رسیدم شنیدم کہ دی روز دین نزدیکی  
 دزدان راہ زدہ اند و مسلماناں کشتہ شدہ اند در میاں ایشان دانشمند  
 بود مولانا کیتہلی مے گفتہ اند قرآن مے خواند تا آنکہ شہید شدہ رحمۃ اللہ علیہ  
 چوں روز دوم بر سر آں کشتگاں رسیدم تفحص کردم ہاں مولانا کیتہلی بود  
 کہ شہید شدہ غفر اللہ و مے فرمود بعد از نقل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جمع  
 خلق با امام احمد حنبل بود امام شافعی تخریماں امام حنبل روزے  
 بمکان امام شافعی رفت بعدہ رجوع با امام شافعی شد بدین طریق  
 امام احمد حنبل خود را از میان خلق بیرون آورد و بحق مشغول شد  
 و مے فرمود مولانا فخر الدین زراذی مذہب امام شافعی دانت  
 ہوا کہ ذکر امام اعظم میکرد رحمۃ اللہ علیہ مے گفت خواجہ محمد اجل سہری فرمود کہ

کہ اے مولانا تو قرآن خواندہ و چیزے خواندن میدانی او گفت آری چندین کتب تصنیف کردہ ام خواجہ محمد گفت خداے عزوجل والذین اتبعواہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوعنہ در حق تابعین فرمود و امام اعظم از تابعین بودہ است بعدہ حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ ہفت صحابی دریافتہ بود و فرمود یکے از خلفائے ملک الموت را در خواب دید از پرسید کہ عمر من چند است و چند ماندہ است ملک الموت اشارت بہ پنج انگشت کرد چوں بیدار شد جملہ مقتبران شہر را طلبید جملہ حکما و علما بقدر فہم و احتیاط خود چیزے بے گفتند یکے پنجاہ سال و دیگرے پنج سال و دیگرے پنج روز دل خلیفہ پہنچ یکے قرآنمیکر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرمود مرا ملک الموت از پنج انگشت نفی پنج علم است بدلیل آنکہ خداے تعالیٰ در کلام مجید خودے فرماید ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وماندی نفس ما ذاتکسب غذا وماندی باہی ارض تموت یعنی بدستی کہ اللہ تعالیٰ نزدیک آں اللہ تعالیٰ علم قیامت و فرو دے آرد باران را و میداند خداے تعالیٰ چیزے کہ در زانہ است از پسرو دختر و درنے یا بد پنج نفس بشر کہ چکار خواہد کرد روز دیگر و درنے یا بد بشر کہ در کدام زمین خواہد مرد امام فرمود ادراک جملہ خلایق را از دریافت این پنج علم کو ماتہ گردانیدہ و علم آں بخود اضافت کردہ و فرمود بزرگے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدہ پرسید کہ بر من رسیدہ است شما فرمودہ اید کہ در عصرے مرداں باشند کہ عالم از برکت ایشان قائم ماند حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اورا تصدیق کرد بعدہ او پرسید کہ دریں عصر اں کیست فرمود محمد ادریس ؑ کو فی اند طریق دیں کافی چ شافعی در و جہل راشافی چ آں قریشی زہل و آں کو فی چ او بہت فقیہ ایں صوفی چ ہمہ نیک اند بے حکومت تو چ تو بدی و سبک خصوصت تو چ و فرمود از مولانا محمد الدین جاحری روایت کنند کہ بہ شب پیش مولانا محمد الدین زرا دی سہ جزائی قطعہ کاغذ

سفیدے نہادند مع دوات و قلم بامداد بنشستہ و تصنیف کردہ مے یافتندے سے  
 وریں سہ جز شرح کلمہ لا الہ الا اللہ بنشستہ یافتندے مولانا شہاب الدین ابھی  
 کہ ذکر او در باب مناقب یاراں اعلیٰ تحریر یافتہ است حاضر بود گفت چنین شنیدہ  
 ام کہ در کتابخانہ قاضی برائان الدین بلخی نسخہ اربعین رازی بخط مصنف است  
 و اس نسخہ دو صفحہ متصل از اول تا آخر ہمیں کلمہ اللہ بنشستہ بود چنین آوردہ اند کہ در  
 وقت کتابت اس کتاب ذکر حق جل و علی بر مستولی بود ہر چہ میخواست کہ  
 بنویسد ہمیں کلمہ اللہ بنشستہ مے شد بعدہ مے فرمود چوں علم بیاموزد اور علم درخت  
 نیک باقیمت است بے درویشست در علم جز سعادت چوں سعادت چوں  
 طاعت کند کار او بہتر بود پس باید کہ ہر دو را یکشد یعنی علم و عمل از نظر فرواندازد  
 تا بچوب مبتلا نشود و مے فرمود چندین علما و دانشمنداں کہ بودہ اند ہیچ کس میدان  
 کہ کجا بودہ اند کہ بودہ چیزے کہ باقیما ند حسن معاملہ است و اس حیات معنویت  
 اس را آساں مے توان یافت شبلی و جنبیہ تا این زماں زندہ اند و مے فرمود  
 کہ اول شب امام اعظم رضی اللہ عنہ نقل کردہ است و آخر شب امام شافعی  
 رحمۃ اللہ علیہ متولد شدہ در یعنی خاقانی فرماید قشوی

چوں فلک عہد تنائی در نوشت	آسماں چوں من سخن گستر نژاد
بو حنیفہ اول شب نقل کرد	شافعی آخر شب از ما در ہزاد

حکیم تنائی و بیان علم گوید

علم رہ جانب الہ برد	جہل رہ سوے نفس وجاہ برد
جان کے علم تن ہمیں لاند	شاخ بے برگ میوہ کیہ لاند
حکم از علم نیک پے گردد	سنگ بے فصل لعل کے گردد
علم داں خاصہ خدا آمد	علم خواں شرح مصطفیٰ آمد
کشت بے آب بارو بر نہد	تخم بے مغز بس غمزد ہد
ورد بے علم تخم در شورست	علم بے درد سنگ ہر گورست
علم کر ہر حشمت آموزی	نیست جز سنج و محنت روزی



ور بود نیک نیک تر کرد دانش جاں بہ از تو آتش تن علم جاں را بہ عمل تن را * علم یک لحظہ را بہ اعمالم * بار عالم میان عالم کم	بد بخوانی و لے بت تر گردد سوے عالم بہت از سوے فن برگ وہ دوست را و دشمن را کما و یک سالہ را بہاد و دم عالمان خود کمند و عالم
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نکۃ

نکۃ در بیان شب معراج حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت سلطان المشائخ قدس السمرہ العزیز سوال کردند کہ معراج چہ نوع بود فرمود کہ از مکہ تا بیت المقدس اسرار بود و از بیت المقدس تا فلک اول معراج بود از فلک اول تا قاف قوسین اعراج بود سایے زیادہ کرد گشت قلب را معراج و قالب را روح را ہم چگونہ بودہ باشد در جواب او اس صراخ بر زبان مبارک را ند مصراع فظن خیر اوقات الخیر یعنی پس گمان کن نیکو و سپرس نیکو را نگاہ فرمود بدیں باایمان باید آورد و در تحقیق گفتش آن غلو نباید کرد بعد ازاں فرمود بزرگے فرمودہ است مذائم کہ شب معراج حضرت رسول علیہ السلام را آنجا بردند کہ عرش و کرسی مہشت و دوزخ بود و یا ہما نجا آوردند کہ رسول علیہ السلام بود و در پیش مرتبہ حضرت رسالت پناہ بالا تر بود

پاسے بر فرق عالم و آدم سیرما زاغ و مالطغے بشنو گفتہ ہم شنیدہ آمد باز * * پیش محراب آبرو دانش نماز کشش عشق درد و گیسو داشت ہمتش الرفیق اعلیٰ جوئی راہ اجبریل آب زدہ	بر نہادہ ز بہر باغ ارم دو جہاں پیش ہمتش بدو جو باز گردش سوے معراج پروا جسم جاں کردہ در خزانہ راز سہج صدق درد و ابرو داشت عزتش لائے بعدے گوی قبہ بر فرق آفتاب زدہ
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کے تو اں ز د ز رو سے محبت ہم | انجینیں نوبتے بدور کسیم +

تکلمتہ در بیان وفات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمود ہر پیغمبر سے را وقت نقل مخیر میگردند تا وقت نقل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا در خاطر اینمغنی گذرانید کہ چه خوش است کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم چند گاہ دیگر در میان اصحاب با شد و بعالم بقا زود و سوے حضرت رسول اصلی اللہ علیہ وسلم نگرستن گرفت حضرت رسول علیہ السلام بر لفظ مبارک راند کہ مع النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین و من فرمود نقل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از دار فنا بدار بقا در غرہ ربیع الاول بود و تا نہ روز دفن نکردند ہر نہ حرم رسول علیہ السلام طعام دادند و روز دہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چنداں طعام داد کہ تمام خلق مدینہ را رسید منقول است کہ صحابہ کرام در آنجہ خواستند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غسل دہند مستفکر شدند کہ با جامہ غسل دہند یا بغیر جامہ سخت آوازے شنیدند کہ بے جامہ غسل کنی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ گفت توقف کنیہ تا نیا آوازے شنیدند کہ با جامہ غسل کنیہ انگاہ با جامہ غسل دادند و از اول از شیطان بود و دوم از خضر علیہ السلام خواجہ حکیم ثنائی گوید شنوی۔

چند

بود مشتاق در گہ حضرت  
او عاقبت رفت در پس پرده  
آتش اندر ہمہ وجود زودہ +  
رفت بر فرق جبرئیل نشست  
زاں ہی الرقیق اعے گفت  
از دروں بیوز و از یرون خندہ

در ترم تبارک اللہ گوی  
زخمها خورد و رحمها کردہ  
چون دم از حضرت شہود زودہ  
طوطی جانش چون قفس بشکست  
آنکہ در پیش خنق زار نہفت  
تنش نا لاں و جانش فرخندہ

تکلمتہ در بیان نقل بجز مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز بنش تہ دیدہ ام العقل نو فطری یزید با السمع و الکسب و قال رسول اللہ علیہ السلام

العقل في القلب الرحمة في الكبد والرافة في الطحال ويدرك الغلام أربع  
عشر سنة وينتهي حلوله أربع عشرين وعقله ثمان وعشرين وقال ابن  
عباس صلى الله عليه وآله يا امير المؤمنين رايت الرجل يقل قوامه ويكثر زاده ورجل يكثر  
قوامه ويقل زاده ايها احب اليك قال سالته النبي صلى الله عليه وسلم  
ما سالته قال احسنها عقل النشاط عقل من اكثر الناس برحم فصاح  
الراعي من هولها وهو لاء يجرها الكسب للرسول لعقل والقلوب سماوية  
وملكوتية والنصوص والابدان ارضية وملكية وانك من النور وهذان  
من الظلمة والعقل مشتمل على اهلين التقرب الى الله بالطاعة والنور والى  
الخلق بالابس قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم جن عقلي قبل موتى ثلثة  
ايام قيل لم قال خوف ان تجرني على لساني في ذلك الوقت شئ فيجتم لي  
بالشقاوة وان لم يكن لي عقل رُفِعَ عَنِّي القلم قال الامام جعفر الصادق  
رضي الله عنه من سعادة الرجل ان يكون خصمه عاقلاً ومن خصمي لا عقل  
له يعني النفس خواجه حكيم شنائى گوید

<p>هرجه در زیر چرخ نیک و بداند عقل هم گوهر است و هم کان است عقل طرار و حیلہ گر بنود عقل جز خواجہ محقق نیست عقل هرگز بکذب راضی نیست آنکه غمناز و آنکه ناموسی است و آنکه می داند بواجب است کز پله مال و جابه و تربیت است عقل دیں جوے و پس رو ادب است تا نبوده است بحق رہا نکنند</p>	<p>هرچه در زیر چرخ نیک و بداند عقل هم گوهر است و هم کان است عقل طرار و حیلہ گر بنود عقل جز خواجہ محقق نیست عقل هرگز بکذب راضی نیست آنکه راضی بکذب و سالتوسی است آنکه او آبرو و نا طلب است انهمه عقلهاے عاریتہ است در گزاین کیا است او باش عقل دیں جز ادا عطا نکنند</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

معنی  
عقل  
معنی  
عقل  
معنی  
عقل

دایہ زیریں کہن بنسیا د*	نیست کس را چو عقل مادر زاد *
پدر و مادر و حیات لطیف	نفس گویا شمار عقل شریف
زایں دجفت شریف طاق مباش	واندریں ہر دو اصل عاق مباش

نکتمہ در بیان دنیا و ترک دنیا حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ اخیر فرماتے فرمود یکے صورت و معنی دنیا است و یکے صورت دنیا است و معنی دنیا نیست بعدہ بیان فرمود کہ انچہ صورتاً و معنی دنیا است آں زاید از کفایت معنی است و انچہ صورتاً و معنی دنیا نیست آں طاعت با خلاص است و انچہ صورتاً و دنیا نیست و معنی دنیا است طاعت بریاست یعنی برائے دفع مضرت و جلب منفعت و انچہ صورت دنیا است و معنی دنیا نیست آں ادا سے حق حرم خود است یعنی باہل خود فراہم آید بہ نیت آنکہ حق او بگذارد و بعدہ فرمود اصل و نامی آنست کہ از دنیا پسینہ کند اگر مردے وصیت کرد کہ ثلث مال من بعد از من بمر دے دہند کہ او عقل لناس باشد حکم آں چگونه است فرمود حکم او آنست کہ ثلث مال او یکسے دہند کہ تارک الدنیا باشد یکے از حاضران سوال کرد کہ چوں تارک دنیا باشد ثلث مال او چگونه قبول کند فرمود سخن در مصرف می رود و حکم این مسئلہ بعد ازاں فرمود دنیا سیم وزر و اسپان و اسباب نیست بلکہ تعلق و محبت باہنہا است اگر چند کہ نہ داشتہ باشد بعدہ فرمود کہ شکم تو دنیا سے تست اگر کمتر خوری از تارکان دنیا باشی و اگر سیر خوری نباشی بعدہ فرمود بزرگے مصلے بر روی آب انداختہ بود و نماز میکرد و مے گفت خداوند خضر کبیرہ ارتکاب مے کند او طائراں توبہ دہ ہمدیں حال خضر حاضر شد و گفت اے بزرگ کہ اہم کبیرہ است کہ ارتکاب مے کنم آں بزرگ گفت چوں درختے در بیا باں نصب کردہ و در سایہ آں درخت مے نشینی و آسایش مے گیری و مے گوی کہ این درخت برائے خدا نشانہ ام خضر در حال مستغفر شد بعد ازاں آں بزرگ در ترک دنیا با خضر گفت کہ بچہیں با

کہ من مے ہاشم خضر گفت تو چگونہ مے باشی و چہ میکنی گفت من ہچنین میباشم اگر  
 جملہ دنیا من دہند و گویند کہ قبول کن کہ فردا بر تو حساب نخواہد بود و این ہم  
 گوین کہ اگر نخواہی سست ترا بدوزخ خواہند برد من دوزخ قبول کنم نہ دنیا خضر  
 گفت چہر قبول کنی جواب داد کہ دنیا مبعوض حق است چیزیکہ خدا اور دشمن  
 دارد بجای آں دوزخ قبول کنم نہ آں زیرا کہ دوزخ اولی تر از قبول دنیا و  
 مے فرمود کہ از شیخ شیوخ العالم شنیدم کہ ہر کہ ترک دنیا بکیر و حق جل و علی  
 دنیا را بدینا داراں در پائے او در آرد و مے فرمود حق جل و علی چوں  
 بندہ را عزیز گرداند دنیا را در نظر او خوار گرداند و ہر کہ را خوار گرداند دنیا را  
 در نظر او عزیز گرداند و مے فرمود ترک دنیا آں نیست کہ خود را برہنہ کند و لنگوٹہ  
 بند و ترک دنیا آنست کہ بخورد و بپوشد و بپوشاند و بنفقتہا  
 برد لہاے شکستہ و سحتاں رساند و دل خود متعلق دنیا ندارد و ہمت  
 باید کہ بلند گرداند و از سر شہوت باید خاست بعدہ این مصرع بزباں مبارک  
 را اند مصرع یک بخط ز شہوتے کہ داری بر خیزہ بعدہ فرمود کیست کہ از خیرینے  
 بر نخاست و بر شریفی اقدام نکرد و مے فرمود ہمہ معاصی در حجرہ است کلید او حب  
 و نیازت و ہمہ طاعت در حجرہ است کلید او محبت فقر است و مے فرمود حساب  
 دے را مال بسیار میراث رسید مناجات کرد الہی من این را نگاہ خواہم داشت  
 فاما دل بروے باید گاشت این را بتو می سپارم بشرط آنکہ مرا حاجت شود بمن  
 دہی این بگفت جملہ بدویشاں داد بعدہ بر آں مقدار کہ اورا حاجت بود کہ بر خود  
 آں مقدار دہدی کہ گوی بحق امانت دادہ است کہ حق تعالی بہنگام طلب امانت  
 او میگذازد و درین محل محی الدین کاشانی این آیت خواند رب المشرق والمغرب  
 لا الہ الا هو فتخذہ وکیل یعنی پروردگار جاسے بر آمدن آفتاب نیست سزاوار  
 پرستش مگر او پس بگیری اورا کار و بار سازندہ خود حضرت سلطان المشایخ  
 را یعنی خوش آمد تحسین فرمودہ بود و مے فرمودے حکیم پیش پسر داد چنیل

ہزار بدرہ زر + روزے گفت ۵ گفت بابا نصیبہ من گو + گفت اے  
 پور درخزانہ ہو + قسم تو بی وحی و بے انباز + من بخت و آدم او دہد بتو باز +  
 ۵ او بجز کار ساز جان مانیت + بکنہ ظلم با تو زانہا نیست + وے فرمود  
 وقتے رسول علیہ السلام بایاراں گفت درویشے را خیر کرد کہ دنیا و آنچه  
 در دست اختیار مے کنی و یا آنچه در عقبی است بر اے تو ہمایا کردہ اند او  
 ہماں اختیار کرد چوں ایں حکایت تمام شد حضرت امیر المومنین ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ گریستن گرفت صحابہ پرسیدند کہ حال چیست  
 گفت ایں درویش کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ازو خبر داد او مصطفیٰ  
 است صلی اللہ علیہ وسلم الخیر ہوا الخیر وے فرمود اگر کسے روز با بصیام گذارد  
 و شب با بصیام و زائر الحرمین باشد اصل ایں باید کہ دوستی دنیا در دل او نباشد  
 بعد از اں فرمود ہر کرا دوستی و محبت دنیا در دل باشد او دنیا پرست است مفتوی

چکنی بار کا ندیں فرسنگ +	بار بسیار بر سر و خسر لنگ
خسر لنگ و ضعیف بار گراں	منزلت سنگ لاج و توحیراں
راہ تاریک و چراغ بے روغن	باد صرصر تو باد خانہ مکن +
ہر صورت کز جو دھاؤں است	باد مسعود پاے نخوس است
ہست نقش ریا چو صورت شمع	شمع او راست تابش اندر جمع
ہست در نقش و شکلہ گرد و نعم	شکل ابلیس ابلہ و اکلم
نفس اعجاب ہست در سینہ	قبہ ہر جسم در آئینہ + +
ہمہ در نفس ناسپاس تواند	ہمہ در پردہ حواس تواند
باش تاروے بند بکشاید	باش تابا تو در حدیث آید
تا کیا زانہا زندہ برور +	از پئے نیچر وزہ راہ گذر
اگر میری نہاں تہ ایشاں را	کم کنی ملک و ملک خویشاں را

نکلتہ در بیان فقر و غنا و فضیلت فقر و غنا بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنو شیبہ است

قيل الفقرا لا تنس بالمعدوم والوحشة بالمعلوم الفقر في الدنيا مفتاح باب  
 الغناء في الآخرة وفي الحديث من مات ولم يترك درهما ولا دينارا لم يدخل  
 في الجنة اعني منه قال ابن عباس رضي الله عنه وقف رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم يوماً على اصحاب الصفة فرأى فقراً منهم وجههم طيب  
 قلوبهم فقال اشركم يا اصحاب الصفة فمن بقى منهم على التعب الذي انتم  
 عليه اليوم راضياً بما هو فانه من رفقاء يوم القيامة ازشيخ شيوخ  
 العالم فريد الحق والدين قدس المدرسه العزيز العلماء اشرف الناس  
 والفقراء اشرف الاشراف الفقير بين العلماء كاليد بين الكواكب السماء  
 ومن فرسود ورويشه كعبادات وطاعت مشغول باشاء اوراد بيت المال  
 حقه نيت درویش زانان از زنبیل باید خورود و درینا تا این ساعت قبیل  
 مشایخ نمی گردد و در وجود من زنبیل حضرت شیخ شيوخ العالم گشته و من فرسود  
 و رضیلت فقر و غنا میان علما اختلاف است خواجہ جنید و ابراہیم خواص  
 و اکثر علما گفته اند الفقیر الصابر القایم بشرط طمعا علیہ افضل من الغنی المشاکر  
 القایم ما علیہ ابو العباس بن عطاء مخالف ایشان است حجت او قوله  
 تعالی و وجدك عايلاً فاغني باري تعالی بر بنده خود منت نهاد یعنی اگر غنا  
 افضل نبود من منت نهاد من و حجت ایشان این حدیث کہ لكل احد خرقه  
 و خرقتي الفقر الجهاد من احب لفقره فقد احبني و من ابغضها فقد ابغضني  
 شیخ جنید بغدادی ابو العباس را دعای بکر و حق اورا بغوا بل  
 مبتلا کرد و من گفت یا این بلا کہ مرا مبتلا کردند دعای جنید است بعده از این  
 قول رجوع کرد و اختلاف در صد اول بود و بنا بر آنکہ غالب اموال خلق حلال  
 بود اما در زمان ما غالب اموال حرام است و شب بیدار فقر بر غنا افضل شد  
 بلا اختلاف و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ نبشته دیده ام الناس  
 اربعة طبقات طبقة قارة مجذوبه الدنیا و الآخرة و الطبقات مختلفه الاول



ہم السعداء علی الاطلاق والثانیۃ ہم الاشقیاء علی الاطلاق والاحزیاء  
 اضافتین ونبینا علیہ السلام لقولہ تعالیٰ لولاک لما خلقت الافلاك  
 سید الانبیاء والانبیاء من خلقت افضل من سولہ فان قبل الیس  
 الجمع بینہما کما تسلیمان علیہ السلام لانہ اطاعة الجن والانس والرحم  
 ونبینا قال علیہ السلام الفقر فخری وان الله خیر قلنا للملک صورۃ  
 وحقیقۃ الاستغناء والقدرۃ وهما کانا فی نبینا علیہ السلام خیر فرد قال  
 لولا الدعوی والقدرۃ احب الی صبح موسقا اشتکی عن صورۃ الملک  
 والجمع بینہما علی قسمین احد ہما ان یکون طرف اخرہ ترجیح علی دنیاہ  
 والثانی علی العکس تسلیمان من الثانی ونبینا صلے اللہ علیہ وسلم من  
 الاول ما نال تسلیمان علیہ السلام من دنیا کان علی سبیل السعد  
 الا ان اللہ خلق الدنیا لاجل النبی علیہ السلام فعبع عنہا بالخیر والاف  
 کقولہ الحج عرفہ نکتہ در بیان طبقات حضرت سلطان المشایخ قدس  
 سرہ العزیز فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماید کہ است من شیخ  
 طبقہ باشند بر طبقہ مدت چہل سال الطبقة الاولى طبقہ العلم والمشاہد  
 الطبقة الثانية طبقہ البر والتقوی والطبقة الثالثة طبقہ التوصل و  
 التواضع الطبقة الرابعة طبقہ التقاطع والتل بر الطبقة الخامسة طبقہ  
 المرحم والمحابر فرمود کہ طبقہ اول طبقہ علم و مشاہدہ است و آں صحابہ  
 کرام بودند دوم طبقہ بر و تقوی و آں تابعین بودند سیوم طبقہ توصل و تراحم  
 تواصل آں باشند کہ چون دنیا ایشاں لا اقام نمایند و اگر آں دنیا میان ایشاں  
 مشترک باشد بر طرف دیگر آں سہل و سست گذارند تراحم آں باشند کہ اگر دنیا  
 تمام بایشاں روئے آرد بے مشارکت غیر ایشاں آنرا نفقہ کنند و در راہ  
 حق بمصرف رسانند چہارم طبقہ تقاطع و تدابر تقاطع آں باشند کہ اگر دنیا  
 روئے بر ایشاں آرد بر سبیل مشارکت بقطع و خصوصیت بر آیند و اگر دنیا

خاص بایضال پیوند الیثاں آنرا تمام گیرند و پشت بخلق دہند و پچاس را  
نصیب نکنند و طبقہ پنجم حج و مرج باشد یعنی در گوشت و پوست یکدگر گفت  
و مدت این پنج طبقہ دو سست سال باشد بعد از دو سست سال سلخ بر آید  
چون حضرت سلطان المشائخ بریں حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود  
این حکم بعد از قول رسول صلی اللہ علیہ بدو سست سال تمام شدہ است این  
زمان خود مردم چگو میدنکند و در بیان نیت حضرت سلطان المشائخ قدس  
السرہ العزیز فرمود اول نیت صالح می باید زیرا کہ نظر خلق بر عمل است  
و نظر حق بر نیت چون نظر خدا بر نیت باشد ترک عمل پسندیدہ است و نیت آن  
نیست کہ مردے در دل گوید میکنم و یا چنین کار کنم این حدیث نفس است  
نیت آنست کہ از دل چیزے باعث شود و آن چیزے دینی باشد یا دنیاوی  
جاری مجری فتوح است من اللہ تعالی و آن در دل بعضے میسر شود و در دل  
بعضے میسر نشود و ہر کہ دل او سوسے دنیا مایل شود و را این اختیار نیست  
در خیرات اکثر احوال این معنی میسر نشود مگر بجد بعدہ حکایت فرمود کہ در مسجد  
کویہ مشق و شوق وقف بسیار است متولی آن مسجد بس قوی حال است  
گوی دوم بادشاہ است تا بغایتے کہ اگر بادشاہ را مالے حاجت باشد از متولی  
قرض کند الغرض و رویشے بطمع آن اوقاف در مسجد مشق طاعت و عبادت  
آغاز کرد کہ مگر شہرتے یابد و تولیت بدو دہند و مدتے بطاعت مشغول شد  
پنچ کس نام اورا بر زبان زانند تا شبے ازاں طاعت ریائی پیشاں شد  
یا خدا یتعالی عہد کرد کہ ترا خاص برائے تو خواہم پرستید نہ بطمع شغل ہماں عبادت  
کہ مے کرد و پنچ ازاں نقصان نکرد و بہ نیت صالح در عبادت مشغول شد ہم در آن  
نزدیکی اورا بکھشت شغل تولیت طلب کردند او گفت کہ من آنرا تارک  
شدہ ام بیار در طلب آن بودم اکنون چون ترک آن کردم بہن میدہند  
الغرض پچہاں بنجد مشغول شد و براک شغل آلودہ نگشت نکتہ در بیان

صبر و رضا حضرت سلطان المشایخ قدس السدرہ العزیز میفرمود کہ صبر  
آنست کہ چون مکر و مہ بد و رسد در آں صبر کنی و بجائے نکلند اما رضا  
کہ ازاں بلا بچ کر استے بد و زبرد کوئی آں بلا بد و زبرد است و تکمل  
ابن معنی را سنا کر اند چنانچہ در ادعیہ ماثورہ منقول است از حضرت سلطان  
المشایخ و بخط حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام قال النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم لثیرا ما یقول اللهم فی اسالک الصلح والامانیۃ و حسن الخلق و المحبۃ  
و فی قلوب الناس و عنہ من لئیس رضا اللہ رضی اللہ عنہ و ارضی الناس  
عنہ من لئیس رضا الناس سخط اللہ علیہ و اسخط علیہ الناس المؤمنون  
الصالحون فی الکافرین قلیل و الصالحون فی المؤمنین و الصادقون  
فی الصالحین قلیل و الراضون فی الصابرین قلیل فاطلبوہم و اغتصموا  
صحبتہم سئل ابو عثمان المغربي عن قولہ علیہ السلام اسالک الرضا بعد نقضا  
قال لان الرضا بعد نقضا هو الرضا قال بنی من الانبیاء یا رب کیف رضی  
المساکین عنہی قال ابو حامد البلقاء دیکم لکنی اعراف کیف الرضا  
بقضاء اللہ تعالیٰ حتی یورث یوما بسبیلک ملح فرأیت اعمی یقول اللهم  
اغفر لمن یاخذ بیدی فیاخذ بیدی فیاخذ بیدی و قلت لہ این مصلاک  
قال بیت اللہ تیج بہ فحیدل عرفت الرضا بقضاء اللہ فنودی فی سہی ان لم یرض بما  
فعلت فاستعد لمن یمیق فی جنت بعدی فلیس فی الہوی و اہل النجا  
یہوی و سہل النما یرضی ابیات

ہم سمعنا و ہم اطعنا گوی *	باش در حکم صولجانش گوی
کہ ہزاری شوی دریں رہ مرد	برد حق بہا شس دور مگرد *
تو کنی اندریں میاں بارے	نہ بوسے لیک نیست در کارے
گر گریزی از و گریز با و *	آن ادوی مکن ستیزہ با و
خواجہ آزادگی مباش ہمیں	قدرش را بچشم خویشتن ببین
برہ سیل و رود خانہ ساز	جان و اسباب خویشتن در باز

چند پرسی کہ بندگی چہ بود  
بندگی جز فکندگی نبود  
آنکہ دلہائے آشنا داند  
دل ز خوردن چہ را جدا ماند

حکمتہ در بیان خوف و رجا بخط حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ  
الغزیز بنشتہ دیدہ ام اذا قشعرا جل العبد من خشية الله الخطت ذنوبہ  
کما الخط عن الشجر الیابستہ و رقہا قال اللہ عز وجل یا موسی تخاف من  
غیری قال نعم اخاف ممن لا یخاف منک قال رجل یا رسول اللہ اھو مو  
وقت الذنب قال اھو یخاف اذا نبت اذا قال نعم خوفہ یدل علی ایمانہ  
سئل شاہ الکرمانی ما ثواب الخوف قال ان یخاف الحسبہ قیل الذین املیر  
حرف الخوف بعد الدین یسبون قال رجل لعاروف انی اخاف من قلدان  
قال لا تخف فان قلت من یخاف میں یروجہ قال جبریل میکائیل انی  
اعجب من ہوان اللہ تعالی خلق الخلق و صوہم و اعطاہم النعم و هو یعصی  
بہ اعجاہم لم ینقص من مملکہ فلم یأقیہم قال میکائیل کما قال جبریل علیہما السلام  
و از حضرت سلطان المشائخ سوال کردند کہ مرجیان و ناجیان کد ام  
اند فرمود ناجی آنرا گویند کہ ہم از جانشن گویند انگاہ فرمود مرجی برو نوع  
است مرجی خالص و غیر آن مرجی خالص آنست کہ ہمہ از رحمت گوید  
حکمتہ در بیان ریا بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ  
الغزیز بنشتہ دیدہ ام الریا لا یقبلہ الحق ولا یمدحہ الخلق قال لفضیل کانوا  
اقبلنا یراؤن الناس بما عملوا فصاروا لیلو میراؤن الناس بما لم یعملوا  
قال الجندی من خالط الناس دارہم و من دارہم ریاہم و در مجلس حضرت  
سلطان المشائخ ذکر یکے افتاد کہ در ایام سابقہ در مسجد جامع دایم شب  
بیدارے بود و ہمہ شب قیام میکرد بامید شغل شیخ الاسلامی دریں میاں تھا  
فرمود کہ بقائے مدت بیست سال صائمے بود و پیچکس را بر حال او اطلاع  
نبودے تا غایت اہل اورا معلوم نبود کہ او صائمے باشد اگر در خانہ

بے بودی چنان نمودے کہ مگر در دوکان چیزے خوردہ است و اگر در دوکان  
 بودے چنان نمودے مگر در خانہ چیزے خوردہ باشد نکتہ در بیان توکل  
 حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیزے فرمود کہ اعتقاد بر  
 حق باید کرد و نظریہ یکس نباید گماشت بعد ازاں بلفظ مبارک راند کہ ایمان  
 کسے تمام نشود تا ہمہ خلق در نزدیکی پہنچوں بیشک شتر نتمايد بعدہ گفت کہ  
 ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ در سفر حج رفتہ بود در اثناے راہ اورا با  
 کودکے ملاقات شد ابراہیم گفت اے کودک کجا میروی گفت بکعبہ  
 ابراہیم گفت زاد و ماہلہ تو کو کودک گفت اے ابراہیم خداے تعالیٰ بے  
 اسباب بندہ را بار دے تو اندکے مرابے زاد و را حلقہ بکعبہ رساند فی الجملہ  
 چون ابراہیم خواص بکعبہ رسید اں کودک را دید کہ پیش ازوے در کعبہ  
 رسیدہ است و طواف مے کند چون نظر کو دک برابر ابراہیم افتاد گفت  
 اے ضعیف یقین تو بہ کردی از انچہ مرا گفتی دریں میاں فرمود کہ وقتے نباشی  
 بخدست خواجہ یاریزید آمد و ازاں فعل تو بہ کرد خواجہ ازو پرسید کہ تو چند  
 مردہ را کفن کشیدی او گفت ہزار کس را باز پرسید از انچہ چند کس را  
 رو بقبلہ بود و چندیں کس را رو از قبلہ گردانیدہ گفت دو کس روے بقبلہ  
 یافتہ و دیگران را روے از قبلہ گردانیدہ حاضران از خواجہ پرسیدند کہ سبب  
 توجہ دو کس بقبلہ و چندیں کس را روے محول از قبلہ چہ باشد فرمود اں  
 دو کس را اعتماد بر حق بود و دیگران را نہ بعدہ فرمود مشایخ رزق را  
 چہار قسم کردہ اند یکے رزق مضمون و رزق مقسوم و رزق مملوک و رزق  
 موجود رزق مضمون آنست کہ انچہ بد و رسد از طعام و شراب و انچہ اورا  
 کفاف است آنرا رزق مضمون گویند یعنی خداے تعالیٰ ضامن آنست  
 و ما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقها یعنی اگر دندہ بر زمین مگر بر  
 اللہ تعالیٰ است رزق اں گردندہ و رزق مقسوم آنست کہ اول قیمت

شدہ است در لوح محفوظ بنشستہ است بیتی زد دنیا رزق ما غم خوردن  
 آمد پندش آید خوردن از رزق معلوم و رزق مخلوک آنست کہ ذخیرہ او باشد  
 از درم و دینار و اسباب دیگر و رزق موعود آنست کہ حق تعالی وعہ کرد  
 است و من یتق الله یجعل لہ من حیا و یدرزقہ من حیث لا یحسب یعنی  
 و کسی کہ بتہ سدا از خدا بگرداند برائے او خیرے و رزق دہد و او را از جائیکہ نمیدان  
 بعد ازاں فرمود توکل در رزق مضمون است نہ در رزقہاے دیگر زیرا کہ آنچه  
 مقسوم است در آن توکل نیست و نئے آید و آنچه مخلوک است در توکل نیست و  
 نئے آید و آنچه موعود است بالقطع خواهد رسید بعدہ فرمود توکل بہ مرتبہ دارد  
 مرتبہ اول آنست کہ یکے بجهت دعوی وکیل گرفته کہ ہم عالم است آن وکیل  
 و ہم دوست موکل پس آن موکل ہمین باشد کہ وکیلے دارم کہ ہم در کار جواب  
 و امانست دوست من است در نیصورت ہم توکل باشد و ہم سوال چنانکہ گاہ  
 گاہ وکیل را ہم گوید کہ در دعوی جواب چہیں گوئی کہ آن ہمراہ آخر رسانی مرتبہ  
 دوم توکل آنست کہ طفلی باشد شیر خوارہ مادر او را شیر میداد و او را ہم ہمیں توکل  
 باشد و سوال نہ باشد طفل نگوید کہ مرا شیر دہہ او را در دل ثیقہ باشد بر شفقت  
 مادر مرتبہ سیوم توکل آنست کہ مردہ باشد در دست غسال آن مردہ را ہیج  
 تصرفی و حرکتی نیست ہرگونہ کہ غسال خواہد میگرددانہ و مے شوید و این مرتبہ  
 بلند و اعلیٰ است نکتہ در بیان حلم و عفو و غضب و حیا حضرت  
 سلطان المشائخ قدس اللہ تعالی سرہ الغزیرے فرمود کہ میان  
 صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 مشہور بود تا نجاشی با او چیزے گفت او بیبے طعنہ کرد ابو بکر گفت اے  
 خواجہ از چندان عیب ہا کہ در من است ترا سہل چہیزے روشن شد  
 است بعد ازاں فرمود امام عاصم کہ صاحب قرأت است وقتے جانب  
 صحرائے رفتہ بود سفیہ با او سفاہت کردن گرفت و تاسنہا مے گفت

امام عاصم بیچ گفت تا انگاہ کہ نزدیک شہر رسید اس سفینہ پہنچان میگفت  
قرین آن سفایت مردمان رسیدند عاصم روئے سوئے او کرد و گفت  
نباید کہ درینجا بدگوئی زیرا چہ مردان وستان و آشنایان بسیار مذہب یگفتن  
ترا لکبتے رسانند و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدم  
العلم عینہ والحکم زینۃ و لہذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم عفا عني  
قریني بالحکم او علیہ ضعیف قال یا کریم انی اتیت الیک وان عافیتنا فغن  
اهل العقوبة وان عفوت عنا فانت اهل عفو قال قد عفوت عنکم و سہ  
روایتہ کما قال یوسف لا خوفہ لانشریت علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو  
ارحم الراحمین قال حکیم اذا غضبت فانظر الی السماء ثم الی الارض ثم  
الی خالقہا زال عنک الغضب عمران الحکیم کما ادرہ صلوات اللہ علیہ  
یکون نبیا قال لا نسب من بنیک لکن اجل ذلک فرضا لیوم الجزاء قال علیہ  
السلام لا یزعم الحیاء الامن دار حیضہ او رتبت الحیاء علی ضربین حیاء  
الرب من الکرم و حیاء السائل من النذر و سہ فرمود العفو خیر من اللطم فی  
اگر عفو نکنند و خشم فرو خور و بیم آن باشد کہ در دل حقد بند و کینہ درین محل فرو  
در عرصہ قیامت حق تعالی فرماں دہد کہ مذاکنبید کہ مہر کہ بر ما حقے دار و میاید حق  
خود بستاند جملہ انبیاء سر فرو اندازند و کسے را مجال آن بیاقت کہ دعوی کند  
کہ من حقے دارم بعدہ مذاکید کہ کیا اند آں قوم کہ عفو کردند از زیر دستاں  
و نیز در حدیث است کہ از بندہ ہر روز ہفتاد گناہ عفو کند بعدہ اگر گناہ  
کند او بکند کم کسے است کہ ہفتاد گناہ عفو کند بخط مبارک حضرت  
سلطان المشائخ قدس السدرہ الغریز بنشتہ دیدہ ام قال علیہ  
السلام لا تضربوا اماء کہ علی بکیر انکم فسان لھا  
آجا لا کا جا لکم حکایت مروی را در جماعت خانہ حضرت  
سلطان المشائخ با کار و گرفتند و اللہ اعلم



ازاں حال حضرت سلطان المشایخ خبر یافت نگذاشت کہ کسے اور الے  
 وایڈائے رساند بعدہ اور اپیش خود طلبید و فرمود کہ تو عہد کن کہ بعد ازیں کسے را  
 ایڈائے رسانم چوں او عہد کرد اور آخر جے فرمود کہ دہند بعدہ در باب خصوصیت حضرت  
 سلطان المشایخ فرمود کہ جفا را تحمل کن نہ بہتر از آنکہ تحمل کرد مکافات یا بد بعدہ  
 ایں بیت بر زبان مبارک راند ہر کہ مارا رنجہ دارد راحتش بسیار باد و فاکلہ  
 مارا خوار دارد ایزد او را یار باد ہر کہ او خار سے نہد در راہ من از دشمنی ہر گلے کن  
 باغ عمرش بشکافد بیخیار باد انگاہ فرمود آنکہ کیے در میان راہ خار نہد تو ہم خار  
 نہی ایں خار خار باشد در اثنا سے ایں کلمات فرمود میان مردماں بھچیں است  
 اما میان درویشاں بھچیں است کہ درویشاں بانغراں نغزند و بایاں ہم نغزند و کاتب  
 حروف از والد خود و والد م از حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہما العیز  
 ایں رباعی و بیغنی سماع دارد رباعی گیرم کہ نماز ما سے بسیار کنی ہر روزہ  
 دہریشمار کنی ہر تادل نکتی ز غصہ و کینہ تہی ہر صد من گل بر سر یک خار کنی ہر دے  
 فرمود کہ آدمی را نفس است و قلب ہر گاہ کہ کسے بنفس پیش آید اینکس باید کہ بقلب  
 پیش آئی یعنی نفس ہمہ خصوصیت و ہمہ فتنہ و غوغاست و در قلب ہمہ سکونت  
 و ملاطفت و رضا است پس چوں بنفس پیش آید و ایں کس بقلب پیش آید نفس  
 مغلوب شود و اگر کسے در مقابلہ نفس بنفس پیش آید خصوصیت و فتنہ زاید انگاہ  
 در فضیلت تحمل و علم ایں بیت بر زبان مبارک راند بیت زیر بادے چو کاہے  
 گر تلزی ہر اگر کوہی بکاہے نے نیز زی ہر یکے از حاضران تقریر کرد کہ بعضے  
 شمارا بر سر منبر و بعضے در موضع دیگر بدے گویند و مانے تو انیم شنید حضرت  
 سلطان المشایخ فرمود کہ من آں از ہمہ عفو کردم چہ جائے آنست کہ کسے  
 بعداوت مردم مشغول شود و ہر کہ مراد گفت از عفو کردم کنوں باید کہ شما عفو  
 کنید و ایں نوع مذاکرہ دیگر بار مکنید بعد ازاں فرمود چھو کہ ساکن اند پست بود  
 پیوستہ مراد گفتے و بدخواستے بد گفتن اندک است اما بدخواستن ازاں بدتر است

الغرض چوں او بمرد و زسیوم بر سر گور او فتم و دعا کے خیر کردم خداوند ہر چہ  
 این شخص در حق سن بد گفت و بد اندیشیدن از عفو کردم تو نیز بکرم خویش  
 بر ما مرزی ہمدینیتی فرمود اگر میان دو کس آزارے باشد سبیل آنست کہ این  
 از طرف خود درو نہ خود صاف کند چوں این کس درو نہ خود از عداوت پاک  
 کند البتہ از جانب او ہم آزار کم شود بعدہ فرمود مردم ازین بد گفتہا چہ رنجید  
 گفتہ اند کہ صوفی آنست کہ مال او سبیل است و خون او صباح است چون بچنین  
 است از بد گفتن چہ پاک است چرا خصوصت بیاید کرد بعد ازاں فرمود کہ  
 وقتے ازین پریشاں گویاں آمدند و ناگفتنی با بسیار گفتند من ہیج جواب ندادم  
 انگاہ گفت این احتمال شما بعدہ فرمود معاملہ خلق بر خلق ستہ قسم است قسم  
 اول آنست کہ ازین کس بد بگیرے نہ منفعت برسد نہ مضرت حکم اینکس  
 حکم جما باشد قسم دوم ازین بہتر کہ بدگیرے منفعت برسد نہ مضرت قسم سیم  
 از ہر دو خوشتر است کہ از کس بدگیرے منفعت رسد و اگر او را مضرت رساند  
 او مکافات نکند و تحمل کند و حلم و زرد و این کار صدیقانست بعدہ فرمود  
 بادشاہے بود کہ اورا تارانی گفتندے مگر او را بغوغا گشتند و این تارانی را  
 باشیخ سیف الدین باخرزی عظیم محبت بود بعد ازاں کہ بجائے او  
 دیگریرا بادشاہ کردند پیش آں بادشاہ کہ بجائے او نشست ساعتی مقرب شد  
 و این ساعتی باشیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ خصوصت داشت  
 مگر این ساعتی پیش او محل سخن یافت با آں بادشاہ گفت کہ اگر تو خواہی کہ  
 این ملک ترا مقرر باشد پس شیخ سیف الدین را از میاں بردار کہ تبت  
 و تحویل ملک ازو شود و بادشاہ چوں این سخن بشنید ہماں ساعتی را گفت  
 کہ ہم تو بر دہر گونہ کہ تو دانی شیخ را ببار مگر اں ساعتی برفت و شیخ را بے ادبانہ پیش  
 بادشاہ برد شاید دستار در گردن کردہ یا استحقاق دیگر الغرض چوں شیخ در  
 آمد ہمیں کہ نظر بادشاہ بر شیخ افتاد تا او را چہ نمودند در حال آواز تخت فرود

آمد معذرت دست برپاے شیخ نہاد و بوسید و خدمتے دیگر پیش آورد و  
 عذر خواست کہ من چہ نہیں نگفتہ بودم فی الجملہ شیخ در خانہ آمد دوم روزاں پادشاہ  
 ساعی را دست پاپے بستہ بند دست شیخ در ستاد و گفت کہ من حکم کردہ ام  
 کہ ایس ساعی کشتنی است اکنون بر شما فرستادہ ام ہر نوے کہ باندہ اورا باشند  
 شیخ بجز دیگر ساعی را دید دست و پاپے از بند باز کرد و جامہ خود پوشانید  
 و گفت امروز در برابر من در تذکیر یا آں روز و شنبہ بود و وعدہ تذکیر شیخ در مسجد  
 درآمد و ساعی را برابر خود آورد و آنگاہ بالاے منبر برآمد و ایس بیت می گفت  
 بیت آنہا کہ بجائے مابدی ہا کردند کہ دست رب بجز تلوئی نکند و بعدہ  
 فرمود ہر فعل کہ از بندہ در وجود مے آید از خیر و شر خالق آں خداوند است  
 جل و علی انچہ میرسد از انجا میرسد از کسے چہ باید بخند ملائم این معنی حکایت فرمود  
 کہ خواجہ ابو سعید ابو الخیر در اسے میرفت سفینہ از عقب درآمد و دست  
 بر قفائے او فرو داد و در شیخ سپر پس کرد و جانب او دید آں سفینہ گفت من  
 چہ مے بینی نہ شمامے گوید کہ ہر چہ و انچہ مارا مے رسد از انجا است شیخ فرمود  
 ہمچنین است ولیکن مے بینم کہ کدام بدبخت را نامزد و ایں کار کردہ اند تکتہ  
 در بیان صحبت حضرت سلطان المشائخ قدس الدرہ العزیز  
 مے فرمود کہ محل صحبت اینست کہ مردم چوں با کسے مصاحب شود  
 کہ آنکس چہ قدر اثر آرد و دریں باب حکایت فرمود کہ شیخ الاسلام  
 بہاؤ الدین از کربا قدس الدرہ العزیز در سفر بود در بیابانے درویشے  
 را دریافت ازو پرسید کہ مردم شخصے را دریابد کہ زنی صلحا دار و مشلا  
 مخلوق و سجاوہ بردوشن نہ و شعار صلاحیت در تن او تحقیق  
 شیطان بودہ باشد بکدام چیز تو اں دانست حقیقت حال او گفت  
 آںے در باطن خود سیرے باید کردن کہ بعد از ملاقات او در باطن خود چہ  
 مالا یاد بہاں چیز از حقیقت حال او حاکی است بعدہ ایں بر زبان مبارک

خود راند ہیبت باہر کہ تشستی و نشد شاد و ملت \* و ز تو ز میہ ز حمت آب  
و گلت \* با و منشیں جان عزیزیم ز نہار \* زیرا کہ کند جان عزیزان بجلت  
وے فرمود اخوت دوست و اخوت نسبت و اخوت دین اخوت میں قہی  
ترہست زیرا کہ اگر دو برابر باشند یکے کا فرو یکے مسلمان میراث برادر مومن  
را ز سہ پس دریں اخوت ضعیف باشد اما اخوت دین قویست زیرا کہ پیوند  
کہ میان دو برابر دینی باشد در دنیا و آخرت برقرار ماند دریں میاں این آیت  
خواندند الا اخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدل والا المتقین یعنی دوست  
امروز بعضے از ایشان دشمن اند و بعض را مگر پرہیز گاراں و خدا ترساں  
بایا رانے کہ دوستی است از پے رستنی از برائے جاں بعدہ فرمود جمعیت  
صلحی را اثرے تمام است بعدہ ایں حکایت فرمودند کہ چون خلافت بالمینین  
حضرت عمر بن الخطاب رسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورا بابا بادشاہ عراق مصفا  
شد بادشاہ عراق گرفتار شست اورا پیش آوردند حضرت امیر المومنین عمر فرمود  
اُمّا الاسلام اُمّا السیف یعنی اسلام قبول کن والا ترا بکشم حضرت عمر فرمود  
تا تیغ بیاوردند و سیاف را بخواندند ایں بادشاہ عظیم کتیس بود چون حال  
معاینہ کر دروے سوے حضرت عمر کرد و گفت من آتشہ ام بگو تا مرا  
آب دہند انگاہ حضرت عمر کہے فرمود تا آب بیارند در آوند شیشہ کردہ  
آوردند بخورد حضرت عمر فرمود خیر بادشاہ بودہ است در آوند ز آب آند  
آوردند بخورد حضرت عمر فرمود در آوند گلیں کردہ بیارند در کوزہ گلیں  
آب بدو دادند اوروے سوے حضرت عمر کرد و گفت کہ من  
آتشہ ام بگو تا مرا آب دہند انگاہ حضرت عمر فرمود آب دہند  
چوں آب پیش آوردند او گفت با من عہد کن تا ایں آب  
نخورم مرا نکشد حضرت عمر فرمود من عہد کردم  
تا تو ایں آب نخوری ترا نکشم آں بادشاہ کوزہ بر زمین زدہ و بشکستہ

صاحب  
کیات

و آب بریخت انگاہ حضرت عمرؓ را گفت کہ من این آب نخوردم کہ تو عہد کردہ اکنون  
 مرا امان شد حضرت عمر رضی اللہ عنہ از کیا ست او متعجب شد و فرمود امان  
 دادم بعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکر کرد و صحبت او یاری فرمود کہ این  
 یار و رعایت صلاحیت بود و بہ دیانت مشہور چون بادشاہ عراق در خانہ آن  
 یار شد چند گاہ برآمد صلاح صحبت او اثر کرد پیغام بر امیر المومنین فرستاد  
 کہ مرا پیش خود بطلب تا ایمان آرم حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیش خود طلبید  
 و اسلام عرض کرد او مسلمان شد الحمد للہ چون اسلام آورد حضرت عمر فرمود  
 اکنون ملک عراق بتو میدہم بادشاہ گفت مرا ملک عراق کار نمی آید یک  
 دیہہ از عراق بدہ کہ وجہ معاش من باشد و کفایت شود حضرت عمر قبول  
 کرد کہ بدہم آن بادشاہ گفت مراد یہیہ خراب مے باید داد تا من آبادان کنم  
 عمر کساں در ولایت عراق فرستاد پنج دیہہ خراب نیاقت حضرت عمر رضی  
 اللہ عنہ بادشاہ را این حال گفت کہ در عراق پنج دیہہ خراب نیست  
 بادشاہ گفت مقصود ازین حرف آنست کہ من عراق آبادان بتو تسلیم  
 نمودم اگر اکنون موضع خراب شود عہدہ جواب او فرداے قیامت تو باشی  
 حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ تعالیٰ سرہ الغریز چشم پر آب کرد  
 و بگریست و بر کیا ست و دیانت بادشاہ عراق استحسان بسیار فرمود و مے  
 فرمود چون با سلطان قطب الدین مرا ملاقات شد ایس حدیث با او گفتم  
 پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است ما من صاحب یحب صلاحیۃ  
 و اوساعۃ من یل او نهار الا یشالہ اللہ عن صلیبۃ هل ادیت فیہا  
 حق اللہ امر لا فرم از من و تو بر اے این صحبت خواہن پرسید کہ بچہ نیت  
 بود و حقوق صحبت چگونہ رعایت یافت و مے فرمود شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ  
 فرمودہ است وجدات ربی فی سلك المدینۃ یعنی حق را در کوچہ ہائے  
 مدینہ یافتہم پرسیدہ چگونہ یافتی گفت روزے و بازار مدینہ میرفتہ شکستہ گاہے

دیدم از غایت شکستگی کہ صفت نتواں کرد برایشاں رحم آمد خواستم کہ بایشاں باشم  
و موانست بگیرم در صحبت ایشاں بودم پنداشتم کہ خدا باشکستگان است  
حق تعالیٰ مے فرماید انا عند المنکسرۃ قلوبہم منی کہ من نزدیک دل شکستگان  
خواجہ حکیم شنائی گوید

<p>آنکہ خود را شکستہ دل بیند مردم از زیر کاں ورم نشود مہر جاہل چونہر گردان است تو توئی و منم نزدیک است با خودی ہر دو دیو و ش با شم دوستی تا فکندہ اورا باش دوستاں گنج خانہ وادارند باید آں حکمت از علے امومت تا نباشی حریف بخیرداں پیچ صحبت مباد با عامت ہر کہ تہاروی کتہ عادت جفت باشی خداے بدہیار گرد تو حید گرد با تفرید بیدے از تو اندر آویزد این زماں دوستاں بہ اینساں اند من بعالم دروں نے داغم</p>	<p>اوست شایستہ خداے کریم مہر گر عقل بود کم نشود مہر گر عقل بود مہر گشت تو چنناں من چنین سر جنگ بے من و تو من و تو خوش باشم یا ملکن یا چو کردی اورا باش رنج بردار و گنج بردارند دوست ناداں بود بہاید سوست کہ نگو کار بد شو و زبداں کہ چو خو و مختصر کند نامت ہمچو خورشید شب کند غارت فرد باشی خداے باشد یا چکنسی صحبتے کہ این تقلید پس بیاری کہ اتو بگزیزد ہمہ از ہم جاں ہراساں اند دوستی ز اں ہمیشہ میرم</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نکستہ در بیان محاسن اخلاق حضرت سلطان المشائخ فرمود قدس سرہ  
سرہ الغریر حسن الخلق ان لای تاثر القلب بخفاء الخلق بمطالعة فعل الحق  
یعنی خلق نیکو گشت کہ متاثر نشود دل بجفاے خلق بدین فعل حق و یہ فرمود



خواجہ حسن بصری از امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ روایت میکند کہ  
حسن بن الحسن ثلث احسن الخلال والتوسعة علی العباد ویفرمود حضرت محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حضرت امام حسین را برکتف کردہ  
طریق اشترک و از کتاں در حین نماز مے گشت حضرت امیر المؤمنین علی رضی  
اللہ عنہ معاینہ کرد گفت زبے حسن خلق و بریشاں گفت نعم الجمل لہما یعنی  
نیک شتر است برائے امام حسن و امام حسین حضرت محمد مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم فرمود قل لہما نعم الوکبان انما بگوای علی حسن و حسین  
اینکو سوار ایند شامہر دو و میفرمود شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ  
بو علی سینا با ہم دیگر ملاقات کردند و از یکدیگر جدا شدند بو علی صوفی را  
کہ ملازم شیخ بودند بدراہ کرد کہ چون از خدمت شیخ برگردم انچہ شیخ در حق من  
بگوید بر من بگوئی چون بو علی باز گشت شیخ ابو سعید بیچ ذکر او بر زباں  
نرا ند نہ بہ بنکی و نہ بہ بدی آں صوفی یک روز از شیخ پرسید کہ بو علی  
سینا چگونه مردے است شیخ فرمود حکیم است و طیب است و علم بسیار دارد  
اما مکارم اخلاق ندارد و صوفی صورت حال بر بو علی بنشت بو علی بخدمت  
شیخ چیرے د قلم آورد و اینضی بنشت کہ من چندین کتاب در مکارم اخلاق  
بنشتہ ام و شیخ در باب من میگویند کہ او مکارم اخلاق ندارد و شیخ تبسم کرد  
و فرمود من نگفتہ ام کہ بو علی مکارم اخلاق نمیداند فاما گفتہ ام کہ مکارم  
اخلاق ندارد و نکتہ در بیان قبول فتوح و رد آں حضرت سلطان المشایخ  
قدس الدسرہ العزیزے فرمود بعضے مشایخ سیم قبول نئے کنند و رستہن فرج  
کردن آں شرایط بسیار است و آں اینست کہ آں ستانندہ مے باید کہ  
ہر چہ مے ستاند بحق ستاند و یعنی فرمود یکے سیم پیش یکے مے آرد  
مثلاً آں ستانندہ را علوی مے بیند یا گیسو کردہ بیاں اعتقاد مے آرد کہ آں  
فرزند رسول است علیہ السلام و آں ستانندہ علوی نباشد پس ہر چہ ستاند

نکتہ



حرام بودے باید کہ خواہ نہ بزباں و نہ بانڈیشہ کہ بر دچیزے بر سدر و نکند ویریں  
سیاں حکایت فرمود کہ وقتے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بحضرت عمر بن الخطاب  
چیزے میداد حضرت عمرؓ گفت یا رسول اللہ من چیزے دارم ایں بدیگرے  
بدہ باہل آں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہر کہ ترا چیزے بد بود بغیر  
خواستہ بخور و صدقہ کن و میفرمود شیخ ابو سعید تبریزی پیر شیخ جلال الدین  
تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز از کسے چیزے فتوح نکر فتے بدیں سبب بیشتر  
حال اور او یا راں اور افاقہ بودے بعد دوم فاقہ بخور پزہ و ہند و اند افطار  
کردی ازیں معنی بادشاہ عہد را روشن شد فتوحے بخد مت شیخ فرستاد شیخ  
آزار د کرد بعدہ آں بادشاہ حاجب کہ فتوح بردہ بود گفت کہ آں سیم بد برو  
بخدم شیخ تسلیم کن چنانکہ شیخ را معلوم باشد تا خادم از اں وجہ ترتیب طعام  
کند خادم بوقت افطار ترتیب طعام کرد چون شیخ ازیں طعام بوقت افطار  
تناول کرد آں شب شیخ پنج حلاوت عبادت نیافت خادم را طلبید و پرسید  
کہ افطار شبانہ از کد ام و جبہ بود خادم مخفی داشت تن نتوانست صورت حال  
باز گفت شیخ فرمود آں حاجب کہ سیم آوردہ بود قدم او کجا ہا رسیدہ  
از انجا گل بکاوند و بیروں اندازند بعدہ آں خادم را از پیش خود دور  
کرد خواجہ ثنائی گوید ہمیت میوہ ایں و آں چو در ختان میوہ دار دست  
ور کرد درخت خویش دار بہ نکتہ در بیان ہمت حضرت سلطان  
المشلاخ مے فرمود ان اللہ یحب معالی الامور و یغض سفا فہا یعنی  
کہ بدستی کہ اللہ تعالیٰ دوست میدارد برترین کار ہا را و دشمن میدارد پست  
ترین کار ہا را آدمی در انسانیت عالی ہمت میباید تا مرد مرتبہ مردی  
رسد و عالم در بدایت عالم عالی ہمت مے باید تا بدرجہ حکمت رسد و حقیقت ہمت  
آں ہست کہ ہر ایک رجوہ احتغالی در خوف فعل او خاصیت و اہلیتے دادہ ہست تا مستعد  
باشد قبول حق خود را و حسب اہلیت ہر حقے را از حقوق ارجح غایب تا بطل غایت نرسد

سعادۂ نیا بد پس چوں حق تعالیٰ خواہد گماہی بغایت منصب خود برسد  
استعداد طلب او مدد کند تا با ثبوت این مدد حرکت کند در طلب غایت خوش  
از آن اثر مددے چوں از حضرت عزت امر بروے صادر شود توفیق خوانند  
و چوں در طلب قرار کرد ہمت گویند و ہمت جز راہ سعادت نیست اگر کسی  
طالب باشد در عالم دنیا بغایت ولایت برسد و کمال ما بر در حشمت کہ  
نعمت و مال بسیار حاصل کند اورا حریص خوانند نہ صاحب ہمت حقیقت  
اہل علم و صحاب عہد راست کہ در حقیقت علم و در مایہ عمل خویش نہایت ہمت  
طالب عالی بروج مطلوبیے از ایزد تعالیٰ عزیز تر نیست پس طالبان جمال و عالمان  
وجود از عالی نفسان مطلق اند و ایشان انبیاء اند و بعد از ایشان اولیاء اند بعدہ  
فرمود ہمت مختلف است بزرگے بود اورا پسرے بود و یک غلام و غلام  
ارشادے تمام بود آن بزرگ ہر دو نظر را بنشاندا و اول از پس پر رسید کہ ہمت  
تو در چیست او گفت ہمت من در آن است کہ مرا سباب باشد و بن گما  
نیک بعدہ از غلام پرسید کہ ہمت تو در چیست غلام گفت ہمت من در  
آنست کہ ہر چند بردہ کہ مرا باشد ازاد کنم و ازادان را بندہ سازم انگاہ فرمود  
کہ مردم را ہمہ انواع است یکے را ہمت در آن باشد کہ دنیا طلبد و یکے را ہمت  
در آنست کہ دنیا گردا و نگردد و در آن ہر دو قسم آن بہتر کہ اگر ہر چہ بر سر مر حبا و اگر  
نزد صبر و ہر دو حال خوش باشد آنکہ مے گوید کہ مرا نھے باید کہ دنیا باشد  
این نا با ایست ہم با ایست او ست مے باید کہ برخواست حق خوش باشد  
دریں اثنای عزیزے از فرزندان مشایخ بخدمت حضرت سلطان المشایخ  
ذکر کرد کہ فلان ہمت بلند دارد و مبلغ دیست تنکہ فقرہ پیش من آورد در  
دو سکہ مجلس این ذکر ہم بدیں عبارت کرد حضرت سلطان المشایخ  
را در باطن این سخن گراں نمود در پیشی حکایت فرمود کہ ملکہ بود پس  
معظم و ایشانے داشت بعد ہر چند روز دعوتے کردے جمیع علما و مشایخ

و درویشاں را بطلبیدے و طعام ہائے مکلف گوناگوں خورانیہ سے پیش  
 ہر یکے مبالغہا و تنگہ ہاگرہ بستہ بیاوردے چنانچہ درہم ہفتہ و سہ بار جمعیت  
 دادے روزے حرم آں ملک بخت ملک گفت کہ تمامی مشایخ و علماے  
 شہر راضیافت مے کئی و درویشاں از انواع خدمت مے کئی ولیکن یک  
 درویشے است کہ سالہا گذشتہ او در جوار شہا ساکن است او را گاہے مے  
 طلبی و او بفقر وفاقہ قانع مے باشد و روزگار خود ہمیشہ در غربت مے گذارے  
 او را یاد مے کئی این معنی کجا روا باشد آں ملک گفت راست میگوئی مرا غفلت  
 افتاد بعد از این بطلبم چوں بریں سبب جمعیت کرد آں درویش را نیز  
 طلبید درویش گفت آیں ضعیف را معذور دارید من جاے نمیروم  
 آں ملک گفت من خانہ خود بشما بخشیدم آں درویش گفت آیں ضعیف  
 را خانہ بے مطاع و زر و نقرہ بکار مے آید آں ملک گفت خانہ و مطاع  
 و زر و نقرہ آنچه در آں خانہ است تمام بشما بخشیدم آں درویش گفت  
 کہ در تملیک قبض شرط است آں ملک گفت خانہ با جمیع املاک و اسباب  
 و قبض خود آرید آں درویش در آن خانہ رفت و اسباب و املاک بخشیدہ را در  
 قبض خود آورد ملک و حرم محترم او مجرد از آں خانہ برفت و گفت ہر چہ جز  
 آں محترمہ ہست در ملک آں درویش است درویش دید کہ حرم  
 آں ملک مجرد از خانہ بروں آمد آں درویش برخاست و گفت کہ آیں  
 خانہ با جملگی اسباب و متاع و زر و نقرہ و جز آں کہ بمن بخشیدہ اند من بدیں  
 حرم بخشیدم آیں سخن بگفت و از آں خانہ بروں آمد باز در کلبہ درویشی  
 درآمد و قرار گرفت بعدہ حضرت سلطان المشایخ روے سوے  
 آں نیز کرد و گفت کہ درویش را بہت بلند مے باید چنانکہ در کونین  
 نظر کند تکتہ در بیان عدل و ظلم حضرت سلطان المشایخ میفرمود  
 قدس المدبرہ العزیزہ کہ معاملہ حق کہ با خلع تہارہ... رقتہ...

است یا افضل است اما معاملہ خلق باہم دیگر عدل و فضل و ظلم اگر خلق باہم دیگر  
 ظلم کند حق تعالیٰ بالیشان عدل کند ہر کہ خدا سے با او عدل کند او بعد از  
 ماخوذ گردد اگرچہ پیغمبر وقت باشد بریں حرف سوال کردند کہ بچنین گویند کہ  
 رسول علیہ السلام فرمودہ است کہ اگر خدا سے قیامت خدا تعالیٰ مراد براہم  
 عیسیٰ را علیہ السلام در دوزخ دارد عدل کرده باشد فرمود آری ہمہ عالم  
 در ملک اوست آنکہ در ملک خود تصرف کند ظالم نباشد ظالم آں باشد کہ  
 در ملک غیرے تصرف کردہ باشد بعد از اں فرمود و رند ہیب شعری پہچان  
 کہ روا باشد کہ حق تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام را در دوزخ برد و جاوداں بداد  
 و کافرے را در بہشت برد و جاوداں بداد و بر حکم این معنی کہ در ملک خود تصرف  
 میکند زیرا کہ حق تعالیٰ در قرآن فرمودہ است و اتا بر ابرنا داں نیست و بینا  
 بر ابرنا بینا نیست بچنین چند مثل فرمودہ است اکنون این سخن واجب باشد  
 کہ مومن را در دوزخ برد و لیکن جاوداں نداد زیرا کہ او حکیم است کار بر اقتضا  
 حکمت مے کند چنانچہ باشد ہر چگونہ کہ بہست صرف میکند اما اگر بداد از حکمت  
 نباشد بعد ازین فرمود اگر مومنے بے توبہ از دنیا برود اینجا احتمال سہ چیز دارم  
 روا باشد کہ خدا سے تعالیٰ بیکرت ایمان اورا بیا مرزد و اگر خواہد در دوزخ برد  
 بمقدار گناہ اورا عذاب کند بعد بہ بہشت برد اما جاوداں بداد و نکتہ  
 در بیاں روح و نفس حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ  
 سرہ العزیزے فرمود کہ روح را پیتے و صورتے نیست فاما چوں  
 حق تعالیٰ خواہد کہ بندہ را بنماید و مکاشف روح گردانداں تمثیل  
 بر آں بندہ بنماید روح انساں عجایبے است عظیم و آدم از روح یافت  
 از عظیم و جان پاکاں خزینہ فلک است و چشم نیکاں کشمین ملک است  
 دے فرمود کہ کسے گفتہ است در مبداءے حال جملہ ارواح یکے بودہ است  
 بعد و استخا ص متعدد شدہ است و مے فرمود نفس را نیز مردے

بر صورت و ہیئت خود مصلی در خانه نمودن نشسته دید تعجب شد که بر شکل من  
کیست که در خانه من و بر مصلی من چه می کند از او پرسید که تو کیستی جواب  
داد که من نفس تو ام باز پرسید که اینجا چه کنی گفت از تو بسیار در رنج بود  
ام گفت ترا بخوابم زد گفت زدن من اینچنین نباشد زدن من خلایق  
من باشد این بگفت و ناپیدا شد

نفس حین بخوردن از زانیست	خداے جاں نخوان بیغمانیت
بس ربیع بصورت بنگر	نیت در گل کفن چوں تو در گ
چکنی پیش بدرے پردرد *	در چنین کنج کنج باد آورد *
کلبه همچو دیو کس نرود *	کرد از عکس روے زلا برود
این بود بعد و خلق امیر اثر	که اسیراں کف اسیراں را
این چه حالے که از جهاں بین است	گفت خود عالم از جهاں نیست
که عمارت سرائے رنج بود *	در خرابه مقام گنج بود *
جائے گنجست موضع ویراں	برداور بجائے آباداں
کشورش روز و شب فرایند	او هر چه اندر دست پاینده
هر چه در حضر و مکاں دارد	پا بسنگ و کلوخ جاں دارد
جاں اگر گوئیش که سر خدا	جائے جان است و جاندار و جا
اجل از دست آں بلب خداں	سر انگشت ماند در دنداں *
مر کبے گو بزیراں دارد *	آخر از راه کشتگاں دارد
جاں ما و اله جلالت او	بدر کس نمانشته حالت او
عشق در کوے غیب حالت	صدق در راه دین مقالت
روح را کرده از جوهر نور *	گوش و گردن چو گوش و گردن
نیست بے رنج راحت دنیا	خاک آنکس که کرد هر دور

نکته و ربیان الہام و موسسه در بیان خطر و غیبت و مجز بودن متابل

حضرت سلطان المشایخ قدس الدیرہ الغریزے فرمود کہ میان الہام  
 و دوسوہ کسے فرق نتواند کرد مگر کسے کہ لقمہ او از خیب باشد و مے فرمود کہ خناس  
 دیویست و آن بر دل فرزند آدم باشد ہر گاہ فرزند آدم بذکر حق مشغول شود  
 و سو اس را دفع گرداند بعد ازاں فرمود مولانا علاؤ الدین ترمذی در نوادر  
 الاصول مے آورد روزی حوّا تنہا نشسته بود ابلیس بیامد و خناس را  
 بیاورد و حوّا را گفت ای فرزند من است ایں را پیش خود بداری ایں  
 بگفت و بر رفت چون ہمتہر آدم علیہ السلام آمد از حوّا پرسید کہ ایں کیست  
 گفت ایں را ابلیس آوردہ است کہ فرزند من است پیش خود بداری  
 گفت چرا قبول کردی او ما را دشمن است پس آدم خناس را چہار پر کالہ کرد  
 و چہار کوبہ نہاد ابلیس چون ایں بشنیدہ آواز داد یا خناس در زباں  
 بہمانیت اولی بیامد چون ابلیس باز گشت آدم آمد باز خناس را دید  
 از حوّا پرسید حوّا صورت حال باز گفت آدم خناس را بکشت و سوخت  
 و در آب رماں کرد چون آدم غائب شد باز ابلیس آمد حوّا را پرسید کہ  
 خناس چہ شد حوّا صورت حال باز گفت ابلیس باز خناس را آواز داد  
 خناس پیدا شد او را بجوّا سپرد چون آدم آمد خناس را دید کہ پیش حوّا  
 ایں بار آدم خناس را کشت و بریاں کرد و بخورد چون ابلیس آمد آواز  
 داد خناس ازل آدم آواز داد ابلیس گفت اکنون بہمانجا باش مقصود  
 من ہمیں بود و مے فرمود اول خطرہ است یعنی اول چیزے کہ در دل مردم  
 بگذرد بعد ازاں غریمت است کہ آن خطرہ بالفعل رساند بعد ازاں فرمود  
 عوام را تا بفعل مقرون نکنند نگیرند اما خواص را ہم در خطرہ غریمت است  
 مواخذ باشند باید کہ مردم بہر حال رو بخدا آوردہ و از وجودی کہ خطرہ و غریمت  
 ہماں آفریدہ اوست دریں محل سوال گردند کہ مجرب بودن بہتر است یا مبتدا  
 فرمود غریمت تجربہ است و خصت تاہل و اگر کسے نتواند کہ چنان مشغول

باشد هیچ از احوال در خاطر نگذارد و ہر آئینہ جوارح ہماں اثر کند و چون نیت  
 او در گرتوں باشد در جوارح ہماں اثر پیدا آید و بخط مبارک حضرت سلطان  
 المشائخ بنشتہ دیدہ ام الخطرۃ الالہامیۃ تقیل لہا النفس والشیطان  
 طوعاً و کرہاً والقلبیۃ والروحیۃ والملکیۃ لا یتغیر بعضہا عن بعض فی  
 الابدالۃ والخطرۃ النفسانیۃ یصدیر علی شیء معین ولا یسکن الا بعد  
 استیفاء المفتہی والشیطان لا یسکن بلا مرادہ شغل اللہ تعالی فاذا  
 یس العبد وعن العبد وعن الوسوسۃ کما فی الحدیث وایں  
 ادعیہ ما ثورہ واوراد مقبولہ در نکتہ طہارت نیز بنشتہ دیدہ ام بخط مبارک  
 حضرت سلطان المشائخ قدس السدرہ العزیز قال اللہ تعالی ما  
 یتہا النفس المطنیۃ الا یتہ صیقل عن الطبع والطبع فیہ حقیقت  
 القلب کانت نفساً فصارت قلباً نکتہ در بیان فضیلت مکان  
 بر مکان و زمان بر زمان و حقیقت زمان و مکان حضرت سلطان  
 المشائخ مے فرمود قدس السدرہ العزیز ہر روزے بعضے بقعہ از  
 بعضے بزبان حال باز پرسیدند کہ امروز بر تو ذاکرے و یا بیچ غمناکے  
 گذشتہ اگر گوید گذشتہ آن بقعہ کہ برو گذشتہ باشد شرف کند بر آں  
 بقعہ کہ برو نگذشتہ باشد و مناسب این معنی ایں بیت بخط مبارک حضرت  
 سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ ام ۷ آسمان سہ پہر پیش زینے کہ بڑ  
 یک دو کس بہر خدا یک نفسے بنشینند و پچہیں زماں از زمان دیگر اختص  
 کند چنانکہ روز عید کہ از جملہ روزہ مخصوص است و بسیارے عام را پچہیں  
 مکانے ہم باشد کہ در و راتے تو اں یافت کہ در مکان دیگر نباشد فاما در شوق  
 چناں باشد کہ از زمان و مکان بیرون آمدہ باشد نہ از بیچ شادی شاد  
 ماں گردد و نہ از بیچ غم غمگین گردد و آں کسے باشد کہ از ملک دنیا گذشتہ  
 باشد و مے فرمود در آنچہ حضرت شیخ شیوخ العالم شہاب الدین



سہموردی قدس سرہ در حجاز میرفت در تہ درختے فرو آمد و سر برہنہ کرد و پرسید  
 کہ حکمت چیست فرمود کہ بزرگے در تہ این درخت نشستہ بود و نظر او بدین درخت  
 افتاد و سر برہنہ کرد و نشستہ و گفت شاید از نظر آن بزرگ مرا نصیب باشد  
 عرض میدارد کہ کاتب حروف روزے جملہ یاران حضرت سلطان المشایخ  
 قدس السہرہ العزیز و شہر بدعوت فرستند چون باز گشتند میاں باغ  
 ساختے زیر درخت سایہ دار نشستند و را ثنائے آل ایشان را ذوقے  
 پیدا شد در سماع و رقص شدند بیطے و فرحتے حاصل گشتہ بچناں بخدمت  
 حضرت سلطان المشایخ رسیدند و اینجی عرض داشتند فرمود کہ وقتے  
 صاحب دے در سایہ آن درخت نشستہ باشد لیں ہمہ تاثیر آنست و مناسب  
 اینجی بیتے است کہ بر زبان گہر بار حضرت سلطان المشایخ گذشتہ است  
 این است **و** یعنی کل ارض سوا کو نہا + کاٹھم فی بقاع الارض  
 امطار + یعنی و میوہ میدہد ہر زمینے پوشیدگی بودن آن زمین گویا کہ ایشان  
 در مکانہ زمین باران ہا ہست یعنی در ویشاں بظہر مبارک حضرت  
 سلطان المشایخ قدس السہرہ العزیز نشستہ دیدہ ام الحمد للہ الذی  
 لا انا لکانہ ولا حین اذمانہ جمیع ثنا و صفت و حمد ثابت است مرا سدا کہ  
 نیست اسدا مرا مکانے و زمانے قال اللہ تعالی و اذا مالک عبادی فانے  
 قریب ونحن اقرب الیہ من جبل الودیل ونحن اقرب الیہ منکم ولا کن لا  
 تبصرون یعنی گفتمہ است اسدا تعالی و قتیکہ سوال کنند ترا اسے محمد بندہ ہا  
 من از جلسے بودن من پس بدستی کہ من نزدیکم بایشاں و من نزدیک  
 ترم بسوے آن بندہ از شہرگ آن بندہ و من نزدیکترم بسوے آن بندہ  
 از شما یاں و لیکن نے بنسید شما ہرچہ وہم ہاں رسد و عقل آنرا صورت  
 کند و خیال آنرا بگیرد و فہم آنرا دریا بد ذات و صفات او از اں منزہ  
 است و با این ہمہ از رگ جہاں تو بتو نزدیک تر است

وادار بینائی و دانائی چشم تو بتونزدیکتر و از شنوائی گوش تو بتونزدیک تر از  
 گویائی و دانائی الی آخره و قرب حقیقی قرب حق تعالی است زیرا چه قربت  
 اوست و صفت او جز حقیقت نباشد قرب حقیقی آن باشد که هیچ حال درو  
 بعد نباشد قال الله تعالی و هو معکم ایما کذتم و نحن اقرب الیه من جیل الودیل  
 مایکون من بخوی ثلثه ایه معلوم یعنی حق تعالی با شماست هر جا که باشید  
 شما و من نزدیک ترم بسوے آن بنده از شه رگ نیست از صاحب راز  
 مگر حق تعالی است ظاهر آنست که حق تعالی با هم در آن موجودات موجود است  
 اما معیت او نه چون معیت اجسام است با جسام و نه معیت او چون معیت  
 جوهر است با جوهر و نه چون معیت عرض است با عرض معیت روح با جسم  
 حق است با کل کائنات نه خارج قالب است و نه داخل و نه متصل و نه منفصل  
 عوارض با جسام جابے نیست با اینهمه هیچ ذره قالب انسانی از و خالی نیست  
 من عن نفسی بهمین معنی دارد و قالب در مکان او در مکانی که لایق اوست  
 فاما اخبار قال علیه السلام قال الله تعالی و عزتی و جلالتی و وحل انتی  
 و حاجته خلقی الی و علم عرشی و ارتفاع مکانی الی استجی من عبادی  
 و امتی اشیایان فی اسلام ثم اعنهما و علی و ثوبان از رسول الله  
 صلی الله علیه و سلم روایت کردند قال موسی علیه السلام یا رب  
 اقرب انت فانا جلیل امر بعید فانا ذلیل فاتی حسن حسن و اولی  
 و لا ادیک قابن انت فقال الله تبارک و تعالی خلطت و اما ما  
 و عن یمینک و عن شمالک انا جلیس عبدی حین ینکروا امامه  
 اذ ادعانی مکان بر سه قسم است اول مکان جسمانیات و دوم مکان  
 روحانیات سیوم مکان الله تعالی اول بر سه قسم است اینست  
 مقام جسمانیات کثیف زمین است و سزا حمت  
 مضایقت در وظایف است تا یکے فراتر نشود -

و دیگرے پیشتر نشود و بجائے او نشیند قرب و بعد در معلوم این نزدیک است  
 و او دور دریں مکان از جائے بجائے شدن ممکن نبود الا بتقیب دوم مکان  
 جسمانیات لطیف مکان باد است دریں ہم رحمت است و لیل آنکہ باد  
 کہ در خانہ است تا آنکہ از منفذے بیرون نشود بادے دیگر نتواند آمد اگر در خانہ  
 است فہم نشود اینا راں ہر چہ در آن مکان بجائے تو ان رفت دریں مکان بسا  
 آواز ہا را بچنین فرض کند اما مکان جسمانیات الطف مکان انوار صولست  
 آفتاب ماہتاب در حال بمشرق و مغرب نرسند دریں حال نور بمغرب برسد  
 اما چوں بمکان بودے جز مدتے بمغرب نرسد کہ نور مکان دیگر نذارد و  
 بز مکان باد در خانہ برود بے آنکہ بیرون رود نور شمع از خانہ پس معلوم  
 شد کہ نور را در خانہ مکان نیست لطیف تر از مکان باد دیگر بدانکہ حقیقت آتش  
 حرارت و خاصیت آں حراق داشته ضد آنست و اجتماع ضدین مخالف است  
 بدانکہ دریں مکان در آب گرم آتش بہت پس آتش را مکان نیست در آن غیر مکان  
 آب الا اجتماع ضدین باشد چوں آں دانستی بدانکہ دریں مکان مراحت و  
 مضایقہ نیست لیل آنکہ گرمی را در خانہ در آری نور او در ہمہ دیوار خانہ برسد و اگر  
 چند شمع دیگر در آری نور او ہم در یک مکان جمع نشود بے آنکہ نور شمع اول بیرون  
 رود قسم دوم مکان روحانیات ہر چند ایشان لطیف تر مکان شان لطیف  
 تر روحانیات سہ قسم اند روحانیات ادنی چنانکہ ملائکہ زمین و دوزخ و دریا ہا و  
 کوہ ہا و روحانیات اوسط چنانکہ ملائکہ آسمان ہا و این ہر دو روحانیات سہ انگشتہ  
 از مکان خود پیشتر نشوند و ما من الا ولہ مقام معلوم یعنی نیست از باہج یکے  
 مگر کہ او را جائے است معین ہا و روحانیات اعلیٰ کہ مقربان حضرت اند و ایشانرا  
 لطایف ہی است اگر خواہند بر ملائکہ ادنی بگذرند کس ایشان را نہ بیند از غایت  
 لطافت از دیوار بچنان در آیند کہ از در و در سنگ صخرہ در روند و در ایلیمیت  
 ایشان نوعیت از بعد و ایشان را حاجت است اما روح انسانی از

ہمہ لطیف تر است حاجت نیست زیرا کہ متصل خارج است نہ داخل نہ سکن  
 است و نہ متحرک و لحظہ از عوش تا شری برسد و آنکہ اگر روح مبالغت بدولت  
 ریاضت قوت گیرد تواند کہ قالب کثیف را بگذارد جسمانیات لطیف رساند کہ  
 یک ساعت دوم ماہی راہ برود و اگر قوتش بیشتر باشد بمکان جسمانیات لطف  
 برسد و او اگر در آب رود تر نشود زیرا کہ او در مکان آتش میرود آنجا آتیش  
 و بیک نفس او بمشرق و مغرب برود و لے ہنوز از آگینہ جسمانیات نگذشتہ  
 باشد و اگر بمکان روحانیات برسد در آتش نسوزد زیرا چہ در مکان روحانیات  
 آتش نیست و آنکہ دوزخ نسوزد بمعنی است ہیچناں اندیشہ تو میان آتش برو  
 و بروں آید **۵** لقد سمعت او نادیت حیاً و لکن لاحیاء لمن انادی  
 بنار لو فحنت لہا اضاءات و لکن کنت تنفخ فی الوما د زمان برستہ نوع  
 است زمان جسمانیات و زمان روحانیات زمان حق تعالی اول برد قسم است  
 زمان جسمانیات زمان حق تعالی کہ از حرکات افلاک خیز و چنانچہ دی و امروز  
 و فردا درین زمان ماضی و حال و مستقبل است در زمان مضائقہ نمے باشد و  
 اجتماع ہر سہ مجال دوم جسمانیات لطیف و این زمان بزماں انچہ کار جسمانیات  
 کثیف است ہزار سال ایشان را بیک نفس باشند و درین زمان مضائقہ  
 نیست و ماضی آن جزا زل نیست و مستقبل این جزا بدیدہ درین زمان ہزار سال  
 گذشتہ با ہزار سال آیندہ برابر است چنانکہ شب و روز فرمود رایت یونس  
 بطن الحوت چند ہزار سال بود و فرمود رایت عبد اللہ الرحمن یس خلی  
 الجنۃ و این بعد ہزار سال خواهد بود بزمانے رسیدہ بود کہ ہزار سال آیندہ  
 یک حالت او بود بدانکہ روح انسانی را ہزار قالب بزمان جسمانیات  
 کند تا روزے چند آن کار توان کرد و دیگر بایں خضر  
 گیاسے را از باغ بکنہد بمعنی ہو و گفت یک شب  
 ما را از ما بستند و جملہ او را دبر ما برقت چوں باز آمدیم

ہنوز موے روے ما از آب وضو تر بود و از یاران ما کسے نیست کہ  
 نیک نفس صد بار فراتر حرف این آیت برخواند کیے اصحاب جنید  
 در دجلہ در رفت درے پیدا شد از ان طرف شد بہند و ستال تخت  
 آنجا زن کرد و فرزند ان زاد و سالہا بماندہ پس خود در آب درآمدہ چوں  
 سر بر آورد جامہ خود را دید کنارہ نہادہ نکتہ در بیان لطایف حضرت شیخ  
 سید سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز نے فرمود مردے بخدمت حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمد و اسلام آورد بعدہ پرسید حال پدر من چیست  
 پیغمبر فرمود در آتش دوزخ آں مرد نگراں شدے خواست باز گردد اورا  
 باز طلبید فرمود ان ایا و ایاک فی النار باستماع این خبر آں مرد بیاراید  
 وے فرمود وقتے عبد المہد بن عباس و امیر المومنین حضرت علی  
 علیہ السلام و یک صحابی دیگر رضی اللہ عنہم در راہے میرفتند و امیر المومنین  
 علی در میان بود و ایشان ہر دو طرف بودند و عبد المہد و آں صحابی دیگر  
 دراز بالا بودند و امیر المومنین علی کوتاہ بالا دریں میان عبد المہد و آں صحابی  
 گفتند یا علی انت بیننا کان النون بین لنا یعنی آ علی تو در میان مایاں  
 ہستی مانند حرف نون در میان کلمہ لنا بعدہ امیر المومنین علی رضی اللہ  
 عنہ در جواب او این فرمود لو لم یکن النون فی لنا لصار لا یعنی اگر بنا شد  
 حرف نون در کلمہ لنا ہر آئینہ گردد آں کلمہ لنا لا وے فرمود شیخ محمد اجل  
 سرزی رحمت اللہ علیہ از عرقین در بلخ آمد و گذشت مولانا برہان الدین  
 بلخی در بازار ایستادہ بود در منظر شیخ بدید مردے دراز بالا  
 بپشت دست گرفتہ بیامد مولانا برہان الدین در دل  
 گذرانید کہ اولیای حق ہم بریں رنگ گوشت و پوست  
 باشند چوں این خطرہ گذشت بندگی شیخ محمد سرپس  
 کرد و فرمود میراث پدر خود خریدہ ام کہ چنیں خر بہ شدہ ام

نکتہ

این سخن چوں مولانا برهان الدین شنید پیشتر شد و قد مبسوس کرد  
 و بر سر عقیدہ پاک باز آمد و شیخ را دریافت و منے فرمود کہ وقتے  
 قاضی کبیر الدین و مولانا برهان الدین بلخی و قاضی حمید الدین  
 ناگوری بہرستہ بچا میرفتند قاضی حمید الدین براشتہ سوار  
 بود و ایشان ہر دو بر اسپان ہیب و پاکیزہ القصہ قاضی  
 حمید الدین را قاضی کبیر الدین گفت اسپ شما صغاسیت  
 ولے بہر از کبیر است بعدہ حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ  
 بہ بینید چگونہ جواب داد کہ پروہیج اعتراضے نیاید و منے فرمود  
 شمس الملک رارسے بود اگر شاگردے ناغہ کردے یادوستے  
 از رارسے او دیسے آیدے گفتے چہ کردیم کہ نئے آئی و اگر کسے مطالعہ کردے  
 گفتے چہ کردیم بگو تا ہماں کنیم و اگر ناغہ شدے و یا بعد از دیرے رفتے  
 در خاطر من گذشتے کہ در باب من ہم ازیں بابت خواہد گفت یا من  
 این گفتے ۵ آخر کم از انکہ گاہ گاہے آئی و ہماکنی نگاہے بعد ادا  
 این بیت چشم پر آب کرد چنانکہ در ہمہ حاضران ذوق آں اثر کرد و بنا بر آنکہ  
 حضرت پیش کشمس الملک مقامات حریری تلمذ کردہ بود و حقوق آں نگاہ  
 میداشت بعدہ فرمود مستوفی الملک ہند و ستان شدہ بود تاج  
 ریزہ در مدح او این بیت گفتے است بیت صدر اکنون بکام دل  
 و ستان شدی مستوفی الملک ہند و ستان شدی \*  
 عجیب لطافتے و طبعے لطیف داشت کہ در شہر مثل او نبود وقتے دوستے بچا  
 شمس الملک رقمہ نوشت خطہ معشوش چنانکہ مطالعہ اک بغایت دشوار بود  
 بر فور بر طہران رقمہ نوشتہ انتافیکہ خطہ کخطہ بطہ فی الشط فلا تکتب لنا  
 کاتب حروف عزمیدار و حکایت دانشمندے مذکر از مریدان خوب اعتقاد  
 سلطان بود و خطہ معشوش بنوشتہ چنانچہ مطالعہ آں بغایت دشوار بود

روزے میں مولانا بظہود نوشتہ بخد مت حضرت سلطان المشائخ آورد  
 حضرت سلطان المشائخ را در مطالعہ آں درنگ شد حضرت سلطان المشائخ  
 فرمود مولانا این خط شماست مولانا با معذرت پیش آمد و گفت آری مخدوم  
 خط بندہ طبعی است حضرت سلطان المشائخ بستم کرد و گفت زہے طبع و قوت  
 جمعے از یاراں بخد مت حضرت سلطان المشائخ نشستہ بعضے را در سایہ جاے  
 بنود و آفتاب نشستند ایشان را ہم فرمود کہ در سایہ بنشینید و دیگران را فرمود کہ  
 شما اینجا بنشینید تا ایشان را ہم در سایہ جاے باشد کہ ایشان را آفتاب  
 نشستہ من مے سوزم حکایت وقتے دو صوفی در خدمت حضرت سلطان  
 المشائخ آمدند ایشان را تعظیم کرد پرسید از کجا مے آئی ایشان گفتند از اوچے  
 اکیم شیخ فرمود شیخ جمال الدین اوچے چوں است سلامت ہست گفتند آری  
 حضرت سلطان المشائخ دانستہ کہ ایشان پارسی نمیدانند بعدہ فرمود امام  
 محمد حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ حمت پایے داشت فراز کردہ نشستہ بود علی  
 در آہ سلام کرد امام جواب سلام داد و پایے گرد آوردہ نشست او سوال  
 کرد ہم در شب چنانچہ اشارت شیخ بود ہمچناناں کرد و بر آں سمت شارع بنود  
 بیابان و جنگل بود چوں بحکم اشارت شیخ رواں شد چند کردہے برفت کوہے  
 بلند پیش آمد بر سر آں کوہ پیرے منور مستقبل قبلہ نشستہ بود چوں بدو  
 رسیدیم آں پیر دو گردہ نان گرم یک کوزہ آب سرد پیش آورد چوں آنرا بخوردم  
 مرا بجانب کوہے اشارت کرد گفت دریں سمت برو بر آں کوہ رسیدیم  
 آنجا نیز پیرے را دریافتہ بانورے تمام او ہم دو گردہ نان گرم و یک کوزہ  
 آب سرد پیش آورد چوں آنرا تناول کردم او نیز اشارت کرد کہ کوہے دیگر  
 فی الجملہ ہمچنین کوہ در کوہ میفرم و ہر کوہے کہ درآمدے یک پیرے منور  
 تر مے یافتہ دو گردہ نان گرم و یک کوزہ آب سرد پیش مے آوردند بار ستیم  
 بر سر کوہے کہ مردے را دریافتہ آنمزد گفت بر سر آں کوہ حصار بلند کا لیور است

لکلاں



بدہ ہفت ماہ باشد کہ سلطان شمس الدین آں قلعه را گرد گرفته است  
 و ہیچو فتح نمی شود و او بدین سبب منقض میباشد تو برو پیش دربارے  
 او و بگوے بفرست لشکرے در قلاں ماہ و قلاں روز و قلاں وقت این  
 فتح خواهد شد مولانا شمس الدین فرمود چوں من بر حکم اشارت آں مرد خدا  
 پیش دربارے سلطان شمس الدین آمد من این سخن بر دست حجاب گفتہ  
 فرستادم حجاب پیش سلطان گفتہ سلطان گفت برو پیش کہ از کجا میگوئی  
 کہ قلاں روز و قلاں وقت حصار فتح خواهد شد گفت شمار حصار مطلوب است  
 تا آنوقت مرا نگاہدارید اگر بچنان نباشد کہ من میگویم پس خون من مباح  
 باشد فرمود کہ اورا بجا فطت تمام نگاہدارید بچنان کردند چوں وعدہ فتح رسید  
 مرا بر سلطان بردند گفتیم البتہ سوار و پیادہ را فرمائید تا شروع کنند بعدہ  
 گفت اینچنین حصارے با استحکام در ملکات ہند چگونہ خواهد شکست کہ بطرفہ  
 العین فتح شد و ہفصد مقدم گراں سوار از سراں و راوتان و میواں پیش  
 در گاہ سلطانی بسیار پیوستند سلطان شمس الدین مرادان اعزاز  
 و اکرام بسیار فرمود و چہار دیہ در بداول بوجہ انعام مسلم داشت حضرت  
 سلطان المشائخ مے فرمود در انچہ شیخ جلال الدین تبریزی در شہر آمد  
 خواست کہ از شہر طرف ہند وستان رود مے فرمود چوں در شہر درآمد زہر  
 صرف خالص بود و این زمان نقرہ ام بعدہ پیشتر تا چہ خواہم شد باقی  
 ساقب شیخ جلال الدین تبریزی و سبب قبض روح شیخ الاسلام شیخ  
 نجم الدین صغری در باب ادعیہ ماثورہ و اوراد مقبولہ در نکتہ صلوٰۃ نقل  
 تحریر یافتہ است نکتہ در بیان بزرگی حیدر زاویہ حضرت سلطان  
 المشائخ مے فرمود قدس سرہ العزیز کہ سہ کیمچہ بود و درویش صاحب  
 بحال و حال بود و در انچہ خرچ کفار چنگیز خان شد کفار و بجانب خراسان  
 نہادند و آں ایام شیخ حیدر زاویہ روے سوے باران کرد و گفت کہ از

مغل بگریزد کہ ایشاں غالب خواہند ماند پرسیدند چگونہ خواہند آمد گفت درویش  
 را برابر خود مے آرند و خود در پناہ اک درویش مے آیند من در ستر ازاں  
 درویش گشتی گرفتہ ام مرا بر زمین زد اکنوں حقیقت حال آنست کہ او  
 غالب خواہد آمد شما بگریزد و خود بر غارے رفت و نا پیدا گشت عاقبت  
 ہچنان شد کہ او گفتہ بود میر حسن عرض داشت کہ میگویند کہ طوق  
 و دستک آہنی بردست او موم مے شد فرمود آرسے ولیکن او را حالے  
 بود کہ آہن گرم از کوزہ آہنگراں بر مے گرفت ہچنانکہ گیاہے و کاہے را حلقہ  
 مے کنند طوق مے کرد و در گلو مے پوشید و کاہے و دستکے می ساخت و بردست  
 او آہن بر طریق موم مے گشت این طائفہ نسبت باو مے کنند طوق و دستکے  
 دارند اما اخیال در ایشاں کجاست در بیان بزرگی ایشاں تکتہ در بیان  
 بزرگی بی بی فاطمہ سام رحمۃ اللہ علیہا حضرت سلطان المشایخ مے فرمود  
 کہ عورتے بود در اندیت کہ او را بی بی فاطمہ سام مے گفتند در غایت عفت  
 و صلاحیت چنانچہ بر لفظ گہر بار حضرت شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین  
 قدس اللہ سرہ العزیز رفتہ بود کہ آن زن مرد است او را بر صورت زن  
 فرستادہ اند بعد ازاں فرمود درویشاں کہ دعائے کنند بجزمت نیک  
 زناں و نیک مرداں اول نیکے ناں رایا دے کنند باعتبار آنکہ نیکے ناں  
 عزیز تر باشند بعد ازاں فرمود کہ شیرے از بیشہ بیرون آید کسے نہ پرسد  
 کہ این شیر نراست یا مادہ یعنی مے باید کہ فرزند آدم بطاعت  
 و تقوی بیرون آید خواہ مرد باشد خواہ زن بعدہ در مناقب  
 حضرت بی بی فاطمہ سام غلو فرمود کہ در غایت خشیت  
 و کبر سن شدہ بود من او را دیدہ ام بس عزیز عورتے بود و  
 او را حضرت شیخ شیعہ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدین و حضرت  
 شیخ نجیب الدین متوکل قدس اللہ سرہ العزیز

برادر خواندگی و خواہر خواندگی بودہ است بیت ہا بر حسب حال ہر چیز سے  
گفتے چنانکہ ایں مصلح نے فرمود سن ازو یاد دارم بہ بیت ہم عشق طالب  
کنی و ہم جاں خواہی بہ ہر دو طلبی و سے میسر نشود و نکتہ در بیان شفقت بہمتہ  
و نیت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز نے فرمود حضرت امیر المومنین  
عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتے را دید کہ گاہوارہ بر سر گرفتہ  
میرفت ازو پرسید کہ ایں گہوارہ کیست و دریں چہست عورت گفت گہوار  
من است و دریں گہوارہ پدر من است بر سر کردہ میگردد انم تا بعضے حق او  
ادا کردہ باشم حضرت امیر المومنین عمر فرمود کہ حق پدر تمام کردہ و حق مادر  
ازاں زیادہ است آن عورت گفت خیر در اعمال نیت است او با من  
خود کردہ پروردہ و در پرورش من چنداں کوشش نمودہ بودہ کہ من  
وقتے کہ بہ پیری رسم و عمر را زیام تیمار داشت من بواجبی بکنند بہمت نہمت  
من ہم در آنست کہ تیمار داشت مادر کنم بریدہ بچناں نیست بلکہ بچنین است  
بارے تاکہ زندہ است حقوق سے گذارم چوں بمیرد از عہدہ بیرون آمدہ باشم  
ایں نیت قریب بدرجہ پیاہری باشد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ  
عنہ در عہد خلافت خود یارے را بر ولایتی امیر گردانیدہ بود و مشائے  
بنام او در قلم آورده بدو تسلیم کرد و او در اثناے آن حضرت امیر المومنین  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خورد کے را در کنارہ گرفتہ بود مراعت سے  
کرد و شفقت سے نمود و اں یار روے سوے حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کرد و گفت کہ وہ فرزند دارم چپکس اچنیں دوست میگیرم کہ دوست  
میداری حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ فرمود مرا مثال بازو  
آن مرد مثال بخضر امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
تعالیٰ عنہ بازو او حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
عنہ اں کاغذ را از دستہ و در حال پا رہ کرد و گفت

تزار بخوردگان چوں شفقت نیست بر بزرگان کجا خواهد بود بعدہ در باطل ایفہ  
 کہ در ستن خراج زیادتی کنند حکایت فرمود کہ در حدود لاهور دیے بود  
 در آں دیہ درویشے ساکن بودہ است و کشت میکاشت زراعت میکرد  
 و روزگار خودے گذرانید چنانکہ یکس ازوے چیزے نے ستہ تا وقتے کہ آں  
 دیہ را شحنے بے ہر نصب شد حصّہ آں کشت طلبیدن گرفت چندین گاہ پاشا  
 کہ حصّہ ندادہ بے ہما با غلّہ بردہ یا کرامت بنمایا حصّہ مابدہ درویش گفت کرا  
 چہ باشد چوں درویش دید کہ بغیر این نخواہد گذشت بعد ازاں روے سوے  
 شحنے کرد و گفت چہ کرامت مے طلبی نخواہ قضا را ہما بخا تزدیک دیہ آے  
 رواں بود شحنے گفت اگر ترا کرتے ہست بر روے آب آب بگذر درویش  
 فی الحال نظر بر حق کرد و قدم بر روے آب نہاد چنانکہ بر خشکی بروند ہیچناں  
 رفت گذار شد بعد ازاں کشتی خواست باز او را گفتند اے درویش چنانکہ  
 رفتہ باز بیا درویش کامل بود و گفت خیر نفس من فریہ شود کہ چیزے شدہ ام  
 نکتہ در بیان اُمراء خلفاے خوب اعتقاد حضرت سلطان المشایخ  
 قدس اللہ سرّہ العزیز فرمود خلیفہ از خلفاے بغداد جوانے را در حبس کرد  
 مادر آں جوان بیامد پیش خلیفہ زاری و نالہ مے کرد تا پسر او خلاص شود  
 خلیفہ گفت کہ من حکم کردہ ام تا نگاہ کہ اولاد من باشد پسر تو پیوستہ  
 در حبس باشد زال چوں اینچنین سخن نایل از خلیفہ بشنید آب در دیدہ کرد  
 و بعدہ روے سوے آسمان کرد و گفت خداوند خلیفہ تو این حکم کرد تو چہ  
 حکم مے کنی و چہ حکم خواہی کرد خلیفہ این سخن بشنید دلش بگشت و زرم شد فواں  
 داد تا پسر او را خلاص دہند بعد ازاں پسر را سوار کردند و سواراں را جمع کرد  
 و گفت در بغداد این پسر را گردانید و نہا کنسید کہ ہذا عطاء اللہ علی غم  
 الخلیفہ یعنی این بخشش خدا تعالی است برخلاف خواست خلیفہ نکتہ در بیان تعمیر  
 مزارج ملوک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرّہ العزیز فرمود کہ

نکتہ

نکتہ

قدسیہ است کہ قلوب الملوك و لواء صیغہ پید می یعنی کہ طہای بادشاہان  
و موہبہ سائے سرایشان بدست من است روایت من کنند کہ حق تعالی  
من فرماید کہ دلہای بادشاہان بدست من است و من گردانندہ ایشانم  
کہ ہر گاہ خلق با حق راست باشند دلہای بادشاہان را ہریاں بر خلق گردانم  
و ہر گاہ کہ خلق با حق راست نباشند من دلہای بادشاہان را بے ہر گردانم  
بعد ازاں بر لفظ مبارک راند کہ نظر آنجا باید داشت و ہمہ چیز را از آنجا باید دید  
بعدہ درین ہی حکایت فرمود و رانچہ قباچہ ملتان داشت و سلطان  
شمس الدین در دلی بود میان ایشان مختصتہ ظاہر شیخ بہاؤ الدین  
رحمۃ اللہ علیہ و قاضی ملتان ہر دو بجانب سلطان شمس الدین مکتوب  
نوشتند آن کتابت ہر دو بدست قباچہ افتاد متغیر شد قاضی را کشت  
و شیخ را بدر سرای طلبیدہ شیخ بہاؤ الدین بدر سرای رفت چنانکہ ہر  
رفتہ بے دہشت بر حکم معہود بر راست قباچہ نشست قباچہ مکتوب  
بر دست او داد شیخ مکتوب مطالعہ کرد و گفت آری این نامہ من  
بنشتہ ام و خط من است قباچہ گفت چرا بنشتہ شیخ گفت من ہر  
بنشتہ ام از حق بنشتہ ام ہر چہ توانی بکن تو خود چہ توانی کرد و بدست  
تو چیست قباچہ چوں این بشنید در تامل شد اشارت کرد کہ طعام  
بیارید معہود این بود کہ شیخ در خانہ کسے طعام خورد و مقصود قباچہ  
این بود کہ چوں شیخ طعام خواہ خورد و راں حال آن را مضرت رسام شیخ  
بضمیمہ باطن دریافت چوں طعام پیش آوردند شیخ گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم  
و دست بطعام برد و خوردن گرفت قباچہ چوں این حالت بدید تمامی غضب  
او فرو نشست و بیچ نتوانست کرد گفت شیخ سلامت بمقام خود آمد  
بعدہ فرمود کہ بعضی را مزاج زودتر متغیر شود و مناسب این صحنہ و چیتہ  
بر زبان مبارک راند و فرمود کہ مولانا فخر الدین نرادی را کہ ہمہ فرہ

ناخوش گردم و نیمه نیم فرود لگش کردم و از آب لطیف تر مزاجی دارم و دریا  
 مرا و گرنه آتش گردم و بخند مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سره  
 العزیز بنشسته دیده ام قیل یا رسول الله صلی الله علیه و سلم اخبرنی و بحکم  
 فی نفس اقلی انه عاقل و هو الدین یحیی بن النعمان فیختار القیل ان الجنة  
 للحکیم و روی بالکسر و المصنف من نفس حکم السیم کلها یحکم و لدی سبب  
 این حکایتی فرمود که بادشاهزاده بود در غایت حبس و محبوس گشت روزی منظر  
 نشسته بود درین بادشاهزاده نظر جانب آسمان کرد و سوسه چشم بر آن طرف  
 داشت بعد از آن طرف دیگری دید باز نظر جانب بالا کرد و تا دیر می نظر طرف آسمان  
 گشته بود از آن دور تر نظر جانب حرم خود کرد و نگاه بگریست حرم او گفت  
 ایمن چه بود که دیر طریقت آسمان دیدی و باز جانب من دیدی و گریستی شاهزاده  
 گفت ازین سوال بگذر حرم او چون الحاح بسیار کرد بعد از آن گفت بدال و  
 آگاه باش که این ساعت نظر من باوج محفوظ بود و آنجا دیدم که نام من از زندگانی  
 پاک گردن از لوح و انتم مرا زتنی است باز دیدم که بر جای من حبشی است و در  
 بارگاه او خواهد بود و تو در حماله او خواهی بود و این بود که دیدم حرم چون زویش  
 گفت اکنون تو چه حکم کنی شاهزاده گفت من چه تو انم کرد حکم همال باشد که خدا  
 تعالی کرده است نگاه بادشاهزاده حبشی را طلب فرمود جامه خود پوشانید  
 و ولیعهد خود کرد و طرفی نام زد فرمود آن حبشی بر حکم فرماں شکر را با امر او  
 ملوک و تیغ داران روان کرد و همچنان به برکت آن حکم کار با تمام رسانید  
 و بخندست بادشاه پیوست دوم روز آن بادشاهزاده وفات یافت  
 در آنکه حبشی بشکرگاه رفته بود چنان با خسلتی زندگانی خوب  
 کرد که دلها همه بجهت او مائل شد چو آن بادشاهزاده  
 نقل کرد آن ملک بر آن حبشی قرار گرفت و حرم مختصرم او را  
 بر حکم شرع در حماله خود آورد و نفس آن بادشاهزاده



در کار شد تگمته در میان مردانی که ایشان مستغرق باشند از خواب و خواب ایشان  
 را یاد نباشد سلطان شمس الدین در سنه شصت و سی و سه از دار فنا بدر بقاء  
 رحلت فرمود و در بیست و یک سال حضرت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار خانی  
 قدس سره الغریب وفات یافت گویند بعد از نقل سلطان شمس الدین  
 در مدت ده سال چهار فرزند سلطان را بر تخت نشاندند و بعد از گذشتن  
 ده سال پادشاهی چهارم فرزند سلطان ناصر الدین پسر خود  
 سلطان شمس الدین را بر تخت نشاندند و این سلطان ناصر الدین  
 که طبقات ناصری بنام اوست پادشاه عظیم و کریم بود و متعب و بیشتر و جبار  
 خود از وجوه کتابت مصحف ساخته و مدت بیست سال پادشاه بود و درین مدت  
 عهده ملک جهان بینی بسطان غیاث الدین بلبن بود و در آن ایام  
 اورا الغیاث گفتند که بعد از او در شهر پسر نه انشی و ستم مایه سلطان  
 غیاث الدین بلبن که بنده از بندگان شمس بود بر تخت حضرت دلی  
 جلوس فرمود و او را دو پسر بود پسر بزرگ او که خان ملتان و والی عهد او  
 بود در شهر پسر نه اربع و شصت و ستمایه در میان لامه و دیپا لپور  
 با مغل محاربه کرد و شهبی شد و بنی سوار کار آمد و آن حرب شهادت  
 یافت و از آن تاریخ خان ملتان را خان شهید میخوانند و امیر شمس  
 در آن حرب اسیر غل شده بود و بنوعی از دست ایشان رهای یافته  
 و این خان شهید را یک پسر بوده که بنام و پسر دوم سلطان  
 غیاث الدین را بغیر خان محمود نام بود و ملقب بنا ناصر الدین  
 او را یک پسر بوده که قبا و نام ملقب بمغیر الدین و آنچه از خان شهید  
 مانده بود به پسر او بخشید و تفویض کرد و بخیر و را اگر چه در  
 عفو ان شباب بود و در نظر سلطان پرورش یافت با مراد  
 و زرا و کارکنان جدید از دلی بکستان فرستاد



و عہد سلطان ازہر شہادت گذشتہ بود و بعد از شہادت پسر روز بروز در ملک بلخی  
فتو پیدا مے آمد و از غم پسر شکستہ تر مے شد و صاحب تاریخ فیروز شاہی  
مے گوید کہ سن از ثقات عمر شنیدہ ام کہ در عصر بلبین چند بزرگ از بقایک  
شمشی ماندہ بود و عہد سلطان بلبین از آن بزرگان آراستہ شدہ بود چنانکہ  
از سادات کہ بزرگ ترین است اندسید قطب الدین شنج اسلام شہر جد  
بزرگوار قاضیان بد اول و سید فتح الدین و سید جلال الدین پسر  
سید مبارک و سید عزیز الدین و سید معین الدین بیانہ و سادات کرام جہان  
سید چچو و سادات عظام کیتہل و سادات حجتہ و سادات بیانہ و سادات  
بد اول و چندین سادات دیگر کہ از حادثہ چنگیز خان ملعون درین دیار آمدہ  
بودند و در صحت نسب و بزرگی عظیم المثال بودند و بحال تقوی و تدبیر آراستہ  
ہر ہمہ در قید حیوۃ بودند و ہم در عصر بادشاہی سلطان بلبین چندین علمائے کرام  
از نوادر استادان بودند و بر صہ افادت سبق مے گفتند چنانچہ مولانا برہان  
الدین بلخی و مولانا برہان الدین بزاز و مولانا نجم الدین دمشقی شاگرد  
مولانا فخر الدین رازی و مولانا سراج الدین سجری و قاضی شرف  
الدین لوائی و صدر جہاں منہاج الدین جورجانی و قاضی رفیع  
الدین کازرونی و قاضی شمس الدین درمراچی و قاضی رکن الدین  
سامانہ و قاضی جلال الدین کاشانی پسر قاضی قطب الدین کاشانی  
و قضاۃ شکر قاضی سدید الدین و قاضی طہیر الدین و قاضی  
جلال الدین و چند استادان و مفتیان و سرآمدگان و از شاگردان  
و پسران علمائے شمسی و گفتن سبق و نوشتن جواب فتوی متعین  
بودند و از مشایخی کہ مثل ایشان در روزگار مے پیدا آید عہد بلبین بزرگ  
و زینتہ گرفتہ بود چنانکہ در اوائل عصر بادشاہی او حضرت شنج شیوخ  
العالم فرید الحق و الدین مسعود کہ قطب عالم و مدار جہاں بود

واما بی ایس دیار رازی بارگرفته زماں زماں کرامت او ظاہرے شد  
 وازنا تقرب و محاسن انفاس نفسیہ او خلقے از بلا ہائے دین و دنیا نجات  
 ے یافت و قابلاں از ارادت او بدرجات عالیہ ترقی میگردند و شیخ  
 صدرالدین پسر شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا و شیخ بدرالدین غزنوی  
 خلیفہ حضرت قطب الاقطاب شیخ الاسلام و المسلمین شیخ قطب الدین  
 بختیار کاکی اوشی چشتی و شیخ ملکیار پڑاں و حضرت بی بی فاطمہ سام  
 و سید مولہ و چندین مشائخ دیگر بودند و میامن و برکات ایشان در عہد  
 سلطان بلبن فیض رحمت آسماں متواتر بریں زمین نازل ے شد و چندی  
 حکما و اطباء در عہد بلبنی در حکمت و طب نظیر نداشتند مثل حمید الدین مطرز  
 و مولانا بدرالدین دمشقی و مولانا حسام الدین ماریکلیہ الی غیر ذلک  
 از نوادر ملوک در آن عصر ملک علاؤالدین کشلیخان برادر زادہ  
 سلطان بلبن بود کہ در کثرت بذل و جود گوے سبقت از حاتم طائی  
 ر بودہ بود و من از بسیارے از اہل اعشار خاص از امیر خسرو شنیدہ  
 ام کہ بچو ملک علاؤالدین کشلیخان در بخشش جود و تیر اندازی و  
 گوے بازی و شکار انداختن مادر زاید و ہم در آن ایام بجای پدر خود  
 کشلیخان برادر سلطان بلبن باریک شد و چون سلطان بلبن از  
 واقعہ خاں شہید شکستہ شد و از حزن بسیار رنجور گشت بغرا خاں پسر  
 خود را از لکھنوتی دروہلی طلبید و او را گفت کہ فراق برادر تو مرا صاحب  
 فراش گردانید اے پسر ایام آن نیست کہ از من دور باشی جز تو پسرے مذام  
 کہ جاے من تواند داشت و کنخرو و کیتقا و کہ پسران  
 شما یاں اند من ایشانرا پرورش دادہ ام خورد اند گرم و سرد  
 روزگار پخشیدہ اند کہ اگر بعد از من ملک ایشان رسد از غلبہ عرص و ہوا  
 نفس خود بادشاہی نتوانند کرد و باز ملک و سلی ہچتاں شود

کہ بعد از سلطان شمس الدین در مدت شدہ بود اگر تو در لکهنوتی باشی  
 و در تختگاه دہلی دیگرے نشین ترا پیش او چاکری باید کرد این معنی پند  
 و از پہلوئے من دو مشو و تمنا و رفتن لکهنوتی کن بغراخان بادشاہ  
 عجل بود و دوشہ ماہ کہ در دہلی ماند پدر صحت یافت بہانہ انگشت و بہ رضا  
 پدر جانب لکهنوتی مراجعت کرد و کی قبا و سپر بغراخان نزد سلطان  
 ماند بغراخان ہنوز بلکہ لکهنوتی نرسیدہ بود کہ سلطان باز بخورشہ و ارکا  
 دولت خود را طلبیدہ و صبت کرد کہ بعد از سن کچھ روز بر تخت  
 نشاند اگرچہ او خورد سال است و حق جہان داری نتواند گذارد لیکن  
 چکنم محمود کہ از دکارے مے آید و مردماں از وحشیم داشتند لکهنوتی رفت تا  
 او را طلبیدہ کا سہ بدانگے شدہ است و تخت بادشاہی بر باد خواہد  
 شد بعد از وصیت روز سیوم بجوار رحمت حق پیوست ہمانروز از برا  
 کیخرو کہ پسر خان شہید بود کلمات کس فرستادند کی قبا و سپر  
 بغراخان را سلطان معز الدین خطاب دادہ بر تخت ملک دہلی  
 نشاند سلطان بلبن را در آخر شب از کوشک لال بیروں آوردند  
 و در دارالاماں دفن کردند و سلطان غیاث الدین بلبن مدت  
 بیت و سال بادشاہی کرد و سلطان معز الدین کی قبا و شہو  
 سنہ خمس و ثمانین و ستائے بر تخت بلبنی دہلی شملن شد و در آن وقت ہفت  
 سالہ بود و این سلطان زادہ صاحب مکارم اخلاق و طبع موزوں و خلق  
 پسندیدہ و جمال نیکو داشت و آرزو ہائے کامرانی و تمناے استیفاے  
 ہوا و شوق تنعم و تلذذ و رسیدن او ہجوم آوردہ بود ترک سکونت شہر کردہ  
 و از دار السلطنت کوشک لال بیروں آمد و در کیلو کہری بر کنار  
 آب چون کوشکے بس بے نظیر و باغے ملکشاہ بنا فرمود و بالوک و امراء  
 و معتبران و معارف و کارداران نزدیک کوشک خانہا ساختند و چون دید

که بادشاه بسکونت کلوکهری راغب است قصر را و بناها و محلهها ساختن و سر  
 اهرطایفه از شهر در کلوکهری رفتند و ساکن شدند و کلوکهری آبادان و معمور  
 گشت القصه سلطان معزالدين ليلا و نهرا در عيش و عشرت مشغول  
 می بود و ملک نظام الدين داماد برادرزاده ملک الامرا کو توالت در پیش  
 تخت سلطان خزید و در ظاهر و ادب یک سلطان و در سربنايب ملک شده  
 پرداخت امور عظام ملک داری بدو بازگشت و ملک نظام الدين در  
 جلب ملک دندان تیز کرد که پیرى گرگ کهنه بود و شخصت سال ملک  
 و ملی ضبط کرده بود و اهل مملکت را با انواع علامت بجانب خود کشیده بود  
 بخاطرش رسیده که پیرى که قابل جهان داری بود و در حیات پدر شهید  
 شد و بغیر احوال در لکهنوتی فرو مانده سلطان معزالدين از غلبه هوا  
 پرستی مهر جهان داری ندارد اگر کینچه و پسر خان شهید را از میان  
 بردارم و چن کس دیگر از ملوک قدیم را از سلطان معزالدين دفع کنانم  
 ملک و ملی مرا باسانی بدست آید پس مصلحت اینست که کینچه و  
 را باید طلبید و در راه او را دفع باید کرد باین اندیشه بطلب  
 کینچه و بملتان کس فرستادند و ملک نظام الدين در حاکم  
 ستی از سلطان معزالدين برای قتل کینچه و رخصت  
 ستد و از درگاه کسان نامزد کرد و در قصبه رستگ کینچه و  
 را بقتل رسانیدند و از قتل کینچه و کل سراسر بلبنی که ارکان  
 و احوان معزالدين گشته بودند از ملک نظام الدين  
 خایف شدند و هر همه سراسر گشتند و بعد از مدتی معزالدين  
 را بخوار شد و بزحمت فلج و لقوه در مانده روز بروز بترسید شد  
 چون امید صحت نمانده بندگان بلبنی از ملوک و امرا و معارف  
 و سرخیلان و سرهنگان جمع شدند و اتفاق کردند

کہ پسر سلطان معزالدین را با آنکہ خورد سال بود از حرم بیرون آوردند و تخت  
 نشانند تا ملک در خاندان بلخی بماند و اورا سلطان شمس الدین خطاب  
 دادند و سلطان معزالدین را در کوشک ککو کہری تداوی سے گردند و سلطان  
 جلال الدین با جماعت خلجیاں بانوہ قزاقیاں در بہا پور فرو آمد و شخص  
 شکر و عرض شکر سے کرد و چوں اعلیٰ دیگر داشت نہ اورا با ترکاں استواری و نہ  
 ترکاں را با وترکاں اورا پست از خود میدانستند و تیمر کچھن و تیمر کلہ اتفاق  
 کردند کہ چند امر سے بیگانہ سے نمایند از میاں بردارند و تذکرہ بنام ایشان کردند  
 و سلاں تذکرہ نام سلطان جلال الدین نوشتہ اند سلطان جلال الدین  
 خبر یافت و ہوشیار شد و مردم خود را گرد آورد و امر سے خلج را یکجا جمع کرد و  
 لشکر گاہ در بہا پور ساختہ و بعضی امر سے بزرگ باو یار شدند و تیمر کچھن  
 با سوار سے چند رفت تا ز بہا پور سلطان جلال الدین را بغیرت بیار و  
 و در سراسر شہسی کار او با خرساند سلطان جلال الدین را حال روشن شدہ  
 بود و مجبور آنکہ تیمر کچھن را ربک بطلب رفت در زماں اورا از اسب فرو دادند  
 و تیغ در خلق او زدند و پسران سلطان جلال الدین کہ ہر یکے ہچو شیر خر بودند  
 با پنجاہ سوار در بار گاہ سلطان درآمدند و پسر سلطان معزالدین را از تخت  
 ر بودند و یہ پدر رسانیدند و تیمر سرختہ دنبال پسران جلال الدین آمد در میان  
 راہ تیز زدند و خلطانیہ تد و پسران ملک الامرا در بہا پور بردند و گردنگاہ داشتند  
 در شہر شعب شد و خواص و عوام و خورد و بزدگ شہر از دروازہ بمنصرت پسر  
 سلطان معزالدین بیرون آمدند و راہ بہا پور گرفتند و جملہ شہر را سوزی  
 خلجیاں بغایت دشوار نمود کہ تو ال جمعیت عام را با واسطہ پسران خود  
 فرو نشاندہ و مردم شہر را باز گردانیدہ و بسیار سے از ملوک و امرا کہ از اصل ترکا  
 بنودند با سلطان جلال الدین یار شدند و در شکر گاہ اورفتہ فرو آمدند و  
 جمعیت انبوہ شد و بعد دو روز از ماجرا سے مذکور ملک لالہ کہ پدراورا

سلطان مغزال دین کشته بود و فرستادند بکلوکهری بقتل سلطان مغزال  
چون واقعه کلوکهری رفت سلطان مغزال دین را که دهن و نفیسه مانده بود در جامه خوابه به سجده و گداز  
چند نزد درویشان روان کرد و ملک چچومت سه سال بعد مغزال دین بادشاهی کرد و له برادرزاده  
سلطان بلبن را که وارث ملک بود اقطاع کرده دادند و بجانب کره فرستادند  
و مخالفان و موافقان با سلطان جلال الدین بیعت کردند و از بها پور  
سلطان جلال الدین با جمعیت بسیار سوار شد و در قصر معسری در  
کلوکهری فرو داد و آنجا بر تخت بادشاه نشست و از بهاس شهر و از ترس سلطان  
ماضیه در دو تخته فرو دنیا بد و بر تخت قدیم به نشست پوشیده ماند که در شهر سینه  
شان ثمانین و ستمایه سلطان جلال الدین فیروز خلجی در کوشک  
کلوکهری بر تخت بادشاهی نشست و مدت سیزده سال عصر جلال الدین  
بود و کلوکهری را شهر نو نام زد و حصاره از سنگ در غایت رفعت بنا  
کرد اما خیرسر و گفته است **۵** شهدا در شهر نو کردی حصاره به که رفت  
از کنگر و تا قمر سنگ و سلطان علاء الدین برادرزاده و داماد و مر با  
سلطان جلال الدین بود و در هفدهم ماه مبارک رمضان سنه خمس و  
تسعين و ستمایه سلطان علاء الدین عم خود سلطان جلال الدین  
را شهید کرد و بر تخت سلطنت نشست بد آنکه از مشایخ عصر علای سجا  
شیخی که نیابت پیغمبر است علیه الصلوٰه والسلام بشیخ الاسلام نظام الدین  
و شیخ الاسلام علاء الدین بنه شیخ فرید الدین و شیخ الاسلام شیخ  
رکن الدین بنه شیخ بهاوالدین زکریا آراسته بود و جهانے از انظار  
مقبول ایشال منورے شد و عالمے دست بیعت ایشان ے گرفت حضرت  
شیخ نظام الدین در آن هنگام در غیاب پور بود و شیخ علاء الدین  
بن شیخ بدرالدین سلیمان بن شیخ فرید الدین در غامی عصر علای در  
اجودهن متکلم بود و شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین بن شیخ

بہاؤ الدین زکریا درملتان مستقیم بودند و در ہمہ عہد علای شیخ رکن الدین  
 داد طریقت میداد و تکمیل میرداں میکرد و سجادہ پدیر را منور میداشت و ہمہ  
 انہالی دیار سندانہ و ملتان و اوچہ وغیر ہم باستانہ مبارک شیخ رکن الدین  
 نشستہ بودند در کشف و کرامت شیخ رکن الدین کسے را شبہ شکے نماذہ  
 بود و ماثر آں خاندان بزرگ از وصف بیرون است و شیخ بہاؤ الدین زکریا  
 را در میان سالکاں و خدا طلباں باز سپید گفتندے اعنہ ہر کہ خود را بجناب  
 او بند و بجزا رسد و شیخ صدر الدین باوصاف کمال و تکمیل و سخاوتے  
 در غایتے افراط داشت و با آں چنداں مال کہ او را از میراث پدیر رسیدہ  
 و از محصول دیہ ہا رسیدے از وفور اعطا بیشتر ایام آں بزرگ در قرض گذشتے  
 و در عصر علای شعراے بودند کہ بعد از ایشان بلکہ پیش از ایشان چشم روزگار  
 ندیدہ و لایسما امیر خسرو کہ خسرو شاعران سلف و خلف بودہ است و در اختراع  
 معانی و کثرت تصنیفات غریبہ نظیر داشت و مع ذلک الفضل و الکمال و الفنون  
 و البلاغ صوفی مستقیم الحال بود و بیشتر عمر او در صیام و قیام و تعبد و تلاوت  
 گذشتہ است از میدان خاصہ حضرت سلطان المشائخ شیخ شینوخ العالم  
 سید نظام الحق والدین محمد احمد بداولی البخاری اچشتی قدس المدبرہ  
 العزیز بود و اچچنال مرید و معتقد من دیگرے را ندیدم و از عشق و محبت نصیبے  
 تمام داشت صاحب سماع و وجد و صاحب طال بود و در علم موسیقی کمال  
 داشت و ہر چہ نسبت طبع لطیف و موزون کند باری تعالی او را و آں ہنر  
 سرآمد گردانیدہ بود و وجودے عظیم المثال آفریدہ و در قرون متاخر از  
 نوادرا عصا پریدا آورده و دوم شاعرے از شعراے یگانہ عصر علای امین  
 سنجری بود او را التفاتے بنظم و نثر بسیار است و در سلاست ترکیب و روانی  
 سخن آیتے بود و از بس غزلہاے و جداتی در غایت روانی گفتے او را  
 سعدی ہندوستان خطاب شدہ بود و امیر حسن مذکور باوصاف و



اخلاق مرضیه متصف بود و سالها مرا با امیر خسرو و امیر حسن  
تود و ویگانگی یوده است و نه ایشان بے صحبت من توانستند بود و نه  
من توانستم بے مجالست ایشان گذرانم و از غایت اعتقاد که امیر حسن  
بحضرت شیخ داشت آنچه در مدت اراوت خود در مجلس شیخ از انفاش  
متبرکه که شیخ شنیده بود عین ملفوظ شیخ را جمع کرده است آنرا  
فوائد الفوائد نام نهاده و او دریں ایام دستور صادقان  
ارادت شده است و امیر حسن را نیز دیوان است صحایف نثر  
و شئویات بسیار است و چنان شیریں مجلس و ظریف و خوش  
مزاج و مؤدب و مهذب بود که راسته و آئینه که من از مجالست  
او می یافتم در مجالست غیر او نمی یافتم بدانکه مقصود از ایراد مقدمه  
مذکوره است که دل سلطان علاء الدین را چه دل توان گفت و او را چه  
بے باک و بے التفات تصور توان کرد که از هزار و دو هزار فرسنگ مسافرت  
و طالبان و آرزو ملاقات حضرت سلطان نظام الدین سلطان المشایخ  
محبوب الهی می رسیدند و او را هیچ بخاطر نگذشت که بلامست شیخ الشیخ محبوب  
الهی آید و یا جناب قدس علی را نزد خود طلبد و ملاقات کند و در کدام و هم در  
آمد زیرا که چون امیر خسرو که نادر عالم بود اگر در عهد محمودی و سنجری بودی  
او را مکرم و بجل داشتند سلطان علاء الدین او را هزار تنگ داده بود  
و تکریم و تجلیل او بجا نیاورده و هرگز حق احترام و احتشام او محافظت نکرده  
و آنهمه عجایب و عصاره آراسته بود و حق او مکرو استدرج بود سلطان علاء  
الدین را رحمت استقاشد و در آن رحمت فوات یافت مدت سلطنت  
بیست سال بود و بعضی گویند که ملکان یب پیش بریده پس دریده کار سلطان را  
در حالت غلبه رحمت تمام کرد و در شه پوسنه خمس عشر و سبعمائة و شربش ششم شوال  
آخر شب سلطان علاء الدین را از کوشک سیری بیرون آوردند

و در مسجد جمعه در مقبره او بروند و دفن کردند و در همین سال سلطان قطب الدین  
 پسر سلطان علاء الدین بر تخت نشست بعد از قتل ملک نایب که بعد  
 از سی و پنج روز که از نقل سلطان علاء الدین گذشته بود و در شهر سمنه  
 شان عشو سبعماته و بواسطه آنکه دیوگیر از دست رفته بود بجانب دیوگیر  
 لشکر کشید و بفتح و طغرایان لشکر بازگشت چنانچه سلطان علاء الدین  
 فریفته ملک نایب شده بود سلطان قطب الدین فریفته و آشفت  
 خسرو خاں شد و آن سرادیکه حراخوار مایون چتر دار و سردار لشکر گردید  
 و از آن مایون مفعول بر خانمان و فرزندان او چه گذشت و از جمله بدیها  
 سلطان قطب الدین آن بود که با حضرت شیخ سلطان المشایخ  
 نظام الدین اولیا که قطب عالم بود از جهت آنکه خسرو خاں را  
 مرید شیخ میدانست با شیخ عداوت بنیاد نهاده و زبان به بدگفتن  
 شیخ بکشاو و در بند آن شد که شیخ کلفت رساند و چند بدخواه او  
 که خود را پیش او نیکو خواه نموده بودند سلطان را در بدخواهی و ایذا  
 شیخ باعث می گشتند و از آنجهت بر آفتادن او نزدیک رسیده  
 بود و زبان به بدگفتن شیخ بکشاو و عداوت ظاهری کرد و ملوک و وزیر  
 معارف در سرای او فرمود که کسی بنیارت شیخ و غیاث پور نرود  
 و بارها می گفت که هر که سر شیخ بیارد هزار تنک زرا و ابد هم  
 و روزی در خطبه شیخ ضعیف الدین رومی سلطان را با حضرت  
 شیخ ملاقات شد خدمت شیخ را ملاقات نکرد و سلام شیخ را جواب  
 نداد و التفات نرمود و بنیت آنکه با شیخ در اندازد شیخ زاده حسام را که مخفی  
 شیخ شده بود و مقرب درگاه خود ساخت و شیخ الاسلام رکن الدین  
 را از ملتان طلب کرد القصه سلطان قطب الدین را بعد از چهار سال  
 خسرو خاں با جمعی اتفاق کرده در بام هزار ستون سرازتن جدا کردند

و تن بے سر سلطان را از بام در صحرای اذاختند و خلقے آزا بدیدند و گوشه خریدند  
 و از جان خود نو مید شدند هر که که گفتنی بود کشتند و در بانا رکردند و هم در آن نیم  
 شب ملک عین الملک ملتانی ملک حید الدین قریشی و ملک فخر الدین  
 جو نایب سلطان محمد بن تغلق شاہ وغیرہم را طلبیدند و بر بالاس بام  
 ہزارستون نگاہ داشتند تا روز شود چوں روز شد خسرو خاں وزیر  
 حسیپ خود را ناصر الدین خطاب داد و برادر خود را خان خاناں و  
 بہر کس خطابے و منصبے تعیین فرمود و از ہر کس ملاحظہ داشتند مگر از غازی  
 ملک یعنی تغلق شاہ کہ در دیپال پور بود تغلق شاہ کہ این خبر شنید  
 چوں مار بر خود پیچید از براسے آنکہ بدست سلطان محمد تغلق نزد سلطان  
 قطب الدین قرب تمام داشت از قبل ولی نعمت خود خون مے خورد و دم  
 نمے نوانست زد و تغلق شاہ شکر کشیدہ بدلی آمد و بخسرو خاں  
 جنگ کرد و خسرو خاں را شکست داد و خسرو خاں گریختہ  
 روز دوم او را گرفتہ آوردند و گردن زدند و مدت چہار ماہ خسرو خاں  
 سلطنت دہلی داشت و شہورسنہ عشرین و سبعمائے سلطان غیاث  
 الدین تغلق شاہ انار امد برمانہ در کوشک سیری جلیس فرمود و  
 بادشاہی بذات ہمایوں اوزیب وزینت گرفت و در شہورسنہ خمس  
 و عشرین و سبعمائے سلطان تغلق شاہ بر حمت حق پیوست و سلطان  
 محمد بن تغلق شاہ کہ ولیعہد او بود بر سر سلطنت دارالملک تغلق آباد  
 جلوس فرمود و از بادشاہی او ممالک اسلام آراستہ شدند بدانکہ سلطان  
 محمد شنید کہ تغلق شاہ از لکھنوی جریدہ امروز بتغلق آباد مے رسد فرمود  
 کہ در تلکہ کروے تغلق آباد نزدیک افغان پور کوشکے مختصرے بنا کنند  
 کہ شب پدرا و انجا نزول کنند و پگاہ باکو کبہ بادشاہی در آید  
 تغلق شاہ وقت نماز دیگرے در کوشک نورسید

و فرود آمد پس او و اکابر و اشراف استقبال کردند و پادشاه مشرف گشتند و مژده خاصه  
 و طعام خوردند و ملوک و اماران بجهت دست نشستن بیرون آمدند و صاعقه بلا از آسمان  
 بر زمین افتاد و سقف خانه بالا بتعلق افتاد و بانیچ و شش کس دیگر زیر سقف افتادند  
 و بجوار رحمت حق پیوست و سلطان محمد بر تخت بادشاهی در وهلی جلوس فرمود و مدت  
 سلطنت سلطان محمد بن تغلق شاه بیست و هفت سال بود و بدانکه سلطان محمد  
 تغلق در لشکر میض شده مرض وامتداد یافت و روز یکشنبه آراب منقه نزدیک  
 شهرته رسید سلطان محمد در جوار رحمت حق پیوست و در لشکر شور و شیب بر خاست و پادشاه  
 که خلق بایکدیگر در افتاده و بیست و چهارم ماه محرم سنه شصت و هشتین و سیمایه با جماع نخوس  
 و عوام سلطان العبد الزمان فیروز شاه سلطان در لشکر بر تخت بادشاهی جلوس فرمود  
 بدانکه شیخ نصیر الدین محمود و شایخ و علما و ملوک و اماران و معارف و اکابر و معتبران و سران جمیع  
 شدند و باستعانت عام در سر آمدند و فیروز شاه را گفتند که تو هم در عهد و عزم می  
 سلطان محمدی و هم برادر زاده او می سلطان محمد را پسری نبود و دیگر از و دشمن  
 و لشکر چنان نموده است که قابلیت بادشاهی داشته باشد از برای خدا خلق  
 در مانده و البقیاد رس و بر تخت جلوس فرما و چندین هزار آدمی و این همه لشکر را از دست  
 منحل باز خیر چند فیروز شاه عذر می گفت دست از و باز نمیداشتند و میگفتند که در  
 لشکر و جنگگاه و نهلی الایق سلطنت میسایا بادشاهی جز سلطان فیروز شاه  
 نیست که اگر امروز بر تخت سلطنت نشیند و مغالان را معلوم شود که او پادشاه نش فرود  
 آید ما را مغالان همیباا سلامت نگذارد و همه را بقتل رسانند بضرورت بر  
 تخت سلطنت جلوس فرمود و مردم از محنت و اندوه آسوده شدند  
 تاریخ وفات سلطان فیروز شاه فوت فیروز شاه است که مفصل  
 و هشتاد و نه است و مدت سلطنت او سی و هفت  
 سال بود و تم بگونه و هو العالی اعظم

در آخر کتاب منقول عنه عبارت ذیل مرقوم بود بنابرینکه احوال سخی خود در نقل این  
نسخه متبرکه که محرر ساخته در ذیل منقول نیز بتجریب میرسد تا بر ناظران و مشرح پذیرد و اهل  
عبارت اینست باتمام سید کتاب مستطاب حضرت سید الاولیا بر مطالع  
فرمایندگان این صحیفه شریفه محقق و معجب نگذرد که در شانیکه از وی یکصد و پنجاه هجری  
نبوی صلی الله علیه و سلم و سنده بیستم جلوس محمد شاه بادشاه سید عبداللہ جیور  
نسخه بخط قدیم بسیار دیرینه و کهنه مرقوم سید محمد حسن بن سید فضل اللہ کہ یکے  
از اجداد ایشانند و بدین طریق بابشان میرسد سید عبداللہ بن سید خیر اللہ  
بن سید نعمت اللہ بن سید محمود بن سید عبدالسمیع بن سید حسن بن سید  
فضل اللہ بن مولانا سید دولت بن محمد و سید احمد بن مولانا سید عبدالرشید  
بن مولانا سید کمال الدین بن مولانا خواجہ عزیز الملک والدین بن خواجہ سید  
ابا بلکہ بلا واسطه شمشیر زاده حقیقی حضرت سلطان المشائخ سید نظام الحق  
والشیرع والدین محمد احمد بداولی فضل اللہ بن الغزیز اند بن سید عبداللہ  
بن مولانا سید عبدالرحمن بن مولانا سید موسی بخاری بن مولانا سید عبداللہ  
بخاری بن سید حسن بن سید علی بن سید احمد بن سید ابی عبداللہ بن  
سید علی صغیر بن سید جعفر بن امام علی مادی نقی بن امام محمد انجواد بن  
امام علی موسی ضراب بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر  
بن امام زین العابدین بن امام المغارب و المشارق حضرت امام حسین  
شاه شهیدان بن امام الارض و السماء حضرت امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب  
علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ علیہم السلام بچہ از کتاب خانہ گم شدہ بود  
بعد از مدتی بسیار بحسب اتفاق از بازار بدست آمد تمینا و تبرکاً بخواجهش تمام  
بے تکلم و کلام بہر وجه کہ کتاب را خواست یعنی کتاب فروش بہر قیمت کہ داد گرفتند  
چون در دریافت الفاظ احتیاج بسوئے تامل و تفکر بسیارے افتاد و خواستند  
کہ نسخہ دیگر بخند واضح نویسانند شیخ نور محمد کہ پارہ از محاورہ پارسی نظم و نشر

زبدة الوصلین حضرت مولانا فخر المملتہ والشرع والدین نظامی حشتی وقادری و  
 سہروردی و نقشبندی و جملہ شعبہ ہائے بہار خاندان عظیم الشان دست بیعت  
 بخلائق ہفت اقلیم دادہ مسند فیض سانی و کامروائی مشائخین کبار رازنیت آرا  
 مے فرمودند و خلفائے کرام و یاران عظام جناب مقدس حضرت فخر العالم مولانا  
 محمد فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اطراف و انکاف عالم فیض بخشی سبکی طرق  
 مے فرمایند و محرمات کتاب مستطاب سبھی شیخ بدر الاسلام یکے از کمترین غلامان  
 جناب علی القاب فخری نظامی است سمت تسطیر و رقم تسوید و تحریر پذیرفت جب  
 فرمایش برادر دینی و طریقتی کہ بصلح و تقویٰ و ذکر قلبی آراستہ و پیراستہ اندھے  
 بمیان جان محمد کہ از یاران حضرت شاہ علی حکیم صاحب علیہ الرحمۃ والرضواں  
 بن حضرت صاحب زادہ عالم مرشد زادہ سلسلے شاہ حامد صاحب اصدق  
 حضرت شیخ الشیوخ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب کہ پیران پیر حضرت مولانا فخر  
 صاحب محب نبی ہستند علیہم الرحمۃ والرضواں بکمال خویہاے دینی و دنیوی از  
 راقم سطور اخلاص اخوت دینی دارند سلمہ اللہ تعالیٰ و المستعان رجا از ناظران ایہ  
 صحیفہ شریفہ آنکہ اگرچہ نسخہ منقول عنہ بموجب سہی محررش بکمال صحت است و اپس  
 عاصی نیز بقدر وسع امکان و صحیح نویسی کوشیدہ و جائیکہ در اصل نسخہ مقفے بود در  
 نقاش ناچار بر بنیم بعض جا پا از حد ادب بیروں نہادہ بدستی ارقام پرداختہ اما  
 بمقتضای اینکہ بیچ نفس بشر خالی از خطا نبود البتہ سہو و خطا بطہور آمدہ باشند  
 ناقلان و ناظران بریں کلام بزرگاں کہ الانسان مکرکب من الخطاء والنسیان  
 نظر فرمودہ طرف سہو نگاہ نہ فرمایند و بذیل عفو و کرم پوشندہ و باصلاح کوشندہ و اسلام  
 والا کرام قاریا بر سن مکن تہر و عتاب کہ خطاے رفتہ باشد در کتاب  
 آں خطاے رفتہ را تصحیح کن کہ از کرم و اعدا علم بالصواب کہ الحکم للہ رب  
 العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین و اولیا  
 و الملوکین بر حمتک یا ارحم الراحمین الہی بحرست حضرات پیران چشت قادی

سلسلہ مولانا فخر صاحب علیہم الرحمۃ میں کترین میران فخر صاحب عاقبت  
 سلامتی ایمان بخیر گرداں آمین آمین یا رب العالمین \* \* \* \* \*



Nafs-e-Islam

www.nafs-e-islam.com